تاریخ اسلام کی ۸۰۰ شخصیات کے احوال، اقوال اور مرویات پر مشتمل مستند و بے مثال کتاب

حلیۃ الاولیاء اردو
و
طبقات الاصفیاء

اہل کوفہ کے تبع تابعین، اہل شام کے تابعین، امام مالکؒ اور سفیان الثوریؒ وغیرہ ۱۰۵ عبادت گذار و مقدس شخصیات کے سوانح اور علم وزُہد کا تذکرہ۔



امام حافظ علامہ ابونُعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی شافعی

دار الاشاعت
اُردو بازار ○ ایم اے جناح روڈ ○ کراچی پاکستان فون: 32631861

تاریخ اسلام کی ۸۰۰ شخصیات کے احوال، اقوال اور مرویات پر مشتمل مستند و بے مثال کتاب

حلیۃ الاولیاء اردو

و

طبقات الاصفیاء

حصہ پنجم

اہل کوفہ کے تبع تابعین کرام اور اہل شام کے تابعین کرام کا تذکرہ

حضرت محمد بن سوقہ تا کعب احبار رحمہما اللہ

امام حافظ علامہ ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی شافعی

مترجم

مولانا عامر شہزاد علوی فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

استاد مدرسہ تعلیم القرآن راجہ بازار راولپنڈی

دار الاشاعت

اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی پاکستان 2213768

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی

طباعت : جنوری ۲۰۰۶ء علمی گرافکس

ضخامت : 509 صفحات

قارئین سے گزارش

اپنی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمد للہ اس بات کی نگرانی کے لئے ادارہ میں مستقل ایک عالم موجود رہتے ہیں۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہ کرم مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تا کہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاک اللہ

ملنے کے پتے

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی
بیت القرآن اردو بازار کراچی
ادارۂ اسلامیات موہن چوک اردو بازار کراچی
بیت القلم مقابل اشرف المدارس گلشن اقبال بلاک ۲ کراچی
بیت الکتب بالمقابل اشرف المدارس گلشن اقبال کراچی
مکتبہ اسلامیہ امین پور بازار۔ فیصل آباد
مکتبۃ المعارف محلہ جنگی۔ پشاور

ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور
بیت العلوم 20 نابھ روڈ لاہور
مکتبہ سید احمد شہیدؒ اردو بازار لاہور
مکتبہ امدادیہ ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان
یونیورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور
کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی
مکتبہ اسلامیہ گامی اڈا۔ ایبٹ آباد

انگلینڈ میں ملنے کے پتے

Azhar Academy Ltd.
At Continenta (London) Ltd.
Cooks Road, London E15 2PW

Islamic Books Centre
119-121, Halli Well Road
Bolton BL 3NE, U.K.

امریکہ میں ملنے کے پتے

MADRASAH ISLAMIAH BOOK STORE
6665 BINTLIFF, HOUSTON,
TX-77074, U.S.A.

DARUL-ULOOM AL-MADANIA
182 SOBIESKI STREET,
BUFFALO, NY 14212, U.S.A

حلیۃ الاولیاء

حصہ پنجم و ششم

حلیۃ الاولیاء

حصہ ششم

حلیۃ الاولیاء

حصہ پنجم

(۲۸۵) محمد بن سوقہؒ [۱]

شیخ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ آپؒ بزرگوں میں سے ایک ڈرنے والے بزرگ، مہربان اور آگے بڑھنے والے تھے، مشہور ہوئے تو ان کی تعظیم کی گئی۔ انہوں نے لوگوں پر مہربانی کی تو انہیں مقدم کیا گیا۔ آپ کا اسم گرامی ابوعبداللہ محمد بن سوقہ ہے۔

کہا گیا ہے کہ تصوف نام ہے تخویف سے تعظیم اور تخفیف کے لئے تقدیم کا۔

۶۱۰۱- احمد بن اسحاق، محمد بن العباس بن ایوب، علی بن مسلم، عبید بن اسحٰق عطار، ابواسحاق وہ سچے آدمی تھے جو کہتے ہیں کہ میں نے محمد بن سوقہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ مؤمن جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے وہ موٹا تازہ نہیں ہوتا اور اس کا رنگ متغیر ہی رہتا ہے۔

۶۱۰۲- عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن شیبہ، تحویل، ابوبکر بن مالک، حاجب بن احمد، احمد، یعقوب دوریقان کہتے ہیں کہ ہمیں یعلی بن عبید نے بتایا کہ ہم محمد بن سوقہ کے پاس گئے تو انہوں نے فرمایا کہ میں تمہیں ایسی بات سناتا ہوں شاید اللہ تعالیٰ اس سے تمہیں نفع پہنچائے، کیونکہ مجھے تو اللہ تعالیٰ نے اس سے فائدہ پہنچایا ہے۔ ایک دفعہ ہم عطار رحمہ اللہ کے پاس گئے تو انہوں نے ہمیں بتایا کہ تم سے پہلے جو لوگ تھے وہ فضول گفتگو کو ناپسند کرتے تھے اور تین باتوں کے علاوہ ہر بات کو فضول و بیہودہ سمجھتے تھے، کتاب اللہ کہ بس اس کی تلاوت کی جائے، امر بالمعروف، نہی عن المنکر ہو اور یہ کہ انسان اپنی انتہائی ضروری حاجت کے بارے میں گفتگو کرے، کیا تم اس آیت کا انکار کرتے ہو بے شک تم پر نگہبان ہیں معزز لکھنے والے۔ (سورۂ انفطار) دائیں بائیں بیٹھے، انسان جو بات بھی کرتا ہے اس کے پاس ایک راہ دیکھتا تیار فرشتہ ہوتا ہے۔ (سورۂ قٓ)

۱۔ طبقات ابن سعد ۶/۳۴۰. التاریخ الکبیر ۱/ت۴۹۶۷. والجرح ۷/ت ۱۵۲۰. والکاشف ۳/ت۴۹۶۷. وتہذیب الکمال ۵۲۷۵(۲۵/۳۲. وتہذیب التہذیب ۹/۲۰۹. والخلاصة ۲/ت ۶۲۸۸.

کیا تم میں سے کوئی اس بات سے نہیں شرماتا کہ اگر اس کا نامۂ اعمال دن کی آخری گھڑی میں کھولا جائے جسے اس نے دن کی پہلی گھڑی میں لکھوایا تھا اور اس میں دنیا اور آخرت کی کوئی ضرورت کی بات نہ ہو؟ ابو بکر فرماتے ہیں کہ جس نامۂ اعمال کے دن کا اکثر حصہ اس نے گفتگو کر کے لکھوایا تو اس میں دنیا و آخرت کی کوئی بات نہیں۔

۶۱۰۳-عبداللہ بن محمد، ابراہیم بن محمد بن علی رازی، احمد بن منصور مروزی، حاتم بن عطاء، عمرو بن حمزہ، سعید بن عامر، نیز، حدثنا ابی، محمد بن جعفر، اسمٰعیل بن یزید، ابراہیم بن اشعث، فضیل بن عیاض، دونوں حضرات فرماتے ہیں کہ ہمیں محمد بن سوقہ نے بتایا کہ دو کام ایسے ہیں کہ اگر ہمیں صرف انہی کی وجہ سے عذاب دیا جائے تو ہم عذاب کے حقدار ہیں، ہم میں سے کوئی شخص اپنی دنیا میں ترقی کرتا ہے تو وہ انتہائی خوش ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ نے اتنی زیادہ خوشی اس کے دین کی وجہ سے نہیں دیکھی کہ وہ کبھی دین میں ترقی کی وجہ سے اتنا خوش ہوا ہو، اور ہم میں سے کوئی دنیا کے نقصان پر اتنا غمگین ہوتا ہو کہ اگر اتنا نقصان دین کا ہو جاتا تو وہ کبھی اتنا غمگین ہوا ہوتا۔

۶۱۰۴-ابو بکر مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، نیز احمد بن اسحاق، احمد بن عمرو بزاز، عبدالرحمٰن بن سعید کندی، عبدالرحمٰن بن محمد محاربی فرماتے ہیں کہ محمد بن سوقہ اور ضرار بن مرہ ابو سنان جب جمعہ کا دن ہوتا دونوں ایک دوسرے کا پوچھتے، جب دونوں اکٹھے ہو جاتے تو بیٹھ کر روتے۔

۶۱۰۵-ابو بکر بن خلاد، حسن بن علی بن معمری، تحویل، ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبداللہ بن عمر بن ابان، ابو غسان، مالک بن اسماعیل، موسیٰ بن اشیم، جعفر احمر سے روایت ہے کہ ہمارے ساتھیوں میں سے رونے والے چار شخص تھے، مطرف بن طریف، محمد بن سوقہ، عبدالملک بن ابجر اور ابو سنان ضرار بن مرہ۔

۶۱۰۶-احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابو عبداللہ ازدی، مسدد، سفیان ثوری سے مروی ہے کہ اہل کوفہ کے پانچ اشخاص ایسے تھے جو دن بدن بھلائی میں بڑھتے رہے اور انہوں نے ابن ابجر، ابو حیان التیمی، محمد بن سوقہ، عمرو بن قیس اور ابو سنان ضرار بن مرہ کا تذکرہ کیا۔

۶۱۰۷-ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حسین بن جنید، سفیان ثوری فرماتے ہیں کہ "رقبہ" نے مجھے کہا چلو! محمد بن سوقہ کے پاس چلیں، اس لئے کہ میں نے طلحہ سے سنا تھا وہ فرماتے تھے کہ کوفہ میں میرے علم کے مطابق اللہ تعالیٰ کی رضا چاہنے والے صرف دو آدمی ہیں محمد بن سوقہ اور عبدالجبار بن وائل۔

۶۱۰۸-ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابو کریب، ابو بکر بن عیاش فرماتے ہیں کہ محمد بن سوقہ ابو اسحاق کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور ان سے کوئی بات کہی، اس وقت ابو اسحاق طاق میں بیٹھے تھے، پھر دونوں گفتگو کرتے کرتے رونے لگے۔

۶۱۰۹-عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن عیسیٰ بن ماھان، عباس بن عبدالعظیم، بشیر بن الحارث، ابن یمان، سفیان فرماتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ اس شہر سے مصائب صرف محمد بن سوقہ کی وجہ سے ہٹا دیئے جاتے ہیں، وہ اپنے والد کی طرف سے ایک لاکھ دینار کے وارث ہوئے سب کے سب صدقہ کر دیئے۔

۶۱۱۰-ابو محمد بن حیان، احمد بن الحسن بن عبدالملک، محمد المثنی، بشر بن الحارث، سفیان ثوری رحمہ اللہ نے فرمایا کہ محمد بن سوقہ کی وجہ سے اہل شہر کی مصیبتیں دور ہوتی تھیں، ان کے پاس ایک لاکھ بیس ہزار دینار تھے جو انہوں نے صدقہ کر دیئے۔

۶۱۱۱-محمد بن احمد بن ابراہیم (فی کتابہ قال) محمد بن ایوب، علی بن عبدالمؤمن فرماتے ہیں کہ میں نے مسعود بن سھل کو فرماتے ہوئے سنا کہ محمد بن سوقہ رحمہ اللہ نے اپنے مال کو دیکھا تو ان کے پاس ایک لاکھ درہم جمع ہو گئے، پھر وہ فرمانے لگے جو مال بھی جمع ہو جائے تو وہ آزمائش ہے اگر وہ صاحب مال کے پاس باقی رہے، فرماتے ہیں کہ ابھی ایک جمعہ بھی نہ گزرا تھا کہ ان کے پاس صرف سو درہم باقی رہ

گئے، راوی کا بیان ہے کہ محمد بن سوقہ رحمہ اللہ نے غزوان سے وزن کر کے ریشم خریدا، جس وزن سے خریدا اسے دکاندار کو دیدیا، جب اس نے وزن کیا تو اسے تین سو دینار زائد پایا، تو محمد بن سوقہ نے غزوان سے کہا ہم نے تم سے اتنا خریدا اور تم نے ہم سے اتنا میں نے اسے اتنا پایا اور تم نے اسے ہم سے اتنا پایا، میں نے جس وزن سے خریدا اسی سے تمہیں دیدیا، وہ اسی طرح باتیں کرتے رہے، محمد بن سوقہ زائد حصہ غزوان کو دینا چاہتے تھے اور غزوان اسے لینے سے انکار کر رہے تھے تو غزوان نے کہا ارے بھائی! اگر یہ میرا حصہ ہے تو وہ تمہارا ہوا، اور اگر تمہارا ہے تو وہ تمہارا ہی رہے گا۔

۶۱۱۲-عبداللہ بن محمد، محمد بن یحییٰ بن مندہ، ھناد بن سری فرماتے ہیں کہ میں نے ابوالاحوص سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ محمد بن سوقہ کو اپنے والد کی میراث میں ایک لاکھ درہم ملے، تو کسی نے کہا حلال کی کمائی سے تو ایک لاکھ جمع نہیں ہو سکتے۔ راوی کا کہنا ہے کہ انہوں نے سب صدقہ کر دیئے اور ابن ابی لیلیٰ سے زکوٰۃ لیتے تھے۔

۶۱۱۳-عبداللہ بن محمد بن جعفر، سلم بن عصام، ابراہیم بن عمر، حسین بن حفص فرماتے ہیں کہ میں نے سفیان ثوری رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم سے محمد بن سوقہ نے بیان کیا اور میں نے کوفہ میں ان سے بہتر شخص نہیں دیکھا، ان کے پاس مال تھا جس سے وہ حج کرتے اور غزوات میں خرچ کرتے تھے۔

۶۱۱۴-محمد بن احمد جرجانی، محمود بن محمد واسطی، زکریا بن یحییٰ رحمویہ سیف بن ہارون برجمی فرماتے ہیں کہ میں نے ابوحنیفہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم محمد بن سوقہ رحمہ اللہ کے جنازہ میں تھے، وہ مکہ میں اسی بار حج اور عمرہ کے لئے داخل ہوئے۔

۶۱۱۵-عبداللہ بن محمد بن جعفر، سلم بن عصام، عبداللہ بن زھری، سفیان، ابن سوقہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ حج کرنے گئے اور اس وقت ان پر قرض تھا، لوگوں نے کہا آپ پر قرض ہے اور آپ حج کر رہے ہیں؟ تو فرمایا، حج قرض کو ختم کرنے والا ہے۔

اسی طرح سلم نے ابن سوقہ سے روایت کی ہے، ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نیشاپوری، اسمٰعیل بن ابراہیم قطان، اسحاق بن موسیٰ خطمی، سفیان بن عیینہ، محمد بن سوقہ سے روایت کرتے ہیں کہ محمد بن منکدر پر قرض ہوتا، اس کے باوجود وہ حج کرتے، کسی نے کہا آپ پر قرض ہے اور آپ حج کر رہے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا حج قرض کو ادا کرنے والا ہے۔

۶۱۱۶-ابومحمد بن حیان، احمد بن محمد بن حکیم، ابوحاتم، علی بن میمون الرقی، سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں کہ محمد بن منکدر محمد بن سوقہ کے پاس کوفہ میں آئے، انہوں نے محمد بن منکدر کو دراز گوش پر سوار کیا، راستہ میں لوگوں نے ان سے پوچھا، ابوعبداللہ! کون سا عمل آپ کو زیادہ پسند ہے؟ تو انہوں نے فرمایا مسلمان کو خوش کرنا، لوگوں نے کہا اس کے بعد کونسی چیز زیادہ لذید ہے؟ فرمایا بھائیوں پر احسان کرنا۔

۶۱۱۷-محمد بن علی، علی بن حفص حصیری، محمد بن زکریا، مہدی بن سابق نے فرمایا کہ محمد بن سوقہ کے بھتیجے نے ان سے کوئی چیز مانگی تو وہ رونے لگے، اس پر اس نے کہا اے چچا! اگر مجھے پتہ ہوتا کہ میرے سوال سے آپ کی یہ کیفیت ہوگی تو میں آپ سے سوال نہ کرتا، تو محمد بن سوقہ نے فرمایا، میں تمہارے سوال کی وجہ سے نہیں رویا بلکہ میں اس وجہ سے رویا ہوں کہ میں نے تمہارے مانگنے سے پہلے ہی دینے میں ابتدا کیوں نہیں کی۔

۶۱۱۸-ابومحمد بن حیان، عبدان بن احمد، عبدالرحمٰن بن عیسیٰ، یعلی فرماتے ہیں کہ میں نے محمد بن سوقہ کو دیکھا کہ ان کے سامنے ایک برتن پڑا ہے اور وہ آٹا گوندھ رہے ہیں اور برابر آنسو بہے جا رہے ہیں اور وہ فرما رہے تھے کہ جب میرا مال کم ہو گیا تو میرے دوستوں نے مجھ سے جفا کی۔

۶۱۱۹-(حدثنا ابی) وعبداللہ بن محمد، ابراہیم بن محمد بن الحسن، عبدالجبار بن العلاء، سفیان بن عیینہ، ابن سوقہ سے نقل کرتے ہیں، فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ کوفہ کے محل میں داخل ہوا، میں نے ان سے کہا مجھے یاد ہے کہ ہم حجاج بن یوسف کے

زمانے میں یہاں لائے گئے تھے اور ہم اسی جگہ قید تھے اور انتہائی خوف وہراس کی حالت میں مبتلا تھے تو انہوں نے فرمایا تو تم ایسے گزرے جیسا کہ تمہیں مصیبت پہنچی اور تم نے اس ذات سے دعا نہیں کی، اس جگہ واپس جاؤ اور دعا کرو اور اس ذات کی حمد بیان کرو اور جو کچھ اس نے عطا کیا اس پر شکر ادا کرو۔

۶۱۲۰- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، ابو العباس الحمال، یحییٰ بن اسحاق، علی بن قادم، مسعر، محمد بن سوقہ سے روایت کرتے ہیں: فرماتے ہیں کہ جب تم چھینک کی آواز سنو تو الحمد للہ کہو، اگرچہ تمہارے اور اس کے درمیان دریا حائل ہو۔

۶۱۲۱- عبد اللہ، ابو جارود، عمرو بن سعید جماز، کثیر بن ہشام، فرات فرماتے ہیں کہ میں نے محمد بن سوقہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص نے اللہ کی رضا کے لئے کسی بھائی کو فائدہ پہنچایا تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کا درجہ بلند کرے گا۔

محمد بن سوقہ رحمہ اللہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور ابو الطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا اور ان دونوں سے روایات سنیں، ان کی اکثر روایات عالیشان تابعین سے ہیں، مثلاً عمرو بن میمون اودی، زر بن جیش، شقیق بن وائل، شعبی، ابراہیم نخعی، سعید بن جبیر رضی اللہ عنہم اور حجازین میں سے نافع بن جبیر، محمد بن المنکدر اور نافع مولیٰ بن عمرو غیرہ۔

۶۱۲۲- محمد بن الفتح، محمد بن مخلد، عباس بن یزید، سفیان بن عیینہ، فرماتے ہیں کہ میں نے محمد بن سوقہ رحمہ اللہ سے کہا، کیا آپ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے؟ تو انہوں نے کہا ہاں میں نے انہیں انتہائی بڑھاپے کے عالم میں دیکھا ان کی دونوں آنکھیں درست تھیں۔

۶۱۲۳- ابوبکر بن محمد بن احمد بن عقیل وراق نیشاپوری، ابو الفضل محمد بن احمد، عبد السلمی، ابو القاسم حماد بن احمد بن حماد بن ابی رجاء المروزی (قال وجدت فی کتاب جدی، حماد بن ابی الرجاء سلمی بخطه) ابی حمزہ سکری، محمد بن سوقہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دروازے کی دونوں چوکھٹوں کو ہاتھ میں پکڑ کر فرمایا: ائمہ قریش سے ہونگے، ان کا تم پر اور تمہارا ان پر حق ہے جب تک وہ تین باتوں پر عمل پیرا ہیں، جب وہ بادشاہ بنیں تو احسان کریں اور جب ان سے مہربانی کی درخواست کی جائے تو رحم کریں اور جب تقسیم کریں تو عدل کا پیمانہ ہاتھ سے نہ جانیں دیں، سو اگر وہ ایسا نہ کریں تو ان پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو، ان سے کوئی فرض ونفل قبول نہ ہوگا۔[۱]

یہ حدیث محمد کی روایت سے غریب ہے، حماد اس کی روایت میں منفرد ہیں، ان کے دادا کی کتاب میں موجود ہے۔

۶۱۲۴- سلیمان بن احمد، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، ابراہیم بن الحسن، تغلبی، عبد اللہ بن بکیر، محمد بن سوقہ، ابو طفیل اور حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ اس امت میں ۷۳ فرقے ہوں گے، سب سے بدترین فرقہ وہ ہوگا، جو ہماری محبت کا تو دم بھرے گا، لیکن ہمارے دین کا مخالف ہوگا۔

ابو نعیم نے عبد اللہ بن بکیر سے اسی طرح نقل کیا ہے، ابن سلمہ حرانی، محمد بن عبد اللہ فزاری نے محمد بن سوقہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۶۱۲۵- محمد بن احمد بن الحسن، سلیمان بن احمد، احمد بن حنبل، نیز محمد بن عبد اللہ بن سعید، عبدان بن احمد، زکریا بن یحییٰ، تحویل، محمد بن المظفر، قاسم بن یحییٰ بن نصر، عبد اللہ بن محمد اذرمی نیز محمد بن عبد اللہ بن سعید، عبدان بن احمد، محمد بن بکار، زیاد بن عبد اللہ بکائی، محمد بن سوقہ نے عمرو بن میمون سے روایت کیا، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان سے سنا حضرت عثمان بہت کم احادیث احتیاط کی وجہ سے بیان کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: "جس نے ایسے وضو کیا جیسا کہ وضو کا حکم

۱- مسند الامام أحمد ۱۸۳/۳، ۱۲۹، ۴۲۱/۴. والسنن الکبری للبیهقی ۱۲۱/۳. الکبیر للطبرانی ۲۲۴/۱. والکنی للدولابی ۱۰۶/۱. وفتح الباری ۳۲/۷، ۱۱۹. والمعجم الصغیر للطبرانی (۱) ۱۵۲. ومجمع الزوائد ۱۹۲/۵، ۱۹۴. والسنة لابن أبی عاصم ۵۳۱/۲، ۵۳۳. وکشف الخفا ۳۱۸/۱، والدرر المنتثرة ۵۶.

ہے اور پھر نماز بھی ایسے پڑھی جیسا کہ نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے تو وہ گناہوں سے ایسے نکلے گا جیسا کہ آج ہی اس کی والدہ نے اسے جنا۔'' پھر اصحاب رسول کی ایک جماعت کو گواہ بنا کر کہا، کیا تم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے فرماتے سنا ہے؟ تو سب نے کہا جی ہم نے سنا ہے، یہ حدیث زیاد بن محمد سے منفرد ہے۔

۶۱۲۶ - محمد بن الفتح حنبلی، حسن بن ابراہیم بن عبدالحمید، محمد بن ہارون، علی بن داؤد، محمد بن عبدالعزیز الرملی، ہشام بن سلیمان الکوفی، عبد الاعلیٰ الکوفی، محمد بن سوقہ، زر بن حبیش سے نقل کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ ہم صفوان بن عسال کے پاس موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں پوچھنے کے لئے حاضر ہوئے۔ انہوں نے فرمایا کیا تم زیارت کے لئے آئے ہو؟ ہم نے کہا جی ہاں، تو انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا جو اللہ کی رضا کے لئے اپنے بھائی کی زیارت کرے تو وہ جنت میں غوطہ لگانے والا ہے، یہاں تک کہ واپس ہو۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرمارہے تھے کہ مغرب میں ایک دروازہ توبہ کے لئے کھلا ہے یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع ہو۔ ہم نے عرض کیا ہم تو کسی اور کام کے لئے حاضر ہوئے تھے، ہم موزوں پر مسح کے متعلق پوچھنے کے لئے آئے تھے تو انہوں نے فرمایا میں اس لشکر میں تھا جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روانہ فرمایا تھا، آپ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم تین دن اور تین راتیں موزے نہ اتاریں۔[1]

یہ محمد بن سوقہ کی غریب حدیث ہے، ہمیں اسی طریق سے پہنچی ہے جس میں کچھ اضافہ کے ساتھ حضرت ، ذر کے شاگردوں میں وہ منفرد ہیں جبکہ مسح علی الخفین اور طلوع شمس والی حدیث مشہور ہے، جسے عاصم، زبیدہ، طلحہ، حبیب اور ابن ابی لیلیٰ نے زر سے روایت کیا ہے۔

۶۱۲۷ - محمد بن الحسن بن علی یقطینی، وصیف بن عبداللہ انطاکی، محمد بن عیسیٰ مدائنی، محمد بن الفضل بن عطیہ، محمد بن سوقہ، ابی وائل اور عبداللہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے ستر سورتیں یاد کیں۔

یہ حدیث محمد بن سوقہ کی غریب حدیث ہے مدائنی اس میں منفرد ہیں۔

۶۱۲۸ - محمد بن حمید، عبداللہ بن ناجیہ، حسن بن علی صدائی، حماد بن الولید، سفیان ثوری، محمد بن سوقہ، ابراہیم، اسود، عبداللہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے کسی مصیبت زدہ کی غمگساری کی تو اسے اس جیسا اجر ملے گا۔[2]

۶۱۲۹ - حسن بن علی الوراق، (فی جماعۃ) محمد بن خلف، وکیع، یحییٰ بن ابی طالب، نصر بن حماد، شعبہ، محمد بن سوقہ، ابراہیم، الاسود، عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کسی دردمند کی ہمدردی کی تو اسے اس جیسا اجر ملے گا۔

شعبہ کی حدیث کو ان سے روایت کرنے میں نصر اور سفیان ثوری کی حدیث کو ان سے روایت کرنے میں حماد منفرد ہیں، عبد الرحمن بن مالک بن مغول عن محمد بن سوقہ، عن ثوری عن محمد بن سوقہ، رواہ عن محمد بن سوقہ معمر، اسرائیل، عبدالحکیم بن منصور، حارث بن عمران جعفری، خالد بن یزید قشیری، محمد بن الفضل بن عطیہ، ان سب کی روایات میں اختلاف ہے، بعض نے عن الاسود عن عبداللہ کہا اور بعض نے عن علقمہ والاسود کہا ہے۔

۶۱۳۰ - احمد بن عبیداللہ بن محمود، محمد بن احمد کرابیسی دینوری، محمد بن عبدالعزیز بن المبارک، بشر بن عیسیٰ بن مرحوم، یحییٰ بن مسلمہ بن قعنب، محمد بن سوقہ، ابراہیم بن الاسود، عبداللہ سے نقل کرتے ہیں کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو اتنے میں ایک سائل آیا

۱- مسند الامام أحمد ۴/۲۴۰. وصحیح ابن خزیمة ۱۹۳. ومصنف لعبد الرزاق ۷۹۳. وسنن الدارقطنی ۱/۱۹۷. والکامل لابن عدی ۴/۱۴۰۷. وفتح الباری ۱/۱۹۷.

۲- سنن الترمذی ۱۰۷۳ وسنن ابن ماجه ۱۶۰۲. وتاریخ بغداد ۴/۲۵، ۱۱، ۴۵۱. ومشکاة المصابیح ۱۷۳۷، ۳۳۷. والموضوعات لابن الجوزی ۳/۲۲۳. واللآلی المصنوعة ۲/۲۲۵. وعمل الیوم واللیلة لابن السنی ۵۷۹.

جسے سوال کرنے پر کسی آدمی نے ایک درہم دیا، تو دوسرے آدمی نے وہ درہم لے کر اس سائل تک پہنچا دیا، اس پر آپ نے فرمایا جس نے ایسا کیا تو اسے دینے والے کی طرح اجر ملے گا، دینے والے کا اجر کچھ بھی کم نہ ہوگا۔[1]

محمد بن سوقہ کی غریب حدیث ہے جسے یحییٰ سے بشر نقل کرنے میں منفرد ہیں۔

۶۱۳۱-محمد بن حمید، مخلد بن جعفر، الحسن بن علان، ان سب کا کہنا ہے کہ عبداللہ بن ناجیہ، احمد بن محمد تابعی، قاسم بن الحکم، عبیداللہ الرصافی، محمد بن سوقہ، الحارث، حضرت علی سے نقل کرتے ہیں کہ جو شخص جنت کا مشتاق ہوتا ہے وہ نیکیوں میں جلدی کرتا ہے اور جو جہنم سے خوفزدہ ہوتا ہے وہ خواہشات سے لاپرواہ ہو جاتا ہے اور جو موت کا مراقبہ کرتا ہے لذتیں اس سے چھوٹ جاتی ہین اور جو دنیا سے بے رغبتی اختیار کرتا ہے تو اس پر مصائب ہلکے ہو جاتے ہیں۔[2]

محمد بن سوقہ کی غریب حدیث ہے، رصافی اس میں منفرد ہیں اسے رصافی سے مسلمہ بن علی اور میتب بن شریک نے روایت کیا ہے۔

۶۱۳۲-محمد بن سلیمان بزاز، ابو ہریرہ انطاکی، ابن نجدہ، (حدثنا ابی) محمد بن خالد، عبیداللہ بن الولید الرصافی، محمد بن سوقہ، الحارث، حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چار چیزیں جہاد کا حکم رکھتی ہیں، نیکی کا حکم، برائی سے روکنا، صبر کے مقامات میں سچائی سے کام لینا اور منافقین سے دشمنی، (جس نے نیکی کا حکم دیا اس نے مسلمانوں کا بازو مضبوط کیا اور جس نے برائی سے روکا اس نے فاسقین کی ناک خاک آلود کی۔[3]

جس نے صبر کے مقامات میں سچائی سے کام لیا تو اس نے اپنا فریضہ انجام دیدیا اور بعض نے یہ اضافہ کیا ہے کہ جس نے فاسقوں سے دشمنی رکھی تو اس نے اللہ کے لئے غصہ کیا اور اللہ ہی اس کی خاطر غضبناک ہوگا۔

محمد بن سوقہ کی غریب حدیث ہے، رصافی اس کو روایت کرنے میں منفرد ہیں، اس کا مشہور حصہ وہی ہے جو پہلے حضرت علیؓ سے روایت ہو گیا۔

۶۱۳۳-محمد بن علی بن مسلم عقیلی، حسین بن علی بن الولید الفسوی، سعید بن سلیمان، ابو اسحاق بن حمزہ، ابوبکر بن الجعد، ابو احمد محمد بن احمد جرجانی، حسن بن سفیان، محمد بن بکار، اسمٰعیل بن زکریا، محمد بن سوقہ، نافع بن جبیر بن مطعم فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک فوج کعبہ پر لشکر کشی کرے گی، یہاں تک کہ جب یہ لوگ کھلے میدان میں پہنچیں گے تو ان کے اگلے پچھلوں سمیت زمین میں دھنسا دیئے جائیں گے، ان میں اشراف لوگ بھی ہوں گے، حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ان کے اگلے پچھلوں کے ساتھ کیسے دھنسا دیئے جائیں گے جبکہ ان میں اشراف لوگ اور کچھ ایسے ہوں گے جو ان میں سے نہیں ہوں گے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب کو دھنسا دیا جائیگا، پھر ہر ایک کو اس کی نیت پر اٹھایا جائے گا۔[4]

یہ محمد بن سوقہ کی متفق علیہ صحیح حدیث ہے جسے ثوری اور ابن عیینہ نے محمد بن سوقہ سے اور انہوں نے نافع عن ام سلمہ سے روایت کیا ہے۔

۶۱۳۴-ابو القاسم ابراہیم بن احمد بن ابی حصین، ابو الہیثم احمد بن محمد بن غوث، محمد بن عبداللہ بن بکیر نخعی، محمد بن سوقہ، محمد بن المنکدر، جابر بن عبداللہ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی میں قتل کیا گیا

۱۔ مسند الامام أحمد ۴۳/۳، ۳۲۳، ومجمع الزوائد ۷۷/۲، ۲۸۸/۶، ۲۸۱/۸، وتفسير القرطبی ۲۷۴/۱۲.

۲۔ اتحاف السادة المتقين ۳۳۴/۹، ۲۲۸، ۴۳۹/۱۰، والكامل لابن عدى ۱۱۹۴/۳، وكنز العمال ۴۳۴۴۰. وتاريخ بغداد ۳۰۱/۶. والموضوعات لابن الجوزى ۱۸۰/۳. وتنزيه الشريعة ۲۴۱/۲.

۳۔ كنز العمال ۵۵۱۳. والكامل لابن عدى ۱۶۳۱/۴.

۴۔ صحيح البخارى ۱۸۳/۲، ۸۶/۳. وفتح البارى ۱۹۲/۴، ۳۳۸. والترغيب والترهيب ۵۷/۱.

تو اللہ تعالیٰ اسے عذاب نہیں دیں گے۔[1]

یہ محمد بن سوقہ کی غریب حدیث ہے، اسے عبداللہ بن بکیر روایت کرنے میں منفرد ہیں، اسے ابوزید بن طریف اور کثیر بن محمد نے عبدالرحمن بن فضل سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے ہی فرمایا۔

۶۱۳۵- ابوعلی محمد بن احمد الحسین، محمد بن عمر بن سلم، یوسف بن الحکم، محمد بن خالد ختلی، کثیر بن ہشام، جعفر بن برقان، محمد بن سوقہ، محمد بن المنکدر حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وفد عبدالقیس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ وفد میں سے کسی شخص نے گفتگو کی اور انتہائی مبہم کلام کیا، حضور ﷺ حضرت ابوبکر صدیق کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا ابوبکر! تم نے سنا جو کچھ ان لوگوں نے کہا، تو حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا جی میں نے سنا، اور میں ان کی گفتگو سمجھ بھی گیا ہوں، آپ نے فرمایا انہیں جواب دو، چنانچہ حضرت ابوبکرؓ نے انہیں جواب دیا اور بڑا شاندار جواب دیا، جس پر خوش ہوکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر اللہ تعالیٰ تمہیں ''رضوان اکبر'' عطا فرمائے، مجلس میں سے کسی نے پوچھا یا رسول اللہ! رضوان اکبر کیا ہے؟ وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آخرت میں اپنے مؤمن بندوں کے لئے عام جلوہ فرمائیں گے اور ابوبکرؓ کے لئے خصوصی جلوہ فرمائیں گے۔[2]

یہ حدیث ثابت ہے، اس کے راوی عالیشان ہیں، کثیر سے روایت کرنے میں ختلی منفرد ہیں۔

۶۱۳۶- احمد بن محمد بن احمد بن ابراہیم القاضی، محمد بن عاصم بن یحییٰ الکاتب، عبدالرحمن بن القاسم قطان الکوفی، حارث بن عمران جعفری، محمد بن سوقہ، محمد بن المنکدر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو رکن اور مقام ابراہیم یا باب اور مقام ابراہیم کے درمیان دیکھا، جو اس طرح دعا کررہا تھا اے اللہ! فلاں بن فلاں کی مغفرت فرما، تو آپ نے فرمایا یہ کیا دعا ہے تو اس نے عرض کیا کہ فلاں شخص نے مجھے اس مقام پر دعا کرنے کی امانت دی تھی، پھر آپ نے فرمایا جاؤ تمہارے دوست کی مغفرت ہوگئی۔[3]

كذا رواه عبد الرحمن عن الحارث عن محمد عن جابر، وانما يعرف عن حديث الحارث، عن محمد، عن عكرمه، عن ابن عباس.

۶۱۳۷- ابوبکر محمد بن جعفر بن ہیثم، جعفر بن محمد الصائغ، محمد بن سابق، تحویل، عبدالرحمن بن العباس، محمد بن یونس، ابوعلی الحنفی، (قالا) مالک بن مغول، (سمعتُ) محمد بن سوقہ، نافع، حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں شریک ہوتے تھے کہ آپ سو مرتبہ ''رب اغفرلی وتب علی انک انت التواب الرحیم'' کہتے تھے۔

یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے، حدیث محمد بن سوقہ عن نافع۔

۶۱۳۸- ابواسحاق بن حمزہ، احمد بن موسیٰ بن داؤد جوہری، ابوحمید احمد بن محمد بن المغیرہ الحمصی، معاویہ بن حفص الشعبی الکوفی، ابومعاویہ، محمد بن سوقہ، نافع، حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں، فرماتے ہیں کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں حضرت ابوبکر، پھر حضرت عمر اور پھر حضرت عثمانؓ کو شمار کرتے تھے پھر خاموش ہوجاتے۔[4]

صحيح ثابت من حديث الزهري، عن سالم عن ابن عمر، ورواه عن نافع عدة، وحديث محمد بن سوقه تفرد به حميد الحمصي.

۶۱۳۹- محمد بن المظفر، احمد بن یحییٰ بن بکیر، عبدالرحمن بن خالد بن نجیح، عبدالغفار بن الحسن، ثوری، محمد بن سوقہ، نافع، حضرت ابن عمرؓ سے

1- مجمع الزوائد ۲۹۵/۵.

2- المستدرک ۷۸/۳. والموضوعات لابن الجوزی ۳۰۵/۱. واللآلی المصنوعة ۱۴۸/۱

3- تاريخ أصبهان ۲۳۳/۲

4- فتح الباری ۱۰۱/۱۱

روایت کرتے ہیں کہ مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جہاد میں شرکت کے لئے پیش کیا گیا، اس وقت میری عمر چودہ سال تھی، آپ نے مجھے شرکت کی اجازت نہیں دی۔

صحیح عن حدیث نافع ، عن ابن عمر ، متفق علیه ، غریب من حدیث ثوری عن محمد تفرد به عبد الغفار .

٦١٤٠ - سلیمان بن احمد، احمد بن رشدین، احمد بن عبدالمؤمن المصری، ابراہیم بن الحجاج المکی، یحییٰ بن عقبہ بن ابی العیزار، محمد بن سوقہ، فرماتے ہیں کہ مجھے نافع نے حضرت ابن عمرؓ کے حوالہ سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی دن میں کئی بار اپنے بھائی سے ملے تو اسے سلام کرے۔ا

محمد بن سوقہ کی غریب حدیث ہے، ہم نے صرف اسی طریق سے اسے لکھا ہے۔

٦١٤١ - عبداللہ بن محمد، احمد بن عمرو بن عبدالخالق، الجراح بن مخلد، قریش بن اسماعیل، الحارث بن عمران، محمد بن سوقہ، نافع عن ابن عمر، (ابن نافع) روایت کرتے ہیں، فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جس نے سرخ خضاب لگا رکھا تھا۔ آپ نے فرمایا یہ کتنا اچھا ہے اور دوسرے شخص کو دیکھا جس نے زرد خضاب لگایا تھا آپ نے فرمایا یہ اچھا ہے۔٢

محمد بن سوقہ کی غریب حدیث ہے، جسے حارث سے قریش نقل کرنے میں متفرد ہیں۔

٦١٤٢ - سلیمان بن احمد، الحسن بن المعمری، ہارون بن محمد بن بکار تحویل الحسن بن سعید بن جعفر، جعفر بن محمد بن فریابی، محمد بن عبداللہ بن بکار تحویل عبداللہ بن محمد بن الحسن، بکار بن عبداللہ قرشی، (قالوا) مروان بن محمد الطاطری، الولید بن عتبہ، محمد بن سوقہ، نافع، حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جس نے کسی مصیبت زدہ کو دیکھ کر الحمد لله الذی عافانی مما ابتلاک به هذا وفضلنی علیه وعلی کثیر ممن خلق تفضیلا'' پڑھا تو اللہ تعالیٰ اسے اس مصیبت سے جب تک وہ زندہ رہا محفوظ رکھیں گے۔٣

محمد بن سوقہ کی غریب حدیث ہے جسے الولید سے مروان نقل کرنے میں منفرد ہیں۔

٦١٤٣ - محمد بن اسحاق الاھوازی، احمد بن ہارون، روح بن بردعی، محمد بن یحییٰ بن کثیر الحرانی، محمد بن المظفر، احمد بن عمیر، بشر بن عبد الوھاب (قالا) مؤمل بن الفضل الحرانی، مروان بن معاویہ، محمد بن سوقہ، سعید بن جبیر، حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کو ایک ساتھ پڑھا۔

محمد بن سوقہ کی غریب حدیث ہے، جسے مروان سے مؤمل روایت کرنے میں منفرد ہیں۔

٦١٤٤ - ابو یعلی الحسین بن محمد زبیری، محمد بن عمر بن علی، الحسین بن علی بن مصعب، سوید بن سعید، علی بن مسھر، محمد بن سوقہ، ابوزبیر، جابرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے۔٤

غریب عن حدیث محمد ، عن ابی الزبیر ، لم نکتبه الا من هذا الوجه .

١۔ کنز العمال ٢٥٢٨٥. ومجمع الزوائد ٣٤/٨. والمجروحین ١١٧/٣.

٢۔ سنن أبی داؤد ٤٥٨، ٤٢١١. وسنن النسائی ٥٢/٤. وسنن ابن ماجة ٢٦٢، ٩٢٧، والسنن الکبری للبیهقی ٣١٠/٧. والمعجم الکبیر للطبرانی ٢٤/١١. وصحیح ابن خزیمة ١٢٩٦.

٣۔ سنن الترمذی ٣٤٣١، ٣٤٣٢. ومجمع الزوائد ١٣٨/١٠، والشکر لابن أبی الدنیا ٨٥. وکنز العمال ٣٥١١، ٣٥١٥. والکامل لابن عدی ٢٣٧٤/٦، ١٤٦١/٤، ١٧٨٦/٥.

٤۔ سنن النسائی ١٢٥/١. وسنن ابن ماجة ٣٤٤. وانظر أیضاً: صحیح البخاری ٦٩/١. وصحیح مسلم، کتاب الطهارة باب ٢٨.

۲۸۶۔ طلحہ بن مصرف[1]

شیخ رحمہ اللہ نے فرمایا: انہی میں سے ایک انتہائی پرہیز گار، بہترین قاری قرآن ابو محمد طلحہ بن مصرف تھے جو سچے، وفادار، با اخلاق اور صاف دل آدمی تھے۔ کہا گیا ہے کہ تصوف نام ہے خلوت میں سچائی اور وفا شعاری کا۔

۶۱۴۵۔ احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوسعید الاشج ابن غنیۃ، (حدثنی ھذا الشیخ) جدّتہ، فرماتی ہیں کہ طلحہ بن مصرف نے میرے پاس دیوار میں کیل ٹھونکنے کی اجازت کے لئے ایک آدمی بھیجا تو میں نے ہاں میں جواب بھیجا، تو انہوں نے دیوار میں ایک شگاف لگایا۔

۶۱۴۶۔ احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، ابوسعید الاشج، ابن ابی غنیہ، (حدثنی ھذا الشیخ) عن جدّتہ، فرماتی ہیں کہ ہماری خادمہ طلحہ بن مصرف کے گھر گئی، تاکہ کہیں سے کچھ آگ مل جائے، (ماچس اس وقت ہوتی نہ تھی، چقماق سے لوگ آگ جلاتے تھے) طلحہ نماز پڑھ رہے تھے تو خادمہ سے ان کی بیوی نے کہا اری! تو یہاں ٹھہر، اور اپنی سیخ مجھے دے تاکہ میں اس پر طلحہ کے لئے گوشت بھون لوں، جس سے وہ افطار کریں گے، نماز سے فارغ ہو کر طلحہ نے پوچھا کیا معاملہ ہے؟ میں یہ گوشت اس وقت تک نہ چکھوں گا جب تک کہ تم اس کی مالکن کے پاس پیام بھیجتی کہ میں نے آپ کی خادمہ کو گوشت بھوننے کے لئے اس کی سیخ لے کر روکے رکھا ہے اور یوں اس سے اجازت مانگتی۔

احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابومعمر، ابن غنیہ، علاء بن عبدالکریم فرماتے ہیں کہ طلحہ یامی نے فرمایا، اگر میں باوضو نہ ہوتا تو میں تمہیں مختار (بن ابی عبید ثقفی) کی کرسی کے بارے میں بتاتا۔

۶۱۴۷۔ محمد بن علی بن حبیش، احمد بن یحیٰی حلوانی، احمد بن یونس، ابوشہاب، الحسن بن عمرو، فرماتے ہیں کہ مجھے طلحہ بن مصرف نے کہا میں اگر باوضو نہ ہوتا تو تمہیں رافضیوں کی باتیں سناتا۔

۶۱۴۸۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، یحیٰی بن معین (تحویل) ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد الرازی، موسیٰ بن نصیر، جریر، فضیل بن غزوان، فرماتے ہیں کہ طلحہ بن مصرف سے کسی نے کہا: آپ اگر اناج بیچیں تو اس میں کافی نفع کما سکتے ہیں تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے یہ بات ناپسند ہے کہ اللہ تعالیٰ کو میرے دل میں مسلمانوں کے لئے مہنگائی کا علم ہو۔

۶۱۴۹۔ عبداللہ بن محمد، مسلم بن سعید، مجاشع بن عمرو، حماد بن شعیب، حصین بن عبدالرحمٰن، طلحہ بن مصرف سے نقل کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ بندہ کہے اے اللہ! میری خاموشی، غور و فکر پر مبنی ہو میری نظر عبرت کی نگاہ ہو اور میری گفتگو ذکر ہو، اچھی دعا ہے۔

۶۱۵۰۔ عبداللہ بن محمد، محمد بن علی (قالا) ابویعلی، عبدالصمد بن یزید، فضیل بن عیاض فرماتے ہیں کہ مجھے طلحہ بن مصرف کے متعلق یہ بات پہنچی کہ وہ ایک دن ہنسے، پھر اپنے نفس پر برس پڑے اور فرمایا کیسا ہنسنا' ہنسے تو وہ جس نے گھبراہٹ کی گھاٹیاں طے کر لی ہوں اور پل صراط سے گزر گیا ہو پھر فرمایا: مجھے قسم ہے کہ میں اس وقت تک نہیں ہنسوں گا جب تک کہ مجھے واقعہ کا علم نہ ہو جائے، چنانچہ پھر انہیں موت تک کبھی ہنستے نہیں دیکھا گیا، یہاں تک کہ جوار باری تعالیٰ میں پہنچ گئے۔

۶۱۵۱۔ ابوبکر بن علی، عبداللہ بن معبد، اسحاق بن زریق، عبیداللہ بن معاذ، شعیب بن العلاء، العلاء بن کریز فرماتے ہیں کہ سلیمان بن عبدالملک بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کے پاس سے ایک شخص گزرا، جس کے عمدہ کپڑے تھے اور وہ متکبرانہ چال چل رہا تھا تو سلیمان نے کہا یہ شخص عراقی معلوم ہوتا ہے اور ہو سکتا ہے کہ یہ کوفی ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ یہ ہمدان سے ہو، پھر کہا اس شخص کو میرے پاس لاؤ، چنانچہ اس آدمی کو لایا گیا تو سلیمان نے پوچھا کون ہو؟ تو اس نے کہا رہنے دو تیرا ناس ہو، اپنے نفس کی خبر لے، چنانچہ سلیمان نے کچھ دیر تو اسے

---

[1] طبقات ابن سعد ۶/۳۰۸. والتاریخ ۴/ت ۳۶۰، والجرح ۴/ت ۲۰۶۰، ۲۸۲. والکاشف ۲/ت ۲۵۰۰. وتھذیب الکمال ۲۹۶۲ (۱۳/۴۳۳). وتھذیب التھذیب ۵/۲۵.

کچھ نہیں کہا پھر پوچھا تم کون ہو؟ تو اس نے کہا میں اہل عراق سے ہوں، تو سلیمان نے کہا، عراق میں کس علاقے سے ہو؟ تو اس نے کہا کوفہ سے، پھر سلیمان نے کہا کوفہ میں سے کس قبیلہ سے ہو؟ تو اس نے کہا ہمدان سے، تو سلیمان بہت متعجب ہوا، پھر پوچھا بتاؤ ابو بکر کے متعلق تم کیا کہتے ہو؟ تو اس شخص نے کہا، بخدا میں نے ان کا زمانہ پایا اور نہ انہوں نے میرا زمانہ دیکھا، البتہ لوگوں نے ان کے متعلق اچھی باتیں کہیں ہیں اور وہ انشاء اللہ ایسے ہی ہوں گے۔ پھر پوچھا حضرت عمرؓ کے متعلق کیا کہتے ہو؟ تو ان کے متعلق بھی وہی بات کہی، سلیمان نے پوچھا حضرت عثمانؓ کے متعلق؟ تو اس نے کہا بخدا نہ انہوں نے میرا زمانہ پایا اور نہ میں نے ان کا دور دیکھا، لوگوں نے ان کے متعلق اچھی باتیں کہیں ہیں، بعض لوگوں نے ان کے متعلق بری باتیں بنائی ہیں جس کا علم اللہ تعالیٰ کو ہے۔ سلیمان نے پوچھا، حضرت علیؓ کے متعلق تمہاری کیا رائے ہے؟ تو اس نے کہا بخدا وہ بھی ایسے ہی ہیں، سلیمان نے کہا علی کو گالی دو تو اس نے کہا میں حضرت علیؓ کو گالی نہیں دے سکتا، سلیمان نے کہا بخدا تمہیں گالی دینی ہوگی، اس نے کہا بخدا میں حضرت علیؓ کو گالی نہیں دوں گا، سلیمان نے کہا اللہ کی قسم تم علی کو گالی دو، ورنہ میں تمہاری گردن اڑا دوں گا۔

راوی کا بیان ہے کہ سلیمان نے اس کی گردن اڑانے کا حکم دے دیا تو اس وقت ایک شخص اٹھا جس کے ہاتھ میں تلوار تھی، اس نے تلوار کو حرکت دی، یہاں تک کہ اس نے اسے لہرا کر چمکایا، گویا کہ وہ کھجور کا پتا ہے، پھر اس نے کہا یا تو تم علی کو گالی دو ورنہ میں تمہاری گردن اڑاتا ہوں، تو اس نے کہا مجھے اللہ کی قسم! میں حضرت علیؓ کو گالی نہیں دوں گا، پھر اس نے کہا سلیمان تمہارا ناس ہو میرے قریب آؤ، تو سلیمان نے اسے بلا بھیجا تو اس نے کہا اے سلیمان کیا تو مجھ سے اس بات پر راضی نہیں ہوتا جس پر وہ شخص جو تجھ سے بہتر تھا اس سے راضی ہوا جو مجھ سے بہتر تھا، اس شخص کے بارے میں جو حضرت علیؓ سے بدتر تھا؟ سلیمان نے پوچھا وہ کیا ہے؟ تو اس نے کہا عیسیٰ علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ راضی ہوا اور وہ مجھ سے بہتر ہیں، جب انہوں نے بنی اسرائیل کے بارے میں جو حضرت علیؓ سے بدتر ہیں، کہا کہ اے اللہ! اگر آپ انہیں عذاب دیں تو وہ آپ کے بندے ہیں اور اگر ان کی مغفرت کریں تو بیشک آپ غالب حکمت والے ہیں۔

اس آدمی کا کہنا ہے کہ میں نے دیکھا کہ سلیمان کے چہرے سے غیظ و غضب کے آثار ختم ہو رہے ہیں یہاں تک کہ انکا غصہ ناک کے بانسہ میں رہ گیا، پھر اس نے کہا اسے چھوڑ دو، چنانچہ وہ شخص پھر اسی طرح مٹک مٹک کر چلنے لگا راوی کا کہنا ہے کہ میں نے ہزار آدمیوں میں سے بھی اس سے بہتر آدمی نہیں دیکھا اور وہ طلحہ بن مصرف تھے۔

۶۱۵۲- ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوسعید، العلاء بن عمرو الحنفی، عقبہ بن خالد، حریش بن سلیم فرماتے ہیں کہ طلحہ بن مصرف اپنی دعا میں یوں کہتے تھے اے اللہ! میری ریاء و شہرت (کی مغفرت فرما) کو معاف فرما۔

۶۱۵۳- ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، ابوسعید، محمد بن فضیل، (عن ربیعہ) فرماتے ہیں کہ ہم لوگ طلحہ بن مصرف کی عیادت کرنے کے لئے ان کے پاس آئے تو ابو کعب نے کہا، اللہ تعالیٰ آپ کو شفا دیں تو انہوں نے کہا میں بھی اللہ تعالیٰ سے خیر کا طلب گار ہوں۔

۶۱۵۴- ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، احمد بن بدیل، اسمٰعیل بن محمد بن جحادہ، السری بن مصرف فرماتے ہیں کہ طلحہ بن مصرف نے ایک آدمی کو دیکھا جو کسی کے سامنے معذرت کر رہا تھا تو آپ نے سن کر فرمایا کہ اپنے بھائی کے سامنے زیادہ معذرت نہ کرو، مجھے خوف ہے کہ کہیں تمہاری جانب سے جھوٹ شامل ہو جائے۔

۶۱۵۵- ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، محمد بن عبدالعزیز بن ابی رزمہ، عبداللہ بن ادریس، لیث فرماتے ہیں کہ میں طلحہ کے ساتھ جا رہا تھا آپ نے فرمایا اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ آپ مجھ سے ایک رات بھی عمر میں بڑے ہیں تو میں آپ کے آگے نہ چلتا۔

۶۱۵۶- ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، ابوسعید الاشج، جابر بن نوح، علاء بن عبدالکریم فرماتے ہیں کہ میں ہنسا تو حضرت طلحہ بن مصرف نے مجھے کہا، تم اس شخص کی طرح ہنستے ہو جو جنگ جماجم میں حاضر نہیں ہوا تو انہوں نے پوچھا ابو محمد! آپ بتائیے کہ کیا آپ اس جنگ میں

شریک ہوئے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا میں نے اس میں تیر چلائے ہیں اور میری خواہش ہے کہ میرا ہاتھ کہنی سے کٹ جاتا اور میں اس جنگ میں شریک نہ ہوتا۔

۶۱۵۷-ابو حامد، محمد بن اسحاق، محمد بن الصباح، سفیان، ابی جناب فرماتے ہیں کہ میں نے طلحہ سے سنا، وہ فرمارہے تھے میں جنگ جماجم میں شریک ہوا اور نہ میں نے تیر چلائے اور نہ نیزہ مارا اور نہ تلوار سے کسی کو قتل کیا، کاش میرا ہاتھ یہاں سے کٹ جاتا اور میں اس جنگ میں شریک نہ ہوتا۔

۶۱۵۸-ابو حامد، محمد بن اسحاق، محمد بن الصباح، سفیان بن مالک فرماتے ہیں کہ طلحہ بن مصرف نے فرمایا کونسی چیز فراوانی اور قحط سالی میں موٹا تازہ رکھتی ہے اور کونسی چیز فراوانی اور خشک سالی میں فضول بناتی ہے اور کونسی چیز شہد سے زیادہ میٹھی ہے؟

پھر فرمایا کہ جو چیز فراوانی اور قحط سالی میں تروتازہ رہتی ہے وہ مؤمن ہے، جب وہ کسی نعمت سے نوازا جاتا ہے تو شکر کرتا ہے اور جب مصیبت میں مبتلا ہوتا ہے تو صبر کرتا ہے اور جو چیز فراوانی وقحط سالی میں فضول بناتی ہے تو وہ فاجر یا کافر ہے کہ جب اسے کچھ ملتا ہے تو شکر بجانہیں لاتا اور جب کسی مصیبت میں پھنستا ہے تو صبر نہیں کرتا، اور جو چیز شہد سے زیادہ شیریں ہے تو وہ الفت ومحبت ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان پیدا کرتا ہے پھر طلحہ نے مجھ سے کہا تمہاری ملاقات شہد سے زیادہ میٹھی ہے۔

۶۱۵۹-محمد بن علی، عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز، ابوسعید، ابن ابی غنیۃ، عبدالملک بن ھانیؒ فرماتے ہیں کہ زبید نے حضرت طلحہ بن مصرف کے پاس ان کی بیٹی کی خاطر پیام نکاح بھیجا، تو انہوں نے فرمایا وہ تو بدصورت ہے، زبید نے کہا مجھے منظور ہے، حضرت طلحہ نے فرمایا اس کی آنکھوں میں کچھ خرابی ہے تو زبید نے کہا میں اس پر بھی راضی ہوں۔

۶۱۶۰-عبداللہ بن محمد، احمد بن علی بن جارود، ابوسعید الاشج، ابو خالد فرماتے ہیں کہ مجھے یہ خبر دی گئی کہ طلحہ قرأت میں مشہور تھے۔ چنانچہ انہوں نے اس شہرت کو ختم کرنے کے لئے اعمش کے پاس قرأت کی۔

۶۱۶۱-ابو حامد بن حبلہ، محمد بن اسحاق، عبیداللہ بن جریر بن جبلہ، ابویعلیٰ محمد بن صلت، سفیان فرماتے ہیں کہ امام اعمش نے فرمایا کہ میں نے طلحہ جیسا آدمی نہیں دیکھا، کھڑے کھڑے جب میں بیٹھ جاتا تو وہ قرأت ختم کردیتے اور جب میں گھٹنوں پر باندھ کر بیٹھے بیٹھے اپنا پٹکا کھول کر دیتا تو وہ پڑھنا بس کردیتے، یہ سب وہ اس وجہ سے کرتے تھے کہ وہ اس بات کو ناپسند سمجھتے کہ مجھے اکتاہٹ وملال میں ڈالیں۔

۶۱۶۲-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، (حدثنی ابی) ابومعاویہ، امام اعمش فرماتے ہیں کہ طلحہ میرے پاس آتے اور میرے سامنے قرأت کرتے، وہ مجھے بلاتے نہ تھے بلکہ میں جب بھی نکل آتا وہ سناتے اور دوران قرأت اگر میں کھنگارتا یا کھانستا تو وہ اٹھ کر چل دیتے۔

۶۱۶۳-ابوبکر، عبداللہ، ابوسعید، ابن ادریس، اعمش سے نقل کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ طلحہ میرے سامنے قرأت کرتے، جب میں ان کے سامنے کوئی قرأت کرتا تو فرماتے ہم نے اسی طرح پڑھا، فرماتے ہیں کہ اگر میں اپنا پاؤں یا ہاتھ ہلاتا تو وہ مجلس ختم کرنے کے لئے کہتے السلام علیکم۔

۶۱۶۴-ابوبکر بن مالک، عبداللہ، ابوسعید، خالد الاحمر فرماتے ہین کہ میں نے امام اعمش سے سنا وہ فرمارہے تھے کہ طلحہ آتے اور دروازے کے پاس بیٹھ جاتے، خادمہ آتی جاتی لیکن وہ اس سے کچھ نہ کہتے کہ میں یہاں بیٹھا ہوں اندر اطلاع کرو، یہاں تک کہ میں باہر آتا، پھر وہ بیٹھ جاتے اور قرأت کرتے تو اس آدمی کے بارے میں کیا بدگمانی کرسکتے ہو، جو نہ خطا کرتا ہے اور نہ لفظی غلطی کرتا اور میں جب دیوار سے ٹیک لگالیتا تو وہ کہتے اچھا بھئی السلام علیکم اور چل دیتے۔ ابو خالد کہتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ طلحہ قرأت میں مشہور تھے اور اس شہرت کو ختم کرنے کی تدبیر یہ سوچی کہ انہوں نے امام اعمش کے پاس قرأت کی۔

۶۱۶۵- ابوبکر، عبداللہ بن احمد، ابی یحییٰ بن آدم، قطبہ، امام اعمش نے فرمایا کہ ہم نے رمضان کی ۲۷ ویں شب مسجد ایامین میں طلحہ اور زبید کے ساتھ گزاری، سوز بید نے ایک رات میں قرآن مجید ختم کر کے گھر کا رخ کیا، البتہ طلحہ نے بار بار پڑھا یہاں تک کہ صبح یا فجر کے ساتھ ختم کیا۔

۶۱۶۶- ابوبکر، عبداللہ، ابی، الاشج، ابن ادریس، لیث فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت طلحہ کے سامنے یہ بات اس وقت بیان کی جب وہ بیمار تھے اور اسی بیماری میں ان کا انتقال ہوا، کہ طاؤس آہیں بھرنے کو ناپسند سمجھتے تھے، پھر فرماتے ہیں کہ طلحہ کو موت تک آہیں بھرتے نہیں سنا گیا۔

۶۱۶۷- ابواحمد محمد بن احمد، احمد بن العباس، اسمٰعیل بن سعید، حسین بن علی، موسیٰ جہنی فرماتے ہیں کہ طلحہ کے سامنے جب اختلاف کا ذکر کیا جاتا تو وہ فرماتے اختلاف نہ کہو بلکہ وسعت کہو۔

۶۱۶۸- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، ابوعامر بن براد اشعری، اسحاق بن منصور، ابن حیان اسدی، عقبہ بن اسحاق، مالک بن مغول فرماتے ہیں کہ ابومشعر نے طلحہ سے اپنے بیٹے کی شکایت کی تو انہوں نے فرمایا اس کے مقابلہ میں اس آیت سے مدد حاصل کرو، اے پروردگار! مجھے توفیق دے کہ میں آپ کی اس نعمت کا شکر ادا کروں جو آپ نے مجھ پر اور میرے والدین پر کی اور یہ کہ میں وہ نیک عمل کروں جو آپ کو پسند ہوں اور میری اولاد کی درستگی فرما۔

۶۱۶۹- عبداللہ بن محمد، ابویعلی موصلی، الحسن بن حماد، ابن ادریس، مالک بن مغول، ابی حصین، طلحہ فرماتے ہیں ان دونوں میں سے کسی نے کہا کہ میں نے ایسی قوم پائی ہے کہ اگر تم انہیں دیکھ لیتے تو تمہارا جگر جل جاتا، دوسرے نے کہا میں نے ایسی قوم کا زمانہ پایا ہے کہ ہم ان کے پہلو میں چوروں کی مانند ہیں۔

۶۱۷۰- ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، محمد بن الصباح، جریر، ابی سنان طلحہ بن مصرف سے نقل کرتے ہیں کہ ابلیس مؤمن کے مقابلہ میں اتنے شیاطین کو کھینچ کر لاتا ہے جو قبیلہ ربیعہ اور مضر سے زیادہ ہوتے ہیں۔

۶۱۷۱- ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، ابوکریب، ہارون بن عبداللہ، حسین، موسیٰ جہنی نے فرمایا کہ میں نے طلحہ بن مصرف کو فرماتے سنا ہے کہ میں نے حضرت عثمان کے متعلق کوئی بات کہی تھی مگر میرا دل اس بات سے انکار کرتا ہے اور فقط ان کی محبت کرنے کو کہتا ہے۔

۶۱۷۲- ابوحامد، محمد بن اسحاق، محمد بن الصباح، سفیان فرماتے ہیں کہ مجھے ان کے پڑوسی نے بتایا کہ جب حضرت طلحہ کی بیماری کا زمانہ تھا تو ہم ان کے پاس تھے اتنے میں زبید ان کے پاس آئے اور کہا اٹھئے! نماز پڑھئے، مجھے معلوم نہیں کہ آپ نماز سے محبت کرتے ہیں چنانچہ وہ اٹھے اور نماز پڑھنے لگے۔

۶۱۷۳- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، الاشج، مخلد بن خداش فرماتے ہیں کہ مجھے خبر دی گئی کہ طلحہ اور سلمہ بن کہیل ایک کھانے کی دعوت میں جمع تھے۔ اتنے میں میزبان نبیذ لائے، جسے سلمہ نے تو پی لیا، پھر انہوں نے طلحہ کو جو ان کی دائیں جانب بیٹھے تھے دیا، انہوں نے لے کر اسے سونگھا اور اپنے برابر میں بیٹھے شخص کو دیدیا، تو سلمہ نے ان سے کہا آپ اسے کس وجہ سے نہیں پی رہے ہیں؟ تو طلحہ نے فرمایا مجھے بدہضمی کا اندیشہ ہے اس پر سلمہ نے کہا دنیا کی بدہضمی یا آخرت کی بدہضمی؟

۶۱۷۴- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوسعید الاشج، ابن ادریس، حریش بن مسلم فرماتے ہیں کہ طلحہ ان کی مسجد میں داخل ہوئے جس میں کوئی خوشبودار چھڑکاؤ کیا گیا تھا تو انہوں نے فرمایا ہماری مسجد میں کس نے شراب چھڑک دی ہے؟

۶۱۷۵- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، فرماتے ہیں کہ میں نے اسے اپنے والد کی لکھی ہوئی کتاب میں پایا میرا گمان ہے کہ میں نے اس کے سامنے اس کی تلاوت کی ہے، یزید بن الحباب، ہارون بن المثنی الحنفی، کندہ کا کوئی شخص طلحہ بن مصرف سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا جب ہم قرض لے کر

کھائیں تو سر کے سے شروع کرتے ہیں اور جب قرض لے کر نہ کھائیں تو سالن سے ابتدا کرتے ہیں۔

۶۱۷۶-ابوبکر بن مالک، عبداللہ قرأت علی ابی فرماتے ہیں کہ اسے میں نے اپنے والد کو پڑھ کر سنایا، عبداللہ بن نمیر، مالک بن مغول، طلحہ بن مصرف سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ مجھے نوروز کے دن باہر نکلنا ناپسند ہے کیونکہ میرے نزدیک یہ مجوسیت کی ایک قسم ہے، اسی طرح میں اس دن کسی انسان یا جھولے کو دیکھوں یہ بھی مجھے ناپسند ہے۔

۶۱۷۷-ابوبکر، عبداللہ، ابی، محمد بن اسحاق، مالک بن مغول، طلحہ بن مصرف سے نقل کرتے ہیں، فرماتے ہیں کہ ہر آدمی کے لئے ہر روز کچھ نہ کچھ عبرت کا سامان ہوتا ہے تو ان کے غلام نے ان سے کہا، اگر آپ کی یہی عادت رہی تو آپ کی نظر چلی جائے گی اور آپ کے لئے کسی قائد اور راستہ بتلانے والے کی ضرورت پڑے گی۔

۶۱۷۸-سلیمان بن احمد، محمد بن نضر ازدی، شہاب بن عباد، عبدالرحمٰن بن عبدالملک بن ابجر، (ابی) فرماتے ہیں کہ میں نے جب بھی طلحہ بن مصرف کو کسی مجمع میں دیکھا تو انہیں ان لوگوں میں سے ایک خاص شان میں پایا۔

طلحہ بن مصرف نے بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا دور پایا، حضرت انس بن مالک، عبداللہ بن ابی اوفیٰ، عبداللہ بن زبیرؓ اور کبار تابعین اور مخضرمین کی ایک جماعت سے سماع کیا، جن میں سوید بن غفلہ، زر بن حبیش، خیثمہ، علقمہ، مسروق، ابومعمر، زید بن وھب، ھزیل بن شرحبیل، مرہ الھمدانی، ھلال بن سیاف، سعید بن جبیر، ابوبردہ بن ابی موسیٰ، مصعب بن سعد بن ابی وقاص، عمیرہ بن سعد، عبدالرحمٰن بن عوسجہ شامل رہیں، اور اہل حجاز میں سے مجاہد، ابوصالح، کریب، مولیٰ ابن عباس، اور یحییٰ بن سعید شامل ہیں۔

۶۱۷۹-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، حریش بن سلیم کوفی، فرماتے ہیں کہ ہمیں طلحہ الیامی نے بتایا کہ میں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی تھی؟ تو انہوں نے فرمایا نہیں۔ تو میں نے عرض کیا کہ حضورﷺ نے وصیت کا حکم کیوں دیا اور خود وصیت نہیں فرمائی؟ تو انہوں نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کتاب اللہ کی وصیت فرمائی تھی۔

۶۱۸۰-سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابونعیم، تحویل، ابواسحاق بن حمزہ، حبیب بن حسن، (قالا) یوسف القاضی، عمرو بن مرزوق، مالک بن مغول، حضرت طلحہ بن مصرف سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی تھی؟ تو انہوں نے فرمایا نہیں، تو میں نے عرض کیا پھر آپ نے لوگوں پر وصیت کیوں فرض فرمائی یا اس کا حکم کیوں دیا اور خود وصیت نہیں فرمائی؟ تو انہوں نے فرمایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتاب اللہ کے بارے میں وصیت فرمائی تھی، ھزیل بن شرحبیل فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت پر کاربند تھے۔ انہوں نے اس بات کو پسند کیا کہ انہوں نے حضور سے ایک عہد پایا ہے لہٰذا انہوں نے اپنے آپ کو اس کا تابع بنادیا۔

یہ حدیث صحیح اور ثابت ہے جسے امام مالک نے طلحہ سے اور ان سے ایک بڑی جماعت نے نقل کیا ہے، جن میں سفیان ثوری، سفیان بن عیینہ، ابواسامہ، وکیع، یونس بن بکیر، محمد بن طلحہ، سلم بن قتیبہ، علی بن ثابت، جریر، ابن مھدی، ابن المبارک، الحجاج، عثمان بن عمر خالد بن الحارث، ابوعاصم، عبداللہ بن داؤد الخریبی، ابوسعید مولیٰ بن ہاشم، ابوقطن، فرات بن خالد، وغیرہ شامل ہیں۔

۶۱۸۱-سلیمان بن احمد، اسحاق بن ابراہیم، عبدالرزاق، نیز، سلیمان بن احمد، ابونعیم، نیز، سلیمان بن احمد، حفص بن عمر، قبیصہ بن عقبہ، سفیان ثوری، منصور، طلحہ بن مصرف، حضرت انس بن مالکؓ سے نقل کرتے ہیں کہ حضورﷺ راستے میں پڑی کسی کھجور کے پاس سے گزرتے تو فرماتے، اگر مجھے یہ خوف نہ ہوتا کہ یہ صدقہ کی کھجور ہے تو میں اسے اٹھا کر کھالیتا، حضرت ابن عمرؓ ایک کھجور کے پاس سے گزرے تو آپ نے اسے اٹھا کر کھالیا۔[۱] اس حدیث کو زائد نے اسی طرح منصور سے روایت کیا ہے اور یہ

---

۱. صحيح البخاري ۳/۱۶۴. وفتح الباري ۵/۸۶.

منصور عن طلحہ کی سند سے صحیح اور متفق علیہ حدیث ہے

۶۱۸۲- حسن بن علان وراق، محمد بن احمد کاتب، احمد بن عبید، ابو بدر شجاع بن ولید، محمد بن طلحہ بن مصرف، ابی وہ حضرت انس بن مالکؓ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے حنین کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک گدھے پر سوار دیکھا جس کی لگام کھجور کے بالوں سے بنی ہوئی تھی۔

مومن کتاب فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حضرت انسؓ کے طریق سے مشہور اور ثابت ہے اور حضرت طلحہؓ کی سند سے غریب ہے ہم نے اسے حضرت طلحہؓ کے طریق سے جانا۔

۶۱۸۳- حسن بن علان الوراق، محمد بن احمد کاتب، سفیان بن زیاد، عباد بن صہیب، شعبہ، مسعر، ابی عبداللہ طلحہ بن مصرف سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابن زبیرؓ نے ایک شخص کو دیکھا کہ اس نے پیشاب کر کے اسے دھویا، حضرت عبداللہ نے فرمایا ہم تو ایسا نہیں کرتے تھے۔

مؤلف لکھتے ہیں کہ یہ آیت مشبہ عن مسعر عن طلحہ کے طریق سے غریب ہے ہم نے اسے صرف اسی طریق سے لکھا ہے

۶۱۸۴- عبداللہ بن محمد، ابن الباغندی، عبداللہ بن محمد المدائنی، حسن بن عمارہ، طلحہ، سوید بن غفلہ حضرت بلالؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں اس وقت تک اذان نہ دوں یہاں تک کہ فجر طلوع ہو جائے۔

یہ حدیث طلحہ عن سوید عن بلال کے طریق سے غریب ہے اس حدیث کو طلحہ ﷺ سے روایت کرنے میں حسن متفرد ہیں، نیز اس حدیث کو ابو جابر محمد بن عبدالملک نے عن الحسن عن طلحہ عن سوید عن ابن ابی لیلیٰ عن بلال کے طریق سے رویات کیا ہے۔

۶۱۸۵- سلیمان بن احمد، محمد بن احمد بن اسحاق تستری، حسن بن علی بن عفان، یحیٰ بن فضیل، حسن بن صالح، ابی خباب الکلبی، طلحہ بن مصرف سے نقل کرتے ہیں کہ زر بن حبیش، صفوان بن عسال کے پاس آئے تو انہوں نے پوچھا کہ کونسی چیز تمہیں صبح اٹھا کر لے آئی؟ تو انہوں نے کہا علم کی طلب و جستجو، تو حضرت صفوان نے فرمایا جو شخص بھی تم جیسا کام کرے تو فرشتے اس کی رضامندی کے لئے اپنے پر بچھاتے ہیں۔ اس پر زر بن حبیش نے عرض کیا کہ میں صبح سویرے اس وجہ سے آپ کے پاس حاضر ہوا تا کہ آپ سے موزوں پر مسح کرنے کے متعلق دریافت کر سکوں، حضرت صفوان نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا یا رسول اللہ! کیا موزوں پر مسح کیا جا سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں تین دن مسافر مسح کرے، پیشاب، پاخانے کی وجہ سے انہیں نہ اتارے، اور مقیم ایک دن اور ایک رات کی مقدار مسح کرے۔

اس حدیث کو ایک بڑی جماعت نے عن عاصم عن ذر کے طریق سے روایت کیا ہے نیز کتاب میں موجود طلحہ کے طریق میں یحیٰ اور حسن کی طرف سے تفرد ہے۔

۶۱۸۶- محمد بن عمر بن سلم، محمد بن جریر، نیز، نصر بن ابی نصر طوسی، احمد بن محمد بن سعید، (قالا) یعقوب بن یوسف ابو نصر، علی بن قادم، ابی الجارود، طلحہ بن مصرف، علقمہ بن قیس، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے مال کی وجہ سے قتل کر دیا گیا تو وہ شہید (کے حکم میں) ہے۔[1]

۶۱۸۷- ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن حمزہ، محمد بن عمر بن سلم، (قالا) عبداللہ بن ابراہیم الحرمی، سعید بن محمد الجرمی، عبدالرحمٰن بن عبدالملک بن ابجر، (ابی) طلحہ بن مصرف، حضرت خیثمہ سے نقل کرتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں ہم حضرت عبداللہ بن عمروؓ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں ان کے پاس ان کا ایک منتظم آیا آپؓ نے فرمایا کیا تم نے غلام کو اس کا کھانا دے دیا ہے؟ اس نے کہا نہیں، آپ نے فرمایا جاؤ، اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ گناہ کافی ہے کہ تم اپنے مملوک غلام کا کھانا روک کر رکھو۔[2]

۱۔ صحیح البخاری ۱۷۹/۳۔ وصحیح مسلم، کتاب الایمان ۲۴۶۔ وفتح الباری ۱۲۳/۵، ۲۶۱/۹۔

۲۔ صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ ۴۰۔ وسنن ابی داؤد ۱۶۹۲۔ والمستدرک ۴۱۵/۱، ۵۰۔ ومسند الامام احمد ۱۶۰/۲، ۱۹۵۔ والسنن الکبری للبیھقی ۴۶۷/۷، ۲۵/۹۔ والمعجم الکبیر للطبرانی ۳۸۲/۱۲۔ ومشکاۃ المصابیح ۳۳۳۶۔ وکشف الخفا ۱۶۵/۲۔

یہ حدیث غریب ہے کہ اس کی سند میں سعید جرمی روای متفرد ہیں نیز اس سے قبل علقمہ کی روایت میں علی بن قادم کی طرف سے تفرد ہے۔

۶۱۸۸-عبداللہ بن محمد، ابن سعید الواسطی، محمد بن حرب الواسطی، نصر بن حماد، ہمام، محمد بن جحادہ، طلحہ بن مصرف فرماتے ہیں کہ میں نے خثیمہ بن عبدالرحمٰن سے سنا وہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کی موت رمضان کے اختتام کے موافق ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس کی موت عرفہ کے اختتام کے ساتھ ہو تو وہ بھی جنت میں جائے گا اور جسے صدقہ دینے کے بعد موت آئے تو وہ بھی جنت میں جائے گا۔[۱]

یہ حدیث طلحہ کے طریق سے غریب ہے نیز ہم نے اسے صرف نصر ہمام کے طریق سے لکھا ہے۔

۶۱۸۹-سلیمان بن احمد، جبیر بن عرفہ، عروہ بن مروان الرقی، اسمعیل بن عیاش، لیث بن ابی سلیم، طلحہ بن مصرف، مسروق، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان کو گالی دینا سخت گناہ کا کام ہے اور اسے قتل کرنا کفر کا باعث ہے۔[۲] یہ حدیث طلحہ کے طریق سے غریب ہے اسے اسماعیل سے نقل کرنے میں عروہ متفرد ہیں۔

۶۱۹۰-محمد بن اسحاق بن ابراہیم، موسیٰ بن اسحاق، قاضی انصاری، عیسیٰ بن عثمان، عمی یحییٰ بن عیسیٰ، اعمش، طلحہ، مسروق حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ ہمارے ہاں ایک بھنی ہوئی بکری ہدیہ میں پیش کی گئی۔ میں نے ساری بکری تقسیم کردی، صرف اس کی دستی (بازو) باقی رہنے دیا جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے آپ کو اس کا ذکر کیا، آپ نے فرمایا تمہارے لئے صرف اس کا بازو باقی رہ گیا ہے۔[۳]

یہ حدیث اعمش عن طلحہ، کے طریق سے غریب ہے کہ اس طریق میں یحییٰ بن عیسیٰ کی طرف سے تفرد ہے۔

۶۱۹۱-ابوبکر آجری، جماعت جعفر فریابی، ابوایوب سلیمان بن عبدالرحمٰن دمشقی، الحکم بن یعلی، عطا بن المحاربی، محمد بن طلحہ بن مصرف، عن ابی، ابومعمر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے اللہ تعالیٰ کے لئے مسجد بنوائی اگرچہ وہ قطا پرندے کے گھونسلے کی طرح ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا۔[۴]

یہ حدیث طلحہ کے طریق سے غریب ہے کہ اس میں "حکم" کی طرف سے تفرد ہے نیز اس حدیث کو ابوایوب دمشقی سے حکم کی طرح ابوزرعہ رازی نے بھی روایت کیا ہے

۶۱۹۲-سلیمان بن احمد، احمد بن خلید حلبی، ابونعیم، مالک بن مغول، طلحہ، زید بن وہب نے فرمایا کہ حضرت حذیفہؓ نے ایک آدمی کو دیکھا جو نقصان کے ساتھ نماز کی ادائیگی میں مصروف تھا تو حضرت حذیفہؓ نے ان سے پوچھا کہ یہ نماز تم کتنے عرصے سے پڑھ رہے ہو؟ اس نے کہا چالیس سال سے، حضرت حذیفہؓ نے فرمایا: تو گویا تم نے چالیس سال سے نماز پڑھی ہی نہیں اور اگر تمہارا اسی طرح نماز پڑھتے پڑھتے انتقال ہوا تو تم فطرت (دین) محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نہیں مروگے۔

۱۔ كنز العمال ٤٢٧٠١.

۲۔ صحيح مسلم، كتاب الايمان باب ٢٨. وصحيح البخاری ١/ ١٩. ٨/ ١٨، ٩/ ٦٣. وفتح الباری ١/ ١١٠، ١٠/ ٤٦٤، ١١/ ٥١٢، ١٣/ ٢٧.

۳۔ سنن الترمذی ٢٤٧٠. والترغيب والترهيب ٢/ ٦.

۴۔ مسند الامام أحمد ١/ ٢٤١. وصحيح ابن حبان ٣٠١. والسنن الكبرى للبيهقی ٢/ ٤٣٧. والمصنف لابن أبی شيبة ١/ ٣١٠. والمعجم الصغير للطبرانی ١/ ٣٠، ٢/ ١٢٠. والمطالب العالية ٤٥٢. ومجمع الزوائد ٢/ ٧. وفتح الباری ١٢/ ٨٤. وتاريخ بغداد ٢٠/ ٣٧، ٩/ ٩٥. وكشف الخفا ٢/ ٤٢٧.

یہ حدیث طلحہ کے طریق سے غریب ہے جسے ان سے مالک نقل کرنے میں منفرد ہیں۔

۶۱۹۳ - ابراہیم، عبداللہ، ابواحمد محمد جرجانی، جماعت احمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، جریر، اعمش طلحہ، ھزیل بن شرجیل نے فرمایا کہ حضرت سعد بن معاذ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور اندر آنے کی اجازت مانگی جبکہ وہ دروازے کے سامنے کھڑے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ سے اشارہ کیا اور فرمایا سعد اجازت تو دیکھنے کی ہے (یعنی جب جھانک لیا تو پھر اجازت کاہے کی۔)

اس حدیث کو ثوری اور ابوحمزہ سکری نے اعمش سے اسی طرح روایت کی ہے نیز یہ حدیث قیس بن ربیع عن منصور طلحہ عن ھزیل عن قیس سعد بن عبادہ کے طریق سے بھی مروی ہے۔

۶۱۹۴ - ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، ابی ابن نمیر، مالک بن مغول، زبیر بن عدی، مرہ، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کی رات آسمانی سیر کرائی گئی تو جب آپ سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچے جو ساتویں آسمان میں ہے، زمین سے جو چیز آسمان کی طرف چڑھتی ہے تو وہاں سے قبض کرلی جاتی ہے اور اس کے اوپر سے جو چیز نازل ہوتی ہے وہ اس تک آکر ٹھہر جاتی ہے اور وہاں سے قبض کرلی جاتی ہے، ''اذ یغشی السدرۃ مایغشی'' جب چھارہا تھا اس بیری کے درخت پر جو چھارہا تھا، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ وہ سونے کی ٹڈیاں تھیں۔

پھر فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تین چیزیں دی گئیں پانچ نمازیں، سورۂ بقرہ کا آخری حصہ اور آپ کی امت میں داخل ہر اس شخص کی بخشش کردی جائے گی جس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہو۔

یہ حدیث حضرت طلحہ کیطریق سے متفق علیہ ہے ہم نے اسے صرف مالک عن الزبیر کے طریق سے لکھا ہے اور ابن عیینہ نے مالک سے اور انہوں نے بجائے زبیر کے خود حضرت طلحہ سے روایت کی ہے۔

۶۱۹۵ - ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، مسلم بن ابراہیم، نیز حبیب بن الحسن، عمر بن حفص، عاصم بن علی، نیز محمد بن اسحاق بن ایوب ابراہیم بن سعید بن سعدان، بکر بن بکار، ان سب نے کہا ہے کہ ہم سے محمد بن طلحہ بن مصرف نے اپنے والد کے حوالہ سے بتایا۔ انہوں نے ہلال بن سیاف سے نقل کیا، وہ حضرت سعید بن زید بن عمروؓ سے روایت کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ یہ لوگ مجھ سے کہتے ہیں کہ میں اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو برا بھلا کہوں، لوگوں سے مراد بادشاہ ہے (حالانکہ مجھے اچھی طرح یاد ہے) کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جبل احد پر چڑھے اور آپ کے ساتھ آپ کے یہ صحابہ تھے۔ یہ حضرات پہاڑ پر تھے کہ پہاڑ میں جنبش آئی تو آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا اے احد تھم جا، کیونکہ تجھ پر ایک نبی ایک صدیق اور ایک شہید ہے۔ نیز آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ابوبکر بھی جنت میں، عمر بھی جنت میں عبدالرحمن بھی جنت میں، سعد بھی جنت میں سعید بھی جنت میں یعنی خود سعید مراد ہیں۔[1]

یہ حدیث ہلال عن سعید کے طریق سے مشہور ہے اور طلحہ کے طریق سے غریب، کہ اس میں طلحہ کے بیٹے محمد کی طرف سے تفرد ہے۔

۶۱۹۶ - سلیمان بن احمد، احمد بن علی تر بھاری، محمد بن سابق، مالک بن مغلول طلحہ، حضرت سعید بن جبیرؒ، حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اس بیماری میں جس میں آپ کا وصال ہوا، ارشاد فرمایا کہ میرے پاس ایک اونٹ کا شانہ اور دوات لاؤ تاکہ میں تمہیں کچھ تحریر لکھ دوں، جس کی وجہ سے تم بعد میں کبھی گمراہ نہ ہونے پاؤ۔[2]

۱۔ صحیح البخاری ۱۹/۵. والسنة لابن أبی عاصم ۱۲۲۲. وکنز العمال ۳۳۱۰۰.

۲۔ صحیح مسلم، کتاب الوصیة ۲۱. وسنن الترمذی ۳۰۳۱. ومسند الامام أحمد ۲۹۹،۲۹۰/۴. وفتح الباری ۲۰۸/۱.

یہ حدیث سعید عن ابن عباس کے طریق سے صحیح اور ثابت ہے اور طلحہ کے طریق سے غریب ہے نیز اسے ادریس الاودی نے طلحہ سے اس طرح روایت کی ہے۔

۶۱۹۷ - احمد بن جعفر بن حمدان، محمد بن یونس کدیمی، اسمٰعیل بن یسار ابوعبید عصفوری، نیز مالک بن مغول طلحہ سعید بن جبیر، ابن عباسؓ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ابوبکر غار میں میرے ساتھی اور میرے لئے انس پیدا کرنے والے تھے، اس مسجد میں کھلنے والا ہر دریچہ بند کردو سوائے ابوبکر کے دریچہ کے اسے کھلا رہنے دو۔[۱]

یہ حدیث دوسرے طریق یعنی (یعلی بن حکیم عن سعید عن ابن عباسؓ) سے ثابت ہے جب کہ مذکورہ بالا طریق (طلحہ عن سعید...) سے غریب ہے کہ جسے امام مالک سے اسماعیل نقل کرنے میں منفرد ہیں۔

۶۱۹۸ - عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد طیالسی، حریش، طلحہ یامی، ابوبردہ، وہ ابوموسیٰ، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

یہ حدیث طلحہ کی سند سے غریب ہے جسے طلحہ سے نقل کرنے میں حریش منفرد ہیں اور یہ حریش بن ابی الحریش کوفہ کے رہنے والے ہیں، ابوالحریش کا نام سلیم ہے، عمرو بن علی اور بکار نے ابوداؤد سے اسی جیسی روایت نقل کی ہے۔

۶۱۹۹ - حبیب بن حسن، عمرو بن حفص دوسی، عاصم بن علی، محمد بن طلحہ، طلحہ بن مصرف، مصعب بن سعد بن ابی وقاصؓ فرماتے ہیں کہ حضرت سعدؓ نے دیکھا کہ انہیں ان سے کمتر لوگوں پر فضیلت حاصل ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس امت کی مدد اس کے کمزور لوگوں کی وجہ سے کی جاتی ہے جو ان کی دعاؤں اور ان کے اخلاص کی بدولت کی جاتی ہے۔[۲]

یحییٰ نے ابوزائدہ سے اور انہوں نے محمد بن طلحہ سے یہی روایت نقل کی ہے اور طلحہ سے لیث بن ابی سلیم، زہیر، مسعر، الحسن بن عمارہ اور معاویہ بن سلمہ نصری نے نقل کی ہے۔

۶۲۰۰ - عبداللہ بن محمد، محمد بن شعیب تاجر، محمد بن عاصم رازی، ہشام بن عبیداللہ، محمد یعنی ابن جابر، لیث، طلحہ بن مصرف، مصعب بن سعد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص دن کے ابتدائی حصہ میں قرآن مجید ختم کرلے تو شام تک فرشتے اس کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں اور جو شخص دن کی آخری گھڑی میں ختم کرے تو فرشتے صبح تک اس کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں۔[۳]

یہ طلحہ کی سند سے غریب ہے کہ ہشام محمد سے لینے میں اکیلا ہے۔

۶۲۰۱ - سلیمان بن احمد، احمد بن ابراہیم بن کیسان، اسمٰعیل بن عمر البجلی، مسعر بن کدام، طلحہ بن مصرف، عمیرہ بن سعد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؓ کو منبر پر دیکھا کہ اصحاب رسول کو قسم دیکر پوچھ رہے ہیں، جن میں حضرت ابوسعید الخدری، ابوہریرہؓ اور انس بن مالک بھی تھے۔ یہ لوگ منبر کے اردگرد بیٹھے تھے اور حضرت علیؓ منبر پر اور منبر کے

۱۔ فتح الباری ۷/۱۱۰۔ و مجمع الزوائد ۹/۴۲۔ وکشف الخفا ۱/۴۲۔ وکنز العمال ۳۲۵۴۹، ۳۲۵۹.

۲۔ سنن النسائی ۶/۴۵۔ والسنن الکبری للبیھقی ۶/۳۳۱۔ والترغیب والترھیب ۱/۵۴۔ والاحادیث الصحیحة ۲/۴۲۳۔ والدر المنثور ۲/۲۳۷۔ وکشف الخفا ۱/۴۶۰.

۳۔ اتحاف السادة المتقین ۳/۲۹۳۔ ص: ۳۱(۱) انظر الحدیث فی:

آس پاس کل بارہ آدمی تھے یہ تین صحابہ بھی انہی میں سے ہیں، حضرت علیؓ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی قسم دیکر پوچھتا ہوں کیا تم لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس کا میں محبوب تو علی بھی اس کو محبوب ہونا چاہئے؟ تو یہ سب لوگ کھڑے ہوگئے اور کہنے لگے اللہ کی قسم جی ہاں، امیر المومنین ہم نے سنا ہے لیکن ان میں ایک آدمی بیٹھا رہا حضرت علیؓ نے فرمایا تجھے کس چیز نے کھڑے ہونے سے روکا؟ اس نے کہا امیر المومنین میں بوڑھا کھوسٹ ہو چکا ہوں اور اب بھول بھلا چکا ہوں تو حضرت علیؓ نے فرمایا اے اللہ! اگر یہ شخص جھوٹا ہے تو اسے اچھی بھلی مصیبت میں گرفتار فرما، فرماتے ہیں کہ جب اس شخص کی وفات ہوئی تو ہم نے دیکھا کہ اس کی آنکھوں کے درمیان میں ایک سفید نکتہ ہے جسے پگڑی نہیں چھپا سکتی تھی۔

یہ حدیث طلحہ کی ایک دوسری سند سے غریب ہے کہ جسے ان سے مسعود انتہائی طوالت سے نقل کرنے میں منفرد ہیں، نیز ابن عائشہ نے اسماعیل سے اسی طرح روایت کی ہے اور اجلح اور ھانی بن ایوب نے طلحہ سے مختصراً نقل کی ہے۔

۶۲۰۲ - محمد بن عبداللہ الکاتب، محمد بن عبداللہ الحضرمی، محمد بن علی بن جیش، حسین بن محمد، عبید العجلی محمد بن العلاء، ابراہیم بن یوسف بن ابی اسحاق، ابیہ ابی اسحاق، ان کے سلسلۂ سند میں ہے، فرماتے ہیں کہ مجھ سے طلحہ نے بیان کیا کہ انہوں نے عبدالرحمٰن بن عوسجہ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت براء بن عازبؓ سے سنا، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا، آپ نے فرمایا کہ جس شخص نے دودھ کا جانور بطور نفع دیا یا گلی ہدیہ میں دی تو یہ اس کے لئے گردن آزاد کرنے کی طرح ثواب کا باعث ہے، نیز وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ فرشتے پہلی صفوں والوں کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں، اور جب وہ لوگ نماز کے لئے کھڑے ہوتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے کندھے اور سینوں کو ہاتھ سے (صف درست کرنے کے لئے) چھوتے تھے اور فرماتے سیدھے ہو جاؤ اور آگے پیچھے نہ رہو ورنہ تمہارے دل بھی آگے پیچھے ہو جائیں گے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے، قرآن مجید کو اپنی آوازوں سے مزین کرو۔[1]

طلحہ بن مصرف سے اس حدیث کو ایک جم غفیر نے روایت کیا ہے، جن میں زبیر، منصور، اعمش، جابر جعفی، ابن ابی لیلیٰ، الحکم بن عیینہ، محمد بن سوقہ، رقبہ بن مصقلہ، حماد بن ابی سلیمان، ابو جناب کلبی، ابن ابجر، الحسن بن عبیداللہ نخعی، لیث بن ابی سلیم، مالک بن مغول، مسعر، فطر بن خلیفہ، زید بن ابی انیسہ، علقمہ بن مرثد، عبدالغفار بن القاسم، اشعث بن سوار، الحجاج بن ارطاۃ، عیسیٰ بن عبدالرحمٰن السلمی، الحسن بن عمارۃ، القاسم بن الولید الھمدانی، محمد بن عبیداللہ قدومی، محمد بن طلحہ، شعبہ، ابو ہاشم رمانی، ابان بن صالح، معاذ بن مسلم، محمد بن جابر، سب سے آخر میں شامل ہیں ان میں سے بعض نے لمبی حدیث اور بعض نے مختصر نقل کی ہے۔

۶۲۰۳ - سلیمان بن احمد، عبیداللہ بن محمد بن عزیز الموصلی، غسان بن الربیع، ابو اسرائیل الملائی، ان کے سلسلۂ سند میں طلحہ عبدالرحمٰن بن عوسجہ سے اور وہ حضرت براءؓ سے نقل کرتے ہیں، فرماتے ہیں کہ حضور جب صبح کرتے تو یہ دعا پڑھتے" اصبحنا واصبح الملک للہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ، اللھم انی اسئلک خیر ھذا الیوم وخیر مابعدہ، واعوذ بک من شر ھذا الیوم وشر ما بعدہ اللھم انی اعوذ بک من الکسل والکبر وعذاب القبر" اس کا ترجمہ یہ ہے کہ ہم نے اور پوری بادشاہت نے اللہ تعالیٰ کے لئے ہی صبح کی، تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے واسطے ہیں اس کے سوا کوئی قابل عبادت نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اے اللہ! میں آپ سے اس دن کی اور اس کے بعد والے دن کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اس دن کے اور اس کے بعد والے دن کے شر سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں، اے اللہ! میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں سستی، تکبر، اور عذاب قبر سے۔[2]

۱۔ مسند الامام أحمد ۲۸۵/۴ وفتح الباری ۱۱۲/۱۱.

۲۔ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء ۷۵. وکشف الخفا ۱۷۸/۱.

یہ طلحہ اور عبدالرحمن کے طریق سے غریب ہے، ہم نے اسے صرف اسی طریق سے لکھا ہے۔

۶۲۰۴- ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، عبدالرحمن بن عبدالوھاب، الصیرفی، اسحاق الازرق، ابی جناب کلبی، ان کے سلسلہ سند میں طلحہ سے مروی ہے، وہ عبدالرحمن بن عوسجہ سے اور وہ حضرت براءؓ سے نقل کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے ایک دن روزہ رکھا اور اسے توڑا نہیں تو اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جائیں گی۔ ۱

یہ حدیث طلحہ کے طریق سے غریب ہے، کہ اس میں اسحاق الازرق کی طرف سے تفرد ہے۔

۶۲۰۵- سلیمان بن احمد، علی بن سعید الداری، عبدالمؤمن بن علی الزعفرانی، عبدالسلام بن حرب، الحجاج، قاسم بن ابی بردہ، قاسم بن الولید، طلحہ بن مصرف، مجاہدؒ، حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ ایک شخص نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے رمی جمار کے ثواب کے بارے میں پوچھا تو میں نے سنا آپ فرمارہے تھے، اس کا ثواب اپنے رب کے پاس اس طرح پاؤ گے کہ تمہیں اس کی سب سے زیادہ ضرورت ہوگی۔

یہ حدیث طلحہ کی سند سے غریب ہے، عبدالمؤمن اس میں منفرد ہیں۔

۶۲۰۶- ابراہیم بن محمد یحییٰ، محمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی النضر ابوالنضر، اشجعی، مالک بن مغول، طلحہ، ابی صالح، حضرت ابوہریرۃؓ نے فرمایا کہ ہم ایک دفعہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اشھد ان لاالہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ وانی رسول اللہ، ان کلمات کو لیکر جو شخص اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملاقات کرے کہ ان میں کسی قسم کا شک وشبہ نہ کرتا ہو بلکہ پورا یقین رکھتا ہو تو وہ جنت میں جائے گا۔

یہ طلحہ اور مالک کی سند سے صحیح متفق علیہ ہے ہم نے اس حدیث کو اشجعی کی طرف اسی سند سے لکھا ہے۔

۶۲۰۷- ابواحمد محمد بن احمد، عبدوس بن احمد بن محمد ھمدانی، نوح بن میمون المضروب، ابوعصمہ نوح بن ابی مریم، الحجاج بن ارطاۃ طلحہ بن مصرف، کریب، حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جود وسخا کرنے والی ذات ہے اور جود وسخا کو پسند کرتی ہے، عمدہ اخلاق اللہ تعالیٰ کو محبوب ہیں جبکہ برے اخلاق اللہ تعالیٰ کے ہاں مبغوض ہیں۔ ۲

یہ طلحہ وکریب کی سند سے غریب ہے جسے ابوعصمہ سے نقل کرنے میں نوح منفرد ہیں۔

۲۸۷ زبید بن الحارث الایامی ۳

انہی بزرگوں میں خشیت وہیبت، توکل وقناعت والے زبید ہیں جو دنیا اور اس کے ساز وسامان کو حقیر سمجھتے تھے اور قرآن مجید اور اس کے احکام کو ظاہر کرنے والے تھے، ان کی کنیت ابوعبدالرحمن نام زبید بن الحارث الایامی تھا۔

تصوف نام ہے عاجزی وانکساری کو اپنانے اور توقع وتوکل کو لازم پکڑنے کا۔

۶۲۰۸- الحسن بن علی الوراق، ھیثم بن خلف، ابراہیم بن سعید، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابومعبد، ابواحمد محمد بن احمد، محمد بن

۱۔ مجمع الزوائد ۳/ ۱۷۱. وأمالی الشجری ۱/ ۲۷۴. وکنز العمال ۲۳۵۲۸.

۲۔ أمالی الشجری ۱/ ۷۷، ۲/ ۲۴۰. اللآلئ المصنوعة ۱/ ۷۹. وکشف الخفا ۱/ ۲۸۵. وفتح الباری ۱/ ۳۰. واتحاف السادة المتقین ۸/ ۱۷۴. والأحادیث الصحیحة ۴/ ۱۶۹. والدر المنثور ۱/ ۱۹۵.

۳۔ تهذیب الکمال ۱۹۵۷ (۹/ ۲۸۹) وطبقات ابن سعد ۶/ ۳۰۹. والتاریخ الکبیر ۳/ت ۱۴۹۹. والجرح ۳/ت ۲۸۱۸. والمیزان ۲/ت ۲۸۲۹.

علی بغوی، ابوسعید الاشج، ابواسامہ، اسماعیل بن حماد کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ میں جب زبید کو بازار سے واپس آتے ہوئے دیکھتا تو میرا دل کانپ اٹھتا۔

۶۲۰۹- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، اسود بن عامر، آن کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں حسن یعنی ابن صالح نے فرمایا کہ زبید نے فرمایا کہ میں نے ایک کلمہ سنا جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے تیس سال تک نفع پہنچایا ہے۔

۶۲۱۰- عبداللہ بن محمد، ابوبکر بن راشد، الفضل بن سھل، قراد ابونوح کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ میں نے امام شعبہ کو یہ فرماتے سنا کہ میں نے زبید سے افضل اور بہتر شخص نہیں دیکھا۔

۶۲۱۱- ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، اسماعیل بن ابی الحارث، علی بن سفیان، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، انہوں نے فرمایا کہ میں اپنے والد کی کتاب میں ان کے ہاتھ سے لکھا ہوا پایا کہ مجھے سفیان کے ذریعے یہ بات پہنچی ہے، فرماتے ہیں کہ زبید کی ایک عجمی کنیز تھی، جب زبید نماز سے فارغ ہوتے تو کہتے سبحان الملک القدوس، پاک ہے وہ بادشاہ ذات جو انتہائی پاک ہے، تو وہ کنیز کہتی: روز ماہ (یعنی دن نکل آیا ہے)۔

۶۲۱۲- ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، ابوکریب، غنام بن علی، عمران بن ابی ربابؒ کے سلسلہ سند میں ہے کہ فرماتے ہیں کہ زبید سے کسی نے کہا، کیا آپ زید بن علی کے ساتھ خروج نہیں کریں گے؟ تو انہوں نے کہا میں صرف اپنے نفس کے ساتھ خروج و بغاوت کروں گا۔

۶۲۱۳- عبدالرحمن بن العباس، ابراہیم بن اسحاق الحربی، عبداللہ بن عمر، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، الاشج، محاربی، سفیان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں، ہم زبید کے پاس گئے تو ہم نے ان سے کہا: آپ اللہ تعالیٰ سے شفا طلب کریں یا فرمایا اللہ تعالیٰ آپ کو شفا بخشے تو جواب میں زبید نے کہا میں اللہ تعالیٰ سے خیر طلب کرتا ہوں۔

۶۲۱۴- احمد بن محمد بن الفضل، ابوالعباس السراج، ابوغسان محمد بن عمرو، جریر کے سلسلہ سند میں فضیل سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں زبید ایامیؒ کے پاس آیا جبکہ وہ بیمار تھے، میں نے ان سے کہا اللہ تعالیٰ آپ کو شفا دے، انہوں نے کہا میں اللہ تعالیٰ سے بھلائی کا سوال کرتا ہوں۔

۶۲۱۵- عبداللہ ابویعلی الموصلی، ابوہمام بن شجاع، ابی، عمران بن عمر والایامی بن اخ زبید ان کی روایت میں ہے کہ زبید ایامی حج کے لئے نکلے تو انہیں وضو کے لئے پانی کی ضرورت پیش آئی، چنانچہ وہ ذرا علیحدہ ہو گئے، قضائے حاجت کے بعد آئے تو انہیں ایک جگہ پانی ملا جبکہ ان لوگوں کے پاس پانی نہ تھا، آپ نے وضوء کیا اور آ کر اپنے ساتھیوں کو آگاہ کیا تو انہوں نے وہاں سے پانی لیا اور وضو کیا پھر انہوں نے زبید کو نہ پایا اور وہ جا چکے تھے۔

۶۲۱۶- احمد بن محمد بن عبداللہ، محمد بن اسحاق السراج، ابوہمام سکونی، ابی، عمران بن عمرو جو زبید ایامی کے برادرزادے ہیں، ان کی روایت میں ہے کہ معاویہ ابن خدیج یعنی ابوزھیر بن معاویہ نے خارجی خاندان کی ایک عورت سے شادی کر لی یہ شادی اس کے ایک بھائی نے کرائی، جبکہ دوسرا بھائی ناراض تھا وہ حاکم کے پاس گیا، فرماتے ہیں کہ والی نے یوسف بن عمر کی طرف خط لکھا کہ اسکے گواہوں کو دیکھو اور طلب کر کے گرفتار کرو، فرماتے ہیں کہ ان گواہوں میں سے ایک زبید تھے، فرماتے ہیں کہ پھر وہ روپوش ہو گئے اور اس کے بعد حج میں حاضر ہوئے انہوں نے دعا کی اور کہا اے اللہ! مجھے اس سال کا حج نصیب فرما، اس کے بعد یوسف مجھے کبھی بھی نہ دیکھے راوی کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ حج نصیب فرمایا اور حج سے واپسی پر وہ فوت ہوئے مقام نقرہ میں دفن ہوئے۔

۶۲۱۷- عبداللہ بن محمد، عبداللہ بن محمد بن سوار، عبدہ بن عبدالرحیم کی سند میں ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے وکیع سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو فرماتے سنا کہ زبیدؒ نے گھر میں ایک مینگنی پڑی دیکھی تو فرمایا مجھے یہ بات پسند نہیں کہ میرے لئے ہر مینگنی کی جگہ ایک

درہم ملے۔

۶۲۱۸-احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، سفیان بن وکیع، ان کی سند میں ہے کہ میں نے اپنے والد سے سنا، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے سفیان ثوری کو فرماتے سنا کہ حضرت زبید نے فرمایا کہ گھر میں مینگنیاں پڑی ہیں، مجھے اس بات سے کوئی خوشی نہ ہوگی کہ ہر مینگنی کی تعداد میں ایک درہم ملے۔

۶۲۱۹-ابومحمد بن حیان، ابوبکر بن معدان، ابراہیم الجوہری ؒان کے سلسلۂ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ میں نے سفیان ثوری کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت زبید نے فرمایا ہزار مینگنیاں مجھے ہزار دینار سے زیادہ پسند ہیں۔

۶۲۲۰-ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، علی بن مسلم، ابوداؤد، شعبہ، آن کی سند میں حصین سے روایت ہے کہ ایک گورنر نے حضرت زبید کو کچھ دراہم دیئے تو آپ نے قبول نہ فرمائے۔

۶۲۲۱-احمد بن محمد بن الفضل، محمد بن اسحاق الثقفی، احمد بن سعید الرباطی، یونس بن محمد، ان کی سند میں ہے فرماتے ہیں کہ مجھے زیاد نے خبر دی، فرماتے ہیں کہ زبید ایامی ان کی مسجد کے مؤذن تھے، وہ بچوں سے کہتے، بچو! آؤ نماز پڑھو، میں تمہیں اخروٹ دوں گا۔ فرماتے ہیں کہ بچے آتے اور نماز پڑھ کر ان کے گرد جمع ہو جاتے۔ ایک دفعہ ہم نے ان سے کہا آپ یہ کیا کرتے ہیں؟ تو وہ کہنے لگے کہ اس میں میرا کیا جاتا ہے کہ میں پانچ دراہم کے اخروٹ خرید کر ان کو دیدوں اور وہ نماز کے عادی بن جائیں۔

۶۲۲۲-احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، نوح بن حبیب، وکیع، سفیان ان کی سند میں زبید سے مروی ہے، لوگوں نے ان سے کہا اے ابوسفیان! آپ نے کس کا تذکرہ کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا میں نے زبید کا ذکر کیا ہے کیا تم لوگ جانتے ہو زبید کون تھے؟ وہ ایام خاندان کے ایک فرد تھے، ان کے گھر میں ایک پالتو بکری تھی جس کی بہت زیادہ مینگنیاں تھیں تو حضرت زبید نے فرمایا کہ مجھے یہ بات پسند نہیں کہ مجھے ہر مینگنی کے عوض ایک درہم ملے اور ان کی عادت تھی کہ جب کسی رات بارش ہوتی تو آگ سلگا کر محلّہ کی بوڑھی عورتوں کی خبر گیری کرتے پھرتے، ان سے کہتے کیا تمہاری چھت نہیں ٹپکی تمہیں آگ کی ضرورت تو نہیں؟ جب صبح ہوتی تو محلّہ کی بوڑھی عورتوں کے ہاں جاتے۔ ان سے کہتے کیا تمہیں بازار میں سے کوئی ضرورت تو نہیں، تمہیں کوئی چیز تو نہیں چاہیئے؟

۶۲۲۳-احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، نوح بن حبیب، وکیع، ان کی سند میں ہے فرماتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت زبید کے پاس بیٹھا ہوا تھا، اتنے میں ان کے پاس ایک نابینا شخص آیا جوان سے کچھ سوال کرنا چاہتا تھا تو زبید نے ان سے کہا، اگر تم کچھ سوال کرنا چاہتے ہو تو اس وقت میرے ساتھ میرے علاوہ ایک اور شخص بھی ہے (ابھی مناسب نہیں)

۶۲۲۴-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، الاشج، آن کے سلسلۂ سند میں اشعث بن عبدالرحمٰن بن زبید سے روایت ہے، وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت زبید نے رات کو ہمارے لئے تین حصوں میں تقسیم کر رکھا تھا ایک ثلث (تہائی) ان کا تھا، ایک تہائی میرا اور ایک تہائی میرے بھائی کا، حضرت زبید ابتدا فرماتے اور ایک تہائی حصہ قیام فرماتے، پھر مجھے پاؤں سے ہلا کر اٹھاتے جب دیکھتے کہ میں سست پڑ رہا ہوں تو فرماتے بیٹا! سو تارہ میں تیری طرف سے قیام کرتا ہوں، فرماتے ہیں کہ پھر میرے بھائی کو جگانے آتے، جب انہیں بھی کسلمندی میں دیکھتے تو فرماتے بیٹا! سو تارہ میں تیری طرف سے قیام کرتا ہوں، راوی کا بیان ہے کہ وہ قیام فرماتے یہاں تک کہ صبح ہو جاتی۔

۶۲۲۵-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عمرو الناقد، ان کے سلسلۂ سند میں ہے کہ سفیان نے فرمایا کہ لوگ کہتے ہیں کہ زبید نے رات کو اپنے اور اپنے بیٹوں کے درمیان تین حصوں میں تقسیم کر رکھا تھا، ان دونوں میں سے جب کوئی بیمار پڑتا تو زبید اس کی طرف سے قیام کرتے۔ سفیان فرماتے ہیں کہ زبید کے گھر والوں کو زبید کی مکہ سے آمد کا علم اس وقت ہوتا جب انہیں گھر میں داخل ہونے کی اجازت

دی جاتی۔

۶۲۲۶-عبداللہ بن محمد، محمد بن احمد بن تمیم، محمد بن حمید، نعیم بن میسرہ، ان کے سلسلۂ سند میں ایک آدمی سے روایت ہے کہ وہ حضرت سعید بن جبیرؒ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ اگر میں کسی آدمی کو اللہ تعالیٰ کے لئے اختیار کرتا اور میں اس کے بوچڑ خانہ میں ہوتا تو میں زبید ایامی کو اختیار کرتا۔

۶۲۲۷-محمد بن علی، عبداللہ بن محمد البطوی، حدثنا جدی، اشعث بن عبدالرحمٰن بن زبید، ان کے سلسلۂ سند میں ہے کہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے دادا کو دیکھا کہ ان کی ایک باندی پر نظر پڑی جس کے پاس بانسری تھی، آپ نے اس سے لیکر اس کے دو ٹکڑے کر دیئے، اسی طرح ایک اور باندی دیکھی جس کے پاس بانسری تھی چنانچہ اس کو آپ نے لیکر توڑ دیا۔

۶۲۲۸-ابو احمد محمد بن احمد، محمد بن عبدالرحمٰن بن منصور الحارثی، (حدثنا ابی) علی بن قادم، ابو محمد بن حیان، ابن الطہرانی، رمادی، سھل بن عامر، عطا بن مسلم، یحییٰ بن کثیر ضریر، ان کی سند میں ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت زبید کو خواب میں دیکھا، میں نے پوچھا ابو عبد الرحمٰن! آپ کہاں پہنچے؟ تو انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی رحمت کی طرف، پھر میں نے پوچھا آپ نے کونسا عمل افضل پایا؟ تو انہوں نے جواب میں فرمایا، نماز اور حضرت علی بن ابی طالبؓ کی محبت۔

۶۲۲۹-عبداللہ بن محمد، محمد بن العباس، الحسن بن عرفہ، اشعث بن عبدالرحمٰن بن زبید، (عن ابیہ عن جدہ) ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے قیامت کی نشانیوں کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا یہ بھی قیامت کی نشانی ہے کہ جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت تمام لوگوں سے ہلکی عقل والی ہوگی اور تمام لوگوں سے اللہ تعالیٰ کے قریب ہوگی، لوگوں نے پوچھا اے اللہ کے نبی! ان کی عقلوں کی خفت اور اللہ تعالیٰ کے ہاں قرب کیسے ہوگا؟ آپ نے فرمایا رہی ان کی عقلوں کی خفت تو ان میں کا کوئی جانور پر لعنت کرے گا، اور اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کا قرب یہ ہے کہ جب ان کے سامنے کھانا دستر خوان پر رکھے جانے سے اٹھائے جانے تک بسم اللہ اور الحمد للہ کی وجہ سے ان کی بخشش کر دی جائے گی۔

۶۲۳۰-محمد بن احمد (نے اپنی کتاب میں نقل کیا) علی بن العباس، ازھر بن جمیل، ابو قتیبہ، مالک بن مغول، ان کی سند میں ہے فرماتے ہیں، میں نے زبید کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب نصیحت کی بات سنتے تو ایسے چیخ پڑتے جیسے کسی گم شدہ بچہ کی ماں چیختی ہے۔

۶۲۳۱-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، سفیان بن وکیع۔ ان کی سند میں ہے فرماتے ہیں کہ میں نے سفیان بن عیینہ کو فرماتے سنا کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ زبید ایامی نے فرمایا کہ غنی (دل کی مالداری) نفع سے زیادہ ہے اور نفع اس کا مقابلہ کہاں کر سکتا ہے؟ مراد ان کی قلبی مالداری سے ہے۔

زبید بن الحارث نے مندرجہ ذیل صحابہ کرام سے ملاقات کی ہے، حضرت ابن عمرؓ، انس بن مالک، ایک اور شخص ہیں جن کا سلسلۂ نسب بیان نہیں کیا گیا ہے، ابو وائل، شعبی، اور مرۃ ھمدانی سے سماع کیا اور زبید سے مندرجہ ذیل تابعین نے روایت کی ہے منصور بن معتمر، اعمش، اسماعیل بن ابی خالد، محمد بن جحادہ۔

۶۲۳۲-ابو عبداللہ محمد بن احمد بن ابراہیم، ابو عمرو احمد بن محمد الحیری، ابو احمد محمد بن محمد الحافظ، سفیان بن محمود، (قالا) علی بن الحسن بن ابی عیسیٰ، ابو جابر، حسن بن ابی جعفر، محمد بن جحادہ کی سند میں زبید سے روایت ہے، وہ حضرت انس بن مالکؓ سے نقل کرتے ہیں آپ نے فرمایا جس شخص نے "سبحان اللّٰہ والحمد للہ و لا الہ الا اللہ واللہ اکبر و لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم" کہا تو اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے چاہے وہ سمندر کی جھاگ کی مانند ہوں، فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا میں

تمہیں اس سے آسان چیز نہ بتادوں؟ جو شخص ''استغفر اللّٰہ العظیم الذی لاالٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ'' تین مرتبہ پڑھے، اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے چاہے وہ جنگ کا بھگوڑہ ہو۔

حضرت انسؓ سے زبید کی غریب حدیث ہے ہم نے اسے اسی سند سے لکھا ہے۔

۶۲۳۳-محمد بن یعقوب نے اپنے مکتوب میں مجھے لکھا جس کی سند یوں ہے ربیع بن سلیمان، اسد بن موسیٰ، ابوبکر زہرانی، عمرو بن قیس ملائی، وہ زبید سے اور آپ حضرت ابن عمرؓ سے نقل کرتے ہیں، آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ لوگوں سے لاالٰہ الا اللہ کے ذریعے مصائب وآلام دور کئے جاتے رہیں گے جب تک کہ وہ اپنے دنیوی نقصان کی پرواہ نہیں کریں گے، (لیکن) جب وہ اس کی پرواہ کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان پر وہی مصائب لوٹا دیں گے پھر آپ نے فرمایا تم اس کے (مخصوص) اہل میں سے نہیں ہو۔

اسی طرح انہوں نے زبید سے اور آپ نے حضرت ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے میری رائے کے مطابق یہ روایت منقطع ہے۔

۶۲۳۴-محمد بن علی، الحسین بن محمد الحرانی، زیاد بن یحییٰ، ابوعتاب، ابومکین، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ زبید ایامیؒ فرماتے ہیں کہ ہم ایک صحابی کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے ہم سے کہا کیا تم اس بات سے خوش ہوگے کہ میں تمہیں (نماز پڑھ کر) دکھاؤں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیسے نماز پڑھا کرتے تھے تو ان لوگوں نے کہا جی ہاں چنانچہ انہوں نے رکوع کیا اور اپنے ہاتھوں سے دونوں گھٹنوں کو مضبوطی سے پکڑا۔

۶۲۳۵-ابوبکر بن خلاد، الحارث بن ابی اسامہ، یزید بن ہارون، سفیان، ان کے سلسلہ سند میں زبید سے وہ ابووائل سے وہ عبداللہ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں آپ نے فرمایا مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس کو قتل کرنا کفر ہے۔

اس روایت کو شعبہ، قیس، محمد بن طلحہ، عبدالرحمٰن بن زبید نے حضرت زبید سے اسی طرح نقل کیا ہے جبکہ اسحاق ازرق نے سفیان ثوری کے شاگردوں کے خلاف روایت کیا ہے۔ ان کی روایت عن زبید عن ابی وائل، عن مسروق عن عبداللہ ہے۔

۶۲۳۶-الحسن بن علی الوراق، عبداللہ بن صالح، ابن کاسب، محمد بن خالد المخزومی، سفیان، ان کے سلسلہ سند میں زبید سے وہ ابووائل سے وہ حضرت عبداللہ سے روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ صبر آدھا ایمان اور یقین پورا ایمان ہے۔[1]

مخزومی، سفیان سے اس سند میں متفرد ہیں اور سفیان ثوری، ابواسحاق جریر نہدی، وہ بنی سلیم کے ایک آدمی سے وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

۶۲۳۷-محمد بن المظفر ایک جماعت سمیت نقل کرتے ہیں، یحییٰ بن محمد بن مولی بنی ہاشم، احمد بن محمد بن ابی برہ، مؤمل بن اسماعیل، سفیان ان کے سلسلہ سند میں زبید سے وہ ابووائل سے وہ عبداللہ سے نقل کرتے ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ فلاں جگہ میں ایک جنتی آدمی پر حملہ کروگے جو لوگوں سے بیعت لے رہا ہوگا، تو فرماتے ہیں ہم لوگ اس جگہ میں حضرت عثمان پر حملہ آور ہوئے۔[2]

یہ روایت کیلے مؤمل، ثوری سے نقل کرنے میں اکیلے ہیں۔

۶۲۳۸-ابوبحر محمد بن الحسن، ابواسری، موسیٰ بن الحسن بن عباد القامی، عفان، شعبہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ مجھ سے زبید،

[1] امالی الشجری ۱/۱۲۷، ۲/۱۹۴. ومسند الشهاب ۱۵۸. وتاريخ بغداد ۱۳/۲۲۶. واتحاف السادة المتقين ۹/۱۸۷، ۵/۹، ۱۲۵، ۲۱۱. والترغيب والترهيب ۴/۲۷۷. وفتح البارى ۱۰/۵۱۲. والعلل المتناهية ۲/۲۳۱. ومجمع الزوائد ۱/۵۷. والأحاديث الضعيفة ۴۹۹.
[2] تاريخ ابن عساكر ۷/۳۷۷.

منصور، داؤد، ابن عون اور مجالد نے بیان کیا، شعبہ نے کہا یہ زبید کی حدیث ہے جو انہوں نے حضرت شعبی سے نقل کی ہے کبھی وہ کہتے مجھ سے شعبی نے بیان کیا۔ ہم سے حضرت براء بن عازبؓ نے اس مسجد کے ستون کے پاس حدیث بیان کی، اور اگر میں وہاں ہوتا تو تمہیں وہ جگہ دکھاتا۔ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ۹؍ ذی الحجہ کو ہم سے خطاب کیا پھر آپ نے فرمایا آج ہم سب سے پہلے نماز پڑھیں گے پھر قربانی کریں گے، سو جس نے نماز کے بعد قربانی کی تو وہ ہمارے طریقے کو پہنچا اور جس نے نماز سے پہلے قربانی کی تو وہ گوشت ہے جسے اس نے اپنے گھر والوں کے لئے پیش کیا۔ اس میں قربانی کا کچھ بھی دخل نہیں، حضرت براء نے فرمایا پھر میرے ماموں ابو برزہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے تو نماز سے پہلے ذبح کیا جبکہ میرے پاس ایک سالہ بکری کا بچہ ہے جو دو سالہ سے بہتر ہے تو آپ کی کیا رائے ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا اس ایک سالہ کو ذبح کر دو اور تمہارے بعد ہرگز کسی کے لئے یہ کفایت نہیں کریگا۔ [1]

ثوری، الحسن بن صالح، بکر بن وائل اور محمد بن طلحہ نے زبید سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

۶۲۳۹- عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، ابراہیم بن عبداللہ بن ابی العزائم، احمد بن موسیٰ ابونعیم، حبیب بن الحسن، عبدالملک بن الحسن، (قالا) یوسف القاضی، سلیمان بن حرب، حبیب بن الحسن، عمر بن حفص، عاصم بن علی، ان سب نے فرمایا کہ محمد بن طلحہ بن مصرف زبید سے نقل کرتے ہیں۔ وہ مرہ سے وہ عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان مشرکوں نے ہمیں درمیانی نماز یعنی نماز عصر سے غافل کر دیا، اللہ تعالیٰ ان کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے۔ [2]

۶۲۴۰- سلیمان بن احمد، عباس بن محمد الجوہری، احمد بن خباب المصیصی عیسیٰ، ابن یونس، سفیان آن کے سلسلۂ سند میں ہے وہ زبید سے وہ مرہ سے وہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل کرتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے درمیان تمہارے اخلاق ایسے ہی تقسیم کئے ہیں جیسے تمہارے رزق تقسیم کئے ہیں اور بے شک اللہ تعالیٰ دنیا تو ہر چاہنے نہ چاہنے والے کو دیتے ہیں جبکہ آخرت صرف آخرت چاہنے والے کو دیتے ہیں۔ [3]

عبدالرحمٰن بن زبید نے اپنے والد زبید سے اسی طرح مرفوعاً نقل کیا ہے اور محمد بن طلحہ نے زبید سے موقوفاً نقل کیا ہے جس میں اس کا اضافہ کیا ہے کہ جو شخص مال خرچ کرنے سے بزدل ہو رہا ہو اور دشمن کا مقابلہ کرنے سے ڈر رہا ہو اور رات (میں عبادت کرکے) مشقت سے جی چراتا ہو اس کو چاہیے کہ وہ "سبحان اللہ والحمدللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر" کی کثرت کرے۔

۶۲۴۱- عبدالملک بن الحسن، یوسف القاضی، سلیمان بن حرب، محمد بن طلحہ زبید سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

۶۲۴۲- محمد بن الحسن، محمد بن احمد بن العضر، معاویہ بن عمرو، زائدہ منصور، ان کے سلسلۂ سند میں زبید سے وہ مرہ وہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل کرتے ہیں۔ فرمایا رات کی نماز کی فضیلت دن کی (نفل) نماز پر ایسے ہی ہے جیسے خفیہ صدقہ کی فضیلت بظاہر صدقہ کرنے پر ہوتی ہے۔ اسے شعبہ، مسعر اور ثوری نے اسی طرح موقوفاً نقل کیا ہے اور مخلد بن یزید الحرانی نے ثوری سے نقل کیا ہے وہ اس کے مرفوع نقل کرنے میں تنہا ہیں۔

۶۲۴۳- احمد بن اسحاق، ابراہیم بن محمد بن الحسن، عبدالحمید بن محمد بن ہشام، مخلد بن یزید، سفیان وہ زبید سے وہ مرہ سے وہ عبداللہ بن

۱۔ صحیح مسلم، کتاب الأضاحی ۷. وصحیح البخاری ۲/۲۴.

۲۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۶. وفتح الباری ۲/۷۰.

۳۔ المستدرک ۱/۳۳، ۲/۴۴۷، ۱۶۵/۴. ومسند الامام أحمد ۱/۳۸۷. والکنی للدولابی ۱/۱۴۱. والترغیب والترہیب ۲/۵۴۹، ۳/۳۵۴. والعلل المتناہیۃ ۲/۳۵۲.

مسعودؓ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا رات کی نماز کی دن کی نماز پر ایسے ہی فضیلت ہے جیسے خفیہ صدقہ کی اعلانیہ صدقہ پر فضیلت ہے۔[۱]

۶۲۴۴-محمد بن احمد بن الحسن، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، مسعر ان کے سلسلہ سند میں زبیذ سے وہ مرہ سے وہ عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل کرتے ہیں "واتی المال علی حبه ذوی القربی والیتامی" (بقرہ ۱۷۷) اس آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ تم وہ مال ایسی حالت میں دو کہ تم صحیح تندرست اور بخیل ہو زندگی کی تمہیں فکر ہو اور فقر و فاقہ کا خوف رکھتے ہو۔

اسے ثوری نے زبید سے اسی طرح موقوفاً نقل کیا ہے اور سلام نے محمد بن طلحہ عن زبید کی سند سے مرفوعاً نقل کیا ہے۔

۶۲۴۵-سلیمان بن احمد، عبدان بن احمد، محمد بن زیاد البرجمی، عبیداللہ بن موسیٰ، مسعر ان کے سلسلہ سند میں زبید سے وہ مرہ سے وہ عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں ایک شخص مہمان ہوا، آپ نے اپنی ازواج مطہرات کے پاس کھانے کے لئے کسی کو بھیجا، تو ان میں سے کسی کے ہاں کچھ نہ ملا، آپ نے فرمایا اے اللہ! میں تجھ سے تیرا فضل اور تیری رحمت کا سوال کرتا ہوں، جس کا تیرے سوا کوئی مالک نہیں اسی اثنا میں آپ کے پاس ایک بھونی ہوئی بکری ہدیہ میں پیش کی گئی، آپ نے فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور ہم اللہ تعالیٰ کی رحمت کے منتظر ہیں۔[۲]

مسعر اور زبید کی سند سے غریب حدیث ہے جسے عبیداللہ سے برجمی نقل کرنے میں تنہا ہے۔

۶۲۴۶-محمد بن جعفر بن محمد الوراق، محمد بن احمد بن محمد بن عبداللہ، محمد بن احمد، بن علی بن خلف، فضیل بن عبدالوھاب، روح بن مسافر، ان کے سلسلہ سند میں زبید سے روایت ہے وہ مرہ سے، وہ عبداللہؓ سے نقل کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا چھپ کر جو چاہے مرضی کرلو اللہ کی قسم! جو بندہ اور بندی چھپ کر جو کام بھی کرے اللہ تعالیٰ اسے اس کا لباس پہنائیں گے۔ اگر اچھائی ہوگی تو اچھائی کا لباس اور برائی ہوگی تو برائی کا لباس، یہاں تک کہ جس نے تم میں سے کوئی نیک عمل ستر پردوں کے پیچھے بھی چھپ کر کیا ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کی بھلائی کو ظاہر فرمادیں گے بالآخر لوگوں میں اس کی اچھی تعریف ہوگی، اور جس نے تم میں سے ستر پردوں کے پیچھے کوئی برا عمل کیا ہوگا تو اسے بھی اللہ تعالیٰ لوگوں کے سامنے ظاہر فرمادیں گے یہاں تک کہ لوگوں میں اس کا برا ذکر ہوگا۔[۳]

زبید کی غریب حدیث ہے اسے ہم نے اسی طرح لکھا ہے۔

۶۲۴۷-ابوعلی محمد بن احمد بن بابویہ، ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نیسابوریان، (قالا) محمد بن اسحاق، الفضل بن اسحاق الدوری، اشعث بن عبد الرحمن بن زبید عن ابیہ ان کے سلسلہ سند میں زر بن حبیشؓ وہ حضرت صفوان بن عسالؓ سے نقل کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا اور کہنے لگا اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کا اس شخص کے بارے میں کیا خیال ہے جو کسی قوم سے محبت رکھتا ہو لیکن ابھی تک ان سے نہ ملا ہو؟ آپ نے فرمایا آدمی جس سے محبت کرتا ہے اسی کے ساتھ ہوگا۔[۴]

زبید کی سند سے غریب حدیث ہے جسے ان سے ان کے بیٹے عبدالرحمن نقل کرنے میں اکیلے ہیں اور محمد بن اسحاق نے فرمایا کہ مسلم بن

---

[۱] المعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/۲۲۱. والآمالی الشجری ۱/۲۰۶. والترغیب والترهیب ۱/۴۲۹. واتحاف السادة المتقین ۴/۴۹۳.

[۲] صحیح مسلم ۴۹۴. وسنن ابن ماجة ۷۷۲. الامام أحمد ۳/۴۹۷. وأمالی الشجری ۱/۲۳۵. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/۲۲۰.

[۳] أمالی الشجری ۲/۲۲۱.

[۴] صحیح البخاری ۸/۴۸، ۴۹. وصحیح مسلم، کتاب البر والصلة ۱۶۵. وفتح الباری ۱۰/۵۵۷،۵۵۹،۵۶۰.

الحجاج نے ایک زمانہ ہوگیا یہ حدیث مجھ سے سن کر لکھی تھی۔

۶۲۴۸ - ابوبکر بن خلاد، الحارث بن ابی اسامہ، مسلم بن ابراہیم، محمد بن طلحہ، ان کے سلسلہ سند میں زبید سے وہ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطابؓ نے فرمایا کہ جمعہ کے دن نماز کی دو رکعتیں ہیں اسی طرح عید الفطر کے دن بھی دو، ۹ ذی الحجہ کے دن بھی دو، سفر کی نماز بھی دو رکعت ہیں اور یہی پوری نماز ہے قصر نہیں اللہ تعالیٰ کے نبی کی زبانی یہی حکم ہے۔

عبدالرحمٰن بن مھدی اور یحییٰ بن السکن نے محمد بن طلحہ سے اسی طرح نقل کیا ہے اور زبید سے جن لوگوں نے یہ حدیث روایت کی ہے وہ سماک بن حرب، عمرو بن قیس، ملائی، ثوری، شعبہ، جراح، ابووکیع، عبداللہ بن عیسیٰ بن عبدالرحمٰن، یزید بن زیاد بن ابی الجعد، علی بن صالح، قاسم بن الولید، قیس بن ربیع، عمار بن رزیق، عبدالرحمٰن بن زبید، عبداللہ بن میمون الطہری، یحییٰ بن ابی انیسہ، یاسین الزیات ہیں۔ اور معاذ بن معاذ، ابن مھدی نے ثوری، زبید، عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ عن ابیہ عن عمر رضی اللہ عنہ کی سند سے نقل کیا ہے۔

۶۲۴۹ - سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، محمد بن عمار الموصلی، عبدالرحمٰن بن مھدی، سلیمان بن احمد، معاذ بن المثنیٰ بن معاذ، ابی (قالا) سفیان، ان کے سلسلۂ سند میں زبید سے وہ عبدالرحمٰن وہ اپنے والد سے، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن ابراہیم الکندی، احمد بن ابی عون، ابوبکر الطلحی، احمد بن حماد بن سفیان (قالوا) محمد بن سلیمان الاسدی، الحسن بن محمد اعین، عمر بن سالم الافطس، عن ابیہ، ان کے سلسلۂ سند میں زبید سے وہ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے وہ حضرت ابی بن کعبؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جبرائیل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ اس وقت بنی غفار کے محلّہ میں تھے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو حکم دیتا ہے کہ آپ قرآن مجید کو ایک حرف پر پڑھیں، پھر آپ اس میں زیادہ کرتے رہے یہاں تک کہ سات حرفوں تک پہنچ گئے۔

زبید کی غریب حدیث ہے ابن سالم۔ سے ابن اعین نقل کرنے میں اکیلے ہیں۔

۶۲۵۰ - عبدالوھاب بن العباس ہاشمی، احمد بن الحسین الصوفی، محمد بن خلف بن عبدالعزیز المقری، حسین الاشقر، قیس بن ربیع، ان کے سلسلۂ سند میں زبید سے وہ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے نقل کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے انس! علی عرب کے سردار ہیں تو حضرت عائشہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ عرب کے سردار نہیں ہیں؟ آپ نے فرمایا میں تو اولاد آدم کا سردار ہوں اور علی عرب کے سردار ہیں۔[1]

زبید کی غریب حدیث ہے قیس نقل کرنے میں اکیلے ہیں۔

۶۲۵۱ - عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ ان کے سلسلۂ سند میں زبید سے وہ سعد بن عبیدہ، وہ ابی عبدالرحمٰن سلمی سے آپ حضرت علیؓ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر روانہ فرمایا اور ایک آدمی کو ان پر امیر مقرر کیا اور آپ نے فرمایا اس شخص کی بات ماننا (پھر بعد میں اس امیر نے ایک جگہ) آگ جلائی اور لوگوں سے کہا اس میں کودو، چنانچہ وہ لوگ کودنے کے لئے تیا ہو گئے ان میں سے کچھ نے کہا ہم تو (جہنم کی) آگ سے بھاگے تھے، سو انہوں نے کودنے سے انکار کردیا اس کے بعد یہ لوگ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اس بات کا تذکرہ کیا آپ علیہ السلام نے فرمایا اگر یہ لوگ اس آگ میں داخل ہو جاتے تو قیامت تک اسی میں رہتے، اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر کے کسی کی فرمانبرداری درست نہیں جبکہ فرمانبرداری تو نیکی کے کام میں ہوتی ہے۔[2]

۱۔ المستدرک ۱۲۴/۳. والمعجم الکبیر للطبرانی ۹۰/۳. والتاریخ الکبیر ۴۰۰/۷. وتاریخ أصبهان ۳۰۸/۱. وکنز العمال ۳۳۰۰۶. ۳۶۴۴۸. ولسان المیزان ۸۲۶/۴.

۲۔ صحیح البخاری ۷۹/۹، ۱۰۹، ۵/۲۰۴، وصحیح مسلم، کتاب الامارة باب ۸. وفتح الباری ۲۳۳/۱۳.

صحیح متفق علیہ حدیث ہے ثوری اور عبدالغفار بن القاسم نے زبید سے اسی طرح نقل کیا ہے اوراعمش ومنصور نے سعد سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۶۲۵۲ - سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابونعیم، ابواسحاق بن حمزہ، ابواحمد محمد بن احمد الجرجانی (قالا) ابوخلیفہ، محمد بن کثیر، (قالا) سفیان، ان کے سلسلہ سند میں زبید سے وہ ابراہیم نخعی سے آپ مسروق سے وہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا وہ شخص ہم میں سے نہیں جو رخسار پیٹے، سینہ چاک کرے اور جاہلیت کا نعرہ بلند کرے۔[۱]

ثوری کی زبید سے یہ روایت صحیح متفق علیہ ہے۔

۶۲۵۳ - ابراہیم بن محمد بن یحیٰی، ابراہیم بن عبداللہ، (قالا) محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، عبدالواحد بن زیاد، الحسن بن عبیداللہ النخعی، ابراہیم بن سوید النخعی، عبدالرحمٰن بن یزید حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے۔ آپ نے فرمایا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شام کے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے "امسینا وامسی الملک للہ، والحمد للہ ولا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ" حسن فرماتے ہیں کہ مجھ سے زبید نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم کی اس دعا کی (برکت کی) وجہ سے حفاظت کی گئی اور وہ دعا یہ ہے "لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شئ قدیر اللھم انی اسئلک خیر ھذہ اللیلۃ وخیر ما بعدھا واعوذ بک من شر ھذہ اللیلۃ ومن شر ما بعدھا اللھم انی اعوذ بک من عذاب النار وعذاب القبر" صحیح متفق علیہ روایت ہے، شریک او رزائدہ نے حسن بن عبیداللہ سے انہوں نے زبید سے نقل کیا ہے اور ابراہیم بن مہاجر نے ابراہیم بن سوید کی حدیث کے بعد زبید سے نقل کیا ہے۔

۶۲۵۴ - ابواحمد محمد بن احمد، صالح بن احمد، یوسف القطان، جریر، فضیل ان کے سلسلہ سند میں زبید ایامی سے وہ ابراہیم تیمی سے وہ اپنے والد سے انہوں نے فرمایا کہ حضرت ابوذرؓ نے فرمایا ہم اپنے لئے خاص صرف دو متعوں کو ہی جانتے ہیں ان کی مراد متعۃ النساء اور متعۃ الحج تھی۔

ابراہیم کی سند سے صحیح اور ثابت حدیث ہے جوانہوں نے اپنے والد اور انہوں نے حضرت ابوذرؓ سے نقل کی ہے، زبید کی سند سے غریب حدیث ہے جسے ہم نے اسی طرح لکھا ہے۔

۶۲۵۵ - محمد بن عمر بن سلم، محمد بن الحسین بن حفص، محمد بن عبید المحاربی، معلٰی بن ھلال، ان کے سلسلہ سند میں زبید سے وہ ابوبردہ، وہ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ میں اور معاذ بن جبل اہل یمن کی طرف ان لوگوں کو دین کی تعلیم دینے کے لئے بھیجے گئے۔

یہ حدیث زبیدہ کی سند سے غریب جسے زبیدہ سے نقل کرنے میں معلٰی بن ہلال تنہا ہیں، اور محمد بن عمر نے کہا یہ حدیث میں نے صرف محمد بن الحسین سے لکھی ہے۔

۲۸۸۔ منصور بن المعتمر[۲]

انہی محترم ہستیوں میں سے صیام وقیام کے حلیف، کم کھانے اور کم سونے والے، سوچ وبچار میں رہنے والے حالات

۱۔ صحیح البخاری ۲/ ۱۰۲، ۱۰۴، ۴/ ۲۲۳. وصحیح مسلم کتاب الھبات باب ۴۴. وفتح الباری ۷/ ۱۶۱.

۲۔ طبقات ابن سعد ۶/ ۳۳۷. والتاریخ الکبیر ۷/ت ۱۴۹۱. وتھذیب الکمال ۶۲۰۱ (۲۸/ ۵۴۶) والکاشف ۳/ت ۵۷۴۱.

وواقعات سے عبرت حاصل کرنے والے ابوغیاث منصور بن معتمر ہیں۔

۶۲۵۶ - ابوبکر بن مالک ،عبداللہ بن احمد بن حنبل ،الاشج ،ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ میں نے ابوبکر بن عیاش کوفرماتے سنا کہ میں نے منصور بن معتمر کو دیکھا جب وہ نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو اپنی داڑھی کو سینے پر باندھ لیتے۔

۶۲۵۷ - احمد بن جعفر بن حمدان ،عبداللہ بن احمد بن حنبل ، ابی ابو معاویہ الغلابی ، یحییٰ بن سعید ،ان کے سلسلہ سند میں ثوری سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ اگر میں منصور کونماز پڑھتے دیکھ لیتا تو میں کہتا کہ وہ ابھی مرنے والے ہیں۔

۶۲۵۸ - حبیب بن الحسن ،عبداللہ بن محمد بغوی ،احمد بن عمران اخنسی ،ابوبکر بن عیاش ،ان کے سلسلہ سند میں ہے انہوں نے فرمایا اگر میں منصور بن معتمر ،عاصم اور ربیع بن ابی راشد کونماز میں دیکھ لیتا جبکہ ان لوگوں نے اپنی داڑھیاں سینوں پر رکھی ہوتی تھیں تو میں پہچان لیتا کہ یہ لوگ سب سے اچھی نماز پڑھنے والے ہیں۔

۶۲۵۹ - محمد بن علی ،عبداللہ بن محمد ،ابن زنجویہ ؒفرمایا میں نے ابراہیم بن مھدی کوفرماتے سنا وہ کہتے ہیں میں نے ابوالاحوص کو کہتے سنا کہ منصور بن معتمر کے پڑوسی کی بیٹی نے اپنے والد سے کہا،ابا جان وہ لکڑی کہاں گئی جو منصور کی چھت پر کھڑی تھی؟ تو اسکے والد نے کہا اے بیٹی! وہ منصور تھے جورات کوقیام کرتے تھے۔

۶۲۶۰ - محمد بن علی ،عبداللہ بن محمد ،احمد بن عمران اخنسی ،العلاء بن سالم العبدی ،ان کی سند میں ہے فرماتے ہیں منصور اپنی چھت پر نماز پڑھتے تھے ،جب ان کا انتقال ہوا تو ایک لڑکے نے اپنی والدہ سے کہا امی جان! فلاں گھر والوں کی چھت پر آجکل مجھے وہ تنا دکھائی نہیں دیتا ،تو اس کی ماں نے کہا بیٹا ،وہ کوئی تنا و نا نہ تھا وہ تو منصور تھے اب ان کا انتقال ہو چکا ہے۔

۶۲۶۱ - ابومحمد بن حیان ،محمد بن یحییٰ ،ازھر بن جمیل ،جریرؒ ان کی سند میں ہے فرماتے ہیں منصور نے روزے رکھے ،راتوں کوقیام کیا وہ کھانا بھی کھاتے تھے ،کھانا ان کے حلق سے دکھائی دیتا تھا۔

۶۲۶۲ - ابومحمد بن حیان ،محمد بن یحییٰ ،ازھر بن جمیل ،ابن عیینہ ،ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے منصور بن معتمر کوخواب میں دیکھا میں نے ان سے کہا اللہ تعالیٰ نے آپ سے کیا برتاؤ کیا؟ تو انہوں نے کہا قریب تھا کہ میں اللہ تعالیٰ سے کسی نبی کے عمل کے ثواب کے برابر ثواب لیکے ساتھ ملاقات کرتا ،سفیان فرماتے ہیں منصور نے ساٹھ سال روزے رکھے ،راتوں کوقیام کرتے اور دن میں روزے سے رہتے۔

۶۲۶۳ - ابوحامد بن جبلہ ،محمد بن اسحاق ،العباس بن محمد ،خلف بن تمیم ،ابوعبدالرحمٰن ،زائدہ ،ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ منصور بن معتمر نے ساٹھ سال روزے رکھے ،راتوں کوقیام کرتے دن کوروزے سے ہوتے ،وہ بڑے روتے ،ان کی والدہ ان سے کہتی ،اے بیٹے تو مرا جارہا ہے؟ تو وہ کہتے مجھے خوب معلوم ہے جو میں نے اپنے سے کیا پھر جب صبح ہوتے تو آنکھوں میں سرمہ لگاتے سر میں تیل ڈالتے ،او مانگ نکال کرلوگوں کے پاس جاتے۔

۶۲۶۴ - ابوحامد بن جبلہ ،محمد بن اسحاق ،حاتم بن اللیث الجوھری ،علی بن عبداللہ ،سفیان ،ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ انہوں نے منصور بن معتمر کا ذکر کیا تو فرمایا ان کی آنکھیں زیادہ رونے کی وجہ سے چندھیا گئی ہیں۔

۶۲۶۵ - محمد بن احمد بن ابراہیم ،(فی کتابہ) محمد بن ایوب ،محمد بن عمر ،فرماتے ہیں کہ میں نے جریر بن عبدالحمید کوفرماتے ہوئے سنا کہ منصور کی والدہ ان سے کہتی اے میرے بیٹے! تیری آنکھوں کا ،تیرے جسم کا ،تجھ پر حق ہے تو وہ جواب میں کہتے ،اماں! منصور کو رہنے دیجئے اس لئے کہ دو دفعہ سور پھونکنے کے درمیان بڑی لمبی نیند ہوگی۔

۶۲۶۶ - محمد بن علی بن عبداللہ بن محمد ،ابراہیم بن عبداللہ الکوفی ،مصعب بن المقدام ،زائدہ بن مقدامہ ،ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ میں نے منصور بن معتمر سے کہا کہ وہ دن جس میں میں روزہ رکھتا ہوں کیا اس میں امراء سے ملوں گا؟ تو انہوں نے کہا نہیں

تو میں نے کہا کیا ان لوگوں سے ملوں گا جو ابو بکر و عمرؓ سے ملتے ہیں؟ تو انہوں نے کہا: ہاں۔

۶۲۶۷- محمد بن علی، عبداللہ بن محمد بغوی، احمد بن عمران اخنسی، ان کی روایت میں ہے میں نے ابو بکر بن عیاض کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ منصور پر رحم کرے وہ بڑے روزہ دار اور قیام کرنے والے تھے۔

۶۲۶۸- محمد بن علی، عبداللہ بن محمد، احمد بن عمران، ابو بکر بن عیاش، ان کے سلسلہ سند میں مغیرہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ منصور ابراہیم کے پاس آمدورفت رکھتے اور وہ سب سے زیادہ عبادت گذار تھے پھر جب انہوں نے آثار بیان کرنا شروع کئے تو تھک گئے۔

۶۲۶۹- ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، عیاش بن محمد، خلف بن تمیم، زائدہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے منصور بن معتمر سے کہا کہ جب میں روزے سے ہوں تو سلطان سے کچھ لے سکتا ہوں؟ تو انہوں نے کہا نہیں تو میں نے پوچھا کیا روزے کی حالت میں ہوس پرستوں سے کچھ لے سکتا ہوں؟ تو انہوں نے کہا: ہاں۔

۶۲۷۰- ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، الجوھری، عفان، ابو عوانہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ جب منصور بن معتمر عہدۂ قضاء کے لئے بیٹھے تو ان کے پاس ایک آدمی آیا اور ان کے سامنے اپنا واقعہ بیان کرنے لگا۔ آپ نے فرمایا میں تمہاری بات سمجھ چکا ہوں لیکن مجھے یہ معلوم نہیں ہو رہا ہے کہ اس کا جواب کیا ہے؟ چنانچہ آپ اسی طرح کرتے، ابن ھبیرہ سے اس بات کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے ہی منصور کو قاضی بنایا تھا تو انہوں نے فرمایا یہ ایسا کام ہے جس کی اصلاح اس کے سوا نہیں کہ اس کا دوست خواہش کی وجہ سے ان کی مدد کرے، چنانچہ آپ نے عہدۂ قضاء ترک کر دیا۔

۶۲۷۱- ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، عمر بن محمد بن الحسن اسدی، ابی، مفضل، ان کے سلسلہ سند میں فرماتے ہیں کہ میں منصور کے ساتھ تھا۔ جب داؤد بن علی نے ان کی طرف گورنر بننے کا پیام بھیجا پھر ان کا کاتب حجر بن عبدالجبار ان کے پاس آیا اور آکر کہنے لگا کہ امیر آپ کو گورنر بنانا چاہتا ہے۔ انہوں نے کہا یہ کبھی نہیں ہو سکتا میں بیمار و ناتوانا آدمی ہوں۔

۶۲۷۲- ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، عمر بن محمد الحسن، ابو مفضل فرماتے ہیں کہ ابن ھبیرہ نے ایک مہینہ تک منصور کو گرفتار رکھا وہ انہیں قاضی بنانا چاہتا تھا آپ برابر انکار کرتے رہے۔

۶۲۷۳- محمد بن علی، عبداللہ بن محمد، احمد بن عمران اخنسی، ان کے سلسلہ سند میں ہے، فرماتے ہیں میں نے ابو بکر بن عیاش کو فرماتے سنا بسا اوقات میں منصور کے ساتھ ان کے گھر میں بیٹھا ہوتا، تو ان کی ماں انہیں للکارتی وہ بڑی تندمزاج اور سخت خو تھیں وہ کہتیں منصور! ابن ھبیرہ تمہیں قاضی بنانا چاہتا ہے اور تم ہو کہ انکار کر رہے ہو؟ اور منصور اپنی داڑھی سینہ پر رکھے کھڑے رہتے اور آنکھ اٹھا کر نہ دیکھتے۔

۶۲۷۴- ابو محمد بن حیان، ابو یحییٰ الرازی، ھناد بن السری، قبیصہ، ان کے سلسلہ سند میں سفیان سے وہ منصور سے نقل کرتے ہیں انہوں نے فرمایا ماں کے لئے نیکی کا تین چوتھائی حصہ ہے۔

۶۲۷۵- عبداللہ بن محمد، عبدالرحمن بن الحسن، شیبہ بن ابی شیبہ، الحسن بن عطیہ، حسن بن صالحؒ، ان کے سلسلہ سند میں ہے وہ فرماتے ہیں منصور دیوان خانہ میں تھے تو کسی آدمی نے ان سے کہا مجھے (مہر لگانے کی) مٹی دیں تاکہ میں مہر لگاؤں، تو وہ فرماتے کہ مجھے اپنا پرچہ دکھاؤ میں اس میں دیکھوں کہ اس میں کیا لکھا ہے۔

۶۲۷۶- حبیب بن الحسن، عبداللہ بن صالح، شعیب بن عبدالحمید، یحییٰ بن ابی بکیر، ان کے سلسلہ سند میں شعبہ سے روایت ہے فرماتے ہیں منصور نے ہمارے سامنے "ومن لستم له برازقین" وہ مخلوق جنہیں تم رزق دینے والے نہیں، تو منصور نے فرمایا اس سے مراد وحشی جانور ہیں ان کا شمار تابعین میں ہے۔ یہی شیخ کا ارشاد ہے۔ انہوں نے حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کی ہے اور ابن ابی اوفی کی زیارت کی، سفیان ابی وائل شقیق، زید بن وھب، شعبی، ربعی، خیثمہ، سعد بن ابی عبیدہ، ابی البختری سے حدیث نقل کی، اور تابعین میں

سے ان سے نقل کرنے والے سلیمان التیمی، اعمش، ایوب سختیانی، محمد بن جحادہ، حصین حضرات ہیں اور مشہور ائمہ حدیث میں سے سفیان ثوری مسعر بن کدام اور شعبہ بن الحجاج شامل ہیں۔

۶۲۷۷-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ، منصور، محمد بن المظفر، علی بن اسحاق المخرمی، عبداللہ بن عمر بن ابان، صالح بن موسیٰ الطلحی، ان کے سلسلہ سند میں منصور سے وہ شقیق ابووائل سے وہ عبداللہ بن مسعودؓ سے وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بندہ ہمیشہ سچ بولتا اور سچ کو تلاش کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ سچا لکھا جاتا ہے اور بندہ مسلسل جھوٹ بولتا اور اس کے لئے موقع تلاش کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بھی وہ جھوٹ لکھا جاتا ہے، صالح الطلحی نے اپنی نقل کردہ حدیث میں ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے "بے شک سچ نیکی کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور نیکی ایمان کا راستہ دکھاتی ہے اور ایمان جنت میں ہے"۔[1]

۶۲۷۸-سلیمان بن احمد، اسحاق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر، ان کے سلسلہ سند میں منصور سے روایت ہے وہ ابووائل سے وہ عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل کرتے ہیں، فرماتے ہیں ایک شخص نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کیسے علم ہوسکتا ہے جب میں نیکی کروں اور جب مجھ سے کوئی برائی سرزد ہوجائے؟ آپ نے فرمایا جب تو اپنے پڑوسیوں کو کہتا سنے کہ وہ کہہ رہے ہیں تو نے برائی کی تو جان لے تو نے برائی کی۔[2]

منصور کی سند سے غریب حدیث ہے، ہم نے اسے اسی طرح سنا ہے۔

۶۲۷۹-محمد بن معمر، جعفر بن محمد فریابی، عمرو بن علی، ابوداؤد، شعبہ، ان کے سلسلہ سند میں منصور سے روایت ہے وہ ابووائل سے وہ آپ عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل کرتے ہیں وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے: آپ نے فرمایا منافق کی تین نشانیاں ہیں جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے۔[3]

ابوداؤد، شعبہ سے مرفوعاً نقل کرنے میں اکیلے ہیں اور غندر وغیرہ نے شعبہ سے موقوفاً نقل کیا ہے اور ابوعوانہ اور زہیر بن معاویہ نے منصور سے اسی طرح موقوفاً نقل کیا ہے۔

۶۲۸۰-القاضی ابواحمد محمد بن احمد، عبداللہ بن حمدون بغلانی، علی بن خشرم، الفضل بن موسیٰ، الحسین بن واقد، ان کے سلسلہ سند میں منصور سے وہ شقیق ابووائل سے آپ عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل کرتے ہیں، آپ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی غیرت مند نہیں۔ اسی وجہ سے اس نے ناشائستہ باتوں کو حرام قرار دیا ہے اور نہ کسی کی اللہ تعالیٰ کو زیادہ تعریف پسند ہے اسی وجہ سے اس نے اپنی ذات کی مدح بیان کی ہے۔[4]

الحسین، منصور سے نقل کرنے میں تنہا ہے۔

۶۲۸۱-قاضی ابواحمد، سلیمان بن احمد، (فی جماعۃ قالوا) عبدان بن احمد، بشر بن ھلال، داؤد بن زبرقان، ان کے سلسلہ سند میں منصور سے

۱۔ المعجم الصغیر للطبرانی ۱/۲۴۳. والترغیب والترھیب ۳/۵۹۲. واتحاف السادۃ المتقین ۷/۵۱۱، ۱۰/۶۸.

۲۔ سنن ابن ماجۃ ۴۲۲۳. ومسند الامام أحمد ۱/۴۰۲. والسنن الکبری للبیھقی ۱۰/۱۲۵. والمصنف لعبد الرزاق ۱۹۷۴۹. ومجمع الزوائد ۱۰/۲۷۱. وصحیح ابن حبان ۲۰۵۷. واتحاف السادۃ المتقین ۵/۵۰۵، ۶/۳۱۰.

۳۔ صحیح البخاری ۱/۱۵، ۳/۲۳۶، ۸/۳۰. وصحیح مسلم، کتاب الایمان ۱۰۷، ۱۰۹، ۱۱۰، وفتح الباری ۱/۸۹، ۵/۳۷۵، ۱۰/۵۰۷.

۴۔ صحیح مسلم، کتاب التوبۃ باب ۲، والدارمی فی سننه ۲/۱۴۹، والترغیب ۴/۹۸.

روایت نقل فرماتے ہیں وہ زید بن وھب سے آپ عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل کرتے ہیں آپ نے فرمایا ہم نماز میں "السلام علی ربنا" کہتے تھے تو ہم سے کہا گیا "السلام علینا و علی عباداللہ الصالحین" کہا کرو، جب تم اس طرح کہو گے تو تم آسمان وزمین میں رہنے والی مخلوق کو سلام کہو گے۔

منصور کی سند سے غریب حدیث ہے جو انہوں نے زید سے نقل کی، ابوداؤد اس کے نقل کرنے میں اکیلے ہیں انہوں نے منصور سے اس میں اختلاف کیا ہے۔ چنانچہ ثوری، شعبہ اور فضیل بن عیاض نے منصور سے، انہوں نے شقیق، انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا ہے اور حسین جعفی نے زائدہ، انہوں نے منصور، آپ نے ابراہیم، انہوں نے اسود اور انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے تشہد میں اسی طرح روایت کیا ہے۔

۶۲۸۲- عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، زائدہ، ان کے سلسلہ سند میں منصور سے وہ ابراہیم سے وہ علقمہ سے آپ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی جب نماز سے فارغ ہوئے جس میں آپ نے سہواً کمی یا زیادتی کی تھی، تو آپ سے کہا گیا یا رسول اللہ! کیا نماز میں کوئی تبدیلی ہوئی ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں ایسی تو کوئی بات نہیں، پھر ہم نے آپ کے اس فعل کا ذکر کیا، اس کے بعد آپ نے اپنے پاؤں پھیرے اور قبلہ رخ ہوئے اور دو سجدے کئے، پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے، اگر کوئی نئی بات پیش آتی تو تمہیں اس کی اطلاع کرتا، لیکن میں ایک انسان ہوں جیسے تم انسان ہو، میں بھی اسی طرح بھول جاتا ہوں جیسے تم بھول جاتے ہو، سو جب کبھی میں بھول جاؤں تو مجھے یاد دہانی کرا دیا کرو، اور تم میں سے جو کوئی اپنی نماز میں بھول جائے تو اسے چاہئے کہ وہ دیکھے کہ کونسی مقدار زیادہ درست ہے، اسی پر اپنی نماز کی بنا کر کے مکمل کرے، اس کے بعد سلام کرے اور دو سجدے کرے۔[۱]

منصور سے روح بن قاسم، مفضل بن مھلھل، ابوالاشھب، جعفر بن الحارث، مسعر بن کدام، فضیل بن عیاض، جریر، ابن عتیبہ، اور ابراہیم بن طھمان نے روایت کیا ہے۔

۶۲۸۳- سلیمان بن احمد، عباس بن الفضل اسفاطی، ابوعون زیادی، محمد بن ذکوان، ان کے سلسلہ سند میں منصور سے، وہ ابراہیم سے، وہ علقمہ سے، وہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل کرتے ہیں، فرمایا ہم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ وہاں سے حسن اور حسین رضی اللہ عنہما گزرے جبکہ وہ بچے تھے، آپ نے فرمایا میرے بیٹوں کو میرے پاس لاؤ تا کہ میں ان کے لئے ان کلمات کے ذریعے تعویذ (حفاظت کی دعا) کروں، جن سے حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے بچوں کے لئے تعویذ کیا کرتے تھے، پھر آپ نے فرمایا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کی پناہ میں دیتا ہوں، ہر ضرر پہنچانے والی آنکھ سے، ہر شیطان اور ہر زہریلے جانور سے۔[۲]

یہ منصور کی سند سے غریب حدیث ہے جو انہوں نے ابراہیم، انہوں نے علقمہ سے نقل کیا ہے محمد بن عون ابوعون زیادی اس کے نقل کرنے میں متفرد ہیں، اس کی مشہور سند وہ ہے جو ثوری اور حفص الابار کے بھائی نے منصور سے نقل کی ہے۔

۶۲۸۴- ابوبکر بن خلاد، الحارث بن ابی اسامہ، یزید بن ہارون، سفیان ثوری، ان کے سلسلہ سند میں منصور سے وہ منھال بن عمرو سے وہ سعید بن جبیر سے وہ حضرت ابن عباسؓ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حسین وحسنؓ کے لئے اس دعا کے ذریعہ تعویذ کیا کرتے تھے۔[۳]

۱- صحیح البخاری ۱/۱۱۱، وصحیح مسلم کتاب المساجد ۸۹، ۹۰. وفتح الباری ۱/۵۰۳.

۲، ۳- سنن أبی داؤد ۴۷۳۷. وسنن الترمذی ۲۰۶۰. ومسند الامام أحمد ۱/۲۷۰. والمستدرک ۳/۱۶۷. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/۸۷. ۱۱/۴۴۸. والصغیر ۱/۲۵۷. والمصنف لعبد الرزاق ۷۹۸۷. ومجمع الزوائد ۵/۱۱۳، ۱۰/۱۸۷. ومشکاۃ المصابیح ۱۵۳۴. وعمل الیوم واللیلۃ لابن السنی ۶۲۸.

موسیٰ بن اعین نے سفیان سے، انہوں نے منصور سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۶۲۸۵ - محمد بن معتمر، عبداللہ بن محمد بن ناجیہ، عباد بن یعقوب، محمد بن الفضل الخراسانی، ان کے سلسلہ سند میں منصور سے وہ ابراہیم سے وہ علقمہ سے وہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوئے تو ہم اپنے چہرے آپ کی طرف کر لیتے۔

محمد بن الفضل بن عطیہ منصور سے نقل کرنے میں تنہا ہیں۔

۶۲۸۶ - حسن بن عبداللہ بن سعید، عبدان، معتمر بن سھل، عامر بن مدرک، خلاد بن الصفار، ان کے سلسلہ سند میں منصور سے وہ ابوصالح سے، ان کے سلسلہ روایت میں وہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا گروی رکھا مال اگر دودھیا جانور ہے تو اس کا دودھ دوہا جائے گا اور اگر سواری کے قابل ہے تو اس پر سواری کی جائے گی۔[۱]

منصور اور ابوصالح کی سند سے غریب حدیث ہے ہم نے اسے اسی طرح لکھا ہے۔

۶۲۸۷ - سلیمان بن احمد، علی بن سعید بن بشیر الرازی، یونس بن عبدالاعلی، ابوالربیع، سلیمان بن داؤد الاسکندری، سفیان ثوری، ان کے سلسلہ سند میں منصور سے وہ مجاہد سے وہ حضرت ابن عباسؓ سے نقل کرتے ہیں وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ تم میرے قریب ہرگز نہیں ہو سکتے جب تک کہ میری قضا پر راضی نہ ہو کیونکہ یہ مجھے سب سے زیادہ پسند ہے اور تمہارے اعمال میں سے جو عمل تم کرو اور وہ تمہاری نیکیوں کو برباد کر دے کبر سے بڑھ کر نہیں، اے موسیٰ! دنیا والوں کے سامنے عاجزی مت کرو ورنہ میں تجھ سے ناراض ہو جاؤں گا اور اپنے دین کی وجہ سے ان کی دنیا سے خوفزدہ مت ہونا ورنہ میں تمہارے لئے اپنی رحمت کے دروازے بند کر دوں گا، اے موسیٰ! ان گنہگاروں سے کہو جو ندامت و پشیمانی کرنیوالے ہیں تمہیں خوشخبری ہو اور عجب میں مبتلا عمل کرنے والوں سے کہو کہ تم خسارے میں ہو۔[۲]

ثوری کی سند سے غریب حدیث ہے جو انہوں نے منصور سے اور انہوں نے مجاہد سے نقل کی ہے۔ ہم نے ابوربیع کی حدیث سے ہی اسے لکھا ہے۔

۶۲۸۸ - ابوبکر محمد بن الحسن، محمد بن سلیمان بن الحارث، ابوحذیفہ موسیٰ بن مسعود، ابراہیم بن طھمان، ان کے سلسلہ سند میں منصور سے وہ سالم بن ابی جعد سے وہ سلمہ بن نعیم الاشجعی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اس حال میں مرا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک نہ کرتا ہو تو وہ جنت میں جائے گا اگرچہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو۔[۳]

اسے کنانہ بن جبلہ نے ابراہیم بن طھمان سے روایت کیا ہے۔

۶۲۸۹ - احمد بن القاسم بن الریان، ابوالزنباع روح بن الفرج، عمرو بن خالد الحرانی، عیسیٰ بن یونس، سفیان ثوری، ان کے سلسلہ سند میں منصور سے وہ ہلال بن یساف سے وہ اغر سے وہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے "لا الہ الا اللہ" کہا تو اسے یہ کلمہ زمانہ میں ان مصائب سے جو اسے اس کلمہ کے کہنے سے پہلے پہنچے ان سے نجات دے گا۔[۴]

۱۔ المستدرک ۲/۵۸. والسنن الکبری للبیھقی ۶/۳۸. والسنن للدارقطنی ۳/۳۴،۵/۷۴. وتاریخ بغداد ۶/۱۸۴. والکامل لابن عدی ۱/۲۷۲، ۷/۲۵۰۴، ۲۷۲۷.

۲۔ کشف الخفا ۱/۳۸۸. والدر المنتثرة ۲۶.

۳۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان ۱۵۱. وفتح الباری ۱/۲۲۸، ۱۱/۲۶۳.

۴۔ الدر المنثور ۶/۶۳.

ثوری اور منصور کی سند سے غریب حدیث ہے ہم نے اسے صرف اسی طریق سے لکھا ہے۔

۲۸۹ سلیمان اعمش[۱]

انہی معزز ہستیوں میں سے الامام المقری، راوی، مفتی، جن کے اعمال زیادہ اور امیدیں کم تھیں جو اپنے رب سے ڈرنے والے اور اس کے سامنے عبادت گزار تھے جبکہ مخلوق خدا کے ساتھ ہنسی خوشی رہنے والے تھے ان کا نام نامی سلیمان بن مہران الاعمش ہے کہا جاتا ہے کہ لوگوں کے ساتھ ہنسی خوشی رہ کر حق کے موافق عمل کرنے کا نام تصوف ہے۔

۶۲۹۰ - ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق بن راھویہ، حیوۃ بن شریح الحمصی، مبشر بن عبید، ان کے سلسلہ سند میں اعمش سے روایت ہے، فرماتے ہیں میں نے یحیٰی بن وثاب سے قرآن مجید پڑھا، انہوں نے علقمہ سے یا مسروق سے اور انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے اور آپ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پڑھا۔

۶۲۹۱ - سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، ابونعیم، ان کے سلسلہ سند میں ہے، فرمایا میں نے اعمش کو فرماتے سنا کہ لوگ یحیٰی بن وثاب کے پاس قرآن مجید پڑھا کرتے تھے، میں بھی وہاں بیٹھا ہوتا تھا، پھر جب ان کا انتقال ہو گیا تو لوگوں نے میرے ارد گرد گھیرا بنا لیا۔

۶۲۹۲ - احمد بن جعفر بن سالم، احمد بن علی الابار، ابراہیم بن سعید، زید بن الحباب، الحسین بن واقد، ان کے سلسلہ روایت میں ہے، فرماتے ہیں میں نے اعمش کے پاس قرآن مجید پڑھا تو میں نے ان سے کہا، میری قرأت کیسی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا میرے سامنے کوئی کافر تم سے اچھا پڑھنے والا نہیں۔

۶۲۹۳ - ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، ابو معمر اسماعیل بن ابراہیم، سفیان بن عیینہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں، اعمش نے فرمایا کہ ہمارے اور بدریین کے درمیان ایک پردہ ہے، پھر فرمایا ہم سے زید بن وھب ابراہیم بن عبداللہ بن اسحاق، ابوالعباس السراج، قتیبہ، جریر فرماتے ہیں، اعمش جب باہر آتے تو لوگ آپ سے کوئی حدیث پوچھتے تو وہ آپ کو یاد نہ ہوتی، پھر وہ دھوپ میں بیٹھ جاتے اور اپنے ہاتھوں سے آنکھوں کی طرف اشارہ کرتے اور مسلسل آنکھوں کو ملتے رہتے، یہاں تک کہ وہ حدیث انہیں یاد آجاتی، جب یاد آجاتی تو فرماتے ہاں بتاؤ کس چیز کے متعلق تم پوچھ رہے تھے، چنانچہ اس کا جواب دیتے۔

۶۲۹۴ - احمد بن محمد بن عبدالوھاب، ابوالعباس السراج، محمد بن عبدالملک بن زنجویہ، عبدالرزاق، ابن عیینہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے، فرماتے ہیں میں نے اعمش کو دیکھا کہ انہوں نے الٹی پوستین (اونی کوٹ وا چکن) اور لنگوٹ پہن رکھا ہے جس کے دھاگے ان کے پاؤں پر لٹک رہے تھے، پھر انہوں نے فرمایا تمہاری کیا رائے ہے؟ اگر میں نے علم حاصل نہ کیا ہوتا تو میرے پاس کون آتا؟ اور اگر میں کوئی سبزی فروش ہوتا تو لوگ مجھ سے خریداری کرنے میں گھن محسوس کرتے۔

۶۲۹۵ - سلیمان بن احمد، محمد بن الخزاز الطبرانی، احمد بن حرب الموصلی، ان کے سلسلہ سند میں ہے، فرماتے ہیں میں نے محمد بن عبید طناقسی کو فرماتے سنا کہ اعمش کے پاس ایک شاندار بڑی داڑھی والا شخص آیا اور آکر نماز کے معمولی مسئلہ کے متعلق پوچھنے لگا، اعمش ہماری طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے اسے دیکھو! اس کی داڑھی سے احتمال ہوتا ہے کہ اسے چار ہزار احادیث یاد ہیں اور اس کا مسئلہ مکتب میں پڑھنے والے بچوں جیسا مسئلہ ہے۔

۱۔ طبقات ابن سعد ۶/۳۴۲. والتاریخ الکبیر ۴/ت ۱۸۸۶. والجرح ۴/ت ۳۶۰. وسیر النبلاء ۶/۲۲۶. والکاشف ۱/ت ۲۱۵۳. والمیزان ۲/ت ۳۵۱۷. وتھذیب الکمال ۲۵۷۰ (۱۲/۷۶).

۶۲۹۶- سلیمان بن احمد، احمد بن صدقہ، محمد بن الحسن بن تسنیم، ابوداؤد، ان کے سلسلہ سند میں اعمش سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ مجھ سے حبیب بن ابی ثابت نے کہا اہل حجاز اور اہل مکہ حج کے مسائل سے زیادہ واقف ہیں، فرماتے ہیں میں نے ان سے کہا ٹھیک ہے آپ ان سے اور میں اپنے اصحاب سے روایت کروں گا، آپ جو حرف بھی پیش کریں گے میں اس میں آپ کے سامنے ایک حدیث سناؤں گا۔

۶۲۹۷- احمد بن محمد بن ابراہیم المعدل، عبداللہ بن محمد المخزومی، عبید بزاز عبدالواحد بن نجد فرماتے ہیں، میں نے اعمش کو فرماتے سنا کہ علم ''کیوں'' میں ہے۔

۶۲۹۸- عبدالعزیز بن محمد المعدل، عبداللہ بن محمد بن الحجاج المعدل، ابوالعباس بزاز، عبدالوھاب بن الحکم الوراق، ابوجعفر الحرانی، عیسیٰ بن یونس، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں ہم نے اپنے زمانے میں اعمش جیسا آدمی نہیں دیکھا اور نہ اس طبقہ میں جوان سے پہلے تھا، ہم نے کسی کی مجلس میں اغنیاء اور سلاطین کو اتنا حقیر نہیں دیکھا جتنا اعمش کی مجلس میں دیکھا جبکہ انہیں ایک درہم کی ضرورت تھی۔

۶۲۹۹- احمد بن جعفر بن سلیم، احمد بن علی الابار، الحسن بن علی حلوانی، نعیم بن حماد، سفیان، عاصم بن حبیب، ان کے سلسلہ سند میں ہے، فرماتے ہیں قاسم بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں، اعمش سے بڑھ کر حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی حدیث کا علم رکھنے والا کوئی نہیں۔

۶۳۰۰- عبدالعزیز بن محمد، عبداللہ بن محمد، احمد بن بکر، جو بشر کے پڑوسی ہیں، محمد بن خلف فرماتے ہیں میں نے ضرار بن صرد سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے شریک کو فرماتے سنا، یہ علم عرب اور معزز بادشاہوں میں تھا تو مجلس میں سے ایک شخص نے ان سے کہا تو پھر اعمش کا کونسا (حصے کا) تیر ہوگا؟ تو اس پر شریک نے کہا اگر میں اعمش کو دیکھ لوں کہ ان کے پاس گوشت ہے جسے وہ اٹھا کر لے جارہے ہیں ان کے دائیں طرف سفیان ثوری اور بائیں جانب شریک اور دونوں ان سے گوشت کے اٹھانے میں جھگڑ رہے ہوں تو میں سمجھ جاؤں گا کہ وہاں بہت سے تیر ہیں۔

۶۳۰۱- عبدالعزیز بن محمد، عبداللہ بن محمد، ابوسھل محمد بن الحسن، ابوعبداللہ بن یحییٰ بن معین، ابن وارہ رازی، عبیداللہ بن موسیٰ، ان کے سلسلہ سند میں اعمش سے روایت ہے، فرماتے ہیں سب سے بڑی خیانت یہ ہے کہ امانت خیانت کرنے والوں کو ادا کی جائے، اعمش نے فرمایا وعدہ کو توڑنا اس شخص کے نزدیک وعدہ وفائی ہے جس کے ہاں وعدہ کی پاسداری نہیں۔

۶۳۰۲- احمد بن جعفر، احمد بن علی الابار، محمد بن حمید، جریرؒ فرماتے ہیں اعمش کے پاس ارجاء کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے فرمایا ہم اس سے کیا امید رکھ سکتے ہیں جس کی یہ رائے ہو کہ میں اس سے بڑا ہوں۔

۶۳۰۳- احمد بن جعفر، احمد بن علی الابار، ابوعبدالرحمٰن، ان کے سلسلہ سند میں ابن نمیر سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ اعمش کے پاس ایک شخص آکر کہنے لگا کہ فلاں آدمی سے میری بات کرو، جس کے ہاں بات کرنی تھی وہ شخص شرابی تھا۔ تو اعمش نے کہا اللہ کی قسم! میں نے تو اس سے کبھی بات نہیں کی، تو اس شخص نے کہا کہ اس نے خراج (ٹیکس) میں میرا مؤاخذہ کیا ہے۔ مجھے امید ہے کہ اگر آپ بات کریں گے تو وہ آپ کی سفارش قبول کرلے گا۔ راوی کا بیان ہے کہ اعمش ان کے پاس آئے، اس وقت ان لوگوں کے سامنے شراب پڑی تھی، جس میں سے وہ لوگ پی رہے تھے، ان میں سے ایک نے کہا میں اسے (اعمش کو) یہاں سے نکلنے سے پہلے لازماً شراب پلاؤں گا، پھر انہوں نے وہ شراب اٹھالی تو اعمش اندر داخل ہوئے اور اس آدمی سے گفتگو کی، اس نے کہا ٹھیک ہے پھر اس نے وہ تحریر منگوائی اور جو کچھ اس پر لکھا تھا مٹادیا، اس کے بعد وہ کہنے لگا ابومحمد! دوپہر کا کھانا تیار ہے تناول فرمائیے، چنانچہ آپ نے کھانا کھایا اس کے بعد آپ نے فرمایا مجھے پانی پلاؤ، تو اس شخص نے کہا او لڑکے! نبیذ لانا، تو اعمش نے فرمایا نہیں مجھے بس پانی پلاؤ، پھر کہا مجھے پانی پلاؤ، تو اس آدمی نے کہا لڑکے نبیذ لاؤ، تو اعمش نے فرمایا نہیں مجھے پانی پلاؤ، تو اس شخص نے کہا، کیا یہ حضور کا ارشاد نہیں کہ جب تم اپنے بھائی کے پاس جاؤ تو اس

کے کھانے سے کھانا کھاؤ اور اسکے مشروب سے پیو، تو اعمش نے کہا تو ان لوگوں میں سے نہیں، پھر اعمش وہاں سے چلے گئے اور پانی کے سوا کچھ نہیں پیا۔

۶۳۰۴-سلیمان بن احمد بن داؤد، علی بن بحر فرماتے ہیں کہ عیسیٰ بن یونس نے اعمش کی طرف ایک ہزار درہم اور ایک کاغذ بھیجا تا کہ اس پر کوئی حدیث لکھ بھیجیں، اعمش نے ہزار درہم لے لئے اور کاغذ پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم قل ھو اللہ احد مکمل سورۃ لکھ دی اور کاغذ بند کر کے اس کی طرف واپس بھیج دیا، جب عیسیٰ بن موسیٰ نے کاغذ دیکھا تو ان کی طرف لکھ بھیجا، اے فلانی کے بیٹے! تمہارا کیا گمان ہے مجھے قرآن اچھی طرح نہیں آتا؟ تو اعمش نے جواباً لکھا تو تمہارا کیا گمان ہے میں حدیث بیچتا ہوں؟ مال اپنے پاس روک لیا اور کچھ لکھ کر نہیں بھیجا۔

۶۳۰۵-سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، اسماعیل بن بہرام الکوفی، ابو اسامہ ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ اعمش کو اخ لیقہ طین القائد کے پاس آنے کی وجہ سے سزا دی گئی تو انہوں نے فرمایا میں نے اسے خس وخاشاک سمجھا جب اس کی ضرورت پڑتی ہے تو اس کے پاس آتا جاتا ہوں

۶۳۰۶-ابو اسامہ بن جبلہ، محمد بن اسحاق، محمد بن مسعود، عبدالرزاق، معمر ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں اعمش کے پاس آیا میرے پاس کچھ احادیث تھیں جن کے متعلق ان سے پوچھنا چاہتا تھا۔ اس وقت ان کے پاس بنی مخزوم کا ایک آدمی بیٹھا تھا میں نے کہا اے ابو محمد! فلاں فلاں حدیث کیسی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا اس میں کوئی چیز قابل اعتراض نہیں، پھر میں نے کہا فلانی فلانی حدیث، تو انہوں نے فرمایا، ناپسندیدہ ہے، اتنے میں اس مخزومی نے کہا، یہ شخص آپ کی خاطر سفر کر کے آیا ہے تو اعمش نے کہا میں پہچان چکا ہوں لیکن ہمعصروں سے تجربہ حاصل کیا جاتا ہے۔

۶۳۰۷-محمد بن علی، عبداللہ بن محمد بغوی، ابوبکر بن زنجویہ، عبدالرزاق، ان کے سلسلہ سند میں ہے، فرماتے ہیں مجھے میرے بعض دوستوں نے بتایا کہ ایک رات اعمش کسی ضرورت سے بیدار ہوئے تو انہیں پانی نہ ملا، تو آپ نے دیوار پر ہاتھ پھیر کر تیمم کیا اور پھر سو گئے اس بارے میں کسی نے ان سے کہا کہ آپ نے ایسا کیوں کیا؟ آپ نے فرمایا مجھے اندیشہ تھا کہ کہیں بغیر وضو کے میری موت واقع ہو جائے۔ عبدالرزاق فرماتے ہیں معمر نے بھی کئی بار ایسے ہی کیا۔

۶۳۰۸-محمد بن علی، عبداللہ بن محمد، محمود بن غیلان، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں وکیع نے فرمایا ستر سال سے اعمش کی تکبیر اولیٰ فوت نہیں ہوئی، اور تقریباً ساٹھ سال سے میرا ان کے پاس آنا جانا ہے میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ وہ کسی رکعت کی قضا کر رہے ہوں۔

۶۳۰۹-محمد بن علی، عبداللہ بن محمد، ابو سعید الاشج، حمید بن عبدالرحمٰن، ان کے سلسلہ سند میں اعمش سے روایت ہے فرماتے ہیں مالک بن حارث نے کسی ضرورت میں مجھ سے مدد چاہی تو میں ایک پھٹی ہوئی اچکن پہنے ہوئے ان کے پاس گیا تو انہوں نے کہا اگر آپ کوئی اور کپڑا پہن لیتے تو زیادہ بہتر تھا؟ تو میں نے کہا چلو! تمہاری ضرورت اللہ تعالیٰ کے قبضۂ قدرت میں ہے فرمایا وہ مسجد میں کہتے جاتے تھے میں تو سلیمان کے ساتھ ایک نوعمر لڑکا ہوں۔

۶۳۱۰-محمد بن علی، عبداللہ بن محمد، احمد بن زہیر، ابراہیم بن عرعرہ، ان کے سلسلۂ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے یحییٰ القطان کو فرماتے سنا، جب وہ اعمش کا تذکرہ کرتے تو فرماتے وہ تو بڑے عبادت گزار تھے، جماعت کی نماز کے پابند اور صف اول میں شریک رہنے والے تھے، یحییٰ فرماتے ہیں اعمش اسلام کی علامت تھے، یحییٰ دیوار کو ٹٹولتے یہاں تک کہ پہلی صف میں جا کھڑے ہوتے۔

۶۳۱۱-محمد بن علی، عبداللہ ابو سعید الاشج محمد بن یحییٰ الجعفی، حفص بن غیاث، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں اعمش سے کسی نے زید بن علی کے زمانہ حکومت میں کہا اگر آپ خروج کرتے؟ تو اعمش نے کہا تمہارا ناس ہو، مجھے کوئی شخص ایسا دکھائی نہیں دیتا جس کے سامنے میں اپنی عزت کا سہارا لوں، تو کیسے میں اپنے دین کو کسی کے سامنے سہارا بناؤں۔

۶۳۱۲-محمد بن علی، عبداللہ بن محمد، زیاد بن ایوب فرماتے ہیں میں نے ہشیم کو فرماتے سنا کہ میں نے کوفہ میں اچھی طرح کتاب اللہ پڑھنے والا اور عمدہ حدیث والا اعمش سے زیادہ کسی کو نہیں دیکھا۔

۶۳۱۳-محمد بن احمد بن ابراہیم (فی کتابہ) محمد بن ایوب، سہل بن عثمان، حفص بن غیاث فرماتے ہیں میں نے اعمش کو فرماتے سنا کہ ہو سکتا ہے میں موت سے روک دیا جاؤں، اگر میں اسے پیسوں کے بدلے بکتا پاتا تو خرید لیتا۔

۶۳۱۴-ابی، ابراہیم بن محمد بن الحسین، عبدالجبار بن العلاء، سفیان بن عیینہ، ان کے سلسلہ سند میں فرماتے ہیں اعمش نے فرمایا ہم اپنے زمانہ میں بازاری لوگوں کو برا سمجھتے تھے لیکن آج ہمیں وہ بہترین لوگ نظر آتے ہیں۔

۶۳۱۵-ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، زیاد بن ایوب، یحییٰ بن ابی زائدہ، فرماتے ہیں ہم سے اعمش نے بیان کیا کہ ابراہیم میری عیادت کے لئے میرے پاس آئے۔ وہ مجھ سے ہنسی مذاق کرتے تھے، انہوں نے کہا رہے تم تمہیں تو ہر شخص اپنے گھر میں جانتا ہے کہ دونوں ہستیوں میں کوئی شخص بڑا نہیں۔

۶۳۱۶-عبداللہ بن محمد، عبدالرحمٰن بن الحسن، عمرو الاودی، وکیع، ان کے سلسلہ سند میں حسن بن صالح سے روایت ہے کہ اعمش نے کہا کہ ہم جنازہ میں حاضر ہوتے تو ہمیں معلوم نہ ہوتا کہ قوم کے غم کی تعزیت کون کرے۔

۶۳۱۷-ابی، ابراہیم بن محمد الحسن، ابو حمید الحمصی، احمد بن محمد بن یسار، یحییٰ بن صالح الوحاظی، منصور بن ابی الاسود، ان کے سلسلہ سند میں ہے، فرماتے ہیں میں نے اعمش سے اس آیت کے متعلق پوچھا" وکذلک نولی بعض الظالمین بعضاً بما کانوا یکسبون" (انعام ۱۲۹) آپ لوگوں نے اس کے متعلق کیا سنا ہے؟ تو آپ نے فرمایا میں نے ان کو کہتے ہوئے سنا ہے جب لوگ خراب ہو جائیں تو ان پر برے لوگ مامور کر دیئے جاتے ہیں۔

۶۳۱۸-ابو محمد بن حیان، محمد بن یحییٰ، مسعود بن یزید، ابراہیم بن رستم، ابو عصمہ، ان کے سلسلہ سند میں اعمش سے روایت ہے۔ فرمایا سب سے ثقیل آیت وسوسہ کی ہے کیونکہ سابقہ اہل کتاب وسوسہ کے متعلق نہیں جانتے تھے اور اس کی وجہ یہ تھی کہ ان کے اعمال آسمان کی طرف نہیں چڑھتے تھے۔

۶۳۱۹-ابو محمد بن حیان، عبدالرحمٰن بن سلم، ھناد بن اسری، قبیصہ، ان کے سلسلہ سند میں سفیان سے وہ اعمش سے روایت کرتے ہیں "وما الحیاۃ الدنیا فی الاخرۃ الا متاع" (الرعد ۲۶) فرمایا جیسے چرواہے کا توشہ۔

۶۳۲۰-ابو محمد بن حیان، محمد بن یحییٰ، ابو ہشام رفاعی، ابو بکر بن عیاش، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں، میں اعمش کے مرض الوفات میں ان کے پاس آیا، تو میں نے کہا میں آپ کے لئے طبیب کو بلاؤں؟ تو انہوں نے کہا میں اس سے کیا کروں گا، بخدا! اگر میری جان میرے ہاتھ میں ہوتی تو میں اسے خس و خاشاک میں پھینک دیتا، جب میں مر جاؤں تو میرے مرنے کی اطلاع کسی کو نہ دینا، مجھے لے چلو اور میری لحد میں مجھے پھینک آؤ۔

۶۳۲۱-عبدالعزیز بن محمد، عبداللہ بن محمد بن الحجاج، ابو العباس ابزاز، ابو ہشام رفاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے۔ فرماتے ہیں میں نے ابو بکر بن عیاش کو فرماتے سنا میں نے اعمش کو دیکھا کہ انہوں نے الٹی قمیص پہن رکھی ہے، وہ کہہ رہے تھے لوگ پاگل ہیں اپنی کھالوں کے مقابلہ میں کھر درا لباس پہنتے ہیں۔

۶۳۲۲-محمد بن علی، عبداللہ بن محمد، محمد بن یزید، ابو بکر بن عیاش، ان کے سلسلہ سند میں اعمش سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ایک بادشاہ اپنی سیر گاہ میں نکلا، تو اس پر بارش ہونے لگی، اس نے اپنا سر اٹھایا اور کہا: اگر تو نہ رکی تو میں تجھے تکلیف دوں گا؟ چنانچہ بارش تھم گئی، لوگوں نے اس سے پوچھا: بادشاہ سلامت! آپ نے کیا کرنے کا ارادہ کیا تھا؟ تو اس نے کہا میں نے ارادہ کیا تھا جو بھی توحید کا قائل ہوگا اسے

قتل کردوں گا، معلوم ہوا اللہ تعالیٰ اپنے مؤمن بندے کی حفاظت فرماتے ہیں۔

۶۳۲۳-عبداللہ بن محمد، ابو یحییٰ الرازی، ھناد بن اسری، قبیصہ، آن کے سلسلہ سند میں سفیان سے وہ اعمش سے نقل کرتے ہیں کہ ملک الموت علیہ السلام لوگوں کے سامنے ظاہر ہوتے تھے، ایک آدمی کے پاس آتے تو اسے کہتے اپنا کام کرلو میں تمہاری روح قبض کرنا چاہتا ہوں، فرماتے ہیں پھر اس فرشتے نے شکایت کی تو اللہ تعالیٰ نے بیماری نازل کی اور موت کو پوشیدہ رکھا۔

۶۳۲۴-ابی محمد بن جعفر، اسماعیل بن زید، ابراہیم بن الاشعث، الفضیل بن عیاض، سلیمان سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں بنی اسرائیل کا ایک شخص کسی غار میں عبادت کرتا تھا تو ابلیس نے اپنا ایک شیطان اس کے بھیجا جو غار میں اس کے ساتھ نماز پڑھنے لگا، عابد نے اس سے کہا تو کون ہے؟ اس نے کہا میں تمہارے ساتھ عبادت کرنا چاہتا ہوں، پھر اس نے کہا کیا میں تجھے اس عمل سے بہتر عمل نہ بتاؤں؟ عابد نے کہا وہ کیا ہے؟ تو اس شیطان نے کہا، چلو ہم فلاں بستی میں جاکر امر بالمعروف کرتے ہیں۔ عابد نے اس کی بات مان لی، پھر انہوں نے بستی سے ان کی طرف آتے ایک شخص کو دیکھا۔ شیطان اسے دیکھتے ہی گوز مارنے لگا تو اس شخص نے اسے پکڑ کر ذبح کر دیا، عابد نے اس سے کہا یہ تو نے کیا کیا؟ سب سے عبادت گزار شخص کو قتل کر دیا تو اس شخص نے کہا یہ تو شیطان تھا اور میں تیرے رب کی رحمت ہوں جس کی وجہ سے تیرے رب نے تجھ پر رحم کیا۔

۶۳۲۵-ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، عبداللہ بن ھانی، سعید بن یحییٰ، ابو سفیان الحذاء ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ اعمش نے اس جماعت کا ایک کونا پکڑا تو اس کے کچھ لوگ ان کے پاس آئے اور ان سے مطالبہ کیا کہ انہیں حدیث بیان کریں، اعمش نے انکار کر دیا۔ اہل مجلس میں سے کسی نے کہا اے ابو محمد! اگر ان مساکین سے حدیث بیان کر دیتے تو اچھا نہ ہوتا؟ اعمش نے کہا، خنازیر کے گلے میں موتی کون ڈالتا ہے؟

۶۳۲۶-محمد بن علی، عبداللہ بن محمد بغوی، ابو سعید الاشج، حمید بن عبدالرحمٰن، ان کے سلسلہ سند میں ہے، فرماتے ہیں میں نے اعمش کو فرماتے سنا دیکھو! ان موتیوں کو کمینے لوگوں پر نچھاور نہ کرنا، یعنی علم حدیث کو، حمید فرماتے ہیں میں نے اپنے والد کو فرماتے سنا کہ میں نے اعمش کو فرماتے سنا موتیوں کو خنزیروں کے کھروں تلے نچھاور نہ کرنا۔

۶۳۲۷-عبداللہ بن محمد، ابو سعید احمد بن محمد بن سعید، عباس بن عبدالعظیم، ابو نعیم، ان کے سلسلہ سند میں ہے، فرماتے ہیں کہ عبدالسلام نے فرمایا کہ اعمش جب حدیث بیان کرتے تو انتہائی عاجزی کا مظاہرہ کرتے ہوئے علم کی تعظیم کرتے۔

۶۳۲۸-احمد بن محمد بن احمد، عبداللہ بن محمد الرازی، ابو عون بزوری، زکریا بن عدی، ابن ادریس، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں اعمش جب کبھی ہم سے حدیث بیان کرتے، پھر کہتے (رأس المال) پونجی، یعنی اسناد باقی رہ گئی ہے۔

۶۳۲۹-ابو محمد بن حیان، عبدالرحمٰن بن محمد بن حماد، اسماعیل بن ابی الحارث، اخنسی، ابو بکر بن عیاش، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں، ایک آدمی نے اعمش سے کہا کہ آپ کے اردگرد تو یہ بچے ہیں تو اعمش نے کہا چپ رہو، یہی بچے تمہارے دین کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

۶۳۳۰-ابو جعفر احمد بن محمد المعدل، عبداللہ بن محمد المخزومی، عیسیٰ بن جعفر، احمد بن داؤد الحرانی، عیسیٰ بن یونس، ان کے سلسلہ سند میں ہے، کہ میں نے اعمش کو فرماتے سنا، انس بن مالک صبح و شام میرے پاس سے گزرتے تو فرماتے میں تم سے کوئی حدیث نہیں سنتا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی، پھر حجاج کے پاس آیا یہاں تک کہ اس نے تمہیں امیر بنا دیا، فرماتے ہیں میں پشیمان ہوا، پھر میں ایک آدمی سے روایت کرنے لگا۔

۶۳۳۱-سلیمان بن احمد، احمد بن القاسم، مساور، ولید بن الفضل العنزی، مندل بن علی، ان کے سلسلہ سند میں ہے، فرماتے ہیں ایک روز

اعمش سحری کے وقت اپنے گھر سے نکلے، مسجد بنی اسد کے پاس سے گزرے تو اس وقت مؤذن کھڑا جماعت کرا رہا تھا، آپ ان کے ساتھ نماز میں شریک ہوگئے، ان کے امام نے پہلی رکعت میں سورۂ بقرہ شروع کردی پھر دوسری رکعت میں سورۂ آل عمران پڑھی، جب نماز سے فارغ ہوا تو اعمش نے اس سے کہا ارے! تو اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا؟ کیا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نہیں سن رکھا کہ جب کوئی شخص لوگوں کی امامت کرے تو اسے چاہئے کہ وہ ہلکی پھلکی مختصر نماز پڑھائے اس واسطے کہ اس کے پیچھے بوڑھا، کمزور اور ضرورت مند شخص کھڑا ہوتا ہے، امام نے کہا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ نماز گراں تو ہے مگر خاشعین پر کچھ گراں نہیں۔ (البقرہ ۴۵) اعمش نے جواباً کہا میں تمہارے پاس خاشعین کا قاصد ہوں کہ تو نماز کو ثقیل کرکے پڑھاتا ہے۔

۶۳۳۲- احمد بن جعفر بن سلیم، احمد بن علی الابار، ابوعبدالرحمٰن، وکیع، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ اعمش نے ایک اعرابی بدو کو کرائے پر مزدور کرلیا تو آپ کے ہمراہ کچھ لوگ ہوگئے، اس امید سے کہ آپ سے کچھ سنیں گے، راوی کا بیان ہے کہ جب آپ نے احرام باندھا تو ان لوگوں کا شتربان انہیں بڑی اذیت دیتا تھا، ایک دن یہ لوگ ایک خیمہ میں جمع ہوگئے آپ جب تشریف لائے تو یہ لوگ وہاں جمع تھے، اتنے میں اعمش کھڑے ہوگئے اپنا تہبند کسا اور ہاتھ میں خیمہ کا کھونٹا لیکر شتربان پر برس پڑے اور اسے زخمی کردیا، لوگوں نے کہا ابومحمد! ابومحمد! آپ نے بڑھ کر اسے زخمی کردیا، جبکہ آپ حالت احرام میں ہیں؟ تو آپ نے فرمایا احرام کی ایک سنت یہ بھی ہے کہ شتربان کو مارا جائے۔

۶۳۳۳- سلیمان بن احمد، ابراہیم بن نائلہ، اسماعیل بن عمرو البجلی، مندل، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے اعمش سے پوچھا کہ آپ کو کبھی حبشی لوگوں سے تکلیف پہنچی ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں، میں ایک دفعہ حبشیوں میں تھا تو مجھے ان کا ایک آدمی نہر کے پاس ملا تو اس نے مجھے کہا، مجھے اٹھا کر لے چلو تاکہ میں نہر پار کرلوں، فرماتے ہیں جب وہ میرے کندھے پر بیٹھ گیا تو اس نے کہا تمام تعریفیں اس ذات کے لئے جس نے ہمارے لئے اسے مسخر کردیا، جبکہ ہم اسے قابو نہ کرسکنے والے تھے (زخرف: ۱۳) جب میں نہر کے بیچ میں پہنچا تو میں نے اسے دے مارا اور میں نے کہا: اے اللہ! میرا اترنا مبارک کر بے شک تو بہتر اتارنے والا ہے (مومنون: ۲۹) پھر میں نے اسے چھوڑ دیا، وہ نہر میں اپنے کپڑوں میں لوٹ پوٹ ہونے لگا اور میں وہاں سے بھاگ نکلا۔

۶۳۳۴- احمد بن جعفر بن سلیم، احمد بن علی الابار، علی بن حجر، عمر الحنظلی، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں سفیان بن سعید، اعمش کے پاس آئے سلام کیا، اعمش نے کہا ابوعبداللہ آپ کیسے ہیں؟ سفیان نے ابھی حدیث لینے میں آغاز ہی کیا تھا کہ اس پر سفیان نے ان سے کہا ابومحمد! تم کسی وقت بھی مذاق نہیں چھوڑتے ہو؟ تو اعمش نے کہا آپ کس کام سے آئے ہیں؟ تو انہوں نے کہا کہ ایک حدیث کی خاطر جو آپ بیان کرتے ہیں اور ہمیشہ اس میں ایک چیز کا ذکر کرتے ہیں تو اعمش نے کہا وہ کونسی حدیث ہے؟ سفیانؒ نے کہا، آپ نے کہا کہ حضرت ابن عمرؓ نے مختار کے ہدیئے قبول کئے ہیں؟ تو اعمش نے کہا کیا تم نے اس کے بعد کچھ نہیں سنا؟ تو سفیان نے کہا نہیں سنا، تو اعمش نے ان سے کہا میں نے مختار کے ہدیئے حضرت ابن عباس اور حضرت ابن عمرؓ کے پاس آتے دیکھے اور یہ دونوں حضرات قبول فرماتے۔

۶۳۳۵- ابومحمد بن حیان، عبداللہ بن الحسین نیشاپوری، حارث بن ابی الاسامہ، ان کے سلسلہ سند میں فرماتے ہیں میں نے حفص بن ابی حفص الابار سے کہا، کیا آپ نے اعمش کو دیکھا ہے؟ تو انہوں نے کہا دیکھا ہے میں نے ان کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ اس علم یا (لفظ) قرآن فرمایا (راوی کو شک ہے) کے ذریعہ بہت سی اقوام کو بلند رتبہ عطا کرے گا اور بہت سوں کو گھٹاتا ہے۔ اور میں ان لوگوں سے ہوں جنہیں اللہ تعالیٰ اس قرآن کے ذریعہ بلند مرتبہ عطا کرتا ہے، اگر مجھ پر اللہ تعالیٰ کا یہ فضل وکرم نہ ہوتا تو میری گردن پر صحن کا مٹکا ہوتا جسے میں لیکر کوفہ کی گلیوں میں چکر لگاتا۔

۶۳۳۶- ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، احمد بن الولید، حامد بن یحییٰ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے سفیان کو فرماتے سنا کہ شبیب

بن شیبہ اور اس کے دوست اعمش کے پاس آئے اور دروازے پر کھڑے ہو کر چلانے لگے اے سلیمان! ہمارے پاس باہر آؤ، اعمش نے اندر سے کہا تم کون لوگ ہو؟ تو انہوں نے کہا ہم وہ لوگ ہیں جو آپ کو حجروں کے پیچھے سے پکارتے ہیں تو اعمش نے اندر سے کہا: ان میں سے اکثر بے عقل ہیں۔

اعمش نے صحابہ کرام کا زمانہ پایا ہے، حضرت ابن عمر کی وفات اور حضرت عبداللہ بن زبیر کی شہادت کا واقعہ جب پیش آیا تو اس وقت ۱۳ برس کے تھے، اور جب حضرت جابرؓ کی وفات ہوئی اس وقت وہ ۱۸ سال کے ہو چکے تھے اور جب حضرت ابن ابی اوفیٰؓ کی وفات ہوئی تو ان کی عمر ۲۷ سال تھی اور خادم رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت انسؓ کی وفات کے وقت اعمش ۳۳ برس کے تھے، آپ نے حضرت انس بن مالکؓ کو مکہ میں دیکھا اور وہیں ان سے حدیث کا سماع کیا۔ اسی طرح حضرت ابن ابی اوفیٰؓ کی زیارت کی اور ان سے سماع کیا۔

ان کی ولادت اس سال ہوئی جب ۶۰ھ کو حضرت حسینؓ شہید کئے گئے اور ان کی وفات ۱۴۸ھ میں ہوئی، اعمش سے تابعین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے ان میں سے سلیمان التیمی، محمد بن جحادہ، اور ابان بن تغلب وغیرہ ہیں۔

۶۳۳۷- حبیب بن الحسین، یوسف القاضی، مسدد، عیسیٰ بن یونس، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ اعمش نے فرمایا میں نے حضرت انس بن مالکؓ کو دیکھا کہ وہ مسجد حرام میں نماز پڑھ رہے ہیں، آپ جب رکوع سے سر اٹھاتے تو اپنی کمر کو اتنا قائم رکھتے یہاں تک کہ آپ کا پیٹ بالکل سیدھا ہو جاتا۔

۶۳۳۸- ابراہیم بن عبداللہ، ابوحامد بن جبلہ، (قالا) محمد بن اسحاق، قتیبہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ جریر نے اعمش سے نقل کیا ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالکؓ کو نماز پڑھتے دیکھا۔

۶۳۳۹- ابوجعفر محمد بن محمد بن احمد المقری بغدادی، عبداللہ بن ایوب العربی، معاذ بن اسد، محمد بن محمد، جعفر بن الفریابی، داؤد بن مخراق، الفضل بن موسیٰ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ اعمش حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھا کہ آپ ایک خشک درخت کے پاس سے گزرے تو آپ نے اپنی لاٹھی سے اس کے پتوں کو جھاڑا، جس سے اس کے پتے جھڑنے لگے، آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا بے شک "سبحان الله و الحمد لله و لا اله الا الله و الله اكبر" گناہوں کو ایسے گراتے ہیں جیسے یہ درخت اپنے پتے گرا رہا ہے۔[1]

۶۳۴۰- قاضی ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم، علی بن احمد بن نصر، عاصم بن علی، عبدالملک بن الحسن المعدل، احمد بن یحییٰ حلوانی، احمد بن یونس، (قالا) ابوشہاب عبدربہ بن نافع الخیاط، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ اعمش حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا خرابی ہے مالک کے لئے مملوک وغلام کی طرف سے اور خرابی ہے مملوک وخادم کے لئے مالک کی طرف سے، اور خرابی ہے زور آور کے لئے کمزور کی طرف سے اور کمزور کے لئے زور آور کی طرف سے اسی طرح خرابی ہے غنی کے لئے فقیر کی طرف سے اور فقیر کے لئے غنی کی طرف سے۔[2]

۶۳۴۱- عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، الحسین بن حفص، ابوسلم قائد الاعمش، اعمش سے نقل کرتے ہیں کہ وہ حضرت انس بن مالک سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جبرائیل! کیا تو اپنے رب کو دیکھ سکتا ہے؟ تو جبرائیل امین نے فرمایا میرے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان آگ یا نور کے ستر پردے ہیں۔ میں اگر ان میں سے ادنیٰ پردے کے قریب بھی ہوا تو میں راکھ ہو جاؤں گا۔[1]

۱۔ سنن الترمذی ۳۵۳۳. ومسند الامام أحمد ۳/۱۲۵۲. والأدب المفرد ۶۳۴. وسنن سعید بن منصور ۴/۲۲۵. والترغیب والترھیب ۲/۴۵۳.

۲۔ مجمع الزوائد ۱۰/۳۴۸. وکنز العمال ۲۹.۲۵، ۴۳۹۵۳.

۶۳۴۲-عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، عمر بن حفص بن غیاث، ابی، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ اعمش حضرت انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں سے ایک شخص کی وفات ہوئی تو کسی نے کہہ دیا جا تجھے جنت کی بشارت ہو، اس پر آپ علیہ السلام نے فرمایا کیا تمہیں اس کا فعل معلوم ہے؟ ہوسکتا ہے کہ اس نے کوئی بے ہودہ بات کہہ دی ہو یا بے فائدہ چیز میں بخل سے کام لیا ہو۔

تسبیح والی حدیث میں الفضل، اعمش سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔ اور مملوک والی حدیث میں ابوشہاب متفرد ہیں، جب والی حدیث میں الحسین اکیلے ہیں جو ابومسلم سے مروی ہیں اور حدیث کو عمر اپنے والد حفص سے نقل کرنے میں متفرد ہیں۔

۶۳۴۳-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، (ابی) ابوبکر الطلحی، عبید بن غنام ابوبکر بن ابی شیبہ، ابراہیم بن ابی حصین، محمد بن عبداللہ بن الحضرمی، ہارون بن محمد المستملی، اسحاق بن یوسف الازرق، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ اعمش حضرت ابن ابی اوفیٰؓ سے نقل کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوارج کے متعلق ارشاد فرمایا کہ وہ جہنم کے کتے ہیں۔[2]

کہا جاتا ہے کہ یہ وہ حدیث ہے جس کے بیان کرنے میں اعمش نے اسحاق الازرق کو مخصوص کیا ہے اور یہ بھی ذکر کیا جاتا ہے کہ اسحاق اس کے نقل کرنے میں تنہا نہیں، ثوری کی حدیث بروایت اعمش روایت کی گئی ہے۔

۶۳۴۴-الحسین بن محمد الزبیری، ابوتراب احمد بن حمدون الاعمش، محمد بن ابراہیم بن مسلم، (قالا) سفیان الثوری، ان کے سلسلہ سند میں اعمش سے روایت ہے۔ وہ حضرت ابن ابی اوفیٰؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''خوارج جہنم کے کتے ہیں''۔[3]

۶۳۴۵-ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، یحییٰ بن ہشام، ان کے سلسلہ میں اعمش سے وہ معرور بن سوید سے وہ حضرت ابوذر غفاریؓ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا جو شخص ایک نیکی لیکر آیا تو اس کے لئے اس جیسی دس مزید نیکیاں ہیں اور جو کسی برائی کا مرتکب ہوا تو اس کے لئے اسی کی سزا ہے یا میں بخش دوں، جس نے زمین کو گناہوں سے بھر دیا پھر تائب ہوگیا جبکہ وہ مشرک نہ ہو تو میں اسی کے بقدر اس کے لئے مغفرت بنادوں گا۔

یہ حدیث اعمش کی عالی احادیث میں سے ہے جسے ائمہ اور دوسروں لوگوں نے اعمش سے روایت کیا ہے۔

۶۳۴۶-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ فرماتے ہیں اعمش نے فرمایا کہ میں نے زید بن وہب کو حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت کرتے سنا، فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، عنقریب تم میرے بعد ایسے معاملات دیکھو گے جنہیں تم انوکھا سمجھ رہے ہوں گے، فرماتے ہیں ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ایسی حالت میں آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا تم لوگ ان کا وہ حق جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے بنایا ادا کرتے رہو، اور اللہ تعالیٰ سے اپنا حق مانگو۔[4]

اعمش کی روایت کردہ عالی احادیث میں سے صحیح اور متفق علیہ حدیث ہے جسے ثوری، زائدہ، ابوعوانہ، عبدالعزیز بن مسلم، عیسیٰ بن یونس، حفص، جریر، وکیع اور ابومعاویہ وغیرہ نے اعمش سے نقل کیا ہے۔

۶۳۴۷-ابوطاہر محمد بن الفضل بن محمد اسحاق بن خزیمہ، جدی محمد بن اسحاق بن خزیمہ، محمد بن موسیٰ الحرشی، سہیل بن عبداللہ،

---

[1] تاریخ أصبهان ۱/ ۲۷۵.

[2،3] سنن ابن ماجة ۱۷۳. ومسند الامام أحمد ۴/ ۳۵۵. والمعجم الكبير للطبراني ۸/ ۳۲۴. والصغير ۲/ ۱۱۷. والسنة لابن أبي عاصم ۲/ ۴۳۸. وتاريخ أصبهان ۲/ ۳۲۴ والعلل المتناهية ۱/ ۱۶۳.

[4] صحيح البخاري ۹/ ۵۹، ۳/ ۱۵۰، ۴/ ۱۱۵، ۳۸۷. وفتح الباري ۱۳/ ۷۵.

سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے اعمش سے سنا وہ زید بن وھب کے حوالہ سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا (اعمال لکھنے والے) دومحافظ فرشتے جب کسی بندے اور بندی کے پاس آتے ہیں تو ان کے پاس ایک مہر زدہ کتاب ہوتی ہے جس میں بندے اور بندی کا ہر بول لکھتے ہیں، پھر جب دونوں جانے کا ارادہ کرتے ہیں تو ان میں سے ایک دوسرے سے کہتا ہے، تمہاری مہر زدہ کتاب میں جو کچھ ہے اسے مٹادو، چنانچہ وہ ایسا ہی کرتا ہے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس میں کچھ لکھا ہی نہیں، یہی اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: مایلفظ من قول الا لدیه رقیب عتید، بندہ کوئی بات نہیں کرتا مگر اس کے پاس ایک تیار بیٹھا منتظر ہے۔[۱] (ق ۱۸)

یہ حدیث اعمش کے طریق سے غریب ہے ہم نے اسے صرف حرشی عن سہیل کی سند سے لکھا ہے۔

۶۳۴۸-عبداللہ بن الحسن بن بندار، محمد بن اسماعیل الصائغ، قبیصہ بن عقبہ، سفیان ثوری، ان کے سلسلہ سند میں اعمش سے بحوالہ ابووائل وہ عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی کے لئے مناسب نہیں کہ وہ یہ کہے کہ میں یونس بن متی علیہ السلام سے افضل ہوں۔[۲]

۶۳۴۹-محمد بن عبداللہ الحاسب ایک پوری جماعت سمیت نقل کرتے ہیں، محمد بن عبداللہ الحضرمی، عبیداللہ بن عمر الاموی، طلحہ بن زید، ان کے سلسلہ سند میں اعمش سے روایت ہے وہ ابووائل سے وہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس کی بیٹی ہو پھر اس نے اس کی اچھی تربیت کی ہو اسے عمدہ تعلیم دی ہو، اور جو نعمتیں اللہ تعالیٰ نے اسے عطا کی ہیں سب میں اسے شریک کیا ہو تو یہ لڑکی اس کے لئے آگ سے حجاب و پردہ ہوگی۔[۳]

اعمش کی سند سے غریب حدیث ہے اسے اموی طلحہ سے نقل کرنے میں تنہا ہیں۔

۶۳۵۰-ابواسحاق بن حمزہ (املاء) عبداللہ بن زیدان، محمد بن عبید بن ثعلبہ الحمانی، عمر بن عبید، ان کے سلسلہ سند میں اعمش سے وہ ابووائل سے آپ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو رخصت کرتے ہوئے بطور دعا فرمایا، اللہ تعالیٰ تقویٰ کو تمہارا زادراہ بنائے، تمہارے گناہ بخشے اور خیر کو تم سے ملائے۔[۴]

اعمش کی سند سے غریب حدیث ہے ہم نے صرف عمر بن عبید کی سند سے اسے لکھا ہے۔

۶۳۵۱-ابوبکر محمد بن الحسن، محمد بن غالب تمتام، سعد بن محمد العوفی، محمد بن طلحہ، ان کے سلسلہ سند میں اعمش سے روایت ہے وہ ابووائل، وہ حضرت حذیفہؓ سے نقل کرتے ہیں، فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ موٹا اور باریک ریشم استعمال نہ کرو، سونے چاندی کے برتنوں میں نہ پیو، اس واسطے کہ یہ چیزیں دنیا میں کافروں کے لئے ہیں اور تمہارے لئے آخرت میں ہیں۔[۵]

اعمش کی سند سے غریب حدیث ہے ہم نے اسے اسی طرح تحریر کیا ہے۔

۱۔ تفسیر القرطبی ۱۱/۱۷. صحیح البخاری ۱۹۳/۴.

۲۔ سنن الترمذی ۱۸۳. ومسند الامام أحمد ۲۴۲/۱، ۳۹۰. ومجمع الزوائد ۲۰۹/۸. والدر المنثور ۳۳۴/۴. وکنز العمال ۳۵۵۷۵.

۳۔ تفسیر القرطبی ۱۱۸/۱۰. وفتح الباری ۴۲۸/۱۰. وتنزیه الشریعة ۲۰۱۷. والفوائد المجموعة ۱۳۲. وکشف الخفا ۴۹۹/۱. وکنز العمال ۴۵۳۹۱.

۴۔ سنن الترمذی ۳۴۴۴. وعمل الیوم واللیلة لابن السنی ۴۹۶، ۴۹۷، ۵۰۰، ۵۲۷، اتحاف السادة المتقین ۳۲۵/۴، ۴۰۲، ۴۰۲. والمطالب العالیة ۱۹۰۸. ومشکاة المصابیح ۲۴۳۷. وکنز العمال ۱۷۴۸۱، ۱۷۵۹۴.

۵۔ صحیح البخاری ۹۹/۷، ۱۴۶. وصحیح مسلم، کتاب اللباس باب ۲۰ ونصب الرایة ۲۲۰/۴. ۲۲۲.

۶۳۵۲- ابوبکر بن خلاد، الحارث بن ابی اسامہ، محمد بن اسحاق، اسرائیل، ان کے سلسلہ سند میں اعمش سے وہ ابراہیم سے وہ علقمہ سے آپ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مومن آدمی نہ طعنہ زن ہوتا ہے نہ لعنت کن، نہ فحش گو اور نہ بے ہودہ گو ہوتا ہے۔[1]

۶۳۵۳- فاروق الخطابی، ہشام بن علی السیرانی، عبدالحمید بن بحر ابوسعید الکوفی، منصور بن ابی الاسود، ان کے سلسلہ سند میں اعمش سے وہ ابراہیم سے وہ علقمہ سے بحوالہ عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حسن وحسین رضی اللہ عنہما نوجوانان اہل جنت کے سردار ہیں۔[2]

۶۳۵۴- ابوالہیثم احمد بن محمد بن غوث الھمدانی، حسن بن حباش، ہارون بن حاتم، یحییٰ بن عیسیٰ الرملی، ان کے سلسلہ سند میں اعمش سے وہ ابراہیم سے بحوالہ علقمہ وہ عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علیؓ کے چہرے کی طرف دیکھنا (بھی) عبادت ہے۔[3]

۶۳۵۵- سلیمان بن احمد، احمد بن عبیداللہ بن جریر بن جبلہ، ابی بشر بن عبیداللہ الدراسی، محمد بن حمید العتکی، ان کے سلسلہ سند میں اعمش سے، وہ ابراہیم سے بواسطہ علقمہ، آپ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سخی کے گناہوں سے درگذر کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کی لغزش کے وقت اس کا ہاتھ تھامتے ہیں۔[4]

۶۳۵۶- سلیمان بن احمد، احمد بن محمد بن صدقہ، حماد بن حسن بن عنبسہ، حجاج بن نصیر، قاسم بن مطیب، ان کے سلسلہ سند میں اعمش سے بحوالہ ابراہیم، علقمہ، عبداللہ بن مسعودؓ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بے شک مومن کی جان پسینے کی طرح نکلتی ہے، اور کافر کی روح ایسے بہتی ہے جیسے گدھے کی سانس، اور مومن کسی برائی کے ارتکاب میں سرگرم رہتا ہے جس کی وجہ سے موت کے وقت اس پر سختی کی جاتی ہے تاکہ یہ ذریعہ کفارہ بن جائے، اور کافر کسی نیکی میں مصروف عمل رہتا ہے جس کی وجہ سے موت کے وقت اس کے ساتھ آسانی کا معاملہ کیا جاتا ہے تاکہ اسے اس نیکی کا بدلہ (دنیا میں ہی) دے دیا جائے۔[5]

۶۳۵۷- محمد بن عمر بن سالم، احمد بن عمرو بن خالد السّلفی، (یہ حدیث میں نے صرف انہی سے سنی ہے) ابی، عبیداللہ بن موسیٰ، سفیان ثوری، ان کے سلسلہ سند میں اعمش سے وہ ابراہیم سے وہ علقمہ سے بحوالہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ:

حضرت فاطمہؓ پر رخصتی والے دن کی صبح کپکپی طاری ہوئی تو آپ علیہ السلام نے ان سے فرمایا فاطمہ! تمہارا خاوند دنیا میں سردار اور آخرت میں نیک لوگوں میں سے ہوگا، فاطمہ! میں نے جب تمہاری علی کے ساتھ نسبت طے کرنے کا ارادہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے جبرائیل امین کو حکم دیا، وہ چوتھے آسمان میں کھڑے ہوئے اور فرشتوں کی صفیں بنوائیں پھر ان کے سامنے خطبہ دیا، اس کے بعد میں نے علی سے

۱۔ سنن الترمذی ۱۹۷۷. والسنن الکبری للبیهقی ۱۰/ ۱۹۳، ۲۴۳. والمستدرک ۱/ ۱۲. وصحیح ابن حبان ۴۸. والأدب المفرد ۳۱۲، ۳۳۲. ومجمع الزوائد ۱/ ۹۷، ۸/ ۷۲.

۲۔ سنن الترمذی ۳۷۶۸. وسنن ابن ماجه ۱۱۸. والمستدرک ۳/ ۱٦٦. ۱٦۷. ۹/ ۱۱۹.

۳۔ الموضوعات لابن الجوزی ۱/ ۳۵۸، ۳٦۰، ۳٦۱. واللآلیء المصنوعة ۱/ ۱۷۸. وتنزیه الشریعة ۱/ ۳۸۲. والفوائد المجموعة ۳۵۹.

۴۔ مجمع الزوائد ٦/ ۲۸۲. واتحاف السادة المتقین ۸/ ۱۷۴. وکنز العمال ۱۲۹۸۳. وتاریخ بغداد ۱۴/ ۹۸.

۵۔ سنن الترمذی ۹۸۰. ومجمع الزوائد ۲/ ۳۲٦. وأمالی الشجری ۲/ ۲۹۵، ۲۹۸.

تمہاری نسبت طے کر دی، اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے جنت کے درختوں کو حکم دیا تو انہوں نے سب کچھ فرشتوں پر نچھاور کر دیا، سو ان میں سے جس نے اس دن جو چیز لی وہ اس کی بنسبت جو ان کے علاوہ دوسروں نے لی زیادہ ہے میں اس پر قیامت تک فخر کروں گا۔

حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ فاطمہ دیگر عورتوں پر فخر کرتی تھیں کیونکہ یہ پہلی خاتون ہیں جن کا خطبہ حضرت جبرائیل امین نے پڑھا۔

ثوری کی اعمش سے روایت کردہ غریب حدیث ہے، عبید اللہ بن موسیٰ اور ان سے اوپر کے راوی عالیشان ثقات ہیں جبکہ عمرو بن خالد سلفی کے حالات میں کلام ہے۔

۶۳۵۸- عبد اللہ بن جعفر، ابو مسعود احمد بن فرات، یعلی بن عبید، ان کے سلسلہ سند میں اعمش سے وہ ابو صالح سے بحوالہ حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگوں میں سب سے برا شخص اسے پاؤ گے جو دوغلا پن اختیار کئے ہوئے ہو اعمش نے فرمایا جو ان کے پاس ایک چہرے سے آئے اور دوسروں کے پاس دوسرے چہرے کے ساتھ۔[۱]

۶۳۵۹- عبد اللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبد اللہ، عبد اللہ بن مسلمہ، عبد العزیز بن مسلم، ان کے سلسلہ سند میں اعمش سے وہ ابو صالح سے بحوالہ حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ابن آدم (انسان) آیت سجدہ پڑھ کر سجدہ کرتا ہے تو شیطان جدا ہو کر روتا ہے اور کہتا ہے ہائے افسوس! انسان کو سجدے کا حکم ہوا تو اس نے سجدہ کیا، جس کے نتیجہ میں اسے جنت ملے گی اور مجھے سجدے کا کہا گیا میں نے نافرمانی کی جس کی پاداش میں مجھے جہنم ملے گی۔[۲]

۶۳۶۰- احمد بن جعفر بن معبد، یعقوب بن ابی یعقوب، عبد اللہ بن رجاء، زائدہ، ان کے سلسلہ سند مین اعمش سے بروایت ابی صالح، حضرت ابی ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپ نے فرمایا اپنے سے کم درجہ لوگوں کو دیکھو یہ اس بات کے زیادہ قریب ہے کہ تم لوگ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناقدری نہیں کرو گے۔[۳]

۶۳۶۱- احمد بن جعفر، احمد بن عصام، روح بن عبادہ، شعبہ، سلیمان، ذکوان، ان کے سلسلہ سند میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کسی کا پیٹ گندے پانی سے بھر جائے یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ شعر سے بھر جائے۔[۴]

۶۳۶۲- احمد بن ابراہیم بن یوسف، محمد بن زکریا، عمرو بن مرزوق، شعبہ، ان کے سلسلہ سند میں اعمش سے وہ ابو صالح سے بحوالہ حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدمی اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر نماز کے لئے نکلتا ہے اور نماز کے علاوہ اس کا کوئی کام نہیں ہوتا تو ہر قدم پر اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند کرتے اور ایک گناہ ختم کرتے جاتے ہیں۔[۵]

۱۔ مسند الامام أحمد ۲/ ۴۹۵.

۲۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان ۱۳۳. وسنن ابن ماجة ۱۰۵۲. ومسند أحمد ۲/ ۴۴۰. وصحیح ابن خزیمة ۵۴۹، ومشکاة المصابیح ۸۹۵. ونصب الرایة ۲/ ۱۷۸. والترغیب والترهیب ۲/ ۲۵۶.

۳۔ مسند الامام أحمد ۲/ ۲۵۴. وفتح الباری ۱۱/ ۳۲۲. وصحیح مسلم کتاب الزهد المقدمة ۹. وسنن الترمذی ۲۵۱۳. وسنن ابن ماجة ۴۱۴۲.

۴۔ صحیح البخاری ۸/ ۴۵. وصحیح مسلم، کتاب الشعر ۷، ۸، ۹، ۱۰. وفتح الباری ۱۰/ ۵۴۸.

۵۔ سنن الترمذی ۶۰۳. وکنز العمال ۲۰۳۰۴.

۲۸۹۔ حبیب بن ابی ثابت[ا]

شیخ رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے کہ ان محترم بزرگوں میں سے عبادت گزار، کشادہ دست، اپنے مولیٰ و رازق پر بھروسہ رکھنے والے قراء کو شکم سیر کرنے والے، بے عقلوں کو علم سکھانے والے، حبیب بن ابی ثابت ہیں، جنہوں نے تواضع اختیار کی اور بلند مقام پایا، استطاعت ظاہر کی اور فائدہ اٹھایا۔

۶۳۶۳-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوسعید، ابوبکر بن عیاش، ابویحییٰ القتات فرماتے ہیں میں حبیب بن ابی ثابت کے ہمراہ طائف آیا تو ایسا لگ رہا تھا کہ ان کے پاس کوئی نبی آیا ہے۔

۶۳۶۴-احمد بن اسحاق، الحسین بن ہارون، محمد بن زکریا بن بکار، وافر بن سلیمان، ابوسنان، ان کے سلسلہ سند میں حبیب بن ابی ثابت سے روایت ہے فرماتے ہیں جس نے اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنی جبین کو رکھ دیا تو وہ کبر سے بری ہو گیا۔

۶۳۶۵-عبداللہ بن محمد، علی بن اسحاق، الحسین بن الحسن، عبداللہ بن مبارک، ابوحیان تیمی، ان کے سلسلہ سند میں حبیب بن ابی ثابت سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہا جاتا تھا اللہ تعالیٰ کے پاس اس کے گھر آؤ' اس لئے کہ اس کے گھر میں اس جیسا کوئی نہیں رہتا اور نہ کوئی اللہ تعالیٰ سے زیادہ حق سے واقف ہے۔

۶۳۶۶-ابومحمد بن حیان، علی بن سعید، ابوعقیل الجمال، خالد بن یزید العرنی، کامل ابی العلاء، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ حبیب بن ابی ثابت نے قراء پر ایک ہزار خرچ کیا۔

۶۳۶۷-ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، زیاد بن ایوب، ہشیم، اسماعیل بن سالم، ان کے سلسلہ سند میں حبیب بن ثابت سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں، سنت یہ ہے کہ جب آدمی کسی قوم سے حدیث بیان کرے تو پوری طرح ان کی طرف متوجہ ہو اور ان میں سے دوسروں کو چھوڑ کر کسی کو خاص نہ کرے۔

۶۳۶۸-ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، اسماعیل بن ابی الحارث، احمسی، ابوبکر بن عیاش، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے حبیب بن ثابت کو سجدے میں دیکھا، اگر میں انہیں دیکھ لیتا تو میں کہتا کہ وہ تو مردہ ہیں لمبا سجدہ کرنے کی وجہ سے۔

۶۳۶۹-محمد بن ابراہیم، (اپنی کتاب میں نقل کرتے ہیں) محمد بن احمد بن راشد، ابراہیم بن سعید الجوھری، زید بن الحباب، سفیان، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ زبید نے فرمایا مجھے یہ بات پسند ہے کہ میرے لئے ہر چیز میں نیت ہو یہاں تک کہ کھانے اور پینے میں بھی، او رحبیب نے فرمایا میں نے اپنے نفس کے علاوہ کسی سے کوئی پسندیدہ چیز نہیں قرض مانگی، میں اس سے کہتا ہوں، اے نفس! مجھے مہلت دے، یہاں تک کہ وہاں سے کوئی چیز آئے جو مجھے پسند ہے۔

۶۳۷۰-ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، محمد بن حسان الازرق، قبیصہ، سفیان، ان کے سلسلہ سند میں حبیب بن ابی ثابت سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم نے اسے یعنی حدیث کو طلب کیا، اور ہماری یہ مراد نہ تھی پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کے بعد نیت کی توفیق بخشی یعنی حدیث میں۔

۶۳۷۱-عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبدالرحمن بن محمد بن سلم، ھناد بن السری، ابواسامہ، فزاری، اسلم المنقری، ان کے سلسلہ سند میں حبیب بن ابی ثابت سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضرت یعقوب علیہ السلام اتنے ضعیف العمر ہو گئے تھے ان کے آبرو کپڑے ایک ٹکڑے کے

ا۔ طبقات ابن سعد ۶/ ۳۲۰. والتاریخ الکبیر ۲/ت ۲۵۹۲. والجرح ۳/ت ۴۹۵، والمیزان ۱/ ۴۵۱. والکاشف ۱/ ۲۰۱. وتھذیب الکمال ۱۰۷۹ (۳۵۸/۵)

ذریعے اٹھائے جاتے ،ان سے کسی نے کہا میں آپ کی جو یہ حالت دیکھ رہا ہوں اس کا سبب کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا لمبی عمر، غموں کی بھر مار، پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی بھیجی ،اے یعقوب! کیا تمہیں مجھ سے کوئی شکایت ہے؟ تو انہوں نے عرض کی ،اے پروردگار! یہ ایک غلطی تھی جو مجھ سے سرزد ہوگئی آپ اسے معاف فرمائیے۔

حبیب بن ابی ثابت نے متعدد صحابہ کرامؓ سے روایات کی ہیں۔ ان میں حضرت ابن عباس، ابن عمر، جابر، حکیم بن حزام، انس بن مالک، ابن ابی اوفی، اور ابوالفضل رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین شامل ہیں، اسی طرح بیشتر تابعین کرام سے بھی روایت کرتے ہیں جن میں عبدالعزیز بن ابی رفیع، شیبانی اور اعمش وغیرہ قابل ذکر حضرات ہیں۔

۶۳۷- حبیب بن حسن، محمد بن لیث الجوھری، عبدالرحمٰن بن یونس رقی، عطاء بن مسلم، علاء بن میسب، ان کے سلسلہ سند میں حبیب بن ابی ثابت سے بحوالہ حضرت ابن عباسؓ روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ایک شخص قتل ہوگیا جس کے قاتل کا پتہ نہیں چل رہا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں مقدمہ پیش ہوا، آپ نے حمد وثناء کے بعد فرمایا: اے لوگو! تمہارے درمیان ایک شخص قتل ہو جاتا ہے اور اسکے قاتل کا علم نہیں ہوتا اگر آسمان وزمین والے کسی مسلمان آدمی کے قتل پر جمع ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ ان سب کو عذاب دے گا۔[1]

حبیب کی سند سے غریب حدیث ہے العلاء ان سے نقل کرنے میں اکیلے ہیں۔

۶۳۷- ابوبکر بن خلاد، الحارث بن ابی اسامہ، داؤد بن رشید، عطاء بن مسلم، العلاء بن میسب، ان کے سلسلہ سند میں حبیب بن ابی ثابت سے بحوالہ حضرت ابن عباسؓ روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین رکعت وتر ادا فرمائے اور رکوع سے پہلے قنوت پڑھا۔

حبیب وعلاء کی سند سے غریب حدیث ہے عطاء نقل کرنے میں متفرد ہیں۔

۶۳۷- سلیمان بن احمد، احمد بن رشیدین، زھیر بن عباد، ابوبکر الزھری، اعمش، انکے سلسلہ سند میں حبیب بن ابی ثابت سے بحوالہ حضرت ابن عمرؓ روایت ہے، فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ مومن جو لوگوں سے ملتا جلتا ہے اور لوگ اسے اذیت پہنچاتے ہیں اور وہ ان کی اذیتوں پر صبر کرتا ہے اس مومن سے افضل ہے جو لوگوں سے اختلاط نہیں رکھتا کہ اسے تکلیف پہنچائیں اور وہ ان کی تکالیف پر صبر سے کام لے۔[2]

حبیب اور اعمش کی سند سے غریب حدیث ہے زاھری نقل کرنے میں تنہا ہیں۔

۶۳۷- ابواحمد محمد بن احمد (پوری جماعت سمیت نقل کرتے ہیں) ابوخلیفہ مسدد، ابوالاحوص، عبدالعزیز بن رفیع، ان کے سلسلہ سند میں حبیب بن ابی ثابت سے بحوالہ حضرت ابن عمرؓ روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنے غلام میں ایک حصہ دار کو آزاد کیا تو وہ اپنے ساتھ شریک لوگوں کے حصوں کا ضامن ہوگا۔[3]

حبیب اور عبدالعزیز کی سند سے غریب حدیث ہے ہم نے صرف ابوالاحوص کی حدیث سے لکھا ہے۔

۶۳۷- حبیب بن حسن، عمر بن حفص سدوسی، عاصم بن علی، حسان بن ابراہیم، سعید بن مسروق، ان کے سلسلہ سند میں حبیب بن ابی

---

۱. الترغیب والترھیب ۲۹۴/۳. وکنز العمال ۳۸۲۴۱.
۲. سنن ابن ماجۃ ۴۰۳۲. والسنن الکبری للبیھقی ۸۹/۱۰. والمصنف لابن أبی شیبۃ ۵۶۵/۸. وتاریخ أصبھان ۱۷۵/۱.
۳. فتح الباری ۵۱۲/۱۰.
۴. صحیح البخاری ۱۸۹/۳. وصحیح مسلم، کتاب الایمان ۴۷.

ثابت سے روایت ہے۔ وہ حضرت جابر بن عبداللہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پاس بحرین کا مال آیا تو آپ نے اعلان فرمایا جس کے پاس حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی وعدہ ہو تو وہ کھڑا ہو جائے (جابر فرماتے ہیں) میں اٹھ کھڑا ہوا میں نے کہا میرا حضور کے پاس عہد ہے تو انہوں نے فرمایا تمہارا کیا وعدہ ہے؟ میں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے مال عطا کیا تو میں تمہیں اتنی اتنی مقدار، آپ نے دونوں ہتھیلیوں سے اشارہ کیا تھا بھر کر دوں گا، تو حضرت ابوبکرؓ نے جیسا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ فرمایا تھا بھر کر دیا۔

یہ ابن المنکدر کی حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ہے۔

۶۳۷۷-عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن جعفر الجمال، یعقوب بن اسحاق دشتکی، الحمانی، الحسن بن عمارہ، ان کے سلسلہ سند میں حبیب بن ابی ثابت سے روایت ہے۔ وہ حضرت انس بن مالکؓ سے نقل کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونی کپڑا پہنتے، زمین پر سوتے، زمین کی (اُگی ہوئی) چیزیں کھاتے، دراز گوش (گدھے) پر سواری کرتے، اپنے پیچھے کسی کو بٹھا لیتے، بکری کے پاؤں باندھ کر اس کا دودھ دوہتے اور غلام کی دعوت قبول فرمالیتے تھے۔

حبیب کی سند سے غریب حدیث ہے جو انہوں نے حضرت انسؓ سے نقل کی ہے حسن اس کی روایت کرنے میں منفرد ہیں۔

۶۳۷۸-جعفر بن محمد بن عمرو، مسعر، ابوعون، ابوصالح الحنفی، وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں، آپ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن مجھے اور حضرت ابوبکر کو فرمایا تمہارے ایک طرف جبرئیل امین ہیں اور دوسری طرف میکائیل ہیں اور اسرافیل ایک بہت بڑا فرشتہ ہے جو جنگوں میں حاضر ہو کر صف میں کھڑا ہوتا ہے۔[۱]

اسے شریک اور لوگوں نے مسعر سے روایت کیا ہے۔

۶۳۷۹-ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، حسین بن قتیبہ، مسعر، محمد بن جحادہ، وہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں۔ فرمایا ایک شخص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جہاد میں شرکت کی اجازت طلب کرنے آیا تو آپ علیہ السلام نے ان سے فرمایا کیا تمہارے والدین زندہ ہیں؟ اس نے جواب دیا جی زندہ ہیں، آپ نے فرمایا جاؤ ان کے پاس بیٹھو، اور دوسری روایت میں ہے ان کی خدمت کر کے جہاد کرو۔[۲]

مسعر اور محمد بن جحادہ کی سند سے غریب حدیث ہے جبکہ صحیح اور مشہور یہ ہے کہ مسعر، حبیب بن ابی ثابت سے وہ ابوالعباس شاعر سے جن کا نام سائب بن فروخ تھا وہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔

۶۳۸۰-احمد بن حسن بن سہل واعظ حمصی، ابونعیم محمد بن جعفر رملی، جعفر طیالسی، اسماعیل بن ابراہیم رمجانی، الصلت بن الحجاج، مسعر، محمد بن جحادہ، ان کے سلسلہ سند میں حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رمضان کی ابتدا سے رمضان کی اخیر تک باجماعت نماز پڑھتا رہا تو اس نے لیلۃ القدر کا اپنا حصہ پالیا۔

یہ حدیث متن و سند کے لحاظ سے غریب ہے، ہم نے اسے صرف اسی طرح لکھا ہے۔

۶۳۸۱-محمد بن عمرو بن غالب، محمد بن احمد بن المؤمل، محمد بن عوف، کثیر بن عبید، وکیع، مسعر، محمد بن جحادہ، حسن، ان کے سلسلہ سند میں حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا وہ اونٹ (حج میں قربانی کے لئے) ہنکائے لے جا رہا تھا آپ نے فرمایا اس پر سوار ہو جاؤ، اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ قربانی کا اونٹ ہے فرمایا میں کہہ رہا ہوں اس

۱۔ المستدرک ۳/۱۳۴. وکنز العمال ۳۰۰۱۰.

۲۔ صحیح البخاری ۴/۷۱. وصحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ ۵.

پر سوار ہو جاؤ، بے وقوف کہیں کے۔[1]

اس حدیث کو کثیر سے نقل کرنے میں محمد بن عوف منفرد ہیں مسعر کی محمد بن جحادہ، انکی اپنے والد وغیرہ کی سند سے بیشتر احادیث ہیں جن میں محمد بن جحادہ منفرد ہیں۔

۶۳۸۲ - محمد بن اسحاق، ابراہیم بن سعدان، بکیر بن بکار، سعد، ابن سحیم، ان کی سند میں ہے فرماتے ہیں۔ میں نے حضرت ابن عمرؓ سے سنا، فرماتے ہیں میں غسل کرکے پھر (اپنی بیوی کے ساتھ) چمٹ کر گرمی حاصل کرتا۔

۶۳۸۳ - ابواحمد محمد بن محمد بن احمد حافظ، احمد بن حمدون بن عمارہ، محمد بن ابراہیم، ابونعیم بن عدی، اسحاق بن ابراہیم طلقی، عفان بن یسار باھلی، مسعر بن کدام، جامع بن ابی راشد، ابووائل، ان کی سند میں حضرت عبداللہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کو اس طرح تشہد سکھاتے تھے، التحیات للہ والصلوات والطیبات، السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشھد ان لاالہ الا اللہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ.

ہم نے اس حدیث کو مسعر کی سند سے مرفوعاً کہیں نہیں لکھا سواء اسحاق بن ابراہیم طلقی عن عفان کے طریق کے جس سے ابن حمدون نے روایت کیا ہے۔

۶۳۸۴ - ابومحمد بن حیان، عباس بن محمد بن مجاشع، محمد بن یعقوب، حسان بن ابراہیم، مسعر ابی شجرہ جامع بن شداد، حسان ان کے سلسلہ سند میں ہے۔ فرماتے ہیں میں حضرت عثمان کے لئے ان کے وضوء کا پانی رکھتا، میں نے ان سے سنا وہ فرما رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان بھی فرض وضو پوری طرح کرتا ہے پھر پانچ نمازیں ادا کرتا ہے تو یہ وضو پانچوں نمازوں میں ہونے والی لغزشوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔

مسعر سے کئی لوگوں نے روایت کیا ہے اور میرے علم کے مطابق حسان کے علاوہ کسی نے اسے مرفوعاً نقل نہیں کیا ہے۔

۶۳۸۵ - عبداللہ بن حسین بن بالویہ الوراق، محمد بن احمد بن یوسف بن عیسیٰ، اسحاق بن یونس، نعیم بن میسرہ، مسعر، جعفر بن محمد، ان کے سلسلہ سند میں ان کے والد سے وہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سورج طلوع ہونے سے پہلے ایک جماعت کے پاس سے نکلے۔

مسعر عن جعفر کی سند سے غریب حدیث ہے ہم نے صرف اسی طرح لکھا ہے جبکہ مسعر نے جابر جعفی، جمیع بن عفیر، جواب بن یزید، جراد بن مجالد، اور جبیر سے روایت کی ہے۔

۶۳۸۶ - عباس بن بن احمد کنانی، اسماعیل بن محمد مزنی، عبدالحمید بن عبداللہ اموی، محمد بن یعلی، مسعر، ان کے سلسلہ سند میں حبیب بن ثابت سے وہ زید بن وھب سے، بحوالہ حضرت ابوذر نقل کرتے ہیں فرماتے ہیں میں ایک رات آیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ میں آپ کے پیچھے ہولیا، چاندنی رات تھی، آپ نے مڑ کر مجھے دیکھ لیا، فرمایا ارے یہ کون ہے؟ میں نے کہا، ابوذر ہوں، آپ نے فرمایا زیادہ (مال) والے قیامت کے دن کم (حصے) والے ہوں گے، مگر جسے اللہ تعالیٰ خیر عطا فرمائے، اس وقت آپ اپنے ہاتھوں سے اپنے آگے پیچھے دائیں بائیں اشارہ کر رہے تھے۔[2]

مسعر عن حبیب کی سند سے غریب حدیث ہے عبدالحمید اموی اس میں متفرد ہیں۔

۶۳۸۷ - محمد بن حسن بن علی قطینی، محمد بن معاذ بن عیسیٰ بن ضرار ھروی، ابوعلی احمد بن عبداللہ جوباری، وکیع بن جراح، مسعر، ان کے سلسلہ

۱۔ صحیح البخاری ۴/۸، ۸/۴۶. وصحیح مسلم، کتاب ۷۱.

۲۔ صحیح البخاری ۳/۱۵۲، ۸/۱۱۷. وصحیح مسلم، کتاب الزکاۃ ۳۲. وفتح الباری ۵/۵۵.

سند میں حبیب بن ثابت سے وہ زید بن وھب سے بحوالہ عمر بن خطاب نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ قیامت کے دن توبہ انتہائی خوبصورت اور عمدہ خوشبو میں لائی جائے گی جس کی خوشبو صرف مومن ہی سونگھ سکے گا، کافر کہے گا ہائے افسوس! وہ تو تیرے لئے ہے، ان کو گمان ہوگا کہ مؤمنین وہ انتہائی اچھی خوشبو سونگھ رہے ہیں جبکہ ہمیں اسکا کچھ پتہ نہیں۔

آپ نے فرمایا توبہ ان سے کلام کرے گی وہ کہے گی اگر تم لوگ دنیا میں مجھے قبول کرتے تو آج تمہاری خوشبو بھی اچھی ہوتی، فرماتے ہیں کافر کہے گا میں ابھی تجھے قبول کرتا ہوں، آپ نے فرمایا پھر ایک فرشتہ آسمان سے نداد ے گا اگر تم دنیا اور جو کچھ اس میں سونا چاندی ہے اور ہر وہ چیز لے آؤ جو دنیا میں ہے تب بھی تمہاری توبہ قبول نہیں ہوگی، پھر توبہ ان سے برأت کا اظہار کرے گی، فرشتے بھی برأت کریں گے پھر داروغہ آئیں گے سو جس سے اچھی خوشبو سونگھیں گے اسے چھوڑ دیں گے اور جس سے اچھی خوشبو نہ پائیں گے اسے جہنم میں ڈال دیں گے۔[1]

مسعر کی سند سے غریب حدیث ہے جو باری اور اسماعیل بن یحییٰ تیمی دونوں سے متروک ہیں۔

۶۳۸۸ - ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، حسن بن قتیبہ، مسعر، ان کے سلسلہ سند میں حبیب بن ابی ثابت سے بحوالہ ابوالعباس وہ حضرت عبداللہ بن سے عمرؓ روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں، ایک شخص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جہاد میں جانے کی اجازت طلب کرنے آیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کیا تمہارے والدین زندہ ہیں؟ اس نے کہا جی ہاں، آپ نے فرمایا ان کی خدمت کر کے جہاد کرو۔

مسعر کی سند سے مشہور حدیث ہے جسے ان سے سلیمان تیمی، ابن عیینہ اور لوگوں نے نقل کیا ہے۔

۶۳۸۹ - جعفر بن محمد صائغ، محمد بن سابق، مسعر، ان کے سلسلہ سند میں حبیب بن ابی ثابت سے وہ طاؤس سے بحوالہ ابن عمرؓ نقل کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا رات کی نماز دو دو رکعت ہے اور جب صبح ہونے کے قریب ہو تو ایک رکعت ہے۔

مسعر عن حبیب کی سند سے مشہور صحیح روایت ہے۔

۶۳۹۰ - محمد بن عمر بن سلم، محمد بن مظفر، عبیداللہ بن ثابت کوفی، ان کے سلسلہ سند میں حبیب بن ابی ثابت سے روایت ہے وہ سعید بن جبیر سے بحوالہ ابن عباسؓ نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دعا میں یوں کہا کرتے تھے اے اللہ! ہمیں اپنا فضل عطا فرما اپنے رزق سے محروم نہ رکھیو، اور جو کچھ آپ نے ہمیں عطا کیا ہے اس میں برکت دیں، اور ہمارے دلوں میں غنا رکھ دیں، اور جو کچھ اپنے پاس ہے اس میں سے ہماری رغبت پیدا فرما دیں۔[2]

مسعر کی سند سے غریب حدیث ہے وکیع ان سے نقل کرنے میں اکیلے ہیں۔

۶۳۹۱ - جعفر بن محمد بن عمر، ابوحصین وداعی، یحییٰ بن عبدالحمید حمانی، ابوبکر بن عیاش، ابوحصین، ان کے سلسلہ سند میں حبیب بن ابی ثابت سے بحوالہ حضرت حکیم بن حزامؓ روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں قربانی کا جانور خریدنے کے لئے ایک دینار دیا۔ چنانچہ انہوں نے اسے خریدا، اتنے میں ان کے پاس ایک آدمی آیا جو نفع میں لینا چاہتا تھا آپ نے اس کے ہاتھ بیچ دیا، یوں وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک دینار اور قربانی کا جانور لیکر حاضر ہوئے، اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے آپ کے لئے قربانی کا جانور خریدا اور اسے بیچ کر ایک دینار نفع کمایا، آپ علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہاری تجارت اور تمہارے سودے میں برکت عطا فرمائے، آپ نے قربانی

۱۔ الموضوعات لابن الجوزی ۱۱۹/۳۔

۲۔ المصنف لابن شیبة ۲۸۳/۱۰. وکنز العمال ۳۸۰۱.

کا جانور ذبح کر دیا اور دینار صدقہ کر دیا۔[1]

حبیب سے صرف ابوحصین نے اسے روایت کیا ہے۔

۶۳۹۲- عبداللہ بن محمد، محمد بن اسماعیل عطار عسکری، سفیان بن عثمان، حسین بن عمارہ، ان کے سلسلہ سند میں حبیب بن ابی ثابت سے روایت ہے وہ عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر چیز کا ایک خلاصہ ہوتا ہے اور نماز کا خلاصہ تکبیرۂ اولیٰ ہے۔[2]

حبیب وحسن کی سند سے غریب حدیث ہے ہم نے اسے اسی طرح لکھا ہے۔

۶۳۹۳- محمد بن مظفر، یحییٰ بن یمان، سفیان، ان کے سلسلہ سند میں حبیب بن ابی ثابت سے بحوالہ حضرت ابوالطفیلؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روحیں جمع کی ہوئی جماعتیں ہیں ان میں سے جوایک دوسے متعارف ہوئیں تو وہ جمع ہوگئیں اور جو ناواقف ہوئیں وہ مختلف رہیں۔

حبیب اور سفیان کی سند سے غریب حدیث ہے ہم نے اسے صرف اسی طرح لکھا ہے۔

۶۳۹۴- حبیب بن حسن، عمر بن حفص سدوسی، عاصم بن علی، کامل ابوالعلاء، حبیب بن ابی ثابت، ان کے سلسلہ سند میں حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے۔ فرماتی ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کمزوری کے باعث سر جھکاتے تو اپنے زیر ناف حصہ کی اپنے ہاتھ سے کفایت کرتے (کسی سے مدد نہ لیتے)

حبیب کی سند سے غریب حدیث ہے کامل اس میں منفرد ہیں۔

۶۳۹۵- عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ، ان کے سلسلہ سند میں حبیب بن ابی ثابت سے وہ اعمش اور عبدالعزیز سے بحوالہ زید بن وہب حضرت ابوذرؓ نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوذر! لوگوں کو خوشخبری دو! جس نے لا الہ الا اللہ کہا جنت میں جائے گا۔[3]

۶۳۹۶- قاضی ابواحمد محمد بن احمد، حسن بن علی بن زیاد، عبید بن اسحاق، کامل، ان کے سلسلہ سند میں حبیب بن ابی ثابت سے یحییٰ بن جعدہ کی سند حضرت زید بن ارقم سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو نبی بھی بھیجا وہ اپنے سے پہلے نبی کی آدھی عمر پاتا تھا۔[4]

۶۳۹۷- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، محمد بن الفرج، محمد بن عبداللہ بن کناسہ، اعمش، ان کے سلسلہ سند میں حبیب بن ثابت سے روایت ہے، وہ عبداللہ بن باباہ سے بحوالہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں فرماتے ہیں ایک آدمی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں جہاد کا ارادہ رکھتا ہوں، آپ نے فرمایا کیا تمہارے والدین زندہ ہیں؟ اس نے کہا جی ہاں، آپ نے فرمایا جاؤ، ان کی خدمت میں جہاد کرو۔

مسعر، ثوری اور شعبہ نے حبیب سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۶۳۹۸- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، عبدالعزیز بن ابان، مسعر، فاروق، خطابی، محمد بن محمد بن حیان، محمد بن کثیر، سفیان، محمد بن

۱۔ مجمع الزوائد ۴/ ۱۶۱.

۲۔ الکامل لابن عدی ۲/ ۷۴۰. ومجمع الزوائد ۲/ ۱۰۳. وکنز العمال ۱۸۹۳۷، ۱۹۶۳۶.

۳۔ الدر المنثور ۶/ ۶۳. وکنز العمال ۱۴۲۶

۴۔ التاریخ الکبیر ۷/ ۲۴۵. والکامل لابن عدی ۶/ ۲۱۰۲. وکنز العمال ۳۲۲۴۲. وکشف الخفا ۲/ ۲۵۵.

اسحاق، ابراہیم بن سعد، بکر بن بکار، شعبہ، ان کے سلسلہ سند میں حبیب بن ابی ثابت سے روایت ہے وہ عبداللہ بن باباہ سے بحوالہ حضرت عبداللہ بن عمرو، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

معمر نے حبیب سے اسی طرح نقل کیا ہے، ان کی روایت جماعت کی روایت کے خلاف ہے۔

۶۳۹۹-سلیمان بن احمد، ابراہیم بن محمد بن برہ صنعانی، محمد بن عبدالرحیم بن شروش، رباح بن یزید، معمر، ان کے سلسلہ سند میں حبیب بن ابی ثابت سے بحوالہ ابن عمرؓ روایت ہے۔ فرماتے ہیں ایک شخص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا پھر اسی طرح کے الفاظ ذکر کئے۔

اسے میتب بن شریک نے ثوری سے بحوالہ حبیب نقل کیا ہے، ثوری اور حبیب کے شاگردوں کی روایت کے الفاظ میں اختلاف ہے۔

۶۴۰۰-ابواحمد الغطریفی، محمد بن قاسم بن ہاشم، میتب بن شریک، سفیان ثوری، ان کے سلسلہ سند میں حبیب بن ابی ثابت سے بحوالہ حضرت ابن عباسؓ روایت ہے۔ فرماتے ہیں ایک شخص نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد میں شرکت کی اجازت چاہی، پھر اسی طرح کے الفاظ ذکر کئے۔

۶۴۰۱-حبیب بن حسن، عمر بن حفص سدوسی، عاصم بن علی، قیس بن ربیع، ان کے سلسلہ سند میں حبیب بن ابی ثابت سے بحوالہ سعید بن جبیر وہ حضرت ابن عباسؓ سے نقل کرتے ہیں کہ سب سے پہلے جو لوگ جنت کی طرف بلائے جائیں گے وہ کثرت سے اللہ کی حمد کرنے والے ہوں گے، جو خوشحال و بدحالی دونوں صورتوں میں اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے ہیں۔[1]

شعبہ نے حبیب سے اسی طرح نقل کیا ہے وباللہ التوفیق۔

---

[1] المستدرک ۱/۵۰۲. والمعجم الصغیر للطبرانی ۱/۱۰۳. ومجمع الزوائد ۱۰/۹۵. ولأحادیث الضعیفة ۶۳۲. والدر المنثور ۳/۲۸۱. وتخریج الاحیاء ۴/۷۹. وکنز العمال ۶۴۱۰. والترغیب والترهیب ۲/۴۳۷.

۲۹۰۔ عبدالرحمٰن بن ابی نعیم[1]

شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ان پاکباز بزرگوں میں سے آگے بڑھنے والے، ہمیشگی اختیار کرنے والے، عابد، عامل عبد الرحمٰن بن ابی نعیم صلہ رحمی کرنے والے تا کہ ان سے صلہ رحمی کی جائے، عمل کرنے والے تا کہ ان کی قبولیت ہو۔

۶۴۰۲-عبداللہ بن محمد، محمد بن حسن بن علی، اسحاق شہید، عمران بن عیینہ، عطاء بن سائب. ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عبدالرحمٰن بن ابی نعیم مسلسل پندرہ دن تک روزے سے رہتے، کھاتے پیتے نہ تھے۔

۶۴۰۳-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوسعید الاشج، حفص بن غیاث، عبدالملک بن سلیمان، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ہم عبدالرحمٰن بن ابی نعیم کے پاس جمع تھے، وہ بڑی غمگین آواز سے تلبیہ (اللھم لبیک) پڑھ رہے تھے، پھر خراسان اور وہاں کے گردونواح کی زمین میں آتے، پھر احرام کی حالت میں ہی مکہ آتے، مہینے میں دو دفعہ افطار کرتے، ان کے کسی دوست نے ان سے درخواست کی کہ آپ میرے ہاں افطاری کریں، تو انہوں نے فرمایا میرے لئے تازہ دودھ اور گھی کا بندوبست کرو، راوی کا کہنا ہے کہ پھر انہوں نے اسے پیا، جب یہ دودھ آپ کے پیٹ میں اترا تو آپ کی انتڑیاں متحرک ہوگئیں۔

۶۴۰۴-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، محمد بن حمید، جریر، مغیرہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں عبدالرحمٰن بن ابی نعیم رمضان میں دو مرتبہ افطار کرتے، جب کبھی ہم ان سے پوچھتے کہ ابوالحکم آپ کیسے ہیں؟ تو وہ فرماتے اگر ہم نیک ہوں تو اتقیاء کا اعزاز واکرام ہونا ہی ہے اور اگر (خدانخواستہ) ہم فاجر ہوں تو ہم کمینے اور بدبخت ہیں۔

۶۴۰۵-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، (ابی) سفیان بن عیینہ، سالم بن ابی حفص، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عبدالرحمٰن بن ابی نعیم ایک سال سے دوسرے سال تک احرام باندھتے، وہ اپنے تلبیہ میں کہتے، لبیک، اگر ریاء کے طور پر ہوتی تو لبیک کمزور ہوتی۔

۶۴۰۶-عبداللہ بن محمد، محمد بن یحییٰ بن مندہ، محمد بن حمید، جریر، ابن بشرمہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عبدالرحمٰن بن ابی نعیم ایک سال سے دوسرے سال تک احرام باندھتے، انہیں جوؤں سے اذیت پہنچائی تو آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تمام جوئیں ان کے سامنے جمع ہو کر گر پڑیں۔

۶۴۰۷-محمد بن ابی احمد بن الحسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، یزید بن مھران، ابوبکر بن عیاش، مغیرہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ابن ابی نعیم حجاج بن یوسف کے پاس آئے اس وقت وہ جاجم مقام میں برسرپیکار تھا۔ آپ نے کہا حجاج! قتل میں اسراف نہ کرو، کیونکہ اس کی مدد کی جائے گی، تو حجاج نے کہا بخدا! میں نے ارادہ کرلیا ہے۔ کیا میں زمین کو تمہارے خون سے سیراب کردوں؟ تو انہوں نے فرمایا حجاج! زمین کے اندر کے لوگ زمین پر بسنے والوں سے زیادہ ہیں (یعنی زیادہ لوگ قتل ہو چکے ہیں) چنانچہ حجاج نے انہیں قتل کردیا۔

۶۴۰۸-محمد بن ابراہیم (اپنی کتاب میں نقل کرتے ہیں) اسحاق بن بطول، ابن فضیل، (ابیہ) ان کے سلسلہ سند میں ابن ابی نعیم سے روایت ہے کہ وہ ایک ویرانے کے پاس سے گزرے، وہاں کھڑے ہو کر انہوں نے زور سے پکار کر کہا تمہیں کس نے ویران کیا؟ تو وہاں سے کسی چیز نے جواب دیا مجھے پہلے زمانے کی خرابیوں نے خراب کیا۔

عبدالرحمٰن بن ابی نعیم کی سندیں اکثر صحابہ کرامؓ سے ملتی ہیں جن میں حضرت عبداللہ بن عمر، ابوسعید خذری اور ابوہریرہؓ قابل

---

[1] ۔ طبقات ابن سعد ۲۹۸/۶. والتاریخ الکبیر ۵/ت ۱۱۳۰. والجرح ۱۴۰۰/۵. والکاشف ۳۳۷۲/۲. والمیزان ۴۹۹۲/۲. وتھذیب الکمال ۳۹۷۹ (۴۵۶/۱۷).

ذکر ہیں۔

۶۴۰۹-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ، محمد بن ابی یعقوب، ان کے سلسلہ سند میں حبیب بن ابی نعیم سے روایت ہے، فرماتے ہیں میں حضرت ابن عمرؓ کے پاس تھا کہ ان سے کسی نے پوچھا کہ اگر محرم مکھی مار دے تو کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا اے اہل عراق! تم مجھ سے محرم کے متعلق پوچھتے ہو جو کسی مکھی کو قتل کردے تو کیا حکم ہے؟ جبکہ تم لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے کو شہید کردیا۔ آپ نے فرمایا تھا یہ دونوں (حسنین) میری دنیا کے پھول ہیں۔[1]

۶۴۱۰-فاروق خطابی، ابومسلم الکشی، حجاج بن منہال، ابوعمرو الضریر، ابواحمد الغطریفی، حسن بن سفیان، عبداللہ بن محمد بن اسماء، عبداللہ بن محمد، محمد بن یحییٰ مرزوی، عاصم بن علی، مھدی بن میمون، محمد بن ابی یعقوب، ان کے سلسلہ سند میں ابن ابی نعیم سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں میں ابن عمرؓ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، اسی اثناء میں ان کے پاس ایک شخص آیا اور آکر گھونگھٹ کے خون کے متعلق پوچھنے لگا، اس پر حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا اسے دیکھو! یہ گھونگھٹ کے خون کے متعلق پوچھ رہا ہے جبکہ انہوں نے نواسۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کردیا ہے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا یہ دونوں دنیا میں میرے دو پھول ہیں۔

شعبہ اور مھدی کی صحیح متفق علیہ حدیث ہے۔

۶۴۱۱-احمد بن جعفر بن حمدان، اسحاق بن حسن حربی، سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابونعیم، حکم بن عبدالرحمٰن بن ابی نعیم، ان کے سلسلہ سند میں حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حسن و حسین جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں سوائے میرے دو خالہ زاد بھائیوں عیسیٰ بن مریم اور یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کے۔ یہ سلیمان کے الفاظ ہیں۔

۶۴۱۲-ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، خلف بن ولید الجوہری، اسماعیل بن زکریا، یزید بن ابی زیاد، ان کے سلسلہ سند میں عبدالرحمٰن بن ابی نعیم سے بحوالہ حضرت ابوسعید خدریؓ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسن و حسین جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔

ثوری اور حمزہ زیات نے یزید سے اسی طرح نقل کیا ہے اور یزید بن مردانبہ نے عبدالرحمٰن بن ابی نعیم سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حسن و حسین جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔

۶۴۱۳-ابوعلی محمد بن احمد بن حسن، اسحاق بن حسن حربی، عفان بن مسلم، عبدالرحمٰن بن زیاد، عمارہ بن قعقعاع، ان کے سلسلہ سند میں عبدالرحمٰن بن ابی نعیم سے روایت ہے، وہ حضرت ابوسعید خدریؓ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے یمن سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں درخت سلم کے پتوں سے رنگی ہوئی کھال میں سونا بھیجا جس کے ساتھ مٹی لگی ہوئی تھی، آپ نے اسے چار آدمیوں، اقرع بن حابس، عیینہ بن بدر، زید الخیل، علقمہ بن علاثہ، یا عامر بن الطفیل کے درمیان تقسیم کردیا، اتنے میں ایک شخص کھڑا ہوا جس کی آنکھیں اندر دھنسی ہوئی تھیں، اس کے نتھنے کشادہ تھے، گھنی داڑھی، سر منڈا ہوا اور اس کا ازار (تہبند) اوپر چڑھا ہوا تھا، وہ کہنے لگا اے محمد! انصاف سے کام لیجئے، اللہ کی قسم! آپ نے آج تک انصاف نہیں کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم لوگ مجھے امانتدار نہیں سمجھتے جبکہ میں اس ذات کا امین ہوں جو آسمان میں ہے، میرے پاس صبح و شام آسمانی خبر (وحی) آتی ہے؟ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! کیا ہم اسے قتل نہ کردیں؟ آپ نے فرمایا نہیں، ہوسکتا ہے یہ نمازی ہو، لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! بہت سے نمازی ایسے ہیں جو محض اپنی زبان سے کہتے ہیں حالانکہ ان کے دلوں میں وہ بات نہیں ہوتی، آپ نے فرمایا مجھے لوگوں کے دلوں کے ساتھ سختی کرنے کا حکم نہیں دیا گیا۔

---

[1] صحیح البخاری ۵/۳۳، ۸/۸. وفتح الباری ۷/۹۵. ۱۰/۴۲۶.

جب وہ شخص چلا گیا تو آپ نے فرمایا اس شخص کی نسل سے ایک ایسی قوم آئے گی جو قرآن پاک پڑھے گی مگر قرآن ان کی ہنسلی کی ہڈی سے آگے نہیں بڑھے گا، وہ لوگ دین سے ایسے نکلیں گے جیسے تیر اپنے نشانے سے نکل جاتا ہے، پھر آپ نے فرمایا اگر میں زندہ رہا تو ان لوگوں کو ضرور قتل کر دوں گا۔[1]

عمارہ کی صحیح متفق علیہ حدیث ہے جسے قیس بن ربیع اور سلام بن سلیم نے سعید بن مسروق سے بحوالہ عبدالرحمٰن بن ابی نعیم سے بروایت حضرت ابوسعید الخدری نقل کیا ہے کہ حضرت علیؓ نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں خاک آلود سونا بھیجا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی دن چار آدمیوں میں تقسیم کر دیا، یعنی عیینہ، علقمہ، اقرع اور زید الخیل میں۔ قریش و انصار ناراض ہو گئے، حضور نجد کے سردار کو تو دیتے ہیں اور ہمیں محروم رکھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا میں ان کا دل رکھنے کے لئے انہیں دیتا ہوں اس کے بعد انہوں نے اسی طرح حدیث ذکر کی، آپ علیہ السلام نے فرمایا میں انہیں عاد کی طرح قتل کروں گا۔[2]

۶۴۱۴ - ابوبکر بن خلاد، اسماعیل بن اسحاق قاضی، عارم بن مفضل، عبداللہ بن مبارک، فضیل بن غزوان، ابن ابی نعیم البجلی، ان کے سلسلہ سند میں حضرت ابوہریرہؓ سے نقل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنے غلام پر تہمت لگائی تو اس پر قیامت کے دن حد لگائی جائے گی، ہاں یہ کہ وہ اسی طرح ہو جس طرح اس نے کہا تو جدا بات ہے۔[3]

یحییٰ قطان نے فضیل سے اسی طرح نقل کیا ہے، یہ صحیح متفق علیہ حدیث ہے۔

۶۴۱۵ - محمد بن عمر، یوسف بن یعقوب قاضی، محمد بن ابی بکر، یحییٰ بن سعید، فضیل بن غزوان، ان کے سلسلہ سند میں ابن ابی نعیم بجلی سے بحوالہ حضرت ابوہریرہؓ روایت ہے، وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا سونے کو سونے کے اور چاندی کو چاندی کے بدلے برابر سرابر بیچو، بایں طور کہ دونوں ہم وزن ہوں، جس نے زیادہ کیا یا زیادتی طلب کی تو اس نے سود لیا۔[4]

اسے مغیرہ بن مقسم نے ابن ابی نعیم سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے کہا حضرت ابوسعید خدریؓ نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

۲۹۱۔ خلف بن حوشب[5]

شیخ رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ ان مبارک ہستیوں میں سے سیدھے مہذب طریقے والے، پسندیدہ گفتگو والے بزرگ، ابوعبد الرحمٰن خلف بن حوشب ہیں۔

۶۴۱۶ - احمد بن اسحاق، عباس بن حمدان الحنفی، حجاج بن حمزہ، حسین بن علی جعفر، ابراہیم بن ربیع، ابوراشد فرماتے ہیں کہ میرے والد خلف بن حوشب پر بڑا تعجب کرتے تھے۔ میں نے ان سے کہا، ابا حضور! آپ اس آدمی سے تعجب کرتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا کہ انہوں نے اچھے طریقے میں نشو و نما پائی ہے اور ہمیشہ اسی پر قائم رہے ہیں، فرماتے ہیں کہ خلف ابومرزوق کی کنیت رکھتے تھے، ربیع نے ان سے کہا

۱۔ صحیح البخاری ۶/ ۸۴.

۲۔ دلائل النبوۃ للبیہقی ۶/ ۴۲۶.

۳۔ فتح الباری ۵/ ۱۸۴، ۱۲/ ۱۸۵. وصحیح مسلم، کتاب الایمان ۳۷.

۴۔ صحیح مسلم، کتاب المساقاۃ باب ۱۵. وصحیح البخاری ۳/ ۹۷، ۸۹. وفتح الباری ۴/ ۳۷۹.

۵۔ التاریخ الکبیر ۳/ت ۶۵۴. والجرح ۳/ ۱۶۸۱. وتہذیب الکمال ۱۷۰۳ (۸/ ۲۷۹) وتہذیب التہذیب ۳/ ۱۴۹. والخلاصۃ ۱/ ۱۸۴۹.

آپ اسے تبدیل کرلیں تو خلف نے کہا آپ میری کنیت رکھ دیں انہوں نے کہا، تو آپ آج سے ابو عبدالرحمن ہیں۔

۶۴۱۷ - ابوبکر بن محمد بن احمد موذن، ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، ابراہیم بن عبید، عبدالسلام بن حرب، ان کے سلسلہ سند میں خلف بن حوشب سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا جو شخص ہر گھڑی موت کو ایک دفعہ یاد کرلے تو زندگی اسے اچھی نہیں لگتی۔

۶۴۱۸ - عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، عبدالسلام بن حرب، ان کے سلسلہ سند میں خلف بن حوشب سے روایت ہے، فرماتے ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حواریوں سے فرمایا اے زمین کے نمک خراب نہ ہونا، اس لئے جب کوئی چیز خراب ہوجاتی ہے تو نمک اسے درست کرتا ہے تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ تم میں دو خصلتیں ہیں، بغیر تعجب کے ہنسنا اور بدون بیداری کے صبح کرنا۔

۶۴۱۹ - ابومحمد بن حیان، علی بن اسحاق، حسین بن حسن، ابن مبارک، ابن عیینہ، ان کے سلسلہ سند میں خلف بن حوشب سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے حواریین سے فرمایا دیکھو! جیسے بادشاہوں نے تمہارے لئے حکمت چھوڑ دی تو تم بھی ان کے لئے دنیا سے دست بردار ہوجاؤ۔

۶۴۲۰ - عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، محمد بن بشر، ان کے سلسلہ سند میں خلف بن حوشب سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ جبرائیل امین یا کوئی اور فرشتہ جیل میں حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس حاضر ہوا، تو آپ نے اس سے کہا اے اچھی خوشبو اور نفیس کپڑوں والے فرشتے! مجھے (میرے والد) یعقوب علیہ السلام کے متعلق کچھ بتاؤ، یا یہ فرمایا کہ یعقوب علیہ السلام کا کیا حال ہے؟ اس نے کہا ان کی نظر چلی گئی ہے، حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا ان کے غم کی کیا انتہاء ہے؟ فرشتے نے کہا ان کا غم ستر گم کردہ فرزند خواتین کے غم کے برابر ہے۔ آپ نے پوچھا انہیں اجر کتنا ملے گا؟ اس نے کہا سو شہیدوں کا اجر ملے گا۔

خلف بن حوشب نے بیشتر تابعین سے روایتیں کی ہیں ان میں حکم، مجاہد، ابواسحاق سبیعی وغیرہ شامل ہیں۔

۶۴۲۱ - سلیمان بن احمد، ابوشعیب حرانی، (جدی) احمد بن ابی شعیب، حکیم بن نافع، ان کے سلسلہ سند میں خلف بن حوشب سے وہ حکم بن عتیبہ سے بحوالہ سعید بن مسیّب روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا میں نے حضرت عمر بن الخطابؓ سے سنا وہ فرماتے ہیں: میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا کہ جس نے کسی مسلمان کے قتل پر ایک آدھ کلمہ کی بھی اعانت کی تو وہ بروز قیامت ایسی حالت میں آئے گا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہوگا یہ شخص اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم ہے۔

غریب حدیث ہے خلف سے روایت کرنے میں حکم متفرد ہیں جبکہ اسے ہلال بن العلاء اور متقدمین نے احمد بن سعید بن ابی شعیب سے نقل کیا ہے۔

۶۴۲۲ - ابواسحاق بن حمزہ، عبدالغفار بن حکم، سوار بن مصعب، لیث، ان کے سلسلہ سند میں خلف بن حوشب سے وہ مجاہد سے بحوالہ حضرت عائشہ نقل کرتے ہیں۔ آپ فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سود کے ستر سے کچھ اوپر دروازے ہیں جس میں کم درجہ کا سود یہ ہے جیسے کوئی (نعوذ باللہ) اپنی ماں سے زنا کر بیٹھے، سود کا ایک درہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک ۳۶ زناؤں سے بڑھ کر ہے۔

خلف کی سند سے غریب حدیث ہے ہم نے اسے اسی طرح لکھا ہے۔

۶۴۲۳ - حسن بن علی الوراق، احمد بن محمد بن سعید، یونس بن سابق ابوبدر، ان کے سلسلہ سند میں خلف بن حوشب سے وہ ابواسحاق سے وہ عبد خیر سے بحوالہ امیر المومنین علیؓ نقل کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھ گئے اور ابوبکر نے نماز پڑھی عمر ان کے

۱۔ سنن ابن ماجة ۲۶۲۰. والسنن الکبری للبیهقی ۲۲/۸. وتاریخ أصبهان ۱۵۲/۱، ۲۶۴. ونصب الرایة ۳۲۶/۴. والترغیب والترهیب ۲۹۴/۳. والأحادیث الضعیفة ۵۰۳. والموضوعات لابن الجوزی ۱۰۳/۳، ۱۰۴. واللآلیء المصنوعة ۱۰۲/۲. والکامل لابن عدی ۲۷۱۵/۷. والضعفاء للعقیلی ۳۸۲/۴.

تیسرے تھے۔

اسے منصور بن دینار نے خلف سے نقل کیا ہے اور ان کی سند ابو ہاشم سابری، سعید الجارحی، بحوالہ حضرت علی رضی اللہ عنہ۔

۶۴۲۴-محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، منجاب، محمد بن احمد بن حسن مقری، محمد بن عبد اللہ حضرمی، ابوبکر بن ابی شیبہ، احمد بن ابی اسد، احمد بن حسن، شریک، ان کے سلسلہ سند میں خلف بن حوشب سے بحوالہ میمون بن مہران نقل کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو الدرداءؓ سے کہا: کیا آپ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرمارہے تھے میزان میں سب سے پہلے جو چیز رکھی جائے گی وہ اچھے اخلاق ہیں۔۲

۶۴۲۵-محمد بن عمر بن مسلم، عبداللہ بن محمد بن ناجیہ، علی بن اسحاق، محمد بن ابان، یوسف بن حوشب، ابو یزید الاعور، عمرو بن مرہ، زر بن حبیش بحوالہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ روایت ہے، فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا ختم نہیں ہوگی یہاں تک کہ میرے اہل بیت سے ایک شخص بادشاہ بنے گا جس کا نام میرے نام کے موافق ہوگا۔۳

محمد بن عمر کہتے ہیں میں نے ابو العباس بن عقدہ سے پوچھا کیا یہ روایت ابو یزید اعور سے مروی ہے؟ انہوں نے کہا یہ خلف بن حوشب سے ہے اور یہ یوسف بن حوشب اور خلف سے غریب ہے ہم نے اسی طرح لکھا ہے۔

۲۹۲۔ ربیع بن ابی راشد

شیخ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ان برگزیدہ لوگوں میں سے حاضر القلب، لوگوں کی مجلسوں میں شرکت کرنے والے، ذکر کرتے کرتے وجد میں آنے والے ربیع بن ابی راشد ہیں۔

۶۴۲۶-عبدالرحمٰن بن عباس بن عبدالرحمٰن، ابراہیم حربی، احمد بن محمد، حسین الجعفی، مالک بن مغول، ان کے سلسلہ سند میں روایت ہے کہ ربیع بن ابی راشد کو کسی دن لوہاروں کے صندوق پر بیٹھے دیکھا گیا تو ان سے کسی نے کہا اے ابو عبداللہ! اگر آپ مسجد میں آجاتے تو اپنے بھائیوں کے پاس بیٹھتے تو کیا ہی اچھا ہوتا، انہوں نے فرمایا میں اگر ایک لمحہ بھی موت کی یاد سے جدا رہوں تو مجھے اپنے دل کے خراب ہونے کا اندیشہ ہے۔

۶۴۲۷-عبداللہ بن محمد، علی بن اسحاق، حسین بن حسن، عبداللہ بن مبارک، مالک، انہوں نے فرمایا کہ ربیع بن ابی راشد سے کسی نے کہا آپ تشریف کیوں نہیں رکھتے تاکہ ہم سے حدیث بیان کریں؟ تو انہوں نے فرمایا موت کی یاد اگر ایک گھڑی بھی میرے دل سے جدا ہو تو میرا دل بگڑ جائے گا، مالک فرماتے ہیں میں نے ان سے زیادہ غم کا اظہار کرنے والا کسی کو نہیں دیکھا۔

۶۴۲۸-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، فضیل بن سہل، ابو احمد زبیری، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ مجھے اس شخص نے بیان کیا جس نے عمر بن زر سے سنا تھا، فرماتے ہیں میں جب بھی ربیع بن ابی راشد کو دیکھتا تو یوں لگتا کہ وہ بغیر شراب کے مخمور ہیں۔

۶۴۲۹-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابو معمر، ابن عیینہ، فرماتے ہیں ابن ذر نے فرمایا کہ ربیع نے بازار میں میرا ہاتھ پکڑا اور پھر فرمایا جو اللہ تعالیٰ سے اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کا سوال کرتا ہے تو وہ بہت بڑی چیز کا سوال کرتا ہے۔

۱۔ مسند الشهاب ۲۱۴. والمطالب العالية ۲۵۴۹. واتحاف السادة المتقين ۳۱۹/۷، ۳۲۰. والدر المنثور ۷۱/۳. والمصنف لابن أبي شيبة ۳۳/۸. وكشف الخفا ۳۱۳/۱.

۲۔ الموضوعات لابن الجوزى ۲۴۷/۲. والدر المنثور ۳۶۴/۱. واتحاف السادة المتقين ۳۲۷/۸. والجامع الكبير ۵۴۷۲.

۳۔ سنن الترمذى ۲۲۳۰. ومسند الامام أحمد ۳۷۷/۱، ۴۳۰. والعلل المتناهية ۳۷۴/۲. ومشكاة المصابيح ۵۴۵۲.

۶۴۳۰-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، احمد بن اسحاق، عباس بن حمدان، حجاج بن حمزہ، حسین بن علی، عمر بن ذر، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ ربیع بن ابی راشد بازار کی ایک بند جگہ میں مجھے ملے، میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے ایک طرف لے گئے، پھر انہوں نے فرمایا ابوذر! جو اللہ تعالیٰ سے اس کی رضا کا سوال کرتا ہے بے شک وہ بہت بڑی چیز کا سوال کرتا ہے۔

۶۴۳۱-حبیب بن حسن، عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز، الخنسی، ابوبکر بن عیاش، فرماتے ہیں میں اگر منصور بن معتمر، ربیع بن ابی راشد اور عاصم کو نماز میں دیکھ لیتا اور ان لوگوں کی یہ حالت تھی کہ انہوں نے اپنی ڈاڑھیاں سینوں پر رکھی ہوئی تھیں، میں سمجھ جاتا کہ یہ متقی نمازی ہیں۔

۶۴۳۲-ابوبکر بن محمد بن احمد المؤذن، حسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، قاسم بن ابی سعید، ابن مسعر بن کدام، مالک بن مغول، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں ربیع بن ابی راشد نے فرمایا اگر یہ بات نہ ہوتی کہ جو اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کے لئے عزت وکرامت موت کے بعد مقرر فرمائی ہے تو دنیا میں ان کے پتے پھٹ پڑتے اور ان کے پیٹوں کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے۔

۶۴۳۳-محمد بن احمد، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد، محمد بن حسین، قاسم بن محمد کناسی، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے عمر بن ذر کو فرماتے سنا کہ ربیع بن ابی راشد نے فرمایا اور انہوں نے ایک بیمار آدمی کو دیکھا وہ اپنے پڑوسیوں میں صدقہ تقسیم کر رہا تھا، زیارت سے پہلے ہدیئے بھیجے جاتے ہیں وہ آدمی کچھ ایام بعد مر گیا، تو اس پر ربیع آبدیدہ ہو گئے اور فرمایا بخدا! اسے موت کا احساس ہوا ہے اور یہ بات اسے معلوم ہوگئی کہ اس کا وہی مال فائدہ مند ہے جو اس نے آگے بھیجا ہے۔

۶۴۳۴-ابی، عبداللہ بن محمد بن عمر، محمد بن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، ان کے سلسلہ سند میں خلف بن حوشب سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں ہم ربیع بن ابی راشد کے ساتھ تھے انہوں نے ایک شخص کو سنا جو اس آیت کی تلاوت کر رہا تھا، اے لوگو! اگر تم بعث بعد الموت کے بارے میں کوئی شک رکھتے ہو خوب سن رکھو! ہم نے تمہیں اول مٹی سے، پھر نطفہ سے پیدا کیا ہے، پھر انہوں نے فرمایا اگر مجھے اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ مجھ سے سابقہ لوگوں کی مخالفت ہوگی تو میں اپنے گھر سے جدا نہ ہوتا یہاں تک کہ مجھے موت آجاتی۔

۶۴۳۵-ابومحمد بن حیان، سعید بن سلمہ ثوری، محمد بن یحییٰ عبدی، ابوغسان، عبدالسلام بن حرب، خلف بن حوشب فرماتے ہیں کہ مجھے ربیع بن ابی راشد نے کہا مجھے قرآن سناؤ، میں نے یہ آیت پڑھی، اے لوگو! کیا تم دوبارہ اٹھائے جانے کے بارے میں شک کرتے ہو (حج ۔۵) تو وہ فرمانے لگے اگر مجھے اس بات کے بدعت ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں پہاڑوں میں گھومتا۔

۶۴۳۶-ابوبکر بن مالک، عبدالہ بن احمد بن حنبل، الولید بن شجاع، حسین بن علی الجعفی، سفیان ثوری، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں، میں نے کسی کے جنازے میں اتنے آدمی نہیں دیکھے جتنے ربیع بن ابی راشد کے جنازے میں دیکھے۔

۶۴۳۷-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، حسن بن علی، ابوعبدالملک، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں ہم حبیب بن ابی ثابت کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ ہمارے ساتھ ربیع بن ابی راشد بھی تھے اور ربیع چادر سے گرہ لگائے بیٹھے تھے اتنے میں ایک آدمی آیا اور لوگوں کی سی گفتگو کرنے لگا۔ ربیع نے چادر کی گرہ کھولی، جوتے پہن کر کھڑے ہوئے اور باہر چلے گئے حبیب نے اس آدمی سے کہا بھئی تم نے کہا کیا؟ تم نے ہماری محفل خراب کر دی ہے۔

۶۴۳۸- ابی، ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، یحییٰ بن یمان، سفیان، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کوفہ میں ربیع بن ابی راشد سے زیادہ موت کو یاد کرنے والا کوئی نہ تھا، یحییٰ بن یمان فرماتے ہیں میں نے سفیان کو فرماتے سنا کہ بے شک ربیع بن ابی راشد موت سے بہت ڈرنے والے تھے۔

۶۴۳۹- ابی، ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، سفیان بن عیینہ، فرماتے ہیں ربیع بن ابی راشد نے فرمایا میرے اور بہت

سے تاجروں کے درمیان موت کا ذکر رہتا۔

۶۴۴۰-محمد بن احمد بن نصر ،ولید بن احمد، قالا "عبدالرحمٰن بن محمد بن ادریس محمد بن یحییٰ واسطی محمد بن حسین برجلائی ،یحییٰ بن اسحاق، نضر بن اسماعیل ،ان کے سلسلہ سند میں ہے،فرماتے ہیں کہ ربیع بن ابی راشد ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو کافی عرصہ سے بیمار چلا آرہا تھا۔آپ نے بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد کی اور رونے لگے اتنے میں ان کے پاس سے ایک آدمی گزرا ،اس نے کہا اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے آپ کیوں رور ہے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا مجھے جنتی اور جہنمی لوگ یاد آگئے تھے میں نے جنتیوں کو عافیت سے رہنے والے لوگوں کے مشابہ قرار دیا اور جہنمیوں کو مصائب میں مبتلا لوگوں کے ساتھ ،بس یہی بات میرے رونے کا سبب بنی۔

ربیع ،منذر اور ثوری سے سنداً روایت کرتے ہیں،ان کی حدیث میں قلت ہے۔

۶۴۴۱-ابو اسحاق بن حمزہ ،ابو محمد بن حیان ،محمد بن محمد بن سلیمان ،ھاشم بن ناجیہ ،عطا بن مسلم ،سفیان ،واصل ،انکے سلسلہ سند میں ربیع بن ابی راشد سے وہ منذر ثوری سے بحوالہ محمد بن علی روایت کرتے ہیں،فرماتے ہیں میں نے اپنے والد سے کہا ابا جی! حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بہتر کون ہے؟ انہوں نے فرمایا حضرت ابوبکرؓ ،میں نے کہا پھر؟ انہوں نے کہا حضرت عمر ،تیسرے آدمی کے متعلق پوچھنا مجھے اچھا نہ لگا۔

۶۴۴۲-ابو اسحاق بن حمزہ ،ابو سعید القصی ،جبیر بن محمد واسطیان ،ابو محمد بن حیان ،احمد بن صالح ذراع ،عمار بن خالد ،علی بن غراب، سفیان ثوری ،ان کے سلسلہ سند میں ربیع بن ابی راشد سے بحوالہ منذر ثوری وہ محمد بن حنفیہ سے روایت کرتے ہیں۔فرماتے ہیں میں نے اپنے والد سے کہا ابو جان! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بہتر لوگ کون ہے؟ انہوں نے فرمایا ابوبکر ،میں نے کہا ،پھر؟ انہوں نے کہا عمر۔میں نے کہا پھر؟ تو انہوں نے فرمایا میں تو ایک عام مسلمان ہوں۔

اہل کوفہ کے تبع تابعین کی جماعت کا ذکر،حضرت شیخ رحمہ اللہ نے اہل کوفہ کے تبع تابعین کی ایک جماعت کا ذکر کیا ہے جس میں مذکورہ حضرات ہیں۔

کرز بن وبرہ الحارثی

ان حضرات میں سے کرز بن وبرہ حارثی ہیں ،سکونت جرجان میں تھی ،اصلاً کوفی ہیں ،اچھی شہرت کے حامل تھے ،زہد و عبادت میں بلند شان رکھتے تھے ،جیسے ان پر انس و مشاہدات کا غلبہ رہتا ،جس میں کئی الطافات کا مشاہدہ کرتے اور پوشیدہ مخاطبات ان میں انس پیدا کرتے ،کسی کا قول ہے کہ مانوس ہونے سے دور چلے جانے اور وحشت سے جھولنے کا نام تصوف ہے۔

۶۴۴۳-ابوبکر بن مالک ،عبداللہ بن احمد بن حنبل ،شریح بن یونس ،محمد بن فضیل بن غزوان ،ان کے سلسلہ سند میں ان کے والد سے ہے فرماتے ہیں میں کرز بن وبرہ کے گھر گیا کیا دیکھتا ہوں کہ ان کی نماز کی جگہ ایک گھڑا ہے جسے انہوں نے بھوسے سے بھر رکھا ہے اور اس پر زیادہ قیام کرنے کی غرض سے ایک چادر بچھا رکھی ہے وہ دن رات میں تین قرآن پڑھا کرتے تھے۔

۶۴۴۴-ابوالحسن صباح بن محمد نھدی ،محمد بن حسن خثعمی ،علی بن منذر ،ان کے سلسلہ سند میں ابن فضیل سے روایت ہے ،فرماتے ہیں کرز چوبیس گھنٹوں میں تین ختم کرتے تھے۔

۶۴۴۵-ابو محمد بن حیان ،احمد بن حسین حذاء ،احمد بن ابراہیم ،سعید بن عثمان ،ابوعثمان ،ان کے سلسلہ سند میں ابن عیینہ سے بحوالہ ابن شبرمہ روایت ہے کہ کرز نے اللہ تعالیٰ سے اسم اعظم کا سوال کیا کہ وہ اس سے دنیا کی کوئی چیز نہیں مانگیں گے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں اسم اعظم عطا کر دیا تو انہوں نے یہ دعا کی ان میں اتنی طاقت پیدا ہو جائے جس سے دن رات میں تین ختم کر سکیں۔

٦٤٤٦ - ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابومعمر، سفیان ان کے سلسلہ سند مین ابن شبرمہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں ایک سفر میں کرز کے ساتھ تھا وہ جب بھی کسی صاف ستھری جگہ سے گذرتے تو وہاں نماز پڑھتے۔

٦٤٤٧ - عبداللہ بن محمد، احمد بن روح، محمد بن اشکیب، ابوداؤد حفری، ان کے سلسلہ سند میں ہے، فرماتے ہیں میں کرز بن وبرہ کے پاس آیا تو وہ رو رہے تھے۔ میں نے انہیں کہا آپ کیوں رو رہے ہیں؟ تو وہ کہنے لگے میرا دروازہ بند ہے اور میرا ازار لٹک رہا ہے، اور میں اپنے ورد کو کل شام پڑھنے سے رکا رہا، یہ ضرور کسی گناہ کی وجہ سے تھا جو مجھ سے سرزد ہوا۔

٦٤٤٨ - عبداللہ بن محمد، عبدالرحمٰن بن حسن، ابوغسان احمد بن محمد بن اسحاق، حارث بن مسلم، ابن المبارک، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ کرز بن وبرہ نے فرمایا میں اپنا ورد پڑھنے سے عاجز رہا، اور جہاں تک میرا گمان ہے یہ ضرور کسی گناہ کا خمیازہ ہے اور مجھے یہ معلوم نہیں کہ وہ گناہ کیا ہے۔

٦٤٤٩ - ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، شریح بن یونس، محمد بن فضیل بن غزوان، ان کے سلسلہ سند میں ان کے والد سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ حضرت کرز کے پاس ایک لکڑی محراب کے پاس رکھی تھی جس پر اونگھ کے وقت ٹیک لگاتے تھے۔

٦٤٥٠ - محمد بن علی بن حبیش، ابوشعیب حرانی، احمد بن عمران اخنسی، محمد بن فضیل بن غزوان، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میرے والد صاحب نے بیان کیا کہ کرز بن وبرہ حارثی ابن شبرمہ کے پاس ان کی عیادت کرنے گئے، انہیں سرسام تھا تو انہوں نے ان کے کان میں لعاب دہن لگایا جس سے وہ تندرست ہو گئے۔

٦٤٥١ - ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، شریح بن یونس، محمد بن فضیل، ان کے سلسلہ سند میں اپنے والد سے یا ازخود نقل کرتے ہیں، کہ کرز جب باہر نکلتے تو لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے، لوگ انہیں اتنا مارتے کہ وہ بے ہوش ہو جاتے۔

٦٤٥٢ - عبیداللہ بن محمد، عبداللہ بن محمد بن زکریا، سلمہ بن شبیب، سہل بن عاصم، سلم الخواص، ابوطیبہ جرجانی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ہم نے کرز بن وبرہ سے کہا وہ کیا بات ہے جس کی وجہ سے نیک و بد سبھی ناراض ہوتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا بندہ جب آخرت والوں میں سے ہو اور پھر دنیا کی طرف لوٹ آئے۔

٦٤٥٣ - ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، خلف بن تمیم، ان کے سلسلہ سند میں فرماتے ہیں میں نے اپنے والد سے سنا وہ ذکر کرتے ہیں کہ کرز جرجان سے ہمارے پاس تشریف لائے تو کوفہ کے قراء ان کے پاس جمع ہو گئے۔ میں بھی انہی لوگوں میں سے تھا میں نے ان سے دو باتیں ہی سنی ہیں، فرمایا اپنے نبی پر درود بھیجو، اس واسطے کہ تمہارا درود ان کے سامنے پیش کیا جاتا ہے اور فرمایا اے اللہ! ہمارا خاتمہ اچھا فرما، میں نے اس امت میں ان سے زیادہ عبادت گزار نہیں دیکھا، کجاوے میں نماز پڑھتے تھکتے نہ تھے۔ جب کجاوے سے اترتے تو نماز کا آغاز کرتے۔

٦٤٥٤ - عبداللہ بن محمد، احمد بن نصر، احمد بن کثیر، جریر بن زیاد بن وبرہ الحارثی، شجاع بن صبیح، مولی کرز بن وبرہ، ان کے سلسلہ سند میں ابو سلیمان المکتب سے روایت ہے، فرماتے ہیں مکہ تک میں کرز کے ساتھ رہا، تو ان کی یہ عادت تھی کہ جب بھی کسی جگہ پڑاؤ کرتے اپنے فالتو کپڑے اتار کر کجاوے میں رکھ دیتے، پھر نماز پڑھنے کے لئے ایک طرف ہو جاتے، جب اونٹوں کے بڑبڑانے کی آواز سنتے تو آجاتے۔

ایک دن وہ وقت پر نہ پہنچ سکے تو ان کے احباب ان کی طلب میں نکلے، میں بھی تلاش کرنے والوں میں تھا، اچانک میں نے انہیں ایک اطمینان کی جگہ میں سخت گرمی کی حالت میں نماز پڑھتے پالیا، ایک بادل ان پر سایہ کئے ہوئے ہے انہوں نے مجھے دیکھا تو میری طرف لپکے، کہنے لگے ابوسلیمان! مجھے آپ سے ایک بات کہنی ہے، میں نے کہا ابوعبداللہ! آپ کی کیا ضرورت ہے تو انہوں نے کہا

میں چاہتا ہوں کہ جو کچھ تم نے دیکھا اسے پوشیدہ رکھو، میں نے کہا ابوعبداللہ ایسا ہی ہوگا، انہوں نے کہا مجھے بھروسہ دو، تو میں نے قسم کھائی کہ میں ان کے مرنے تک کسی کو خبر نہیں دوں گا۔

۶۴۵۵-عبداللہ بن محمد، احمد بن نصر، احمد بن کثیر، روضہ مولاۃ کرز، ان کے سلسلہ سند میں ہے، فرماتے ہیں ہم نے ان سے کہا، کرز کا خرچ کیسے پورا ہوتا تھا؟ تو وہ کہنے لگیں، وہ مجھے کہتے اے روضہ! جب تمہیں کسی چیز کی ضرورت ہو تو اس طاقچہ سے لے لینا، فرماتی ہیں مجھے جب بھی کوئی چیز ضرورت پڑتی تو اس سے لے لیتی۔

۶۴۵۶-عبداللہ بن محمد، احمد بن نصر، احمد بن کثیر، اسحاق بن ابراہیم، محمد بن فضیل، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے اپنے والد کو فرماتے سنا کہ کرز نے چالیس سال تک آسمان کی طرف سر نہیں اٹھایا۔

۶۴۵۷-ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین حذا، احمد دورقی، عمرو بن حمید ابوسعید کہتے ہیں مجھے جرجان کے ایک آدمی نے بتایا کہ جب کرز حارثی کا انتقال ہوگیا تو انہیں کسی نے خواب میں دیکھا جیسے عموماً لوگ خواب میں دیکھتے ہیں، کیا دیکھتا ہے کہ تمام قبرستان والے اپنی قبروں پر بیٹھے ہیں، انہوں نے نئے کپڑے پہن رکھے ہیں، ان سے کسی نے کہا یہ کیا بات ہے؟ انہوں نے کہا کہ تمام قبرستان والوں نے کرز کے استقبال میں نئے کپڑے پہنے ہیں۔

۶۴۵۸-(ابی) ابراہیم بن محمد بن حسن، علی بن منذر، محمد فضیل ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے ابن شبرمہ کو فرماتے سنا۔ اشعار: میں اگر چاہتا تو عبادت گزاری میں کرز کی طرح یا ابن طارق کی طرح حرم میں بیت اللہ کے اردگرد طواف کرتا۔ ان کی لذت بھری زندگی کے درمیان خوف حائل ہوگیا اور فوز وفلاح، کرم و بخشش طلب کرنے والوں میں جلد شامل ہوگئے۔

فرماتے ہیں کہ محمد بن طارق دن رات میں ستر مرتبہ طواف کرتے اور کرز رات دن میں تین ختم کرتے۔

۶۴۵۹-محمد بن احمد بن ابراہیم نے اپنی کتاب میں لکھا ہے، عبدالرحمٰن بن حسن، ابوحفص نیشاپوری، صلت بن مسعود، ابن عیینہ فرماتے رہیں میں نے ابن شبرمہ کو کہتے سنا (اشعار کا ترجمہ پچھلی روایت میں گزر چکا ہے) فرماتے ہیں ابن ھبیرہ نے مجھ سے کہا کرز اور ابن طارق کون ہیں؟ میں نے کہا رہے کرز تو وہ ایسے شخص تھے کہ جب سفر میں ہوتے تو لوگ پڑاؤ کے لئے جگہ تلاش کرتے اور وہ نماز کے لئے جگہ ڈھونڈتے اور ابن طارق کا کیا پوچھتے ہو، اگر کسی کو مٹی کافی ہوتی تو انہیں ایک لپ مٹی کافی تھی، ابوحفص کہتے ہیں کہ لوگ ابن طارق کے متعلق بیان کرتے ہیں کہ وہ ایک دن کے طواف میں دس فرسخ چلنے کی قدرت رکھتے تھے۔

۶۴۶۰-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، شریح بن یونس، محمد بن فضیل، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ میں نے ابن طارق کو طواف کرتے دیکھا کہ لوگ ان کے لئے راہ چھوڑ رہے تھے۔ انہوں نے چمڑے کی تہ بہ تہ جوتیاں پہن رکھی ہیں لوگوں نے اس وقت ان کے طواف کا شمار کیا تو معلوم ہوا کہ وہ دن رات میں دس فرسخ کی مقدار طواف کرتے تھے۔

کرز، طاؤس، عطاء، ربیع بن خثیم اور محمد بن کعب قرظی سے مسند روایات نقل کرتے ہیں۔

۶۴۶۱-ابوعبداللہ بن محمد بن جعفر، علی بن محمد بن یحییٰ خالدی طوسی اپنی کتاب میں لکھتے ہیں جعفر بن خالد بن عبداللہ سمرقند میں، علی بن اسحاق بن ابراہیم بن مسلم بن رزین، محمد بن فضل، محمد بن سوقہ، ان کے سلسلہ سند میں کرز سے بحوالہ طاؤس حضرت ابن عباسؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ رکن یمانی پر، جب سے اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا فرمایا ہے ایک فرشتہ مقرر ہے لہٰذا جب تم اس کے پاس سے گزرو تو یوں کہا کرو، "**ربنا اتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار**" اس واسطے کہ وہ فرشتہ آمین کہتا ہے۔[1] کرز نے فرمایا جب تم حجر اسود کے پاس سے گزرو تو تکبیر کہا کرو، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود

---

[1] اتحاف السادة المتقین ۳۵۱/۴. وتاریخ بغداد ۲۲۷/۱۲. وکنز العمال ۳۴۷۵۴.

بھیجا کرو، پھریوں کہواے اللہ! میں آپ کی کتاب کی تصدیق اور آپ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی اقتدا کرتا ہوں۔

۶۴۶۲- ابراہیم بن عبداللہ، یعقوب بن یوسف، عاصم البخاری، محمد بن عیسیٰ بن حیان، محمد بن فضل، ان کے سلسلہ سند میں کرز بن وبرہ سے بحوالہ طاؤس روایت ہے، فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباسؓ سے سنا آپ فرمارہے تھے، جب یوم عرفہ کی صبح ہوتی ہے اور منی والے عرفات کی طرف جارہے ہوں اور اپنے خیموں کو منہدم کر چکے ہوتے ہیں تو ایک فرشتہ آسمان وزمین کے درمیان ایک ندا دیتا ہے جسے انسانوں اور جنوں کے علاوہ سب جانتے ہیں کہ متوجہ ہو جاؤ، بے شک تمہارے گناہ بخش دیئے گئے، تمہارے اجر واجب ہو گئے، یہ سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے انعام ہے۔

ہم نے اسے موقوفاً نقل کیا ہے۔

۶۴۶۳- سلیمان بن احمد، ابراہیم بن احمد بن مروان واسطی، محمد بن فضل، ان کے سلسلہ سند میں کرز سے بحوالہ طاؤس وہ حضرات ابن عباسؓ سے نقل کرتے ہیں، فرماتے ہیں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت آپ ازار کی جگہ چادر باندھے (احتبا کی حالت میں) نماز پڑھ رہے تھے۔

۶۴۶۴- عبداللہ بن حسین بن بالویہ، محمد بن محمد، اسحاق بن خلف، محمد بن سری، عیسیٰ بن موسیٰ، محمد بن فضل بن عطیہ، ان کے سلسلہ سند میں کرز بن وبرہ سے بحوالہ عطاء وہ حضرت ابوہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں۔ وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن فرمایا نماز کی زینت کو اختیار کرو، پوچھا گیا نماز کی زینت کیا ہے؟ آپ نے فرمایا نعلین پہنو اور ان میں نماز پڑھو۔[1]

۶۴۶۵- محمد بن حسین بن محمد بن حسین جندی، ابوزرعہ احمد بن موسیٰ مکی، علی بن حرب، جعفر بن احمد بن بہرام، علی بن حسن، ابی ظبیہ، ان کے سلسلہ سند میں کرز بن وبرہ سے بحوالہ ربیع بن خثیم حضرت عبداللہ بن مسعودؓ روایت ہے، فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ دار کی نیند عبادت اس کا سانس تسبیح اور اس کی دعا قبول ہے۔[2]

۶۴۶۶- ابوجعفر محمد بن احمد مقری، عمر بن ایوب سقطی، محمد بن بکار، محمد بن فضل بن عطیہ، ان کے سلسلہ سند میں کرز سے بحوالہ محمد بن کعب قرظی روایت ہے، فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے سامنے قدریہ کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا قدریہ پر ستر انبیاء کی زبان مبارک سے لعنت ہوتی ہے۔ ان میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہیں، ابن عمر فرماتے ہیں جب قیامت کا دن ہوگا اور اللہ تعالیٰ تمام مخلوق کو ایک کھلی وادی میں جمع فرمائے گا اس وقت ایک فرشتہ اعلان کرے گا جسے اولین آخرین سب سنیں گے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ جھگڑنے والے کہاں ہیں؟ تو اس وقت قدریہ اٹھ کھڑے ہونگے۔

۲۹۴- عبدالملک بن ابجر

شیخ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ان مقدس ہستیوں میں انتہائی پرہیزگار، نورانی شکل، بہت زیادہ رونے والے عبدالملک بن سعید بن ابجر ہیں۔

۶۴۶۷- ابوبکر بن اسلم، احمد بن علی بن الابار، الولید بن شجاع، (ابی) ان کے سلسلہ سند میں فرماتے ہیں کہ ابن ابجر انتہائی تقویٰ کی وجہ

۱- الموضوعات لابن الجوزی ۹۵/۲. واللآلیء المصنوعة ۲۰/۲. والفوائد المجموعة ۲۳. والكامل لابن عدی ۲۱۷/۶. وتاريخ أصبهان ۳۳۹/۱. ۲۶۵/۲. والدر المنثور ۷۸/۳.

۲- أمالی الشجری ۲۸۱/۱. واتحاف السادة المتقين ۱۹۲/۴، ۱۵۷/۵. والدر المنثور ۱۸۰/۱. وتاريخ جرجان ۳۷۰. والأسرار المرفوعة ۳۷۴.

سے کلام کرتے ایسے لگتے ہیں جیسے وہ مضمون بنا کر کلام کر رہے ہیں اور جب کوئی ناموافق طبع چیز دیکھتے تو کہتے **اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم** ،اسے دہراتے رہتے یہاں تک کہ اس بات کا دوسروں کو علم ہو جاتا کہ وہ یہ چیز ناپسند کر رہے تھے۔ان کی یہ حالت تھی کہ جو اجنبی انہیں دیکھتا تو انہیں غبی سمجھتا، وہ اپنے نفس کا سخت محاسبہ کرتے لیکن کسی بات کو بیان نہ کرتے۔

۶۴۶۸- ابوبکر بن خلاد، الحارث بن علی عمری، عبداللہ بن عمر بن ابان، مالک بن اسماعیل، موسیٰ بن اشیم، ان کے سلسلہ سند میں جعفر الاحمر سے روایت ہے، فرماتے ہیں ہمارے دوستوں میں سے رونے والے چار اشخاص تھے، عبدالملک بن ابجر، محمد بن سوقہ، مطرف بن طریف ابوسنان ضرار مرہ۔

۶۴۶۹- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ولید بن شجاع (ابی) ان کے سلسلہ سند میں ہے، فرماتے ہیں میں جب بھی عبدالملک بن ابجر سے ملاقات کرتا تو وہ مجھے کہتے تمہارے بعد عمریں گھٹ گئیں، موتیں قریب آ گئیں، تمہارے پڑوسیوں کا کیا ہوا؟ یعنی قبرستان والوں کا، پھر کہتے اللہ تعالیٰ اس کا خاتمہ چاہتے ہیں وہ کب پلٹ سکتا ہے۔

۶۴۷۰- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابومعمر، سفیان، سلمہ بن کھیل فرماتے ہیں کوفہ میں کوئی شخص ایسا نہیں تھا کہ جس کے بوچڑ خانہ میں رہنا مجھے پسند ہوتا ہوئے تو بس ابن ابجر ہے۔

۶۴۷۱- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوعبداللہ الاودی، مسدد، سفیان ثوری، ان کے سلسلہ سند میں ہے۔فرماتے ہیں کوفہ میں پانچ آدمی ایسے تھے جو ہر روز نیکی میں بڑھتے جاتے تھے، پھر انہوں نے ابن ابجر، ابوحیان تیمی، ابن سوقہ، عمرو بن قیس اور ابوسفیان کا ذکر کیا۔

۶۴۷۲- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبداللہ بن عمر قرشی، حسین الجعفی فرماتے ہیں میں عبدالملک بن ابجر کے پاس تھا۔اس وقت ان کا ایک غلام بھاگا ہوا تھا، اور ان کے گھر کے دو دروازے تھے، اچانک بے خبری میں غلام واپس آ گیا، عبدالملک نے اس سے کہا اے فلانے! تیرا ناس ہو! تو بھاگ نکلا تھا تیری نماز قبول نہ ہوگی کیا ہم سے بھی بہتر تیرے لئے کوئی تھا؟ جاتے وقت تو کس دروازے سے نکلا تھا؟ اس نے کہا اس دروازے سے، تو آپ نے فرمایا جاؤ اسی دروازے میں سے داخل ہو کر اپنے لئے اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو: او کنیز! اسے کھانا کھلاؤ، مجھے لگتا ہے یہ بھوکا ہے۔

۶۴۷۳- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، عبداللہ بن عمر، ابوغسان، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے ابن عیینہ سے سنا، فرماتے ہیں کہ عبدالملک بن ابجر کے ایک بیٹے نے کسی خادم کو کہا: اے جولاہے! تو آپ نے فرمایا تم اس کام پر اسے عار دلاتے ہو جو ہم نے اسے کرنے پر مجبور کیا ہے، میرا گمان ہے انہوں نے کہا تھا اگر یہ عیب ہے تو یہ عیب ہم نے خود اس میں داخل کیا ہے۔

۶۴۷۴- محمد بن احمد بن ابراہیم نے اپنی کتاب میں لکھا ہے عبدالرحمٰن بن حسن، موسیٰ بن عبدالرحمٰن بن مسروق، حسین الجعفی، ان کے سلسلہ سند میں عبدالملک بن ابجر سے روایت کرتے ہیں۔انہوں نے فرمایا کہ لوگوں میں سے ہر شخص کسی نہ کسی عافیت میں قابل امتحان ہوتا ہے تاکہ دیکھے اس کا شکر کیسے ہو؟ یا کسی مصیبت میں مبتلا ہوتا ہے تاکہ دیکھے اس کا صبر کیسے ہو؟

۶۴۷۵- ابوبکر بن مالک، عبدالرحمٰن بن حسن، احمد بن یحییٰ صوفی، حسین بن علی الجعفی، ان کے سلسلہ سند میں عبدالملک بن ابجر سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا جب ان سے کسی نے اس آیت ''اور قیامت کے دن ہر نفس کے ساتھ ہانکنے والا اور گواہ آئے گا'' (ق ۲) سائق سے مراد اللہ تعالیٰ کے امر کی طرف ہانکنے والا اور شاہد سے مراد اس کے اعمال پر گواہ ہے۔

عبدالملک ابوالطفیل عامر بن واثلہ سے روایت کرتے ہیں جنہیں شرف صحابیت حاصل ہے۔اسی طرح زر بن حبیش، عامر بن شعبی، عبدالملک بن عمیر، واصل بن حیان، ایاد بن لقیط، طلحہ بن مصرف، سلمہ بن کھیل، ثوبر بن ابی فاختہ، مجاہد، ابوسفیان، اور طلحہ بن نافع۔

سے سنداً روایت کراتے ہیں۔

۶۴۷۶ - اسحاق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، محمود بن غیلان، یحییٰ بن آدم، زہیر، ان کے سلسلہ سند میں عبد الملک بن ابجر سے بحوالہ حضرت ابو الطفیلؓ روایت ہے، فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباسؓ سے کہا، مجھے لگتا ہے میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے تو انہوں نے کہا مجھے ذرا حضور کے احوال تو بتاؤ کیا ہیں؟ میں نے کہا میں نے آپ علیہ السلام کو مروہ کے پاس ایک اونٹ پر سوار دیکھا، آپ کے اردگرد لوگ تھے لوگوں نے کہا، یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، انہوں نے فرمایا کیونکہ لوگوں کو حضور سے ہٹایا اور دور نہیں کیا جاتا تھا۔

جریری وغیرہ نے ابو الطفیل سے روایت کیا ہے۔

۶۴۷۷ - سلیمان بن احمد، محمود بن محمد واسطی، قاسم بن سعید بن المسیب، شجاع بن ولید، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں۔ میں نے عبد الملک بن ابجر سے سنا فرماتے ہیں، میں نے زر بن حبیش کو سنا فرمارہے تھے کہ حضرت ابی بن کعب قسم کھا کر کہتے تھے کہ لیلۃ القدر ۲۷ ویں شب ہے اور مستثنیٰ نہیں کرتے، ہم نے ان سے پوچھا کہ آپ نے یہ کیسے معلوم کرلیا، فرمایا اس آیت کے ذریعہ جس کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی، ہم نے حساب لگایا اور اس بات کو یاد کرلیا کہ وہ ۲۷ ویں شب ہے۔

۶۴۷۸ - محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، حمیدی، ابی، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن میمون، سفیان بن عیینہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں مجھ سے اس شخص نے بیان کیا جس کی مانند تمہاری آنکھیں نہیں دیکھ سکیں گی، ہم نے کہا اے ابو محمد! آپ سے کس نے بیان کیا؟ انہوں نے کہا نیکوکار عبد الملک بن سعید بن ابجر اور مطرف بن طریف نے، انہوں نے امام شعبی سے سنا فرماتے ہیں میں نے مغیرہ بن شعبہ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا وہ اس روایت کو مرفوعاً نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے پوچھا کہ سب سے کم درجہ والا جنتی کون ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ شخص ہے کہ جب اہل جنت کو جنت میں داخل کردیا جائے گا تو اسے لایا جائے گا اور پھر اس سے کہا جائیگا جنت میں داخل ہو جاؤ، وہ عرض کریگا میں کیسے داخل ہو سکتا ہوں؟ پھر اس سے کہا جائیگا کیا تو اس بات پر راضی ہے کہ تیرے لئے اتنی جنت ہو جتنی کسی دنیا کے بادشاہ کی مملکت ہوتی ہے؟ وہ عرض کرے گا جی ہاں، اے میرے رب میں راضی ہو چکا ہوں، پھر اس سے کہا جائیگا تمہارے لئے اس جنتی کی طرح پھر اسی کی مانند اسی طرح کی جنت ہے، وہ عرض کریگا اے میرے رب میں راضی ہو چکا ہوں، پھر اس سے کہا جائیگا تیرے لئے اس کے ساتھ جو تیرے نفس کی خواہش اور آنکھوں کی لذت کا سامان ہو وہ بھی دیا جائیگا، موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اے میرے رب! جنتیوں میں سب سے بلند مرتبہ جنتی کونسا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ! یہی تمہاری مراد تھی میں ابھی تمہیں ان کے متعلق بتاتا ہوں، میں نے ان کی عزت واکرام کے درختوں کو اپنے ہاتھ سے لگایا ہے اور ان پر مہر لگادی ہے کہ انہیں نہ کوئی آنکھ دیکھے اور نہ ان کا تذکرہ کوئی کان سے سنے اور نہ کسی دل میں ان کا خیال آئے، فرماتے ہیں اس کا مصداق کتاب اللہ میں یہ آیت ہے "کسی نفس کو معلوم نہیں کہ ان کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک کا کیسا سامان پوشیدہ رکھا گیا ہے (السجدہ ۔۱۱) الایۃ[۱]

صحیح متفق علیہ حدیث ہے مسلم نے ابن عمرو، بشر بن الحکم، بحوالہ ابن عیینہ روایت کی ہے جبکہ عبید اللہ الاشجعی نے عبد الملک بن ابجر سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۶۴۷۹ - محمد بن محمد بن احمد، ادریس بن عبد الکریم، زہیر بن حرب، ابو معاویہ، ان کے سلسلہ سند میں عبد الملک بن سعید بن ابجر سے بحوالہ

۱۔ سنن الترمذی ۳۱۹۸. والدر المنثور ۱۷۷/۵. ومسند الحمیدی ۷۶۱. ومسند أبی عوانة ۱۳۲/۱. والترغیب والترهیب ۵۰۱/۴. وفتح الباری ۵۱۶/۸.

ثویر بن ابی فاختہ، حضرت عبداللہ بن عمرؓ روایت ہے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سب سے کم درجہ جنتی وہ ہوگا جو اپنی ملکیت کو دو ہزار سال تک دیکھتا رہے گا، وہ اس کے دور اور قریب کے اطراف کو برابر دیکھے گا اپنی خوشی و سرور میں اپنے اہل وعیال اور خدم وحشم میں، اور سب سے افضل وہ شخص ہوگا جو دن میں دو بار اللہ تعالیٰ کی زیارت کرے گا۔[۱]

۶۴۸۰- محمد بن عمر بن مسلم، ابو اسحاق بن حمزہ، ابراہیم بن عبداللہ بن ایون، سعید بن محمد الجریری، ان کے سلسلہ سند میں عبدالرحمٰن بن عبد الملک بن ابجر بحوالہ حضرت طلحہ بن مصرف وہ حضرت خثیمہ سے نقل کرتے ہیں فرماتے ہیں، ہم حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں ان کا حسابدار خادم آگیا آپ نے فرمایا کیا تم نے غلاموں کو ان کا کھانا پہنچا دیا ہے؟ اس نے عرض کیا نہیں جی، آپ نے فرمایا جاؤ، اس لئے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کے لئے اتنا گناہ کافی ہے کہ وہ اپنے مملوک کا کھانا روکے رکھے۔

۶۴۸۱- حسین بن علی تیمی، محمد بن اسحاق ثقفی، علاء بن سالم رواس، ابو بدر، زیاد بن خثیمہ، انکے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں ہم سے ابن ابجر نے بواسطہ مجاہد، انہوں نے حضرت ابن عباسؓ کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام اللیل کا ذکر کیا۔ اس وقت آپ آبدیدہ ہوگئے پھر یہ آیت پڑھی ''ان لوگوں کے پہلو بستروں سے جدا رہتے ہیں'' (السجدہ۔۱۶)

۶۴۸۲- ابو علی محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابن کاسب، سفیان بن عیینہ، اعمش، عبدالملک بن ابجر، وہ حضرت ابوسفیان سے بحوالہ حضرت جابرؓ نقل کرتے ہیں۔ فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: تم میں سے جو بھی مرے اسے اللہ تعالیٰ کے ساتھ حسن ظن رکھنا چاہیے۔[۲]

۲۹۵۔ عبدالاعلیٰ التیمی

شیخ رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ ان راست باز لوگوں میں سے غبی خشوع وخضوع اور لگاتار رونے والے عبدالاعلیٰ تیمی ہیں۔ ان کا باطن عاجز، حاضر، سامع اور ان کی آنکھ اشکبار تھی۔

۶۴۸۳- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابو معمر، ابن عیینہ، مسعر فرماتے ہیں عبدالاعلیٰ تیمی نے فرمایا جس کا علم اسے رلائے نہیں تو وہ اس لائق ہے کہ اسے علم نافع نہ دیا جائے۔

۶۴۸۴- عبداللہ بن محمد، علی بن اسحاق، حسین المروزی، عبداللہ بن مبارک، عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر، ابو اسامہ، مسعر، ان کے سلسلہ سند میں عبدالاعلیٰ تیمی سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ جسے ایسا علم دیا گیا جو اسے رلائے نہیں تو وہ اس قابل ہے کہ اسے علم نافع نہیں دیا گیا، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ نے علماء کی یہ تعریف فرمائی ہے: ''بے شک جن لوگوں کو اس کتاب سے پہلے علم دیا گیا جب ان کے سامنے یہ کتاب پڑھی جاتی ہے تو وہ ٹھوڑیوں کے بل سجدے میں گر جاتے ہیں'' (اسراء۔۱۰۷)

۶۴۸۵- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابو معمر، ابن عیینہ، ابو اسامہ، مسعر، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عبدالاعلیٰ تیمی اپنے سجدے میں یہ دعا کرتے تھے، اے پروردگار! ہمیں خشوع وعاجزی میں بڑھا دے جیسے آپ کے دشمن آپ سے نفرت ودوری میں بڑھے ہوئے ہیں اور اپنے سامنے سجدہ ریز ہو چکنے کے بعد ہمیں آگ میں اوندھے منہ نہ ڈالنا۔

۶۴۸۶- ابی، ابراہیم بن محمد بن حسن، عبدالجبار بن علاء، سفیان، مسعر، عبدالاعلیٰ، فرماتے ہیں جب کوئی قوم بیٹھ کر جنت ودوزخ کا ذکر

۱۔ مسند الامام أحمد ۲/۱۳. ۶۴. ۵۳۷. واتحاف السادۃ المتقین ۱۰/۵۴۶،۲۵۲. وشرح السنۃ ۱۵/۲۳۲. والترغیب والترھیب ۴/۵۰۷.

۲۔ صحیح مسلم ۲۲۰۵، ۲۲۰۶. وفتح الباری ۱۳/۶۱، ۳۸۳، ۳۸۵.

نہیں کرتی تو فرشتے کہتے ہیں دو عظیم چیزوں سے یہ لوگ غافل ہیں۔

۶۴۸۷ - عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، ابن عیینہ، مسعر ان کے سلسلہ سند میں عبدالاعلیٰ سے روایت ہے فرمایا کہ جنت او رجہنم بنی آدم سے زیادہ کان لگا کر بات سمجھتی ہیں جب بندہ جنت کا سوال کرتا ہے تو جنت کہتی ہے اے اللہ! اسے میرے اندر داخل کر اور جب بندہ جہنم سے پناہ مانگتا ہے تو وہ کہتی ہے اے اللہ! اسے مجھ سے پناہ دے۔

۶۴۸۸ - ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، ابومعمر، ابن عیینہ، ابواسامہ، مسعر، ان کے سلسلہ سند میں عبدالاعلی سے روایت ہے، فرماتے ہیں کوئی گھر ایسا نہیں جس کے رہنے والوں کے ساتھ ملک الموت ہر دن دو دفعہ مصافحہ نہ کرتا ہو۔

۶۴۸۹ - ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسن، خلف بن تمیم، محمد بن عبدالعزیز تیمی، ان کے سلسلہ سند میں عبدالاعلی تیمی سے روایت ہے، فرماتے ہیں دو چیزوں نے مجھ سے دنیا کی لذت ختم کردی ہے ایک موت کی یاد، دوم اللہ تعالیٰ کے سامنے پیشی۔

۶۴۹۰ - محمد بن احمد بن ابراہیم نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے عبدالرحمٰن بن حسن، عمرو بن عبداللہ اودی، (ابی) مسعر، عبدالاعلیٰ تیمی سے نقل کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ جب یوسف اپنے بھائی سے ملے تو انہوں نے کہا تم نے شادی کی ہے؟ انہوں نے جواب دیا ہاں، انہوں نے فرمایا کیا میری جدائی کے غم نے تمہیں روکا نہیں؟ بھائی نے کہا مجھے والد صاحب نے کہا تم شادی کرلو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے ذریعے ایسی اولاد پھیلائے جو آخری زمانے میں تسبیح کے ذریعے زمین کو بوجھل کردے۔

عبدالاعلی تیمی، ابراہیم تیمی سے سند انقل کرتے ہیں۔

۶۴۹۱ - الحسن بن محمد بن علی، عمر بن حسن، احمد بن حسن، (ابی) حصین بن مخارق، مسعر، ان کے سلسلہ سند میں عبدالاعلیٰ تیمی سے بحوالہ ابراہیم تیمی وہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی ''اور سورج اپنے محور میں چل رہا ہے'' (یٰسین - ۳۸) پھر فرمایا اے ابوذر! جانتے ہو اس کا محور و مستقر کہاں ہے؟ میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں، آپ نے فرمایا اس کا مستقر عرش کے نیچے ہے سورج آتا ہے اور واپس جانے کی اجازت مانگتا ہے وہاں سجدہ کرتا ہے پھر اس سے کہا جاتا ہے اپنے مغرب سے طلوع ہو جا، اس وقت کسی نفس کو اس کا ایمان لانا فائدہ نہ دے گا۔

۲۹۶ - مجمع بن صمعان التیمی

شیخ رحمہ اللہ نے فرمایا ان لوگوں میں سے پرہیزگار، کشادہ دست مجمع بن تیمی ہیں۔

۶۴۹۲ - ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوکریب، ابوبکر بن عیاش، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرمایا میں نے مجمع تیمی کو دیکھا اور مجھے یاد ہے کہ گویا میں انہیں بکرا بازار میں دیکھ رہا ہوں، لوگوں نے ان سے کہا آپ کی یہ بکری کیسی ہے؟ انہوں نے کہا مجھے یہ پسند نہیں، ابوبکر نے فرمایا مجمع سے بڑھ کر کون پرہیزگار ہوگا۔

۶۴۹۳ - ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، ابوالربیع واسطی، حفص بن غیاث، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ سفیان ثوری مجمع تیمی کے پاس آئے۔ سفیان کے ازار میں کوئی پھٹن تھی فرماتے ہیں پھر انہوں نے چار دراہم لئے اور سفیان ثوری کو تھما دیئے اور فرمایا ان سے تہبند خرید لینا، سفیان نے کہا مجھے ان کی ضرورت نہیں، مجمع نے کہا آپ نے سچ فرمایا کہ آپ کو اس کی ضرورت نہیں لیکن مجھے اس کی ضرورت ہے۔ راوی کا بیان ہے پھر انہوں نے وہ دراہم لیکر ان سے ازار خرید لیا، سفیان کہتے تھے: اللہ تعالیٰ میرے بھائی مجمع کو جزائے خیر عطا فرمائے، انہوں نے مجھے کپڑا پہنایا، نیز سفیان نے فرمایا میرے عمل میں سے مجھے جس عمل میں کسی قسم کی آمیزش نہیں لگتی وہ مجمع سے میری محبت ہے۔

۶۴۹۴- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابو معمر، (ابی) ابراہیم بن محمد، عبدالجبار بن علاء، سفیان، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ ابوحیان تیمی نے ہمارے سامنے قسم کھا کر کہا میرے دل میں مجمع کی محبت سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں۔

۶۴۹۵- محمد بن علی، عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز، احمد بن عمران اخنسی، غنام بن علی، اعمش فرماتے ہیں کہ میں مجمع تیمی کے ہمراہ تھا۔ انہوں نے ایک درہم سے کھجوریں خریدیں۔ اتنے میں ایک سائل آیا اور کھجور بیچنے والے سے سوال کرنے لگا تو مجمع نے کہا آدھے درہم کی اسے اور آدھے درہم کی مجھے دیدو۔

۶۴۹۶- (ابی) ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، قبیصہ بن عقبہ، مطھر، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں مجمع تیمی نے فرمایا موت کی یاد سب چیزوں سے بے پرواہی کا سبب ہے۔

۶۴۹۷- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل علی بن جعفر بن زیاد الاحمر، ابوبکر بن عیاش، ابوحیان تیمی، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے مجمع کو ان کے بیٹے کے جنازہ میں روتے دیکھا، میں نے کہا آپ کیوں رو رہے ہیں؟ انہوں نے کہا مجھے اس پر ایسا ہی غم ہو رہا ہے جیسے والد کو اپنے بیٹے کا غم ہوتا ہے اور میں اس وجہ سے اس پر رو رہا ہوں کہ مجھے معلوم نہیں وہ جنت میں جائے گا یا جہنم میں

۶۴۹۸- قاضی ابواحمد نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے، محمد بن ایوب، حسن بن محمد طنافسی، ابوبکر، ابن عیاش، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں مجمع تیمی سے کسی نے کہا آپ کیا اس بات سے خوش نہ ہوں گے کہ آپ کے پاس مال ہو؟ انہوں نے کہا نہیں، لوگوں نے کہا کیا آپ حج، غلام کو آزاد اور صدقہ نہیں کریں گے؟ فرمایا ایک چیز مجھ پر واجب نہیں میں اس میں ثواب کی امید نہیں رکھتا۔

راوی کا بیان ہے کہ ان کے پاس حب فی اللہ اور بغض فی اللہ کا ذکر کیا تو وہ فرمانے لگے میرے نزدیک کوئی چیز اس کے برابر نہیں، ابوبکر نے فرمایا میں نے ان سے یہ بات تیس سال سے سن رکھی ہے، ایک یا دو سال کی کمی زیادتی ہوگی اس وقت کوفہ میں مجمع سے بہتر کوئی شخص نہیں دیکھا گیا۔

۶۴۹۹- عبداللہ بن محمد، عبدالرحمٰن بن حسن، حسن بن عطاء، حسین بن حفص، ابومسلم، اعمش، ان کے سلسلہ سند میں اعمش سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ مجمع کے پاس ایک مہمان آیا تو آپ نے اس سے نہیں پوچھا کہ تو کہاں سے آیا ہے اور تمہارا کیا حال ہے؟ بالآخر وہ ان کے پاس سے چلا گیا۔

۲۹۷۔ ضرار بن مرہ[۱]

شیخ رحمہ اللہ نے فرمایا انہی پاک سیرت لوگوں میں سے رونے والے بیدار رہنے والے ضرار بن مرہ ابوسنان ہیں۔

۶۵۰۰- احمد بن اسحاق، احمد بن عمرو بزار، ابوسعید الاشج، محاربی، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ ضرار بن مرۃ اور محمد بن سوقہ، جمعہ کے روز ہر ایک دوسرے کو تلاش کرتے، پھر دونوں مل بیٹھ کر روتے۔

۶۵۰۱- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبداللہ بن عمر، ابوغسان، موسیٰ بن اشیم، جعفر الاحمر، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں ہمارے چار احباب زیادہ رونے والے تھے مطرف بن طریف، محمد بن سوقہ، ابن ابجر، ابوسنان ضرار بن مرہ۔

۶۵۰۲- ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، سلیمان بن توبہ، ابوبدر، ان کے سلسلہ سند میں ہے، فرماتے ہیں میں چار آدمیوں سے ملا ہوں، میں نے ان سا نہیں دیکھا، محمد بن سوقہ، محمد بن قیس، ابن ابجر اور ضرار بن مرہ۔

---

[۱] طبقات ابن سعد ۳۳۸/۶. والتاریخ الکبیر ۴/ت ۳۰۵۲. والجرح ۴/ت ۲۰۴۴. والجمع ۲۲۹.

۶۵۰۳- عبداللہ بن محمد، الولید بن ابان، ابوموسیٰ بن اسحاق، (ابی) سفیان، ان کے سلسلہ سند میں ہے، فرماتے ہیں میں نے کسی کو ابو سنان ضرار بن مرۃ عمار دھنی اور محمد بن سوقہ سے زیادہ نرم دل نہیں دیکھا۔

۶۵۰۴- محمد بن علی، عبداللہ بن محمد، ابوسعید الاشج، عبداللہ بن اجلح، ان کے سلسلہ سند میں ہے، فرماتے ہیں ابوسنان ضرار بن مرہ ہم سے کہتے تھے تم لوگ میرے پاس اکٹھے نہ آیا کرو، ہر شخص تنہا آئے اس واسطے کہ جب تم لوگ جمگھٹا بنا لیتے ہو تو باتیں کرنے لگتے ہو اور آدمی جب اکیلا ہو تو وہ اپنا وظیفہ وورد پڑھ سکتا ہے اور اپنے رب کو یاد کر سکتا ہے۔

۶۵۰۵- (ابی) ابراہیم بن محمد بن حسن، عبدالجبار بن علاء، محمد بن علی، عبداللہ بن محمد بغوی، احمد بن زہیر، ابوالفتح نصر بن مغیرہ، سفیان عیینہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے، فرماتے ہیں ابوسنان ضرار بن مرۃ نے فرمایا آج میں نے اپنے گھر والوں کو پانی پلایا اور بکری کو چارا ڈالا، وہ فرماتے تھے تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جو اپنے گھر والوں کے لئے نفع بخش ہو۔

احمد بن زہیر نے اپنی حدیث میں اس بات کا اضافہ کیا ہے کہ ابوسنان بازار سے کوئی چیز خرید کر اپنے کندھے پر رکھ لیتے۔ ان سے کوئی کہتا لائیے مجھے دیدیجئے تو آپ انکار کر دیتے اور فرماتے وہ تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

۶۵۰۶- عبداللہ بن محمد، ابویحییٰ الداری، سلمہ بن شبیب، حماد بن قیراط، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے ابوسنان کو فرماتے سنا کہ غیبت ستر گناہوں سے بڑھ کر ہے۔ میں نے پوچھا ''حوب'' کیا بلا ہے؟ انہوں نے فرمایا کوئی (بدبخت) اپنی ماں سے ستر بار جماع کرے۔

۶۵۰۷- عبداللہ بن محمد، علی بن اسحاق، حسین بن حسن، عبداللہ بن مبارک، سفیان، ابوسنان شیبانی نے فرمایا آسمانوں کی پیدائش کے بعد جمعہ کے روز تین گھڑیوں کے اندر جو باقی فرشتوں کو پیدا کیا گیا، ایک گھڑی میں ایت پیدا ہوئی، اور ایک گھڑی میں موت۔ مجھے معلوم نہیں ان میں سے کس سے ابتدا فرمائی گئی اور حضرت آدم علیہ السلام آخری گھڑی میں پیدا کئے گئے۔

۶۵۰۸- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، (ابی) محمد بن عبداللہ زبیر، سفیان، انکے سلسلہ سند میں ابوسنان سے روایت ہے فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے دنیا! تو مسلمانوں کے لئے کڑوی ہو جا، تا کہ وہ تجھ سے رکا رہے جس کی وجہ سے بدلہ دیا جائے، اور میری خاطر اس کے لئے میٹھی نہ ہونا، ورنہ تو اسے فتنہ میں مبتلا کر دے گی، اے ابن آدم! میری عبادت کے لئے فارغ ہو جا، میں تیرے سینہ کو غنا سے بھر دوں گا اور تیرے فاقہ کو ختم کر دوں گا، اگر تو نے ایسا نہ کیا تو میں تیرے سینہ کو مشاغل سے بھر دوں گا اور تیرے فقر کو بڑھا دوں گا۔

۶۵۰۹- ابی، ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، حسین بن منصور، طنافسی، اسحاق بن سلیمان، ان کے سلسلہ سند میں ابوسنان سے روایت ہے، فرماتے ہیں ابلیس کہتا ہے کہ میں جب ابن آدم کی تین چیزوں پر قابو پا لیتا ہوں تو اس سے اپنی ضرورت پوری کا سامان پیدا کر لیتا ہوں، جب وہ اپنے گناہوں کو بھول جائے اپنے عمل کو بہت زیادہ سمجھنے لگے اور جب اپنی رائے پر خوش ہونے لگے۔

۶۵۱۰- قاضی ابواحمد نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے حسین بن حسن بن علی، یوسف بن موسیٰ، جریر، ابوسنان نے ابن مرہ سے روایت کرتے ہیں، وہ ابن شبرمہ سے ان دونوں نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تم ہرگز اس چیز کو نہیں پہنچ سکتے جو تمہارے پاس ہے یہاں تک کہ تم اونی کپڑا مزے سے پہنو اور مزے سے جو کی روٹی کھاؤ، اور مزے سے زمین کو بچھونا بناؤ۔

انہوں نے عبداللہ بن ابی ہذیل، عبداللہ بن حارث اور سعید بن جبیر سے اور ان سے ائمہ جیسے سفیان ثوری، شعبہ، ابن عیینہ اور جریر نے بیان کیا ہے۔

۶۵۱۱- ابوبکر بن خلاد، اسماعیل بن اسحاق قاضی، ابراہیم بن عبداللہ مروی، محمد بن سلیمان اصبہانی، ان کے سلسلہ سند میں ابوسنان سے

بحوالہ عبداللہ بن ابی ہذیل وہ حضرت ابو ہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں، فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہنم میں پہلے آنے والے جہنمیوں کو غصہ سے ملے گی، پھر انہیں ایک لپٹ مار کر جھلسادے گا، جس کی وجہ سے وہ ہڈی پر گوشت کا ٹکڑا نہیں چھوڑے گی مگر اسے ایڑی کے پٹھے کے اوپر گرادے گی۔[1]

یہ روایت صرف محمد بن سلیمان نے ان سے نقل کیا ہے، جبکہ ابن عیینہ یا جریر نے اسے ابن ابی ہذیل سے موقوفاً نقل کیا ہے۔

۶۵۱۲- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، (ابی) عبدالرحمن بن مھدی، سفیان، ان کے سلسلہ سند میں ابوسنان سے روایت ہے وہ عبداللہ بن ابی ہذیل سے۔ بحوالہ عبداللہ بن عمروؓ نقل کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چار چیزوں سے پناہ مانگا کرتے تھے، بے فائدہ علم سے، ایسی دعا سے جو سنی جانے کے قابل نہ ہو، بے خوف دل سے اور ایسے نفس سے جو سیر نہ ہوتا ہو۔

اسے ابن مھدی نے ثوری سے روایت کیا ہے اور خالد بن عبداللہ واسطی نے ابوسنان سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

۶۵۱۳- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، یحییٰ بن آدم، سفیان، ان کے سلسلہ سند میں ابوسنان سے۔ بحوالہ عبداللہ بن حارث، وہ حضرت ابن عباسؓ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک میت کی دفن کے بعد نماز جنازہ پڑھی۔

۶۵۱۴- سلیمان بن احمد، عبداللہ بن محمد بن سعید بن ابی مریم، فریابی، سفیان، محمد بن علی، عبداللہ بن محمد بن علی، ابن الجعد، شعبہ، ان کے سلسلہ سند میں ابوسنان سے روایت ہے، وہ عبداللہ بن ابی ہذیل سے۔ بحوالہ حضرت ابن عباسؓ، وہ اس آیت کی تفسیر میں نقل کرتے ہیں۔ اگر تم مجھے یوں نہ کہو کہ میں بہکی بہکی باتیں کررہا ہوں تو مجھے یوسف کی خوشبو آرہی ہے، فرمایا انہوں نے یوسف علیہ السلام کی قمیص کی خوشبو پائی تھی جو آٹھ فاصلوں کی مقدار پر تھی۔

شعبہ فرماتے ہیں ایک مسافت کوفہ اور بصرہ کے مابین علاقے کی بقدر ہے۔

۶۵۱۵- احمد بن جعفر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، حجاج بن محمد ترمذی، شریک، ان کے سلسلہ سند میں ابوسنان سے۔ بحوالہ عبداللہ بن ہذیل وہ حضرت عمار بن یاسر سے نقل کرتے ہیں کہ ان کے شاگرد ان کا انتظار کررہے تھے جب وہ باہر تشریف لائے تو انہوں نے کہا آپ کو کس وجہ سے تاخیر ہوگئی؟ ہم سے حدیث بیان کریں تو انہوں نے فرمایا میں عنقریب تمہیں بیان کروں گا۔ تم سے پہلے لوگوں میں سے تمہارا ایک بھائی تھا جو موسیٰ علیہ السلام تھے، انہوں نے عرض کیا اے پروردگار! مجھے اس شخص کے متعلق بتائیں جو لوگوں میں سے آپ کو سب سے زیادہ پسند ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیوں؟ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا تاکہ میں آپ کی محبت کی وجہ سے اس سے محبت کروں، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرا ایک بندہ دور کی زمین میں ہے اسکے متعلق دوسرے بندے نے سنا جو اسے جانتا نہیں جب اسے کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو ایسا لگتا ہے اسے پہنچی ہے، اسے کوئی کانٹا چبھتا ہے تو گویا اسے چبھا ہے یہ اس سے میری وجہ سے محبت رکھتا ہے، اس بنا پر وہ مجھے تمام مخلوق سے محبوب ہے پھر موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اے پروردگار! آپ کی وہ کون سی مخلوق ہے جسے آپ نے پیدا کیا پھر انہیں جہنم میں داخل کرکے عذاب دیں گے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی بھیجی، سب کے سب میری مخلوق ہیں پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم کاشت کاری کرو، چنانچہ موسیٰ علیہ السلام نے ایسا ہی کیا، پھر فرمایا اے موسیٰ اس کی نگہداشت کرو، سو انہوں نے جتنا اللہ تعالیٰ نے چاہا اس کی نگہداشت کی اس کے بعد اسے کاٹا اور اٹھا کر لے گئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا موسیٰ! تمہاری کھیتی کا کیا ہوا؟ عرض کیا میں اس کی کٹائی سے فارغ ہوچکا اور اسے اٹھا کر لے گیا ہوں، فرمایا اس میں سے کچھ باقی چھوڑا ہے؟ عرض کیا الٰہی! وہ چیز چھوڑی ہے جس میں

---

[1] مجمع الزوائد ۱۰/۳۸۹. والترغيب والترهيب ۴/۴۸۸. واتحاف السادة المتقين ۱۰/۵۱۴. وتاريخ أصبهان ۲/۱۷۵. والدر المنثور ۵/۱۶

کچھ فائدہ نہیں۔

۲۹۸۔عمرو بن مرہ[۱]

شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے کہ ان بزرگوں میں سے مستند راوی، اپنے رب سے امید رکھنے والے اور اس کے سامنے عاجزی کرنے والے عمرو بن مرہ ہیں۔

۶۵۱۶-ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، الفضل بن سھل، قراد بن نوح، شعبہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے، فرماتے ہیں میں نے جب بھی عمرو بن مرہ کو نماز میں دیکھا میں نے یہی گمان کیا کہ وہ نہیں ہٹتے یہاں تک کہ ان کے اجتہاد و دعا کو ان کے لئے قبول کیا جائے۔

۶۵۱۷-ابی، ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، عبدالجبار بن علاء، سفیان، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے مسعر سے کہا جن لوگوں کو آپ نے دیکھا ان میں سے سب سے بہتر شخص کون ہے؟ میرے خیال میں، میں نے عمرو بن مرہ سے کوئی افضل نہیں دیکھا، میں نے انہیں جب بھی دعا کرتے دیکھا میں نے یہی کہا کہ ان کی دعا قبول ہوگی۔

۶۵۱۸-ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل نیز ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، ابو سعید الاشج، احمد بن بشر مولی عمرو بن حریث، مسعر، ان کے سلسلہ سند میں ہے، فرماتے ہیں میں نے عبدالملک بن میسرہ کو فرماتے سنا اور عمرو بن مرہ سند میں فرماتے ہیں میں نے عبدالملک بن میسرہ کو فرماتے سنا اور ہم عمرو بن مرہ کے جنازے میں چل رہے تھے میرے گمان میں وہ زمین والوں میں سب سے بہتر تھے۔

۶۵۱۹-ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، ابراہیم بن اسحاق، سلام بن سلم حنفی، سلیم بن رستم، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں عمرو بن مرہ کے پاس قرآن پڑھا کرتا تھا، میں نے اکثر انہیں یہ دعا کرتے سنا اے پروردگار! مجھے ان لوگوں میں سے بنادے جو آپ کی طرف سے تاوان ادا کریں۔

۶۵۲۰-عبداللہ بن محمد، محمد بن یحییٰ، عبداللہ بن محمد زھری، سفیان بن عیینہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے، فرماتے ہیں عمرو بن مرہ نے فرمایا مجھے یہ بات ناپسند ہے کہ میں کسی نشانی کے پاس سے گزروں جس کا ذکر قرآن میں ہے اور میں اسے نہ پہچان سکوں اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور یہ مثالیں ہم لوگوں سے اس لئے بیان کرتے ہیں تاکہ لوگ سمجھیں، انہیں علم والے ہی سمجھتے ہیں۔ (عنکبوت ۴۳)

۶۵۲۱-محمد بن احمد بن ابراہیم نے اپنی کتاب میں نقل کیا ہے عبدالرحمٰن بن حسن، علی بن حرب، محمد بن فضیل، ان کے سلسلہ سند میں ان کے والد سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں میں نے عمرو بن مرہ کو فرماتے سنا کہ میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ میں یہ گمان کروں کہ اللہ تعالیٰ مؤمنوں کو عذاب دیگا اور اس بات سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں کہ میں یہ خیال کروں کہ اللہ تعالیٰ مؤمنوں کے چہرے سیاہ کردے گا۔

۶۵۲۲-ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابو معمر، ابو معاویہ ضریر، ابو سنان، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن مرہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے ایک عورت کو دیکھا وہ مجھے بھلی لگی اس کے بعد میری نظر چلی گئی مجھے امید ہے یہ اس کا کفارہ ہے۔

۶۵۲۳-ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، فضل بن سھل اور ہم الجوھری، محمد بن سابق، مالک بن مغول، سعید بن ابی سنان، ان کے سلسلہ سند میں ہے، فرماتے ہیں عمرو بن مرہ نے فرمایا میں نہیں چاہتا کہ میں بینا ہو جاؤں مجھے یاد پڑتا ہے کہ میں نے جوانی میں کوئی نظر ڈالی تھی۔

۶۵۲۴-ابو محمد بن حیان، ابو یحییٰ رازی، ھناد بن سری، ابو الاحوص، علاء بن مسیب، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن مرہ سے روایت ہے

---

[۱] طبقات ابن سعد ۶/۳۱۵. والتاریخ الکبیر ۶/ت ۲۶۶۲. والجرح ۶/ت ۱۴۲۱. والکاشف ۲/ت ۴۲۹۴. والمیزان ۳/ت ۶۴۴۷.

فرماتے ہیں جس نے آخرت طلب کی اس نے دنیا کو نقصان پہنچایا، جس نے دنیا طلب کی اس نے آخرت کو نقصان پہنچایا، لہٰذا تم باقی رہنے والی چیز کے لئے فانی کو نقصان پہنچاؤ!

۶۵۲۵-عبداللہ بن محمد، محمد بن احمد بن تمیم، محمد بن حمید، زافر بن سلیمان، ابو سنان، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن مرہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ابلیس کہتا ہے، انسان مجھ سے کیسے بچ سکتا ہے جب وہ غضبناک ہوتا ہے تو میں اس کی ناک کے پاس ہوتا ہوں اور جب خوش ہوتا ہے تو میں اس کے دل میں ہوتا ہوں۔

۶۵۲۶-عبداللہ بن محمد، محمد بن احمد بن تمیم، محمد بن حمید، زافر بن سلیمان، ابو سنان، ان کے سلسلہ سند مین عمرو بن مرہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ایک شخص کو جنت میں داخل کیا جائے گا۔ وہ کہے گا لاحول ولاقوۃ الا باللہ، تو اس کا ایک درجہ بلند کر دیا جائے گا، پھر وہ کہے گا لاحول ولاقوۃ الا باللہ، تو پھر اس کا ایک درجہ بلند کر دیا جائے گا، تو فرشتہ اسے کہے گا کیا تجھے حیا نہیں آتی تو اپنے رب سے کتنا مانگے گا؟ تو وہ کہے گا میں نے اپنے رب سے کیا مانگا ہے، پھر ابو سنان نے یہ آیت پڑھی ولو لا اذ دخلت جنتک قلت ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ" ایسا کیوں نہ ہوا کہ جب تو اپنے باغ میں داخل ہوا تو کہتا ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ (الکہف۔۳۹)۔

۶۵۲۷-ابو محمد بن حیان، ابو یحیٰی رازی، ھناد بن سری، وکیع، شیخ بنی حارث، ان کے سلسلہ سند مین عمرو بن مرہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام کے پاس تشریف لائے پھر آپ نے ارشاد فرمایا تقدیر پر راضی رہنے والے کہاں ہیں؟ قابل قدر کام کی کوشش کرنے والے کہاں ہیں؟ مجھے تعجب ہے اس آدمی پر جو ہمیشگی کے گھر پر ایمان رکھتا ہے وہ کیسے دھوکے کے گھر کے لئے جدو جہد کرتا ہے۔[1]

۶۵۲۸-ابو محمد بن حیان، ابو یحیٰی رازی، ھناد، ابو الاحوص، سعید بن مسروق، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن مرہ سے روایت ہے فرماتے ہیں داؤد علیہ السلام فرماتے تھے اے پروردگار! میں آپ کی نعمتوں کا کیسے شمار کر سکتا ہوں جبکہ میں خود پوری ایک نعمت ہوں۔

عمرو بن مرہ، عبداللہ بن ابی اوفیٰ، اور عبداللہ بن سلمہ مرادی، ابووائل، مرہ ہمدانی، خثیمہ عمرو بن میمون، عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ، عبیدہ بن عبداللہ، سعید بن المسیب، مصعب بن سعد بن ابی وقاص وغیرہ حضرات سے مسنداً روایت کرتے ہیں۔

۶۵۲۹-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد نیز، فاروق خطابی، ابو مسلم الکشی، سلیمان بن حرب، ابوالولید، شعبہ، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن مرہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں میں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے سنا، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی صاحب خانہ صدقہ لیکر آتا تو آپ اس کے لئے دعا فرماتے، ایک دفعہ میرے والد صدقہ لیکر حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا اے اللہ! آل ابی اوفی پر رحمت نازل فرما۔

۶۵۳۰-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ، احمد بن قاسم بن ابان، سلیمان بن احمد، عبداللہ بن محمد بن سعید بن ابی مریم، محمد بن یوسف فریابی، سفیان، ان دونوں حضرات کے سلسلہ سند میں ہے، فرماتے ہیں عمرو بن مرہ نے فرمایا میں نے عبداللہ بن سلمہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پڑھتے سنا، فرماتے ہیں میرے پاس حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے جبکہ میں بیمار تھا میں کہہ رہا تھا اے اللہ! اگر میری موت قریب ہے تو مجھے موت دیکر اس بیماری سے راحت عنایت فرمائیں، اور اگر موت میں کچھ دیر ہے تو اس بیماری کو رفع فرمائیں اور اگر یہ آزمائش ہے تو مجھے صبر کی توفیق عطا فرمائیں، آپ نے میرے یہ جملے سنے تو مجھے پاؤں سے ٹھوکر ماری اور فرمایا کہو ذرا کیسے کہہ رہے تھے؟ چنانچہ میں نے انہی الفاظ کو دہرایا، آپ نے فرمایا اے اللہ! اسے شفا بخش اے اللہ! اسے عافیت

۱۔ کنز العمال ۵۹۶۲، ۴۳۸۲. والجامع الکبیر ۹۲۸۴.

۲۔ مسند الامام أحمد ۱/۸۴. والمستدرک ۲/۶۲. وصحیح ابن حبان ۲۲۰۹. واتحاف السادۃ المتقین ۶/۲۹۷.

بخش، حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس کے بعد کبھی مجھے اس بیماری کی شکایت نہیں ہوئی۔۲؎

۶۵۳۱-محمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، مسعر، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن مرہ سے روایت ہے وہ عبداللہ بن سلمہ سے بحوالہ حضرت عبداللہ بن مسعود نقل کرتے ہیں۔فرمایا تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پانچ چیزوں کے علاوہ سب کچھ عطا کیا گیا، ''بیشک اللہ تعالیٰ کو ہی قیامت کا علم ہے اور بارش کب اتارنی ہے اور ارحام میں کیا ہے اس کا اسے علم ہے،(لقمان،۳۴) عمرو سے شعبہ نے اسی طرح نقل کیا ہے۔

۶۵۳۲-محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی محمد بن جعفر، شعبہ، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن مرہ سے بحوالہ عبداللہ بن سلمہ وہ حضرت معاذ بن جبل سے روایت کرتے ہیں۔انہوں نے فرمایا تم تین چیزوں کے ساتھ کیا برتاؤ کروگے؟ دنیا، جس نے تمہاری گردنیں کاٹ ڈالیں، اور ایک عالم دین کا بہک جانا، اور منافق کا قرآن سے بے جا جھگڑا، راوی کا بیان ہے کہ لوگوں پر سکتہ طاری ہو گیا۔پھر اس نے فرمایا رہا عالم دین، تو جب وہ ہدایت یافتہ نہ ہو تو اسے اپنے دین کا مقلد و مقتدانہ بناؤ، اور اگر وہ کسی فتنہ میں مبتلا ہو جائے تو اس سے اپنی امیدیں منقطع نہ کرو، اس واسطے کہ مؤمن فتنہ میں مبتلا ہو جاتا ہے(مگر جلد ہی) توبہ کر لیتا ہے، رہا قرآن مجید تو یہ ایک مینارۂ نور ہے جیسے اسٹریٹ لائٹ سب کے سامنے ہوتی ہے سو اس کے متعلق جو معرفت تمہیں حاصل ہے اس کے بارے میں کسی سے سوال مت کرو، اور جس بات میں متردد ہو، اسے جاننے والے کے سپرد کرو، یا اسے اللہ تعالیٰ کے حوالے کرو، رہی دنیا! سو جس کے دل میں اللہ تعالیٰ نے غنیٰ پیدا کر دیا اس نے فلاح پائی اور جس کی یہ حالت نہیں تو اس کی دنیا اسے کچھ فائدہ نہ دے گی۔

اسی طرح شعبہ نے اسے موقوفاً نقل کیا ہے اور وہ صحیح ہے اور اس کے الفاظ کو حضرت معاذؓ سے مرفوعاً نقل کیا ہے۔

۶۵۳۳-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، فاروق الخطابی، ابومسلم الکشی، الولید، شعبہ ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن مرہ سے بحوالہ عبداللہ بن سلمہ وہ صفوان بن عسالؓ سے روایت کرتے ہیں۔ایک یہودی نے اپنے دوست سے کہا چلو اس نبی کے پاس چلتے ہیں تو اس نے جواب میں کہا۔انہیں نبی مت کہو اس لئے کہ اگر انہوں نے تمہاری بات سن لی تو ان کی چار آنکھیں ہو جائیں گی، پھر وہ دونوں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اس آیت کے متعلق پوچھنے لگے''بے شک ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو واضح نشانیاں عطا کی تھیں،''(اسراء۔۱۰۱) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ نشانیاں یہ تھیں کہ''اللہ تعالیٰ کا کسی کو شریک نہ بناؤ، کسی جان کو ناحق قتل مت کرو، زنا نہ کرو، چوری نہ کرو، اور کسی بے گناہ کی چغلی بادشاہ کے سامنے مت کھانا تاکہ اسے قتل کر دیا جائے سود نہ لینا، پاکدامن عورتوں کو تہمت نہ لگانا، لڑائی سے مت بھاگنا، اور تمہارے لئے خاص طور پر یہ بات ہے اے یہودیو! کہ ہفتہ کے روز حد سے تجاوز نہ کرنا، تو انہوں نے آپ کا دست مبارک چوما اور کہنے لگے ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، آپ علیہ السلام نے فرمایا تو پھر کونسی چیز تمہیں میری اتباع سے روکتی ہے؟ تو وہ کہنے لگے داؤد علیہ السلام نے یہ دعا کی تھی کہ انہی کی اولاد میں نبی رہیں، ہمیں خوف ہے کہ اگر ہم آپ کی اتباع کریں گے تو یہودی ہمیں قتل کر کے چھوڑیں گے۔۱؎

۶۵۳۴-سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابوحفص عمر بن یزید رفا بصری، شعبہ، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن مرہ سے بحوالہ شقیق ابی وائل حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں، فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان لوگوں کی کیا حالت ہوگی جو مالداروں کو دیکھتے اور عبادت گزاروں کو گھٹیا سمجھتے ہیں اور جو نا موافق ہو اسے چھوڑ دیتے ہیں۔یوں وہ بعض حصے پر ایمان رکھتے ہیں اور بعض کا انکار کر دیتے ہیں جو چیز تقدیر اور لکھے گئے وقت اور تقسیم کئے ہوئے رزق سے بغیر کوشش کے حاصل ہو جاتی ہے اس کی سعی اور کوشش کرتے ہیں جو بدلہ بے انتہا ہے اور کوشش

۱۔ مسند الامام أحمد ۴/۲۴۰. والمعجم الكبير للطبراني ۷/۴۳، ۴۴، ۸/۸۴. والمستدرك ۴/۳۵۱.
۲۔ المعجم الكبير للطبراني ۱۰/۲۳۸. ومجمع الزوائد ۱۰/۲۲۹، ۲۳۴. وأمالي الشجري ۲/۲۰۶. وكشف الخفا ۱/۲۶۶. والموضوعات ۳/۱۴۰. والفوائد المجموعة ۴۲۰. وتنزيه الشريعة ۲/۳۰۴.

قابل فرار وتجارت کھانے والی نہیں، جو کوشش وجدوجہد سے ہی حاصل ہوتی ہے ان میں جان کھپائی اور تندہی سے کام نہیں لیتے۔ ۲

شعبہ عن عمرو سے نقل کردہ غریب حدیث ہے اسے عمر بن یزید کے علاوہ کسی نے روایت نہیں کیا ہے۔

۶۵۳۵-ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، سلیمان بن حرب، عبداللہ، یونس بن حبیب، ابوداؤد، فاروق الخطابی، ابومسلم، ابوالولید، شعبہ ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن مرہ سے بحوالہ ابووائل، وہ ابوموسیٰ اشعری سے نقل کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اس نے کہا یارسول اللہ! ایک شخص اس وجہ سے جہاد کرتا ہے تاکہ اس کا ذکر ہو، اور ایک شخص اس لئے لڑتا ہے تاکہ اس کی شہرت ہو، ان میں سے اللہ کی راہ میں کون ہے؟ آپ نے فرمایا جو شخص اس لئے قتال کرتا ہے تاکہ اللہ کا کلمہ بلند ہو تو وہ شخص ان میں سے فی سبیل اللہ قتال کرتا ہے۔

اعمش، منصور اور عاصم نے ابووائل سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

۶۵۳۶-عبداللہ، یونس ابوداؤد، ابوبکر بن خلاد، محمد بن یونس، ابوزید ھروی، سلیمان، یوسف القاضی، عمرو بن مرزوق، شعبہ، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن مرہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں میں نے مرہ سے سنا وہ ابوموسیٰ سے روایت کرتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مردوں میں سے بہت سے کامل ہوئے اور عورتوں میں سے صرف مریم بنت عمران اور آسیہ فرعون کی بیوی کامل ہوئی، عائشہؓ کی فضیلت عورتوں پر ایسے ہی ہے جیسے ثرید کی فضیلت تمام کھانوں پر ہے۔ ۱

۶۵۳۷-محمد بن علی بن حبیش، پوری جماعت سمیت نقل کرتے ہیں قاسم بن زکریا مقری، عبدالرحمن بن محمد سکری، عباد بن عوام، ابان بن تغلب، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن مرہ سے بحوالہ خثیمہ حضرت عبداللہ بن عمرو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں جس نے اپنے عمل کی وجہ سے لوگوں سے تعریف سننی چاہی تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے سماعت کا سامان پیدا کر دیتے ہیں قیامت کے دن اپنی مخلوق کو سنوائیں گے پھر اسے حقیر وذلیل کریں گے۔ ۲

۶۵۳۸-محمد بن جعفر بن الہیثم، محمد بن احمد بن مرہ، یزید بن ھارون، عوام بن حوشب، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن مرہ سے بحوالہ عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ، حضرت علیؓ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے یہاں تک کہ آپ نے اپنا قدم مبارک میرے اور فاطمہؓ کے درمیان رکھ دیا، پھر آپ ہمیں سونے کے وقت پڑھی جانے والی دعا سکھانے لگے، ۳۳ بار سبحان اللہ، ۳۳ بار الحمد للہ، ۳۴ بار اللہ اکبر، حضرت علیؓ فرماتے ہیں پھر میں نے ان کلمات کو کبھی نہیں چھوڑا تو آپ سے کسی آدمی نے کہا صفین کی رات بھی؟ آپ نے فرمایا ہاں صفین کی رات بھی نہیں چھوڑا۔

۶۵۳۹-محمد بن جعفر، محمد بن احمد بن عوام، یزید بن ہارون، مسعر، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن مرہ سے روایت ہے وہ سالم بن ابی الجعد سے بحوالہ اپنے بھائی حضرت ابن عباسؓ سے نقل کرتے ہیں وہ آپ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مردار کی کھال کے بارے میں پوچھا گیا، آپ نے فرمایا اس کی دباغت (چمڑے کو رنگنے کی صنعت) اس کی خباثت وناپاکی اور اس کی رجس ونجاست کو ختم کر دیتی ہے۔ ۳

۱۔ صحیح البخاری ۲۹۳/۴، ۲۰۰، ۳/۵، ۹۷/۷. وصحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة باب ۱۲. وفتح الباری ۱۰۶/۷، ۱۳۵، ۵۵۱/۹.

۲۔ مسند الامام أحمد ۱۶۲/۲، ۱۶۵، ۲۱۲۵، ۲۲۳. وأمالی الشجری ۲۲۱/۲. ومجمع الزوائد ۲۳۱/۶، ۲۲۲/۱۰. الترغیب والترهیب ۵۶/۱. واتحاف السادة المتقین ۲۶۲/۸. ومشکاة المصابیح ۵۳۱۹ وکشف الخفا ۳۵/۲.

۳۔ مسند الامام احمد ۲۳۷/۱. والسنن الکبری للبیهقی ۱۷/۱، ۱۱۰.

۶۵۴۰ - احمد بن جعفر بن مسلم، یحیٰی بن عبدالباقی الاذنی، ابوشرحبیل عیسیٰ بن خالد، ابوالیمان، اسماعیل بن عیاش، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن مرہ سے، بحوالہ ابوعبیدہ، حضرت ابوموسیٰؓ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے اپنے چند اسماء گرامی ذکر کئے جن میں سے کچھ ہم نے یاد رکھے اور کچھ بھول گئے، آپ نے فرمایا ''میں محمد، احمد، مقفی، حاشر، نبی التوبہ اور نبی الملحمہ ہوں''۔ا

اوزاعی عن عمرو کی سند سے غریب حدیث ہے جبکہ اعمش، مسعود اور مسعر نے بھی عمرو سے روایت کیا ہے۔

۶۵۴۱ - عبداللہ بن محمد بن عیسیٰ الادیب، محمد بن ابراہیم بن زیاد، عبدالمؤمن بن علی، عبدالسلام بن حرب، ابوخالد دالانی، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن مرہ سے، بحوالہ مصعب بن سعد وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں، فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ضعیف اور کمزور لوگوں کی دعا کی وجہ سے مسلمانوں کی مدد کی جاتی ہے۔

عمرو اور ابوخالد کی سند سے غریب حدیث ہے عبدالسلام اس کے نقل کرنے میں منفرد ہیں۔

۶۵۴۲ - عبداللہ بن محمد، عبدالرحمٰن بن محمد بن حماد، اسحاق بن ابراہیم بن السواق العبدی، عبدالرحمٰن بن مہدی، سفیان، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن مرہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں میں نے سعید بن المسیب کو عثمان بن ابی العاص سے روایت کرتے سنا، فرماتے ہیں کہ سب سے آخری حکم جو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا تھا وہ یہ ہے کہ جب آپ لوگوں کو امامت کرائیں تو انہیں مختصر نماز پڑھائیں، اس لئے کہ ان میں بوڑھے، بیمار، کمزور اور ضرورت مند اور کام والے لوگ ہوتے ہیں۔

ثوری اور عمرو کی سند سے غریب حدیث ہے، ابن مہدی اس میں منفرد ہیں۔

۲۹۹۔ عمرو بن قیس الملائی ۲

حضرت شیخ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ان بزرگوں میں سے قاری قرآن، خشوع و خضوع والے، مسکین و متواضع شخص عمرو بن قیس ملائی ہیں۔

۶۵۴۳ - ابوبکر، عبداللہ، ابوعبداللہ الازدی، مسدد، سفیان ثوری، ان کے سلسلہ سند میں ان سے روایت ہے کہ کوفہ میں پانچ آدمی ایسے تھے جو دن بدن نیکی میں بڑھتے چلے جارہے تھے پھر انہوں نے ابن ابجر، ابوحیان تیمی، عمرو بن قیس، ابن سوقہ، ابوسنان وغیرہ کے نام بتائے۔

۶۵۴۴ - عبداللہ بن محمد بن جعفر، علی بن ابی کزال، جعفر بن ابی علی، محمد بن بشیر الحاربی فرماتے ہیں سفیان نے مجھ سے کہا عمرو بن قیس ہی ہیں جنہوں نے مجھے ادب سکھایا، قرآن پڑھنے کی تعلیم دی، علم فرائض (میراث) کی تعلیم دی، میں نے انہیں ان کے بازار میں تلاش کرتا، پھر اگر میں بازار میں نہ پاتا تو ان کو ان کے گھر میں یا نماز پڑھتے ہوئے پاتا یا دیکھ کر قرآن پڑھتے ہوئے پاتا، گویا کہ وہ ایسے کاموں کی طرف جلدی کررہے تھے جو ان سے رہنے والے تھے اور اگر کسی وقت وہ مجھے گھر میں نہ ملتے تو میں انہیں کوفہ کی مساجد میں پالیتا، وہ کسی مسجد کے کونے میں یوں بیٹھے ہوتے جیسے کوئی چور چھپ کر بیٹھا ہو، وہ بیٹھے رو رہے ہوتے اگر وہاں بھی نہ ملتے تو میں انہیں قبرستان میں بیٹھے اپنے اوپر روتا دیکھتا، جب ان کی وفات ہوئی تو اہل کوفہ نے اپنے دروازے بند کردیئے اور ان کے جنازے میں شرکت کیلئے نکل

ا۔ صحیح مسلم، کتاب الفضائل ۲۶. وفتح الباری ۸/ ۶۴۱.

۲۔ التاریخ الکبیر ۶/ت ۲۶۴۷. والجرح ۶/ت ۱۴۰۶. والکاشف ۲/ت ۴۲۸۲. والمیزان ۳/ت ۶۴۲۷. وتهذیب الکمال ۶ ۴۴۳۲ (۲۲/ ۲۰۰).

پڑے۔

پھر جس وقت انہیں لیکر صحرا کی طرف نکلے اوران کے تابوت کو سامنے رکھا، انہوں نے وصیت کر رکھی تھی کہ میرا جنازہ ''ابوحیان تیمی'' پڑھائیں، تو وہ آگے بڑھے اور چار تکبیریں کہیں، لوگوں نے ایک چیخنے والے کی آوازسنیں کہ نیکوکار عمرو بن قیس آچکا ہے، اچانک کیا دیکھتے ہیں کہ صحرا سفید پرندوں سے بھرا پڑا ہے، ان جیسے انوکھے اور خوبصورت پرندے انہوں نے نہیں دیکھے تھے لوگ ان کی خوبصورتی اور کثرت کو دیکھ کر متعجب ہور ہے تھے اتنے میں ابوحیان نے کہا تم لوگ کس بات پر تعجب کرتے ہو؟ یہ فرشتے ہیں جو عمرو کے جنازے میں شریک ہونے آئے ہیں۔

۶۵۴۵- ابومحمد بن حیان، عبداللہ بن احمد، اسحاق بن موسیٰ انصاری، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے ابوخالد الاحمر کو فرماتے سنا کہ عمرو بن قیس تاجروں سے اجرت پر معاملہ کیا کرتے تھے۔ شام کی کسی بستی میں ان کی وفات ہوگئی تو وہاں کے صحراء کو دیکھا گیا کہ وہ ایسے مردوں سے بھر گیا ہے جو سفید لباس پہنے ہوئے ہیں جب ان کی نماز جنازہ ہوگئی تو وہ لوگ بھی غائب ہوگئے تو ڈاک کے نگران نے عیسیٰ بن موسیٰ کو اس کے متعلق اطلاع کا خط لکھا تو اس نے ابن شبرمہ اور ابن ابی لیلیٰ سے کہا تم لوگ کیسے ہو کہ اس شخص کا تذکرہ مجھ سے نہ کرتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ وہ خود ہم سے کہتے تھے کہ ان (عیسیٰ بن موسیٰ) کے سامنے میرا ذکر نہ کرنا۔

۶۵۴۶- عبداللہ بن محمد، محمد بن یحییٰ، موسیٰ بن عبدالرحمٰن مسروقی، حسین بن الجعفی، عبداللہ بن سعید الجعفی، ان کے سلسلہ سند میں ہے، ہم عمرو بن قیس کے جنازہ میں شامل تھے تو وہاں بہت سے ایسے لوگ بھی تھے جن کے کپڑے سفید تھے پھر جب ہم نے ان کی نماز جنازہ پڑھ لی تو وہ ہمیں نظر نہ آئے۔

۶۵۴۷- عبد بن محمد، محمد بن احمد بن تمیم، محمد بن حمید، الحکم بن بشیر، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن قیس سے روایت ہے۔ فرمایا تین باتیں تواضع وانکساری کی جڑ ہیں جس سے تم ملو سلام میں پہل کرو، نشست میں تم اونچی جگہ کے بجائے نیچے بیٹھنے پر راضی رہو، اللہ تعالیٰ کے عمل میں تم ریاء، شہرت اور تعریف کو پسند نہ کرو۔

۶۵۴۸- عبداللہ بن محمد، احمد بن خالد الحروری، محمد بن حمید، نعیم بن میسرہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے عمرو بن قیس ملائی لوگوں کو قرآن مجید پڑھاتے۔ وہ ایک ایک آدمی کے سامنے بیٹھتے یہاں تک کہ ان سب کو پڑھا کر فارغ ہوجاتے اور جب چلتے تو لوگوں کے آگے نہ چلتے، کہتے آؤ ہم اکٹھے چلتے ہیں۔

۶۵۴۹- عبداللہ بن محمد، الولید بن الصباح، الحسن بن احمد بن اللیث، الحسن بن الصباح، علی بن سفیان، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمرو بن قیس کے پاس اہل علم میں سے کوئی آتا تو وہ گھٹنوں کے بل بیٹھ جاتے، اور کہتے! جو علم اللہ تعالیٰ نے آپ کو سکھایا ہے اس میں سے مجھے بھی سکھاؤ، اور اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد پڑھتے ''اس شرط پر کہ تم مجھے وہ رشد وہدایت کی باتیں سکھاؤ جو تمہیں سکھائی گئی ہیں۔ (الکہف۔ ۶۶)

۶۵۵۰- ابی، ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، ابراہیم بن سعید الجوھری، عبدالرحمٰن بن جبیات، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں عمرو سے کہا گیا ہم آپ کی حالت میں جو تبدیلی دیکھ رہے ہیں اس کی وجہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا لوگوں پر رحم کی وجہ سے، اس واسطے کہ وہ اپنے آپ سے غافل ہیں۔

۶۵۵۱- احمد بن اسحاق، ابراہیم بن محمد بن الحارث، احمد بن ابی الحواری، اسحاق بن خلف، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ عمرو بن قیس جب بازار والوں کو دیکھتے تو اشکبار ہوجاتے، اور کہتے کہ کس چیز نے انہیں غافل کر رکھا ہے ان نعمتوں سے جو اللہ نے ان کے لئے تیار کر رکھا ہے

۶۵۵۲- محمد بن احمد نے اپنی کتاب میں لکھا ہے قاسم بن فورک، ابراہیم بن یوسف الحضرمی، ابن یمان، ابوسنان، عمرو سے روایت ہے کہ جب تم اپنے آپ میں مشغول رہو گے لوگوں سے غافل ہوجاؤ گے، اور جب لوگوں میں دلچسپی لوگے تو اپنے آپ کو بھول جاؤ گے۔

۶۵۵۳ - ابومحمد بن حیان، احمد بن علی بن الجارود، ابوسعید الاشج، ابوخالد الاحمر، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ عمرو فرمایا کرتے تھے جب کوئی نیکی کی بات سنو تو اس پر عمل کرو چاہے ایک ہی مرتبہ ہو۔

۶۵۵۴ - ابوبکر، عبداللہ، ابوبکر بن ابی شیبہ، ابوخالد الاحمر، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن قیس سے روایت ہے فرمایا کہ لوگ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ آدمی اپنے بچے کو کوئی چیز دے پھر وہ بچہ اس چیز کو لیکر آئے جسے کوئی مسکین وفقیر آدمی دیکھ کر اپنے گھر والوں کے بارے میں روتے۔

۶۵۵۵ - ابی، احمد بن محمد بن عمرو، ابوبکر بن عبید، مفضل بن غسان، ان کے سلسلہ سند میں ہے عمرو نے فرمایا وہ بات جس سے میں اپنے دل کو نرم کروں اور اس کے ذریعہ اپنے رب تک پہنچوں وہ مجھے قاضی شریح کے پچاس فیصلوں سے زیادہ پسند ہے۔

۶۵۵۶ - احمد بن اسحاق، ابراہیم بن نائلہ، احمد بن ابی الحواری، اسحاق بن خلف، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں عمرو بن قیس جب روتے تو اپنا چہرہ دیوار کی طرف پھیر لیتے اور اپنے شاگردوں سے کہتے یہ نزکام ہے۔

۶۵۵۷ - ابومحمد بن حیان، احمد بن علی، ابوسعید الاشج، ابوخالد الاحمر انکے سلسلہ سند میں ہے کہ عمرو بن قیس فرماتے ہیں کجرو اور ٹیڑھے دل والے شخص کے ساتھ مت بیٹھو ورنہ تمہارا دل بھی ٹیڑھا ہو جائے گا۔

۶۵۵۸ - سلیمان بن احمد، ابوبکر بن صدقہ، محمد بن مسلم بن وارہ، عبدالرحمٰن بن الحکم بن بشیر بن سلیمان، ابی، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن قیس سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں جس نے بیس دن اناج ذخیرہ کیا اور پھر اسے صدقہ کر دیا تو اس کا کفارہ نہیں ہوگا۔

۶۵۵۹ - سلیمان بن احمد، ابوبکر بن صدقہ، محمد بن مسلم، عبدالرحمٰن بن الحکم، ابی، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ سفیان ثوری کو میں نے دیکھا وہ عمرو کے پاس آتے تو مسلسل انہیں دیکھتے رہتے، ان سے اپنی نگاہ نہ اٹھاتے، میرا گمان ہے کہ وہ اس میں ثواب کی امید رکھتے ہوں گے، اور سفیان نے فرمایا عمرو بن قیس میرے استاذ ہیں، فرماتے ہیں میں نے عمرو بن قیس کو فرماتے سنا کہ علم حدیث کا شغل رکھنے والے کو چاہیے کہ وہ صراف کی طرح احادیث میں جانچ پڑتال کرے جیسے وہ دراہم میں جانچ پڑتال سے کام لیتا ہے اس لئے کہ دراہم میں کھرے اور کھوٹے ہر طرح کے دراہم ہوتے ہیں یہی حال حدیث کا ہے۔

۶۵۶۰ - عبداللہ بن محمد، عبدالرحمٰن بن سلم الرازی، ھناد بن السری، ابوخالد الاحمر، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن قیس سے روایت ہے کہ حضرت معاذ بن جبل کو جب نیزہ لگا تو موت کی بے ہوشیاں ان پر غالب تھیں، پھر جب انہیں افاقہ ہوتا تو فرماتے تیرے گھٹنوں نے مجھے آدبوچا، مگر تیری عزت کی قسم تو خوب جانتا ہے مجھے تیری ملاقات عزیز ہے، اے میرے اللہ آپ خوب جانتے ہیں کہ مجھے دنیا میں رہنا اس لئے پسند نہیں تھا تاکہ نہریں چلیں یا درخت اگیں، البتہ گھڑیوں کی مشقت اور دوپہروں کو پیاس اور علماء سے مزاحمت لشکر لیکر جب ذکر کے حلقے لگے ہوں۔ متعدد تابعین سے یہ روایت مسند أمروی ہے کہ ان میں سے حکم بن عتیبہ، ابواسحاق السبیعی عبدالملک بن عمیر، سماک بن حرب، سلمہ بن کھیل، عطیہ بن سعد العوانی عطاء بن ابی رباح، محمد بن منکدر، مصعب بن سعد محمد بن عجلان وغیرہ وغیرہ حضرات ہیں۔

۶۵۶۱ - ابوبکر الطلحی، عبید بن غانم، ابوبکر بن ابی شیبہ، اسباط بن محمد، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن قیس سے بحوالہ الحکم عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ، حضرت کعب بن عجرہؓ سے روایت ہے، فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چند کلمات ہیں جو نمازوں کے بعد پڑھے جاتے ہیں ان کا قائل نقصان نہیں اٹھاتا، ہر نماز کے بعد ۳۳ بار سبحان اللہ کہو، ۳۳ بار الحمدللہ اور ۳۴ بار اللہ اکبر کہو۔[1]

صحیح ثابت حدیث ہے جسے منصور بن معتمر، الاعمش، مالک بن مغول، شعبہ بن ابی لیلیٰ، حمزہ، سفیان بن حسین، اور ابوشیبہ نے روایت کیا ہے۔

۱۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد ۱۴۴، ۱۴۵. وسنن الدارمی ۲/ ۳۰۶. والمصنف لابن أبی شیبة ۱۰/ ۲۲۸. والسنن الکبری للبیهقی ۲/ ۱۸۷. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۹/ ۱۲۴. والترغیب والترهیب ۲/ ۴۵۱.

۶۵۶۲- سلیمان بن احمد، احمد بن محمد بن یحییٰ بن حمزہ، ابی، ابیہ، ثور بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن قیس سے بحوالہ اسحاق ھمدانی، حضرت براء بن عازب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ دعا سکھائی کہ جب میں سونے لگوں تو یہ کلمات کہوں، اے اللہ میں اپنی جان آپ کے سپرد کرتا ہوں اور اپنی پیٹھ کے لئے آپ کو پناہ بناتا ہوں، اپنے چہرے کو آپ کی طرف پھیرتا ہوں اور اپنا معاملہ آپ کے حوالے کرتا ہوں، آپ سے ڈرتے ہوئے اور آپ کی طرف رغبت کرتے ہوئے، آپ کے سوا کوئی جائے پناہ نہیں، آپ نے جو کتاب نازل کی اس پر ایمان رکھتا ہوں اور جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے مبعوث فرمایا ان پر ایمان لاتا ہوں۔

صحیح ثابت حدیث ہے، جسے ابو اسحاق سے متعدد تابعین اور ائمہ نے نقل کیا ہے جس میں اسماعیل بن ابی خالد، ابان بن ثعلب اور ائمہ میں سے ثوری، شعبہ، مسعر، ابن عیینہ، معمر، ابن اسحاق، عبداللہ بن المختار، شریک، زھیر، ابوالاحوص، اسرائیل، حبیب بن الشھید، ابراہیم بن طھمان، شامل ہیں اور براء سے اس حدیث کو سعد بن عبیدہ، ابوعبیدہ بن عبداللہ، اور مسیب بن رافع نے روایت کیا ہے۔

۶۵۶۳- ابوبکر الطلحی، ابوحصین الوداعی، یحییٰ بن عبدالحمید، ابوخالد الاحمر، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن قیس سے بحوالہ ابو اسحاق روایت ہے، وہ ہبیرہ بن مریم سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جادوگر اور کاہن کے پاس آیا اور اس کی بات کی تصدیق کی، تو وہ اس سے بری ہے جو اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمایا ہے۔[1]

ثوری نے ابو اسحاق سے اسی طرح روایت کیا ہے جبکہ محامہ بن الحارث نے عبداللہ سے موقوفاً نقل کیا ہے۔

۶۵۶۴- ابوبکر محمد بن احمد بن عبدالوھاب، عبداللہ بن محمد بن یعقوب، سعدان بن نصر، عمرو بن شبیب، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن قیس سے بحوالہ عبدالملک بن عمیر وہ حضرت نعمان بن بشیر سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی ظاہر ہے، البتہ ان دونوں کے درمیان کچھ چیزیں متشابہات ہیں سو جس نے انہیں چھوڑ دیا تو وہ اپنی عزت اور دین کو بہت محفوظ کرنے والا ہے اور جو ان کا مرتکب ہوا تو وہ حرام کا مرتکب ہو جائے گا، جیسے وہ جانور جو محفوظ و ممنوع چراگاہ کے پاس چر رہا ہو تو قریب ہے کہ وہ اس میں بھی چرنے لگے، بے شک ہر بادشاہ کی ایک مخصوص چراگاہ ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی چراگاہ اس کی حرام کردہ چیزیں ہیں۔

اسے زھیر نے عبدالملک سے اسی طرح روایت کیا ہے، شعبی کی سند سے صحیح ثابت حدیث ہے اور نعمان سے صرف زھیر اور عمرو نے روایت کیا ہے۔

۶۵۶۵- سلیمان بن احمد، عمرو بن ثور الجذمی، محمد بن یوسف الفریانی، سفیان ثوری، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن قیس سے بحوالہ عطیہ وہ حضرت ابوسعید سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں کیسے زندگی سے لطف اندوز ہوں جبکہ سور پھونکنے والے فرشتے نے نرسنگھا اپنے منہ میں رکھ لیا ہے۔ اب وہ اس بات کی طرف کان لگائے ہوئے ہے کہ اسے کب حکم ملتا ہے تاکہ وہ سور پھونکے۔[2]

ثوری عن عمرو کی سند سے غریب حدیث ہے جسے انہوں نے عمرو سے نقل کیا ہے ہم نے اسے فریابی کی سند سے لکھا ہے جبکہ ابن عیینہ نے عمار دھنی سے اور انہوں نے عطیہ سے روایت کیا ہے۔

۶۵۶۶- احمد بن جعفر بن سعید، احمد بن عمرو بزاز، عباد بن احمد عرزمی، محمد بن عبدالرحمٰن (ابیہ) ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن قیس سے بحوالہ عطیہ وہ حضرت ابوسعید سے نقل کرتے ہیں وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے متعلق کہ

۱- فتح الباری ۱۰/ ۲۱۷. والترغیب والترهیب ۳/ ۳۴۳.

۲- سنن الترمذی ۲۴۳۱. والمستدرک ۴/ ۵۵۹. ومسند الامام أحمد ۱/ ۳۲۶، ۳/ ۷، ۴/ ۳۷۴. ومجمع الزوائد ۷/ ۱۳۱، ۱۰/ ۳۳۰، ۳۳۱. والمعجم الکبیر للطبرانی ۵/ ۲۲۲، ۱۲/ ۱۲۸، والصغیر ۱/ ۲۴. وفتح الباری ۱۱/ ۳۶۸.

مسکینا ویتیما و اسیرا مسکین، یتیم، اور قیدی فرمایا مسکین سے مراد فقیر، یتیم سے مراد جس کا باپ نہ ہو اور قیدی سے مراد وہ غلام پابند سلاسل ہو۔

عمرو کی سند سے غریب حدیث ہے جس میں عباد اپنے چچا سے نقل کرنے میں منفرد ہیں۔

۶۵۶۷ - احمد بن اسحاق، احمد بن عمرو ابزاز، اسحاق بن ابراہیم بغدادی، داؤد بن عبدالحمید، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن قیس سے بحوالہ عطیہ، حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس آدمی کو خوش وخرم رکھے جس نے میری بات سنی پھر اسے محفوظ کر کے، جیسا سنا ایسے ہی آگے پہنچایا۔[1]

عمرو کی سند سے غریب حدیث ہے، جسے اسحاق، داؤد سے نقل کرنے میں اکیلے ہیں۔

۶۵۶۸ - سلیمان، محمد بن عبداللہ الحضرمی، عباد بن احمد عزرمی، (عمی) عمرو بن شمر، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن قیس سے، بحوالہ عطیہ حضرت ابوسعیدؓ روایت ہے، فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرمارہے تھے کہ تین اشخاص قیامت کے روز مشک کے ٹیلوں پر ہوں گے، وہ بڑی گھبراہٹ سے پریشان وغمگین نہ ہوں گے اور نہ حساب وکتاب کی کچھ پروا کریں گے۔ ایک وہ شخص جس نے ثواب کی امید رکھتے ہوئے قرآن مجید پڑھا، پھر کسی قوم کی امامت کرائی، دوسرا وہ شخص جس نے بنیت ثواب اذان دی، تیسرا غلام جو اللہ تعالیٰ اور اپنے آقا کا حق ادا کرے۔

عمرو کی سند سے غریب حدیث ہے جسے عمرو بن شمر نقل کرنے میں متفرد ہیں۔

۶۵۶۹ - قاضی ابواحمد، محمد بن احمد، محمد بن حسین بن حفص، علی بن محمد بن مروان، (ابی) ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن قیس سے، بحوالہ عطیہ حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ بات یقین کی کمزوری کا ثبوت ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں لوگوں کو راضی کرنے کی کوشش کرو، اور تم اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ رزق کی وجہ سے ان کی تعریف کرو اور جو چیز اللہ تعالیٰ نے تمہیں نہ دی اس پر ان کی مذمت وبرائی بیان کرو، سو یاد رکھو! کہ اللہ تعالیٰ کا رزق ایسی چیز نہیں کہ اسے کسی لالچی وحریص آدمی کا حرص ولالچ کھینچ لے یا کسی ناپسند کرنے والے کی ناپسندیدگی اسے واپس کر دے۔ راحت وکشادگی کو حق تعالیٰ نے رضا اور یقین میں رکھا ہے اور فکر وغم کو شک اور سختی وناراضگی میں رکھا ہے۔[2]

عمرو کی سند سے غریب حدیث ہے جسے علی بن محمد بن مردان اپنے والد سے روایت کرنے میں تنہا ہیں۔

۶۵۷۰ - محمد بن حمید، حامد بن شعیب، حسین بن محمد، محمد بن حسن، ابی یزید، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن قیس سے بحوالہ عطیہ، حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) جسے قرآن پاک کی تلاوت میرے ذکر اور مجھ سے سوال کرنے سے مانع ہو تو میں اسے مانگنے والوں سے بہتر عطا کرتا ہوں، قرآن مجید کی فضیلت تمام کلاموں پر ایسی ہے جیسے اللہ تعالیٰ کو اپنی مخلوق پر فضیلت حاصل ہے۔[3]

۶۵۷۱ - محمد بن اسحاق بن ایوب، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، منجاب بن حارث، ابراہیم بن یوسف، زیاد بن عبداللہ بکائی، محمد بن اسحاق، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن قیس سے، بحوالہ محمد بن منکدر حضرت جابرؓ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں جنگ احد کے روز میرے والد شہید ہوئے

۱۔ أمالي الشجري ۱/۷۶. وتاريخ بغداد ۳/۳۵۵. واتحاف السادة المتقين ۴/۴۶۵. وكنز العمال ۴۳۳۰۹. وتخريج الاحياء ۱/۱۴۵ وتفسير القرطبي ۱/۲۴۶.

۲۔ مسند الشهاب ۱۱۲۶.

۳۔ سنن الترمذي ۲۹۲۶. وسنن الدارمي ۲/۴۴۱. وفتح الباري ۹/۶۶، ۱۱/۱۳۴، ۱۴۷. واتحاف السادة المتقين ۴/۳۷۵، ۵/۷. وتنزيه الشريعة ۲/۳۳.

مجھے اس کی اطلاع ملی، میں جب اس طرف لپکا تو وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تھے اور ان پر ایک چادر دی ہوئی تھی، میں نے ان کے چہرے سے کپڑا ہٹایا اور اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم مجھے منع کر رہے تھے کیونکہ وہ اس بات کو ناپسند سمجھ رہے تھے کہ میں انہیں مثلے (ناک، کان کٹے) کی حالت میں دیکھوں، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ہی بیٹھے تھے۔ آپ نے مجھے نہیں روکا، جب ان کا جنازہ اٹھایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کے جنازے کے اٹھائے جانے تک فرشتے برابر اپنے پروں سے گھیرے ہوئے تھے کچھ ایام کے بعد میری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوئی، آپ نے فرمایا اے بیٹے! کیا میں تمہیں ایک خوشخبری نہ سناؤں؟ اللہ تعالیٰ نے تمہارے والد کو زندہ کر کے فرمایا کیا تمنا ہے؟ تو انہوں نے کہا اے پروردگار! میری یہی تمنا ہے کہ آپ میری روح لوٹائیں اور مجھے دنیا میں واپس کریں تا کہ میں دوسری مرتبہ شہید ہوں، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرا یہ فیصلہ ہو چکا ہے کہ اہل برزخ اس دنیا کی طرف نہیں لوٹیں گے۔[1]

۶۵۷- سلیمان بن احمد، محمد بن عبداللہ الحضرمی، علی بن بہرام، عبدالملک بن ابی کریمہ، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن قیس سے، بحوالہ عطاءؒ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت آدم علیہ السلام جب ہندوستان میں اترے تو انہیں وحشت محسوس ہوئی تو جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے۔ انہوں نے باآواز بلند اذان کہی، اللہ اکبر اللہ اکبر، اشھد ان لا الہ الا اللہ، اشھد ان محمداً رسول اللہ، تو حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا یہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کون ہیں؟ تو جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا یہ انبیاء میں سے آپ کے آخری بیٹے ہیں۔[2]

عمرو عن عطا کی سند سے غریب حدیث ہے ہم نے اسے اسی طرح تحریر کیا ہے۔

۶۵۷- سلیمان بن احمد، حسن بن عبداللہ، عبدان بن احمد، ہشام بن عمار، سوید بن عبدالعزیز، داؤد بن عیسیٰ، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن قیس سے روایت ہے وہ محمد بن جعلان سے، بحوالہ ابوسلمہ حضرت ابوامامہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں قرآن مجید سیکھنے کا حکم اور اس کی ترغیب دی، اور فرمایا قیامت کے روز قرآن، اہل قرآن کے پاس آئے گا، اس وقت انہیں قرآن کی بہت زیادہ ضرورت ہوگی، قرآن آ کر مسلمان سے کہے گا کیا تو مجھے پہچانتا ہے؟ تو مسلمان کہے گا تو کون ہے؟ قرآن کہے گا میں وہ جسے تو پسند کرتا تھا اور تو یہ بات ناپسند کرتا تھا کہ وہ چیز تجھ سے جدا ہو جس نے تجھے لاغر و کمزور کر رکھا ہے تو مسلم کہے گا شاید تو قرآن ہے۔

اس کے بعد قرآن اسے رب تعالیٰ کے سامنے لے جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے دائیں ہاتھ میں بادشاہت اور بائیں میں جنت الخلد عطا فرمائیں گے، اس کے سر پر سکینت رکھی جائے گی اس کے والدین کو دو جوڑے عطا ہوں گے کہ دنیا بھی ان کے برابر نہ ہوگی، وہ عرض کریں گے ہمیں یہ جوڑے کیونکر عطا ہوئے، ہمارے اعمال ایسے تو نہ تھے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا یہ تمہارے بیٹے کے قرآن مجید (کی تعلیم) حاصل کرنے کا بدلہ ہے۔

۶۵۷- عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن احمد بن تمیم، محمد بن حمید، حکم بن بشیر، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن قیس سے، بحوالہ سفیان ثوری، عبداللہ بن دینار، حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب وادئ حجر کے پاس سے گزرے تو اپنے اصحاب سے فرمانے لگے اس بستی میں داخل نہ ہونا مبادا تمہیں وہ مصیبت پہنچے جو انہیں پہنچی تھی۔[3]

1- صحیح البخاری ۲/۹۱، ۱۰۲، ۴/۲۶، ۵/۱۳۱. وصحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة باب ۲۶، والترغیب والترهیب ۲/۳۱۳.

2- الأحادیث الضعیفة ۴۰۳. وکنز العمال ۳۲۱۳۹. والدر المنثور ۱/۵۵.

3- الدر المنثور ۴/۱۰۴.

عبداللہ بن دینار کی سند سے صحیح اور عمرو بن قیس عن ثوری کی سند سے غریب حدیث ہے جسے حکم بن بشیر روایت کرنے میں منفرد ہیں۔

۳۰۰۔عمر بن ذر[۱]

حضرت شیخ رحمہ اللہ نے فرمایاان پاکباز لوگوں میں سے نیکوکار واعظ ،شر کو دور کرنے والےابوذر ہیں۔

۶۵۷۵-سلیمان بن احمد ،محمد بن عبدوس بن کامل ،ابو ہشام الرفاعی ،محمد بن کناسہ فرماتے ہیں جب ذر بن عمر بن ذر ھمدانی کی وفات ہوئی اوران کی موت اچانک ہوئی تھی ،ان کے والد کے پاس ان کے گھر والے روتے ہوئے آئے تو انہوں نے فرمایاتم لوگوں کو کیا ہوا؟ بخدا ہم نے نہ ظلم کیااور نہ ہم مقہور ہوئے اور نہ ہماری حق تلفی ہوئی اور نہ ہمارے ساتھ یہ معاملہ غلطی سے کیا گیا اور نہ ہمارے علاوہ کسی اور کا ارادہ کیا گیااور نہ ہمارے لئے اللہ تعالیٰ کے سامنے کوئی غصہ کرنے والا ہے۔

جب انہیں قبر میں رکھا گیا تو فرمانے لگے بیٹا!اللہ تم پر رحم کرے!بے شک تم میرے ساتھ اچھا سلوک کرنے والے تھےاور میں بھی تم پر مہربان تھا۔مجھے تم سے کوئی وحشت نہ تھی اور اللہ تعالیٰ کے بعد کسی سے کوئی حاجت نہیں نہ تم ہماری عزت لے کے گئے ،اور نہ ہمارے لئے ذلت چھوڑی،تمہارے تعلق کے غم نے مجھے تم پر غم کرنے سے غافل کر دیا ہے،اے ابوذر!اگر کل طلوع ہونے والے مقام اور حشر کا خوف نہ ہوتا تو میں تمنا کرتا کہ مجھے بھی اسی حالت سے دوچار کیا جائے جس سے تم گزرے ہو،اے کاش ذر!مجھے معلوم ہوتا کہ تم سے کیا کہا گیااور تم نے کیا کہا؟ پھر فرمایااے اللہ! آپ نے مجھ سے ،ذر پر صبر کرنے کے بدلہ میں ثواب کا وعدہ کیا ہے اے اللہ!ذر پر آپ کی رحمتیں اور بخششیں ہوں،اے پروردگار!جو اجر آپ نے مجھے عطا کیا ہے میں نے اسے ذر کے لئے ذر پر ہبہ کر دیا ہے میری طرف سے یہ اس کا بدلہ ہے وہ ایسا ہو کہ آپ کو اس میں کوئی بُرائی دکھائی نہ دے،آپ اس سے درگزر فرمائیں کیونکہ آپ اس کے لئے مجھ سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں،اے پروردگار!اگر چہ میں نے ذر کی برائی کو ذر کے بجائے اپنی طرف ہبہ کر دیا ہے تو آپ اس کی برائی کو اپنی طرف ہبہ کرلیں کیونکہ آپ اس پر مجھ سے زیادہ کرم نوازی اور مہربانی کرنے والے ہیں پھر جب وہ جانے لگے تو فرمایا ذر!ہم جارہے ہیں اور تمہیں چھوڑے جارہے ہیں اگر ہم یہاں ٹھہریں بھی تو تمہیں کچھ فائدہ نہ پہنچاسکیں گے۔

۶۵۷۶-ابراہیم بن عبداللہ ،محمد بن اسحاق ،محمد بن الصباح ،سفیان بن عیینہ ،ابوبکر بن مالک ،عبداللہ بن احمد بن حنبل ،محمد بن ابی عمر العدنی سفیان ،ان کے سلسلہ سند میں ہے ،فرماتے ہیں کہ جب ذر بن عمر بن ذر کی وفات ہوئی تو عمر بن ذر نے کہااے ذر!تمہارے غم نے ہمیں تم پر غم کرنے سے غافل کر دیا ہے،کاش!مجھے معلوم ہوتا کہ تم سے کیا کہا گیااور تم نے کیا جواب دیا؟اے اللہ!ذر نے جو میری حق تلفی کی میں نے اسے بخش دی اور آپ کے حق میں جو کمی کی ہے اسے آپ بھی معاف کر دیں۔

۶۵۷۷-عبداللہ بن محمد ،احمد بن علی بن مثنیٰ ،عبدالصمد بن یزید فرماتے ہیں میں نے عمرو بن جریر البجری سے سنا جو محمد بن جابر کے شاگرد ہیں فرماتے ہیں جب ذر بن عمر بن ذر کی وفات ہوئی تو ان کے شاگردوں نے کہااب اس بوڑھے کا کچھ نہ پوچھو،کیونکہ وہ اپنے والد سے نیک سلوک کرنے والے تھے،شیخ نے یہ بات سن لی تو تعجب کرتے ہوئے رونے لگے کہ کیا میں ضائع ہو جاؤں گا؟اللہ تعالیٰ ہی وہ ذات ہے جو زندہ اور موت سے منزہ ہے پھر وہ خاموش ہو گئے ،یہاں تک کہ ان پر مٹی ڈال دی گئی،تو ان کی قبر پر کھڑے ہو کر ان کے دوستوں کو سنانے لگے:ذر!خدا تم پر رحم کرے،تمہارے بعد ہمیں کوئی ضرورت نہیں اور نہ اللہ تعالیٰ کے ہوتے ہوئے ہمیں کسی سے کوئی حاجت ہے مجھے اس سے کوئی خوشی نہیں کہ میں تم سے پہلے چلا جاؤں ،کل آنے والے دن کا خوف نہ ہوتا تو میری تمنا تھی کہ میں تمہاری جگہ ہوتا،

۱۔طبقات ابن سعد ۶/۳۶۲. والتاریخ الکبیر ۶/ت۲۰۰۴. والجرح ۶/ت ۵۶۵.والمیزان ۳/ت۶۰۹۸. وتھذیب الکمال ۴۲۳۰(۲۱/۳۳۴)

تمہارے غم نے تم پر غم گساری سے غافل کر دیا ہے، کاش! مجھے پتہ چلتا کہ تم سے کیا کہا گیا اور تم نے کیا جواب دیا؟ ان کی مراد منکر نکیر سے تھی۔ پھر انہوں نے سر اٹھایا اور فرمایا اے اللہ! میں نے اپنا وہ حق جو میرے اور اس کے درمیان تھا اسے معاف کر دیا ہے، اے پروردگار! آپ اپنا وہ حق جو آپ کے اور اس کے درمیان ہے بخش دیں، راوی کا بیان ہے کہ لوگ متعجب تھے جو مصیبت ان پر آئی اور جو رضا و تسلیم ان سے ظاہر ہوئی۔

۶۵۷۸- محمد بن احمد بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، عبداللہ بن عثمان بن حمزہ العمری، عمارہ بن عمر بن العلاء، ان کے سلسلہ سند میں ہے، فرماتے ہیں میں نے عمر بن ذر کو فرماتے سنا، خدا تم پر رحم کرے! اس رات اور اس کی تاریکی میں، جو کچھ عمل اپنے لئے کرنا چاہتے ہو کر لو، اس لئے کہ نفع اسی کو حاصل ہوا جس نے رات دن کی بھلائی سے نفع اٹھایا، اور محروم وہ ہے جو ان دونوں کی خیر سے محروم رہا، یہ دونوں تو مومنین کے لئے اپنے رب کی فرمانبرداری تک پہنچنے کا راستہ ہیں، اور دوسرے غفلت میں پڑے ہوؤں کے لئے وبال ہیں، اللہ تعالیٰ کی یاد سے اپنے دلوں کو زندہ کرو، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کی یاد سے ہی دل زندہ رہتے ہیں اس رات کتنے کھڑے ہونے والے ہیں جن کے کھڑے ہونے کی تمنا کی گئی، اور اس رات کتنے ہی سونے والے ایسے ہیں جب انہوں نے اللہ تعالیٰ کی اس عطا کردہ عزت و کرامت کو دیکھا جو اللہ تعالیٰ نے کل قیامت کے دن عبادت گزاروں کے لئے تیار کر رکھی ہے تو وہ لمبی نیند پر ندامت کرنے لگے سو اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے۔ رات دن کے گزرنے اور دنوں کے آنے جانے سے جتنا ہو سکے فائدہ اٹھاؤ۔

۶۵۷- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابو معمر، سفیان بن عیینہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں عمر بن ذر، جب اس آیت کو "مالک یوم الدین" (الفاتحہ۔۳) پڑھتے تو فرماتے، اے وہ ذات جس کے لئے وہ دن ہے تیرا ذکر صادقین کے دلوں کو کس قدر برد دینے والا ہے۔

۶۵۸- ابی، عبداللہ بن محمد بن عمران، محمد بن ابی عمر العدنی، سفیان بن عیینہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں عمر بن ذر نے فرمایا اگر میں آج اللہ تعالیٰ کی کتاب کی نصیحتیں تمہیں نہ سناؤں تو تم لوگ اپنے دلوں کی قساوت اپنی آنکھوں کا جمود اور لاعلمی کو مجھ پر لاد دو گے، جو شخص خیر کا طلب گار ہوگا وہ خیر پالے گا یہ دنیا کی گراوٹ ہے پھر یہ آیت پڑھی، جب سورج بے نور کر دیا جائے گا، تکویر۔۱) ابن ذر فرمایا کرتے تھے دوری ہو دس ماہ کی گابھن اونٹنی کے لئے اور اس کے مالکوں کے لئے انہوں نے اسکے متعلق بخل سے کام لیا اور آج اسے بیکار چھوڑ دیا ہے۔

۶۵- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، ان کے سلسلہ سند میں عمر بن ذر سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ سعید بن جبیرؒ نے ایک خط ارسال کیا جس میں انہیں تقویٰ الٰہی کی وصیت کی اور فرمایا اے ابو عمر! ہر دن مسلمان کی زندگی اس کے لئے غنیمت ہے اسکے لئے نماز پنجگانہ اور جتنا اللہ تعالیٰ کا ذکر ہو سکے اس کا تذکرہ کیا کرو۔

۶۵۸- محمد بن احمد، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، ان کے سلسلہ سند میں عمر بن ذر سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے عطا بن ابی رباح کے سامنے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں زبان درازی کرنے سے رکنے کا ذکر کیا کہ ان کا ذکر خیر اسی طرح کیا جائے جیسے اللہ تعالیٰ نے ان کا اچھا ذکر فرمایا ہے اور یہ کہ ان میں سے نہ کسی کی شان گھٹائی جائے اور نہ کسی پر طعن و تشنیع کی جائے اور یہ کہ جس نے کلمہ شہادت **لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ**، کی گواہی دی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کی اور جو کچھ آپ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے لیکر آئے اس کا اقرار کیا تو یہ ایماندار ہیں ان میں سے جس نے بھلائی کی تو ہم اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے ہاں ثواب کی امید رکھتے اور اس کے اس عمل کو پسند کرتے ہیں۔

اور ان میں سے جس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا ارتکاب کیا تو ہم اس کے اس گناہ کو جو اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر کے کیا

ناپسند کرتے ہیں۔ یہ اس کا ایسا گناہ ہے جسے اللہ تعالیٰ چاہیں تو بخش دیں چاہیں تو اس کو سزا دیں، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں'' بے شک اللہ تعالیٰ شرک کے علاوہ جس کا جو گناہ چاہیں گے معاف کر دیں گے'' (النساء۔۴۸،۱۱۶) سو یہ تو اللہ تعالیٰ کا معاملہ ہے پھر فرمایا یہ وہ بات ہے جس کی وجہ سے میں تمہیں پسند کرتا ہوں اور یہی وہ بات ہے جس کی وجہ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب دوسرے لوگوں سے جدا ہو گئے اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے، ہماری اور ان کی بخشش فرمائے۔

۶۵۸۳ - ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں مجھے ابن السماک سے یہ بات پہنچی ہے، فرماتے ہیں کہ ذر نے اپنے والد عمر بن ذر سے کہا: متکلمین لوگوں کے کلام سے کوئی روتا نہیں اور میں جب گفتگو کرتا ہوں تو یہاں سے وہاں تک رونے کی آوازیں سنائی دیتی ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟ تو انہوں نے فرمایا بیٹا! اجرت پر رونے والی اور حقیقی غمگین عورت کے رونے میں یہی فرق ہے، وہ اس کی طرح کہاں ہے۔

۶۵۸۴ - ابی، احمد بن ابان، عبداللہ بن محمد بن عبید، حسن بن جمہور، محمد بن کناسہ، انکے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے عمر بن ذر کو فرماتے سنا، تمہیں اللہ تعالیٰ کی بردباری سے بڑا انس حاصل ہوتا ہے جس کی وجہ سے تم اس کی نافرمانیوں میں کود پڑتے ہو کیا تم اللہ تعالیٰ کے غضب کو چاہتے ہو؟ کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نہیں سنا'' پس جب انہوں نے ہمیں غضبناک کیا تو ہم نے ان سے انتقام لیا، سو انہیں پانی میں ڈبو دیا'' (الزخرف۔۵۵) اے لوگو! اللہ تعالیٰ کی شان کو حرام چیزوں سے بچ کر بلند کرو، اس واسطے کہ جب اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ امن نہیں دیتا۔

۶۵۸۵ - ابومحمد بن حیان، احمد بن روح، ابراہیم بن الجنید، محمد بن حسین، رستم بن اسامہ العابد، محمد بن صبیح، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے عمر بن ذر کو فرماتے سنا: جس قوم کے گھر میں موت داخل ہوتی ہے تو اس کی جمعیت ختم کر دیتی ہے اور انہیں زندگی پر قناعت کرنے پر مجبور کر دیتی ہے جبکہ وہ خوش عیشی اور غرور و تکبر کی زندگی بسر کر رہے تھے۔

۶۵۸۶ - محمد بن احمد بن عمر، ابی، عبداللہ بن محمد، علی بن حسن، محمد بن حسین، رستم بن اسامہ، عمار بن عمرو البجلی، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے عمر بن ذر کو فرماتے سنا: جو شخص مشکلات میں صبر پر ڈٹا رہا تو اس نے خیر کو جمع کر لیا اور نیکی کے بندھن اور مکمل ثواب کی جگہوں کو تلاش کر لیا۔

۶۵۸۷ - محمد بن احمد، ابی، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں ہم سے کسی دوست نے بیان کیا کہ عمر بن ذر جب دیکھتے کہ رات آ گئی تو فرماتے: رات آ گئی اور رات خوف کا وقت ہے اور اللہ تعالیٰ کی ذات ہی ہے کہ اس سے ڈرا جائے۔

۶۵۸۸ - محمد بن احمد، ابی، ابوبکر، علی بن حسن، محمد بن حسین، عبدالرحمٰن بن عبیداللہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے عمر بن ذر کو دعا میں یہ کہتے سنا کہ اے اللہ! میں آپ سے اس خیر کا سوال کرتا ہوں جو آپ کے نزدیک ہمیں صابرین کے ثواب تک پہنچا دے اور آپ سے اس شکر کا سوال کرتا ہوں جو شکر گزار کے مزید درجات تک جو آپ کے نزدیک ہیں ہمیں پہنچا دے۔

اے اللہ! میں آپ سے اس توبہ کا سوال کرتا ہوں جس کے ذریعے آپ ہمیں گناہوں کی میل کچیل سے پاک کر دیں تاکہ ہم آپ کے منیبین کے پڑاؤ کی جگہ اتریں، آپ ہی تمام بھلائیوں اور نعمتوں کے مالک ہیں اور آپ کی طرف ہی ہر مصیبت، مشکل اور سختی میں رغبت کی جاتی ہے۔

اے اللہ! ہمیں اپنی قضاء کے مطابق صبر کی توفیق بخش، اگرچہ ہم ناپسند کریں اور اس پر راضی رہتے ہوئے فرمانبرداری کرتے ہوئے اور ہمیں اپنی قضاء کے مطابق شکر کی توفیق فرما، جیسا کہ آپکی قضاء و قدر، ہماری محبت اور آپ کے اچھے فیصلے کے سامنے ہماری عاجزی کا جو تقاضا ہے اس کی توفیق عطا فرما۔

آپ کے سامنے ذلت وعاجزی کرتے ہوئے اور آپ کے ہاں زیادہ کی امید اور آپ کا قرب حاصل کرنے کے لئے، اے رب کریم! اے پروردگار! آپ کے دربار میں آپ پر ایمان سے بڑھ کر کوئی شے نفع بخش نہیں جبکہ آپ نے ہم پر اس کا احسان کیا ہے لہٰذا اسے ہم سے دور نہ کیجئے یہاں تک کہ ہمیں اسی پر موت دیں کہ ہم آپ کے ثواب کی یقین دہانی رکھنے والے ہوں، آپ کی سزا سے ڈرنے والے ہوں، آپ کی آزمائش پر صابر ہوں، اور پروردگار کریم آپ کی رحمت کے امیدوار ہوں۔

۶۵۸۹-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، سفیان، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں ابن ذر نے فرمایا اگر مجھے قسم کے جھوٹا ہونے کا خوف نہ ہوتا تو میں یہ قسم کھالیتا کہ میں دنیا سے کوئی چیز لیکر نہیں جاؤں گا، یہاں تک کہ مجھے معلوم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کے رسولوں کے چہروں میں میرے بارے میں کیا تأثرات ہیں۔

۶۵۹۰-ابی، عبداللہ بن محمد بن عمران، ابن ابی عمر، سفیان، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں عمر بن ذر نے ایک شخص کو یہ آیت پڑھتے ہوئے سنا ''اے انسان! تجھے اپنے کریم پروردگار کے بارے میں کس چیز نے دھوکہ میں رکھا ہوا ہے؟ (الانفطار ۔۶) تو عمر نے فرمایا جہالت نے۔

۶۵۹۱-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، معروف بن سفیان، ابونعیم، ان کے سلسلہ سند میں ہے، فرماتے ہیں میں نے عمر بن ذر کو یہ آیت پڑھتے ہوئے سنا ''خرابی ہے تیرے لئے پھر خرابی ہے تیرے لئے (القیامہ ۳۴) تو وہ فرمانے لگے اے پروردگار! یہ کیا وعدہ ہے

۶۵۹۲-عبداللہ بن محمد، احمد بن علی بن الجارود، ابوسعید الاشج، ابن ادریس، زکریا بن ابی زائدہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے، فرماتے ہیں عمر بن ذر جب سب سے پہلے گفتگو کرنے بیٹھتے تو فرماتے مجھے مانگنے پر اپنے آنسو دیدو، جب وہ ان کے پاس سے اٹھنے لگتے تو شعبی فرماتے کیا تم لوگوں نے انہیں اپنے آنسو مانگنے پر دیدیئے؟

۶۵۹۳-ابی، احمد بن محمد بن حسن، ابراہیم بن ابی حسین قاضی کوفہ، حسن بن ربیع، محمد بن صبیح، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے عمر بن ذر سے پوچھا: خائفین کے بارے میں کونسی چیز آپ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے؟ غم کی طوالت یا آنسو بہانا؟ تو انہوں نے فرمایا کیا تمہیں معلوم نہیں، جب نرم دل ہو تو جلدی شفایاب اور فرحت پاتا ہے اور جب غمگین ہو تو حلق میں اٹک جاتا ہے سو وہ تسبیح کرتا ہے اس واسطے غم ان کے نزدیک پسندیدہ ہے۔

۶۵۹۴-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، عبداللہ بن محمد، محمد بن حسین، شہاب بن عباد، ابن السماک، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن ذر نے وعظ کہا تو بنی تمیم کا ایک نوجوان چیخنے لگا اس کا رنگ بدلنے لگا مگر مجھے اس کا ایک آنسو بھی بہتا ہوا دکھائی نہ دیا، اس کے بعد وہ بے ہوش ہو کر گر پڑا، پھر میں نے اسے ابن ذر کی مجلس میں روتے دیکھا تو میں نے دل میں کہا ابھی اس کی جان نکلتی ہے۔

میں نے اس کا ذکر عمر بن ذر سے کر دیا، انہوں نے فرمایا بھتیجا! جب عقل میں کمی آتی ہے تو اس میں حرارت نہیں رہتی اور آنسو خشک ہو جاتے ہیں اور جب عقل باقی رہے تو عقل والا نصیحت کو سمجھتا تو بخدا وہ اس کو جلا کر رکھ دیتی ہے اس کے بعد وہ غمگین ہوئے اور رونے لگے۔

۶۵۹۵-محمد بن احمد بن عمر، ابی، ابوبکر بن عبید، احمد بن ابراہیم، غسان بن المفضل، ابی بحر البکراوی، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ مکہ میں فضل رقاشی اور عمر بن ذر جمع ہوئے، میں بھی ان کے پاس حاضر ہوا، پہلے فضل نے لمبی گفتگو کی اور وعظ کہتے کہتے مختلف مذاہب میں کلام کیا، میں نے کسی کو نہیں دیکھا کہ ان کے وعظ وخطاب سے نرم دل ہوا ہو پھر وہ خاموش ہو گئے۔ اس کے بعد ابن ذر نے خطاب کیا انہوں نے گفتگو شروع کی خود بھی روئے اور لوگ بھی رونے لگے اور نرم دل ہو گئے۔

۶۵۹۶-ابی، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد، یعقوب بن اسحاق، محمد بن معاذ، ابن السماک، ان کے سلسلہ سند میں عمر بن ذر سے بحوالہ

مجاہد روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے دوفرشتوں کی طرف وحی کی کہ آدم اور حوا علیہما السلام کو جنت سے نکال دو، انہوں نے میری نافرمانی کی ہے، حضرت آدم حضرت حوا کی طرف روتے ہوئے متوجہ ہوئے اور فرمایا اللہ تعالیٰ کے پڑوس سے نکلنے کے لئے تیار ہو جاؤ، یہ گناہ کی پہلی شامت ہے، جبرائیل علیہ السلام نے ان کے سر سے تاج اتارا اور میکائیل علیہ السلام نے کنپٹیوں کا تاج اتارا، اتنے میں حضرت آدم علیہ السلام سے ایک ٹہنی چمٹ گئی، حضرت آدم سمجھتے کہ ابھی سزا کا آغاز ہوا چاہتا ہے انہوں نے اپنا سر جھکا کر کہا، معافی کا خواستگار ہوں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا مجھ سے کہاں بھاگتے ہو؟ تو حضرت آدم نے عرض کیا اے میرے مالک! آپ سے شرماتے ہوئے بھاگ رہا ہوں۔

۶۵۹۷- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، ابو یحییٰ محمد بن عبدالرحیم، علی بن عبداللہ، سفیان بن عیینہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ ابن عیاش منتوف، عمر بن ذر کی مذمت کرتا اور انہیں گالی گلوچ کرتا، ایک دفعہ عمر بن ذر کی ان سے ملاقات ہوئی تو فرمانے لگے اے ابن عیاش! ہمارے سب وشتم میں زیادتی نہ کرو اور صلح کی خاطر کوئی جگہ باقی رکھو، اس لئے کہ ہم اپنے متعلق اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے والے کو اس سے زیادہ بدلہ نہیں دیتے کہ ہم اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کریں۔

۶۵۹۸- حسن بن عبداللہ بن سعید، احمد بن محمد بن بکر، ابو بکر بن خلاد، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں ایک آدمی نے عمر بن ذر کو گالی دی تو انہوں نے فرمایا اے شخص، ہمارے سب وشتم میں غرق نہ ہو جائیے اور صلح کے لئے کوئی جگہ چھوڑ دو، اس لئے کہ ہم اپنے بارے میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے والے کو اس سے زیادہ بدلہ نہیں دیتے کہ ہم اس کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کریں۔

۶۵۹۹- ابی، ابوالحسن بن ابان، ابو بکر بن عبید، محمد بن حسین، عبداللہ بن عثمان بن حمزہ بن عبداللہ بن عمر، عمار بن عمر والجلی، ان کے سلسلہ سند میں ہے، فرماتے ہیں میں نے عمر بن ذر سے سنا فرماتے ہیں جب عبادت گزاروں نے دیکھا کہ رات چھا گئی تو انہوں نے اکتاہٹ اور غفلت والوں کو دیکھا کہ اپنے بستروں میں سکون پذیر ہیں اور اپنے ٹھکانوں یعنی خوابگاہوں اور نیند کی طرف لوٹ آئے ہیں۔

تو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف اٹھ کھڑے ہوئے، اس حسن عبادت کی بیداری اور طویل تہجد گزاری کی جو نعمت اللہ تعالیٰ نے انہیں بخشی اس پر خوش ہوتے اور خوشخبری پاتے ہوئے وہ اپنے بدنوں کے ساتھ رات کا استقبال کرتے ہیں اور اس کی تاریکی کو اپنے چہرے کے رخساروں سے ہٹاتے ہیں۔ رات تو ختم ہو گئی لیکن ان کی قرآن پاک کی تلاوت کی لذت ختم نہیں ہوئی اور نہ ان کے بدن زیادہ عبادت سے اکتائے۔

سو صبح کے وقت دو فریق بن گئے ایک وہ ہے جس سے رات نے منہ موڑا تو انہوں نے انتہائی منافع اور فائدہ اٹھایا اور دوسرا گروہ وہ ہے جو نیند اور راحت وآرام سے تنگ آ گئے، پھر یہ لوگ عبادت کے لئے رات کا انتظار کرنے لگے دونوں جماعتوں میں کتنا فرق ہے سو اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے، اپنی خاطر اس رات اور اس تاریکی میں جتنا ہو سکے عمل کر لو، اس واسطے کہ فائدے میں وہی ہے جس نے رات دن کی بھلائی سے فائدہ اٹھایا اور محروم وہ ہے جو ان دونوں کی خیر سے بے بہرہ رہا، رات دن تو مؤمنوں کی اپنے رب کی عبادت کرنے کا راستہ اور اپنے بارے میں غفلت زدوں پر وبال ہے، سو اللہ تعالیٰ کے لئے اپنے دلوں کو اس کی یاد سے زندہ کرو، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ کی یاد سے ہی دل جلا پاتے ہیں۔ اس رات کتنے شب بیدار ایسے ہیں جن کے رات کی تاریکی میں قیام کی حرص کی گئی، اور کتنے سونے والے ایسے ہیں جب وہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ اس عزت کو دیکھتے ہیں جو کل عبادت گزاروں کو ملنے والی ہے تو انہیں اپنی طویل نیند پر ندامت و پشیمانی ہوتی ہے سو رات دن کے مرور وذہاب اور ان کی آمد ورفت کو غنیمت جانو اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے۔

۶۶۰۰- عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین بن نصر، احمد بن ابراہیم، ابو نعیم، ان کے سلسلہ سند میں عمر بن ذر سے روایت ہے فرماتے ہیں لوگو! تم کس قدر غفلت میں ہو جس کی خلوت گزینی اور جس کی طرف تمہیں جانا ہے اللہ تعالیٰ سے ڈرو ان گناہوں کے متعلق جنہیں آپس میں

چھپاتے ہو، تم ہمارے کلمہ کی طرف جلدی کیوں نہیں کرتے ہو، جبکہ وہ قریب آ چکا ہے، یہ آپ کی پناہ چاہنے والوں کا ٹھکانہ ہے، خبر دار! بخدا! اگر مجھے یہ معلوم ہو جائے کہ میں اپنی قسم میں سچا ہو جاؤں گا تو میں کبھی نہیں ہنسوں گا یہاں تک کہ مجھے یہ معلوم ہو جائے کہ میرے لئے کیا ہے اور مجھ پر کیا ہے؟ لیکن جب ہم اس چیز سے جسے تم دیکھتے ہواٹھ کھڑے ہوتے ہیں تو جسے تم جانتے ہواس کی طرف لوٹ آتے ہیں۔

ابونعیم فرماتے ہیں انہوں نے ایک دن سورۂ الحاقہ کی تلاوت کی، جب اس آیت پر پہنچے ''سو جسے اس کا اعمالنامہ دائیں ہاتھ میں دیا گیا تو وہ کہے گا آؤ پڑھو! یہ ہے میرا اعمالنامہ'' (الحاقہ ـ ۱۹) پھر فرمایا رب کعبہ کی قسم! اس کا گمان یقین پر محمول ہے پھر باآواز بلند پکارے گا، جبکہ اس کا چہرہ چمک رہا ہوگا، اس کا دل ٹھنڈا اور اس کے ہاتھ آزاد ہونگے، جسے اس کا اعمالنامہ بائیں ہاتھ میں دیا گیا وہ کہے گا اے کاش! مجھے میرا اعمالنامہ ملتا ہی نہ'' (الحاقہ ـ ۲۵) تو ابن ذر فرمانے لگے اے جھوٹے! تو نے سچ کہا، اے جھوٹے تو نے سچ کہا، وہ پکار کر کہے گا جبکہ اس کا چہرہ سیاہ، حالت دگرگوں، دونوں ہاتھ گردن کے ساتھ بندھے ہوں گے، پھر انہوں نے بار بار ہمارے سامنے یہ وعید پڑھی، افسوس ہے تجھ پر پھر افسوس ہے تجھ پر۔

تیری عزت کی قسم! ہم تیرے علاوہ کسی وعید کو برداشت نہیں کر سکتے جو ہمیں نقصان دے سکتا ہے نہ نفع پہنچا سکتا ہے جو ہمارے کھانے پینے اور نیند کی لذت میں ہمارا شریک ہے یہاں تک کہ ہمیں معلوم ہو جائے کہ جس کا ہمارے ساتھ وعدہ کیا گیا ہے اس میں ہمارے لئے کیا ہے، اے پروردگار! ان لوگوں نے رات کی تاریکی کو غنیمت جان کر اس چیز میں کوشش کی جسے آپ کے سوا بے مایہ سمجھتے ہیں اگر پہلے علم میں یہ بات طے پا چکی کہ وہ توبہ نہیں کریں گے تو انہیں ان کے سب سے برے عمل کے پیچھے لگا دے۔

۶۶۰۱ ـ ولید بن احمد، محمد بن احمد بن نضر، عبدالرحمٰن بن محمد بن ادریس، محمد بن یحییٰ الواسطی، محمد بن حسین البرجلانی، صلت بن حکیم، نضر بن اسماعیل، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے عمر بن ذر کو اپنے خطاب میں فرماتے سنا، رہی موت تو وہ تمہاری لئے مشہور ہو گئی اور تمہارے ساتھ نہیں، سو تم اس کا انتظار کر رہے ہو، ہر رات دن اس شخص کی طرح جو منتقل ہو چکا ہو اور اپنے اہل وعیال پر عزیز ہو اپنے قبیلہ میں سخی ہو، قوم میں اس کی بات مانی جاتی ہو، ایسے گڑھے کی طرف جو اس کی خشکی کا ٹھکانہ ہے اور چٹانوں کے ایسے پتھر جو بہرے ہیں اس کے اہل وعیال اس پر قادر نہیں کہ اس کے لئے تکیہ کا بندوبست کریں، الا یہ کہ اس کے ساتھ کیڑے مکوڑے جا ملیں گے۔

اس کا تکیہ اس کا عمل ہوگا، اور بہت سے ایسے غمگین ہیں جن کے دنیا میں بہت غم بڑھ گئے، اس کی کوشش نے طوالت اختیار کر لی اسکا بدن تھک گیا وہ اپنی آرزو سے بہرہ مند ہونے سے پہلے ہی موت کا شکار ہو گیا، موت نے اسے اچانک آ دبوچا اور بہت سے ایسے دودھ پیتے بچے اور درد میں مبتلا مریض، بہت سے گروی رکھے ہوئے جو برائی کے دلدادہ ہیں ان میں سے ہر ایک موت کے تیر کو کھٹکھٹاتا ہے۔

کیا عبادت گزاروں کے لئے واعظوں کے کلام میں عبرتیں نہیں؟ اور کبھی کبھار میں کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اتنی مہلت دی گویا کہ اس نے تمہیں بے کار چھوڑ دیا ہے پھر میں اس ذات کے حلم وقدرت کی طرف لوٹتا ہوں، کہتا ہوں کہ بلکہ ہمیں ہماری عمروں تک کے لئے تاخیر دیدی گئی ایسے دن تک جس میں آنکھیں تھرا جائیں گی، اور دل کانپ اٹھیں گے ''وہ دوڑ رہے ہوں گے ان کے سر جھکے ہوں گے، آنکھیں بے جھپکی ہونگی، اور دل گھبراہٹ میں ہوں گے'' (ابراہیم ۴۳)

اے پروردگار! آپ نے ڈرادیا، دھمکا دیا، اور اپنی مخلوق پر حجت کو تمام کر دیا، پھر یہ آیت پڑی ''اور لوگوں کو اس دن سے ڈراؤ جس دن ان کے پاس عذاب آئے گا، تو ظالم لوگ کہیں گے اے ہمارے رب! ہمیں قریبی وقت تک مہلت وتاخیر دیدے (ابراہیم ۴۴) پھر فرماتے ہیں اے ظالم! تو تو اپنے اس وقت کو جو تجھے ملا ہے اس کے ختم ہونے سے پہلے غنیمت جان، آخری وقت وہ ہے جب موت

کے آنے کے وقت اس کا معائنہ ہونے لگے۔ اس وقت حسرت وافسوس بے فائدہ ہے، انسان، اموات کے لئے نصب کیا ہوا ہدف ہے، وہ اپنے تیروں میں سے جسے تیر مارتی ہے خطا نہیں ہوتا، اور جس کا وہ ارادہ کریں اس کے علاوہ دوسرے کو نہیں لگتا۔

خبردار! سب سے بڑی اور دائمی خیر آخرت کی خیر ہے، جو ختم نہیں ہوگی، اور ایسی باقی ہے جسے فنا نہیں، ایسی لمبی ہے جو منقطع نہیں ہوگی، اور بندوں کو اللہ تعالیٰ کے پڑوس میں عزت کے ساتھ ٹھہرایا جائے گا ہر اس نعمت میں جسے دل چاہیں، اور آنکھیں بھائیں، نفیس مقامات پر ایک دوسرے کی زیارت کریں گے، ایک دوسرے سے ملاقاتیں کریں گے، دنیا کے ایام کو یاد کریں گے۔ اس قوم کو مبارک ہو جس نے اپنی آرزو پالی، اور اپنی مطلب برآری کرلی کیونکہ ان کی رغبت ایسے سردار کی طرف ہے جو انتہائی سخی اور فضل وشان والا ہے۔

۶۶۰۲- الولید بن احمد، محمد بن احمد بن نضر، عبدالرحمن بن ابی حاتم، محمد بن یحییٰ بن عمر، محمد بن حسین، یحییٰ بن اسحاق، النضر بن اسماعیل، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں عمر بن ذر کے ساتھ ایک جنازہ میں حاضر ہوا، ان کے ارد گرد اور لوگ بھی تھے جب میت کو قبر کے کنارے رکھا گیا تو عمر رو پڑے، پھر فرمایا اے میت! تمہارا دنیا کا سفر تو اختتام پذیر ہوا، انتہائی اچھا ہوگا اگر تم قبر میں خیر و بھلائی کو تکیہ بناؤ۔

عمر، نے اس حدیث کو عطاء، مجاہد، سعید بن جبیر، طاووس، عکرمہ، ابوزبیر، اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ، نافع، اپنے والد ذر، عامر شعبی اور شقیق ابی وائل وغیرہ تابعین سے مسنداً روایت کیا ہے۔

۶۶۰۳- ابوعبداللہ محمد بن احمد بن علی، ابواسماعیل الترمذی، ابوعلی محمد بن احمد بن الحسن، اسحاق بن الحسن الحربی، القاسم سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں ابونعیم نے فرمایا ہم سے عمر بن ذر نے اپنے والد کے حوالہ سے حضرت سعید بن جبیر سے اس نے حضرت ابن عباسؓ نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا اے جبرائیل! آپ کو ہماری زیارت سے مزید زیارت کرنے سے کیا چیز مانع ہے؟ تو یہ آیت نازل ہوئی، "ہم آپ کے پروردگار کے حکم کے بغیر نہیں اتر سکتے اسی کے قبضۂ قدرت میں سب کچھ ہے جو ہمارے آگے ہے اور جو ہمارے پیچھے ہے۔" (مریم۔۶۴)[۱]

صحیح حدیث ہے جسے امام بخاری نے کئی ایک سے روایت کیا ہے۔ بحوالہ عمر بن ذر۔

۶۶۰۴- سلیمان بن احمد، محمد بن احمد، ابوخیثمہ، عبداللہ بن عبدالمؤمن الواسطی، عبید بن عقیل، ان کے سلسلہ سند میں عمر بن ذر سے بحوالہ عطاء وہ حضرت ابن عباسؓ سے اور اس نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے، فرماتے ہیں جو صبح ہونے سے پہلے عرفہ پہنچ گیا تو اس نے عرفہ کو پالیا۔[۲]

عمر کی غریب حدیث ہے عبید اس میں متفرد ہیں۔

۶۶۰۵- محمد بن المظفر، صالح بن احمد، یحییٰ بن مخلد المفتی، عبدالرحمن بن الحسن، ابوالمسعود الزجاج، ان کے سلسلہ سند میں عمر بن ذر سے بحوالہ عطاء، حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے، فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تشہد وسلام سے فارغ ہوتے تو ہماری طرف رخ انور فرماتے اور ارشاد فرماتے جس نے تشہد کے بعد کوئی حدث لاحق کیا تو اس کی نماز مکمل ہوگئی۔

عمر کی سند سے غریب حدیث ہے اسے متصل روایت کرنے میں ابومسعود الزجاج متفرد ہیں اور ان کے علاوہ کئی لوگوں نے مرسلاً روایت کیا ہے۔

۶۶۰۶- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، ان کے سلسلہ سند مین عمر بن ذر سے بحوالہ عطاء روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

۱۔ صحیح البخاری ۹/۱۲۶. وشرح السنة ۱۳/۳۲۵.

۲۔ سنن الترمذی ۲۹۷۵. وسنن النسائی، کتاب الحج باب ۱۹۷. وصحیح ابن حبان ۱۰۰۹. ومجمع الزوائد ۳/۲۵۴، ۲۵۵. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۱/۲۰۲.

علیہ وسلم جب تشہد مکمل فرمالیتے، پھراسی طرح کے الفاظ ذکر کئے

۶۶۰۷-ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، عبدالعزیز بن ابان، انکے سلسلہ سند میں عمر بن ذر سے، بحوالہ مجاہد روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوذرؓ سے فرمایا مجھے پانچ خصلتیں ایسی عطا کی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں، ہر نبی اپنی ہم زبان قوم کی طرف بھیجا گیا جبکہ مجھے اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے ہر سرخ اور کالے کی طرف بھیجا گیا اور رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی جس کے ذریعے کسی کی مدد مجھ سے پہلے نہیں کی گئی، میرے لئے غنیمت حلال کی گئی اور زمین میری خاطر قابل سجدہ اور قابل طہارت وضو بنادی گئی اسی طرح مجھے شفاعت کا تمغہ دیا گیا۔[1]

۶۶۰۸-محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، ان کے سلسلہ سند میں عمر بن ذر سے روایت ہے، فرماتے ہیں میں نے اپنے والد کو ذکر کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام کی ایک جماعت کے پاس پہنچے جن میں عبداللہ بن رواحہ بھی تھے جو انہیں اللہ تعالیٰ کا ڈر سنا رہے تھے، جب انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو وہ خاموش ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اپنے دوستوں کو اللہ تعالیٰ کی یاد دلاؤ، انہوں نے عرض کیا، یارسول اللہ! آپ اس کے زیادہ مستحق ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری جماعت ایسی جماعت ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ بیٹھنے کا حکم دیا ہے پھر آپ نے ان کے سامنے یہ آیت پڑھی ''اور روکے رکھو اپنے آپ کو ان لوگوں کے ساتھ جو صبح وشام اپنے رب کو پکارتے ہیں'' الکہف-۲۸) پھر فرمایا تمہاری مقدار جو بھی اہل زمین میں سے اللہ تعالیٰ کی یاد کرنے بیٹھے ہوں تو انہی کے بقدر فرشتے ان کے ساتھ بیٹھتے ہیں، زمین والے اگر الحمد للہ کہیں تو فرشتے بھی کہتے ہیں اور اگر وہ سبحان اللہ کہیں تو فرشتے بھی کہتے ہیں اور اگر وہ اللہ اکبر کہیں تو فرشتے بھی تکبیر کہتے ہیں اور اگر وہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت کا سوال کریں تو فرشتے آمین کہتے ہیں، پھر وہ اپنے رب کی طرف لوٹ جاتے ہیں تو رب تعالیٰ باجود ان سے زیادہ علیم ہونے کے ان سے پوچھتے ہیں تم کہاں تھے اور کہاں سے آرہے ہو؟ تو وہ عرض کرتے ہیں کہ اہل زمین کے چند لوگ آپ کا ذکر کررہے تھے تو ہم بھی آپ کا ذکر کرنے لگے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں انہوں نے کیا کہا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: انہوں نے آپ کی حمد کی، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں بندے کے زیادہ قریب ہوں میں حمد کا زیادہ حقدار ہوں، فرشتے کہتے ہیں انہوں نے آپ کی تسبیح کی، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میری تعریف ایسی ہے کہ میرے علاوہ کسی کے مناسب نہیں، فرشتے کہتے ہیں انہوں نے آپ کی بڑائی بیان کی، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے ہی لئے آسمانوں اور زمینوں میں کبریائی ہے اور میں ہی غالب حکمت والا ہوں، فرشتے عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب! انہوں نے آپ سے بخشش کا سوال کیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں تمہیں گواہ بنا کے کہتا ہوں کہ میں نے انہیں بخش دیا ہے پھر فرشتے عرض کرتے ہیں اے پروردگار! ان میں تو فلاں فلاں شخص بھی تھا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ ایسی قوم ہے کہ ان کے ساتھ بیٹھنے والے بدبخت ومحروم نہیں ہوتے۔[2]

عمر بن ذر فرماتے ہیں میں نے اس کا ذکر مجاہد سے کیا تو میرے والد کے الفاظ حدیث میں ان کے موافق تھے سوائے یہ کہ انہوں نے فرمایا اے پروردگار! ان میں فلاں شخص تھا، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وہ ایسی قوم ہے کہ ان کے ساتھ بیٹھنے والا بدبخت نہیں ہوتا۔ عمر فرماتے ہیں مجھے یعقوب بن عطاء نے اسی طرح خبر دی، وہ اپنے والدؒ اور وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں الا یہ

۱۔ صحیح البخاری ۱/۱۱۹. وصحیح مسلم، کتاب المساجد ۳. وفتح الباری ۱/۴۳۶، ۵۳۳. والخامسة اضافة من مصادر الحديث.

۲۔ المعجم الصغير للطبراني ۲/۱۰۹. ومجمع الزوائد ۱۰/۷۶. والترغيب والترهيب ۲/۴۰۴، ۴/۲۱۹. والدر المنثور ۴/۲۱۹.

کہ وہ فرماتے ہیں کہ فرشتے کہتے ہیں: ان میں ایک شخص گناہگار بھی تھا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ان کے ساتھ بیٹھنے والا محروم نہیں ہوتا، اسی طرح خلاد نے روایت کیا جبکہ محمد بن حماد الکوفی تنہا عمر سے نقل کرتے ہیں۔

۶۶۰۹-سلیمان بن احمد، موسیٰ بن عیسیٰ بن المنذر الحمصی ۸۷ھ، محمد بن حماد الکوفی، ان کے سلسلہ سند میں عمر بن ذر الھمدانی سے بحوالہ مجاہدؒ حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن رواحہؓ کے پاس سے گزرے، وہ اپنے ساتھیوں کو اللہ تعالیٰ کی یاد دلا رہے تھے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ایسی جماعت ہو کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے تمہارے ساتھ بیٹھنے کا حکم دیا ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی، اور پابند رکھو اپنے آپ کو ان لوگوں کے ساتھ جو اپنے رب کو پکارتے ہیں۔ الکھف۔۲۸۔ تمہاری بقدر جو جماعت بیٹھی تو انہی کے مقدار فرشتے ان کے ساتھ بیٹھتے ہیں، اگر وہ تسبیح بیان کریں تو فرشتے بھی سبحان اللہ کہتے ہیں اور اگر وہ الحمد للہ کہیں گے تو فرشتے بھی کہتے ہیں اور اگر وہ اللہ اکبر کہیں تو وہ بھی تکبیر کہتے ہیں۔ پھر وہ رب تعالیٰ کی طرف چڑھتے ہیں اور رب تعالیٰ ان سے زیادہ علیم ہونے کے باوجود پوچھتے ہیں تو وہ فرشتے عرض کرتے ہیں، اے ہمارے رب آپ کے کچھ بندے آپ کی تسبیح وتحمید وتکبیر بیان کر رہے تھے تو ہم بھی ان کے ساتھ بیٹھ گئے، ہم نے بھی سبحان اللہ، الحمد للہ اور اللہ اکبر کہا، رب تعالیٰ فرماتے ہیں اے میرے فرشتو! میں تمہیں گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے انہیں بخش دیا ہے فرشتے کہتے ہیں، ان میں فلاں فلاں خطاکار شخص بھی تھے؟ تو رب تعالیٰ فرماتے ہیں یہ ایسی قوم ہے جن کے ساتھ بیٹھنے والا محروم نہیں ہوتا۔[1]

۶۶۱۰-حبیب بن حسن، محمد بن حمید، عبداللہ بن ناجیہ، محمد بن عمرویہ، جارود بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں عمر بن ذر سے بحوالہ مجاہد حضرت ابوہریرہ اور ابوسعیدؓ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے۔ ذکر کی مجلسوں پر سکینت نازل ہوتی ہے، فرشتے انہیں ڈھانپ لیتے ہیں رحمت ان پر چھا جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے عرش پر ان کا ذکر فرماتے ہیں۔[2]

عمر کی سند سے غریب حدیث ہے ان سے جارود بن یزید نیساپوری نقل کرنے میں متفرد ہیں۔

۶۶۱۱-ابوالقاسم، یزید بن جناح المحاربی القاضی، اسحاق بن محمد مروان، حصین بن مخارق، ان کے سلسلہ سند میں ابن ذر سے بحوالہ مجاہدؒ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے، فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ اپنے نوجوانوں کی ہلاکت کی تمنا نہ کرو، اگرچہ ان میں انتہائی درجہ کی ہلاکت کا سامان ہو کیونکہ وہ جن خصلتوں میں ہیں یا تو توبہ کرلیں گے اور اللہ تعالیٰ ان کی توبہ قبول کرلے گا یا انہیں مصائب وآفات ختم کر دیں گے یا تو کسی دشمن کی صورت میں کہ وہ انہیں قتل کر دیں یا کسی آگ کی طرف جسے یہ بجھا دیں گے یا کسی پانی کی طرف جسے یہ روک دیں گے۔

عمر کی سند سے غریب حدیث ہے حصین اسے نقل کرنے میں متفرد ہیں۔

۶۶۱۲-محمد بن اسماعیل بن عباس، محمد بن مظفر، عبدالحمید بن سلیمان البصری، جعفر بن محمد الوراق الواسطی، عامر بن ابی الحسن الواسطی، ابراہیم بن بکر، ان کے سلسلہ سند میں عمر بن ذر سے بحوالہ عکرمہؒ حضرت بن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسافر کی موت شہادت کی موت ہے۔[3]

۱۔ المعجم الصغیر للطبرانی ۱۰۹/۲۔ ومجمع الزوائد ۷۶/۱۰۔ والترغیب والترھیب ۴۰۴/۲، ۲۱۹/۴۔ والدر المنثور ۲۱۹/۴۔

۲۔ تاریخ بغداد ۱۲۸/۳۔ وکنز العمال ۱۸۲۱۔

۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۲۴۶/۱۱۔ ومجمع الزوائد ۳۱۷/۲۔ واللآلیء المصنوعة ۷۳/۲، ۱۳۱۔ والضعفاء للعقیلی ۲۸۸/۲، ۳۶۵/۴، ۳۶۶۔ والفوائد المجموعة ۲۰۹۔ وتنزیه الشریعة ۱۷۹/۲۔ وکشف الخفا ۴۰۰/۲۔ والموضوعات لابن الجوزی ۲۲۱/۲۔ والعلل المتناھیة ۴۰۸/۲، ۴۰۹۔

عمر کی سند سے غریب حدیث ہے ہم نے اسے اسی طرح لکھا ہے۔

۶۶۱۳ - ابوعمرو بن حمدان، الحسن بن سفیان، کثیر بن عبدالحذاء، محمد بن حمید، مسلمہ بن علی، ان کے سلسلہ سند میں عمر بن ذر سے، بحوالہ ابوقلابہ، ابومسلمہ الخولانی، ابوعبیدہ بن الجراح، حضرت عمر بن الخطابؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ریش کو پکڑا اور میں دیکھ رہا تھا کہ آپ غمگین ہیں، آپ نے فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون، ابھی ابھی میرے پاس جبرائیل آئے اور اس نے مجھ سے کہا انا للہ وانا الیہ راجعون تو میں نے کہا ہاں، انا للہ وانا الیہ راجعون، جبرائیل! کیا ہوا ہے؟ تو وہ کہنے لگے، آپ کی امت آپ کے کچھ ہی عرصہ بعد چند فتنوں میں مبتلا ہونیوالی ہے، میں نے پوچھا کفر کا فتنہ ہوگا یا گمراہی کا؟ تو جبرائیل نے کہا دونوں ہی عنقریب رونما ہوں گے تو میں نے کہا کہ یہ کیونکر ہوسکتا ہے جب کہ میں ان میں کتاب اللہ کو چھوڑنے والا ہوں تو جبرائیل نے کہا وہ کتاب اللہ کی وجہ سے ہی فتنوں میں پھنسیں گے، اور یہ خرابی ان میں ان کے امراء اور قراء (قاریوں) کی وجہ سے آئے گی، لوگ امراء کے حقوق ماریں گے اور وہ ان پر ظلم کریں گے اور ان کے حقوق انہیں نہیں دیں گے، یوں وہ قتل ہوں گے اور فتنوں میں پڑیں گے۔

قراء، امراء کی خواہش پہ چلیں گے یوں انہیں گمراہی میں مزید طول دیں گے کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں رکھیں گے۔ میں نے کہا وہ شخص کیونکر سلامت رہے گا جوان سے سلامت رہا تو جبرائیل نے کہار کنے اور صبر کرنے کی وجہ سے، جوان کا حق ہے اگر انہیں دیں تو لے لیں اور اگر روکیں تو چھوڑ دیں۔

اہل شام کے تابعین کا تذکرہ

۳۰۱۔ ابومسلم الخولانی[۱]

شیخ رحمہ اللہ نے اہل شام کے طبقہ تابعین کا ذکر کیا کہ ان میں سے حکیم الامت اور اس کے رہنما ابومسلم الخولانی عبداللہ بن ثوب، ان کا ذکر اوران کا کچھ کلام، کتاب کے شروع میں آٹھ زاہدوں کے ساتھ گذر چکا ہے۔ ایک روایت ہے کہ وہ جنگ حنین میں مسلمان ہوئے اور حضرت ابو بکرؓ کی خلافت میں مدینہ آئے اور حضرت امیر معاویہؓ کے دور حکومت میں شام میں منتقل ہوگئے۔ جھوٹے مدعی نبوت اسود بن قیس عنسی نے جو یمن میں تھا انہیں آگ میں ڈالا تو آگ نے انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچایا، وہ اپنی اس حالت میں حضرت خلیل ابراہیمؑ کے مشابہ ہیں۔

۶۶۱۴ - محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، ابوعبدالرحمٰن المقری، ابن لھیعہ، ابن ھبیرہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کعب فرمایا کرتے تھے کہ اس امت کے حکیم ابومسلم الخولانی ہیں۔

۶۶۱۵ - محمد بن احمد ابواحمد الجرجانی، احمد بن موسیٰ العدوی، اسماعیل بن سعید الکسائی، عیسیٰ بن خالد، شریک، آدم بن علی، حسن، ان کے سلسلہ سند میں ابومسلم خولانی سے روایت ہے فرماتے ہیں زمین میں علماء ایسے ہیں جیسے آسمان میں ستارے، جب وہ ان کے لئے ظاہر ہوں تو مشاہدہ کرتے ہیں اور جب غائب ہوتے ہیں تو لوگ متحیر وحیران ہوجاتے ہیں۔

۶۶۱۶ - احمد بن جعفر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، جریر، عبدالملک بن عمیر، ان کے سلسلہ سند میں ابومسلم خولانی سے روایت ہے فرماتے ہیں چار چیزیں چار چیزوں کو قبول نہیں کرتی۔ (۱)، یتیم کا مال۔ (۲) حرام مال۔ (۳) مال غنیمت میں خیانت۔ (۴) چوری کا مال، یہ حج، عمرہ، جہاد اور صدقہ میں قبول نہیں ہوتیں۔

۶۶۱۷ - ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، ہاشم بن القاسم، سلیمان بن مغیرہ، حمید بن ہملا یا اس کے علاوہ وغیرہ سے روایت ہے کہ ابومسلم الخولانی دریائے دجلہ کے پاس سے گزرے اور اس میں لکڑیاں پانی سے ٹکرا رہی تھیں۔ وہ پانی پر چلے اور پھر اپنے دوستوں کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا اگر تمہاری کوئی چیز اس پانی میں گم ہے تو بتاؤ، ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں۔

۱۔ تھذیب الکمال ۷۶۲۷ (۲۹۰/۳۴) والجرح ۵ رت ۹۰.

۶۶۱۸ - احمد بن محمد بن جبلہ ابو حامد، محمد بن اسحاق السراج، ابوہمام السکونی، بقیۃ، محمد بن زیاد، انکے سلسلہ سند میں ابومسلم خولانی سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ جب رومی علاقوں کی طرف جنگ ہو رہی تھی تو یہ لوگ ایک نہر کے پاس سے گزرے تو انہوں نے فرمایا بسم اللہ کر کے گزر جاؤ، وہ ان کے آگے سے گزر رہا تھا فرماتے ہیں وہ نہر سے گزر رہے تھے جو کافی گہری تھی، بسا اوقات جانوروں کے گھٹنوں تک یا اس سے کم یا اس سے قریب تھی، جب یہ لوگ نہر سے گزر گئے تو ان سے کہا تمہاری کوئی چیز تو نہیں رہی؟ جس کی کوئی چیز رہ گئی ہو میں اس کا ضامن ہوں، فرماتے ہیں ان میں سے کسی نے قصداً ایک ٹوکرا پانی میں پھینک دیا جب یہ لوگ وہاں سے گذر گئے تو اس شخص نے کہا میرا ٹوکرا تو اس میں گر گیا تھا تو انہوں نے اس سے کہا میرے پیچھے آؤ، وہاں جا کے کیا دیکھتے ہیں کہ اسکا ٹوکرا نہر کی کسی شاخ سے لٹک رہا تھا۔

۶۶۱۹ - ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، ابوہمام الولید بن شجاع، بقیہ بن الولید، محمد بن زیاد، ان کے سلسلہ سند میں ابومسلم خولانی سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے ان کی قسم توڑ دی تو انہوں نے اسے بددعا دی، اس کی نظر چلی گئی پھر وہ ان کے پاس آئی اور کہنے لگی، ابومسلم میں نے جو کچھ کیا سو کیا، آئندہ ایسا نہیں کروں گی تو آپ نے فرمایا اے اللہ! اگر یہ سچی ہے تو اس کی نظر واپس کر دے، فرماتے ہیں پھر وہ بینا ہوگئی۔

۶۶۲۰ - محمد بن احمد، احمد بن موسیٰ، اسماعیل بن سعید، عمرو بن عون، حماد بن زید، ایوب، ابوقلابہ، ان کے سلسلہ سند میں ابومسلم خولانی سے روایت ہے فرماتے ہیں علماء کی تین قسمیں ہیں ایک وہ شخص جو اپنے علم کی وجہ سے زندگی گزارے اور لوگ بھی اس کے ساتھ معاشرت رکھیں، دوسرا وہ شخص جو اپنے علم کے ساتھ زندگی بسر کرے اور لوگ اس کے ساتھ زندگی نہ گزاریں، تیسرا وہ شخص جو لوگوں کے ساتھ اپنے علم کی وجہ سے گزر بسر کرے اور اپنے آپ کو ہلاک کر دے، انہوں نے حضرت معاذ بن جبل اور حضرت عبادہ بن صامتؓ سے سنداً روایت کیا ہے۔

۶۶۲۱ - ابوعمرو بن محمد بن احمد بن حمدان، حسن بن سفیان، ابونعیم عبید بن ہشام الحلبی، ابوالملیح، حبیب بن مرزوق، عطاء، ان کے سلسلہ سند میں ابومسلم خولانی سے روایت کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں میں مسجد میں داخل ہوا تو وہاں میں نے ایک حلقہ لگا دیکھا جس میں تقریباً تیس سے زائد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ تھے، ان میں مجھے ایک نوجوان نظر آیا جس کا رنگ گندم گوں، آنکھیں سرگیں اور چمکتے دانت تھے وہ چادر سے گھٹنے باندھے بیٹھے تھے دوران مذاکرہ جب ان پر کوئی اشکال ہوتا تو اس نوجوان سے پوچھتے۔

میں نے کہا یہ کون ہے؟ تو لوگوں نے کہا: یہ معاذ بن جبل ہیں فرماتے ہیں پھر ہم کھڑے ہوئے اور مغرب کی نماز پڑھی۔ نماز کے بعد جب ہم جانے لگے تو میں ان میں سے کسی پر قدرت نہ پا سکا، جب آئندہ کل ہوئی تو میں انہیں چھوڑ کر آ گیا، میں کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت معاذ بن جبلؓ کے پاس کھڑا ہوں وہ ایک ستون کے پاس کھڑے نماز پڑھ رہے تھے میں بھی ان کی جانب نماز پڑھنے لگا، وہ سمجھے کہ اسے ان سے کوئی کام ہے وہ جب نماز سے فارغ ہوئے تو میں ان کے اور ستون کے درمیان بیٹھ گیا، میں نے کہا اللہ کی قسم! میں آپ سے بغیر کسی رشتہ داری اور صلہ رحمی کے جس کی میں آپ سے امید رکھتا ہوں، محبت کرتا ہوں، انہوں نے فرمایا تو پھر کس لئے؟ میں نے کہا اللہ تعالیٰ کی خاطر، فرماتے ہیں انہوں نے میری چادر کو کھینچا، پھر فرمایا خوش ہو جاؤ اگر تم سچے ہو تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ فرما رہے تھے اللہ تعالیٰ کے لئے آپس میں محبت کرنے والے عرش کے سایہ تلے جب کوئی سایہ نہ ہوگا نور کے منبروں پر ہوں گے۔

فرماتے ہیں پھر میں حضرت عبادہ بن صامتؓ کے پاس آیا اور انہیں یہ بات بتائی تو انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سن رکھا ہے وہ کسی اور ذات یعنی اللہ تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں میری خاطر آپس میں محبت رکھنے والوں کے لئے میری

محبت ثابت ہو چکی ہے۔ اسی طرح میری خاطر ایک دوسرے کے کام آنے والے، میری خاطر ایک دوسرے کی زیارت کرنے والے، میری خاطر ایک دوسرے کو نصیحت کرنے والوں کے لئے میری محبت ثابت ہوگئی۔[۱]

۳۰۲۔ ابوادریس الخولانی[۲]

شیخ رحمہ اللہ نے فرمایا: ان بابرکت ہستیوں میں سے وہ شخص ہیں جو دیکھ کر عبرت حاصل کرتے، ذکر و شغل میں رہ کر متفکر رہتے ان کا نام ابوادریس الخولانی، عائذ اللہ بن عبداللہ ہے۔

۶۶۲۲ - عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، عبیدہ بن حمید، اعمش، طلحہ الایامی، ان کے سلسلہ سند میں ابوادریس سے بحوالہ ایک یمنی آدمی سے روایت ہے، وہ فرمایا کرتے تھے اے اللہ! میری نظر عبرت والی، میری خاموشی فکر والی اور میری گفتگو ذکر والی بنادے۔

۶۶۲۳ - عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، محمد بن فضیل، ضرار بن مرہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میری خراسان میں ضحاک سے ملاقات ہوئی، مجھ پر پرانا جبہ تھا تو ضحاک کہنے لگے ابوادریس نے فرمایا ہے کہ وہ صاف دل جو پرانے کپڑوں میں ہو اس گندے دل سے جو صاف کپڑوں میں ہو بہتر ہے۔

۶۶۲۴ - ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، المقری، سعید بن ابی ایوب، عیاش بن ابی عیاش، ابراہیم دمشقی، ان کے سلسلہ سند میں ابوادریس خولانی سے روایت ہے فرماتے ہیں جس نے علم حدیث اس لئے سیکھا تاکہ لوگوں کے دل گرمائے تو وہ جنت کی خوشبو نہ پائے گا۔

۶۶۲۵ - ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، ابوالمغیرہ، الولید بن سلیمان، ربیعہ بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں ابوادریس سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں جس نے اپنے تمام غموں کو ایک غم بنالیا تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام غموں کی کفایت کرلیتے ہیں اور جس کا ہر وادی میں ایک فکر و غم ہو تو اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی پروا نہیں چاہے جس میں ہلاک ہوجائے۔

۶۶۲۶ - ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، حجاج، ابومحمد بن حیان، احمد بن عبدالجبار، داؤد بن رشید، ابوحیوۃ، سعید بن عبدالعزیز، ربیعہ بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں ابوادریس خولانی سے روایت ہے فرماتے ہیں مساجد، کریم لوگوں کی مجالس ہیں۔

۶۶۲۷ - عبداللہ بن محمد، محمد بن ابی سھل، عبداللہ بن محمد العبسی، سعید بن شرحبیل، لیث بن سعید، عقیل، ابن شہاب، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں ایک دن میں ابوادریس خولانی کے پاس بیٹھا تھا وہ لوگوں سے خطاب کررہے تھے دوران خطاب انہوں نے فرمایا کیا میں تمہیں اس شخص کا حال نہ بتاؤں جس کا کھانا سب سے پاکیزہ تھا؟ جب انہوں نے دیکھا کہ لوگ ان کے منتظر ہیں تو فرمایا یحییٰ بن زکریا علیہما السلام، لوگوں میں سب سے پاکیزہ کھانے والے تھے وہ وحشی جانوروں کے ساتھ کھانے اور اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ لوگوں کے ساتھ ان کی بود و باش میں شریک ہوں۔

۶۶۲۸ - محمد بن معمر، ابوشعیب الحرانی، یحییٰ بن عبداللہ، الاوزاعی، حسان بن عطیہ، ان کے سلسلہ سند میں ابوادریس عائذ اللہ سے روایت ہے فرماتے ہیں یہ فتنہ ہے جس نے گائے کی زندگی کی طرح سایہ کررکھا ہے جس میں بہت سے لوگ ہلاک ہوگئے، بچاوہی جو اسے پہلے سے جانتا ہے۔

۱۔ مسند الامام أحمد ۲۳۶/۵. والمستدرک ۱۷۰/۴. وکنز العمال ۲۴۶۹۳

۲۔ طبقات ابن سعد ۴۴۸/۷. والتاریخ الکبیر ۷/ت ۳۷۵. والجرح ۷/ت ۲۰۰. وتهذیب الکمال ۳۰۶۸(۸۸/۲۴) وأسد الغابة ۹۹/۳.

۶۶۲۹-ابو محمد بن حیان، محمد بن عبداللہ بن رستہ، معاویہ بن عمران، انیس بن سوار، ایوب، ابوقلابہ، ان کے سلسلہ سند میں ابوادریس خولانی سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں قرآن تو ایک بشارت وخوشخبری کی علامت، تخویف وڈرے کا نشان، فرضیت ہے یا قصص واخبار ہیں کوئی آیت تمہیں کسی بات کا حکم دے رہی ہوگی اور کوئی آیت کسی بات سے روک رہی ہوگی۔

۶۶۳۰-عبداللہ بن محمد، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید، ابن وھب، ابن لھیعۃ، جعفر بن ربیعہ بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے ابوادریس خولانی کو فرماتے سنا کسی شخص کو سکینت واطمینان سے بہتر کوئی ہار نہیں پہنایا گیا اور جس میں فقہ وسمجھداری دین زیادہ ہوگی تو اس میں اللہ تعالیٰ کا قصد وارادہ بھی زیادہ ہوگا۔

۶۶۳۱-ابواحمد محمد بن احمد الجرجانی، احمد بن موسیٰ العدوی، اسماعیل بن سعید، محمد بن الشیبانی، ثور بن یزید، ابوعون، ان کے سلسلہ سند میں ابوادریس خولانی سے روایت ہے، فرماتے ہیں مجھے مسجد کے کسی حصے میں آگ سلگتی نظر آئے یہ زیادہ پسند ہے اس سے کہ میں وہاں کوئی ایسا شخص خطاب کرتے دیکھوں جو فقیہ نہ ہو۔

۶۶۳۲-ابواحمد محمد بن احمد، احمد بن موسیٰ العدوی، اسماعیل بن سعید، جریر، سلیمان التیمی، یسار، ان کے سلسلہ سند میں عائذ اللہ ابوادریس سے روایت ہے، فرماتے ہیں جو کوئی احادیث میں تلاش وجستجو اس لئے کرے تاکہ لوگوں کے سامنے گفتگو کر سکے وہ جنت کی خوشبو نہیں پائے گا۔

۶۶۳۳-عبداللہ بن محمد، ابراہیم بن محمد بن الحسن، احمد بن سعید، ابن وھب، معاویہ بن صالح، ابوالاخنس، ان کے سلسلہ سند میں ابوادریس خولانی سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا میں اگر مسجد کے کسی گوشہ میں آگ سلگتی دیکھوں جسے میں بجھا سکوں، یہ مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ میں وہاں کوئی بدعت دیکھوں جسے ختم نہ کر سکوں۔

۶۶۳۴-عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، عبدالوھاب الثقفی، ایوب، ابوقلابہ، ان کے سلسلہ سند میں ابوادریس سے روایت ہے فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ خیر میں کسی بندے کی ذرہ برابر بھی ہتک نہیں فرماتے۔

۶۶۳۵-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن بکار، فرج بن فضالہ، ربیعہ بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں ابوادریس خولانی سے روایت ہے کہ اس امت سے خشوع اٹھالیا جائے گا تم ایک شخص بھی خشوع والا نہ دیکھو گے۔

۶۶۳۶-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، ابوالمغیرہ، بشر بن عبداللہ بن یسار، عبداللہ بن ابی زکریا، ان کے سلسلہ سند میں ابو ادریس عائذ اللہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں تمہارے رب تعالیٰ نے فرمایا اے انسان! جب تو غضبناک ہوا کرے تو مجھے یاد کرلیا کر میں غضب کے وقت تجھے یاد رکھوں گا۔ چنانچہ میں تجھے ان لوگوں میں نہیں مٹاؤں گا جنہیں مٹانا چاہتا ہوں۔

۶۶۳۷-محمد بن احمد بن ابراہیم نے اپنی کتاب میں ذکر کیا، موسیٰ بن اسحاق، عبدۃ بن عبدالرحیم، بقیہ بن الولید، ارطاۃ بن المنذر، یحییٰ بن مسلم، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے ابوادریس خولانی کو فرماتے سنا ہے۔ اس بات کے درمیان اور اس کے درمیان کہ تو جان لے کہ میں برحق نرم گوشہ ہوں، فرق نہیں مگر تو مؤمنوں کی نظر سے گر جائے گا۔

۶۶۳۸-عبداللہ بن محمد، علی بن اسحاق، حسین بن حسن، عبداللہ بن مبارک، عبدالرحمن بن یزید بن جابر، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں مجھے ادریس بن ابوادریس خولانی نے اپنے والد کے واسطہ سے خبر دی کہ انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو اندھیروں میں مساجد کی طرف چلتے ہیں قیامت کے دن کامل نور کا بدلہ دیں گے۔

۶۶۳۹-عبداللہ بن محمد، علی، حسین بن حسن، عبداللہ بن مبارک، ثور بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں ہے مجھے ابوادریس خولانی کے حوالہ سے یہ بات پہنچی ہے۔ انہوں نے فرمایا روئے زمین پر جو شخص بھی اپنے ایمان کے چلے جانے سے بے خوف ہو تو اس کا ایمان گویا چلا گیا، واللہ اعلم۔

ابوادریس اس حدیث کو حضرت معاذ بن جبل، عبادہ بن صامت، ابوالدرداء، ابوذر، عوف بن مالک، ابوثعلبہ، عبداللہ بن حوالہ، وغیرہؓ سے سند انقل کرتے ہیں۔

اور ان سے زہری، بشر بن عبید، ربیعہ بن یزید، یونس بن میسرہ بن حلبس، ولید بن عبدالرحمٰن جرشی، اور ابو حازم بن دینار، وغیرہ نقل کرتے ہیں۔

۶۶۴۰-سلیمان بن احمد، ابوذرعہ دمشقی، ابومسہر، سعید بن عبدالعزیز، ربیعہ بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں ابوادریس خولانی سے بحوالہ حضرت ابوذرؓ روایت ہے، فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے میرے بندو! میں نے اپنے لئے ظلم کو حرام قرار دیا ہے اور اسے تمہارے درمیان بھی حرام ٹھہرایا ہے لہٰذا ایک دوسرے پر ظلم نہ کیا کرو، اے میرے بندو! تم صبح وشام خطائیں کرتے ہو اور میں ہی تمام گناہوں کو معاف کرتا ہوں اور مجھے اس کی کوئی پروا نہیں سو تم مجھ سے مغفرت طلب کرو میں تمہارے گناہ بخش دونگا، اے میرے بندو! تم سب کے سب بھوکے ہو ہاں جسے میں سیر کروں، تو تم مجھ سے کھانا مانگو میں تمہیں کھلا دوں گا، اے میرے بندو! تم سارے کے سارے ننگے ہو مگر جسے میں کپڑے پہناؤں، سو تم مجھ سے کپڑا مانگو میں تمہیں پوشاک پہناؤں گا، اے میرے بندو! نہ تمہارا ضرر اس حد تک پہنچ سکتا ہے کہ مجھے اس سے ضرر ہو اور نہ تمہارا نفع اس انتہا تک پہنچ سکتا ہے کہ تم مجھے کوئی نفع پہنچاؤ، اے میرے بندو! اگر تمہارے اگلے اور پچھلے، جن اور انسان سب کے سب جمع ہو کر، تم میں سے سب سے گنہگار شخص کے دل جیسے ہو جائیں تو ایسا کرنا میری بادشاہت میں ذرہ برابر بھی کمی نہیں کر سکتا اور اے میرے بندو! چاہے تمہارے اگلے اور پچھلے، جن وانس تمام کے تمام کھلی وادی میں جمع ہو کر مجھ سے مانگیں اور میں ہر انسان کو اس کے سوال وحاجت کے مطابق عطا کروں تو ایسا کرنا میری بادشاہت میں اتنی کمی بھی پیدا نہیں کر سکتا جتنی سوئی کو سمندر میں ڈبونے سے ہوتی ہے۔

اے میرے بندو! یہ تمہارے ہی اعمال ہیں (جن کا بدلہ) تمہاری طرف لوٹتا ہے سو جو کوئی بھلائی دیکھے تو اسے چاہیے کہ میری تعریف کرے اور جو کوئی اس کے علاوہ کچھ اور دیکھے تو وہ اپنے آپ کو ہی ملامت کرے۔[1]

یہ صحیح ثابت حدیث ہے جسے امام مسلمؒ نے اپنی کتاب صحیح مسلم میں بحوالہ ابوبکر بن اسحاق الصاغانی، ابومسہر، الدارمی اور مروان، سعید بواسطہ عبدالعزیز نقل کیا ہے۔

۶۶۴۱-ابوعلی محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، الحمیدی، سفیان، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے امام زہری سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ مجھے ادریس خولانی نے خبر دی کہ انہوں نے حضرت عبادہ بن الصامتؓ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا مجھ سے اس بات پر بیعت کرو کہ شرک، چوری اور زنا نہیں کرو گے، الایہ۔ سو تم میں سے جس نے اس وعدہ کو وفا کیا تو اس کا اجر وثواب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے اور جو اس کے خلاف کسی بات کا مرتکب ہوا تو اسے دنیا میں جو سزا ملے گی وہ اس کے لئے کفارہ بن جائے گی اور جس نے ان میں سے کسی بات کا ارتکاب کیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کی پردہ پوشی فرمائی تو اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے چاہیں تو اسے بخش دیں اور چاہے تو عذاب دیں۔[2]

سفیان فرماتے ہیں کہ جب امام زہری نے یہ حدیث بیان کی تو ہم ان کے پاس تھے آپ نے ابوبکر ہذلی کی طرف اشارہ فرمایا کہ اسے یاد کرلو۔ تو میں نے اسے لکھ لیا جب امام زہریؒ مجلس سے اٹھے تو میں نے ابوبکر کو اسکی اطلاع کر دی۔

یہ صحیح متفق علیہ حدیث ہے، جسے شعیب، معمر، عقیل، یونس، اور امام زہریؒ کے اکثر شاگردوں نے روایت کیا ہے۔

۱۔ المستدرک ۴/۴۲۱، وکنز العمال ۴۳۵۹۰.

۲۔ صحیح البخاری ۹/۹۹. وصحیح مسلم، کتاب الحدود ۴۱. وفتح الباری ۱۳/۲۰۳.

۶۶۴۲-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، زمعہ بن صالح، ان کے سلسلہ سند میں امام زھری سے بحوالہ ابوادریس خولانی سے روایت ہے فرماتے ہیں میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کی مجلس میں تھا جس میں حضرت عبادہ بن الصامت؄ تھے، اتنے میں انہوں نے وتر کا ذکر کیا بعض حضرات نے فرمایا وتر واجب ہے اور بعض نے کہا سنت ہے، اتنے میں حضرت عبادہ نے فرمایا میں تو اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ میرے پاس جبرائیل امین اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئے اور کہنے لگے اے محمد! اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے آپ کی امت پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں جس نے ان نمازوں کو ان کے وضو اور آداب کی رعایت کے ساتھ ادا کیا، ان کے رکوع وسجود کا خیال کیا تو میرا اس سے عہد ہے کہ میں اسے جنت میں داخل کروں گا اور جو کوئی مجھ سے اس حال میں ملا کہ ان میں کچھ کمی کی (یہ لفظ فرمایا یا اس کے مشابہ کوئی لفظ تھا راوی کو شک ہے) تو اس سے میرا کوئی عہد نہیں میں چاہوں گا تو اسے عذاب دوں گا اور چاہوں گا تو اس پر رحم کروں گا۔[1]

زہری کی سند سے غریب حدیث ہے جسے ان سے انہی کے الفاظ کے ساتھ زمعہ کے علاوہ کسی نے روایت نہیں کیا اس کی پہچان ابن مخریز کی حدیث سے ہوتی ہے جو انہوں نے مخدجی سے بحوالہ قتادہ روایت کی ہے۔

۶۶۴۳-ابوعمرو محمد بن احمد بن حمدان، حسن بن سفیان، ہشام بن عمار، عمرو بن واقد، یونس بن میسرہ بن جلبس، ان کے سلسلہ سند میں ابو ادریس خولانی سے بحوالہ حضرت معاذ بن جبل؄ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں فرمایا قیامت کے روز عقل سے محروم زمانہ فترت میں ہلاک ہونے والے اور بچپن میں فوت ہونے والے شخص کو لایا جائے گا، عقل سے بے بہرہ شخص عرض کرے گا اے پروردگار! اگر آپ مجھے عقل کی نعمت سے نوازتے تو کوئی شخص بھی جسے آپ یہ نعمت عطا کرتے اپنی عقل کی وجہ سے مجھ سے زیادہ سعادت مند نہ ہوتا، زمانہ فترت میں ہلاک ہونے والا کہے گا اے پروردگار! اگر میرے پاس آپ کا کوئی حکم آتا تو وہ شخص مجھ سے نیک بخت نہ ہوتا جس کے پاس آپ کا حکم آیا ہے اور بچپنے میں مرنے والا عرض کرے گا اے میرے رب! اگر آپ مجھے عمر کی دولت سے مالا مال کرتے تو وہ شخص جسے عمر ملی ہے مجھ سے زیادہ سعادت مند نہ ہوتا، تو رب سبحانہ وتعالیٰ فرمائیں گے میں تمہیں ایک بات کا حکم دیتا ہوں کیا اسے پورا کرو گے؟ تو وہ بیک زبان کہیں گے جی ہاں اے پروردگار! آپ کی عزت کی قسم! تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے جاؤ آگ میں داخل ہو جاؤ، آپ نے فرمایا اگر وہ آگ میں جا گھستے تو آگ انہیں کچھ گزند نہ پہنچاتی، فرماتے ہیں ان کے سامنے کچھ جال نما چیزیں نمودار ہونگی وہ سمجھیں گے کہ یہ تو اللہ تعالیٰ کی ہر مخلوق کو ہلاک کر دیں گے۔ چنانچہ وہ جلدی سے پیچھے پلٹ کر کہیں گے آپ کی عزت کی قسم! ہم تو اس میں داخل ہوا ہی چاہتے تھے کہ ہمارے سامنے کچھ ایسے شکاری نما جال ظاہر ہوئے ہم سمجھے کہ یہ تو سب کو ہلاک کر دیں گے اللہ تعالیٰ انہیں دوسری بار حکم دیں گے تو وہ پہلی طرح جواب دیں گے، تیسری مرتبہ کے بعد اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائیں گے میں تمہیں پیدا کرنے سے پہلے ہی جانتا تھا کہ تم کیا کیا اختیار کرو گے اور اپنے علم کے مطابق میں نے تمہیں پیدا کیا ہے اور میرے علم کی طرف ہی تم لوٹو گے، اے آگ انہیں سمیٹ لے، چنانچہ آگ انہیں آدبوچے گی۔[2]

یہ حدیث حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بروایت ابوادریس عن حضرت معاویہ کی سند سے مسنداً و متصلاً معروف نہیں، البتہ یونس بن میسرہ کی سند سے روایت مشہور ہے، عمرو بن واقد ان سے نقل کرنے میں منفرد ہیں۔

۶۶۴۴-ابوبکر بن خلاد، محمد بن غالب بن حرب، قعنبی، ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، قتیبہ بن سعید، مالک بن انس، ابوحازم بن دینار، ان کے سلسلہ سند میں ابوادریس خولانی سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں دمشق کی جامع مسجد میں داخل ہوا تو وہاں میں نے حضرت معاذ

۱- المطالب العالیة ۳۰۷. وكنز العمال ۱۸۸۸۱. والأحاديث الصحيحة ۸۴۲.

۲- العلل المتناهية ۱/۴۴۱. والكامل لابن عدى ۱۷۷۰/۵.

بن جبل کو پایا، میں نے انہیں سلام کر کے کہا بخدا میں آپ سے اللہ تعالیٰ کی خاطر محبت کرتا ہوں تو انہوں نے فرمایا کیا اللہ تعالیٰ کے لئے؟ میں نے کہا ہاں اللہ تعالیٰ کے لئے، پھر انہوں نے فرمایا: کیا واقعی اللہ تعالیٰ کے لئے؟ میں نے کہا: جی ہاں اللہ تعالیٰ کے لئے، تو انہوں نے میری چادر کے بندھن کو پکڑ کر اپنی طرف کھینچا اور فرمایا: خوشخبری ہو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، میری خاطر آپس میں محبت کرنے والوں، میری خاطر ایک دوسرے کے پاس بیٹھنے والوں، میری خاطر ایک دوسرے کے لئے کوشش کرنے والوں اور میری خاطر ایک دوسرے کی زیارت کرنے والوں کے لئے میری محبت واجب ہے۔[1]

ابوادریس کی حضرت معاذؓ سے روایت کردہ مشہور حدیث ہے، ابوادریس سے جن لوگوں نے یہ حدیث نقل کی ان میں شھر بن حوشب، یزید بن ابی مریم، شریح بن عبید، عطاء الخراسانی، یونس بن میسرہ، اور محمد بن قیس شامل ہیں۔

۶۶۴۵ - ابوبکر بن خلاد، الحارث بن ابی اسامہ، علی بن الجعد، فاروق الخطابی، ابومسلم الکشی، عبداللہ بن رجاء، عبدالعزیز بن ابی سلمہ الماجشون، زھری، ان کے سلسلہ سند میں ابوادریس خولانی سے بحوالہ ثعلبہ الخشنیؓ روایت ہے۔ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ درندوں میں سے ہر (پنجے) والے جانور کو کھانے سے منع فرمار ہے تھے۔

زھری کی صحیح متفق علیہ حدیث ہے جسے زھری سے معمر، یونس، عقیل، مالک، صالح بن کیسان، ابن جریج، ابن عیینہ، ابن ابی ذھب، زبیری، قرہ بن حویل، یعقوب بن عطاء، عبدالرحمٰن بن یزید بن تمیم، عبدالرحمٰن بن اسحاق، ابواویس اور یوسف الماجشون نے روایت کیا ہے اور مکحول، یونس بن یوسف نے ابوادریس سے اسی طرح نقل کیا ہے جبکہ ابواشعث الصنعانی نے حضرت ابوثعلبہؓ سے بعینہ نقل کیا ہے۔

۶۶۴۶ - سلیمان بن احمد، ابراہیم بن دحیم الدمشقی، ابی، الولید بن مسلم، عبداللہ بن العلاء، بن یزید، زید بن واقد، بشر بن عبیداللہ، ان کے سلسلہ سند میں ابوادریس خولانی سے روایت ہے فرماتے ہیں مجھ سے حضرت عوف بن مالک اشجعیؓ نے بیان کیا کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس وقت آپ چمڑے کے ایک خیمہ میں تھے، آپ نے ہلکا سا وضو فرمایا اور ارشاد فرمایا عوف! قیامت سے پہلے چھ چیزوں کی تیاری کرو میں نے عرض کیا، یارسول اللہ! وہ کیا چیزیں ہیں؟ آپ نے فرمایا پہلی موت، تو میں اس کی وجہ سے غمگین ہوگیا، آپ نے فرمایا کہو ایک، میں نے کہا ایک، پھر فرمایا دوسری بیت المقدس کا فتح کرنا ہے، تیسری تمہیں موتیں بکری کے ٹیڑھے بالوں کی طرح ہونگی، چوتھی مال کی بہتات یہاں تک کہ ایک آدمی سو دینار دیکر بھی انہیں کم سمجھے گا، اور ایسا فتنہ جو عرب کے ہر گھر میں داخل ہو کر رہے گا اور صلح جو تمہارے اور بنی اصفر کے درمیان ہوں گی، پھر وہ تم سے جنگ کریں گے اور وہ تمہارے مقابلہ میں اسی جھنڈوں تلے آئیں گے ہر جھنڈے کے نیچے اسی ہزار جنگجو ہوں گے۔[2]

یہ ابوادریس کی سند سے حضرت عوفؓ سے روایت کردہ مشہور ثابت حدیث ہے، ہم نے اسے صرف زید بن واقد کی سند سے لکھا ہے۔

---

[1] مسند الامام أحمد ۵/ ۲۳۳. والموطأ ۹۵۴. وطبقات ابن سعد ۳/ ۲/ ۱۲۳. واتحاف السادة المتقين ۵/ ۲۴۵، ۱۷۵. وكنز العمال ۲۴۶۷۰، ۲۴۷۱۱وشرح السنة ۱۳/ ۴۹.

[2] السنن الكبرى للبيهقي ۹/ ۲۲۳. والمستدرك ۴/ ۴۱۹. ۴۲۲. ۴۲۳. ودلائل النبوة للبيهقي ۶/ ۳۲۱. والمعجم الكبير للطبراني ۱۸/ ۴۲، ۴۶، ۶۴.

۳۰۳۔ابوعبداللہ الصنا بحی[1]

ان بزرگ ہستیوں میں سے ایک چست وچالاک اور دوسروں سے آگے بڑھنے والے ابوعبداللہ الصنا بحی عبدالرحمٰن بن عسیلہ ہیں
۶۶۴۷-عبداللہ بن محمد بن جعفر، علی بن اسحاق، حسین بن حسن، عبداللہ بن المبارک، عبداللہ بن عون، رجاء بن حیوۃ، محمود بن ربیع، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں ہم حضرت عبادہ بن صامت کے پاس تھے اور آپ بیمار تھے، اتنے میں عبداللہ الصنا بحی آگئے تو حضرت عبادہ فرمانے لگے جو اس بات سے مسرور ہونا چاہے کہ کسی ایسے شخص کو دیکھے جسے گویا کہ سات آسمانوں کے اوپر لے جایا گیا اور اس نے وہاں جیسا دیکھا ویسا عمل کیا تو وہ شخص اس آنے والے کو دیکھ لے۔
۶۶۴۸-سلیمان بن احمد، محمد بن حسن بن قتیبہ، محمد بن ایوب بن سوید، ابی، ابراہیم بن ابی عبلہ، ابن محیریز، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ حضرت عبادہؓ کی عیادت کے لئے حاضر ہوئے تو اتنے میں ابوعبداللہ الصنا بحی تشریف لائے، جب انہیں آتے دیکھا تو فرمایا جو آدمی کسی ایسے آدمی کو دیکھنا پسند کرے گویا کہ اسے آسمان والوں کی طرف چڑھایا گیا ہو اور وہاں اس نے جنتی اور جہنمی دونوں فریقوں کو دیکھا ہو پھر وہ واپس آ گیا ہو جیسا وہ دیکھتا گیا ویسے عمل کرتا گیا تو وہ خواہشمند شخص اس آنے والے کو دیکھ لے۔
۶۶۴۹-ابی، ابراہیم بن محمد بن حسن، عیسیٰ بن خالد، ابوالیمان، اسماعیل بن عیاش، جریر بن عثمان، ان کے سلسلہ سند میں ابوعبداللہ الصنا بحی سے روایت ہے، وہ فرمارہے تھے ہم بس گرمی وسردی دیکھتے اس دنیا سے نکال دیئے گئے۔
۶۶۵۰-ابی، ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن ہاشم، بقیۃ بن ولید، عقیل بن مدرک، ان کے سلسلہ سند میں بعض مشائخ سے بحوالہ ابوعبداللہ الصنا بحی روایت ہے، فرماتے ہیں دنیا فتنہ کی طرف اور شیطان برائی کی طرف بلاتا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات ان دونوں کے ساتھ رہنے سے زیادہ بہتر ہے۔

ابوعبداللہ عبدالرحمٰن الصنا بحی اس حدیث کو حضرت ابوبکرصدیق، معاذ بن جبل، عبادہ بن الصامت، اور معاویہ رضی اللہ عنہم اجمعین سے سنداً روایت کرتے ہیں۔
۶۶۵۱-ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، احمد بن سلیمان، رشید بن سعد، مہاجر بن غانم مذحجی، ان کے سلسلہ سند میں ابوعبداللہ صنا بحی سے روایت ہے، فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو منبر پر فرماتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسے یہ بات پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو سنے (یعنی قبول فرمائے) اور اسکی پریشانی کو دنیا اور آخرت میں دور کرے اسے چاہیئے کہ کسی تنگدست کو تلاش کرے یا اس کی تنگ دستی کو کم کرے، اور جو اس بات سے خوش ہو کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی جہنم کے جوش سے حفاظت فرمائے اور اسے اپنے سائے (عرش) میں جگہ دے تو اسے مسلمانوں پر غصہ نہیں کرنا چاہیئے بلکہ ان کے لئے نرم گوشہ ہو۔[2]

اس حدیث کو عبدالرحمٰن بن سلیمان نے محمد بن حسان سے بحوالہ مہاجر اسی طرح روایت کیا ہے۔
۶۶۵۲-ابوعلی بن محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، ابوعبدالرحمٰن المقری، حیوۃ بن شریح، عقبہ بن مسلم تجیبی، ابوعبدالرحمٰن حبلی، ان کے سلسلہ سند میں صنا بحی سے بحوالہ حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے، فرماتے ہیں ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا اے معاذ! بخدا میں تم سے محبت کرتا ہوں تو حضرت معاذ عرض کرنے لگے میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یا رسول اللہ! اللہ

۱۔ طبقات ابن سعد ۷/۴۴۳، ۵۰۹. والتاریخ الکبیر ۵/ت ۱۰۲۱. والجرح ۵/ت ۱۲۴۱. وتهذيب الكمال ۳۹۰۵. (۲۸۲/۱۷).
۲۔ الدر المنثور ۱/۳۶۹.

کی قسم میں بھی آپ سے محبت کرتا ہوں، پھر آپ نے فرمایا اے معاذ! میں تمہیں چند کلمات کہنے کی وصیت کرتا ہوں، ہر نماز کے بعد انہیں کہنا، چھوڑنا نہیں ''اللھم اعنی علی شکرک و ذکرک وحسن عبادتک'' اے اللہ! اپنی شکر گزاری، ذکر اور اچھی طرح عبادت کرنے میں میری مدد فرما۔ [۱]

راوی کا بیان ہے کہ حضرت معاذ نے ان کلمات کی وصیت صنابحی کو فرمائی۔ انہوں نے ابوعبدالرحمٰن کو انہوں نے عقبہ کو انہوں نے حیوہ کو انہوں نے مقری کو اور انہوں نے بشر کو انہوں نے محمد کو انہوں نے اس کی وصیت فرمائی، اور ہمیں اس کی وصیت ہمارے شیخ ابو نعیم نے فرمائی، ابوعاصم نے حیوہ سے اسی طرح روایت کیا ہے اور ابن لھیعہ نے عقبہ سے، بحوالہ ابوعبدالرحمٰن نقل کیا ہے جس میں صنابحی کا واسطہ نہیں ہے۔

۶۶۵۳- ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، صفوان بن صالح، الولید بن مسلم، خالد بن یزید مدنی، یونس بن میسرہ بن حلبس، ان کے سلسلہ سند میں ابوعبداللہ صنابحی سے، بحوالہ حضرت عبادہ بن صامتؓ روایت ہے۔ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جو شخص بھی اللہ تعالیٰ کے لئے سجدہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلہ میں ایک نیکی لکھتے ہیں، ایک برائی مٹاتے ہیں اور ایک درجہ بلند فرماتے ہیں لہٰذا کثرت سے سجدے کیا کرو۔ [۲]

۶۶۵۴- سلیمان بن احمد، ابوذرعۃ الدمشقی، آدم بن ابی ایاس، ابوغسان، محمد بن مطرف، زید بن اسلم، عطا بن یسار، ان کے سلسلہ سند میں صنابحی سے بحوالہ حضرت عبادہؓ روایت ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ''پانچ نمازیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے بندوں پر فرض فرمایا ہے جس نے ان کی حفاظت کی اور انہیں ضائع نہ کیا، بایں طور کہ ان کے حق کو ہلکا سمجھا تو اللہ تعالیٰ کا اس سے عہد ہے کہ اسے عذاب نہیں دیں گے، اور جس نے ایسا نہ کیا تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی عہد نہیں چاہے اسے معاف کریں چاہے اسے عذاب دیں۔ [۳]

صنابحی کی سند سے حضرت عبادہؓ سے روایت کردہ غریب حدیث ہے اور ابن محیریز کی روایت مشہور ہے جو مخدجی سے بحوالہ حضرت عبادہؓ منقول ہے۔

۳۰۴۔ ایفع بن عبدالکلاعی

ان معزز ہستیوں میں سے ایک واعظ و داعی ایفع بن عبدالکلاعی ہیں۔

۶۶۵۵- ابی، ابراہیم بن محمد بن حسن، اسماعیل بن متوکل حمصی، ابومحمد بن حیان، عبداللہ بن محمد عباس، سلمہ بن شبیب، ابوالمغیرہ، صفوان بن عمرو، ان کے سلسلہ سند میں فرماتے ہیں میں نے ایفع بن عبدالکلاعی کو لوگوں کو وعظ کہتے سنا، فرمایا: جہنم کے سات پل ہیں، پل صراط بھی اسی پر واقع ہے، اور اللہ تعالیٰ اس میں سے چوتھے میں ہے۔ پہلے پل کے پاس لوگوں کو روک لیا جائے گا کہا جائے گا انہیں روکو، ان سے پوچھ گچھ ہونی ہے تو نماز کی وجہ سے انہیں روکا جائیگا اور اس کے بارے میں پوچھا جائیگا، فرماتے ہیں پھر ہلاک ہوگا جس نے ہلاک

۱۔ سنن ابی داؤد ۱۵۲۲. والمستدرک ۱/۲۷۳، ۳/۲۷۳، الشجری ۱/۲۳۹. ونصب الرایۃ ۲/۲۳۵. واتحاف السادۃ المتقین ۵/۹۸.

۲۔ سنن الترمذی ۳۸۸، ۳۸۹. وسنن ابی داؤد ۲/۲۲۸. وسنن ابن ماجۃ ۱۴۲۳. ومسند الامام أحمد ۵/۱۶۴، ۲۸۰. السنن الکبری للبیہقی ۲/۴۸۵، ۴۸۹، ۳/۱۰ وصحیح ابن خزیمۃ ۳۱۶. والمصنف لعبد الرزاق ۳۵۶۱، ۴۸۴۶، ۵۹۱۷. والمصنف لابن ابی شیبۃ ۲/۵۱.

۳۔ فتح الباری ۲/۲۴۲. وکنز العمال ۱۸۸۶۲، ۱۹۰۶۰.

ہونا ہے اور نجات پائے گا جس نے نجات پائی ہے۔

جب دوسرے پل پر پہنچیں گے تو ان سے امانت کا حساب لیا جائیگا۔ اسے کیسے ادا کیا اور کیسے اس میں خیانت کی ہے، فرماتے ہیں پھر ہلاک ہوگا جس نے ہلاک ہونا ہے اور نجات پائے گا جس نے نجات پائی ہے، جب تیسرے پل پر پہنچیں گے تو صلہ رحمی (رشتہ داری) کے متعلق ان سے سوال ہوگا، اسے کیسے جوڑا اور کیسے توڑا؟ فرماتے ہیں پھر اس میں ہلاک ہوگا جو ہلاک ہوا اور نجات پائے گا جس نے نجات پائی، رشتہ داری اس دن حق تعالیٰ کی گویا ردیف ہوگی، جہنم کی جانب ہوا میں لٹکی ہوئی ہوگی اور وہ پکار کر کہے گی اے میرے پروردگار! جس نے مجھے جوڑا اسے آج آپ جوڑیئے اور جس نے مجھے توڑا آج اسے توڑیئے۔

ولید بن مسلم اور اسماعیل بن عیاش نے صفوان سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

۶۶۵۶-عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن ہاشم، ولید بن مسلم، صفوان بن عمرو، محمد بن احمد بن ابراہیم نے اپنی کتاب میں نقل کیا ہے، علی بن حسین بن حسن، ابراہیم بن العلاء الحمصی، اسماعیل بن عیاش، صفوان بن عمرو، ان کے سلسلہ سند میں ایفع بن عبدالکلام سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ جہنم کے سات پل ہیں پھر اسی طرح کی روایت ذکر کی۔

اسماعیل بن عیاش نے یہ اضافہ کیا ہے کہ میں نے ابو عیاش الھوزی سے سنا وہ اس حدیث کو اس طرح ملاتے ہیں، فرماتے ہیں مخلوق اللہ تعالیٰ کے سامنے سے گزرے گی اور عرش بریں چوتھے پل پر ہوگا اور یہ وہی پل ہیں جس کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے بے شک جہنم گھات میں ہے (انباء۔۲۱) دوسری جگہ ارشاد ہے "بیشک تمہارا پروردگار گھات میں ہے" (الفجر۔۱۴) ارشاد ہے "ہر چلنے والے جانور کی پیشانی اس کے دست قدرت میں ہے، بے شک میرے رب تک پہنچنے کا راستہ بالکل سیدھا ہے" (ھود ۵۶)، فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ بندوں کی پیشانیوں سے پکڑیں گے مؤمنوں کے ساتھ نرمی کا معاملہ فرمائیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ والد سے زیادہ نرم ہو جائیں گے جیسے وہ اپنے بیٹے کے لئے نرم ہوتا ہے اور کافر سے فرمائیں گے "تجھے اپنے رب کے متعلق کس نے دھوکے میں رکھا"۔

۶۶۵۷-عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابویعلی الموصلی ھیثم بن خارجہ، الولید بن مسلم، صفوان بن عمروان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے ایفع بن عبد کلاعی کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جنتی جنت میں اور جہنمی جہنم میں داخل ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے اے اہل جنت! تم دنیا میں کتنے سال رہے ہو؟ وہ عرض کریں گے یہی کوئی دن یا آدھا دن، فرمائیں گے اچھا ایک آدھ دن میں تم نے میری رحمت، رضامندی اور میری جنت کی سوداگری کی، سو تم ہمیشہ کے لئے اس جنت میں رہو۔

پھر اہل جہنم سے فرمائیں گے تم لوگ دنیا میں کتنے سال رہے ہو؟ وہ عرض کریں گے ایک دن یا دن کا کچھ حصہ، پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تم نے اس ایک آدھ دن میں بہت بری سوداگری کی، میری ناراضگی، نافرمانی اور میری جہنم کا سامان اکٹھا کیا سو ہمیشہ کے لئے اس میں رہتے رہو۔

وہ عرض کریں گے کہ اے ہمارے پروردگار ہمیں اس سے نکال، سو اگر پھر ہم ایسا کریں تو ہم بڑے ظالم ہوں گے، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ذلیل ہو کر اس میں پڑے رہو اور مجھ سے بات تک نہ کرو، یہ ان کی رب سے آخری گفتگو ہوگی۔[۱]

ایفع نے اسے اسی طرح مرسلاً نقل کیا ہے۔ ایفع حضرت معاویہ بن ابی سفیان سے سنداً بھی نقل کرتے ہیں۔

۶۶۵۸-سلیمان بن احمد، ابوزرعہ دمشقی علی بن عیاض حمصی، اسماعیل بن عیاش، صفوان بن عمرو، ان کے سلسلہ سند میں ایفع بن عبد سے بحوالہ حضرت معاویہؓ روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کریں تو اسے تفقہ فی الدین (دین کی سمجھ کی) توفیق عطا فرماتے ہیں۔[۲]

۱۔ الدر المنثور ۳/۲۵۷.   ۲۔ صحیح البخاری ۱/۲۷، ۴/۱۰۳، ۹/۱۲۵. وصحیح مسلم، کتاب الزکاۃ ۹۸، ۱۰۰. والامارۃ ۱۷۵. وفتح الباری ۱/۱۶۰، ۱۶۴، ۱۳، ۲۹۳.

ایفع سے نقل کرنے میں صفوان منفرد ہیں۔

۶۶۵۹- سلیمان بن احمد، ابوذرعہ، حیوۃ بن شریح، ولید بن عتبہ، بقیۃ بن ولید، صفوان بن عمرو، ان کے سلسلہ سند میں ایفع بن عبد سے روایت ہے، فرماتے ہیں جب عراق کا خراج حضرت عمرؓ کے پاس پیش کیا گیا تو آپ اور آپ کا خادم اونٹ شمار کرنے نکلے وہ مقدار مقرر سے زیادہ تھے۔ حضرت عمرؓ فرمانے لگے الحمدللہ اور ان کے خادم کہنے لگے اے امیر المومنین! یہ واقعی اللہ تعالیٰ کا فضل اور اسکی رحمت ہے، حضرت عمرؓ نے فرمایا تم نے جھوٹ کہا یہ وہ فضل نہیں ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہو اللہ تعالیٰ کے فضل اور اسکی رحمت سے، پس چاہیئے کہ یہ لوگ (مسلمان) خوش ہوں کہ انہیں قرآن مجید جیسی عظیم نعمت ملی (یونس۔۵۸) فرماتے ہیں ہدایت سنت اور قرآن مجید ان پر خوش ہونا چاہیئے یہ ان چیزوں سے بہتر ہے جنہیں یہ لوگ جمع کرتے ہیں اور یہ اونٹ بھی جمع کئے جانے والے مال سے ہیں۔

۳۰۵۔ جبیر بن نفیر[۱]

اور ان پاکباز ہستیوں میں سے انتہائی متواضع جو اپنے آپ کو مٹی میں لتھڑا سمجھتے تھے جبیر بن نفیر ہیں۔

۶۶۶۰- ابی، ابراہیم بن محمد بن حسن، ابراہیم بن سعید الجوھری، ابوالیمان، سعید بن سنان، ابوالزاھریہ، ان کے سلسلہ سند میں جبیر بن نفیر سے روایت ہے فرماتے ہیں ان سے کسی نے پوچھا: کون سا کبر برا ہے؟ آپ نے فرمایا عبادت کا کبر و تکبر برا ہے۔

۶۶۶۱- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، شریح بن یونس، عبدالرحمٰن مہدی، معاویہ بن صالح، عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر، ان کے سلسلہ سند میں ہے وہ اپنے والد سے بحوالہ حضرت ابوالدرداءؓ نقل کرتے ہیں، فرماتے ہیں کہ جن لوگوں کی زبانیں اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تر رہتی ہیں وہ جنت میں ہنستے ہوئے داخل ہوں گے۔

۶۶۶۲- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، حسین بن محمد، ابن عیاش، شرحبیل بن مسلم، ان کے سلسلہ سند میں جبیر بن نفیر سے بحوالہ حضرت ابوالدرداءؓ روایت ہے، فرماتے ہیں جو شخص ایسا ہو کہ جس پر اللہ تعالیٰ کھانے پینے کی نعمت کے علاوہ کوئی نعمت نہ دیکھے تو اس کی دینی سمجھداری کم ہوگی اور اس کا عذاب حاضر ہوگا۔

۶۶۶۳- عبداللہ بن محمد، علی بن اسحاق، حسین المروزی، عبداللہ بن مبارک، ثور بن یزید، خالد بن معدان، ان کے سلسلہ سند میں جبیر بن نفیر سے روایت ہے کہ حضرت محمد بن ابی عمیرہؓ جو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تھے نے فرمایا کہ اگر کوئی بندہ ایسا ہو کہ پیدائش سے بڑھاپے تک اللہ تعالیٰ کی عبادت میں سر بسجود رہے تو وہ اسے حقیر سمجھے گا اس دن جو اس کا اجر و ثواب بڑھے گا۔

۶۶۶۴- ابی، ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، عیسیٰ بن خالد، ابوالیمان، اسماعیل بن عیاش، صفوان بن عمرو، ان کے سلسلہ سند میں عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر سے روایت ہے وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت میمونہؓ کے بھتیجے ابن السائب نے حضرت میمونہ کی خدمت میں ایک بستر بطور ہدیہ بھیجا، شام جب انہوں نے افطار فرمائی اور سونے کا ارادہ کیا وہ عبادت کر کے تھک چکی تھیں فرمانے لگیں میرے لئے میرے بھتیجے کا بھیجا ہوا بستر بچھا دو، پھر اس میں سو گئیں، اور وہ بستر اتنا آرام دہ تھا کہ بغیر حرکت کئے آپ اس پر صبح تک سوئی رہیں، فرمانے لگی اس بستر کو نکال دو کیونکہ یہ غافل کرنے والا اور نیند آور ہے میں اس پر نہیں سوؤں گی۔

۶۶۶۵- سلیمان بن احمد بن محمد بن موسیٰ الانطاکی، یعقوب بن کعب، ولید بن مسلم، صفوان بن عمرو، عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر، ان کے سلسلہ سند میں اپنے والد سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہؓ نے قبرص کی بکریاں حمص کے ساحلی علاقہ طرسوس کی طرف

۱۔ طبقات ابن سعد ۷/۴۴۰. والتاریخ الکبیر ۲/۱/۲۲۳. والجرح ۲/۱/۵۱۲. والکاشف ۱/۱۸۰. وأسد الغابة ۱/۲۷۲. وتهذیب الکمال ۹۰۵ (۴/۵۰۹).

نکال دیں، پھر وہاں انہیں ایک کنیسہ (پناہ گاہ یا اصطبل) میں داخل کیا جسے کنیسہ معاویہ کا نام دیا جاتا ہے، پھر وہ لوگوں میں کھڑے ہو کر کہنے لگے لوگو میں تمہاری بکریوں کو تین حصوں میں تقسیم کرتا ہوں ایک حصہ تمہارے لئے، دوسرا کشتیوں کے لئے اور تیسرا حصہ قبطیوں کے لئے، وجہ یہ ہے کہ بحری دشمن کا مقابلہ تم لوگ صرف کشتیوں اور قبطیوں کے ذریعے ہی کر سکتے ہو، اتنے میں حضرت ابوذرؓ کھڑے ہوئے اور فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کی بیعت کی ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں کسی ملامت گر کی ملامت بازی سے خاموش نہ رہوں گا، اے معاویہ! کیا تم کشتیوں کے لئے ایک حصہ بانٹتے ہو؟ حالانکہ یہ ہمارا مال فئی ہے اور ایک حصہ قبطیوں کے واسطے دیتے ہو جبکہ وہ ہمارے مزدور ہیں، چنانچہ حضرت معاویہؓ نے حضرت ابوذرؓ کے مشورے کے مطابق تقسیم کیا۔

۶۶۶۶ - سلیمان بن احمد، موسیٰ بن عیسیٰ بن منذر حمصی، ابراہیم، بقیہ بن ولید، یحییٰ بن سعید، خالد بن معدان، ان کے سلسلہ سند میں جبیر بن نفیر سے روایت ہے کہ ایک گروہ نے حضرت عمرؓ سے کہا اے امیر المومنین! ہم نے آپ سے زیادہ عادل، آپ سے زیادہ حق گو اور آپ سے زیادہ منافقین کے لئے سخت شخص کسی کو نہیں دیکھا؟ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بہترین آدمی ہیں تو حضرت عوف بن مالک فرمانے لگے، تم لوگوں نے جھوٹ کہا، ہم نے ان سے بھی بہتر شخص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دیکھا ہے آپ نے پوچھا عوف! وہ کون ہے؟ انہوں نے فرمایا حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر نے فرمایا عوف نے سچ کہا ہے اور تم لوگوں نے غلطی کی، اللہ کی قسم! ابوبکر مشک کی خوشبو سے زیادہ عمدہ وطیب تھے اور میں اپنے گھر والوں کے اونٹ سے زیادہ بہکا ہوا ہوں۔

۶۶۶۷ - محمد بن احمد بن ابراہیم نے اپنی کتاب میں نقل کیا ہے کہ موسیٰ بن اسحاق، سوید بن سعید، بقیہ بن الولید، ابوبکر بن ابی مریم، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ مجھ سے جبیر بن نفیر کے بیٹے (عبدالرحمٰن) نے اپنے والد جبیر بن نفیر کے واسطہ سے بیان کیا کہ انہوں نے فرمایا آدمی پوری طرح دین کی سمجھ داری نہیں سیکھ سکتا یہاں تک کہ اپنی قوم کی مجلس چھوڑ دے۔

شیخ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت جبیر بن نفیر حضرت صدیق اکبرؓ، فاروق اعظم، معاذ بن جبل، عبادہ بن الصامت، ابوالدرداء، ابوذر، نواس بن سمعان، عرباض بن ساریہ، ابوثعلبہ خشنی، عبداللہ بن عمر، عقبہ بن عامر، ابوہریرہ اور آخر میں حضرت انس بن مالکؓ سے نقل کرتے ہیں۔

۶۶۶۸ - ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، عمرو بن عثمان، ابی، ابوخالد محمد بن عمر، ثابت بن سعد، ان کے سلسلہ سند میں جبیر بن نفیر سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق مدینہ منورہ میں منبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یا اس کے اوپر کھڑے ہوئے، پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر فرمایا اور رونے لگے پھر ارشاد فرمایا پچھلے سال حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میری اسی جگہ کھڑے ہوئے تھے، آپ نے فرمایا تھا لوگو! اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کرو، اور یہ بات آپ نے بطور تنبیہ ارشاد فرمائی تھی، اس لئے کہ یقین کے بعد کسی کو عافیت سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں ملی۔[1]

اس روایت کو یحییٰ بن صالح الوحاظی نے محمد بن عمر سے اسی طرح نقل کیا ہے۔ "شیخ رحمہ اللہ یعنی صاحب کتاب فرماتے ہیں" کہ ہم سے احمد بن اسحاق نے بیان کیا اس سے ابوبکر بن عاصم نے اس سے، عمر بن الخطاب نے اس سے، یحییٰ بن صالح الوحاظی نے اس روایت کو بیان کیا ہے۔

۶۶۶۹ - سلیمان بن احمد، عمرو بن اسحاق بن ابراہیم بن العلاء الحمصی، عمرو بن الحارث بن الضحاک، عبداللہ بن سالم، محمد بن ولید زبیری، سلیم بن عامر، ان کے سلسلہ سند میں جبیر بن نفیر سے روایت ہے کہ حمص میں حضرت عمرؓ کے دور میں دو شخص اللہ کی خاطر آپس میں محبت رکھتے تھے۔ انہوں نے یہودیوں سے دو بڑے چمڑوں پر کچھ تحریریں لکھوالیں، یہ چیزیں وہ ساتھ لیکر امیر المومنین سے پوچھنا چاہتے تھے، حضرت عمرؓ نے اہل حمص کی طرف جو پیام بھیجا اس میں ان کی طرف بھی پیام ارسال فرمایا، تو وہ دونوں کہنے لگے، اے امیر المومنین! ہم

۱۔ صحیح ابن حبان ۲۴۲۰. والکنی للدولابی ۱/۱۶۳. والجامع الکبیر ۹۵۶۷.

اہل کتاب (یہودونصاریٰ) کی سرزمین میں ہیں۔ان سے کچھ ایسی باتیں سنتے ہیں جن سے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں، کیا ہم ان سے یہ باتیں سیکھ سکتے ہیں یا انہیں چھوڑ دیں؟ حضرت عمرؓ نے فرمایا شاید تم نے ان سے کچھ لکھ رکھا ہے؟ انہوں نے کہا نہیں، آپ نے فرمایا میں تھوڑی دیر بعد تمہیں اپنا واقعہ سناتا ہوں:

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں ایک دفعہ میں خیبر گیا، وہاں میں نے ایک یہودی کو دیکھا جو کچھ ایسی باتیں کررہا تھا جو مجھے بھلی لگیں، میں اسے کہنے لگا جو باتیں تم کہہ رہے ہو کیا مجھے لکھوا سکتے ہو؟ اس نے کہا ہاں، چنانچہ میں اس کے پاس ایک چمڑا لایا جو دہرا کیا ہوا تھا، یا کھجور کا تنا تھا وہ بول کر مجھے لکھوانے لگا تو میں غور سے اس کی بات ان پائیوں میں لکھنے لگا، وہاں سے جب لوٹا تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میں ایک یہودی سے ملا تھا آپ کے بعد اس جیسی بات میں نے کسی سے نہیں سنی، آپ نے فرمایا شاید تم نے اس کی بات تحریر کی ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں، فرمایا جاؤ لے آؤ، تو میں بھاگتے ہوئے گیا مجھے اس کی امید تھی کہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایسی چیز لارہا ہوں جسے آپ پسند فرماتے ہیں، جب میں لیکر حاضر ہوا تو فرمایا بیٹھو اور مجھے پڑھ کر سناؤ، تھوڑی دیر تو میں نے پڑھا پھر آپ کے چہرہ انور کی طرف نگاہ دوڑائی کیا دیکھتا ہوں کہ آپ کا رنگ تبدیل ہورہا ہے تو میں مارے خوف کے حیران ہوگیا مجھ سے ایک حرف بھی نہ پڑھا جارہا تھا، آپ نے جب میری یہ حالت دیکھ لی تو میں نے وہ مکتوب چمڑا آپ کے ہاتھ میں دیدیا، تو آپ ایک نقش ڈھونڈ کر لعاب سے مٹاتے جاتے اور ساتھ ہی فرمارہے تھے ان لوگوں کی پیروی نہ کرنا کیونکہ وہ خود بھی بہکے اور لوگوں کو بھی انہوں نے بے وقوف بنایا، یہاں تک کہ آپ نے تمام لکھا ہوا مٹادیا، ایک حرف تک باقی نہ رہنے دیا۔ حضرت عمرؓ نے اپنے مخاطبین سے فرمایا اگر مجھے معلوم ہوگیا کہ تم نے ان سے کوئی چیز تحریر کی ہے تو میں تمہیں اس امت کے لئے عبرت بنادوں گا، وہ دونوں کہنے لگے بخدا! ہم ان سے کبھی بھی کچھ نہیں لکھیں گے، چنانچہ وہ دونوں اپنے اپنے چمڑے لیکر وہاں سے نکلے اور اپنے لئے گڑھے کھود کر اس کی پرواہ نہ کی کہ وہ کتنی گہرائی میں پہنچیں گے اور دفن ہوگئے، پس یہ ان دونوں کا آخری زمانہ تھا۔

۶۶۷۰-ابوبکر بن خلاد، محمد بن احمد بن الولید الکرابیسی، غالب بن وزیر، ابن وہب، معاویہ بن صالح، ابوالزاھریۃ، انکے سلسلہ سند میں جبیر بن نفیر سے بحوالہ حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم کسی سے محبت کرو تو نہ اس سے جھگڑو اور نہ اس پر ظلم کرو، نہ اس سے خرید وفروخت کرو اور نہ اس سے کچھ پوچھو، (بطور تفتیش) اس لئے کہ ہوسکتا ہے کہ تمہارا اس کے کسی دشمن سے سابقہ پڑے اور وہ تمہیں اس کے متعلق ایسی باتیں بتائے جو اس میں نہ ہوں، یوں تمہارے اور اس کے درمیان محبت ختم ہوجائیگی ۔[1]

جبیر بن نفیر کی سند سے غریب حدیث ہے جو انہوں نے حضرت معاویہؓ سے متصلاً نقل کی ہے جبکہ معاویہؓ سے ابن وہب کے علاوہ اور لوگوں نے مرسلاً نقل کی ہے۔

۶۶۷۱-احمد بن جعفر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، محمد بن بشر، عثمان بن عمر، عبداللہ بن عامر اسلمی، ولید بن عبدالرحمٰن، ان کے سلسلہ سند میں جبیر بن نفیر سے بحوالہ حضرت معاویہؓ روایت ہے فرماتے ہیں ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی ایسی لالچ سے پناہ مانگو جو دل پر مہر لگانے کے اسباب کی طرف لے جاتی ہے اور ایسی طمع سے جو نا قابل طمع چیز کی طرف لے جائے اور ایسی طمع

---

[1] اتحاف السادة المتقين ٦/٢٢٠. وعمل اليوم والليلة لابن السنى ١٩٦ . والعلل المتناهية ٢/٢٧٨. والضعفاء للعقيلى ٣/٤٣٤.

سے جہاں طمع کی ضرورت نہ ہو۔[۱]

۶۶۷۲-سلیمان بن احمد، عبداللہ بن محمد بن سعید بن ابی مریم، محمد بن یوسف الفریابی، عبدالرحمٰن بن ثابت بن ثوبان، ابیہ، مکحول، ان کے سلسلہ سند میں جبیر بن نفیر سے روایت ہے کہ عبادہ بن الصامتؓ نے ان سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمین پر جو مسلمان بندہ بھی اللہ تعالیٰ سے کوئی دعا مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی مانگی ہوئی چیز اسے عطا فرما دیتے ہیں اور اس جیسی مصیبت اس سے دور فرما دیتے ہیں جب تک کہ وہ گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہ کرے، تو قوم کے ایک شخص نے کہا: تب تو ہم زیادہ سے زیادہ دعائیں کریں گے، آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ (قبول کرنیوالے) ہیں۔[۲]

اسے زید بن واقد اور ہشام بن الغاز نے اسی طرح مکحول سے روایت کیا ہے۔

۶۶۷۳-عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، عبدالاعلی بن سھر، اسماعیل بن عیاش، یحییٰ بن سعید، خالد بن معدان، ان کے سلسلہ سند میں جبیر بن نفیر سے بحوالہ حضرت ابوذرؓ اور ابوالدرداء روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں فرمایا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اے ابن آدم! دن کے آغاز میں میرے لئے چار رکعت (نفل) پڑھ لیا کر میں اس کے آخری حصہ میں تیری کفایت کروں گا۔[۳]

۶۶۷۴-عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، عبدالاعلی بن مسھر، معاویہ بن صالح، ابوالزاھریہ، ان کے سلسلہ سند میں جبیر بن نفیر سے بحوالہ ابوثعلبہ خشنی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنات کی تین قسمیں ہیں ایک قسم وہ جن کے پر ہیں جن سے وہ اڑتے ہیں اور ایک قسم وہ ہے جو سانپ اور کتوں کی شکل میں ہے، اور ایک قسم وہ ہے جو آتے اور جاتے رہتے ہیں۔[۴]

۶۶۷۵-عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ بن صالح، معاویہ بن صالح، عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر، اپنے والد سے وہ حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں ایک دفعہ میں مسجد میں بیٹھا ہوا تھا کہ وہاں مہاجرین میں سے نادار لوگ بھی تشریف فرما تھے۔ اتنے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آ کر ان لوگوں کے پاس بیٹھ گئے، میں آپ علیہ السلام کی طرف اٹھ کر گیا تو آپ نے فرمایا فقراء مہاجرین کو وہ مژدہ ہو جس سے ان کے چہرے مسرور ہوں، بے شک وہ مالداروں سے چالیس سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے میں دیکھ رہا ہوں کہ ان کے رنگ (فقر و فاقہ کی وجہ سے) پھیکے پڑ گئے ہیں، حضرت ابن عمر فرماتے ہیں میں نے تمنا کی کاش میں بھی انہی میں سے ہوتا۔[۵]

۶۶۷۶-ابوبکر بن خلاد، محمد بن احمد بن ولید، محمد بن اسری، محمد بن حمید، ابراہیم بن ابی عبلۃ، ولید بن عبدالرحمٰن الجرشی، ان کے سلسلہ سند میں جبیر الحضرمی سے بحوالہ عوف بن مالک اشجعیؓ روایت ہے فرماتے ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی اور فرمایا یہ علم کے اٹھائے جانے کی گھڑیاں ہیں، تو زیاد بن لبید انصاری نے عرض کیا ہم سے علم کیسے اٹھالیا جائے گا جبکہ ہم میں

۱۔ مسند الامام أحمد ۵/۲۳۲. والمستدرک ۱/۵۳۳. ومشکاة المصابیح ۲۲۷۴. ومجمع الزوائد ۱۰/۱۴۷. وکشف الخفا ۱/۱۳۳.

۲۔ الترغیب والترهیب ۲/۴۷۸. وشرح السنة ۵/۱۸۶.

۳۔ مشکاة المصابیح ۱۳۱۳.

۴۔ صحیح ابن حبان ۲۲۰۰۷. والمستدرک ۲/۴۵۶. ومجمع الزوائد ۸/۱۳۶. واتحاف السادة المتقین ۷/۲۸۹. ومشکاة المصابیح ۴۱۴۸.

۵۔ سنن الدارمی ۲/۳۳۹. ومشکاة المصابیح ۵۲۵۸. والترغیب والترهیب ۴/۱۴۹.

اللہ تعالیٰ کی کتاب موجود ہے ہم اسے اپنے بچوں اور عورتوں کو سکھاتے ہیں، وہ اپنے بیٹوں اور عورتوں کو سکھائیں گے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابن لبید! میرا تو تمہارے بارے میں یہ گمان تھا کہ تم مدینہ کے سمجھدار لوگوں میں سے ہو، کیا انجیل اور تورات اہل کتاب کے پاس نہیں ہے تو پھر انہیں کیا فائدہ ہوا؟ ابن حمید فرماتے ہیں جبیر بن نفیر نے فرمایا پھر میں شداد بن اوس سے ملا اور ان کے سامنے یہ حدیث بیان کی۔ انہوں نے فرمایا کیا انہوں نے تم سے یہ بیان نہیں کیا کہ علم کیسے اٹھالیا جائے گا؟ میں نے کہا نہیں، تو انہوں نے کہا علماء کے وفات پا جانے کی وجہ سے، اوراس کا اظہار یوں ہوگا کہ خشوع وخضوع ختم ہو جائے گا، تم ایک شخص بھی خشوع خضوع والا نہیں دیکھو گے۔[1]

اسی طرح اس روایت کو ولید نے بیان کیا ہے اور فرمایا کہ جبیر نے حضرت عوفؓ سے روایت کیا ہے اور معاویہ بن صالح نے، عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر سے اس نے اپنے والد سے بحوالہ حضرت ابوالدرداءؓ روایت کیا ہے۔

۳۰۶۔ابن محیریز[2]

ان بزرگوں میں سے دین عزیز کے لئے صبر کرنے والے، اپنے نفس میں تواضع اختیار کرنے والے عبداللہ بن محیریز ہیں۔

۶۶۷۷-محمد بن معمر، ابوشعیب الحرانی، یحییٰ بن عبداللہ البابلی، الاوزاعی، اسید بن عبدالرحمٰن، خالد بن دریک، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں ابن محیریز ایک کپڑا فروش کے پاس کپڑا خریدنے گئے وہ آپ کو پہچانتا نہ تھا، اس کے پاس ایک شخص تھا، جو آپ کو پہچانتا تھا، آپ نے پوچھا یہ کپڑا کتنے کا ہے؟ اس شخص نے کہا، اتنے کا، تو جو شخص آپ کو جانتا تھا کہنے لگا ابن محیریز کے ساتھ اچھے طریقے سے پیش آؤ، تو ابن محیریز نے فرمایا میں اپنے مال سے خریداری کے لئے آیا تھا نہ کہ اپنے دین سے، چنانچہ آپ کھڑے ہوگئے اور کپڑا نہ خریدا۔

۶۶۷۸-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، اسماعیل بن ابراہیم، رجاء بن ابی سلمہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں مجھے یہ خبر دی گئی کہ ابن محیریز ایک کپڑا فروش کے پاس کپڑا خریدنے گئے تو کسی شخص نے دوکاندار سے کہا انہیں جانتے ہو؟ یہ ابن محیریز ہیں، یہ بات سن کر آپ اٹھ کھڑے ہوئے اور فرمایا ہم تو اپنے دراہم سے خریداری کے لئے آئے تھے نہ کہ اپنی دینداری کی وجہ سے۔

۶۶۷۹-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عبدالعزیز الجروی، ایوب بن سوید، ابوزرعہ، خالد بن دریک، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں۔ انہوں نے کہا، اے ابن محیریز! میں نے لوگوں کو ایک بات کہتے سنا ہے جسے آپ ناپسند کرتے ہیں میں نے سنا ہے لوگ کہتے ہیں کہ ابن محیریز اپنے ان کپڑوں کی طرف بلاتے ہیں جنہیں وہ کام کاج میں پہنتے ہیں۔

چنانچہ خالد بن دریک فرماتے ہیں میں نے ایک شخص کو کہتے سنا کہ اسے اس چیز پر بخل مجبور کرتا ہے، راوی کا بیان ہے کہ پھر وہ روانہ ہوئے اور اپنے لئے دو کپڑے خریدے، روئی کا کپڑا انہیں بہت پسند تھا انہیں پہنا، راوی کا بیان ہے کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ وہ ایک دفعہ ایک پارچہ فروش کے پاس کپڑا خریدنے گیا تو ان کے ساتھ جو شخص تھا تاجر سے کہنے لگا یہ ابن محیریز ہیں، تو انہوں نے فرمایا، تف ہے ہم اس لئے آئے تھے تا کہ اپنے پیسوں سے (کپڑا) خریدیں اس لئے نہ آئے تھے کہ اپنے دین کی بناء پر خریداری کریں اور کچھ خریدے بغیر وہاں سے نکل آئے۔

۶۶۸۰-محمد بن معمر، ابوشعیب الحرانی، یحییٰ بن عبداللہ، الاوزاعی، اسید بن عبدالرحمٰن، خالد بن دریک، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے

۱۔ سنن الترمذی ۲۶۵۳. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۸/۴۳. والمستدرک ۱/۹۹. ومجمع الزوائد ۱/۱۰۰، ۲۰۰.

۲۔ طبقات ابن سعد ۷/۴۴۷. والتاریخ الکبیر ۵/ت ۶۱۳. والمجمع ۵/ت ۷۷۶. والکاشف ۲/ت ۳۰۰۷. وتهذیب الکمال ۳۵۵۵. (۱۰۶) والاصابة ۳/ت ۶۶۳۳.

ہیں، مجھے ابن محیریز نے کہا کہ لوگوں کی زبانوں کا جواب دو، تو میں نے ان کے لئے ایک قبطی عمامہ قبطی چادر اور ایک قبطی قمیص خریدی، وہ فرماتے ہیں پھر وہ انہیں پہن کر باہر نکلے، پھر کہنے لگے کہ اب لوگ کیا کہتے ہیں؟ راوی کہتے ہیں میں نے کہا کہ لوگ کہتے ہیں کہ ابن محیریز نے کپڑے پہن لئے ہیں، میری یہ بات سن کر وہ خوش ہو گئے وہ کاتے ہوئے گندم گوں رنگ کے کپڑے زیب تن فرماتے تھے۔

۶۶۸۱ - احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن العزیز، ہمیں ضمرہ نے لکھا، اوزاعی، اسید بن عبدالرحمٰن، خالد بن دریک ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے ابن محیریز سے کہا جن لوگوں کو آپ نے دیکھا ہے ان کا لباس کیا تھا؟ تو وہ کہنے لگے چادریں اور گیرو سے رنگا ہوا کپڑا۔

۶۶۸۲ - احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عبدالعزیز، ہماری طرف ضمرہ نے لکھا، رجاء بن ابو سلمہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ ابن محیریز نے فرمایا کہ میری جلد پر برص ہو جائے یہ مجھے ریشم پہننے سے زیادہ پسند ہے۔

۶۶۸۳ - احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حکم بن موسیٰ، ضمرہ، یحییٰ بن ابی عمر الشیبانی، رجاء ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں ابن محیریز نے اپنے گھر والوں کے کاتے ہوئے دو کپڑے پہنے، تو خالد بن دریک نے ان سے کہا مجھے یہ بات ناپسند ہے کہ لوگ آپ سے پہلوتہی اور بخل سے کام لیں، تو ابن محیریز نے فرمایا میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں کہ اپنے آپ کی یا کسی کی پاکی ظاہر کروں، پھر انہوں نے حکم دیا تو وہ ان کے لئے دو سفید مصری کپڑے خریدنے گئے جنہیں آپ نے پہن لیا۔

۶۶۸۴ - ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عبدالعزیز، ہمیں ضمرہ نے لکھ بھیجا، رجاء بن ابی سلمہ، عبداللہ بن ابی نعیم، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں ابن محیریز سلیمان بن عبدالملک کے پاس آئے تو سلیمان نے ان سے کہا ابن محیریز! مجھے یہ اطلاع پہنچی ہے کہ آپ نے اپنے بیٹے کی شادی کر دی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا ہاں ایسا ہی ہے تو سلیمان نے کہا تو ہم نے اس کی طرف سے مہر ادا کر دیا، تو ابن محیریز فرمانے لگے، رہا مہر معجل تو وہ ان کو ادا کر دیا گیا البتہ مہر مؤجل وہ اس (بیٹے) کے ذمہ ہے، اس وقت بلال بن ابی بردہ ان کے ساتھ تخت پر بیٹھے ہوئے تھے۔ بلال نے کہا ابن محیریز! امیر کا عطیہ قبول کر لو، بعد میں جب ابن محیریز وہاں سے نکلے تو میں ان کے پیچھے ہولیا، فرمانے لگے بلال کب سے سلیمان کا گماشتہ (پولیس آفیسر) بن گیا؟

۶۶۸۵ - ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عبدالعزیز، ایوب بن سوید، ابوزرعہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عبدالملک بن مروان نے ابن محیریز کی خدمت میں ایک لونڈی بھیجی، تو ابن محیریز نے اپنا گھر چھوڑ دیا۔ اس میں داخل نہ ہوتے تھے، تو امیر المؤمنین سے جب کہا گیا کہ ابن محیریز نے گھر چھوڑ دیا ہے تو امیر نے پوچھا کیوں؟ تو لوگوں نے فرمایا اس لونڈی کی وجہ سے جسے تو نے اس گھر میں بھیجا ہے، تو عبدالملک نے آدمی بھیج کر اسے واپس لے لیا۔

۶۶۸۶ - ابو حامد، احمد بن محمد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، محمد بن رافع، زید بن الحباب، عبدالواحد بن موسیٰ، ابو معاویہ ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ ابن محیریز کہا کرتے تھے اے اللہ! میں آپ سے پوشیدہ ذکر مانگتا ہوں۔

۶۶۸۷ - احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ہارون بن معروف، ضمرہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں ہم سے ابن محیریز نے کہا مجھے اس بات کا خوف ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بری طرح زمین پر گرا دیں۔

۶۶۸۸ - احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، ولید بن شجاع، ضمرہ، ابن عبدربہ بن سلیمان، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے ابن محیریز سے سنا فرماتے ہیں تم میں سے ہر ایک کل حق تعالیٰ سے ملے گا، ہر ایک کو اس کے جھوٹ کا لقب دیں گے یہ اس واسطے کہ تم میں جس کی انگلی سونے کی ہو تو وہ اس سے اشارہ کرتا ہے اور جب اس میں کوئی خرابی مثلاً وہ شل ہو تو اسے چھپاتا پھرتا ہے۔

۶۶۸۹ - محمد بن علی، عبداللہ بن اہاب بن شداد العسقلانی، بکر بن نصر عسقلانی، ضمرہ، عمر بن عبدالملک الکنانی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ روم کے علاقہ ساقہ میں ایک شخص ابن محیریز کے ساتھ تھا، جب ہم اس سے جدا ہونے لگے تو ابن محیریز نے ان سے کہا مجھے کچھ وصیت

کر دیں تو اس شخص نے کہا اگر تم سے یہ ہو سکے کہ پہچان پیدا کرو اور لوگوں میں تمہارا تعارف نہ ہو تو ایسا ہی کرو اور اگر تم سے یہ ہو سکے کہ تم چل کر جاؤ اور تمہاری طرف کوئی چل کر نہ آئے تو ایسا ہی کرنا، اور اگر تم سے ہو سکے کہ تم سے سوال کیا جائے اور تم لوگوں سے سوال نہ کرو تو ایسا ہی کرنا

۶۶۹۰- سلیمان بن احمد، محمد بن عبداللہ الحضرمی، احمد بن عبداللہ بن یونس، معاویہ بن حفص، داؤد بن مہاجر، ان کے سلسلہ سند میں ابن محیریز سے روایت ہے فرماتے ہیں میں فضالہ بن عبید صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہا، ایک دفعہ میں نے ان سے عرض کیا، خدا آپ پر مہربان ہو مجھے کچھ وصیت کریں، تو انہوں نے فرمایا مجھ سے تین باتیں ذہن نشین کر لو، جن کی بدولت اللہ تعالیٰ تمہیں نفع پہنچائیں گے، تمہارا بس چلے کہ تم پہچانو اور تمہیں پہچانا نہ جائے تو ایسا ہی کرنا، اور اگر ہو سکے کہ سنے اور بات نہ کرو تو ایسے ہی کرنا، اگر تم اس کی قدرت رکھتے ہو کہ لوگوں کے پاس بیٹھو اور تمہارے پاس لوگ نہ بیٹھیں تو اسی طرح کرنا۔

۶۶۹۱- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ہارون بن معروف، ضمرہ، رجاء بن ابی سلمہ، عبداللہ بن عوف القاری، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رودس میں اپنے آپ کو دیکھا کہ اس وقت لشکر میں سب کے سامنے اور سب سے زیادہ نماز پڑھنے والا شخص ابن محیریز سے بڑھ کر کوئی نہ تھا، بعد میں جب ان کا چرچا ہوا تو انہوں نے اس میں کمی کرنا شروع کر دی۔

۶۶۹۲- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ہارون بن معروف، ضمرہ، رجاء بن ابی سلمہ، ولید بن ہشام، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ ولید نے مجھے صائفہ کا والی بنایا، تو میں نے ابن محیریز سے کہا آپ کو معلوم ہے میں جس مصیبت میں گرفتار ہو گیا ہوں اس میں آپ کی رائے کا ہونا ضروری ہے، آپ نے فرمایا اگر چہ ضروری ہے مگر کم۔

۶۶۹۳- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، ہارون بن معروف، ضمرہ، رجاء بن ابی سلمہ، ہشام بن مسلم الکنانی، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے ابن محیریز سے سوالات کئے اور بڑی کثرت سے کئے تو آپ نے فرمایا اے ہشام! یہ کیا بات ہے؟ تو میں نے عرض کیا (حضرت) علم ختم ہو گیا ہے فرمایا جب تک اللہ تعالیٰ کی کتاب موجود ہے علم باقی رہے گا، ایک آدمی جو کسی مسئلہ کے متعلق سوال کرنے آیا یہاں تک کہ جب اس نے اپنی ذمہ داری کو پہچان لیا جو اس کے لئے تھی وہ اس کے پاس آیا اس حال میں کہ وہ اسے پہچانتا ہے وہ اس شخص کی طرح ہے کہ اس کے پاس کوئی آئے اور وہ اسے نہ جانتا ہو۔

۶۶۹۴- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عبدالعزیز، ایوب بن سوید، ابوزرعہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ شام میں حجاج بن یوسف کے عیوب، ابن محیریز اور ابوالبیض العنسی کے سوا کوئی ظاہر نہ کرتا تھا تو ولید نے ان سے کہا یا تو آپ اس کام سے باز آجائیں ورنہ میں آپ کو اس کے پاس بھیج دونگا۔

۶۶۹۵- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن بکار، عبداللہ بن مُبارک، علی بن طلیق، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے ابن محیریز کو فرماتے سنا جو شخص اپنے والد کے آگے چلا تو گویا اس نے باپ کی نافرمانی کی، ہاں ایسی صورت میں آگے چل سکتا ہے کہ اس کے راستے سے نقصان دہ چیز کو دور کرے اور جس نے اپنے والد کو اس کے نام یا کنیت سے پکارا تو اس نے نافرمانی کی ہاں یوں کہہ سکتا ہے ابا جان!

۶۶۹۶- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ولید بن شجاع ضمرہ، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، احمد بن ولید، عبدالوہاب بن نجدہ ضمرہ، رجاء بن حیوۃ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں: ہم ابن محیریز کی مجلس میں تھے کہ ہمیں حضرت ابن عمرؓ کی وفات کی اطلاع پہنچی تو ابن محیریز کہنے لگے، بخدا میں ان کی زندگی کو لوگوں کے لئے امن وامان شمار کرتا تھا، اور رجاء بن حیوۃ نے، جب ابن محیریز کی وفات ہوئی کہا اللہ کی قسم! میں ابن محیریز کی حیات کو زمین والوں کے لئے امن وامان شمار کرتا تھا۔

۶۶۹۷- ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، حسن بن عبدالعزیز الجروی، ابوحفص تنیسی، عمرو بن سلمہ، سعید بن عبدالعزیز، عطیہ بن قیس، ان

کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ ابن محیریز نے اپنے محتسب خرچ سے کہا ہمارے اخراجات میں سے تمہارے پاس کیا بچا ہے؟ تو وہ کہنے لگا اتنا اتنا، تو فرمانے لگے رزق، رزق کے لئے ہے، یعنی رزق دینے کے لئے ہے۔

۶۶۹۸- عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، محمد بن علی بن احمد بن سلیمان، محمد بن علی بن محیریز، ابواسامہ، وھیب، موسیٰ بن عقبہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ہم نے ابن محیریز سے جب ہم ان کے ساتھ ایک جنازہ میں تھے سنا۔ میں نے لوگوں (صحابہ کو) پایا ہے جب ان میں سے کوئی شخص فوت ہوتا تو لوگ کہتے تمام تعریفیں اس ذات کے لئے جس نے ہم میں سے اس شخص کو اسلام کی حالت میں موت دی، اس کے بعد یہ ختم ہوگئی، آج میں کسی کو یہ کہتے نہیں سنتا۔

۶۶۹۹- عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، عیسیٰ بن یونس، اوزاعی، عبدربہ بن زیتون، ان کے سلسلہ سند میں ابن محیریز سے روایت ہے، عبداللہ بن محمد بن جعفر، علی بن اسحاق، حسین بن حسن، عبداللہ بن مبارک، ثور بن یزید، عبدربہ بن سلیمان بن عبداللہ بن محیریز فرماتے ہیں مسجد میں ہر بات لغو ہے سوائے تین آدمیوں کی بات کے، نمازی، ذکر کرنے والا، سوال کرنے والے یاد دینے والے۔

۶۷۰۱- احمد بن اسحاق، ، ابوبکر بن ابی داؤد، ابوعمیر رملی، ضمرہ، اوزاعی ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن زکریا جب فلسطین آتے اور وہاں ابن محیریز کو دیکھتے تو آپ اپنے آپ کو چھوٹا ظاہر کرتے کیونکہ وہ ان کی فضیلت جانتے تھے۔

۶۷۰۰- احمد بن اسحاق، ابن ابی داؤد، ابوالطاہر بن السراج، بشر بن بکر، ابوبکر، عمرو بن عثمان، بقیۃ، اوزاعی، ابراہیم بن قرۃ، ربیعہ بن عبدالرحمٰن، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں مجھے ابن محیریز نے کہا جب تم کوئی بھلائی دیکھو تو اللہ تعالیٰ کی تعریف کرو، الحمد للہ کہو، اور جب کوئی ناپسندیدہ چیز پیش آئے تو زمین سے چمٹ جاؤ، اور اللہ تعالیٰ سے مصیبت میں تخفیف کا سوال کرو۔

۶۷۰۱- احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی داؤد، محمود بن خالد، ولید بن مسلم، ابوعمر والاوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عبداللہ ابن محیریز سے روایت ہے فرماتے ہیں ایسے فتنے رونما ہوں گے کہ آدمی صبح مومن ہوگا اور شام کو کافر، تو عباس بن نعیم نے ان سے کہا یہ کیسے ہوگا؟ فرمایا اسے تیزی کی زیادتی منع کرے گی کہ وہ ملنے کی جگہوں کے ساتھ ملے۔

۶۷۰۲- احمد بن اسحاق، عبداللہ بن سلیمان بن اشعث بحستانی، محمود بن خالد، عمرو بن عبدالواحد، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ابن محیریز نے ایک لونڈی خریدنا چاہی، تو کسی نے ان سے کہا ہمیں بتائیے کہ کیا آپ اسے اپنے لئے خریدنا چاہتے ہیں؟ تو آپ نے یہ بات ناپسند سمجھی اور انہیں بتانے سے انکار کردیا۔

۶۷۰۳- احمد بن اسحاق، عبداللہ بن سلیمان، عمرو بن عثمان، بقیہ، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عبداللہ بن محیریز، پانی پیتے ہوئے کہتے واھالی، مغز نہ چاٹو، یہ عجمی کلمہ ہے، سر نہ دکھاؤ، اور تھیلے میں جلدی نہ کرو۔

۶۷۰۴- محمد بن معمر، ابوشعیب الحرانی، یحییٰ بن عبداللہ، احمد بن اسحاق، عبداللہ بن سلیمان، عباس بن ولید بن یزید، ابی، اوزاعی، اسید بن عبدالرحمٰن، خالد بن دریک، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں ابن محیریز نے کہا ہم سمجھتے تھے کہ عمل، علم سے افضل ہے اور اب ہم علم کی طرف عمل سے زیادہ محتاج ہیں۔

۶۷۰۵- احمد بن اسحاق، عبداللہ بن سلیمان، محمد بن یحییٰ، محمد بن کثیر، اوزاعی، یحییٰ بن ابی عمرو شیبانی، عبداللہ بن محیریز، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں دین ایک ایک سنت کر کے ختم ہو جائیگا جیسے رسی کی ایک ایک لڑی سے پوری رسی ختم ہو جاتی ہے۔

۶۷۰۶- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ہارون بن معروف، ضمرہ، عمرو بن عبدالرحمٰن بن محیریز، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ میرے دادا ابن محیریز ہر ہفتہ میں ایک قرآن ختم کرتے تھے۔

۶۷۰۷- احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عبدالعزیز، ابوحفص تنیسی، عمرو بن ابی سلمہ، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے

کہ کسی شخص نے مجھ سے بیان کیا جس نے ابن محیریز سے سن رکھا تھا کہ جس نے ایک رات اللہ تعالیٰ کے راستہ میں پہرہ دیا تو اس کے لئے ہر شخص اور ہر سواری کے عوض ایک ایک قیراط کا ثواب ہے۔

۶۷۰۸- احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ہارون بن معروف، ضمرہ، رجاء بن ابی سلمہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ابن محیریز ایک نسخہ لکھا ہوا لے کر عبدالملک کے پاس آئے جس میں نصیحتیں لکھی تھیں، آپ جو کچھ اس میں ہوتا پڑھتے جب پڑھ کر فارغ ہوتے تو وہ نسخہ لے لیتے۔

۶۷۰۹- احمد، عبداللہ، حسن بن عبدالعزیز، ایوب بن سوید، ابوزرعہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے ابن محیریز ایک شخص کے پاس سے گزرے جو اپنی بیوی سے باتیں کررہا تھا۔ آپ نے ارادہ کیا کہ ان دونوں سے بات کریں، پھر فرمانے لگے اللہ ہی بہتر جانتا ہے جو یہ دونوں کہہ رہے ہیں اور وہاں سے گزر گئے اور ان سے بات نہ کی اور مجھے یہ بات بھی پہنچی ہے کہ ابن محیریز سے بڑھ کر کوئی شخص اپنے علم سے نور حاصل کرنے والا نہ تھا۔

۶۷۱۰- احمد، عبداللہ، حسن، ضمرہ، رجاء بن ابی سلمہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ابن محیریز جب جہاد میں جاتے تو سب سے بہترین خرچ ان کے نزدیک جانوروں کو چارا کھلانا ہوتا تھا۔

۶۷۱۱- محمد بن احمد بن محمد، عبدالرحمٰن بن داؤد، عبدالرحمٰن بن عمرو الدمشقی، ہشام، یعنی ابن عمار، مغیرہ بن مغیرہ، رجاء بن ابی سلمہ، خالد بن دریک، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ابن محیریز میں دو خصلتیں ایسی تھیں جنہیں میں نے اس امت میں سے جن لوگوں کو میں نے دیکھا ان میں نہیں پایا، حق جب ظاہر ہوجاتا تو خاموش نہ رہ سکتے تھے یہاں تک کہ اس میں گفتگو کرتے کوئی ناراض ہوتا اور راضی ہوجاتا، اور وہ اس بات کے بڑے حریص تھے کہ وہ اپنے نفس کی سب سے عمدہ خصلت پوشیدہ رکھیں۔

۶۷۱۲- محمد بن احمد، قاسم بن فورک، علی بن سہل الرملی، ضمرہ شیبانی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عبداللہ بن دیلمی، اپنے بھائیوں کے بارے میں سب سے زیادہ بصیرت والے تھے۔ ایک مجلس جس میں وہ بھی تھے ابن محیریز کا ذکر کیا گیا تو کسی نے کہا وہ تو بخیل آدمی تھے جس پر ابن دیلمی غضب ناک ہوکر کہنے لگے، وہ اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ چیزوں میں انتہائی سخی تھے اور جو چیزیں تم چاہتے ہو ان میں واقعی وہ بخیل تھے۔

ابن محیریز متعدد صحابہ کرام سے سنداً روایت کرتے ہیں ان میں حضرت ابوسعید خدری، معاویہ بن ابی سفیان، ابومحذورۃ، فضالۃ بن عبید، ابو جمعہ حبیب بن سباع، وغیرہ حضرات شامل ہیں۔ اور ان سے مندرجہ ذیل تابعین نے روایت کیا ہے مکحول، زھری، محمد بن یحییٰ بن حبان، خالد بن دریک وغیرہ شامل ہیں۔

۶۷۱۳- فاروق الخطابی، سلیمان، الکشی، ابراہیم بن حمید الطّویل، صالح بن ابی الاخضر، الزھری، ابوالعباس، احمد بن محمد بن یوسف الصرصری یوسف القاضی، عبداللہ بن محمد بن اسماء، جویریہ، مالک، زھری، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ ابن محیریز سے بحوالہ حضرت ابوسعید خدریؓ روایت ہے، فرماتے ہیں ہمیں کچھ قیدی عورتیں مال غنیمت میں حاصل ہوئیں، جن سے ہم عزل کرتے تھے پھر ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، آپ نے فرمایا بے شک تم ایسا کرتے رہو، بے شک تم ایسا کرتے رہو، بے شک تم ایسا کرتے رہو، لیکن جو جان بھی قیامت تک وجود میں آنی ہے آکر رہے گی۔[۱]

اسی طرح نقل کیا ہے امام مالک کی حدیث جو زھری سے مروی ہے اس میں جویرہ منفرد ہیں، اسے امام مالک نے اپنی کتاب الموطا میں ذکر کیا ہے جو ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن، محمد بن یحییٰ بن حبان، ابن محیریز سے منقول ہے۔

۱۔ التمهيد لابن عبد البر ۱۳۳/۳.

۶۷۱۴-ابوبکر بن خلاد، محمد بن خالد، عبداللہ بن مسلمہ القعنبی، مالک، ربیعہ، محمد بن یحییٰ بن حبان، انکے سلسلہ سند میں ابن محیریز (حضرت ابوسعید خدریؓ) سے روایت ہے کہ میں مسجد میں داخل ہوا، تو میں نے وہاں حضرت ابوسعید خدریؓ کو دیکھا میں ان کے پاس بیٹھ گیا اور ان سے عزل کے بارے میں پوچھنے لگا تو حضرت ابوسعیدؓ نے فرمایا ہم غزوہ بنی مصطلق میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے، تو ہمیں عرب (عورتیں) بطور قیدی ملیں۔ ہمیں عورتوں کی چاہت ہوئی، مسافری ہم پر گراں گزر رہی تھی اور ہم نے فدیہ دینا پسند کیا ہم نے عزل کا ارادہ کیا تو ہم لوگ کہنے لگے، ہم آپ علیہ السلام سے پوچھے بغیر عزل کر رہے تھے جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں موجود ہیں تو بعد میں ہم نے آپ سے پوچھا، آپ نے فرمایا تم پہ کچھ حرج نہیں اگر تم عزل کرو، جس جان نے قیامت سے پہلے ہونا ہے وہ ہو کر رہے گا۔[1]

اسے ربیعہ سے اسماعیل بن جعفر اور یحییٰ بن ایوب المصری نے روایت کیا ہے۔

۶۷۱۵-محمد بن احمد، حسن بن سفیان، قتیبہ بن سعید، اسماعیل بن جعفر، ربیعہ، محمد، ان کے سلسلہ سند میں ابن محیریز سے بواسطہ حضرت ابوسعیدؓ روایت ہے، سلیمان بن احمد، یحییٰ بن ایوب العلاف، سعید بن ابی مریم، یحییٰ بن ایوب، ربیعہ، محمد بن یحییٰ بن حبان، ان کے سلسلہ سند میں ابن محیریز سے روایت ہے، فرماتے ہیں میں اور ابوصرمہ جو عمر وفضیلت میں مجھ سے بڑے تھے، حضرت ابوسعید خدریؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ہم نے ان سے عزل کے بارے میں استفسار کیا، انہوں نے فرمایا کہ ہم نے بنی مصطلق کی عورتوں کو قیدی بنایا، اور عزل کا ارادہ کیا، ہم میں سے کسی نے کہا تم لوگ عزل کرتے ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم میں موجود ہیں، حضور سے پوچھتے نہیں؟ تو لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا وہ لوگ کہنے لگے یا رسول اللہ! ہم نے عرب کی سب سے عمدہ عورتوں کو قیدی بنایا ہے یعنی ہم نے بنی مصطلق کو اسارت میں لیا ہے، ہم چاہتے ہیں کہ عزل کریں، اور فدیہ دینے کی رغبت رکھتے ہیں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا اگر تم لوگ یہ نہ کرو تو کوئی حرج تو نہیں اس واسطے کہ جس جان کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے لکھ دیا ہے کہ اس نے ہونا ہے تو وہ ہو کر رہے گی۔[2]

یہ یحییٰ بن ایوب کے الفاظ ہیں اور موسیٰ بن عقبہ نے بواسطہ محمد بن یحییٰ، ابن محیریز سے نقل کیا ہے۔

۶۷۱۶-ابواحمد، محمد بن احمد الجرجانی، ابوایوب سلیمان الحسن العطار، ابوکامل الفضیل بن حسین، فضیل بن سلیمان، موسیٰ بن عقبہ، محمد بن یحییٰ، ان کے سلسلہ سند میں ابن محیریز سے بواسطہ حضرت ابوسعید اسی طرح روایت کیا ہے۔

اور اوزاعی نے اسے ربیعہ سے اس شخص کے حوالہ سے نقل کیا ہے جس نے ابن محیریز سے سن رکھا تھا اور اس میں ابن محیریز کا نام نہیں لیا۔

۶۷۱۷-فاروق الخطابی، حبیب بن حسن، ابومسلم الکشی، حجاج بن منہال، حماد بن سلمہ، جبلہ بن عطیہ، ان کے سلسلہ سند میں عبداللہ بن محیریز سے بحوالہ حضرت معاویہؓ روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ کسی بندے کو بھلائی پہنچانا چاہیں تو اسے دین کی سمجھ عطا فرماتے ہیں۔[3]

ابن محیریز کی سند سے غریب حدیث ہے جسے حماد، جبلہ سے نقل کرنے میں منفرد ہیں۔

۶۷۱۸-سلیمان بن احمد، علی بن مبارک، اسماعیل بن ابی اویس، سلیمان بن ابی بلال، حبیب بن حسن، عمرو بن حفص السدوسی، عاصم بن علی، لیث بن سعد، محمد بن عجلان، محمد بن یحییٰ بن حبان، ان کے سلسلہ سند میں عبداللہ بن محیریز سے بحوالہ حضرت امیر معاویہؓ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے اے لوگو! جب بھی رکوع یا سجود کرو تو مجھ سے آگے بڑھنے میں جلدی نہ کیا کرو، میرے ساتھ رکوع کی حالت میں، میرے رکوع سے سر اٹھانے تک مل سکتے ہو اس واسطے کہ میں بھاری بدن ہو چکا ہوں۔[4]

۱۔ صحیح البخاری ۳/۱۹۴، ۵/۱۴۸، ۹/۱۴۸. وفتح البخاری ۵/۱۷۰، ۷/۴۲۹.

۲۔ صحیح البخاری ۳/۱۰۹، ۸/۱۴۵. وصحیح مسلم، کتاب النکاح باب ۲۲. وفتح الباری ۴/۴۲۰.

۳۔ صحیح البخاری ۴/۲۹. وکشف الخفا ۱/۱۸.

۴۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۹/۳۶۷.

اس حدیث کو وھیب اور بکر بن مضر نے ابن عجلان سے روایت کیا ہے اور اسامہ بن زید نے محمد بن یحیٰ بن حبان سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

۶۷۱۹-ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، عباس بن فضل، ھمام، عامر الاحول، مکحول، ان کے سلسلہ سند میں عبداللہ بن محیریز سے بحوالہ حضرت ابومحذورہ روایت ہے فرماتے ہیں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان کے ۱۹ اور اقامت کے ۱۷ کلمات سکھائے۔

اس حدیث کو ہشام، سعید بن ابی عروبہ نے عامر سے اسی طرح نقل کیا ہے اور ابن جریج نے عبدالعزیز بن عبدالملک بن ابی محذورہ، عبداللہ بن محیریز سے روایت کیا ہے۔

۶۷۲۰-سلیمان بن احمد، محمد بن صالح بن الولید، ابوموسیٰ محمد بن المثنیٰ ابوعاصم، ابن جریج، عبدالعزیز بن عبدالملک بن ابی محذورہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عبداللہ بن محیریز نے ان سے بیان کیا ہے، اور وہ حضرت ابومحذورہؓ کی پرورش میں بحالت یتیمی تھے پھر آپ نے انہیں شام کی طرف روانہ کیا۔

راوی کا بیان ہے کہ میں نے ابومحذورہ سے عرض کیا، میں شام جارہاہوں اور مجھے اس بات کا اندیشہ ہے کہ لوگ مجھ سے آپ کی اذان کے متعلق دریافت کریں گے، تو انہوں نے مجھے بتایا کہ حضرت ابومحذورہؓ نے انہیں خبر دی، فرماتے ہیں کہ ہم کچھ لوگ سفر میں کسی راستے پر تھے جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی مؤذن نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نماز کے لئے اذان دی، ہم چونکہ مؤذن کے پاس تھے اس لئے ہم نے وہ آواز سنی، چنانچہ ہم چیخ کر اسی آواز کو دہرانے لگے تاکہ ہماری آواز آپ صلی اللہ علیہ وسلم سن لیں، آپ نے ہماری طرف لوگوں کو روانہ کیا اور ہمیں پکڑ کر آپ کے سامنے پیش کردیا گیا۔

آپ نے فرمایا تم میں سے جس کی بلند آواز میں نے سنی ہے وہ کون ہے؟ تمام جماعت کا اشارہ اور تصدیق کی مہر مجھ پر ثبت ہورہی تھی۔ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کو چھوڑ دیا اور مجھے اپنے پاس روک لیا، مجھ سے فرمایا اٹھو نماز کی اذان کہو، چنانچہ میں اٹھا اس وقت مجھے آپ سے اور جو کام آپ کہہ رہے تھے سے بڑھ کر کوئی چیز ناپسندیدہ نہ تھی۔ میں آپ کے سامنے کھڑا تھا آپ نے بذات خود مجھے اذان کے کلمات تلقین کئے پھر طویل حدیث بیان کی۔

۶۷۲۱-عبید بن غنام، ابوبکر بن ابی شیبہ، عمر بن علی المقدسی، حجاج بن ارطاۃ، مکحول، ان کے سلسلہ سند میں عبداللہ بن محیریز سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے فضالۃ بن عبید، جوان صحابہ کرام سے تھے جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت کی تھی، سے چور کے ہاتھوں کو گردن میں لٹکانے کے متعلق دریافت کیا، کیا یہ سنت ہے؟ تو انہوں نے فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چور لایا گیا جس کے بارے میں آپ نے قطع ید کا حکم دیا پھر وہ ہاتھ اس کے گلے میں لٹکا دیا گیا۔

۶۷۲۲-سلیمان بن احمد، حسن بن احمد بن یونس الاھوازی، حفص بن عمر الربالی، محمد بن عمر الواقدی، حارثہ بن ابی عمران، محمد بن یحیٰ بن حبان، انکے سلسلہ سند میں عبداللہ بن محیریز سے بحوالہ حضرت فضالہ بن عبید روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی سفر میں کسی جگہ پڑاؤ کرتے یا اپنے گھر میں داخل ہوتے بیٹھنے سے پہلے دو رکعت ادا کرتے تھے۔

۶۷۲۳-محمد بن معمر، ابوشعیب الحرانی، یحیٰ بن عبداللہ، الاوزاعی، اسید بن عبدالرحمٰن، خالد بن دریک، ان کے سلسلہ سند میں ابن محیریز سے بحوالہ حضرت فضالہ بن عبید سے روایت ہے ان سے پوچھا گیا کہ رومی زمین میں کسی آدمی کو کھانا یا چارا ملے تو کیا وہ فروخت کرسکتا ہے تو حضرت فضالہ نے فرمایا لوگ چاہتے ہیں کہ مجھے اللہ تعالیٰ کے دین سے ہٹا دیں بخدا ایسا کبھی نہیں ہوگا، یہاں تک کہ میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور انکے ساتھیوں سے جا ملوں، جس نے دشمن کی زمین میں غلہ یا چارا پایا اور پھر اسے فروخت کردیا تو یقیناً اس میں اللہ تعالیٰ کا حق اور مسلمانوں کے لئے مال فئے کا حصہ واجب ہو چکا۔

۶۷۲۴-سلیمان بن احمد، احمد بن عبدالوھاب، ابوالمغیرہ، احمد بن یعقوب بن مرجان، ابوشعیب الحرانی، یحییٰ بن عبداللہ، اوزاعی، اسید بن عبدالرحمٰن، خالد بن دریک، ان کے سلسلہ سند میں ابن محیریز سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو جمعہؓ سے عرض کیا، ہم سے کوئی ایسی حدیث بیان کریں جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو، انہوں نے فرمایاہاں میں تم سے ایک عمدہ حدیث بیان کرتا ہوں، ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دوپہر کا کھانا کھایا۔ ہمارے ساتھ حضرت ابوعبیدہ بن الجراح تھے، انہوں نے کہا یارسول اللہ! ہم آپ پر ایمان لائے اور آپ کی معیت میں جہاد کیا، کیا کوئی ہم سے بھی بہتر ہے؟ آپ نے فرمایاہاں وہ لوگ جو تمہارے بعد میں آئیں گے اور مجھ پر ایمان لائیں گے جبکہ انہوں نے مجھے دیکھانہیں ہے۔[۱]

عبداللہ بن ابی زکریا[۲]

۳۰۷-ان نیک سیرت لوگوں میں سے وہ بھی تھے جو اپنے ذکرا ذکار کی طرف بوڑھے اور بچوں سے مقابلہ کر کے آگے بڑھنے والے، اپنے مسئلہ سے پوشیدہ اور ظاہری فائدہ اٹھانے والے، جو پسندیدہ، ہوشیار، ولی اور پرہیز گار تھے ان کا نام عبداللہ بن ابی زکریا ہے۔

۶۷۲۵-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عبدالعزیز الجروی، ایوب بن سوید، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ شام میں کوئی شخص ابن ابی زکریا سے افضل نہ تھا، انہوں نے فرمایا میں نے اپنی زبان کی درستگی سے پہلے بیس سال اس کا علاج واصلاح کی۔

۶۷۲۶-احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، ابوعمیر، ضمرہ، ابی جمیلہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے ابن ابی زکریا کو فرماتے سنا میں بیس سال تک خاموشی کی مشق کرتا رہا مگر پھر بھی میں اپنی چاہت پر قادر نہ ہوسکا۔

۶۷۲۷-احمد بن اسحاق، احمد بن عمر بن ضحاک، ابوعمیر، ضمرہ، ابوجمیلہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ ابن ابی زکریا اپنی مجلس میں کسی کا ذکر نہ کرتے تھے۔ فرماتے تھے اگر تم اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہو تو ہم تمہاری اعانت ومدد کرتے ہیں اور اگر لوگوں کا ذکر کرنا چاہتے ہو تو پھر تم سے دستبردار ہوتے ہیں۔

۶۷۲۸-عبیداللہ بن محمد بن جعفر، ابوبکر بن ابی عاص، حوطی، وھب بن عمروالاحمسی، ابوسباعتبہ بن تمیم، ان کے سلسلہ سند میں عبداللہ بن ابی زکریا سے روایت ہے فرماتے ہیں جس کی گفتگو زیادہ ہوگی اس کی غلطیاں اور بے ہودہ باتیں بھی بہت ہوں گی اور جس کی بے ہودہ باتیں کثرت سے ہوں گی اس کا تقویٰ بھی کم ہوگا اور جس کا تقویٰ کم ہو تو اللہ تعالیٰ اس کا دل مار دیتے ہیں۔

۶۷۲۹-عبداللہ بن محمد، احمد بن عمرو بن الضحاک، الحوطی، محمد بن شعیب بن شابور، عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر، ان کے سلسلہ سند میں عبداللہ بن ابی زکریا سے منقول ہے، فرماتے ہیں ایسانہیں ہوسکتا کہ کسی قوم میں پندرہ آدمی استغفار کرنے والے ہوں جو ہر دن ۲۵ بار استغفار کرتے ہوں اور پھر اس قوم کو عذاب ہو، اور اگر تم چاہتے ہو تو قرآن مجید کی یہ آیت پڑھ لو۔ ''پس نکال لیا ہم نے اس بستی سے ہر ایماندار کو سو ہم نے اس میں ایک گھر کے علاوہ مسلمانوں کا کوئی گھر نہ پایا'' (الذاریات۔۳۵،۳۶)

۶۷۳۰-ابی، احمد بن محمد بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، صلت بن حکیم، مرجی زاہد شاہد، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے عبد اللہ بن ابی زکریا کو فرماتے سنا اللہ کی قسم! کشادہ کپڑا پہننا، راکھ پھانکنا اور گندگی پر کتوں کے ساتھ سونا، نیک لوگوں کی رفاقت سے آسان

۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۲۷/۴.

۲۔ طبقات ابن سعد ۴۵۶/۷. والتاریخ الکبیر ۵/ت ۲۷۲. والجرح ۵/ت ۳۵، ۲۸. والکاشف ۲/ت ۲۷۵۰. وتھذیب الکمال ۳۲۷۴. (۵۲۰/۱۴)

ہے۔

۶۷۳۱-احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابوداؤد، عمرو بن عثمان، عقبہ بن علقمہ، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ابن ابی زکریا سے روایت ہے فرمایا جس نے آسمانی بجلی کی چمک کے وقت سبحان اللہ کہہ لیا تو اس پر بجلی نہیں گرے گی۔

۶۷۳۲-احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی داؤد، علی بن حشرم عیسیٰ بن یونس، اوزاعی، حسان بن عطیہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ایک مجلس جس میں ابن ابی زکریا اور مکحول بھی تھے لوگوں نے آپس میں اس بات کا مذاکرہ کیا کہ بندہ جب کوئی برائی کرتا ہے تو وہ کچھ گھڑیوں تک نہیں لکھی جاتی پس اگر وہ استغفار کر لے تو بہتر ورنہ وہ اس کے ذمہ میں لکھ لی جاتی ہے۔

۶۷۳۳-احمد بن اسحاق، ابوبکر ابن ابی داؤد، محمود بن خالد، عمر بن عبدالواحد، اوزاعی، حسان بن عطیہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ابن ابی زکریا نے ان سے دو حدیثیں بیان کیں، ایک یہ کہ جس نے اپنے عمل میں ریا سے کام لیا تو اس کا سابقہ عمل باطل ہو گیا میں نے کہا سابقہ عمل کیسے باطل ہو جائے گا؟ انہوں نے کہا ہمیں یہ روایت اسی طرح پہنچی ہے اور دوسری یہ کہ عنقریب ایسے ائمہ پیدا ہوں گے کہ اگر تم نے ان کی نافرمانی کی تو گمراہ ہو جاؤ گے اور اگر ان کی نافرمانی کی تو بہک جاؤ گے، حسان کہتے ہیں میں نے ان سے دونوں کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا مجھے معلوم نہیں۔

۶۷۳۴-احمد بن اسحاق، عبداللہ بن سلیمان بن الاشعث، محمود بن خالد، عمرو بن عبدالواحد، اوزاعی، حسان بن عطیہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں ابن ابی زکریا نے فرمایا کہ مجھ سے قضائے حاجت کی جگہ کافی دور تھی، جہاں پتھروں سے صحیح صفائی نہیں ہوتی، مجھے اندیشہ ہو گیا تھا کہ میرا پانی سے استنجا بدعت ہو جائے گا۔ اوزاعی فرماتے ہیں پھر جب میں نے حسان سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کی ''استنجا ایسے تین پتھروں سے ہونا چاہئے کہ جو صاف کرنے والے ہوں، گوبر وغیرہ نہ ہو، اور پانی زیادہ پاکیزگی کا ذریعہ ہے وہ فرمانے لگے کاش! ابن ابی زکریا زندہ ہوتے تاکہ میں یہ حدیث سنا کر ان کی آنکھیں ٹھنڈی کرتا۔[1]

۶۷۳۵-ابومحمد بن حبان، ابن ابی عاصم، الحوطی، بقیہ بن الولید، مسلم بن زیاد، ان کے سلسلہ کلام میں ہے فرماتے ہیں میں نے ابن ابی زکریا کو فرماتے سنا میں نے کبھی دینار کو چھوا اور نہ کبھی درہم کو ہاتھ لگایا اور نہ کبھی کوئی چیز خریدی اور نہ بیچی، صرف ایک بار بھاؤ تاؤ کیا وہ اس طرح کہ ایک دفعہ مجھے سخت سردی لگی تو میں نے ایک صراف کے دروازے پر دو جورابیں لٹکی ہوئی دیکھیں میں نے کہا یہ کتنے کی ہیں؟ پھر مجھے کچھ یاد آ گیا تو میں خاموش ہو گیا، آپ بڑے ہنس مکھ اور صاحب تبسم شخصیت کے مالک تھے۔

بقیہ کہتے ہیں میں نے مسلم سے کہا کہ ان کا گزارہ کیسے ہوتا تھا؟ وہ فرمانے لگے ان کے اور بھائی تھے جو ان کی کفالت کرتے تھے۔

۶۷۳۶-عبداللہ بن محمد، جعفر بن احمد، ابراہیم بن جنید، مہدی بن جعفر، ولید بن مسلم، عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر، ان کے سلسلہ سند میں عبداللہ بن ابی زکریا سے روایت ہے، وہ فرمایا کرتے تھے اگر مجھے پہلے لوگوں کی طرح اسکا اختیار دیا جائے کہ میں سو سال کی عمر پاؤں جس میں اللہ تعالیٰ کی عبادت وطاعت ہو اور اس بات کے درمیان کہ میں اسی دن یا اسی گھڑی میں فوت ہو جاؤں تو میں اس بات کو اختیار کروں گا کہ اسی دن یا اسی گھڑی میں، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کے اشتیاق میں فوت ہو جاؤں۔

۶۷۳۷-ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم نے اپنی کتاب میں ذکر کیا، ابن ابی عاصم، الحوطی، دریج بن عطیہ، علی بن ابی جمیلہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن ابی زکریا نے مجھے اپنے گھر بلایا۔ کچھ دیر بعد وہ میرے پاس مصاحف (قرآن مجید کا نسخہ) نکال کر لائے تو میں نے ان سے کہا: آپ ان پورے (نسخوں) سے کیا کریں گے؟ فرمانے لگے ان میں سے کوئی بھی فالتو نہیں، ایک میں تو میں

---

[1] المصنف لابن ابی شیبة ۱/۱۵۴.

پڑھتا ہوں، اور دوسرے میں گھر کی عورتیں اور تیسرے میں میرا بیٹا پڑھتا ہے۔ علی بن ابی جمیلہ فرماتے ہیں کہ میں نے جب بھی انہیں دیکھا تو ایسے معلوم ہوتا کہ انکے کپڑے آج ہی دھوئے ہیں۔

۶۷۳۸- محمد بن احمد، ابن ابی عاصم، ابراہیم بن محمد بن یوسف، ضمرہ، ابن ابی جمیلہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں ابن ابی زکریا کے پاس ''مشکاں'' کا ذکر کیا گیا اور وہ حضرت ابو درداءؓ کے پاس بیٹھتے تھے لوگوں نے کہا وہ تو بادشاہ کے پاس بیٹھتے تھے، آپ نے فرمایا ان دونوں کی بخشش ہوگئی، اس کا ذکر بد کرنے سے باز رہو، اس واسطے کہ میں نے دیکھا وہ ہمارے ساتھ سمندر فرادیس میں تھے، طغیانی سمندر ہم پر سخت ہوئی اور ہمیں اپنی جان کی پڑ گئی تو انہوں نے اپنا مصحف گلے میں لٹکا لیا اور میرے پاس آکر کہنے لگے: ابن ابی زکریا! میں چاہتا ہوں یہ مصحف مجھے اور تمہیں قیامت کے دن کی طرف پہنچا دیں۔

۶۷۳۹- احمد بن اسحاق، عبداللہ بن سلیمان، محمود بن خالد، ولید بن مسلم، ابو عمرو، الاوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عبداللہ بن ابی زکریا کے پاس ایک شخص مشیت کے مسئلہ کے بارے میں دریافت کرنے آیا، آپ نے اسے امر اور سنت کے مطابق خبر دی مگر اس نے قبول نہ کیا تو آپ نے اس سے فرمایا باز رہو تم اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی دیکھتے تو ان سے یہ بات قبول نہ کرتے، یا تم حروری ہو جو ان سے قبول نہ کرو۔

۶۷۴۰- ابو احمد محمد بن احمد، ابن ابی عاصم، ابو عمیر، ضمرہ، محمد بن ابی جبلہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عبداللہ بن عبدالملک نے مجھے اپنا مصاحب بنانے کا ارادہ کیا میں نے ابن ابی زکریا سے مشورہ کیا تو انہوں نے فرمایا تم آزاد ہو لہٰذا اپنے آپ کو غلام نہ بناؤ۔

۶۷۴۱- ابو محمد بن حیان، ابو بکر بن ابی عاصم الحوطی، وھب بن عمرو الاحمسی، ابو سبا عتبہ بن تمیم، ان کے سلسلہ سند میں ابن ابی زکریا سے روایت ہے۔ فرمایا میں جو بات بھی کرتا ہوں تو اس میں ابلیس کے گناہ کی اپنے سینے میں چبھن پاتا ہوں، ہاں جو بات کتاب اللہ سے ہو کیونکہ میں اس میں کمی زیادتی کی قدرت نہیں رکھتا، اور جتنا میں نے کلام سیکھنا چاہا حسب ارادہ سیکھا، پھر میں نے خاموشی سیکھنے کی طلب کی تو اسے علم سیکھنے سے زیادہ مشکل پایا، ابو سبا فرماتے ہیں، مجھے ابن ابی زکریا کے متعلق یہ بات پہنچی ہے کہ انہوں نے اپنے منہ میں ایک پتھر کئی سال رکھا تا کہ خاموشی سیکھیں۔

وہ حضرت عبادہ بن الصامت، ابو درداء، ام درداء اور رجاء بن حیوۃ سے مسنداً نقل کرتے ہیں۔

۶۷۴۲- سلیمان بن احمد، علی بن عبید اللہ الفرغانی، محمد بن سلیمان بن عبداللہ الحرانی القردوانی، ابی، سلیمان بن ابی داؤد، مکحول، ان کے سلسلہ سند میں ابن ابی زکریا اور ابن محیریز سے، بحوالہ حضرت عبادہ بن الصامتؓ روایت ہے۔ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ کے راستے کا گرد و غبار اور جہنم کا دھواں کسی مسلمان کے پیٹ میں جمع نہیں ہو سکتے۔[1]

۶۷۴۳- ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، زکریا بن یحیٰ، ہشیم، داؤد بن عمرو کی سند سے عبداللہ بن ابی زکریا سے مروی ہے کہ حضرت ابو الدرداءؓ نے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: تم قیامت کے روز اپنے اور اپنے باپوں کے نام سے پکارے جاؤ گے لہٰذا اپنے نام اچھے رکھا کرو۔[2]

۶۷۴۴- سلیمان بن احمد، یحییٰ بن عثمان، بکر بن سہیل، نعیم بن حماد، ولید بن مسلم، عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر، ان کے سلسلہ سند میں عبد

۱۔ سنن الترمذی ۱۶۳۳، ۲۳۱۱. وسنن النسائی ۱۳/۶. وسنن ابن ماجة ۲۷۷۴ ۱. ومسند أحمد ۲۵۶/۲. ۳۴۲، ۴۴۱. والمستدرک ۷۲/۲، ۲۶۰/۴. واتحاف السادة المتقين ۲۱۴/۹.

۲۔ سنن أبی داؤد ۴۹۴۸. ومسند الامام أحمد ۱۹۴/۵. وسنن الدارمی ۲۹۴/۲. وصحيح ابن حبان ۱۹۴۴. وفتح الباری ۵۷۷/۱۰. واتحاف السادة المتقين ۳۸۹/۵. وشرح السنة ۳۲۷/۱۲.

اللہ بن ابی زکریا سے بحوالہ رجاء بن حیوۃ ،حضرت نواس بن سمعانؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جب اللہ تعالیٰ کسی کام کا حکم دینا چاہتے ہیں تو اس میں کلام فرماتے ہیں ،جب کلام کرتے ہیں تو آسمان کانپنے لگتا ہے ،یا فرمایا اس میں سخت جنبش پیدا ہو جاتی ہے ،جب اس آواز کو اہل آسمان سنتے ہیں تو بے ہوش ہو کر سجدے میں گر پڑتے ہیں پھر سب سے پہلے جبرائیل امین علیہ السلام سر اٹھاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ جو چاہتے بذریعہ وحی ان سے گفتگو فرماتے ہیں پھر جبرائیل علیہ السلام اس بات کو لے کر ملائکہ کے پاس جاتے ہیں وہ جب بھی کسی آسمان کے پاس سے گزرتے ہیں تو وہاں کے فرشتے ان سے پوچھتے ہیں: ہمارے رب نے کیا فرمایا ہے؟ تو وہ فرماتے ہیں تمہارا پروردگار بہت بڑا ہے تو سارے کے سارے وہی بات کہتے ہیں جو جبرائیل امین کہتے ہیں ،پھر جبرائیل علیہ السلام آسمان وزمین کی اس جگہ پہنچتے ہیں جہاں کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہوتا ہے۔

یہ حدیث عبداللہ بن ابی زکریا کی غریب حدیث ہے ،جو انہوں نے رجاء بن حیوۃ سے روایت کی ،ان سے حضرت عبدالرحمٰن بن یزید نے روایت کی ہے۔

۶۷۴۵-سلیمان بن احمد ،ابو زرعہ دمشقی ،ابومسہر ،صدقہ بن خالد ،خالد بن دھقان ،عبداللہ بن ابی زکریا ،ام درداء بحوالہ حضرت ابو درداء ،حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے ،فرمایا مسلمان ہمیشہ لمبی گردن والا نیک رہے گا جب تک کسی حرام خون کا ارتکاب نہ کرے۔[1]

۶۷۴۶-ابوعمرو بن حمدان ،حسن بن سفیان ،ہشام بن عمار ،صدقہ بن خالد ،سلیمان بن احمد ،ابراہیم بن دحیم ،ابی ،محمد بن شعیب بن شابور ،خالد بن دھقان ،ان کے سلسلہ سند میں عبداللہ بن بی زکریا سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ام درداءؓ سے سنا ،فرماتی ہیں میں نے ابو درداءؓ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہر گناہ کے متعلق یہ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے معاف فرمادیں گے البتہ شرک پر جو مرا اس کی بخشش نہیں ہوگی یا کسی نے جان بوجھ کر کسی مسلمان کو قتل کیا ہو۔[2]

۳۰۸-ابوعطیہ المذبوح

ان لوگوں میں سے بہت ڈرنے والے ،کشادہ سینے والے ابوعطیہ بن قیس المذبوح ہیں۔

۶۷۴۷-عبداللہ بن محمد ،علی بن اسحاق ،حسین بن حسن ،عبداللہ بن مبارک ،ابی ،ابراہیم بن محمد بن حسن ،احمد بن سعید الکندی ،بقیہ بن ولید ،ابو بکر بن ابی مریم الغسانی ،الھیثم بن مالک ،ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں ہم ایفع بن عبد کے پاس باتیں کر رہے تھے اور اس وقت ان کے پاس ابوعطیہ المذبوح بھی تھے تو ان لوگوں نے نعمتوں کا ذکر کیا ،لوگ کہنے لگے سب سے زیادہ نعمتوں میں کون ہے؟ تو کچھ لوگوں نے کہا کہ فلاں فلاں شخص ،اتنے میں ایفع نے کہا ،ابوعطیہ! آپ کیا کہتے ہیں؟ تو انہوں نے کہا ،کیا میں تمہیں اس سے بھی زیادہ نعمت والا شخص نہ بتاؤں؟ وہ دھڑ ہے جو لحد میں رکھا ہوا ہے اور عذاب سے محفوظ ہے۔ بقیہ نے فرمایا کہ صفوان بن عمرو نے مجھے سنایا ،وہ جسم جو مٹی میں رکھا ہو ،عذاب سے محفوظ ہو اور ثواب کا منتظر ہو۔

۶۷۴۸-عبداللہ بن محمد ،علی بن اسحاق ،حسین ،عبداللہ بن مبارک ،ابی بکر بن ابی مریم الغسانی ،حماد بن سعید بن ابی عطیہ المذبوح ،ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں جب ابوعطیہ پر جان کنی کی کیفیت طاری ہوئی تو وہ گھبرا گئے۔ لوگوں نے ان سے کہا کیا آپ موت

[1] سنن أبی داؤد ، کتاب الفتن باب ۷ . والسنن الکبری للبیهقی ۸/۲۲ . والمعجم الصغیر للطبرانی ۲/۱۲۱ . ونصب الرایة ۴/۳۲۵ . ومشکاة المصابیح ۳۴۶۷ . والدر المنثور ۲/۱۹۹ .

[2] سنن أبی داؤد ۴۲۷۰ . وسنن النسائی ۷/۸۱ . ومسند الامام أحمد ۴/۹۹ . والسنن الکبری للبیهقی ۲/۳۳۵ ، ۳۵۹ ، ۸/۲۱ . والمستدرک ۴/۳۵۱ . وصحیح ابن حبان ۵۱ . ومجمع الزوائد ۷/۲۹۶ . والدر المنثور ۲/۱۹۷ . والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۹/۳۶۵ .

سے ڈرتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا میں ڈرتا ہوں، یہ تو ایک گھڑی کی بات ہے پھر مجھے معلوم نہیں کہاں لے جایا جائے گا۔

ابو عطیہ، حضرت معاذ بن جبل، ابو درداء، معاویہ اور عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں۔

۶۷۴۹-سلیمان بن احمد، احمد بن عبدالوھاب، ابوالیمان، ابوبکر بن ابی مریم، ابی عطیہ بن قیس، حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاد اسلام کا ستون اور اس کے کوہان کا بلند حصہ ہے۔[1]

۶۷۵۰-ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، سوید بن سعید، عمرو بن عثمان، بقیہ، ابوبکر بن ابی مریم، ان کے سلسلہ سند میں ابوعطیہ المذبوح سے بحوالہ ابودرداءؓ روایت ہے، فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خبر دے اور چلتا بن۔[2]

۶۷۵۱-سلیمان بن احمد، احمد بن عبدالوھاب، ابوالمغیرہ، ابوبکر بن ابی مریم، حبیب بن عبید، عطیہ بن قیس، عمرو بن عبسہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: رات کی (نفل) نماز دو رکعت ہے اور رات کا آخری حصہ قبولیت دعا کا ہے۔

۶۷۵۲-علی بن ھارون، احمد بن حسین الصوفی، ابراہیم بن حسن بن اسحاق انطاکی، بقیہ بن ولید، ابوبکر بن ابی مریم، ان کے سلسلہ سند میں عطیہ بن قیس سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت معاویہ بن ابی سفیانؓ کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آنکھ سرین کا بندھن ہے جب آنکھ سو جاتی ہے تو بندھن کھل جاتا ہے۔[3]

۳۰۹-مرتج بن مسروق[4]

انہی لوگوں میں سے پریشان، جن کا گلا گھونٹا گیا ابوالحسن مرتج بن مسروق ہیں۔

۶۷۵۳-محمد بن احمد بن محمد، حسن بن محمد، عبیداللہ بن عبدالکریم، عمرو بن عثمان، بقیہ بن ولید، صفوان بن عمرو، ان کے سلسلہ سند میں مرتج بن مسروق سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں امید سے پہلے خوف دلانا ہوتا ہے وہ اس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے جنت اور جہنم کو پیدا فرمایا اور تم لوگ جنت میں اس وقت تک نہیں گھس سکتے یہاں تک کہ جہنم کے اوپر سے گزرو۔

۶۷۵۴-ابی محمد بن احمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن عبیداللہ، ابراہیم بن یعقوب، موسیٰ، ابن ایوب، عیسیٰ بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں ایک دن مرتج بن مسروق کو دیکھا گیا کہ وہ اپنے گھر کے شگافوں کو گائے کے گوبر سے درست کر رہے ہیں، کسی نے ان سے کہا آپ یہ کیا کر رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا دنیا گندگی کا ڈھیر ہے اس کی اصلاح بھی گندگی سے ہی کرنا بہتر ہے۔

عبداللہ بن محمد، علی بن اسحاق، حسین بن حسن، ابن المبارک، اسماعیل، ابن مکرم، ان کے سلسلہ سند میں مرتج بن مسروق سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا جو نوجوان بھی دنیا کی لذت اور اس کے تماشے کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے ترک کرتا ہے اور جوانی کو اس میں لگاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں مرتج کی جان ہے، بہتر صدیقوں کے اجر جتنا ثواب دیتے ہیں مرتج حضرت معاذ بن جبلؓ سے سنداً روایت کرتے ہیں۔

۱۔ مسند الامام أحمد ۵/ ۲۳۴. وفتح الباری ۱۰/ ۴۰۰.

۲۔ کشف الخفا ۱/ ۶۵. ومجمع الزوائد ۸/ ۹۰. ومیزان الاعتدال ۱۰۰۶. واتحاف السادة المتقین ۶/ ۲۵۷. وکنز العمال ۲۴۷۸۱، ۴۳۸۰۴. والمطالب العالية ۲۷۰۲.

۳۔ سنن ابن ماجة ۴۷۷. والسنن الکبری للبیهقی ۱/ ۱۱۸. وسنن الدار قطنی ۱/ ۱۶۰. والکامل لابن عدی ۲/ ۴۷۱. ونصب الراية ۱/ ۴۶. وکشف الخفا ۲/ ۱۰۰.

۴۔ أمالی الشجری ۲/ ۱۶۰. والزهد للامام أحمد ۶. ومجمع الزوائد ۱۰/ ۲۵۰. واتحاف السادة المتقین ۴/ ۴۳۸، ۹/ ۳۵۸.

۶۷۵۵۔محمد بن احمد بن حمدان، حسن بن سفیان، کثیر بن عبید، بقیہ بن ولید، سری بن ینعم، ان کے سلسلہ سند میں ابوالحسن مرتج بن مسروق الھوزنی سے بحوالہ حضرت معاذ بن جبلؓ روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا جب آپ انہیں یمن کی طرف روانہ فرما رہے تھے کہ معاذ! عیش وعشرت سے بچنا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے بندے عیش پرست نہیں ہوتے۔

۳۱۰۔عمرو بن الاسود[۱]

ان ستودہ صفات والوں میں سے وہ شخص ہیں جو بہت عمدہ راستے پر جانے والے تھے جن کا نام العنسی عمرو بن الاسود ہے۔

۶۷۵۶۔عبداللہ بن محمد، مسلم بن سعید بن مسلم، مجاشع بن عمرو بن حسان، عیسیٰ بن یونس، ابوبکر بن ابی مریم، یحییٰ بن جابر الطائی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمرو بن الاسود نے فرمایا میں کبھی شہرت والا لباس نہیں پہنوں گا، اور نہ کبھی دن کے وقت اپنا پیٹ کھانے سے بھروں گا یہاں تک کہ اس (اللہ تعالیٰ) سے جاملوں، حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے جسے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی چال دیکھ کر خوشی ہوتی ہو اسے چاہئے کہ وہ عمرو بن الاسود کو دیکھ لے۔

۶۷۵۷۔محمد بن احمد بن ابراہیم نے اپنی کتاب میں نقل کیا، علی بن حسین بن جنید، ابراہیم بن علاء، ابن عیاش، شرحبیل، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ عمرو بن الاسود بہت زیادہ سیر ہو کر کھانے سے بچتے تھے کہ کہیں ناشکری پیدا نہ ہو اور جب اپنے گھر سے مسجد کی طرف نکلتے تو دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھ لیتے تاکہ تکبر پیدا نہ ہو۔

عمرو بن اسود حضرت معاذ، عبادہ بن الصامت، عرباض بن ساریہ، ام حرام اور جنادہ بن ابی امیہ سے سند اُروایت کرتے ہیں

۶۷۵۸۔سلیمان بن احمد، احمد بن المعلی الدمشقی، عبداللہ بن یزید المقری الدمشقی، صدقہ بن عبداللہ، نضر بن علقمہ، (اخیہ) ابن عائذ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ عمرو بن الاسود نے مجھے حضرت معاذ بن جبلؓ کے حوالہ سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے مبغوض وہ شخص ہے جو ایمان لانے کے بعد کافر ہو جائے۔[۲]

۶۷۵۹۔سلیمان بن احمد، احمد بن المعلی، سفیان بن عبدالرحمٰن، ایوب بن حسان الجرشی، ثور بن یزید، خالد بن معدان، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن الاسود سے روایت ہے۔انہوں نے فرمایا کہ وہ حضرت عبادہ بن الصامت کے پاس آئے اس وقت وہ حمص کے کنارے اپنے مال میں تھے، ان کے ساتھ ان کی زوجہ ام حرام بنت ملحان بھی تھیں۔

ابن الاسود فرماتے ہیں کہ ہم سے حضرت ام حرام بنت ملحان نے بیان فرمایا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے میری امت کا سب سے پہلا لشکر جو سمندر میں جنگی کارروائی کرے گا ان کے لئے جنت واجب ہے، حضرت ام حرام فرماتی ہیں یارسول اللہ! کیا میں بھی ان میں شامل ہو سکتی ہوں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا تم بھی ان میں شامل ہو، پھر آپ نے فرمایا پہلا لشکر جو قیصر پر حملہ آور ہو گا ان کی بخشش ہو گئی، ام حرام کہنے لگیں یارسول اللہ! کیا میں بھی ان میں ہوں؟ آپ نے فرمایا نہیں۔[۳]

اسی طرح ایوب بن حسان نے عمیر بن الاسود سے نقل کیا ہے اور ان کے علاوہ ثور سے روایت کیا تو انہوں نے کہا عمرو بن الاسود۔

۱۔ طبقات ابن سعد ۴۴۲/۷. والتاریخ الکبیر ۶/ت ۲۵۰۴. والجرح ۶/ت ۱۲۲۲. والکاشف ۲/ت ۴۱۸۹. وتهذیب التهذیب ۴/۸. وتهذیب الکمال ۴۳۲۷. (۵۴۳/۱۲)

۲۔ کنز العمال ۳۸۸.

۳۔ صحیح البخاری ۵۱/۴. والمستدرک ۵۵۶/۴. ودلائل النبوة للبیهقی ۴۵۲/۶.

۶۷۶۰۔ ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، عباس بن ولید بن صبح، سعید بن مصفی، عثمان بن سعید بن کثیر، ابومطیع معاویہ بن یحیٰ، عمیر بن سعید، خالد بن معدان، جبیر بن نفیر، کثیر بن مرۃ، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن الاسود سے بحوالہ حضرت عرباض بن ساریہؓ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر صاحب عمل کا عمل جب وہ مرجاتا ہے منقطع ہوجاتا ہے سوائے اللہ تعالیٰ کے راستے میں گھوڑا باندھنے والے کے، اس واسطے کہ اس کا عمل بڑھتا رہتا ہے اور اس کا رزق قیامت تک جاری رہتا ہے۔[1]

۶۷۶۱۔ محمد بن علی بن حبیش، موسیٰ بن ہارون، اسحاق بن بنداھویہ، سالم بن قادم، بقیہ بن ولید، یحیٰ بن سعد، خالد بن معدان، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن الاسود سے بحوالہ حضرت جنادہ بن ابی امیہؓ سے روایت ہے، وہ حضرت عبادہ بن الصامت سے نقل کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں نے تم لوگوں سے دجال کے بارے میں بیان کیا تھا۔ مجھے اندیشہ تھا کہ تم اسے نہیں سمجھے ہوں گے، مسیح دجال ٹھگنے قد والا، گھنگریالے بالوں والا، کانا، چپٹی ناک والا کہ نہ بلند ہوگی اور نہ گہری، اس کی دونوں آنکھیں پھٹی ہوئی ہونگی، پھر بھی اگر تم پر اس کا معاملہ پوشیدہ رہے تو خوب جان لو تمہارا پروردگار کانا نہیں اور تم اپنے رب کو مرنے سے پہلے نہیں دیکھ سکتے۔[2]

اسے عبدالوھاب حوطی نے بقیہ سے روایت کیا ہے، انہوں نے عمرو اور جنادہ دونوں سے روایت کیا ہے وہ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں۔

۳۱۱۔ عمیر بن ھانی[3]

ان بزرگوں میں سے آرزوں اور سستی کو ترک کرنے والے، مبانی اور معانی پر مداومت کرنے والے، ابوالولید عمیر بن ھانی ہیں۔

۶۷۶۲۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوموسیٰ الانصاری، ولید بن مسلم، سعید بن عبدالعزیز، انکے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں۔ میں نے عمیر بن ھانی سے کہا آپ کی زبان اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تھکتی نہیں ہے، آپ دن رات میں کتنی بار سبحان اللہ کہتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا ایک ہزار بار، ہاں یہ کہ کبھی انگلیاں خطا کرجائیں۔

۶۷۶۳۔ محمد بن احمد نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے، حسن بن علی بن زیاد، ہیثم بن خارجہ، عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے عمیر بن ھانی سے سنا، انہوں نے فتنے کا ذکر کیا، فرمایا خوشخبری ہے بکری والے کے لئے جو کسی پہاڑ کے دامن میں رہتا ہو، نماز قائم کرتا ہو اور زکوۃ ادا کرتا ہو، مہمان کی مہمان نوازی کرتا ہو، لوگ اسے نہ جانتے ہو جبکہ وہ اللہ تعالیٰ کو اپنی تقوی کی بناء پر جانتا ہو، یہی بے خوف وخطر بندہ ہے۔

عمیر، حضرت ابن عمر، ابوہریرہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہم سے مسنداً روایت کرتے ہیں۔

۶۷۶۴۔ سلیمان بن احمد، احمد بن عبدالوھاب، ابوالمغیرہ، عبداللہ بن سالم الحمصی، العلاء بن عتبہ الحمصی، ان کے سلسلہ سند میں عمیر بن ھانی العنسی سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا فرماتے ہیں، ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۸/۲۵۷. ومجمع الزوائد ۵/۲۹۰. والدر المنثور ۲/۱۱۴، ۲۴۳. والکامل لابن عدی ۶/۲۳۹۸. وتاریخ ابن عساکر ۷/۲۲۳.

۲۔ مشکاۃ المصابیح ۵۴۸۵.

۳۔ التاریخ الکبیر ۶/ت ۳۲۳۶. والجرح ۶/ت ۲۰۹۷. والکاشف ۲/ت ۴۳۵۵. وتھذیب الکمال ۴۵۲۱ (۲۲/۳۸۸)

وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ آپ نے فتنوں کا ذکر فرمایا تو ایک شخص کہنے لگا فتنہ احلاس کیا ہے؟ آپ نے فرمایا یہ جنگ کا فتنہ ہے، پھر ایک پوشیدہ فتنہ ہوگا جس میں دھواں ایک ایسے شخص کے قدموں سے ظاہر ہوگا جو میرے اہل بیت میں سے ہوگا، اس کا گمان ہوگا کہ وہ مجھ سے ہے حالانکہ اس کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں، میرے قرابت دار تو پرہیز گار لوگ ہیں، پھر لوگ ایسے شخص کے ہاتھ پر صلح کرلیں گے جیسے پسلی کا پچھلا حصہ، پھر ایک اندھا فتنہ ہوگا اس امت میں کسی کو نہیں چھوڑے گا ہر ایک کو ایک طمانچہ مارے گا جب لوگ یہ کہیں گے کہ وہ ختم ہوگیا تو وہ اور لمبا ہوجائے گا جس میں آدمی صبح کو مؤمن اور شام کو کافر ہوگا یہاں تک کہ لوگ دو خیموں کی طرف پہنچ جائیں گے ایک خیمہ ایمان کا ہوگا جس میں کوئی نفاق نہ ہوگا اور دوسرا خیمہ نفاق ہوگا جس میں کوئی ایمان وغیرہ نہ ہوگا، جب ایسا ہوچکے تو منتظر رہنا، آج یا کل دجال کا ظہور ہوگا۔[1]

عمر اور علاء کی سند سے غریب حدیث ہے ہم نے اسے صرف عبداللہ بن سالم کی حدیث سے مرفوع لکھا ہے۔

۶۷۶۵۔ سلیمان بن احمد، احمد بن یحییٰ حضرمی، محمد بن ایوب بن عافیہ، معاویہ بن صالح، ان کے سلسلہ سند میں عمیر بن ھانی سے روایت ہے۔ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے سنا فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے برے لوگ آگ میں ایسے گریں گے جیسے مکھیاں شوربے میں گرتی ہیں۔

معاویہ اور عمیر کی سند سے غریب حدیث ہے، محمد بن ایوب ان سے نقل کرنے میں منفرد ہیں، اسے اوزاعی نے عمیر سے بحوالہ ابن عمرؓ مرفوع نقل کیا ہے۔

۶۷۶۶۔ ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، علی بن حجر، ولید بن مسلم، ابن جابر، ان کے سلسلہ سند میں عمیر بن ھانی سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں میں نے حضرت معاویہؓ سے منبر پر سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا میری امت ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے دین پر قائم رہے گی۔ ان کے مخالف اور انہیں چھوڑنے والے انکا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا امر یعنی قیامت آجائے اور وہ لوگوں پر غالب ہوں گے۔

عمیر فرماتے ہیں اتنے میں مالک بن یخامر کھڑے ہوئے، انہوں نے کہا امیر المومنین! میں نے حضرت معاذؓ کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ لوگ شام میں ہوں گے تو حضرت معاویہ فرمانے لگے دیکھ لو! یہ مالک بن یخامر ہیں ان کا گمان ہے کہ وہ لوگ شام میں ہوں گے اور یہ بات انہوں نے حضرت معاذ بن جبل سے سنی ہے۔

عمیر کی سند سے غریب حدیث ہے ابن جابر ان سے نقل کرنے میں منفرد ہیں اور یہ زیادتی حضرت معاذؓ کی طرف سے ہے جو صرف اس حدیث میں محفوظ ہے۔

۶۷۶۷۔ ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، ہشام بن عمار، صدقہ بن خالد، عثمان بن ابی العاتکہ، ان کے سلسلہ سند میں عمیر بن ھانی سے بحوالہ حضرت ابوہریرہؓ روایت ہے۔ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا جو شخص کسی کام سے مسجد میں گیا تو وہ اس کا حصہ ہے۔

ہم نے عمیر کی حدیث کو اسی طرح لکھا ہے۔

۶۷۶۸۔ عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، ابواسحاق بن حمزہ، احمد بن حسین الحذاء، علی بن عبداللہ، ولید بن مسلم، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے، عمیر بن ھانی سے بحوالہ جنادہ بن ابی امیہ روایت ہے، وہ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت عبادہ بن الصامتؓ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص نیند سے بولتے بولتے بیدار ہوا اور اس نے" لا الہ الا اللّٰہ وحدہ لاشریک لہ

---

[1] المستدرک ۴/ ۱۶۷. ومسند الامام أحمد ۲/ ۱۳۳. والدر المنثور ۶/ ۵۶.

الملک وله الحمد یحیی ویمیت وهو علی کل شئی قدیر ، سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اکبر ولا حول ولا قوۃ الا بالله "، کہااور اس کے بعد رب اغفرلی، کہا، یہ فرمایا تھا یا یہ کہا تھا کہ اس نے کوئی دعا مانگی تو اس کی دعا قبول کی جائے گی، پھر اگر اس نے پختہ ارادہ کر کے وضو کر لیا اور نماز پڑھی تو اس کی نماز قبول ہوگی۔[1]

صحیح متفق علیہ حدیث ہے جو عمیر بن ھانی اور اوزاعی سے منقول ہے۔

۶۷۶۹۔ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، یعلی بن ولید عنسی ،مبشر بن اسماعیل ،ابواسحاق بن حمزہ ،محمد بن سری ،خلیل بن عمرو، ولید، اوزاعی ،ان کے سلسلہ سند میں عمیر بن ھانی سے بحوالہ جنادہ بن ابی امیہ سے بواسطہ حضرت عبادہ بن الصامت ؓ روایت ہے ،فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے لاالٰہ الا اللّٰہ وحدہ لاشریک لہ و ان محمد عبدہ ورسولہ ۔(اور یہ حضرت عیسیٰ بن مریم اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول اور وہ کلمہ ہیں جس کا القاء اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم کی طرف کیا) کی گواہی دی تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمائیں گے چاہے وہ جیسا عمل بھی کرتا رہا۔

عمیر اور اوزاعی کی صحیح متفق علیہ حدیث ہے۔

۳۱۲۔عبیدہ بن مہاجر

ان بزرگوں میں سے زاہد شخص، جھگڑوں سے دور، قبل اجر چیزوں میں سبقت کرنے والے ابوعبدرب عبیدہ بن مہاجر ہیں۔

۶۷۷۰۔ابوبکر بن مالک ،عبداللہ بن احمد بن حنبل ،حسن بن عبدالعزیز الجرومی ،ابوحفص التنیسی ،سعید بن عبدالعزیز ،ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ ابوعبدرب نے دس ہزار یا دولاکھ دینار نکالے ،وہ فرماتے تھے اگر بردا نہر سونا برسائے تو میں لوگوں میں سب سے پہلے اس کی طرف نہیں بڑھوں گا ،اور یہ کہا جائے کہ اس لکڑی میں موت ہے تو کوئی شخص مجھ سے سبقت نہیں کر سکے گا البتہ جو مجھ سے زیادہ قوی ہو۔

۶۷۷۱۔عبدالرحمن بن العباس ،ابراہیم بن اسحاق الحربی ،حسن بن عبدالعزیز ،ابومسھر ،سعید ،ان کے سلسلہ سند میں ابوعبدرب سے روایت ہے۔فرمایا اگر یہ کہا جائے کہ اس لکڑی کو ہاتھ لگانے والا مر جائے گا تو میں اس کی طرف اٹھتا یہاں تک کہ اسے ہاتھ لگاتا۔

۶۷۷۲۔ابوبکر بن مالک ،عبداللہ بن احمد بن حنبل ،حسن بن عبدالعزیز ،عبداللہ بن یوسف ،ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں ابوعبد رب غلام خرید کر انہیں آزاد کرتے تھے ،ایک دن انہوں نے ایک بوڑھی رومی عورت خریدی ، پھر اسے آزاد کر دیا۔وہ کہنے لگی مجھے کیا خبر کہ اب میں کہاں پناہ لوں گی؟ چنانچہ آپ نے اسے اپنے گھر روانہ کر دیا ،شام جب وہ مسجد سے گھر کی طرف لوٹے تو رات کا کھانا آیا ،آپ نے اس عورت کو بلا بھیجا اس نے آپ کے ہمراہ کھانا کھایا پھر اس سے رومی زبان میں گفتگو کی تو معلوم ہوا کہ وہ تو آپ کی والدہ ہے ،آپ نے اس سے اسلام کے بارے میں پوچھا ،اس نے انکار کر دیا ،آپ نے اس سے نیکی کرنے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی تھی ،ایک روز آپ اس کے پاس عصر کے بعد آئے تو آپ کو پتہ چلا کہ وہ مسلمان ہو چکی ہیں ،آپ سجدے میں گر گئے اور اسی حالت میں پڑے رہے یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔

۶۷۷۳۔ابوبکر بن محمد بن احمد بن محمد ،حسن بن محمد ،ابوزرعہ ،ابراہیم بن العلاء بن ضحاک ،ولید بن مسلم ،ابن جابر ،ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ابوعبدرب دمشق کے مالدار لوگوں میں سے تھے ،وہ آذربائیجان کی طرف بغرض تجارت نکلے ،کسی چراگاہ اور نہر کی جانب انہیں شام پڑ گئی ،وہاں پڑاؤ کیا ابوعبدرب فرماتے ہیں کہ میں نے چراگاہ کی ایک جانب سے الحمدللہ کی آواز بڑی کثرت سے سنی ،میں آواز کی طرف

۱۔صحیح البخاری ۲/ ۶۸.

لپکا، کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص گڑھے کے اندر ایک چٹائی میں لپٹا ہوا ہے۔ میں نے اسے سلام کیا اور کہا اللہ کے بندے! تو کون ہے؟ اس نے کہا ایک مسلمان آدمی ہوں، میں نے کہا تمہاری یہ کیا حالت ہو رہی ہے، فرماتے ہیں مجھ پر اللہ تعالیٰ کی ایک نعمت ہے جس کا شکر مجھ پر واجب ہے فرماتے ہیں میں نے کہا وہ کیسے جب کہ تم چٹائی میں لپٹے پڑے ہو؟

تو اس نے کہا مجھے کیا کہ میں اللہ کی تعریف نہ کروں، حالانکہ اس نے مجھے پیدا کیا اور بہت اچھا پیدا کیا، میری پیدائش و پرورش اسلام میں رکھی اور مجھے میرے ارکان میں عافیت کا لباس پہنایا اور جس چیز کے ذکر کو میں ناگوار سمجھتا یا اس کی نشر و اشاعت کو ناپسند کرتا اس پر پردہ ڈالا، اس سے بڑھ کر کون زیادہ نعمت والا ہوگا جو میری طرح اس حالت میں شام کرے، فرماتے ہیں میں نے اس سے کہا اللہ تجھ پر رحم کرے، میں چاہتا ہوں کہ تم میرے ساتھ گھر تک آؤ کیونکہ ہم یہاں ایک نہر کے پاس ٹھہرے ہوئے ہیں اس نے کہا وہ کیوں؟ میں نے کہا تاکہ آپ کو کچھ غلہ دیا جائے اور اتنا کپڑا جو چٹائی اوڑھنے سے کفایت کرے اس نے کہا مجھے کوئی ضرورت نہیں۔

ولید فرماتے ہیں میرا گمان ہے اس نے یہ کہا تھا کہ گھاس کھانے میں میرے لئے ابوعبدرب کی بات سے کفایت ہے پس میں وہاں سے لوٹا، مجھے اپنے آپ پر بہت غصہ آیا اور میں نے اسے ڈانٹا، کیونکہ میں نے دمشق میں اپنے سے زیادہ کوئی مالدار شخص نہ چھوڑا تھا اور میں اس سے بھی زیادہ کا جویا تھا، اے اللہ! میں آپ کے حضور توبہ کرتا ہوں اس برائی سے جس میں میں مبتلا ہوں، یہ رات میں نے اسی طرح گزاری، میرے بھائیوں کو میرے ارادے کی خبر نہ تھی، سحری کے وقت وہ حسب معمول چل دیئے وہ میری سواری کے پاس آئے تو میں اس پر سوار ہوا اور اس کا رخ دمشق کی طرف موڑ دیا اور میں دل میں کہنے لگا میں نے تو صدق دل سے توبہ نہیں کی، اگر میں پھر اپنی تجارت میں چل نکلوں، لوگوں نے مجھ سے پوچھا تو میں نے انہیں پورا کہہ سنایا تو انہوں نے مجھے جانے پر عتاب کیا میں نے صاف انکار کر دیا، راوی کا بیان ہے کہ ابن جابر نے فرمایا: جب وہ واپس آئے تو اپنے تمام نقدی مال کا صدقہ کر دیا اور جو بچا اسے اللہ تعالیٰ کے راستے میں لگا دیا۔

ابن جابر فرماتے ہیں میرے بعض بھائی اور دوستوں نے مجھے بتایا کہ انہوں نے فرمایا کہ میں کبھی کسی عبا فروش سے کسی عبا کی قیمت میں، جس کی قیمت سات ہو ایک دانق کم کرا کر چھ نہیں کہا کہ پیسے گھٹاؤ، جب میں نے اصرار کیا تو وہ کہنے لگا کہ تم اس بوڑھے شخص کے کتنے مشابہ ہو جو کل شام میرے پاس آیا تھا جسے ابوعبدرب کہا جاتا ہے۔ اس نے مجھ سے سات سو چادریں سات کی خریدیں اور مجھ سے ایک درہم بھی کم کرنے کو نہیں کہا، البتہ مجھ سے یہ کہا کہ یہ چادریں مجھے اٹھوا دو تو میں نے اپنے اعوان اس کے ساتھ بھیج دیئے تو وہ ان چادروں کو لشکر کے فقراء میں تقسیم کرتے گئے، یوں ان چادروں میں سے ایک بھی ان کے گھر میں نہیں گئی۔

ابن جابر فرماتے ہیں ابوعبدرب نے اپنا تمام نقدی مال صدقہ کر دیا اور اپنی جائیداد کو بھی فروخت کر کے صدقہ کر دیا، یعنی صرف دمشق میں ایک گھر رہنے دیا۔ وہ فرمایا کرتے تھے بخدا اگر تمہاری یہ نہر یعنی نہر بردا، سونا اور چاندی بہائے اور جو شخص چاہے نکلے اور جو کچھ اس سے نکلے وہ لے لے میں اس کی طرف نہ نکلوں گا، اور یہ کہا جائے کہ جو اس لکڑی کو ہاتھ لگائے گا مر جائے گا تو مجھے اس بات کی زیادہ خوشی ہوگی کہ میں اس کی طرف اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کے شوق میں اٹھوں، ابن جابر فرماتے ہیں اتفاقاً میں ایک دن ان کے پاس گیا دمشق کے وضو خانے میں وہ وضو فرما رہے تھے، میں نے علیک سلیک کیا انہوں نے جواب دیا، وہ کہنے لگے اے طویل جلدی مت کرو، چنانچہ میں ان کا انتظار کرنے لگا، وضو کر چکنے کے بعد وہ میری طرف متوجہ ہوئے میں نے کہا فرمایئے! مجھے تم سے مشورہ کرنا ہے، مجھے کیا مشورہ دیتے ہو؟ فرماتے ہیں میں نے کہا، فرمایئے، فرمایا میرا نقدی اور جائیداد کی صورت میں سارا مال ختم ہو چکا ہے صرف یہ گھر باقی ہے اسے بھی اگر میں اتنے ہزار کا بیچ دوں تو تمہاری کیا رائے ہے؟ فرماتے ہیں میں نے کہا اللہ کی قسم! مجھے یہ معلوم نہیں کہ آپ کی کتنی عمر باقی ہے اندیشہ ہے کہ آپ اپنی زندگی گزارنے کی خاطر لوگوں کے اور ان کے غلوں کے محتاج ہوں گے۔ اور آپ کے اس گھر کا ایک گوشہ جس

میں آپ رہائش پذیر ہیں، آپ کو چھپا کر لوگوں کے گھروں سے مستغنی رکھے گا، وہ فرمانے لگے تمہاری بس یہی رائے ہے؟ میں نے کہا جی ہاں، تو آپ نے فرمایا خدا کی قسم، تجھے اسی طرح کی مصیبت پہنچے، میں نے کہا وہ کیسے؟ انہوں نے کہا کہ لمبی حماقت اور اس کے پاؤں کی ایک دھاری ٹھیک تمہارے اوپر پہنچے، اے فقر والے تو مجھے ڈراتا ہے، ابن جابر فرماتے ہیں انہوں نے بہت بڑے مال میں اس مکان کو فروخت کیا، اور اسے تقسیم کر دیا، اسی کے ساتھ ان کی موت کا حادثہ پیش آیا تو لوگوں نے ان کے پاس صرف کفن کی قیمت کے بقدر مال پایا

ابن جابر فرماتے ہیں ان کے پاس سے ایک شخص گزرا جسے آپ پسند کرتے تھے، آپ نے فرمایا کیا تم فلاں نہیں ہو؟ اس نے کہا فلاں ہی ہوں، اللہ تعالیٰ آپ کی حالت کو درست رکھے، کیا بات ہے؟ آپ نے فرمایا مجھے تمہارے متعلق یہ بات پہنچی ہے کہ تم چار ہزار دینار بڑھاتے ہو، فرمایا بے وقوف ہے جس کے پاس عقل ہے اور نہ مال۔

وہ حضرت معاویہ بن ابی سفیانؓ سے سنداً روایت کرتے ہیں، عبدالرحمٰن اور عبدالجبار کے ناموں سے موسوم تھے ان کا نام قسطنطین تھا۔

۶۷۷۴۔ مخلد بن جعفر، جعفر الفریابی، ہشام بن عمار، صدقہ بن خالد، عبدالرحمٰن بن زید بن جابر، ان کے سلسلہ سند میں ابوعبدرب سے روایت ہے، فرمایا میں نے حضرت معاویہؓ سے دمشق کے منبر پر فرماتے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ دنیا میں صرف آزمائش اور فتنہ باقی رہ گئے ہیں، عمل تو ایک برتن کی طرح ہے جو اس کا اوپر کا حصہ عمدہ ہو تو نیچے والا بھی اچھا ہوتا ہے اور جب بالائی حصہ ناپاک ہو تو نیچے والا بھی ناپاک ہو جاتا ہے۔[1]

اسے ولید بن مسلم نے حضرت ابن عباسؓ سے اسی طرح نقل کیا ہے جبکہ حضرت معاویہ سے صرف ابوعبدرب نے روایت کیا ہے۔

۶۷۷۵۔ محمد بن علی بن حبیش، محمد بن عبدوس بن کامل، منصور بن ابی مزاحم، یزید بن یوسف، ثابت بن ثوبان، ان کے سلسلہ سند میں ابوعبد رب سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں میں نے حضرت معاویہؓ کو فرماتے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ نہ تو مغلوب ہوتے ہیں نہ دھوکا کھاتے ہیں اور جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں اسے دین کی سمجھ عطا فرماتے ہیں۔[2]

اس روایت کو ثابت، ابوعبدرب سے نقل کرنے میں منفرد ہیں۔

۶۷۷۶۔ مخلد بن جعفر، جعفر الفریابی، سلیمان بن عبدالرحمٰن، محمد بن شعیب، فاروق الخطابی، ابومسلم الکشی، سلیمان بن احمد الواسطی، ولید بن مسلم، سلیمان بن احمد، موسیٰ بن سہل الجونی، ہشام بن عمار، صدقہ بن خالد، احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، محمد بن مصطفیٰ، عمر بن عبد الواحد، عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر، عبیدہ، ابومہاجر، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ حضرت معاویہؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ ایک شخص برے کام کرتا تھا۔ اس نے ستانوے قتل کئے سب کو ظلماً ناحق قتل کیا تھا، وہ ایک پادری کے پاس آیا اور کہا، اس کمینے شخص نے ہر برائی کا ارتکاب کیا ہے سو جانوں کا ناحق قتل بھی کیا ہے کیا اس کے لئے توبہ کا کوئی راستہ ہے؟ راہب نے کہا تمہارے لئے توبہ کی کوئی گنجائش نہیں، چنانچہ اس نے راہب کو بھی ٹھکانے لگا دیا، پھر دوسرے کے پاس آیا اس سے بھی وہی گفتگو کی تو اس نے بھی یہی کہا کہ تمہاری توبہ کیونکر ہو سکتی ہے، اس کا کام بھی تمام کر دیا، پھر تیسرے کے پاس آیا اس سے بھی وہی کہا جو پہلے دو سے کہا تھا تو اس نے بھی سابقہ لوگوں کی طرح جواب دیا چنانچہ اس پر بھی ہاتھ صاف کر دیئے۔

۱۔ تاریخ بغداد ۱/۲۷۴. وتاریخ ابن عساکر ۶/۴۱۲. واتحاف السادۃ المتقین ۸/۱۱۱. وکنز العمال ۳۰۹۹۹.

۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۹/۳۷۰. ومجمع الزوائد ۱/۸۴، ۱۸۳. والجامع الکبیر ۵۱۲۶. وکنز العمال ۲۹۸۲۶.

پھر ایک راہب کے پاس آیا اس سے کہا کہ اس کمینے نے کوئی برائی نہیں چھوڑی، سو خون کیے اور وہ بھی ناحق، کیا کوئی توبہ کی صورت ہے؟ تو وہ کہنے لگا اگر میں یہ کہوں کہ اللہ تعالیٰ کسی توبہ کرنے والے کی توبہ قبول نہیں کرتے تو میں جھوٹ کہوں گا، یہاں آؤ، یہ گرجا میں کچھ لوگ عبادت میں لگے ہوئے ہیں، تم بھی ان کے ساتھ مل کر اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول ہو جاؤ، چنانچہ وہ شخص توبہ تائب ہو کر نکلا، ابھی راستے میں ہی تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف ایک فرشتہ روح قبض کرنے کے لئے بھیجا، اتنے میں رحمت اور عذاب کے فرشتے بھی آپہنچے، جن میں جھگڑا ہو گیا اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف ایک فرشتہ بھیجا جس نے ان سے کہا جس گرجے کی طرف یہ زیادہ قریب ہے انہیں میں سے شمار ہوگا، تو جب ناپا گیا تو وہ توبہ کرنے والوں کے گرجے کے زیادہ قریب تھا، یوں اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت فرما دی

یہ روایت عبیدہ بن عبدرب، حضرت معاویہؓ سے نقل کرنے میں اکیلے ہیں جبکہ ایک جماعت نے قتادہ سے بواسطہ حضرت ابو بکر صدیقؓ ابو سعید خدری سے روایت کی ہے اور ابن عائذ نے مقدام بن معدی کرب سے نقل کی ہے اور ابن انعم نے ابو عبدالرحمٰن الحبلی سے بواسطہ ابن عمرو روایت کی ہے اور ابن لھیعہ نے عبیدہ اللہ بن مغیرہ سے بواسطہ ابو زمعہ بلوی نقل کی ہے جبکہ ابن جریج نے یزید بن یزید سے بواسطہ مکحول حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے۔

۳۱۳۔ یزید بن مرثد[۱]

انہی لوگوں میں سے زیادہ گریہ وزاری کرنے والے یزید بن مرثد ہیں۔

۶۷۷۔ ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، احمد بن اسحاق، ابو یحییٰ الرازی، محمد بن مہران، ولید بن مسلم، عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر، ان کے سلسلہ کلام میں ہے کہ میں نے یزید بن مرثد سے کہا، کیا بات ہے کہ میں نے کبھی آپ کی آنکھ کو خشک ہوتے نہیں دیکھا؟ فرمانے لگے تمہیں اس سوال سے کیا غرض؟ میں نے کہا امید ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی اس سے فائدہ پہنچائیں گے، فرمایا اے میرے بھائی مجھے اللہ تعالیٰ نے دھمکایا ہے کہ اگر میں نے نافرمانی کی تو اللہ تعالیٰ جہنم میں قید کر دیں گے تب بھی میں اس بات کا مستحق تھا کہ میری آنکھ خشک نہ ہو، فرماتے ہیں میں نے ان سے کہا کیا آپ اپنی خلوت میں بھی ایسے ہی ہوتے ہیں وہ کہنے لگے تمہاری اس سوال کیلئے غرض؟ میں نے کہا، ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ مجھے اس سے فائدہ پہنچائے۔

انہوں نے فرمایا اللہ کی قسم! یہ بات تو مجھے اس وقت بھی پیش آتی ہے جب میں اپنے گھر والوں کے پاس راحت حاصل کرنے جاتا ہوں۔ چنانچہ میرے اور میری مراد کے درمیان یہ بات حائل ہو جاتی ہے۔ اسی طرح جب میرے سامنے کھانا رکھا جاتا ہے تب بھی یہی صورت پیش آتی ہے۔ میرے اور کھانے کے درمیان حائل ہو جاتی ہے، حالت بایں جا رسید کہ میری بیوی رو کر کہنے لگی: ہائے افسوس! میں تمہارے ساتھ دنیا کی زندگی میں اس طویل غم میں مخصوص ہوئی جس میں میری آنکھ ٹھنڈی نہ ہوئی۔

۶۷۸۔ محمد بن احمد بن محمد، احمد بن موسیٰ بن اسحاق، ابی، محمد بن ادریس، سلیمان بن شرحبیل، حاتم بن شفی ابی فروہ ھمدانی ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے یزید بن مرثد کو فرماتے سنا کہ بنی اسرائیل کا ایک گریہ زار شخص کہا کرتا تھا اے اللہ! مجھے اپنے عذاب کے ذریعے ادب مت سکھائیو! اور اپنے حیلہ میں میرے ساتھ تدبیر نہ کی جیو! اور آپ کو راضی کرنے میں مجھ سے جو کوتاہی ہو اس میں مواخذہ نہ فرمائیو، میری خطا بہت بڑی ہے سو مجھے بخش دیجئے، میرا عمل تھوڑا ہے اسے قبول فرمائیے، جیسے آپ چاہیں گے ویسا ہی میرا سوال ہوگا، اور جب میں کسی کام کا ارادہ کروں تو آپ کا ارادہ ہی کارگر ہوگا، کوئی ایسی اچھی چیز نہیں جس کی وجہ سے میں آپ سے اور آپ

۱۔ التاریخ الکبیر ۸/ت ۳۳۲۲. والجرح ۹/ت ۱۲۲۵. وتهذیب الکمال ۷۰۴۷. (۲۳۹/۳۲).

کی مدد سے مستغنی ہوں، اور نہ کوئی برائی آپ پر غالب آسکتی ہے اور نہ کوئی ایسی چیز ہے جسے میں ترجیح دوں اور وہ آپ کی قدرت سے نکل جائے تو میری نجات کیسے ہوگی؟

یہ نجات صرف آپ کے ہاں سے ملے گی۔ اے انبیاء کے پروردگار، اتقیاء کے والی، کرامت کے مرتبہ کو پیدا کرنے والے، ایسا جدید جو پرانا نہ ہو، ایسا حفیظ جو بھلایا نہ جائے، ہمیشہ رہنے والی ذات جسے فنا نہیں، تو زندہ ہے موت سے پاک، بیدار، سوتا نہیں، میں نے آپ کے ذریعے آپ کی معرفت پائی اور آپ کے ذریعے آپ تک ہدایت پائی، اگر آپ نہ ہوتے تو میں کیسے جان سکتا کہ آپ کون ہے آپ بلند شان اور عظیم مرتبہ والے ہیں۔

۶۷۷۹۔ سلیمان بن احمد، احمد بن المعلی، ہشام بن عمار، یحییٰ بن حمزہ، وضین بن عطاء، ان کے سلسلہ سند میں یزید بن مرثد سے روایت ہے کہ ابو درداءؓ نے حضرت معاویہ سے کہا اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم لوگوں کے رزق میں سے جو چیز گھٹاتے ہو اسی کے مثل زمین سے گھٹ جاتا ہے۔

۶۷۸۰۔ محمد بن احمد بن ابراہیم، نے اپنی کتاب میں ذکر کیا کہ احمد بن ہارون، احمد بن منصور، محمد بن وھب، سوید بن عبدالعزیز، وضین بن عطاء، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ولید بن عبدالملک نے یزید بن مرثد کو والی بنانے کا ارادہ کیا۔ یہ بات یزید بن مرثد کو پہنچی تو انہوں نے الٹی پوستین (کھال کی قمیص) پہنی، کھال کو پیٹھ پر اور اون کو باہر کی طرف کر دیا، اپنے ہاتھ میں ایک چپاتی اور گوشت دار ہڈی لی اور بغیر چادر، ننگے سر بغیر جوتے اور موزے کے باہر نکل آئے، بازار میں چلتے چلتے روٹی اور گوشت کھانے لگے۔ کسی نے ولید سے کہا کہ یزید بن مرثد ذہنی توازن کھو بیٹھے ہیں اور جو کچھ انہوں نے کیا اس کی اطلاع دی چنانچہ ولید نے انہیں چھوڑ دیا۔

یزید بن مرثد حضرت معاذ بن جبلؓ، حضرت ابو درداءؓ اور ابو ذرؓ سے سنداً روایت کرتے ہیں۔

۶۷۸۱۔ سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ہیثم بن خارجہ، عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر، وضین بن عطاء، ان کے سلسلہ سند میں یزید بن مرثد سے روایت ہے وہ حضرت معاذ بن جبلؓ سے نقل کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا اس وقت تک عطیات لیتے رہو جب تک وہ عطیات ہوں اور جب دین پر رشوت ستانی شروع ہو جائے تو چھوڑ دو، اور تم لوگ اسے چھوڑنے والے نہیں، تمہیں فقر و حاجت روک رہے ہوتے ہیں، خبردار اس کی چکی پھر رہی ہے سوائے کتاب اللہ کے ساتھ پھیراؤ جہاں پھرے، بے شک کتاب اور سلطان افتراق کریں گے سو تم کتاب سے جدا نہ ہونا، عنقریب تم پر ایسے حکمران مسلط ہوں گے جو اپنے حق میں فیصلے کریں گے مگر تمہارے حق میں ناانصافی سے کام لیں گے، اگر تم ان کے حکم سے روگردانی کروگے تو وہ تمہیں قتل کر دیں گے اور اگر ان کی بات مانو گے تو وہ تمہیں گمراہ کر دیں گے۔

لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! ہم کیا کریں؟ آپ نے فرمایا جیسے عیسیٰ علیہ السلام کے صحابہ نے کیا، آروں سے چیرے گئے لکڑیوں (صلیب) پر لٹکائے گئے، اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی موت اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی زندگی سے بہتر ہے۔[1]

حضرت معاذ کی سند سے غریب حدیث ہے جسے ان سے صرف یزید نے اور یزید سے وضین نے روایت کیا ہے اور اسحاق بن راھویہ نے سوید بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے بواسطہ یزید روایت کیا ہے جس میں وضین کا ذکر نہیں۔

۶۷۸۲۔ سلیمان بن احمد بن مسعود، عمرو بن ابی سلمہ، صدقہ بن عبداللہ، وضین بن عطاء، ان کے سلسلہ سند میں یزید بن مرثد سے بحوالہ

---

[1] المعجم الكبير للطبراني ۲۸۱/۴. والسنن الكبرى للبيهقي ۳۵۹/۶. والمعجم الصغير للطبراني ۲۶۴/۱. والمطالب العالية ۴۴۰۸. وأمالي الشجري ۲۶۲/۲. وتاريخ بغداد ۳۹۸/۳. ومجمع الزوائد ۲۳۸/۵. وكنز العمال ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۵۰۸۱.

حضرت ابودرداءؓ روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر کہنے لگا دین کے محفوظ رکھنے، مضبوط بنانے اور باندھ کر رکھنے کا کیا طریقہ ہے؟ آپ نے فرمایا اور اپنی مٹھی کو بند کیا، اپنے رب کی خالص عبادت کرو، نماز پنجگانہ کو قائم کرو، مال کی زکوٰۃ دو، جس سے تمہارے دل پاک ہوں گے، رمضان کے روزے رکھو، بیت اللہ کا حج کرو، تو تم اپنے رب کی جنت میں چلے جاؤ گے۔[۱]

یزید کی سند سے غریب حدیث ہے جسے وضین نقل کرنے میں منفرد ہیں۔

۶۷۸۳۔ سلیمان بن احمد، محمد بن یزداد الثوری، ولید بن شجاع، محمد بن حمزہ الرقی، خلیل بن مرۃ، وضین بن عطاء، ان کے سلسلہ سند میں یزید بن مرثد سے بواسطہ حضرت ابوذر، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے فرمایا داؤد علیہ السلام نے فرمایا اے پروردگار! آپ کے بندوں کا آپ پر کیا حق ہے جب وہ آپ کے گھر کی زیارت کریں؟ کیونکہ ہر زیارت کرنے والے کا، جس کی زیارت کی جائے حق ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے داؤد! مجھ پر ان کا یہ حق ہے کہ میں دنیا میں انہیں عذاب نہ دوں اور جب وہ مجھ سے ملیں تو ان کی بخشش کردوں۔[۲]

وضین اور یزید کی سند سے غریب حدیث ہے ہم نے صرف محمد بن حمزہ کی خلیل سے روایت کردہ حدیث لکھی ہے۔

۳۱۴۔ شفی بن ماتع الاصبحی[۳]

شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ان میں سے حنفی عامل شفی بن ماتع الاصبحی ہیں۔

۶۷۸۴۔ عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، عبداللہ بن صالح، ابن لھیعہ، قیس بن رافع، ان کے سلسلہ سند میں شفی الاصبحی سے روایت ہے، فرماتے ہیں اس امت پر ہر چیز کے خزانے کھول دیئے جائیں گے یہاں تک کہ ان پر حدیث کے خزائن کھولے جائیں گے۔

۶۷۸۵۔ ابومحمد بن حیان، ابن ابی عاصم، حسین بن حسن، ابن المبارک، ابن لھیعۃ، عیاش بن عباس، شمیم بن بیتان، ان کے سلسلہ سند میں شفی الاصبحی سے روایت ہے، فرماتے ہیں جسکی گفتگو زیادہ ہوگی اس کی غلطیاں بھی زیادہ ہوں گی۔

۶۷۸۶۔ ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید، ابن وھب، ابراہیم بن نشیط، عمار بن سعد، ان کے سلسلہ سند میں شفی الاصبحی سے روایت ہے، فرماتے ہیں گناہ کا چھوڑنا توبہ کے طلب کرنے سے زیادہ آسان ہے۔

۶۷۸۷۔ محمد بن احمد بن ابراہیم نے اپنی کتاب میں نقل کیا ہے محمد بن ایوب، ابراہیم بن موسیٰ، ابن المبارک، یحییٰ، ایوب، عبیداللہ بن زحر، شجرہ ابی محمد، ان کے سلسلہ سند میں شفی سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ دو آدمیوں کے کندھے نماز میں تو ملے ہوتے ہیں لیکن دونوں کے درمیان زمین و آسمان جتنا فرق ہوتا ہے اور وہ دونوں اپنے روزے رکھنے کے گھر میں ایک ہوتے ہیں لیکن ان دونوں کے روزہ رکھنے میں زمین آسمان کے برابر تفاوت ہوتا ہے۔

۶۷۸۸۔ سلیمان بن احمد نے املا کرایا ابویزید القراطیسی نے ۲۸۰ میں بیان کیا، اسد بن موسیٰ، اسماعیل بن عیاش، ثعلبہ بن مسلم خثمی، ایوب بن بشیر عجلی، ان کے سلسلہ سند میں شفی بن ماتع الاصبحی سے بواسطہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے۔ آپ نے فرمایا چار شخص اپنے عذاب کی وجہ سے اہل جہنم کو تکلیف پہنچائیں گے وہ گرم کھولتے پانی اور آگ میں بھاگتے ہوئے موت اور ہلاکت کو پکار رہے

۱۔ نصب الرایة ۲/۳۲۷.

۲۔ الدر المنثور ۱/۲۲۱. وکنز العمال ۱۲۳۹۳

۳۔ طبقات ابن سعد ۷/۵۱۳. والتاریخ الکبیر ۴/ت ۲۷۵۳. والجرح ۴/ت ۱۷۰۴. وتھذیب الکمال ۲۷۶۴. (۱۲/۵۴۳) والاصابة ۲/ت ۴۰۱۷.

ہوں گے، اہل جہنم ایک دوسرے سے کہیں گے ان لوگوں کو کیا ہوا کہ انہوں نے اپنی تکلیف کی وجہ سے ہمیں بھی ایذاء میں مبتلا کر رکھا ہے۔

آپ نے فرمایا: ان میں سے ایک شخص وہ ہوگا جس پر انگاروں کا تابوت بند کیا ہوا ہوگا، اور ایک شخص اپنی انتڑیوں کو گھسیٹ رہا ہوگا، اور ایک شخص کے منہ سے پیپ اور خون بہہ رہا ہوگا، اور ایک شخص اپنا گوشت کھا رہا ہوگا، تابوت والے سے کہا جائیگا: دور ترین شخص کی کیا حالت ہے کہ اس نے ہمیں اس تکلیف و عذاب کے باوجود ایذاء میں مبتلا کر رکھا ہے؟ وہ کہے گا کہ وہ بعید ترین شخص مر گیا ہے اور اس کی گردن میں لوگوں کے مال ہیں۔

پھر جو انتڑیاں گھسیٹ رہا ہے اس سے کہا جائے گا، اس بعید ترین شخص کی کیا حالت ہے کہ اس نے ہمیں اس تکلیف و مصیبت میں ڈال رکھا ہے؟ وہ کہے گا کہ یہ دور ترین شخص اس بات کی پروا نہ کرتا تھا کہ پیشاب کہاں لگا ہے، اسے دھوتا نہیں تھا، پھر اس سے کہا جائیگا جس کے منہ سے پیپ اور خون بہہ رہا ہوگا اس خیانت کرنے والے کی کیا حالت ہے۔ جس نے ہمیں اس عذاب کے ساتھ مزید ایذیت میں پھنسا رکھا ہے؟ وہ کہے گا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور یہ شخص جب کسی بات کی طرف متوجہ ہوتا تھا تو اس سے ایسے ہی لذت اٹھاتا تھا جیسے جماع سے، پھر گوشت کھانے والے سے کہا جائے گا: اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور ترین شخص کی کیا حالت ہے۔ جس نے ہمیں اس عذاب کے باجود ایذیت میں ڈال رکھا ہے؟ وہ کہے گا: یہ دور ترین شخص لوگوں کا گوشت کھایا (یعنی غیبت) کرتا تھا۔[۱]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی اسناد کے ساتھ صرف شفی نے روایت کیا ہے، اسماعیل بن عیاش اس میں منفرد ہیں، شفی کے بارے میں اختلاف ہے، بعض نے کہا وہ صحابی ہیں، اسی روایت کو مروان بن معاویہ نے اسماعیل بن عیاش سے اسی طرح روایت کیا ہے کہ اسکی گردن میں لوگوں کے اموال ہوں گے، جن کے لئے اس نے وفا چھوڑی اور نہ ادائیگی، فرماتے ہیں وہ ایسی بات کا قصد کرتا تھا جو انتہائی فحش اور خبیث ہوتی تھی، فرماتے ہیں وہ لوگوں کا گوشت کھاتا اور چغلی کرتا تھا۔

۶۷۸۹۔ عبداللہ بن محمد، ابراہیم بن علی السندی، محمد بن عبداللہ بن یزید المقری، مروان بن معاویہ بن اسماعیل بن عیاش نے اسی سند کے ساتھ بیان کیا ہے۔ شفی حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص، ابوہریرہ سے مسنداً روایت کرتے ہیں۔

۶۷۹۰۔ حبیب بن حسن، عمر بن حفص السدوسی، عاصم بن علی، لیث بن سعد، ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، بکر بن مضر، ابوعمرو بن حمدان، عبداللہ بن محمد بن شیرویہ، اسحاق بن راھویہ، سوید بن عبدالعزیز، قرۃ بن عبدالرحمٰن، ابی قبیل، ان کے سلسلہ سند میں شفی الاصحی سے بحوالہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص روایت ہے۔ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے آپ کے دست مبارک میں دو کتابیں تھیں، آپ نے فرمایا جانتے ہو! یہ کیا کتابیں ہیں؟ لوگوں نے کہا نہیں یارسول اللہ! آپ ہی بتا دیجئے، آپ نے دائیں طرف والوں کو فرمایا: یہ رب العالمین کی طرف سے ایک کتاب آئی ہے جس میں اہل جنت کے اور ان کے آباء واجداد اور ان کے قبیلوں کے نام ہیں، پھر دوسروں کی طرف متوجہ ہوئے ان میں نہ کچھ اضافہ ہوگا اور نہ ان میں سے کوئی کم ہوگا اور جو کتاب آپ کے دائیں ہاتھ میں تھی اس کے متعلق فرمایا: یہ رب العالمین کی جانب سے کتاب آئی ہے اس میں اہل نار کے اور ان کے آباء واجداد اور قبائل کے نام درج ہیں، پھر دوسروں کی طرف متوجہ ہوئے کہ ان میں نہ کوئی زیادہ ہوگا اور نہ کبھی کم ہوگا۔

اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا، اگر معاملہ پہلے سے ہو چکا تو ہم عمل کس لئے کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا سیدھے اور قریب قریب رہو، اس لئے کہ جو جنتی ہے اس کا خاتمہ اہل جنت پر ہوگا چاہے وہ جو بھی عمل کرے اور جہنمی کا خاتمہ اہل جہنم کے عمل پر ہوگا چاہے وہ جو بھی عمل کرے، پھر آپ نے دونوں ہاتھ بند کر لئے، اس کے بعد آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندوں (کی تقدیروں سے)

۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۳۲/۷. والترغیب والترھیب ۲۰۵/۲. ومجمع الزوائد ۲۰۸/۱. واتحاف السادة المتقین ۴۷۹/۷، ۵۳۸. وکنز العمال ۴۳۹۷۹.

فارغ ہو گیا اور دائیں ہاتھ سے اشارہ فرمایا کہ ایک گروہ جنت میں اور بائیں ہاتھ سے اشارہ کر کے فرمایا کہ ایک فریق دوزخ میں جائے گا۔

یہ لیث کے الفاظ ہیں۔[۱]

۶۷۹۱۔ عبداللہ بن جعفر اسماعیل بن عبداللہ، عبداللہ بن صالح، لیث بن سعد، حیوۃ بن شریح، ان کے سلسلہ سند میں شفی سے بحوالہ حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاد سے واپسی جہاد کرنے کی طرح ہے۔[۲]

۶۷۹۲۔ سلیمان بن احمد، طاہر بن سعید بن قیس، سعید بن ابی مریم، ابن لھیعۃ، یزید بن عمرو، ان کے سلسلہ سند میں شفی الاصبحی نے بحوالہ حضرت عبداللہ بن عمرو روایت ہے فرماتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک ہزار مثالیں سمجھی ہیں۔

۶۷۹۳۔ عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، عبداللہ بن صالح، لیث بن سعد، ولید بن ابی الولید، ان کے سلسلہ سند میں شفی الاصبحی سے بواسطہ حضرت ابوہریرہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے۔ آپ نے فرمایا قیامت کے روز تین آدمی آئیں گے ایک جرأت مند قاتل دوم سخی، سوم قاری، اس کے بعد لمبی حدیث ذکر کی۔ اس روایت کو حیوۃ بن شریح نے ولید بن ابی ولید سے بواسطہ عقبہ بن مسلم شفی سے روایت کیا ہے۔

۶۷۹۴۔ علی بن حمید الواسطی، بشر بن موسیٰ، محمد بن مقاتل، عبداللہ بن مبارک، حیوۃ بن شریح، ولید بن ابی ولید ابوعثمان مدنی، عقبہ بن مسلم ان کے سلسلہ سند میں شفی الاصبحی سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں وہ مدینہ منورہ میں داخل ہوئے تو وہاں کیا دیکھتے ہیں کہ ایک شخص کے پاس بہت سے لوگ بھیڑ کئے کھڑے ہیں، معلوم کرنے پر پتہ یہ چلا کہ یہ حضرت ابوہریرہؓ ہیں اس کے بعد طویل حدیث ذکر کی۔

۳۱۵۔ رجاء بن حیوہ[۳]

انہی نیک لوگوں میں سے وہ فقیہ ہیں جو بہت سمجھانے والے، بڑے مہمان نواز، خلفاء اور امراء کے مشیر رجاء بن حیوہ ابو المقدام ہیں۔

۶۷۹۵۔ سلیمان بن احمد، محمد بن عبید بن آدم عسقلانی، احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، ابوعمیر رملی، ضمرہ، ابن شوذب، مطر الوراق، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے رجاء بن حیوہ سے افضل کوئی شامی شخص نہیں دیکھا۔

۶۷۹۶۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوسعید الاشج، ابواسامہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ ابوعون جب اپنے کسی پسندیدہ آدمی کا ذکر کرتے تو رجاء بن حیوہ کا نام لیتے۔

۶۸۹۷۔ ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، محمد بن عبدالعزیز بن ابی رزمہ، نضر بن شمیل، ابن عون، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے تین آدمیوں جیسا کوئی نہیں دیکھا، گویا کہ وہ ایک دوسرے سے مل اور جڑ گئے ہیں، عراق میں ابن سیرین، حجاز میں قاسم بن محمد اور شام میں رجاء بن حیوہ۔

۶۸۹۸۔ سلیمان بن احمد، ابوزرعہ دمشقی، عبید بن ابی سائب، ابی، ان کے سلسلہ سند میں ہے، فرماتے ہیں میں نے اچھے طریقے سے

۱۔ سنن الترمذی ۲۱۴۱. ومسند الامام أحمد ۱۶/۲. ومشکاة المصابیح ۹۶. والدر المنثور ۳/۶. وکنز العمال ۵۲۶.

۲۔ سنن أبی داؤد ۲۴۸۷. ومسند الامام احمد ۱۷۴/۲. والسنن الکبری للبیهقی ۲۸/۹. ومشکاة المصابیح ۳۸۴. وکنز العمال ۱۰۶۰۸.

۳۔ طبقات ابن سعد ۴۵۴/۷. والتاریخ الکبیر ۳/ت ۱۰۶۲. والجرح ۲۲۶۶/۳. والکاشف ۳۰۸/۱. وتهذیب الکمال ۱۸۹۰ (۱۵۱/۹).

نماز ادا کرنے والا کوئی شخص رجاء بن حیوۃ سے بڑھ کر نہیں دیکھا۔

۶۷۹۹۔سلیمان بن احمد، ابراہیم بن محمد بن عون، محمد بن مصفی، بقیہ، عبدالرحمٰن بن عبداللہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ رجاء بن حیوۃ کندی نے عدی بن عدی اور معن بن منذر سے ایک دن کہا جبکہ آپ ان دونوں کو نصیحت کر رہے تھے، تم دونوں اس بات کو دیکھ لو جس پر قائم رہتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے ملنا پسند کرتے ہو، اسے اسی وقت اختیار کرلو اور اس بات میں بھی غور کرلو جس پر اللہ تعالیٰ کے حضور آنے سے ناپسند کرتے ہو ابھی سے اسے ترک کردو۔

۶۸۰۰۔احمد بن اسحاق، ابن ابی العاصم ابوعمیر، ضمرۃ بن ابی سلمہ، علاء بن رؤبۃ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں مجھے رجاء بن حیوۃ سے کوئی کام تھا، میں نے ان کے بارے میں پوچھا تو لوگوں نے کہا وہ سلیمان بن عبدالملک کے پاس ہیں۔

فرماتے ہیں میں ان سے ملا تو انہوں نے فرمایا، آج امیر المومنین نے ابن موہب کو عہدہ قضاء پر فائز کیا ہے، اگر مجھے عہدہ سنبھالنے اور اپنے قبر کے گڑھے کی طرف لیجائے جانے میں اختیار ملتا تو میں گڑھے کی طرف جانے کو پسند کرتا، میں نے کہا کہ لوگ کہتے ہیں کہ آپ نے انہیں اس کا مشورہ دیا ہے؟ فرمایا لوگوں نے سچ کہا ہے، میں نے عوام الناس کے لئے دیکھا اس کے لئے نہیں

۶۸۰۱۔ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ہارون بن معروف، ضمرۃ، رجاء بن ابی سلمہ، ابوعبید مولی سلیمان، ان کے سلسلہ سند میں ہے، فرماتے ہیں میں رجاء بن حیوۃ کو سوائے دو شخصوں کے کسی کو لعنت کرتے نہیں سنا، ان میں سے ایک یزید بن المھلب ہے۔

۶۸۰۲۔ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، سوار بن عبداللہ، سالم بن نوح، محمد بن ذکوان، ان کے سلسلہ سند میں رجاء بن حیوۃ سے روایت ہے، فرمایا میں سلیمان بن عبدالملک کے ساتھ کھڑا تھا اور مجھے اس کے ہاں قدر و منزلت حاصل تھی اتنے میں ایک شخص آیا جس نے رجاء بن حیوۃ کا ذکر کیا کہ وہ بہت اچھے کردار والے ہیں، پھر اس نے سلام کیا اور کہا: اے رجاء! آپ اس شخص کی آزمائش ہیں اور اسکی نزدیکی میں ہلاکت ہے اے رجاء! تم نیکی کا حکم اور ضعیف کی مدد ضرور کرنا، اے رجاء خوب جان لو، جسے بادشاہ کے پاس مقام و مرتبہ حاصل ہو اور وہ کسی ایسے انسان کی حاجت برآری کرے جو اپنی ضرورت پیش کرنے کی قدرت نہیں رکھتا تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملے گا کہ اس کے قدم حساب کے لئے جمے ہوئے ہوں گے۔

اے رجاء! خوب سمجھ لو، جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی حاجت برآری میں لگا رہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت کو پورا کرتے ہیں، اے رجاء یہ بھی جان لو! اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بہترین عمل وہ خوشی ہے جو تم کسی مسلمان کو پہنچاؤ پھر وہ شخص گم ہوگیا، ان کا گمان تھا کہ یہ خضر علیہ السلام ہیں۔

۶۸۰۳۔ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، عمر بن شیبہ، ہارون بن معروف، ضمرۃ، ان کے سلسلہ سند میں رجاء بن ابی سلمہ سے روایت ہے فرماتے ہیں یزید بن عبدالملک بیت المقدس آئے، انہوں نے رجاء بن حیوۃ سے درخواست کی کہ وہ ان کے ساتھ رہیں، آپ نے انکار کردیا اور معافی کے خواستگار ہوئے، تو عقبہ بن وساح نے ان سے کہا بے شک اللہ تعالیٰ آپ کے مرتبہ سے نفع پہنچائے گا، تو رجاء بن حیوہ نے فرمایا جو لوگ تمہاری مراد ہیں وہ چل بسے، تو عقبہ نے ان سے کہا کہ لوگ ایسے ہیں کہ جب ان کے کوئی قریب ہوتا ہے تو پھر اس پر سوار ہو جاتے ہیں تو رجاء نے فرمایا میں بھی اس بات کی امید کرتا ہوں کہ جس چیز کی میں ان کے لئے دعا کرتا ہوں وہ ان کو کافی رہے گی۔

۶۸۰۴۔ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، حسن بن عبدالعزیز، ابومسھر، عون بن حکیم، ولید بن سائب، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ رجاء بن حیوۃ نے ہشام بن عبدالملک کو لکھا: اے امیر المومنین! مجھے یہ اطلاع پہنچی ہے کہ آپ غیلان اور صالح کو قتل کرنا چاہتے ہیں اور اس بارے میں کچھ تردد کر رہے ہیں اللہ کی قسم! اے امیر المومنین! ان دونوں کو قتل کرنا دو ہزار رومیوں اور ترکیوں کے قتل کرنے سے

افضل ہے۔

۶۸۰۵۔سلیمان بن احمد، احمد بن اسماعیل الصفار دیلی، ہارون بن زید بن ابی الزرقاء، ابی، سہیل بن ابی حزم قطعی، ابن عون، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے لوگوں میں سے کسی کو اہل اسلام کے لئے بلند امید، قاسم بن محمد، محمد بن سیرین اور رجاء بن حیوہ سے بڑھ کر نہیں پایا۔

۶۸۰۶۔ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عبدالعزیز الجروی، ضمرہ، یحیٰ بن ابی عمرو الشیبانی، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ رجاء بن حیوہ، عصر کی تاخیر کے اور ظہر اور عصر کے درمیان پڑھنے کے قائل تھے۔

۶۸۰۷۔ابومحمد بن حیان، قاسم بن فورک، علی بن سہل، ضمرۃ، ابراہیم بن ابی عبلہ، انکے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں ہم لوگ عطاء خراسانی کے پاس بیٹھتے تھے، وہ مختلف دعائیں کرتے تھے، ایک دن وہ غائب ہوگئے تو ایک مؤذن شخص اذان کہنے لگا تو رجاء بن حیوہ نے اس کی آواز کو ناپسند کیا، رجاء بن حیوہ نے فرمایا یہ کون ہے؟ تو اس نے کہا میں ابوالمقدام ہوں، آپ نے فرمایا خاموش رہو ہم اہل خیر کے علاوہ دوسروں سے خیر کی بات سننے کو ناپسند کرتے ہیں۔

۶۸۰۸۔ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عبدالعزیز الجروی، ضمرۃ، ان کے سلسلہ سند میں رجاء سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں بردباری عقل سے بلند ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے آپ کو اس سے موسوم فرمایا ہے۔

۶۸۰۹۔ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، حسن بن عبدالعزیز، ابوحفص یعنی عمرو بن ابی سلمہ، سعید یعنی عبدالعزیز وہ کسی انسان کا ذکر کر رہے تھے کہ اس نے خواب میں دیکھا کوئی ابدال فوت ہوگیا ہے اور رجاء بن حیوہ نے اس کی جگہ دوسرے آدمی کا نام لکھا ہے۔

۶۸۱۰۔ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ہارون بن معروف، ضمرہ، رجاء بن ابی سلمہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ عقبہ بن وساج نے رجاء بن حیوہ سے کہا، اگر آپ میں دو خصلتیں نہ ہوتیں تو آپ ہی کامل مرد ہوتے، رجاء نے کہا، وہ کیا ہیں؟ تو عقبہ نے کہا تمہارے بھائی تمہارے پاس چل کر آتے ہیں تم ان کے پاس نہیں جاتے، دوم تم نے اپنے جانوروں کی رانوں میں رجاء نام نشان لگا رکھا ہے قبیلہ کا نشان کافی تھا، رجاء نے اس سے کہا تمہارا یہ کہنا کہ میں اپنے بھائیوں کے پاس چل کر نہیں جاتا وہ میرے پاس چل کر آتے ہیں تو کئی بار ایسا ہوا ہے کہ انہوں نے مجھ سے نماز میں جلدی کرائی ہے، رہا تمہارا یہ کہنا کہ میں نے جانوروں پر نام کا نشان لگا رکھا ہے سو میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا کہ کسی آدمی کا نام اس کے جانوروں کی رانوں پر ہو۔

۶۸۱۱۔احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، ابوعمیر، ضمرۃ، ابن ابی جمیلہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے رجاء بن حیوہ کو الوداع کہا کہ ابومقدام اللہ تعالیٰ آپ کی حفاظت کرے، آپ نے فرمایا اے ھانی اللہ تعالیٰ سے حفاظت کا نہیں بلکہ ایمان کی حفاظت کا سوال کرو۔

۶۸۱۲۔عبدالرحمٰن بن العباس، ابراہیم بن اسحاق الحربی، اسحاق بن ابراہیم، حسین بن محمد، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، حجاج، مسعودی، ابوعتبہ، ان کے سلسلہ سند میں رجاء بن حیوہ سے روایت ہے فرمایا جس بندہ نے موت کا ذکر کثرت سے کیا تو اس نے حسد اور فرحت کو ترک کر دیا۔

۶۸۱۳۔ابی، ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید، ابن وھب، نافع بن یزید، ابو مالک، ابوعجلان، ان کے سلسلہ سند میں رجاء بن حیوہ سے روایت ہے، فرمایا وہ اسلام کیا ہی اچھا ہے جسے ایمان مزین کر دے۔

۶۸۱۴۔ابن لھیعۃ، ابن عجلان، ان کے سلسلہ سند میں رجاء بن حیوہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہا جاتا ہے کہ وہ اسلام کیا ہی شاندار ہے جسے ایمان مزین کر دے، وہ ایمان کس قدر اچھا ہے جسے تقویٰ چمک دار بنا دے، وہ تقویٰ کیا ہی خوب ہے جسے علم سجا دے، اور وہ علم کیا

ہی بہتر ہے جسے حلم و بربادی چار چاند لگا دے، اور وہ حلم کیا ہی عمدہ ہے جسے نرمی وشفقت مزین کردے۔

رجاء بن حیوۃ اس حدیث کی عبداللہ بن عمرو سے ابودرداء، ابوامامہ، معاویہ، اور جابرؓ سے مسنداً روایت کرتے ہیں۔ عبدالرحمٰن بن غنم، عبادہ بن نسی، عبدالملک بن مروان، رواد کاتب المغیرہ اور حضرت ام درداءؓ سے روایت کرتے ہیں۔

۶۸۱۵۔ عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، عبداللہ بن صالح، لیث بن سعد، اسحاق بن عبدالرحمٰن، ان کے سلسلہ سند میں رجاء بن حیوہ سے روایت ہے، وہ اپنے والد سے وہ حضرت عبداللہ بن عمرو سے نقل کرتے ہیں، آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھوڑی سی دین کی سمجھ بوجھ بہت سی عبادت گزاری سے بہتر ہے، آدمی کے لئے فقیہ ہونا کافی ہے جب وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہو، اور جو اپنی رائے پر خوش ہو اس کا جاہل ہونا کافی ہے، لوگوں کی دو قسمیں ہیں مؤمن اور جاہل، مومن کو تکلیف نہ پہنچاؤ اور جاہل کے ساتھ پڑوس مت رکھو۔[۱]

رجاء کی غریب حدیث ہے جسے اسحاق بن اسید نقل کرنے میں منفرد ہیں، رجاء سے صرف ان کے بیٹے نے روایت کی ہے۔

۶۸۱۶۔ محمد بن احمد بن حسن الیمانی، محمد بن عبداللہ بن حسن، محمد بن بکیر، ابوالاحوص، محمد بن عبیداللہ، عبدالملک بن ابی مالک، ان کے سلسلہ سند میں رجاء بن حیوۃ سے روایت ہے، فرماتے ہیں حضرت ابودرداءؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اہل علم کا جانا، علم کا ختم ہو جانا ہے۔

اسی طرح انہوں نے عبدالملک بن ابی مالک سے نقل کیا ہے جبکہ سوید بن سعید نے ابوالاحوص سے عبدالملک بن عمیر کے حوالے سے روایت کیا ہے۔

۶۸۱۷۔ حسن بن علی الوراق، یحییٰ بن محمد، محمد بن الفتح الحبلی، یعقوب بن ابراہیم، احمد بن یحییٰ الجلاب، محمد بن حسن ھمدانی، سفیان ثوری، عبدالملک بن عمیر، ان کے سلسلہ سند میں رجاء بن حیوۃ سے روایت ہے۔ وہ حضرت ابودرداءؓ سے وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا علم تو سیکھنے سے حاصل ہوتا ہے اور بُردباری کی صفت تحمل مزاجی سے آتی ہے جو خیر کا متلاشی ہو اسے خیر وبھلائی دی جاتی ہے اور شر سے بچنے کی کوشش سے اسے بچایا جاتا ہے اور وہ شخص بلند درجات میں سکون پذیر نہ ہوگا میں تم سے جنت کی بابت نہیں کہتا، جس نے کہانت (غیب دانی کا دعویٰ) سیکھی یا تیروں سے تقسیم کی یا پرندے کے اڑنے سے فال لی، جو اسے سفر سے روک دے۔[۲]

ثوری کی عبدالملک سے روایت کردہ غریب حدیث ہے اس میں محمد بن حسن منفرد ہیں۔

۶۸۱۸۔ ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، روح بن عبادہ، سلیمان بن احمد، محمد بن حسن بن کیسان، حبان بن ہلال، مھدی بن میمون، محمد بن ابی یعقوب، ان کے سلسلہ سند میں رجاء بن حیوۃ حضرت ابوامامہؓ سے نقل کرتے ہیں فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غزوے کا ارادہ فرمایا، میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میرے لئے اللہ تعالیٰ سے شہادت کی دعا فرما دیجئے، آپ نے فرمایا اے اللہ! انہیں سلامت رکھ اور مال غنیمت سے مالا مال فرما، چنانچہ ہم نے جہاد کیا جس میں ہم سلامت رہے اور مال غنیمت حاصل کیا، پھر آپ نے دوسرے غزوہ کا ارادہ فرمایا، میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میرے لئے اللہ تعالیٰ سے شہادت کی دعا فرمائیے، آپ نے فرمایا اے اللہ! انہیں سلامت رکھ اور مال غنیمت سے مستفید فرما، چنانچہ ہم نے جہاد کیا جس میں ہم سلامت رہے اور مال غنیمت حاصل کیا پھر آپ نے تیسرا غزوہ تیار فرمایا، میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میں دوبار آپ کی خدمت میں شہادت کی دعا کرانے آیا، آپ نے فرمایا اے اللہ!

۱۔ التاریخ الکبیر ۱/ ۳۸۱. وکشف الخفا ۲/ ۱۴۶. والاسرار المرفوعة ۲۶۲. وکنز العمال ۲۸۷۹۴. ۲۸۹۲۲.

۲۔ فتح الباری ۱/ ۱۶۱. واتحاف السادة المتقين ۱/ ۹۱، ۲۷. والعلل المتناهية ۱/ ۶۷، ۲/ ۲۲۳. والدر المنثور ۵۱. وتاريخ بغداد ۵/ ۲۰۱. ۹/ ۱۲۷. والأحاديث الصحيحة ۳۴۲.

انہیں سلامت رکھ اور مال غنیمت سے مالا مال فرما، سو ہم نے جہاد کیا اور مال غنیمت بھی حاصل کرلیا۔
پھر میں آپ کے پاس چوتھی بار حاضر ہوا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی عمل تاکید فرمائیں جس پر عمل کر کے مجھے نفع حاصل ہو؟ آپ نے فرمایا تم روزے رکھا کرو کہ اس جیسا عمل کوئی نہیں، چنانچہ حضرت ابوامامہ خود اور ان کی بیوی اور ان کا خادم ہمیشہ روزے کی حالت میں پائے جاتے، اور جب دن میں ان کے گھر آگ سلگتی یا دھواں اٹھتا دیکھا جاتا تو لوگ سمجھ جاتے کہ ان کے گھر کوئی مہمان آیا ہے، فرماتے ہیں اس کے بعد میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے آپ نے ایک بات کا حکم دیا جس پر عمل کر کے مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے مجھے فائدہ پہنچایا، یا رسول اللہ! اب کی بار کوئی دوسرا حکم تلقین فرمائیں جس پر عمل کے بعد اللہ تعالیٰ مجھے نفع بخشیں، ابوامامہ! جان لو تم اللہ تعالیٰ کے لئے جو سجدہ بھی کرتے ہو تو اسکی وجہ سے تمہارا ایک درجہ بلند ہوتا اور ایک گناہ معاف ہوتا ہے۔[1]

اس روایت کو محمد بن ابی یعقوب سے شعبہ نے نقل کیا ہے انہوں نے ابونصر سے انہوں نے رجاء سے۔

۶۸۱۹۔ ابوبکر بن خلاد، محمد بن یونس، عبدالصمد بن عبدالوارث، شعبہ، محمد بن عبداللہ بن ابی یعقوب، ابونصر، ان کے سلسلہ سند میں رجاء بن حیوہ سے حضرت ابوامامہ کے حوالہ سے روایت ہے، فرمایا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے کہا یا رسول اللہ! مجھے کسی ایسے عمل کا حکم دیں جو مجھے جنت میں داخل کرے؟ آپ نے فرمایا تم روزے رکھا کرو، اس کے برابر کوئی عمل نہیں، دوسری مرتبہ پھر میں آپ کے پاس آیا، آپ نے فرمایا تم روزے رکھا کرو اس کے برابر کوئی عمل نہیں۔[2]

اس روایت کو امام احمد بن حنبل نے عبدالصمد سے بحوالہ شعبہ نقل کیا ہے اور ابونصر اس کے مشابہ ہیں کہ وہ یحییٰ بن ابی کثیر ہوں کیونکہ انہوں نے رجاء بن حیوۃ سے نقل کیا ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ وہ علی بن ابی حملہ ہوں اس واسطے کہ ان کی کنیت ابونصر ہے اور واصل مولی بن عیینہ نے محمد بن ابی یعقوب سے بحوالہ رجاء نقل کیا ہے۔

۶۸۲۰۔ ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی سلمہ، روح بن عبادہ، ہشام، واصل مولی ابن عیینہ، محمد بن ابی یعقوب، ان کے سلسلہ سند میں رجاء بن حیوہ سے بحوالہ حضرت ابوامامہؓ روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غزوہ کی تیاری کی، میں آپ کے پاس آیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے لئے شہادت کی دعا فرما دیجئے، آپ نے فرمایا اے اللہ! انہیں سلامت رکھ اور مال غنیمت سے مالا مال فرما، اس کے بعد مہدی کی حدیث کی طرح پوری حدیث ذکر کی۔

اور امام احمد بن حنبل اور دیگر کبار، روح، ہشام، واصل سے نقل کرتے ہیں اور عبدالرزاق وغیرہ نے ہشام، محمد سے بغیر واصل کے روایت کیا ہے۔

۶۸۲۱۔ عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ، جواد یعنی ابن مجالد، انکے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں رجاء بن حیوہ حضرت معاویہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرمائیں اس کو دین کی سمجھ عطا فرماتے ہیں۔

ابن عون نے رجاء بن حیوہ سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

---

[1] مسند الامام أحمد ۲۴۸/۵، ۲۴۹، ۲۵۵، ۲۵۸. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۰۸/۸. وصحیح ابن حبان ۹۲۹. والمصنف لعبد الرزاق ۷۸۹۹. ومجمع الزوائد ۷۸۹۹. وتاریخ ابن عساکر ۴۲۰/۶.

[2] سنن النسائی ۱۶۵/۴، ۱۶۶. ومسند الامام أحمد ۲۴۹/۵. وصحیح ابن حبان ۹۲۹، ۹۳۰. وکنز العمال ۲۳۶۳۸، ۲۳، ۲۴۲۷۵.

۶۸۲۲۔سلیمان بن احمد، یحییٰ بن صاعد، محمد بن منصور الجواز مکی، یحییٰ بن ابی الحجاج، عیسیٰ بن سنان، ان کے سلسلہ سند میں رجاء بن حیوہ سے روایت ہے، وہ حضرت جابر بن عبداللہؓ سے نقل کرتے ہیں ان سے کسی نے کہا کیا آپ لوگ سنتے تھے کہ کچھ گناہ ایسے بھی ہیں جو کفر، شرک اور نفاق کا درجہ رکھتے ہوں؟ آپ نے فرمایا معاذ اللہ لیکن ہم کہتے تھے کہ گنہگار مسلمان۔

۶۸۲۳۔ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، محمد بن عمار الموصلی، معافی بن عمران، سلیمان بن ابی داؤد، ان کے سلسلہ سند میں رجاء بن حیوہ سے بحوالہ عبدالرحمٰن بن غنم سے حضرت عمر بن الخطابؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی واضح ایمان تک اس وقت تک نہیں پہنچ سکتا جب تک جھوٹ اور مزاح کو چھوڑ نہ دے تو وہ سچا ہے اور جب جھگڑے کو ترک کردے تو وہ برحق سچا آدمی ہے۔[۱]

اسے خالد بن حیان، محمد بن عثمان قرشی نے سلیمان سے اسی طرح نقل کیا ہے

۶۸۲۴۔ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، محمد بن ابی بکر، عمر بن علی، محمد بن عجلان، ان کے سلسلہ سند میں رجاء بن حیوہ سے، رواد کاتب المغیرہ سے رایت ہے کہ امیر معاویہ نے مغیرہؓ کو لکھا کیا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز کے بعد بات چیت کرتے تھے؟ تو حضرت مغیرہ نے ان کی طرف لکھا، بے شک حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہونے کے بعد دو کلمات کہتے تھے۔" لاالہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ، لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیئ قدیر، اللھم لامانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذاالجد منک الجد "اس روایت کو قاسم بن معن نے اور دوسرے لوگوں میں سلیمان بن بلال نے محمد بن عجلان سے روایت کیا ہے۔

۶۸۲۵۔ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، ولید بن مسلم، ثور بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں رجاء بن حیوہ سے بحوالہ کاتب المغیرہ، حضرت مغیرہؓ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا اور موزے کے اوپر اور نیچے مسح فرمایا۔

رجاء کی غریب حدیث ہے جسے ان سے صرف ثور نے نقل کیا ہے۔

۶۸۲۶۔سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ہارون بن معروف، عبداللہ بن وھب، حارث بن نبھان، محمد بن سعید، ان کے سلسلہ سند میں رجاء بن حیوہ سے بحوالہ جنادہ بن ابی امیہ، حضرت عبادہ بن الصامتؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عاقلہ (قاتل کے خویش واقارب) پر اعتراف کرنیوالے کی کسی بات کو حجت قرار مت دو۔[۲]

۶۸۲۷۔ابوبکر الطلحی، عبید بن غنام، ابوبکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ، ابوفروۃ بن یزید بن سنان، ابوعبید الحاجب فرماتے ہیں، میں نے ایک شیخ سے مسجد حرام میں کہتے سنا کہ حضرت ابودرداءؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہر چیز کی ابتدا ہوتی ہے اور نماز کی ابتدا تکبیر تحریمہ ہے سو اس کی حفاظت کیا کرو۔[۳]

ابوعبید فرماتے ہیں میں نے یہ روایت رجاء بن حیوہ کے سامنے بیان کی، آپ نے فرمایا مجھ سے یہ روایت حضرت ام درداءؓ نے حضرت ابودرداء کے حوالہ سے بیان کی تھی، رجاء کی غریب حدیث ہے ان سے صرف ابوفروہ نے ابوعبید کے حوالہ سے نقل کی ہے۔

۳۱۶۔مکحول الشامی[۴]

ان میں سے امام فقیہ روزہ دار، جن سے لوگ مذاق کرتے تھے، اہل شام کے امام ابوعبداللہ مکحول ہیں۔

۱۔ المعجم الصغیر للطبرانی ۲/۷۲. ومجمع الزوائد ۱/۵۸، ۹۲. ۱/۳۰۲. وفتح الباری ۱/۵۷. واتحاف السادۃ المتقین ۷/۵۳۰. وتخریج الاحیاء ۳۸۰. وکنز العمال ۱۰۴. والترغیب والترھیب ۳/۵۹۴.

۲۔ سنن الدارقطنی ۳/۱۷۸. ومجمع الزوائد ۶/۳۰۱.

۳۔ المصنف لابن ابی شیبۃ ۱/۳۰۷. والمطالب العالیۃ ۴۴۱۰. ومجمع الزوائد ۲/۱۰۳. وتاریخ جرجان ۳۵۹.

۴۔ طبقات ابن سعد ۷/۴۵۳. والتاریخ الکبیر ۸/ت۲۰۰۸. والجرح ۸/ت ۱۸۶۷. والمیزان ۴/ت ۸۷۴۹. وتھذیب الکمال ۶۱۶۸. (۲۸/۴۶۴)

۶۸۲۸۔احمد بن جعفر بن حمدان ،عبد اللہ بن احمد بن حنبل ،ابی ،عمر بن ایوب موصلی ،مغیرہ بن زیاد ،ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے روایت ہے فرمایا جسے اس کا علم نفع نہ دے تو اس کی جہالت اسے نقصان پہنچاتی ہے۔قرآن مجید پڑھو وہ تمہیں روکے گا اور اگر نہ روکے تو گویا تم نے قرآن پڑھا ہی نہیں۔

۶۸۲۹۔ابو عبد اللہ احمد بن اسحاق ،ابو بکر بن ابی عاصم ،عباس بن ولید بن صبح دمشق ،مروان بن محمد ،عبد ربہ ابن صالح ،ان کے سلسلہ سند میں روایت ہے ،فرماتے ہیں مکحول میرے پاس اس بیماری میں تشریف لائے جس میں ان کی وفات ہوئی تھی تو کسی نے ان سے کہا ابو عبد اللہ! اللہ تعالیٰ آپ کی عافیت کو بہتر بنائے؟ آپ نے فرمایا اس ذات کے ساتھ مل جانا ،جس سے معافی کی امید ہے اس بقاء سے بہتر ہے جس کے شر سے امن نہیں اور بعض نے اس کا اضافہ کیا ہے انسانی شیاطین اور ابلیس اور اس کا لشکر ۔

۶۸۳۰۔ابی ،ابراہیم بن محمد بن حسن ،احمد بن سعید الحمصی ،بقیہ ،ابو ثوبان ،کسی ابو عبدرب سے سنا وہ مکحول کو کہہ رہے تھے اے ابو عبد اللہ! کیا آپ جنت سے محبت کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کون جنت سے محبت نہیں کرتا ،اور فرمایا موت سے محبت کرو اس لئے کہ تم موت سے پہلے جنت کو ہرگز نہ دیکھ سکو گے۔

۶۸۳۱۔ابو حامد بن جبلہ ،محمد بن اسحاق ،ابو جعفر المخزومی ،نصر بن المغیرہ ،سفیان ،ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ابن منبہ نے مکحول کی طرف لکھا ،آپ ایسے شخص ہیں کہ اسلام کے بارے میں جو ظاہری علم ہے اس کے شرف سے مشرف ہیں ،اب آپ اسلام کے باطنی علم کو محبت اور قرب سے طلب کرتے ہیں۔

۶۸۳۲۔ابو حامد بن جبلہ ،محمد بن اسحاق ،داؤد بن رشید ،ولید بن مسلم ،علی بن حوشب ،ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے مکحول کو فرماتے سنا ،میں اس (شہر دمشق میں) آیا اور مجھے کچھ علم نہ تھا ،میرا خیال ہے انہوں نے کہا تھا کہ زیادہ علم رکھنے والا کوئی نہ تھا ،تو وہاں کے باسیوں نے مجھ سے کچھ نہ پوچھا یہاں تک کہ وہ علم چلا گیا۔

۶۸۳۳۔ابو حامد بن جبلہ ،محمد بن اسحاق جوہری ،ہارون بن معروف ،ضمرہ ،رجاء بن ابی سلمہ ،ابو رزین ،ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ جب لوگوں نے تقدیر کے متعلق مکحول سے بکثرت سوال کئے تو میں نے دل میں کہا میں بھی ان سے اس کے متعلق ضرور پوچھوں گا ،میں نے کہا آپ اس شخص کے متعلق کیا کہتے ہیں جس پر قرض ہے اور اس کا سہارا فقط ایک باندھی ہے ،کیا وہ اس سے عزل کرے گا؟ آپ نے فرمایا وہ ایسا نہ کرے ،ایسا نہ کرے ،اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے جو جان پیدا کرنی ہے وہ پیدا ہو کر رہے گی ،اس پر کوئی حرج نہیں وہ ایسا نہ کرے۔

۶۸۳۴۔احمد بن اسحاق ،احمد بن عمرو بن الضحاک ،الحوطی ،ولید بن مسلم ،ابو عمرو بن کثیر ،محمد بن مہاجر ،برکۃ الازدی ،ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے مکحول کو وضو کرایا پھر ان کے پاس ایک تولیہ لایا تو آپ نے اس سے پونچھنے سے انکار کر دیا اور اپنے کپڑے کے ایک گوشے سے چہرہ کو پونچھا اور فرمایا وضو ایک برکت ہے میں چاہتا ہوں کہ وہ برکت میرے اپنے کپڑے سے باہر نہ جائے۔

۶۸۳۵۔سلیمان بن احمد ،ابو عبد الملک احمد بن ابراہیم القرشی ،ابراہیم ،عبد اللہ بن العلاء بن زید ،ابی ،زہری ،ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں علماء چار ہیں ،مدینہ میں سعید بن المسیب ،کوفہ مین عامر الشعبی ،بصرہ میں حسن بن ابی الحسن اور شام میں مکحول۔

۶۸۳۶۔ابو حامد بن جبلہ ،محمد بن اسحاق ،ابو ہمام السکونی ،سوید بن عبد العزیز ،نعمان بن منذر ،ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے روایت ہے فرماتے ہیں ،میں اور زہری آپس میں ملے تو ہم نے تیمم کے متعلق مذاکرہ کیا ،زہری فرمانے لگے کہ بغلوں تک مسح ہے میں نے کہا ،آپ نے یہ قول کس سے اخذ کیا ہے؟ فرمایا اللہ تعالیٰ کی کتاب سے ،اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے پس دھوؤ اپنے چہروں اور ہاتھوں کو (مائدہ۔۶) تو اس سے پورا ہاتھ مراد ہے ،میں نے کہا اللہ تعالیٰ کا تو یہ بھی ارشاد ہے: چور مرد اور عورت کی یہ سزا ہے کہ ان کے ہاتھ کاٹو ،(مائدہ۔۳۸)

تو ہاتھ کہاں سے کاٹا جائے گا ؟ یوں میں اس بحث میں ان پر غالب رہا۔

۶۸۳۷۔سلیمان بن احمد، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، حضرمی، احمد بن یونس، معقل بن عبید اللہ الجزری، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے روایت ہے کہ ان کے پاس ایک آدمی آیا وہ کہنے لگا ابو عبداللہ! اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اے ایمان والو! تم اپنی جانوں کی خبر لو، جب تم ہدایت پر ہوتو گمراہ آدمی تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ (مائدہ ۔۱۰۵)

آپ نے فرمایا اے بھتیجے! اس آیت کی تاویل ابھی تک نہیں آئی، جب وعظ کہنے والا ڈر جائے اور جسے وعظ کیا جائے وہ انکار کرے، تو اس وقت تم اپنی خبر لو، تم اگر ہدایت یافتہ ہوتو گمراہ آدمی تمہیں کچھ ضرر نہیں پہنچا سکتا، اے بھتیجے! اب ہم وعظ کرتے ہیں اور وعظ ہی ہم سے سنا جاتا ہے۔

۶۸۳۸۔قاضی محمد بن احمد بن ابراہیم، ابن ابی عاصم، دحیم، ولید بن مسلم، ابن جابر، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے روایت ہے، فرمایا علم صرف اس شخص سے حاصل کیا جائے جس کی طلب کی گواہی دی جائے۔

۶۸۳۹۔احمد بن اسحاق، عبداللہ بن سلیمان بن الاشعث، میسب بن واضح، ابواسحاق الفزاری، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے روایت ہے، فرماتے ہیں عہدۂ قضاء قبول کرنے کے مقابلہ میں میری گردن اتار دی جائے یہ بات مجھے زیادہ پسند ہے اور عہدۂ قضاء بیت المال کے مقابلہ میں مجھے زیادہ محبوب ہے۔

۶۸۴۰۔ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، عبید اللہ بن سعد زہری، حجاج بن محمد، اسماعیل بن عیاش، تمیم بن عطیہ العنسی، ان کے سلسلہ سند میں فرماتے ہیں۔ میں نے بار ہا مکحول کو فرماتے سنا کہ وہ فارسی میں نادانم یعنی مجھے معلوم نہیں، کہا کرتے تھے۔

۶۸۴۱۔ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، ابی، احمد بن محمد بن حسن، ایوب بن محمد الوزان، معمر بن سلیمان، ابوالمہاجر، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے روایت ہے، فرمایا جن لوگوں کے دل نرم ہوں ان کے گناہ بھی کم ہوا کرتے ہیں۔

۶۸۴۲۔ابو محمد بن حیان، ابو یعلی، غسان بن ربیع، عبدالرحمٰن بن ثابت بن ثوبان، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ان کے والد مکحول کو فرماتے سنا جو شخص کسی نیک آدمی سے محبت کرتا ہے تو گویا وہ اللہ تعالیٰ سے محبت کرتا ہے اور جو شخص علم سیکھنے گیا تو وہ لوٹنے تک جنت کے راستے پر ہیں۔

۶۸۴۳۔علی بن ہارون، جعفر الفریابی، قتیبہ بن سعید، عبدالوہاب الثقفی، برد، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے روایت ہے کہ وہ پیر اور جمعرات کو روزہ رکھا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش بھی سوموار کو ہوئی، آپ مبعوث بھی سوموار کو ہوئے اور وفات بھی سوموار کے دن فرمائی، انسانوں کے اعمال بھی سوموار اور جمعرات کے دن پیش کیے جاتے ہیں۔

۶۸۴۴۔ابو محمد بن حیان، احمد بن روح، احمد بن محمد، علی بن مخلد، ابو عبداللہ الشامی، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے روایت ہے فرمایا جس نے کسی رات کو اللہ تعالیٰ کی یاد سے زندہ کیا تو وہ صبح کے وقت ایسا ہوگا کہ گویا آج اس کی ماں نے اسے جنا۔

۶۸۴۵۔احمد بن اسحاق، عبداللہ بن سلیمان بن الاشعث، محمود بن خالد، عمر بن عبدالواحد، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے روایت ہے فرماتے ہیں جس نے ”استغفر اللّٰہ الذی لاالٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ“ کہا تو اس کے گناہ بخش دیے جائیں گے اگرچہ وہ میدان جنگ سے بھاگا ہو۔

۶۸۴۶۔ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی عمر بن ایوب، مغیرہ بن زیاد، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ دو آنکھوں کو عذاب نہیں چھوئے گا، ایک وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے اشکبار ہوئی اور دوسری وہ آنکھ جو مسلمانوں کی پشت پناہی کی خاطر بیدار رہی ہو۔

۶۸۴۷۔ابوبکر بن مالک ،عبداللہ بن احمد ،ابی ،حسن بن عبداللہ بن سعید ،ابن ابی داؤد ،ابراہیم بن حسن مقسمی ،حجاج ،سعید بن عبدالعزیز ، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے روایت ہے ،فرماتے ہیں مؤمن ہلکے پھلکے نرم ہوتے ہیں جیسے سدھایا ہوا اونٹ جسے کھینچا جائے تو چل پڑتا ہے اور اگر چٹان پر بھی بٹھایا جائے تو بیٹھ جاتا ہے۔

۶۸۴۸۔احمد بن اسحاق ،عبداللہ بن سلیمان ،علی بن خشرم عیسیٰ بن یونس ،اوزاعی ،ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں اگر چہ جماعت کے بارے میں فضیلت ہے لیکن سلامتی تنہائی میں ہے۔

۶۸۴۹۔ابوبکر الاجری ،جعفر بن محمد الفریابی ،ہشام بن عمار ،صدقہ بن خالد ،عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر ،ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں ،میں نے مکحول کو فرماتے سنا قیامت آنے سے پہلے لوگوں میں عالم شخص مردار گدھے سے زیادہ بدبودار ہوگا۔

۶۸۵۰۔ابی ،ابوالحسن بن ابان ،ابوبکر بن عبید ،محمد بن حسن ،محمد بن جعفر المدائنی ،بکر بن خنیس ،ابوعبداللہ الشامی ،ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے روایت ہے فرماتے ہیں فرائض کی سب سے افضل عبادت بھوکا اور پیاسا رہنا ہے۔

بکر فرماتے ہیں کہا جاتا ہے کہ بھوکا پیاسا آدمی نصیحت کی بات کو زیادہ سمجھتا ہے اور اس کا دل نرمی کی طرف تیزی سے جاتا ہے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ کھانے کی کثرت بہت سی بھلائیوں کو روک دیتی ہے۔

۶۸۵۱۔ابی ،احمد بن محمد بن عمر ،ابوبکر الاموی ،ابوجعفر الکندی ،سلم بن سلم البلخی ،ابوحبیب الموصلی ،ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے روایت ہے ،فرماتے ہیں حضرت یحییٰ اور عیسیٰ علیہ السلام کی ملاقات ہوئی ،حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یحییٰ علیہ السلام سے ہنس کر مصافحہ کیا تو یحییٰ علیہ السلام نے ان سے کہا اے میرے خالہ زاد بھائی ،میں آپ کو ایسا ہنستا دیکھ رہا ہوں گویا کہ آپ امن میں ہیں؟ تو عیسیٰ علیہ السلام فرمانے لگے اے میرے خالہ زاد بھائی! کیا بات ہے میں آپ کو تیوری چڑھا دیکھ رہا ہوں گویا کہ آپ ناامید ہیں؟ تو اللہ تعالیٰ نے دونوں کی طرف وحی بھیجی کہ تم میں سے مجھے وہ شخص زیادہ محبوب ہے جو اپنے ساتھی کے ساتھ خوش مزاجی سے پیش آئے۔

۶۸۵۲۔عثمان بن محمد بن عثمان ،محمد بن عمرو البغدادی ،محمد بن اسماعیل سلمی ،ابوصالح ،معاویہ بن صالح ،علاء بن حارث ،ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے روایت ہے ،فرماتے ہیں چار چیزیں انسان کے لئے فائدہ مند اور تین چیزیں اس کے لئے وبال ہیں ،بہرکیف چار چیزیں جس میں ہونگی اسے فائدہ پہنچائیں گی ،وہ شکر ،ایمان ،دعا اور استغفار ہے ،اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”اگر تم ایمان لے آؤ اور شکر گزاری کرو تو اللہ تعالیٰ تمہیں عذاب دیکر کیا کرے گا“ نیز اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اللہ تعالیٰ انہیں عذاب دینے والا نہیں دراں حالیکہ وہ استغفار کرنے والے ہوں۔اسی طرح ارشاد ہے اگر تمہاری دعا نہ ہوتی تو (اللہ تعالیٰ) میرا رب تمہاری پرواہ نہ کرتا“

اور وہ تین چیزیں جو اس کے لئے وبال ہیں وہ ناحق تدبیر ،بغاوت اور عہد شکنی ہے ،حق تعالیٰ کا ارشاد ہے ”جس نے عہد شکنی کی تو اس کا وبال اسی پر پڑے گا“ نیز ارشاد ہے برے لوگوں کا مکر انہی کو لے ڈوبتا ہے ،اے لوگو تمہاری بغاوت خود تمہارے لئے نقصان دہ ہے (یونس۔۲۳)

۶۸۵۳۔عبداللہ بن محمد ،جعفر بن عبداللہ بن الصباح ،ابوعمرو الدوری ،ایوب بن مبارک الحنفی ،ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے روایت ہے فرماتے ہیں قبیلہ کی ایک عبادت گزار عورت تھی جس کا نام فارعہ بنت مستورد تھا ،وہ کھڑے ہو کر عبادت کر رہی تھی کیا دیکھتی ہے کہ ابلیس ایک پتھر پر سجدہ ریز ہے اور اس کے آنسو رخساروں پر ایسے بہہ رہے ہیں جیسے کوئی بچہ چیخ رہا ہو ،انہوں نے اس سے کہا: اے ابلیس! تمہیں اتنے لمبے سجدہ سے کیا فائدہ؟ تو وہ کہنے لگا: اے شیخ کی بیٹی نیک خاتون! مجھے امید ہے کہ جب اللہ تعالیٰ اپنی قسم پوری کر لیں گے تو مجھے جہنم سے نکال لیں گے ،ابوعمرو الدوری فرماتے ہیں دیکھو ابلیس کو اپنے رب کی رحمت سے اتنی امید ہے تو ہمیں کیسی ہونی چاہیئے جبکہ ہم اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں۔

۶۸۵۴۔ محمد بن محمد بن عبداللہ بن الجرجانی، ابوجعفر محمد بن عبدالرحمٰن الاصفہانی الارزیانی، نیشاپور میں، احمد بن مھران، عمر بن سعید دمشق، محمد بن شعیب بن شابور نعمان بن منذر، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی تفسیر میں روایت ہے کہ جو تم سے بھول چوک ہو جائے اس میں تم پر کوئی حرج نہیں، لیکن وہ باتیں جن کا تم دل سے قصد کرو اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے (احزاب۔۵) فرمایا کہ خطا کا گناہ ان سے ہٹادیا، اور قصد وارادہ پر مغفرت کو رکھا۔

۶۸۵۵۔ ابوبکر بن محمد بن عبداللہ المقری، عبداللہ بن محمد بن عمران، محمد بن احمد، حسن بن محمد، ابوزرعہ، عبید بن جنادہ، عطاء بن مسلم، ابوعبد الرحمٰن دمشقی، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے روایت ہے، فرماتے ہیں ایک دفعہ حضرت سلیمان علیہ السلام بالوں کے تخت پر تھے۔ آپ کے ساتھ آپ کے اصحاب تھے، اچانک آپ نے ہوا کو حکم دیا تو ہوا نے اٹھالیا انسان اور جن آگے چلنے لگے، پرندے اوپر سایہ کرنے لگے کیا دیکھتے ہیں کہ ایک کسان راستے کے کنارے پر ہل چلا رہا تھا، کہنے لگا! اگر سلیمان بن داؤد میرے پاس ہوتے تو میں ان سے تین باتیں کرتا تو اللہ تعالیٰ نے سلیمان بن داؤد کی طرف وحی بھیجی کہ کسان کے پاس جاؤ، فرماتے ہیں حضرت سلیمان گھوڑے پر سوار ہو کر اس کے پاس آئے، اور فرمایا اے کسان! میں سلیمان ہوں، جو بات تم کہنا چاہتے ہو کہو! وہ کہنے لگا، آپ کو اس کا علم کیسے ہوا کہ میں کچھ کہنے کا ارادہ رکھتا ہوں، فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے خبردار کر دیا ہے۔

وہ کہنے لگا میں اس کی گواہی دیتا ہوں، کہنے لگا بخدا صرف یہ بات ہے کہ میں نے آپ کو اس نعمت میں دیکھا جس میں آپ ہیں تو میں نے کہا اللہ کی قسم! اے سلیمان! اس لذت میں ہیں جس کی لذت کل تھی، اور نہ انعام کرنے والے کی نعمت میں ہے اور میں جس مشقت میں ہوں اور جس کی تھکن میں ہوں دونوں برابر ہیں نہ سلیمان اس لذت کو محسوس کر سکتے ہیں جو گزر گئی اور نہ جو تکلیف میں برداشت کر رہا تھا اس کو پا سکتا ہوں۔

اور دوسری بات جو میں نے کہی، حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہا وہ کیا ہے تو اس نے کہا میں نے کہا تھا کہ سلیمان علیہ السلام اور میں مرنے والے ہیں، آپ نے فرمایا تم نے سچ کہا لیکن میں نے کہا تھا کہ اے سلیمان میں نے ایسی بات کہی جس سے اپنے دل کو آرام پہنچایا، میں نے کہا تھا سلیمان کو جو کچھ دیا گیا اس کے متعلق ان سے سوال ہوگا اور مجھ سے کچھ سوال نہ ہوگا، فرماتے ہیں سلیمان علیہ السلام اپنے گھوڑے پر ہی سجدے میں گر پڑے اور رو کر کہنے لگے، اے رب! اگر آپ ایسے سخی نہ ہوتے جو بخل نہیں کرتا تو میں آپ سے سوال کرتا کہ آپ نے جو کچھ مجھے دیا ہے اسے لے لیں، فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی بھیجی، اے سلیمان اپنا سر اٹھاؤ، میں اپنے کسی بندے پر جو بھی ایسی نعمت کو جو رضامندی کا ذریعہ ہو تو اس پر حساب نہیں لیتا۔

۶۸۵۶۔ عمر بن احمد بن عثمان الواعظ، عبداللہ بن عبدالرحمٰن، عبداللہ بن محمد الاموی، عمر بن سعید دمشقی، سعید بن عبدالعزیز، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ داؤد علیہ السلام کی دعا ہے: اے وہ ذات جو کوے کے بچوں کو انکے گھونسلے میں رزق پہنچانے والی ہے اور یہ اس وجہ سے کہ کوا جب بچے دیتا ہے تو وہ سفید ہوتے ہیں وہ جب انہیں دیکھتا ہے تو ان سے نفرت کرتا ہے وہ بچے اپنا منہ کھولتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کی طرف مکھیاں بھیجتا ہے جو ان کے منہ میں داخل ہو جاتی ہیں تو یہ مکھیاں ان بچوں کے سیاہ ہونے تک ان کی غذا رہتی ہے جب وہ سیاہ ہو جاتے ہیں تو مکھیاں ختم ہو جاتی ہے یوں کوا ان کی طرف لوٹ آتا ہے اور انہیں غذا پہنچاتا ہے۔

۶۸۵۷۔ عمر بن احمد، محمد بن ہارون حضرمی، سلیمان بن عمر، ابی خلیل بن قرۃ، صدقہ، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ جب امت میں پندرہ آدمی اللہ تعالیٰ سے ہر روز پچیس بار استغفار کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس امت کو عام عذاب میں گرفتار نہیں فرماتے۔

۶۸۵۸۔ ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، ابوکریب، ولید بن مسلم، ضمیر بن علاء، ان۔ کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے

مکحول سے سنا فرماتے ہیں والدین سے نیکی کبیرہ گناہوں کا کفارہ ہے، آدمی ہمیشہ نیکی پر اس وقت تک قادر رہتا ہے جب اس کے قبیلہ میں اس سے بڑا شخص موجود ہو۔

۶۸۵۹۔عبداللہ بن محمد، علی بن محمد بن عمر، عبداللہ بن خبیق، عثمان بن عبدالرحمٰن، ابن ثوبان، ابیہ، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے روایت ہے فرماتے ہیں جو شخص مدارات اور خاطر تواضع کرتا ہوا مرا تو وہ شہید ہے۔

۶۸۶۰۔ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، محمد بن الصباح، ولید بن مسلم، ابن جابر، ان کے سلسلہ سند میں فرماتے ہیں کہ یزید بن عبدالملک بن مروان، مکحول اور ان کے ساتھیوں کے پاس آئے، جب ہم نے اسے آتے دیکھا تو ہم نے مجلس کشادہ کرنے کا ارادہ کیا تو مکحول نے فرمایا، اپنی اپنی جگہ بیٹھے رہو، اسے چھوڑ دو جہاں جگہ پائے گا بیٹھ جائے گا تاکہ اسے تواضع کی تعلیم حاصل ہو۔

۶۸۶۱۔ابومحمد بن حیان، محمد بن عبداللہ الرزای، ابن ابی سری، محمد بن وھب بن عطیہ، ولید، ابن جابر، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ انہوں نے اس آیت "تم ضرور بضرور ایک درجہ کے بعد دوسرے درجہ میں منتقل ہوگے" (انشقاق۔۱۹) کی تفسیر میں فرمایا تم پر بیس سال بعد ایسی حالت میں ہوگے کہ اس جیسی پر پہلے نہ تھے۔

۶۸۶۲۔محمد بن احمد بن حسن، محمد بن سری قنطری، عبداللہ بن ابی سعید سامری، اسماعیل بن یحیٰی بجلی، ابوسھل بصری، عمرو بن فروخ، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے روایت ہے، فرماتے ہیں جس کی خوشبو اچھی ہو اس کی عقل میں اضافہ ہوتا ہے اور جس نے اپنے کپڑے صاف رکھے اس کی پریشانی کم ہوتی ہے۔

۶۸۶۳۔عمر بن احمد بن عثمان واعظ، عثمان بن احمد بن عبداللہ، حسن بن یزید انباری، عمر بن سعید دمشقی، سعید بن عبدالعزیز، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے مکحول کو فرماتے سنا، میں نے ایک شخص کو نماز پڑھتے دیکھا جب بھی وہ رکوع یا سجدہ کرتا تو روتا، میں نے اس پر تہمت لگائی کہ یہ ریا کرتا ہے جس کی وجہ سے میں ایک سال تک روزے سے محروم کر دیا گیا۔

۶۸۶۴۔احمد بن اسحاق، ابن ابی عاصم، عباس بن محمد، مروان بن محمد، سعید بن عبدالعزیز، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں مکحول کے پاس بیٹھا تھا، ان کے پاس ایک شخص نے زیادہ وقت لگایا تو مکحول فرمانے لگے، وہ شخص رسوا ہوا جس کا کوئی سفیہ اور بےوقوف دوست نہیں۔

۶۸۶۵۔احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، عباس بن محمد، عمر بن عبدالواحد، نعمان بن منذر، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے روایت ہے فرماتے ہیں کسی بےوقوف اور منافق سے عہد و پیمان مت کرو، انہوں نے جو اللہ تعالیٰ سے عہد توڑا ہے وہ تمہارے عہد سے بڑا ہے۔

مکحول متعدد صحابہ سے مسنداً روایت کرتے ہیں، ان میں حضرت انس بن مالک، واثلہ بن اسقع، ابوامامہ باھلی اور ابوھند داریؓ ہیں۔

اسی طرح ابوثعلبہ خشنی، حذیفہ بن یمان، عبداللہ بن عمر الخطاب، عبداللہ بن عمرو بن العاص، ابوایوب، ابودرداء، شداد بن اوس، اور دوسرے لوگوں میں حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں۔

۶۸۶۶۔ابوعلی محمد بن احمد بن حسن، محمد بن علی بن جیش، سلیمان بن احمد، جعفر بن محمد فریابی، محمد بن عائذ، ھیثم بن حمید، حفص بن غیلان، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے روایت ہے، وہ حضرت انسؓ سے نقل کرتے ہیں فرماتے ہیں کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ! کس وقت نیکی کا حکم اور برائی سے روک ٹوک ترک کر دی جائے؟ آپ نے فرمایا جب تم میں سے نیک لوگوں میں مداہنت اور تمہارے برے لوگوں میں فحش و برائی ظاہر ہو جائے گی اور فقہ و دین کی سمجھ تمہارے چھوٹوں اور رذیل لوگوں میں منتقل ہو جائے گی۔[۱]

۱۔مسند الامام أحمد ۱۸۷/۳. وسنن ابن ماجة ۴۰۱۵. وتاریخ ابن عساکر ۳۸۷/۴. والدر المنثور ۳۴۱/۲. وفتح الباری ۳۰۱/۱۳. وکنز العمال ۳۸۵۰۲.

۶۸۶۷۔ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نیشابوری ، اسماعیل بن ابراہیم القطان ،محمد بن رافع ، اسحاق بن احمد بن علی ، ابراہیم بن یوسف رازی ، جعفر بن مسافر ،محمد بن اسماعیل بن ابی فدیک ،عبدالرحمٰن بن حمید ، ہشام بن الغاز بن ربیعہ ، ان کے سلسلہ سند میں مکحول دمشقی سے بحوالہ حضرت انسؓ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے صبح وشام یہ دعا پڑھی : اے اللہ ! میں آپ کو اور آپ کا عرش اٹھانے والے فرشتوں اور آپ کی تمام مخلوق کو گواہ بناتا ہوں کہ آپ اللہ ہیں ، آپ اکیلے ہیں ، آپ کا کوئی شریک نہیں اور حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کے بندے اور رسول ہیں'' تو اللہ تعالیٰ اس کا چوتھائی حصہ آگ سے آزاد کردیں گے اور جس نے اس دعا کو دو مرتبہ کہا تو اللہ تعالیٰ اس کا آدھا حصہ آگ سے آزاد کردیں گے اور جس نے تین بار کہا تو اللہ تعالیٰ اس کے بدن کا تین چوتھائی حصہ آزاد کردیں گے اور اگر چار مرتبہ اس دعا کو پڑھا تو اسے آگ سے آزاد کردیں گے۔[1]

مکحول اور ہشام کی غریب حدیث ہے ہم نے اسے ابن ابی فدیک کی حدیث سے ہی لکھا ہے۔

۶۸۶۸۔عبداللہ بن جعفر ، اسماعیل بن عبداللہ ، قاسم بن امیہ حذاء ، حفص ، برد ، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے بحوالہ حضرت واثلہؓ روایت ہے ، فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بھائی (کی مصیبت پر) خوشی کا اظہار نہ کرو ورنہ اللہ تعالیٰ اسے نجات دیدیگا اور تجھے مبتلا کردے گا۔[2]

برد اور مکحول کی غریب حدیث ہے۔ہم نے اسے صرف حفص بن غیاث کی حدیث سے لکھا ہے۔

۶۸۶۹۔احمد بن عبداللہ بن عبدالمومن ، ابوبکر ، عبداللہ بن علی بن جارود ، اسحاق بن منصور ، احمد بن ابی الطیب ، ابوسلیمان ، اسماعیل بن عیاش ، ابومعاذ عتبہ بن حمید ، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے روایت ہے۔وہ حضرت واثلہ بن اسقعؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے مرنے والوں کے پاس حاضر رہا کرو اور انہیں لا الہ الا اللہ کی تلقین کیا کرو اور جنت کی بشارت دیا کرو ، اس لئے کہ موت کی اس پچھاڑ میں انسانوں سے زیادہ بہت سے عقلمند اور عورتیں حیرت زدہ ہوجاتی ہیں اور شیطان اس پچھاڑ میں انسانوں سے زیادہ ان کے قریب ہوتا ہے۔اس ذات کی قسم ! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے ملک الموت کو دیکھنا ، تلوار کے سو واروں سے زیادہ سخت ہوتی ہے اور اس ذات کی قسم ! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کسی بندے کی جان اس وقت تک نہیں نکلتی جب اس کی ہر ہر رگ علیحدہ علیحدہ درمند ہوجائے۔

مکحول کی غریب حدیث ہے ہم نے صرف اسماعیل کی حدیث سے ہی لکھا ہے۔

۶۸۷۰۔سلیمان بن احمد ، ولید بن حماد ، رملی ، سلیمان بن عبدالرحمٰن دمشقی ، بشر بن عون ، بکار بن تمیم ، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے بحوالہ حضرت واثلہ بن اسقعؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایک بندے کو کھڑا کریں گے جس کا کوئی گناہ نہ ہوگا۔اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے تمہیں میں کس طرح اجر دوں ؟ تمہارے عمل کے بدلے یا اپنی اس نعمت کے بدلے جو میں نے تمہیں دی تھی ؟ وہ عرض کرے گا اے میرے رب ! آپ خوب جانتے ہیں کہ میں نے آپ کی نافرمانی نہیں کی اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میرے بندے میری نعمتوں میں سے جو نعمتیں ہیں سب لے لو ، تو اس کے پاس کوئی نیکی ایسی نہ ہوگی جس کو نعمت خداوندی نے نہ گھیرا ہو ، وہ عرض کرے گا پروردگار ! آپ اپنی نعمت اور رحمت سے بدلہ دیں ، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میری نعمت اور رحمت کے ساتھ ہی اجر ملے گا۔

۱۔ الترغیب والترھیب ۱/۴۵۱. وکنز العمال ۳۴۹۳.

۲۔ سنن الترمذی ۲۵۰۶ . وشرح السنة ۱۳/۱۴۱ . والترغیب والترھیب ۳/۳۱۰. وتنزیه الشریعة ۲/۳۶۹. وکشف الخفا ۲/۴۹۷. والفوائد المجموعة ۲۶۵ . واللآلیء المصنوعة ۲/۲۲۸ . وتذکرة الموضوعات ۲۱۷ . ومشکاة المصابیح ۳۱۱.

اور پھر ایک ایسا شخص لایا جائے گا جو اپنے زعم میں نیک ہوگا کہ اس کے ذمہ کوئی گناہ نہیں، اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے کیا تو میرے دوستوں کے ساتھ موالات کرتا تھا؟ وہ عرض کرے گا میں سلامتی والا شخص تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کیا تو میرے دشمنوں سے عداوت رکھتا تھا؟ وہ عرض کرے گا میرے اور کسی دوسرے کے درمیان کوئی عداوت نہ تھی۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میری رحمت اس شخص کو حاصل نہیں ہوسکتی جو میرے دوستوں سے موالات اور میرے دشمنوں سے عداوت نہ کرتا ہو۔

مکحول کی غریب حدیث ہے، ہم نے اسے صرف بشر کی حدیث سے جو انہوں نے بکار سے نقل کی ہے لکھا ہے۔

۶۸۷۱۔ ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، حارث بن عبداللہ ھمدانی، خلف بن خلیفہ، سالم الافطس، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے حضرت ابوامامہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دوسرے کو شعر سنا کر خوش ہوتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس بیٹھے مسکرا رہے ہوتے تھے، مکحول کی غریب حدیث ہے، ہم نے صرف سالم کی ان سے روایت کردہ حدیث لکھی ہے۔

۶۸۷۲۔ سلیمان بن احمد، احمد بن خلید، ابوتوبہ، ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، حارث بن عبداللہ، محمد بن عبید، موسیٰ بن عمیر، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے حضرت ابواسامہؓ کے حوالہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مومن نے کسی مومن سے بے تکلفی برتی اور اسے سودے میں دھوکا دیا تو اس کا دھوکا اس کے لئے سود ہوگا۔[1]

یہ حارث کے الفاظ ہیں اور ابوتوبہ نے فرمایا بے تکلفی کا دھوکا حرام ہے۔

۶۸۷۳۔ ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، ابوعبدالرحمٰن المقری، حیوۃ، ابوصخر حمید بن زیاد، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے روایت ہے کہ میں نے ابوھند داریؓ سے سنا، فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا جو اپنے بھائی کے ساتھ دکھلاوے کے لئے کھڑا ہوا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے خلاف حقیقت دکھائیں اور سنائیں گے۔[2]

مکحول کی غریب حدیث ہے حمید ابوصخر اس میں منفرد ہیں، اس حدیث کو ائمہ نے مقری احمد اور اسحاق وغیرہ سے روایت کیا ہے اور ابن لھیعہ و رشدین نے ابوصخر سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۶۸۷۴۔ علی بن احمد بن علی المصیصی، الھیثم بن خالد المصیصی، عبدالکبیر بن المعانی بن سلیمان، ابی، ابن لھیعہ، عبیداللہ بن ابی جعفر، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے بحوالہ حضرت حذیفہؓ روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ پانچ بچوں کا باپ تمنا کرے گا کہ وہ چار کا باپ ہوتا اور چار کا تین کی، اور تین کا دو کی، اور دو کا ایک کی، اور ایک بچہ کا باپ یہ تمنا کرے گا کہ اس کا کوئی بچہ نہ ہوتا۔

حضرت حذیفہ سے مکحول کی غریب حدیث ہے، مکحول نے حضرت حذیفہؓ سے ملاقات نہیں کی، اس طرح اس سند میں ارسال ہے۔

۶۸۷۵۔ محمد بن علی بن جیش، احمد بن القاسم بن مساوری، ابی، غسان بن عبید، حمزہ نصیبی، اُن کے سلسلہ سند میں مکحول سے روایت ہے، فرماتے ہیں حضرت حذیفہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کی کئی نشانیاں ہیں، کسی نے پوچھا اس کی کیا علامتیں ہیں آپ نے فرمایا فاسق فاجر لوگوں کا مسجد میں غلو، اور برے لوگوں کا نیک لوگوں پر غلبہ، تو ایک اعرابی نے کہا، پھر آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا سب کچھ چھوڑ کر اپنے گھر کا ٹاٹ بن جاؤ، یہ مکحول کی غریب حدیث ہے ہم نے صرف حمزہ کی حدیث سے لکھا ہے۔

۶۸۷۶۔ ابوبکر بن خلاد، ابوعبداللہ محمد بن احمد بن مخلد، حارث بن ابی اسامہ، یزید بن ہارون، داؤد بن ابی ھند، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے بواسطہ حضرت ابوثعلبہ خلشنی روایت ہے، فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے مجھے سب سے محبوب اور میرے قریب سب سے زیادہ وہ شخص ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں، اور تم میں سے مجھ سے سب سے زیادہ دور وہ شخص ہے جو بے حد

۱۔ اتحاف السادة المتقين ۵/۴۹۶.

۲۔ مجمع الزوائد ۸/۹۶. ۱۰/۲۲۳. واتحاف السادة المتقين ۷/۵۶۸.

بولنے والے، کشادہ منہ اور باچھیں کھولنے والے ہیں۔ ا

اس روایت کو ابوجعفر رازی، وھب، خالد اور ابن ابی عدی نے دوسرے لوگوں کے ساتھ داؤد سے نقل کیا ہے۔

۶۸۷۷۔ سلیمان بن احمد، احمد بن ابراہیم بن فیل الانطاکی، ابوتوبہ ربیع بن نافع، محمد بن عمر الکلانی، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غزوہ سے پہلے حج کرنا پچاس غزوہ سے افضل ہے اور حج سے پہلے غزوہ کرنا پچاس حجوں سے بہتر ہے، یقیناً اللہ تعالیٰ کے راستے میں ایک گھڑی بھی ٹھہرنا پچاس حجوں سے افضل اور بہتر ہے۔ ۲

یہ حدیث حضرت ابن عمر اور مکحول سے غریب ہے ہم نے صرف کلاعی کی حدیث سے لکھی ہے۔

۶۸۷۸۔ سلیمان بن احمد، حسین بن اسحاق تستری، علی بن بحر، سوید بن عبدالعزیز بن نعمان بن منذر، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے بحوالہ حضرت عبداللہ بن عمروؓ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دن جہنم کو بھڑ کایا جاتا اور اس کے دروازے کھولے جاتے ہیں ماسوائے جمعہ کے، اس دن نہ اسے بھڑکایا جاتا ہے اور نہ اس کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ ۳

حضرت عبداللہ اور مکحول کی غریب حدیث ہے ہم نے صرف نعمان کی حدیث سے لکھی ہے۔

۶۸۷۹۔ عبداللہ بن محمد، احمد بن محمد بن مصقلہ، رزق اللہ بن موسیٰ، محمد بن یعلی کوفی، عمر بن صبح، ثور بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے بحوالہ شداد بن اوس روایت ہے، فرمایا ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں باب الحجرات کے پاس وعظ فرما رہے تھے کہ اچانک ایک بوڑھا شخص آیا جو بنی عامر سے تھا جو اپنی قوم کا نمائندہ اور سردار تھا اس کے ساتھ ایک انتہائی بوڑھا شخص تھا جو لاٹھی پر ٹیک لگائے ہوئے تھا۔ وہ شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا ہو گیا اور اپنا نسب دادا تک بیان کر کے اس نے کہا مجھے بتاؤ کس چیز سے علم بڑھتا ہے؟ آپ نے فرمایا سیکھنے سے، پھر اس نے کہا کس چیز سے شر میں اضافہ ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا اصرار کرنے سے، پھر وہ کہنے لگا: کیا گناہ کے بعد نیکی نفع دیتی ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں، توبہ گناہوں کو دھو دیتی ہے اور نیکیاں برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں، جب بندہ اپنے رب کو راحت میں یاد کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ مصیبت میں جواب دیتے ہیں، پھر اس نے کہا اے عبدالمطلب کے بیٹے! یہ کیسے ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا یہ اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے مجھے میری عزت اور جلال کی قسم! میں اپنے کسی بندے کے لئے دو امن اور دو خوف کبھی جمع نہ کروں گا۔ اگر وہ دنیا میں مجھ سے بے خوف رہا تو اس دن جس معلوم دن کے خاطر میں اپنے بندوں کو جمع کروں گا وہ مجھ سے ڈرے گا۔ اس کا خوف اس کے لئے ہمیشہ رہے گا اور اگر وہ دنیا میں مجھ سے ڈرا تو وہ اس دن جس میں میں اپنے بندوں کو قدس کے باڑہ میں جمع کروں گا تو وہ بے خوف ہوگا۔ اس کا خوف اس کے ساتھ ہمیشہ رہے گا اور اس امن کو میں ان لوگوں کے ساتھ جن کا امن ختم کر دیا جائے گا ختم نہ کروں گا۔

مکحول اور ثور کی غریب حدیث ہے، ہم نے صرف محمد بن یعلی کوفی کی حدیث سے لکھا ہے۔

۶۸۸۰۔ حبیب بن حسن، عباس بن یوسف شکلی، محمد بن سیار سیاری، محمد بن اسماعیل، ابوخالد یزید الواسطی، الحجاج، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے، حضرت ابوایوب انصاریؓ روایت ہے، فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص چالیس روز اللہ تعالیٰ کے لئے خالص کر دے تو اس کی زبان سے حکمت کے چشمے پھوٹیں گے۔ ۴

۱۔ مسند الامام أحمد ۱۹۳/۴. وصحیح ابن حبان ۱۹۱۷. والمصنف لابن أبی شیبة ۳۲۷/۸. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۵۸/۲. والترغیب والترهیب ۴۱۲/۳. ومجمع الزوائد ۲۱/۸، ۳۲۷/۹، ۲۵۳/۱۰، ۳۲۵.

۲۔ کنز العمال ۱۰۶۰۱.

۳۔ سنن أبی داؤد ۱۰۸۳. واتحاف السادة المتقین ۲۱۷/۳. وکنز العمال ۲۱۰۳۶.

۴۔ سنن الدارمی ۳۵۹/۱. والترغیب والترهیب ۵۶/۱. واتحاف السادة المتقین ۷/۶. والموضوعات لابن الجوزی ۱۴۴/۳، ۱۴۵. والأسرار الموفوعة ۳۲۶. وکشف الخفا ۳۱۰/۲، ۳۱۱. واللآلی المصنوعة ۱۷۶/۲. وتنزیه الشریعة ۳۰۵/۲.

اس روایت کو یزید واسطی نے اسی طرح متصلاً روایت کیا ہے اور ابن ہارون، ابو معاویہ نے حجاج سے روایت کی ہے اور انہوں نے مرسلاً نقل کیا ہے۔

۶۸۸۱۔ ابو محمد عبداللہ بن محمد، عبدالرحمٰن بن محمد الرازی، ھناد بن السری، ابو معاویہ، حجاج، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے فاروق خطابی، سلیمان بن احمد، ابو مسلم الکشی، ھذیل بن ابراہیم، عثمان بن عبدالرحمٰن، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے، حضرت ابو درداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنے بھائی کو تسمہ پر اٹھایا گویا کہ اسے اللہ تعالیٰ کے راستے میں کسی باربردار جانور پر اٹھایا ہے۔[1]

۶۸۸۲۔ سلیمان بن احمد، عبدالرحمٰن بن معاویہ العتبی، یوسف بن عدی، ایوب بن مدرک، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے حضرت ابو درداءؓ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے جمعہ کے روز عمامہ باندھنے والوں پر سلام بھیجتے ہیں۔[2]

مکحول کی غریب حدیث ہے ایوب ان سے نقل کرنے میں منفرد ہیں۔

۶۸۸۳۔ عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، علی بن عیاش، عاصم بن علی، عبدالرحمٰن بن ثابت بن ثوبان، ابیہ، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے حضرت جبیر بن نفیر سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس وقت تک بندہ کی توبہ قبول فرماتے ہیں جب تک کہ اس کی روح نرخرے میں اٹکی ہو۔[3]

۶۸۸۴۔ عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، عبداللہ بن یوسف، ہیثم بن حمید، ابو معبد، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے بحوالہ ابو وھم سماعی سے حضرت ابو ایوب انصاریؓ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نماز اپنے سے پہلے کے گناہ کو ختم کر دیتی ہے۔[4]

اس روایت کو ابو معبد حفص بن غیلان، مکحول سے نقل کرنے میں منفرد ہیں۔

۶۸۸۵۔ ابو احمد محمد بن احمد، عبداللہ بن محمد، فضل بن حباب، ابو الولید طیالسی، لیث بن سعد، ایوب بن موسیٰ، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے بحوالہ شرجیل بن سبط سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں حضرت سلمان میرے پاس سے گزرے اور فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا، اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ایک شب و روز گھوڑا باندھنا ایک مہینہ روزہ رکھنے اور قیام کرنے سے افضل ہے اور اگر وہ شخص اسی عمل میں مر گیا تو اس کا عمل جاری رہے گا جو عمل بھی وہ کرتا رہا فتنہ انگیزی سے محفوظ رہے گا اور اس کا رزق جاری رہے گا۔[5]

اس روایت کو یزید بن یزید نے جابر اور محمد بن عمرو سے بواسطہ مکحول اسی طرح نقل کیا ہے۔

۶۸۸۶۔ سلیمان بن احمد، عبدان بن محمد المروزی، اسحاق بن الھویہ، بقیہ بن ولید، ابن ثوبان، ابیہ، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے بواسطہ

۱۔ العلل المتناهية ۲/۱۴۲. وكنز العمال ۴۳۰۹۶،۱۳۴۳۶. وتاريخ بغداد ۵/۲۳۱.

۲۔ الأحاديث الضعيفة ۱۵۹. ومجمع الزوائد ۲/۱۷۶، ۵/۱۲۱. وكنز العمال ۲۱۱۲۶. وتخريج الاحياء ۱/۱۸۱. وميزان الاعتدال ۱۱۰۰. ولسان الميزان ۱/۱۵۱۲. والضعفاء للعقيلي ۱/۱۱۵. والكامل لابن عدى ۱/۳۴۰. والموضوعات لابن الجوزى ۲/۱۰۵. وتنزيه الشريعة ۲/۳۰۴.

۳۔ سنن الترمذى ۳۵۳۷. ومسند الامام أحمد ۲/۱۳۲، ۳/۴۲۵. والمستدرک ۴/۲۵۷. ومسند الشهاب ۱۰۸۵. وصحيح ابن حبان ۲۴۴۹. وكشف الخفا ۱/۲۸۸. واتحاف السادة المتقين ۸/۵۲۵، ۱۰/۲۵۹.

۴۔ الكامل لابن عدى ۲/۸۰۲. والدر المنثور ۳/۳۵۳.

۵۔ فتح البارى ۱۲/۴۱۱. واتحاف السادة المتقين ۱۰/۳۸۱. والترغيب والترهيب ۲/۲۴۳.

عبدالرحمٰن بن غنم، حضرت ابو مالک اشعری نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ آپ نے فرمایا جس نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں نکلنے والے کو محض اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی، اس کے وعدہ کی تصدیق کرتے ہوئے، اس کے رسولوں پر ایمان لاتے ہوئے جواب دیا (یعنی اس کی امداد کی) تو اس کا اللہ پر ذمہ ہے کہ چاہے اسے لشکر کے اندر موت دیں، جیسے چاہیں، اسے جنت میں داخل فرمائیں گے، یا وہ اللہ کے ضمان میں صبح کرے گا، اور اگر اس کی عدم موجودگی طول پکڑ گئی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنے گھر والوں کے پاس سلامتی، اجر اور غنیمت کے ساتھ واپس لوٹائیں، اور اگر اس کے گھوڑے یا اونٹ نے اس کی گردن توڑ دی یا اسے کسی سانپ نے ڈس لیا یا وہ اپنے بستر پر مر گیا جیسے بھی اللہ تعالیٰ نے اس کا مرنا چاہا۔[1]

۶۸۸۷۔ قاضی ابو احمد محمد بن احمد، شعیب بن محمد ذیلی، ازھر بن مرزبان، عتبہ بن حماد، ابو خلید، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے بحوالہ مالک بن یخامر حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شعبان کی پندرھویں رات کو اللہ تعالیٰ اپنے مخلوق کی طرف جھانکتے ہیں تو سوائے مشرک اور کینہ پرور کے سب کی بخشش فرما دیتے ہیں۔[2]

مکحول کی حدیث ہے جو انہوں نے عبدالرحمٰن بن غنم سے نقل کی ہے جس میں ابن ثوبان منفرد ہیں ان کی حدیث مالک سے مروی ہے جس میں اوزاعی منفرد ہیں۔

۶۸۸۸۔ محمد بن مظفر، احمد بن سعید بن یزید، یارون بن اسحاق، ابو خالد الاحمر، ابو اسحاق، ہشام بن الغاز، ابن عجلان، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے بواسطہ غصیف، حضرت ابو ذرؓ سے روایت ہے فرمایا میرے پاس سے ایک نوجوان گزرا، میں نے کہا میرے لئے استغفار کرو گے؟ تو اس نے کہا میں آپ کے لئے استغفار کروں جبکہ آپ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، میں نے کہا ہاں اس نے کہا نہیں کیا آپ مجھے جانتے ہیں کہ آپ حضرت عمرؓ کے پاس سے گزرے تھے تو حضرت عمرؓ نے فرمایا تھا کیا ہی گل رعنا جوان ہے اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا بے شک اللہ تعالیٰ نے حق عمر کی زبان پر جاری کیا ہے جس کے ذریعہ وہ گفتگو کرتا ہے۔[3]

۶۸۸۹۔ ابو عمرو بن حمدان، عبداللہ بن محمد بن شیرویہ، اسحاق بن راھویہ، بقیہ بن ولید، محمد بن ولید زبیدی، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے بواسطہ مسروق بن الاجدع حضرت عائشہؓ سے روایت ہے۔ فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جوتا پہنے اور ننگے پاؤں نماز پڑھتے دیکھا، اور نماز سے فراغت کے بعد آپ کبھی دائیں طرف اور کبھی بائیں جانب مڑتے تھے۔

مکحول کی غریب حدیث ہے ہم نے صرف بقیہ کی حدیث سے لکھا ہے جو زبیدی سے مروی ہے۔

۶۸۹۰۔ ابو عبداللہ محمد بن احمد بن علی بن مخلد، ابو اسماعیل محمد بن اسماعیل ترمذی، ایوب بن سلیمان بن بلال، ابو بکر، سلیمان بن بلال، قدامہ بن موسیٰ، عبدالعزیز بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے بواسطہ عباد بن زید حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضاء حاجت کے لئے نکلے، میں آپ کے پیچھے ہولیا، میرے پاس ایک برتن تھا جس میں پانی تھا جب آپ تشریف لائے تو میں نے وہ پانی آپ کی خدمت میں پیش کیا تو آپ نے جبہ کے نیچے سے دونوں ہاتھ نکالے، وضو فرمایا اور دونوں موزوں سے مسح کیا۔

۱۔ السنن الکبری للبیهقی ۱۶۵/۸، ۱۶۶. وکنز العمال ۱۰۶۴۴.

۲۔ مسند الامام أحمد ۱۷۶/۲. وصحیح ابن حبان ۱۹۸۰. والسنة لابن أبی عاصم ۲۲۴/۱. وأمالی الشجری ۲۸۰/۱، ۲۳/۲، ۳۵، ۱۰۰. والترغیب والترهیب ۱۱۹/۲.

۳۔ سنن الترمذی ۳۶۸۲. ومسند الامام أحمد ۵۳/۲، ۴۰۱. والمستدرک ۸۶/۳، ۸۷. والمعجم الکبیر للطبرانی ۳۳۹/۱، ۱۳/۱۹، ۳۱۳. وصحیح ابن حبان ۲۱۸۳، ۲۱۸۵. وفتح الباری ۵۰/۷. وکشف الخفا ۲۵۸/۱.

۶۸۹۱۔ابومحمد بن حیان، اپنی اصل کتاب سے نقل کیا، ابوبکر البزار نے املاء کرا کر لکھوایا، محمد بن حرب واسطی، یحییٰ بن متوکل، عنبسہ بن مھران، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے بواسطہ سعید بن المسیب، حضرت ابوھریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن مجید میں جھگڑنا کفر ہے۔

مکحول کی غریب حدیث ہے ہم نے صرف محمد بن حرب کی حدیث سے لکھا ہے۔

۶۸۹۲۔سلیمان بن احمد، محمد بن محمویہ الاھوازی الجوھری، ابوربیع عیسیٰ بن علی الناقد، موسیٰ بن ابراھیم المروزی، عمرو بن واقد، زبید بن واقد ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے بواسطہ سعید بن المسیب روایت ہے، فرمایا جب خراسان کے قریبی علاقے فتح ہوئے تو حضرت عمر رونے لگے تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ان کے پاس آئے اور فرمایا اے امیر المؤمنین آپ کس بنا پر رو رہے ہیں؟ کیا اللہ تعالیٰ نے کبھی آپ کو اس طرح کی فتح دی ہے؟ حضرت عمر نے فرمایا مجھے رونے دو، اللہ تعالیٰ کی قسم! مجھے یہ پسند ہے کہ ہمارے اور ان کے درمیان آگ کا ایک سمندر رہوتا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا جب خراسان کی پچھلی جانب سے عباس کی اولاد کے جھنڈے نمودار ہوں گے تو وہ لوگ اسلام کی موت کی خبر لائیں گے جوان کے جھنڈے تلے چلا قیامت کے روز میری شفاعت سے محروم رہے گا۔[1]

یہ زید اور مکحول کی غریب حدیث ہے۔

۶۸۹۳۔سلیمان بن احمد، قاسم بن زکریا، محمد بن عمرو بن حنان، یحییٰ بن سعید العطار دمشقی، ابوعبدالرحمٰن، زید بن واقد، انکے سلسلہ سند میں مکحول سے بواسطہ ابوسلمہ حضرت حذیفہ بن یمانؓ روایت ہے، فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک آگ ضرور تمہارا قصد کرے گی جو ابھی ایک وادی میں بجھی پڑی ہے۔ اس وادی کو برھوت کہتے ہیں، وہ لوگوں کو ڈھانپ لے گی، جس میں دردناک عذاب ہوگا، جانوں اور مالوں کو کھا جائے گی، آٹھ دن میں پوری دنیا کے گرد گھوم جائے گی وہ ایسے اڑے گی جیسے پرندہ اور بادل اڑتا ہے، رات میں اس کی گرمی دن سے زیادہ ہوگی، زمین و آسمان کے درمیان اس کی آواز کڑک دار بجلی سے مشابہ ہوگی، وہ دن میں لوگوں کے سروں سے عرش کے زیادہ قریب ہوگی، میں نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا وہ آگ اس دن مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں کو سلامت رکھے گی؟ آپ نے فرمایا اس دن مؤمن اور مؤمنات کہاں ہوں گے؟ جو لوگ ہوں گے وہ گدھوں سے زیادہ شریر ہوں گے، جانوروں کی طرح جفتی کریں گے اور ان میں سے کوئی بھی ایسا نہ ہوگا جو کہے باز آؤ باز آؤ ایسا نہ کرو۔

زید اور مکحول کی غریب حدیث ہے جس میں یحییٰ بن سعید منفرد ہیں، جو ابوعبدالرحمٰن سے نقل کرتے ہیں ان کا نام محمد بن سعید ہے جبکہ یحییٰ بن سعید اور موسیٰ بن ابراھیم المروزی دونوں ضعیف ہیں۔

۱۔الموضوعات لابن الجوزی ۲/۳۸. واللآلی المصنوعۃ ۱/۲۲۷. وکنز العمال ۲/۱۲.

۳۱۷۔عطاء بن میسرہ

حضرت شیخ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ان بزرگوں میں سے آخرت کی تیاری کی ترغیب دینے والے، دنیا کے دھوکے سے نفرت دلانے والے، ابوعثمان خراسانی عطاء بن میسرہ ہیں جو کامل فقیہ اور باعمل واعظ تھے، انہوں نے کوچ کے لئے توشہ انتقال کا یقین کرتے ہوئے کیا۔

کہا گیا ہے کہ سیدھی راہ میں غور کرنا، آخرت کے لئے تیاری کرنا اور تیاری میں سبقت کرنے کا نام تصوف ہے۔

۶۸۹۴۔ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن اسحاق، ابومحمد بن حیان، جعفر فریابی، دحیم، احمد بن اسحاق، ابویحییٰ رازی، محمد بن مہران حمال، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق سراج، عبداللہ بن سعید، ولید بن مسلم، عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عطاء خراسانی کے ساتھ مل کر جہاد کرتے تھے۔ وہ نماز کے ذریعے رات کو زندہ کرتے، جب رات کا تہائی یا آدھا حصہ گزر جاتا تو ہمیں آواز دیتے، اس وقت وہ اپنے خیمے میں ہوتے اور ہمیں ان کی آواز سنائی دیتی، اے عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر، اے یزید بن یزید، اے ہشام بن غاز، اے فلاں، اے فلاں، کھڑے ہو جاؤ، وضو کرو اور نماز پڑھو، کہ اس رات کا قیام اور اس دن کا روزہ پگھلی ہوئی چیز کے پینے اور لوہے کے ٹکڑوں سے زیادہ آسان ہے، جلدی جلدی نجات کو تلاش کرو، پھر اپنی نماز میں مشغول ہو جاتے۔

۶۸۹۵۔سلیمان بن احمد، احمد بن عبدالوھاب بن نجدہ، ابی، ولید بن مسلم، عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ہم عطاء خراسانی کے ساتھ مل کر جہاد کرتے تھے تو وہ سوائے سحری کے وقت تھوڑی سی نیند کے اول سے آخر تک نماز پڑھتے تھے۔

۶۸۹۶۔عبداللہ بن محمد، احمد بن عبدالجبار، ہیثم بن خارجہ، عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر، ان کے سلسلہ سند میں عطاء خراسانی سے روایت ہے۔ وہ اپنی بات اشارہ سے کرتے تھے فرماتے ہیں میں تمہیں تمہاری دنیا کی وصیت نہیں کرتا، تم خود ہی اس کی وصیت طلب کرنے والے ہو تمہیں اس کے حریص ہو، میں تو تمہیں تمہاری آخرت کی وصیت کرتا ہوں، تم خوب جانتے ہو کہ کوئی بندہ مال اور شرافت کی وجہ سے نہیں چھوڑا جائے گا، اگر وہ یہ کہے کہ میں فلاں ہوں اور فلاں کا بیٹا ہوں، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ خود ہی اسے آگ سے آزاد کردیں گے۔ اور جسے اللہ تعالیٰ نے آگ سے آزاد کردیا تو وہ آزاد ہوگیا اور جسے اللہ تعالیٰ نے آگ سے آزاد نہیں کیا تو وہ سخت ہلاکت میں ہوگا جس میں کبھی کوئی ہلاک نہ ہوا ہوگا۔

سو تم عمل کے گھر میں ثواب کے گھر کے لئے کوشش کرو اور دار الفنا میں دار البقا کے لئے جستجو کرو، دنیا کا نام دنیا (قریب) اسی وجہ سے رکھا گیا کہ وہ عمل کرنے والی جگہ کے قریب ہے اور آخرت کو آخرت اس وجہ سے کہتے ہیں کیونکہ اس میں ہر چیز بعد میں ہوگی اور اس وجہ سے کہ وہ ثواب کا گھر ہے جس میں عمل کوئی نہیں اور ملا دو گناہوں کے ساتھ بلکہ ہر گناہ کے ساتھ جب تم سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے، اے اللہ! مجھے بخش دے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے لئے اپنے آپ کو حوالہ کردیتا ہے اور ملا دو گناہوں کے ساتھ "**لا الـٰـه الا اللّٰه وحده لاشريک له، اللّٰه اکبر کبيراً والحمد للّٰه رب العالمين وسبحان اللّٰه وبحمده ولاحول ولاقوة الا باللّٰه استغفر اللّٰه واتوب اليه**"

جب اعمالنامے کھولے جائیں گے اور یہ کلام ظاہر ہوگا جسے ہر بندے نے اپنی خطاؤں کے ساتھ ملایا ہوگا، اس کلام کی وجہ سے مغفرت کا امیدوار ہوگا اور یہ کلمات حسنات اس کی برائیاں ختم کردیں گے، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتے ہیں بے شک

نیکیاں برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں یہ نصیحت و یاد دھانی ہے یاد کرنے والوں کے لئے۔ (ہود۔۱۱۴) جو شخص دنیا سے اس طرح گیا کہ اسکے پاس نیکیاں بھی ہیں اور برائیاں بھی اور ان نیکیوں سے برائیوں کے مٹانے کی امید رکھتا ہے اور جو گناہوں پر ڈٹا رہا اور استغفار سے اکڑا وہ اس دن گناہوں پر اصرار اور استغفار سے تکبر کرتے ہوئے نکلے گا، حساب و کتاب اسے دور کر دے گا، اور اسے اس کے عمل کا بدلہ دیا جائیگا البتہ جس سے درگزر کرنیوالی کریم ذات درگزر کرے، کیونکہ وہ مغفرت والا ہے باوجودیکہ لوگ ظلم کرتے ہیں وہ جلد حساب لینے والا ہے دنیا کو ایسا سمجھو جیسا کہ تم کسی چیز کو چھوڑنے والے ہو اور بخدا وہ ضرور تم سے جدا ہوگی اور موت کو ایسا سمجھو جیسا تم نے کسی چیز کو چکھ رکھا ہے۔ بخدا تم ضرور اسے چکھو گے، اور آخرت کو ایسا سمجھو جیسے تم کسی جگہ اتر چکے ہو، خدا کی قسم تم ضرور اس میں اترو گے، یہ تمام لوگوں کا گھر ہے لوگوں میں سے جو بھی سفر کے لئے نکلتا ہے تو ضروری سامان سفر اپنے ساتھ ضرور لیتا ہے اور اپنا ساز و سامان تیار کرتا ہے۔ گرمی سے بچاؤ کے لئے کوئی سایہ دار چیز لیتا ہے اور پیاس کے لئے توشہ دان، اور سردی سے بچاؤ کے لئے لحاف اور رضائی لیتا ہے۔ جس نے اپنے سفر کے لئے قابل اصلاح چیز لی لوگ اس کی ریس کرتے ہیں۔

اور جو شخص اس طرح سفر کے لئے نکلے کہ نہ ساز و سامان لے اور نہ ضروری چیزیں لیں تو ندامت اٹھاتا ہے۔ جب دن چڑھے گا تو وہ کوئی سائبان نہ پائے گا اور جب پیاسا ہوگا تو سیرابی کے لئے کچھ نہ پائے گا، اور جب ٹھنڈک محسوس کرے گا تو لحاف نہ پائے گا میرے نزدیک اس سے بڑھ کر نادم شخص کوئی نہیں۔

سو سب سے عقلمند شخص وہ ہے جو نہ ختم ہونے والے سفر کا سامان کرے، وہ دنیا میں پیاس کے لئے سیراب نہ کرنے والی چیز لیتا ہے جسے اللہ تعالیٰ اپنے عرش کے سایہ تلے جگہ دیں گے۔ وہ کبھی دھوپ محسوس نہیں کرے گا اور جو اس دن دھوپ میں رہا کبھی بھی سایہ میں نہ آسکے گا اور جو آج کھڑا ہوا اور سامان سیرابی کر لیا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا اور جو اس دن پیاسا ہو کبھی سیراب نہ ہوگا، اور جو کھڑا ہوا اور اپنی پوشاک کا سامان کیا وہ کبھی ننگا نہ ہوگا، کیونکہ اس دن جو ننگا ہو گیا وہ کبھی پوشاک نہ پہن سکے گا، کوئی آدمی بھی دو براتیں لیکر حاضر نہ ہوگا، ایک برأت ہولناکی کے ظہور کے وقت اور دوسری برأت جب اللہ تعالیٰ کے سامنے وہ اپنی مخلوق کی گردنوں کے متعلق جو چاہے فیصلہ فرمائیں گے اس ذات کا کوئی شریک نہیں۔

۶۸۹۷۔ ابو محمد بن حیان، محمد بن احمد بن سلیمان، اسماعیل بن عباد رملی، ضمرۃ، ابن عطاء، ابیہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اس امت کا ذکر اور اس کی سادہ لوحی کا اور اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کے لئے جو اجر و ثواب ہے اس کا ذکر کیا۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ صحابہ اس بات پر تعجب کرتے ہوئے کہنے لگے: اے روح اللہ! یہ کیونکر ہوگا؟ آپ نے فرمایا ان کی زبانوں پر ایک ایسا کلمہ جاری ہوگا جسے ان سے پہلے دوسری امتیں ثقیل سمجھتی ہونگی، یعنی توحید، لا الہ الا اللہ کہنا۔

۶۸۹۸۔ سلیمان بن احمد، ابوزرعہ الدمشقی، ابومسھر، سعید بن عبدالعزیز، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عطاء خراسانی جب کوئی ایسا شخص نہ پاتے جسے حدیث سنائیں تو مساکین کے پاس آتے اور انہیں احادیث سناتے۔

۶۸۹۹۔ سلیمان بن احمد، ابوزرعہ، ابوعبدالملک بن الفارسی، یزید بن سمرۃ ابوھزان، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ انہوں نے عطاء خراسانی کو فرماتے سنا ذکر کی مجالس حلال ہیں۔

۶۹۰۰۔ عبداللہ بن محمد ابوالعباس ھروی، موسیٰ بن عامر، ولید بن مسلم، ابن جابر، ان کے سلسلہ سند میں عطاء خراسانی سے روایت ہے کہ داؤد نبی علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے رب بنی اسرائیل کو کیا ہوا کہ جب ان پر کوئی مصیبت یا سختی نازل ہوتی ہے تو یہ لوگ کہتے ہیں اے ابراہیم! اسحاق اور یعقوب کے معبود! تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی بھیجی کہ ابراہیم علیہ السلام کو جب بھی میرے اور کسی دوسری چیز کے درمیان اختیار ملا تو انہوں نے مجھے ہی اختیار کیا اور اسحاق جو ہیں انہوں نے ان کی خاطر اپنا عمدہ اور نفیس مال خرچ کیا اور یعقوب کو

میں نے ایسی آزمائش میں مبتلا کیا تھا جس میں انہوں نے مجھ سے بدگمانی نہیں کی، یہاں تک کہ میں نے وہ مصیبت اور آزمائش ختم کر دی
۶۹۰۱۔ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، حسن بن محمد، احمد بن محمد یزید زعفرانی، محمد بن حسان ارزق، ولید بن مسلم، ابن جابر، ان کے سلسلہ سند میں عطاء خراسانی سے روایت ہے کہ داؤد علیہ السلام نے اپنی خطا کو اپنی ہتھیلی پر نقش کر لیا تا کہ اسے بھول نہ جائیں، آپ جب اسے دیکھتے تو آپ کا دست مبارک لرز جاتا۔
۶۹۰۲۔ابومحمد بن حیان، محمد بن احمد بن سلیمان، موسیٰ بن عامر، ولید بن مسلم، ابن جابر، ان کے سلسلہ سند میں عطاء خراسانی سے روایت ہے کہ داؤد علیہ السلام سے کسی نے کہا کہ اپنا سر اٹھائیے تو جب وہ سر اٹھانے لگے تو وہ زمین سے مل گیا ان کے پاس جبرائیل امین آئے اور انہیں زمین سے اس طرح اکھیڑا جیسے درخت سے گوند اکھیڑتے ہیں۔
ولید فرماتے ہیں کہ ہمیں قیس بن زبیر نے بتایا کہ جتنا اللہ تعالیٰ نے چاہا آپ کے چہرے کے جوش کی وجہ سے سجدے کے اعضاء زمین سے چپک گئے، ولید نے کہا: ابن لھیعہ فرماتے ہیں کہ حضرت داؤد علیہ السلام اپنے سجدے میں یوں کہتے تھے تیری ذات پاک ہے میرے آنسو مشروب ہیں، میرے سامنے پڑی ہوئی راکھ میرا کھانا ہے ولید نے کہا کہ ابن ابی نجیح نے فرمایا داؤد علیہ السلام کہتے تھے اے میرے رب میری خطاء کو میری ہتھیلی میں رکھ دے۔ چنانچہ وہ کھانے پینے کے لئے جب بھی ہاتھ بڑھاتے آپ اسے دیکھتے تو وہ خطا آپکو رلا دیتی، بسا اوقات پانی سے بھرا جام لایا جاتا، آپ پینے کے لئے اسے ہاتھ میں لیتے تو اپنی خطا دیکھ کر رکھ دیتے، بالآخر وہ آپ کے آنسوؤں سے مٹ گئی۔
۶۹۰۳۔احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی العاصم، ابوعمیر رملی، ضمرہ، رجاء بن ابی سلمہ، ان کے سلسلہ سند میں عطاء خراسانی سے روایت ہے فرمایا جوان آدمی سے کسی ضرورت کی طلب بوڑھے کی بنسبت زیادہ آسان ہے تم یوسف علیہ السلام کے قول کو نہیں دیکھتے وہ فرماتے ہیں تم پر کچھ مؤاخذہ نہیں اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرمائے اور یعقوب علیہ السلام نے فرمایا میں تمہارے لئے اپنے رب سے مغفرت مانگوں گا

۶۹۰۴۔عبداللہ بن محمد، محمد بن احمد بن معدان، عبداللہ بن ھانی المقدسی، ضمرہ، عثمان بن عطاء، ابیہ، انکے سلسلہ سند میں ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے میرے پروردگار! ایک گھڑی کی ذلت سے میرے لئے سو موتیں مرنا زیادہ آسان ہے، راوی کا بیان ہے کہ موت کی وجہ سے وہ خوش نفس ہو گئے، کسی نبی کی روح خوش نفسی کے بغیر قبض نہیں ہوتی۔
۶۹۰۵۔سلیمان بن احمد، عبداللہ بن وھیب غزی، محمد بن سری، ضمرہ، عثمان بن عطاء، ابیہ ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ مکڑی نے دو دفعہ جالہ تنا۔ ایک دفعہ داؤد علیہ السلام پر جس وقت طالوت آپ کی تلاش میں تھا، دوسری مرتبہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جب آپ غار میں تھے۔
۶۹۰۶۔سلیمان بن احمد، عبداللہ بن وھیب، محمد بن سری، ضمرہ، عثمان بن عطاء، ابیہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ قیامت کے دن بندے کا حساب واقف کاروں کے سامنے ہو گا تا کہ اس پر گراں گزرے۔
۶۹۰۷۔سلیمان بن احمد، عبدالجبار بن ابی عامر حسینی، ابی، ابوسلام خالد سلام سلیحنی خثعمی، ان کے سلسلہ سند میں عطاء سے روایت ہے کہ تورات میں لکھا ہے کہ سنت کے خلاف شادی قیامت کے روز حسرت اور ندامت ہو گی۔
۶۹۰۸۔ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ہارون بن معروف، سلیمان بن احمد، محمد بن عبید بن آدم، ابوعمیر، ضمرہ، رجاء بن ابی سلمہ، ان کے سلسلہ سند میں عطاء سے روایت ہے کہ جیسے نئے کپڑے میں چکناہٹ کا نشان لگتا ہے خیر کے متلاشی شخص میں اس سے بھی زیادہ عیب ظاہر ہوتا ہے۔
۶۹۰۹۔ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، قدامہ بن ہیثم، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے عطاء بن میسرہ خراسانی سے

پوچھا، میں نے کہا میرا فلاں شخص پر حق بنتا ہے اور وہ اس کا انکار کر چکا ہے اور گواہ پیش کر کر کے میں تھک گیا ہوں، کیا میں اس کے مال سے قصاص لے سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا تمہاری کیا رائے ہے، اگر وہ تمہاری لونڈی کے ساتھ کچھ کرتا تو تم کیا کرتے؟

۶۹۱۰۔ محمد بن معمر، ابوشعیب حرانی، یحییٰ بن عبداللہ، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں عطاء خراسانی سے روایت ہے کہ زمین کے جس حصہ پر جو بندہ بھی سجدہ کرتا ہے تو وہ قیامت کے روز اس کے حق میں گواہی دے گی اور جس دن اس کی وفات ہوگی اس پر وہ حصہ روئے گا۔

۶۹۱۱۔ عبدالرحمٰن بن محمد بن جعفر، احمد بن حسن بن عبدالملک، ایوب بن محمد وزان، محمد بن علی، عبداللہ بن ابان عسقلانی، بکیر بن نسر عسقلانی ضمرہ، عمر بن ورد، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ مجھے عطاء خراسانی نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے بدعتی کو توبہ کی اجازت دینے سے انکار کیا ہے۔

۶۹۱۲۔ عبداللہ بن محمد، محمد بن احمد بن معدان، ابوعمیر، ضمرہ، ان کے سلسلہ سند میں ابن عطاء سے بحوالہ ان کے والد روایت ہے کہ تین چیزوں کے بعد اپنے بھائیوں سے ملاقات کیا کرو، اگر وہ بیمار ہوں تو ان کی عیادت کیا کرو، اگر مشغول ہوں انکی مدد کیا کرو، اگر بھول جائیں تو ان کو یاددھانی کیا کرو، یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ایک میل چلو اور بیمار کی عیادت کرو، دومیل چلو اور دو آدمیوں کے درمیان صلح کرو، تین میل چلو اور اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنے بھائی کی زیارت کرو۔

۶۹۱۳۔ محمد بن علی، عبداللہ، بکیر، ضمرۃ، عثمان بن عطاء ان کے سلسلہ سند میں ان کے والد سے روایت ہے کہ ایک عورت کے بچہ نے پائخانہ کیا تو اس نے روٹی کے ٹکڑے سے صاف کر کے ایک سوراخ میں وہ ٹکڑا رکھ دیا۔ ان لوگوں کے ہاں ایک نہر چلتی تھی اللہ تعالیٰ نے اس نہر کو روک دیا جس کی وجہ سے یہ لوگ قحط میں مبتلا ہو گئے۔ اس عورت کو بھی سخت بھوک لگی اس نے وہی ٹکڑا اٹھا کر کھا لیا، جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس نہر کو جاری کر دیا۔

۶۹۱۴۔ محمد بن علی، عبداللہ، بکیر، ضمرہ، عثمان بن عطاء، ابیہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ سعید بن المسیب کی اہلیہ نے کہا ہم اپنے خاوندوں سے ایسی باتیں کرتی تھیں جیسے تم لوگ امراء سے گفتگو کرتے ہو کہ اللہ تعالیٰ آپکو سلامت رکھے، آپ کو عافیت دے۔

۶۹۱۵۔ محمد بن احمد نے اپنی کتاب میں ذکر کیا محمد بن ایوب، عیسیٰ بن ابراہیم، عفیف بن سالم، شعبہ، ان کے سلسلہ سند میں عطاء خراسانی سے روایت ہے کہ جہنم کے سات دروازے ہیں، ان میں سب سے سخت، انتہائی مصیبت اور گرمی والا بدبودار وہ دروازہ ہے جو زناکاروں کے لئے ہے جو باجود علم کے گناہوں کا ارتکاب کرتے تھے۔

۶۹۱۶۔ سلیمان بن احمد، محمد بن عبید بن آدم، ابوعمیر رملی، ضمرہ، ابراہیم بن ابی عیلہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے ہم صبح کے بعد عطاء خراسانی کے پاس بیٹھتے تھے۔ وہ دعائیں کرتے تھے ایک دن وہ موجود نہ تھے تو ایک مؤذن شخص نے گفتگو کی، رجاء بن حیوہ کو اس کی آواز ناپسند لگی آپ نے فرمایا یہ کون ہے؟ اس نے کہا میں ابومقدام ہوں، رجاء نے فرمایا خاموش رہو، ہم خیر کی بات اہل خیر سے ہی سننا پسند کرتے ہیں

۶۹۱۷۔ سلیمان بن احمد، محمد بن عبید بن آدم، ابوعمیر رملی، ضمرہ، ابراہیم بن ابی علیلہ، ابن غاس، ضمرہ، عثمان بن عطاء، ابیہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں جب سے میں نے چھوٹے چھوٹے پیالوں کی نموداری دیکھی تو میں سمجھ گیا کہ برکت اٹھالی گئی ہے۔

۶۹۱۸۔ عبدالرحمٰن بن محمد بن جعفر، حاجب بن ازکین، عبدالرحمٰن بن واقد، ضمرہ، رجاء بن ابی سلمہ، انکے سلسلہ سند میں عطاء خراسانی سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اور آپ کے متبعین مومنین کو کافی ہے۔

۶۹۱۹۔ محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، منجاب بن حارث، عیسیٰ بن یونس، عثمان بن عطاء، ابیہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے میرے دل میں سب سے قابل اعتبار عمل میرا علم کو پھیلانا ہے۔

۶۹۲۰۔ محمد بن احمد بن حسن یقطینی، محمد بن حسن بن قتیبہ، عیسیٰ بن محمد رملی، ضمرہ، ابن عطاء، ان کے سلسلہ سند میں عطاء سے روایت ہے

اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی تفسیر کے متعلق ارشاد ہے "وہ عورتیں اپنے ظاہری اعضاء کے علاوہ زینت کو ظاہر کر سکتی ہیں" (نور۔۳۱) فرمایا سرمہ اور خضاب کی جانب مراد ہے۔

۶۹۲۱۔ محمد بن علی، ابوالعباس بن قتیبہ، صفوان بن صالح، ضمرہ، عثمان بن عطاء، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے اپنے والد سے سنا فرماتے ہیں ابلیس کا ایک سرمہ ہے جو وہ لوگوں کو لگاتا ہے ذکر کئے بغیر سورہنا ابلیس کا سرمہ ہے۔

۶۹۲۲۔ عبداللہ بن محمد، ابوبکر بن راشد، ابوعمیر، ضمرہ، ابن عطاء، ابیہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کسی عالم کے لئے مناسب نہیں کہ اس کی آواز اس کی مجلس سے آگے بڑھے، عطاء فرماتے ہیں علم کی مجلس ایک دوسرے کے پیچھے بنیاد کی حیثیت رکھتی ہیں۔

۶۹۲۳۔ احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی داؤد، جعفر بن مسافر، بشر بن بکر، اوزاعی، عطاء فرماتے ہیں تین چیزوں میں سے ایک بھی اصحاب رسول میں نہ تھی، کسی کے نامعلوم طریقے سے قتل ہو جانے پر وہ قسم نہ کھاتے، نہ ان میں کوئی حروری تھا اور نہ ان میں کوئی تقدیر کو جھٹلانے والا تھا۔

۶۹۲۴۔ ابی محمد بن احمد بن یزید، احمد بن محمد کنانی، ابونصر ہاشم بن قاسم، ابومعشر، منصور بن گریب، انکے سلسلہ سند میں عطاء سے روایت ہے، فرماتے ہیں جب خمس تھا تو خمس تھا، جب سود کھایا جانے لگا تو زمین دھنسائی اور زلزلہ کا سلسلہ شروع ہو گیا، حکام جب جور و ظلم کرتے ہیں تو بارشیں کم ہوتی ہیں، اور جب زنا عام اور بکثرت ہونے لگے تو موتیں زیادہ ہوتی ہیں اور جب زکوٰۃ روک لی جاتی ہے تو مویشی ہلاک ہوتے ہیں اور جب ذمیوں کے ساتھ ظلم و زیادتی ہوتی ہے تو لوگ اسے حکومت کہتے ہیں۔

۶۹۲۵۔ عبداللہ بن محمد، احمد بن عبدالجبار، نعیم بن ہیثم، نجم العطار، عطاء بن میسرہ خراسانی، اللہ تعالیٰ کے ارشاد آپ ان سے اللہ تعالیٰ کی رحمت کی رضا جوئی کی خاطر اعراض کریں جس کی آپ امید رکھتے ہیں۔ (اسراء۔۲۸) آپ نے فرمایا یہ آیت والدین کے ذکر کے بارے میں نہیں ہے۔ قبیلہ مزینہ کے کچھ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سواریاں مانگنے آئے، آپ نے فرمایا میرے پاس تمہارے لئے سواریاں نہیں ہیں اور نہ میں تمہیں سوار کر سکتا ہوں، وہ لوگ واپس ہو گئے اور غم کی وجہ سے برابر ان کے آنسو بہہ رہے تھے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، رحمت سے مراد مال فئی ہے۔

اور اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی تفسیر میں "اور جب تم ان سے اور جن کی وہ اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت کرتے تھے جدا ہو گئے" (الکہف۔۱۶) عطاء فرماتے ہیں یہ کسی قوم کے چند نوجوان تھے جو قوم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کچھ دیگر معبودان باطلہ کی عبادت کرتی تھی وہ معدودے چند نوجوان ان بناوٹی معبودوں کی عبادت سے ہٹ گئے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت سے علیحدہ نہ ہوئے۔

۶۹۲۶۔ عبداللہ بن محمد، صوفی، ابن منیع، ابونصر تمار، معافی بن عمران ضرار بن عمرو الملطی، ان کے سلسلہ سند میں عطاء خراسانی سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد "بہت سے چہرے اس دن روشن ہوں گے" (عبس۔۳۸) کی تفسیر مروی ہے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی راہ میں زیادہ عرصہ رہنے کی وجہ سے گردآلود ہونے کی بناء پر۔

۶۹۲۷۔ ابی محمد بن خشنام بن سعید، عمرو بن علی، عمر بن ابی خلیفہ، ان کے سلسلہ سند میں عطاء خراسانی سے روایت ہے کہ عطاء نے ہمارے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی اور جب ہم واپس ہونے لگے تو اس نے میرا ہاتھ پکڑ لیا، فرمایا تم مغرب اور عشاء کے مابین اس وقت کو دیکھ رہے ہونا! یہ غفلت کا وقت ہے اور یہی اوابین کی نماز ہے، جس نے قرآن حفظ کر کے اول سے آخر تک اس نماز میں پڑھا تو وہ جنت کے باغوں میں ہوگا۔

عطاء بن میسرہ، حضرت انس بن مالک، عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن عمر، ابوہریرہ، ابوامامہ، اور حضرت عقبہ بن عامرؓ سے مسنداً روایت کرتے ہیں۔ اسی طرح حضرت معاذ بن جبل، ابوزرین، کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت کرتے ہیں، کبار تابعین

جیسے حضرت سعید بن میسیب، ابوادریس خولانی، ابن محیریز، حسن بصری، یحیٰی بن یعمر، نعیم بن ابی ہند، عطاء بن ابی رباح، نافع، عکرمہ، اور ابوعمر جونی سے ان کا سماع اور روایت لینا بہت زیادہ ہے۔ان کی پیدائش ۵۰ھ میں اور وفات ۱۳۵ھ میں ہوئی۔

۶۹۲۸۔سلیمان بن احمد، یحیٰی بن ایوب، سعید بن ابی مریم، نافع بن یزید، ابن ابی اسید، ان کے سلسلہ سند میں عطاء سے حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ میں کسی کی قبر پر دفن سے فارغ ہونے کے بعد کھڑے ہوئے، پھر آپ نے فرمایا: اناللہ وانا الیہ راجعون، اے اللہ! یہ آپ کا مہمان ہوا اور آپ بہترین مہمان نواز ہیں، زمین اس کے لئے کشادہ کر دیں، اور اس کی روح کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیں، اور اپنی جانب سے اسے اچھی قبولیت بخش دیں اور سوالات قبر کے وقت اس کی زبان کو ثابت رکھئے۔

عطاء کی غریب حدیث ہے، ہم نے صرف نافع کی حدیث سے لکھا ہے۔

۶۹۲۹۔سلیمان بن احمد، احمد بن معلی، سلیمان بن عبدالرحمٰن، اسماعیل بن عیاش، ان کے سلسلہ سند میں عطاء خراسانی سے، حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا وہ کہنے لگا یارسول اللہ! میں نے اونٹ ذبح کرنے کی منت مانی تھی لیکن مجھے اونٹ ملا نہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی جگہ سات بکریاں ذبح کر دو۔ا

عطاء کی حضرت ابن عباس سے روایت کردہ غریب حدیث ہے ہم نے صرف اسماعیل کی حدیث سے لکھا ہے۔

۶۹۳۰۔ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، سھل بن عثمان، نصر بن عبدالرحمٰن وشاء، محاربی، عبدالحمید بن ابی جعفر، عثمان بن عطاء، ان کے سلسلہ سند میں ان کے والد سے روایت ہے کہ وہ حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دین پانچ چیزوں کا نام ہے۔اللہ تعالیٰ ان میں سے کوئی چیز بھی دوسری سے کم قبول نہیں فرماتا، اس بات کی گواہی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، اللہ تعالیٰ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، رسولوں پر، جنت اور جہنم پر، موت کے بعد زندگی پر ایمان لانا یہ ایک جزء ہوا، پانچ نمازیں اسلام کا ستون ہیں، اللہ تعالیٰ ایمان کے بغیر نماز قبول نہیں فرماتا، زکوٰۃ گناہوں سے پاکیزگی کا ذریعہ ہے، اللہ تعالیٰ کے ہاں زکوٰۃ کے بغیر ایمان اور نماز قبول نہیں، جس نے یہ سارے کام کئے مگر جب رمضان آیا تو اس نے جان بوجھ کر رمضان کے روزے ترک کر دیئے، تو اللہ تعالیٰ اس کا ایمان، نماز اور زکوٰۃ قبول نہیں فرماتے اور جس نے یہ چاروں امور سرانجام دیئے مگر حج کرنے کی سہولت کے باوجود اس نے حج کیا اور نہ ہی حج (بدل) کی وصیت کی، اور نہ اس کے خاندان میں سے کسی نے اسکی طرف سے حج کیا تو اللہ تعالیٰ اس کا ایمان، نماز، زکوٰۃ اور روزے کچھ بھی قبول نہیں فرمائیں گے، کیونکہ حج اللہ تعالیٰ کے فرائض میں سے ایک فرض ہے، اللہ تعالیٰ اپنے فرائض میں سے کوئی بھی فرض دوسرے سے کم ہرگز قبول نہیں فرماتے۔۲

حضرت ابن عمر کی ان الفاظ سے غریب حدیث ہے، ان سے صرف عطاء نے اور عطاء سے فقط انکے بیٹے عثمان نے روایت کیا ہے اور اس روایت میں عبدالحمید بن ابی جعفر متفرد ہیں۔

۶۹۳۱۔ابوبکر بن محمد بن جعفر بن احمد شمشاطی مقری جو واسط کے رہنے والے ہیں ابوشعیب حرانی، یزید بن ہارون، اسحاق بن نجیح، ان کے سلسلہ سند میں عطاء خراسانی سے بواسطہ حضرت ابوہریرہؓ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر نبی کا اپنی امت میں ایک خلیل ہوتا ہے اور میرا خلیل عثمان بن عفان ہے۔۳

۱۔ المطالب العالیۃ ۱۱۹۵.

۲۔ کنز العمال ۱۳۸۰. وعلل الحدیث ۸۷۹.

۳۔ کنز العمال ۳۲۵۹۸، ۳۳۰۸۹. والبدایۃ والنھایۃ ۳۰۴/۶.

عطاء کی غریب حدیث ہے ہم نے صرف اسی طرح لکھا ہے۔

۶۹۳۲۔ ابو احمد محمد بن احمد، عبداللہ بن صالح بخاری، محمد بن ناصح، بقیہ بن ولید، مسلمہ بن علی عثمان بن عطاء، ان کے سلسلہ سند میں ان کے والد سے، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں نیزہ گاڑا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس سے گناہوں کو روک دیں گے۔[۱]

عثمان کی اپنے والد سے نقل کردہ غریب حدیث ہے ہم نے صرف بقیہ کی حدیث سے لکھا ہے۔

۶۹۳۳۔ ابو احمد محمد بن احمد، عبداللہ بن شیرویہ، اسحاق بن راھویہ، کلثوم بن محمد بن ابی رستہ، ان کے سلسلہ سند میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ تعالیٰ نے مجھے ایسی رسالت دیکر بھیجا جس کی وجہ سے میں پریشان ہوگیا، اور میں یہ جان چکا کہ لوگ میری تکذیب کرنے والے ہیں، تو اللہ تعالیٰ نے مجھے ڈرایا کہ اگر میں نے رسالت نہ پہنچائی تو اللہ تعالیٰ مجھے عذاب دے گا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام میں دو شخص اللہ تعالیٰ کی خاطر محبت نہیں کرتے اور وہ ان میں فساد پیدا کرے مگر ایسی بات کی وجہ سے جو ان میں دوسرے کے ساتھ گفتگو کرے۔

ان الفاظ سے یہ غریب حدیث ہے جو انہوں نے ابو ہریرہؓ اور عطاء سے روایت کی ہے۔ ان سے اس نسخہ میں روایت کرنے میں کلثوم اکیلے ہیں۔

۶۹۳۴۔ محمد بن علی، ابو العباس بن قتیبہ، صفوان بن صالح، محمد بن عثمان بن عطاء خراسانی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے اپنے والد سے، دادا جان سے نقل کرتے سنا وہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کفر (کا سرغنہ) مشرق کی جانب ہے۔[۲]

عطاء کی غریب حدیث ہے ہم نے صرف ان کی اولاد کی حدیث سے لکھا ہے۔

۶۹۳۵۔ ابو بکر بن محمد بن جعفر بن ہیثم، احمد بن خلیل برجلانی، ابو نضر، عبدالعزیز بن نعمان قرشی، یزید بن حیان، ان کے سلسلہ سند میں عطاء خراسانی سے حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا، ان چار آدمیوں کی محبت صرف مؤمن کے دل ہی میں جمع ہوسکتی ہے، ابو بکر، عمر، عثمان اور علی رضی اللہ عنہم اجمعین۔[۳]

اس روایت کو امام احمد بن حنبل نے ابو نضر سے اسی طرح روایت کیا ہے اور ابو عامر نے ثوری سے بحوالہ عطاء خراسانی، انہوں نے حضرت انس سے آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۶۹۳۶۔ ابو سلمہ یزید بن خالد بن مرشد، مغیرہ بن مغیرہ، عثمان بن عطاء، ان کے سلسلہ سند میں ان کے والد سے حضرت ابو امامہ باھلیؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمرو بن عبسہ سے کہا، اے عمرو! آپ کو چوتھائی اسلام سے کیوں موسوم کیا گیا ہے؟ فرمایا اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں اسلام لانے سے پہلے ہی اسلام ڈال دیا تھا اور میں خبروں کے بارے میں پوچھتا رہتا اور قافلوں کا قصد کرتا یہاں تک کہ ایک قافلہ گزرا جو مکہ سے واپس ہو رہا تھا تو ان لوگوں نے کہا: مکہ میں قبیلہ قریش کا ایک شخص نکلا ہے جس کا گمان ہے کہ وہ نبی ہے، چنانچہ میں مکہ آیا اور آپ سے ملاقات کی' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، آپ کے ساتھ اس مہم میں کون ہیں؟ آپ نے فرمایا ایک آزاد اور ایک غلام، یعنی ابو بکر اور بلال، میں نے کہا، یا رسول اللہ! میں آپ سے اس دین پر بیعت کرتا ہوں، یوں میں مسلمان ہوگیا

۱۔ كنز العمال ۱۰۶۳۔

۲۔ مسند الامام أحمد ۲/ ۳۷۲، ۳۸۰، ۴۰۷، ۴۵۷، ۴۸۴. ومسند أبي عوانة ۱/ ۵۹.

۳۔ تاريخ بغداد ۴/ ۳۳۲. وكشف الخفا ۲/ ۵۱۷. والمطالب العالية ۴۰۲۶، ۴۵۲۶. وكنز العمال ۳۳۱۰۳

اور چوتھا شخص ہوگیا، اسی وجہ سے میرا نام ربع (چوتھائی) اسلام رکھا گیا، میں نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا میں آپ کے پاس اقامت کروں یا اپنے اہل وعیال کے پاس چلا جاؤں؟ آپ نے فرمایا نہیں بلکہ تم اپنے اہل وعیال کے ساتھ رہو، اور جب تم یہ سن لو کہ میں یثرب کی طرف نکل آیا ہوں تو میرے پاس آجانا۔

پھر جب آپ مدینہ منورہ تشریف لائے تو میں آپ کی خدمت میں پہنچا، میں نے سلام کیا آپ نے جواب دیا اور آپ سے چند سوالات کئے ان میں ایک بات یہ بھی تھی کہ سب سے افضل غلام کون سا ہے؟ آپ نے فرمایا جس کی قیمت زیادہ ہو اور جو اپنے مالکوں کو انتہائی پسندیدہ ہو۔

اس روایت کو ابوامامہ سے متعدد افراد نے نقل کیا ہے، ان میں سلیم بن عامر، ضمرہ بن حبیب، ابوسلام دمشقی، عمرو بن عبداللہ شیبانی، شداد بن عبداللہ، اور نعیم بن زکریا شامل ہیں۔

۶۹۳۷۔ احمد بن اسحاق، جعفر بن محمد بن یعقوب، ابراہیم بن محمد، عمرو بن حفص بن عمرو، عبدالغفار بن عفان اوزاعی کے داماد، ولید بن مزید ابن جابر، ان کے سلسلہ سند میں عطاء خراسانی سے، حضرت عتبہ بن عامرؓ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا جب کوئی شخص مسجد میں داخل ہونے کا ارادہ رکھتا ہو پھر وہ اپنے جوتے یا نعل کے تلوے کی طرف دیکھے (مبادا اس کے ساتھ کوئی نجاست لگی ہو) تو فرشتے اسے کہتے ہیں تم اچھے رہو اور جنت تمہارے لئے اچھی ہو، سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔[۱]

یہ حضرت عقبہ اور عطاء خراسانی کی غریب حدیث ہے ہم نے صرف اسی طرح لکھا ہے۔

۶۹۳۸۔ عبداللہ بن محمد، ابراہیم بن محمد بن معدان، احمد بن جعفر، محمد بن حمید، ابراہیم بن مختار، ابن جریج، انکے سلسلہ سند میں عطاء خراسانی سے وہ حضرت کعب بن عجرہ سے آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں' اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے متعلق ''جن لوگوں نے نیکی کی ان کے لئے نیکی اور زیادہ بھلائی ہے (یونس۔۲۶) آپ نے فرمایا حسنیٰ سے مراد جنت اور زیادہ سے مراد اللہ تعالیٰ کا دیدار ہے۔[۲]

عطاء اور ابن جریج کی غریب حدیث ہے جس میں ابراہیم بن مختار متفرد ہیں۔

۶۹۳۹۔ ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، ہشام بن عمار، ولید بن مسلم، شعیب بن رزیق، انکے سلسلہ سند میں عطاء خراسانی سے روایت ہے کہ حضرت معاذ بن جبل نے فرمایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید کی آیات اور کچھ کلمات سکھائے کہ زمین پر جو مسلمان پریشان ہو، قرض خواہ ہو یا مقروض ہو اور ان کلمات کے ذریعے دعا مانگے تو اللہ تعالیٰ اس کی حاجت پوری فرماتے ہیں اور اسکی تکلیف دور فرمادیتے ہیں۔ ایک روز میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روک دیا گیا اور میں آپ کے ساتھ جمعہ کی نماز نہ پڑھ سکا، آپ نے فرمایا معاذ! تم کس وجہ سے جمعہ کی نماز نہ پڑھ سکے؟ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! یوحنان بن ماریا، یہودی کی میرے ذمہ ایک اوقیہ چاندی تھی وہ میرے دروازے پر گھات لگائے بیٹھا تھا، مجھے اندیشہ تھا کہ وہ مجھے آپ سے روک دیگا اور مجھے اپنی جائیداد سے غافل کردے گا، آپ نے فرمایا معاذ! کیا تم یہ پسند کرتے ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہارا قرض اتار دیں؟ میں نے عرض کیا جی ہاں، آپ نے فرمایا تو پھر تم یہ دعا مانگو! اے اللہ! آپ ہی بادشاہت کے مالک ہیں جسے چاہتے ہیں بادشاہت سے نوازتے ہیں اور جسے چاہتے ہیں اس سے محروم رکھتے ہیں، جسے چاہتے ہیں عزت دیتے ہیں اور جسے چاہتے ذلت دیتے ہیں، آپ کے قبضہ قدرت میں ساری بھلائی ہے آپ ہر چیز پر قادر ہیں، جسے چاہتے ہیں بغیر حساب کتاب کے دیتے ہیں۔ دنیا وآخرت کی مہربان ذات اور دونوں جہانوں کی رحیم ذات، ان دونوں میں سے جتنا جسے چاہتے ہیں دیتے ہیں، اور جتنا جس سے چاہتے ہیں روکے رکھتے ہیں، میرا قرض ادا فرما دیجئے، اگر تم پر زمین بھر سونا ہوا تو اللہ تعالیٰ اسے

۱۔ تاریخ أصبهان ۱/۱۸۵. وكنز العمال ۲۸۰۹.

۲۔ تفسير الطبرى ۱۱/۷۵. وتفسير ابن كثير ۴/۱۹۹، ۴۳۹. والدر المنثور ۳/۳۰۵.

تمہاری طرف سے ادا فرما دیں گے۔

عطاء کی غریب حدیث ہے جسے انہوں نے حضرت معاذ سے مرسلاً روایت کیا ہے۔

۶۹۴۰۔محمد بن علی بن مخلد، ابراہیم بن ہیثم بلدی، سلیم بن قادم، بقیہ، عبداللہ بن ابی موسیٰ، ان کے سلسلہ سند میں عطاء خراسانی سے بواسطہ ابورزین عقیلی سے روایت ہے، محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، ابراہیم بن اسحاق ضبی، علی بن ہاشم، عثمان بن عطاء، ان کے سلسلہ سند میں ان کے والد سے وہ حضرت ابورزینؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ جب کوئی بندہ اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنے (مسلمان) بھائی کی زیارت کے لئے نکلتا ہے تو ستر ہزار فرشتے اسے رخصت کرنے آتے ہیں اور کہتے ہیں اے اللہ! اسے ملا جیسے اس نے تیری خاطر صلہ رحمی کی اگر تم ایسا کر سکو تو ضرور کرو۔

بقیہ اور علی کے الفاظ یہ ہیں ''اے ابورزین! اللہ کی خاطر زیارت کرو، اس واسطے کہ بندہ جب بھائی کی، اللہ تعالیٰ کی خاطر زیارت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر ستر ہزار فرشتے مقرر فرما دیتے ہیں۔ اگر وہ صبح کے وقت نکلا ہو تو شام تک اس کے لئے دعا کرتے ہیں اور اگر شام کو نکلے تو صبح تک دعا کرتے ہیں۔ اگر تم اپنے جسم کو اس کام میں لگا سکو تو کر گزرو۔

اس روایت کو ولید بن مزید نے عثمان بن عطاء سے ان کے والد کے حوالہ سے روایت کیا ہے، انہوں نے حسن سے بواسطہ حضرت ابورزینؓ نقل کیا ہے۔

۶۹۴۱۔ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، عثمان بن ابی شیبہ، طلحہ بن یحییٰ، یونس بن یزید، ابن شہاب، ان کے سلسلہ سند میں عطاء خراسانی سے، حضرت سعید بن المسیب سے نقل کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن خطابؓ لوگوں میں کھڑے ہوئے اور انہیں حج کے ساتھ عمرہ کرنے سے منع فرمایا اور فرمایا اگر تم اسے علیحدہ ادا کرو یعنی اشہر حج کے علاوہ میں تو یہ زیادہ مکمل کرنے والا ہے تمہارے حج اور عمرہ کو، پھر فرمایا میں تمہیں اس سے روکتا ہوں، جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج تمتع کیا ہے اور میں نے بھی آپ کے ساتھ ادا کیا ہے۔

اسی طرح اسے طلحہ نے یونس سے روایت کیا ہے جس میں یونس منفرد ہیں اور ابن وہب نے یونس سے بواسطہ عطاء نقل کیا ہے جس میں زہری کا حوالہ نہیں۔

۶۹۴۲۔سلیمان بن احمد، علی بن سعید رازی، محمد بن مظفر، اسامہ بن علی بن سعید، عیسیٰ بن ابراہیم غافقی، عبداللہ بن وہب، یونس بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں عطاء خراسانی سے روایت ہے کہ سعید بن المسیب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے حج کے مہینوں میں تمتع کرنے سے منع فرمایا اور فرمایا میں نے اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ادا کیا ہے اور میں اس سے روک رہا ہوں، یہ اس واسطے کہ تم میں سے کوئی حج کے مہینوں میں دور دراز سے پراگندہ، تھکا ماندہ عمرہ کرنے کے لئے آتا ہے اس کی پراگندگی، تکان اور اس کا تلبیہ صرف اس کے عمرہ میں ہوتا ہے۔ پھر وہ آتا ہے اور بیت اللہ کا طواف کرتا ہے، احرام کھولتا ہے لباس پہنتا ہے خوشبو لگاتا ہے اور اپنی اہل سے قربت کرتا ہے اگر وہ اس کے ساتھ ہوں۔

یہاں تک کہ جب آٹھ ذی الحجہ کا روز ہوتا ہے تو وہ حج کا احرام باندھ لیتا ہے اور منیٰ کی طرف حج کا تلبیہ کہتے ہوئے نکل پڑتا ہے نہ پراگندگی، نہ تھکاوٹ اور نہ کوئی تلبیہ، صرف ایک دن کا یہ سارا کام، جبکہ حج، عمرہ سے افضل ہے، اگر ہم ان کے درمیان سے ہٹ جائیں تو یہ لوگ ان سے معانقہ کریں باوجویکہ اس گھر کے رہنے والے ایسے ہیں کہ نہ ان کے پاس دودھیا جانور ہیں اور نہ کھیتی ہیں ان کی بہار تو ان لوگوں پر ہے جو ان پر طاری ہوتے ہیں۔

۶۹۴۳۔عبدالملک بن حسن سقطی، احمد بن یحییٰ حلوانی، محمد بن معاویہ نیشاپوری، شعیب بن رزیق، ان کے سلسلہ سند میں عطاء خراسانی سے وہ سعید بن المسیب سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان بن عفانؓ کو وضو کرتے دیکھا، آپ نے داڑھی کا خلال کیا پھر

فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔

عطاء کی غریب حدیث ہے شعیب اس میں منفرد ہیں۔

۶۹۴۴۔سلیمان بن احمد، علی بن عبد العزیز، مسلم بن ابراہیم، شعبہ، ان کے سلسلہ سند میں عطاء خراسانی سے وہ سعید بن المسیب سے روایت کرتے ہیں، وہ حضرت خولہ بنت حکیمؓ سے نقل کرتے ہیں، آپ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ! اگر عورت خواب میں وہ چیز دیکھے جو مرد دیکھتا ہے (یعنی احتلام ہو جائے) آپ نے فرمایا جب وہ ایسا دیکھے تو غسل کرے۔[۱]

سعید سے عطاء کی روایت کردہ غریب حدیث ہے اسماعیل بن عیاش نے بھی اسی طرح نقل کیا ہے۔

۶۹۴۵۔ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، ہشام بن عمار، صدقہ بن خالد، ابن جابر، ان کے سلسلہ سند میں عطاء خراسانی سے روایت ہے کہ میں نے ابو ادریس خولانی کو فرماتے سنا، میں حمص کی مسجد میں داخل ہوا، وہاں میں ایک حلقہ میں بیٹھ گیا جس میں ہر شخص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کر رہا تھا، ان میں ایک نوجوان تھا جب وہ بات کرتا تو سب خاموش ہو جاتے، میں نے ان سے کہا اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے، آپ مجھ سے حدیث بیان کریں اللہ کی قسم مجھے آپ سے محبت ہے، انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے اللہ تعالیٰ کے جلال کی خاطر آپس میں محبت کرنے والے اللہ تعالیٰ (کے عرش) کے سایہ تلے ہوں گے جس دن اس کے سوا کوئی سائبان نہ ہوگا، میں نے عرض کیا اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے، آپ کون ہیں؟ انہوں نے فرمایا میں معاذ بن جبل ہوں۔

اس روایت کو شعیب بن رزیق اور عتبہ بن ابی حکیم نے عطاء سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

۶۹۴۶۔ابو بکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، معاویہ بن عمرو، ابو اسحاق فزاری، عثمان بن عطاء، ان کے سلسلہ سند میں ان کے والد سے بواسطہ ابن محیریز حضرت عبد اللہ بن السعدیؓ روایت ہے فرمایا میں اپنی قوم کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا۔ میں چونکہ سب سے کم عمر تھا اس واسطے انہوں نے مجھے اپنے کجاووں یا اپنے اونٹوں کے پاس چھوڑ دیا۔ انہوں نے اپنے مسائل حل کروائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی پیچھے باقی ہے؟ انہوں نے کہا ایک لڑکا ہے جو ہمارے کجاووں یا اونٹوں کے پاس ہے، آپ نے فرمایا اسے بلا بھیجو، بے شک اس کی ضرورت تمہاری ضرورتوں سے بہتر ہے، سو انہوں نے میری طرف آدمی بھیجا، میں آپ کے پاس حاضر ہوا، آپ نے فرمایا: تمہاری کیا حاجت ہے، میں نے عرض کیا، میری حاجت یہ ہے کہ کیا ہجرت ختم ہوگئی ہے؟ آپ نے فرمایا جب تک کافروں سے جنگ وقتال جاری ہے ہجرت ختم نہیں ہوگی۔[۲]

اس روایت کو یحییٰ بن حمزہ نے عطاء سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

۶۹۴۷۔ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، حسین بن عیسیٰ بسطامی، محمد بن ابی فدیک، عبد الرحمٰن بن فضیل، ان کے سلسلہ سند میں عطاء خراسانی سے روایت ہے، وہ حسن سے آپ حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پڑوس تین طرح کے ہیں، ایک وہ پڑوسی جس کا صرف ایک حق ہے، یہ سب سے کم درجہ حق والا پڑوسی ہے، اور ایک پڑوسی جس کے دو حقوق ہیں اور ایک پڑوسی ایسا ہے جس کے تین حقوق ہیں اس پڑوسی کا حق سب سے افضل ہے، رہا وہ پڑوسی جس کا ایک ہی حق ہے وہ مشرک پڑوسی ہے، جس کے ساتھ کوئی رشتہ داری تو نہیں صرف پڑوسی کا حق ہے، دوسرا پڑوسی جس کے دو حق ہیں تو وہ مسلمان پڑوسی ہے جس کے ساتھ رشتہ داری تو نہیں، ہاں اسلام اور پڑوسی کا حق ہے۔ رہا وہ پڑوسی جس کے تین حقوق ہیں وہ ایسا پڑوسی ہے جو مسلمان، رشتہ دار ہو تو اس کے

۱۔ صحیح البخاری ۱/۴۴، ۷۹، ۴/۱۶۰، ۸/۲۹، ۳۶. وصحیح، کتاب الحیض ۳۲.

۲۔ المستدرک ۴/۳۲۷. والسنن الکبری للبیهقی ۴/۱۹۸. وکنز العمال ۱۷۱۲۹.

اسلام، پڑوس اور رشتہ داری کا حق ہے۔ پڑوس کا سب سے کم حق یہ ہے کہ تم اپنے پڑوسی کو اپنی ہانڈی کی خوشبو سے کوئی تکلیف نہ پہنچاؤ، ہاں جب اس میں اس کے لئے بھی پکاؤ تو علیحدہ بات ہے۔[۱] عطا کی حسن سے روایت کردہ غریب حدیث ہے، ہم نے صرف ابن ابی فدیک کی حدیث سے لکھا ہے۔

۶۹۴۸ـ محمد بن احمد بن حسن، محمود بن محمد المروزی، علی بن حجر، اسحاق بن نجیح، ان کے سلسلہ سند میں عطاء خراسانی سے، حسن سے روایت ہے، فرماتے ہیں میں نے ابو تیمیہؓ سے سنا انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا ہے، فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عدل وانصاف کے مختلف شعبوں کے بارے میں پوچھا، آپ نے فرمایا اپنے نفس سے لوگوں کو انصاف دینا، عالم آدمی کو سلام کرنا غنا و فقر میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا، یہاں تک کہ تمہیں اس کی پروانہ ہو کہ تمہاری اللہ تعالیٰ کی راہ میں مذمت ہوئی یا تعریف ہوئی۔

فرماتے ہیں میں نے آپ سے پوچھا خواہشات کے کیا شعبے ہیں؟ آپ نے فرمایا ایسا لالچ جس کے پیچھے آدمی چل پڑے، ایسی خواہش جس کی پیروی کی جائے، آدمی کا اپنے آپ سے خوش ہونا، مصیبت کے وقت صبر کی کمی اور آسانی و آسائش کے وقت شکر کی کمی۔

عطاء کی حسن سے روایت کردہ غریب حدیث ہے ہم نے صرف اسی طریق پر لکھا ہے۔

۶۹۴۹ـ علی بن ہارون بن محمد، یوسف القاضی، ابوموسیٰ، عبدالاعلی، داؤد بن ابی ہند، ان کے سلسلہ سند میں عطاء خراسانی سے وہ یحییٰ بن یعمر سے وہ حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں، فرمایا ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اس نے کہا یا رسول اللہ! اسلام کیا ہے؟ آپ نے فرمایا نماز پڑھنا، زکوٰۃ دینا، اور حج کرنا، اس نے کہا اگر میں یہ کام کرلوں تو کیا میں مسلمان ہوں؟ آپ نے فرمایا ہاں، پھر اس نے کہا ایمان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا اللہ پر، فرشتوں پر، اللہ تعالیٰ کی کتابوں پر، اللہ تعالیٰ کے رسولوں پر، مرنے کے بعد جی اٹھنے پر، جنت، جہنم پر، تقدیر کے خیر وشر کے سب پر ایمان رکھنا، اس نے کہا اگر میں ایسا کرلوں تو کیا ایمان دار ہوں؟ آپ نے فرمایا ہاں، پھر اس نے کہا احسان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا تم اللہ تعالیٰ کے لئے ایسے طریقے سے عمل کرو کہ تم اسے دیکھ رہے ہو، اگر ایسا نہ کرسکو تو (یوں تو ضرور خیال کرو) وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ پھر اس نے کہا کیا میں ایسا کر چکنے کے بعد احسان کرنے والا ہوں؟ آپ نے فرمایا ہاں، پھر اس نے کہا یا رسول اللہ! قیامت کب ہے؟ آپ نے فرمایا یہ پانچ چیزیں ہیں جن کا تعلق غیب سے ہے جنہیں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا ''بے شک اللہ تعالیٰ کے پاس ہی قیامت کا علم ہے'' (لقمان ـ ۳۴) البتہ میں تمہیں اس کی چند نشانیوں سے خبردار کرتا ہوں، جب لونڈی اپنی مالک کو جنم دے، اور لوگ ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر عمارتوں میں لگ جائیں، اور جب لوگوں کے سردار بھوکے ننگے اور مفلس لوگ بن جائیں گے۔ اس نے کہا وہ کون ہوں گے؟ آپ نے فرمایا دیہاتی لوگ۔ اس کے بعد وہ شخص منہ پھیر کر چل دیا، آپ نے فرمایا اس شخص کو میرے پاس لاؤ، لوگ اس کے پیچھے لپکے تاکہ اسے دیکھیں مگر انہیں کچھ نظر نہ آیا، آپ نے فرمایا یہ جبرائیل علیہ السلام تھے جو لوگوں کو دین سکھانے آئے تھے۔

عطاء اور داؤد کی غریب حدیث ہے، جس میں حضرت عمرؓ کا ذکر نہیں۔

۶۹۵۰ـ احمد بن یعقوب بن مہرجان، حسن بن علی معمری، محمد بن ابان واسطی، داؤد بن ابی فرات، محمد بن یوسف ابی رجاء اسدی، ان کے سلسلہ سند میں عطاء خراسانی سے نعیم بن ابی ہند، ابو سہل سے وہ حضرت حذیفہؓ سے نقل کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مرض وفات میں جس میں آپ کی وفات ہوئی کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت حضرت علی اپنے سینے سے آپ کو سہارا دیئے

۱۔ مجمع الزوائد ۸/۱۶۴. وکنز العمال ۲۴۸۹۱. وفتح الباری ۱۰/۴۴۲. واتحاف السادة المتقین ۶/۳۰۴. وکشف الخفا ۱/۳۹۳. وتفسیر ابن کثیر ۲/۲۶۳. والقرطبی ۵/۱۸۴.

ہوئے تھے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اب آپ کیسے ہیں؟ آپ نے فرمایا بہتر ہوں، میں نے حضرت علیؓ سے کہا، کیا آپ مجھے رسول اللہ کو سہارا دینے کی سعادت دیں گے تا کہ میں اپنے سینے سے سہارا دوں کیونکہ آپ پہلے سے حاضر ہیں اور تھک چکے ہیں نا؟ آپ نے فرمایا حذیفہ تم میرے قریب ہو جاؤ، وہ اس بات کے زیادہ مستحق ہیں، میں آپ کے زیادہ قریب ہوا، آپ نے فرمایا اے حذیفہ! جس کے لئے صدقہ یا روزے کی مہر لگی اور وہ اس سے اللہ تعالیٰ کی رضا کا طالب ہو تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمائیں گے۔ میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، کیا میں اس بات کو ظاہر کروں یا پوشیدہ رکھوں؟ آپ نے فرمایا، پوشیدہ رکھو۔

نعیم کی مشہور حدیث ہے اور عطاء کی غریب حدیث ہے۔ جس میں داؤد منفرد ہیں۔

۶۹۵۱۔ محمد بن حمید، عبدان بن احمد، دحیم، عبداللہ بن یحییٰ بن برنسی، ابی، عبداللہ بن محمد، یونس بن عبدالاعلی، ابن وھب، حیوہ، اسحاق بن عبدالرحمٰن خراسانی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عطاء خراسانی نے ان سے بیان کیا، وہ نافع سے وہ حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جب تم بیع عینہ[عہ] سے خرید و فروخت کرنے لگو گے، گایوں کی دموں کو پکڑ لو گے جہاد چھوڑ کر کھیتی میں خوش ہونے لگو گے تو اللہ تعالیٰ تم پر ذلت و رسوائی کو اس وقت تک مسلط رکھے گا جب تک کہ تم اپنے دین کی طرف واپس نہ لوٹو۔[1]

عطاء کی نافع سے روایت کردہ غریب حدیث ہے۔ جس میں حیوہ، اسحاق سے نقل کرنے میں منفرد ہیں۔

۶۹۵۲۔ ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، عبداللہ بن احمد بن ذکوان، عراک بن خالد بن یزید بن صبیح المری، عثمان بن عطاء، انکے سلسلہ سند میں ان کے والد سے وہ عکرمہ وہ حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی حضرت رقیہؓ جو حضرت عثمانؓ کی زوجہ تھی، کی وفات کا غم ہوا تو آپ نے فرمایا تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لئے، بیٹیوں کو دفن کرنا عزت کے کاموں میں سے ہے۔[2]

عطاء کی عکرمہ سے روایت کردہ غریب حدیث ہے۔ جس میں عراک بن خالد منفرد ہیں۔

۶۹۵۳۔ محمد بن احمد بن علی بن مخلد، محمد بن یونس کدیمی، بشر بن عمران زہرانی، شعیب بن رزیق، ان کے سلسلہ سند میں عطاء خراسانی سے وہ عطاء بن ابی رباح سے وہ حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: تین آنکھوں پر (جہنم کی) آگ حرام ہے، وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے روئی، وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں کو دیکھنے سے جھک گئی، وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں بیدار رہی۔[3]

اس روایت کو عثمان بن عطاء نے اپنے والد سے نقل کیا ہے اور فرمایا: عن ابن عباس۔

۶۹۵۴۔ عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، دحیم، سلیمان بن احمد، ابراہیم بن دحیم، ابی، محمد بن شعیب بن مثابور، عثمان بن عطاء انکے سلسلہ سند میں ان کے والد سے وہ ابوعمران جونی سے آپ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

۱۔ سنن أبی داؤد ۳۴۶۲. والسنن الکبری للبیهقی ۳۱۶/۵. والکامل لابن عدی ۱۹۹۸/۵. ونصب الرایة ۱۷/۴. والکنی للدولابی ۶۵/۲. ومیزان الاعتدال ۱۰۳۷۸. والترغیب والترهیب ۳۲۹/۲.

۲۔ تاریخ بغداد ۶۷/۵، ۲۹۱/۷. وتاریخ ابن عساکر ۲۹۸/۱، ۷، ۲۷۹. وتذکرة الموضوعات ۲۱۷. والکامل لابن عدی ۶۹۳/۲. والدر المنتثرة ۸۴. والموضوعات لابن الجوزی ۲۳۵/۳. والأحادیث الضعیفة ۱۸۵، ۱۸۶.

۳۔ المصنف لابن أبی شیبة ۳۵۰/۵. وشرح السنة ۳۶۵/۱۴. وتاریخ ابن عساکر ۳۴۲/۶.

عہ یعنی کسی چیز کو اس کی اصلی قیمت سے زیادہ کر کے ادھار بیچنا۔

وسلم کو چار اعمال بہت پسند تھے۔دو عمل آپ کی جان کو مشقت میں ڈال دیتے اور دو عمل آپ کے مال کے لئے باعث مشقت تھے،وہ دو عمل جو آپ کی جان کو مشقت میں ڈالتے وہ روزہ اور نماز تھی اور وہ دو عمل جو مال کے لئے باعث مشقت تھے وہ جہاد اور صدقہ ہے۔

عطاء کی غریب حدیث ہے جو ابو عمران سے مروی ہے،اور اسے ابو توبہ الربیع بن نافع نے عبدالعزیز بن عبدالملک قرشی بحوالہ عطاء اسی طرح نقل کیا ہے۔

۳۱۸۔خالد بن معدان[۱]

اور ان لوگوں میں سے با مشقت بدن والے،موجود دل والے،قابل تعریف عقل والے،وہ اپنے دل کو وجد میں اور اپنی عقل کو پانے والے اور وصل میں کوشش کرنے والے خالد بن معدان ہیں۔

کہا گیا ہے کہ تصوف،معبود کے مشاہدے کیلئے انتہائی کوشش کا نام ہے۔

۶۹۵۵۔عبداللہ بن محمد،ابراہیم بن جعفر،سلمہ،ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ خالد بن معدان دن میں چالیس ہزار دفعہ سبحان اللہ کہتے تھے، یہ مقدار قرآن مجید کی تلاوت کے علاوہ تھی،وفات کے بعد جب انہیں تخت پر غسل کے لئے رکھا گیا تو اپنی انگلی کو اسی طرح حرکت دینے لگے یعنی سبحان اللہ کہنے لگے۔

۶۹۵۶۔ابو حامد بن جبلہ،محمد بن اسحاق،حاتم بن اللیث جوہری،ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان کی اولاد میں سے کسی شخص نے مجھ سے بیان کیا کہ خالد بن معدان کا انتقال روزے کی حالت میں ہوا۔

۶۹۵۷۔ابی،احمد بن محمد بن عمر،عبداللہ بن محمد اموی،محمد بن حسین،بھلول بن مورق،بشر بن منصور،ثور،ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے روایت ہے۔فرمایا میں نے کسی کتاب میں پڑھا ہے،اپنے نفس کو بھوکا اور ننگا رکھ شاید وہ اللہ عزوجل کو دیکھ سکے۔

۶۹۵۸۔ابی،ابو محمد بن حیان،ابراہیم بن محمد بن حسن،علی بن سھل رملی،ولید،عبدۃ بنت خالد بن معدان،ان کے سلسلہ سند میں ہے وہ اپنے والد سے نقل کرتی ہیں فرماتی ہیں بہت کم ایسا ہوتا کہ خالد دوپہر کے وقت جب قیلولہ (دوپہر کا آرام) کرنے بستر پر آتے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات اور آپ کے مہاجرین وانصار صحابہ سے اشتیاق کا ذکر نہ کیا ہو،پھر ان کا نام لیتے اور فرماتے وہی لوگ میری اصل اور فصل ہیں۔ان کی دل آرزو کرتا ہے ان کی طرف میرا اشتیاق بڑھ گیا ہے،اے میرے رب! مجھے اپنی طرف بلالے،یہاں تک کہ ان پر نیند غالب آجاتی اور وہ اسی طرح سو جاتے۔

۶۹۵۹۔ابوبکر بن مالک،عبداللہ بن احمد بن حنبل،ابی،محمد بن عبداللہ بن الزبیرح،عبدالرحمٰن بن العباس،ابراہیم بن اسحاق حربی،عبید اللہ بن عمر،ابواسامہ،سفیان،ثور،ابن الزبیر،ایک شخص کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے روایت ہے' انہوں نے فرمایا مجھے یہ بات پسند نہیں کہ خشکی یا تری میں کوئی جانور موت سے میرا فدیہ بن جائے،اگر موت کوئی ہدف ہوتا جس تک سبقت لیجانی ہوتی تو مجھ سے وہی شخص آگے بڑھ سکتا جو طاقت میں مجھ سے زیادہ ہوتا۔

۶۹۶۰ عبدالرحمٰن بن عباس،ابراہیم بن اسحاق حربی،سعید بن یحییٰ،ابی،احوص بن حکیم،ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے روایت ہے،فرمایا اللہ کی قسم! اگر موت کسی مکان میں رکھی ہوتی تو میں سب سے پہلے وہاں پہنچتا۔

۶۹۶۱۔ابو محمد بن حیان،ابن ابی عاصم،محمد بن عمر،سفیان بن عیینہ،ان کے سلسلہ سند میں ہے کسی شامی شخص نے مجھ سے بحوالہ بنت خالد بن معدان روایت بیان کی۔وہ اپنے والد سے نقل کرتی ہیں کہ انہوں نے فرمایا مؤمن کا سب سے کم درجہ یہ حال ہے کہ وہ نماز میں کھڑا

۱۔ طبقات ابن سعد ۷/۴۵۵. والتاریخ الکبیر ۳/ت ۹۰۱ والجرح ۳/ت ۱۵۸۴. وتھذیب الکمال ۱۶۵۳. (۸/۱۶۷).

ہوتا ہے اور فاجر کا سب سے بہتر حال یہ ہے کہ وہ سویا ہو۔

۶۹۶۲۔ابوبکر بن مالک ،عبداللہ بن احمد بن حنبل ،ابی ،ابوالمغیرہ ،جریر ،ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے روایت ہے۔فرمایا جب تم میں سے کسی کے لئے بھلائی کا دروازہ کھولا جائے تو وہ اس کی طرف جلدی کرے ،اس واسطے کہ اسے معلوم نہیں کہ یہ کب بند ہوجائے گا۔

۶۹۶۳۔محمد بن احمد بن حسن ،بشر بن موسیٰ ،حمیدی ،سفیان بن عیینہ ،ثور بن یزید ،ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے روایت ہے فرمایا جس نے بغیر عجب اور کسی کو سنانے کے علاوہ، سبحان اللہ وبحمدہ ،کہا تو اللہ تعالیٰ اس کلمہ کے لئے دو آنکھیں اور دو پر بنائیں گے جن کے ذریعے وہ تسبیح کرنے والوں کے ساتھ اڑتے تسبیح کرتی رہے گی۔

۶۹۶۴۔محمد بن علی ،محمد بن حسن بن قتیبہ ،محمد بن سری ،فضیل بن عیاض ،ثور بن یزید ،ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے روایت ہے۔انہوں نے فرمایا بندے کی اس وقت بھی قدردانی ہوتی ہے جب وہ الحمد للہ کہے ،اگرچہ وہ ہمبستری کے بستر پر ہو اور اس کے پاس خوبصورت نوخیز لڑکی ہو۔

۶۹۶۵۔سلیمان بن احمد ،موسیٰ بن عیسیٰ بن منذر ،ابی ،بقیہ ،ثور بن یزید ،ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے روایت ہے فرمایا کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام جب انگور کے خوشہ کے پاس آتے تو ایک ایک دانہ کھاتے اور ہر دانے پر اللہ تعالیٰ کا نام لیتے۔

۶۹۶۶۔محمد بن احمد بن محمد ،حسن بن محمد ،ابوزرعہ ،دحیم ،ولید ،حریز ،ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے روایت ہے فرمایا آنکھ بھی مال ہے اور نفس بھی مال ہے اور انسان کا سب سے بہترین مال وہ ہے جس سے وہ مستفید ہو اور اسے خرچ کرے اور تمہارا سب سے برا وہ مال ہے جس کو نہ تم دیکھو اور نہ وہ تمہیں دیکھے ،اس کا حساب تو تمہارے ذمہ ہو اور اس کا نفع کسی اور کو پہنچے ،خالد نے فرمایا وہ لوگ تین چیزوں میں تم سے سبقت لے گئے۔انہیں فقر سے کوئی اندیشہ نہ تھا ،نمازی شخص کے بارے میں شک نہ کرتے تھے ،دشمن سے آمنا سامنا ہوتا تو بزدل نہ ہوتے۔

۶۹۶۷۔احمد بن اسحٰق ،عبداللہ بن سلیمان بن اشعث ،عباس بن ولید ،ابی ،اوزاعی ،ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ مجھے خالد بن معدان کے واسطے سے یہ بات پہنچی کہ وہ فرمایا کرتے تھے کھانا اور تعریف کرنا ،کھا کر خاموش رہنے سے بہتر ہے۔

۶۹۶۸۔عبداللہ بن محمد ،علی بن اسحاق ،حسین المروزی ،ابن المبارک ،ثور بن یزید ،ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے روایت ہے۔فرمایا آدمی پوری طرح فقیہ اس وقت تک نہیں بن سکتا یہاں تک کہ وہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے پہلو میں اونٹوں کی طرح دیکھے پھر اپنے آپ پر غور کرے تو وہ اسے انتہائی حقیر نظر آئے گا۔

۶۹۶۹۔ابی ،ابومحمد بن حیان ،ابراہیم بن محمد بن حسن ،محمد بن ہشام ،بقیہ ،ثور بن یزید ،ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے روایت ہے۔فرمایا خبردار! تم لوگ دو خطروں سے بچ کر رہنا اس واسطے کہ کبھی آدمی کا ہاتھ پورے بدن سے خرچ کرتا ہے کسی نے کہا خطرے کیا ہیں؟ فرمایا آدمی کا چلتے ہوئے اپنا ہاتھ مارنا۔

۶۹۷۰۔عبداللہ بن محمد ،علی بن اسحاق ،حسین بن حسن ،عبداللہ بن مبارک ،ثور بن یزید ،ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے بندوں میں سے مجھے سب سے محبوب وہ لوگ ہیں جو میری محبت کی وجہ سے آپس میں محبت کرنے والے ہوں ،جن کے دل مسجدوں کے ساتھ لگے رہیں ،جو سحری کے وقت استغفار کریں ،یہی وہ لوگ ہیں جب میں زمین والوں کو عذاب دینے کا ارادہ کروں تو مجھے وہ یاد ہوتے ہیں یوں میں ان سے عذاب پھیر دیتا ہوں۔

۶۹۷۱۔ابواحمد محمد بن احمد ،عبداللہ بن شیرویہ ،اسحاق بن راھویہ ،عیسیٰ بن یونس ،ثور بن یزید ،ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معادن سے

روایت ہے۔فرمایا جب اہل جنت، جنت میں داخل ہو جائیں گے تو وہ کہیں گے کیا ہمارے پروردگار نے ہم سے یہ وعدہ نہ کیا تھا کہ ہم جہنم میں اتریں گے؟ فرشتے کہیں گے کیوں نہیں، مگر جب تم اس پر سے گزرے تو وہ بجھی ہوئی تھی۔

۶۹۷۲۔ابوبکر بن خلاد، محمد بن یونس کدیمی، احمد بن ابراہیم بن یوسف، عمران بن عبدالرحیم، حسین بن حفص، سفیان ثوری، ثور بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے روایت ہے۔فرمایا ہر بندے کی چار آنکھیں ہیں دو آنکھیں بدن میں جن سے دنیا کے معاملات کو دیکھتا ہے اور دو آنکھیں اس کے دل میں ہیں جن سے آخرت کے امور کو دیکھتا ہے۔جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس کے دل کی دونوں آنکھیں کھول دیتا ہے تو وہ ان چیزوں کو دیکھ لیتا ہے جن سے اللہ تعالیٰ کی وعدہ کی ہوئی غیب کی چیز دیکھتا ہے۔وہ دونوں غیب ہیں اور غیب سے امن غیب کی وجہ سے ہوتا ہے اور جب کسی بندے کو اس کے علاوہ کچھ پہنچانے کا ارادہ فرماتے ہیں تو اسے اپنے حال پر چھوڑ دیتے ہیں پھر یہ آیت پڑھی، کیا ان کے دلوں پر تالے لگے ہوئے ہیں۔(محمد۔۲۴)

۶۹۷۳۔ابوعلی محمد بن احمد، بشر بن موسیٰ، حمیدی ح، ابی، عبداللہ بن محمد بن عمران، محمد بن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، ثور بن یزید، خالد بن معدان سے اسی طرح کی روایت ہے۔

۶۹۷۴۔احمد بن ابراہیم بن یوسف، عمران بن عبدالرحیم، حسین بن حفص، سفیان، ثور، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے روایت ہے فرمایا کہ ہر بندے کے ساتھ ایک شیطان ہے جو اس کی پیٹھ کی ہڈی کے ساتھ پوشیدہ رہتا ہے۔اپنی گردن کو کندھے کی طرف موڑے ہوتا ہے۔اپنے منہ کو اس کے دل پر لگائے ہوتا ہے۔حسین کے علاوہ دوسروں نے سفیان سے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے کہ جب وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان پیچھے ہٹ جاتا ہے اور جب غافل ہوتا ہے تو وسوسے ڈالتا ہے۔

۶۹۷۵۔ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، عبداللہ بن واقد، ام عبداللہ بنت خالد، ان کے سلسلہ سند میں ان کے والد خالد سے روایت ہے۔فرمایا قبولیت کی دعا یا جو قبولیت کا اارادہ کرے تو سجدہ کرتے دونوں ہاتھوں کو پلٹ دے اور دعا کرے۔

۶۹۷۶۔ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، عبداللہ بن واقد، ام عبداللہ، ان کے سلسلہ سند میں ان کے والد خالد سے روایت ہے۔فرمایا دل مٹی سے بنائے گئے ہیں اور مٹی سردی میں نرم پڑ جاتی ہے۔

۶۹۷۷۔محمد بن احمد بن ابراہیم نے اپنی کتاب میں ذکر کیا، عبداللہ بن محمد بغوی، محمد بن زیاد بن فروہ، ابوشہاب، طلحہ بن مزید، ثور، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں حکیم آدمی کی بات قبول نہیں کرتا، میں تو اس کا قصد اور عمل قبول کرتا ہوں۔اگر اسکا قصد اور عمل پسندیدہ اور رضامندی کا سبب ہو تو میں اسکا قصد و عمل اللہ تعالیٰ کی تعریف اور وقار بنا دیتا ہوں اگرچہ وہ بات نہ کرے۔

۶۹۷۸۔محمد بن احمد، موسیٰ بن اسحاق، عبداللہ بن عوف، فرج بن فضالہ، شعوذ، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے روایت ہے کہ داؤد (اللہ تعالیٰ کے) نبی علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے میرے ذکر میں مشغول رہنے والوں کو میں، مجھ سے مانگنے والوں سے زیادہ افضل عطا کرتا ہوں۔

۶۹۷۹۔محمد بن علی بن جیش، موسیٰ بن ہارون، عطیہ بن بقیہ بن ولید، ابی، بحیر بن سعید، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے خالد بن معدان کو فرماتے سنا، جو شخص حق کی مخالفت کر کے تعریف کا متلاشی ہو تو وہ تعریف اللہ تعالیٰ اس کے لئے مذمت بنا کر دے مارتے ہیں اور جو حق کی موافقت میں ملامتوں پر جرأت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ان ملامتوں کو اس کے لئے تعریف بنا دیتے ہیں۔

۶۹۸۰۔محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، محمد بن یزید، سعید بن محمد الوراق، ثور بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے روایت ہے۔فرمایا اللہ تعالیٰ انسان کی رات کے ابتدائی حصہ میں کھیتی کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور فرماتے ہیں تمہارا اگلا حصہ پہلے

حصہ کے ساتھ مل جائے۔

۶۹۸۱۔عبداللہ بن محمد، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن ہاشم بعلبکی، ولید، عبدہ بنت خالد بن معدان، ان کے سلسلہ سند میں ان کے والد سے روایت ہے۔ فرمایا آسمان میں ایک فرشتہ ہے جس کا آدھا بدن آگ اور آدھا برف ہے، وہ کہتا ہے اے پروردگار تیری ذات پاک ہے اور تیری تعریف ہے جیسے آپ نے اس آگ اور برف کو یکجا کیا۔ اسی طرح مومنوں کے دلوں کو جمع کر دیں۔ اس کے علاوہ اس کی اور کوئی تسبیح نہیں۔

۶۹۸۲۔محمد بن علی بن جیش، موسیٰ بن ہارون، سعید بن یعقوب طالقانی، اسماعیل بن عیاش، بجیر بن سعید، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے خالد بن معدان کو فرماتے سنا وہ لوگ سرحدوں پر گھوڑے باندھنے پر کسی چیز کو ترجیح نہیں دیتے تھے۔

۶۹۸۳۔محمد بن علی بن جیش، موسیٰ بن ہارون، عیسیٰ بن سالم، سلم بن قادم، داؤد بن رشید، بقیۃ بن ولید، بجیر بن سعید، ان کے سلسلہ سند میں سند خالد بن معدان سے روایت ہے۔ وہ کثیر بن مرہ سے نقل کرتے ہیں فرمایا یہ ایک مزید نعمت ہوگی کہ اہل جنت کے پاس سے ایک بادل گزرے گا، وہ کہے گا کیا تم چاہتے ہو کہ میں تم پر برسوں؟ وہ کسی چیز کی تمنا نہیں کریں گے ان پر بارش ہوگی، خالد فرماتے ہیں کثیر فرماتے: اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کا مشاہدہ کرایا تو ضرور کہوں گا مجھ پر زیورات میں سجی دھجی لڑکیاں برسا۔

۶۹۸۴۔احمد بن عبیداللہ بن محمود، محمد بن احمد بن یحییٰ، ابوبکر المؤدب، سلمہ بن شبیب، ولید، ثور بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے وہ حضرت معاذ بن جبلؓ سے نقل کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا ملک الموت کے پاس مشرق سے مغرب تک کی مقدار کا ایک نیزہ ہے۔ جب دنیا میں سے کسی بندے کی زندگی ختم ہوجاتی ہے تو اس نیزہ کو بندے کے سر پر مارتا ہے پھر کہتے ہیں اب تمہاری وجہ سے اموات کے لشکر میں اضافہ ہوگا۔

۶۹۸۵۔احمد بن اسحاق، اسحاق بن ابراہیم بن قران المودب، سلمہ بن شبیب، ابوالمغیرہ، ام عبداللہ، عبدۃ بنت خالد بن معدان، ان دونوں سے ان کے والد سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا جس بستر پر انسان نہیں سوتا اس پر شیطان سوتا ہے۔

۶۹۸۶۔محمد بن معمر، ابوشبیب حرانی، یحییٰ بن عبداللہ بابلتی، صفوان بن عمرو، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے خالد بن معدان کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے انسان! اگر تو مجھے اپنے دل میں یاد کرے گا تو میں بھی تجھے اسی طرح یاد کروں گا، اور اگر تو مجھے مجلس میں یاد کرے گا تو میں بھی تجھے اسی طرح مجلس میں یاد کروں گا جو تیری مجلس سے بہتر ہوگی، اگر تو مجھے غصہ کی حالت میں یاد رکھے گا تو میں بھی تجھے غضب میں یاد رکھوں گا، میں تجھے عذاب والوں کے ساتھ عذاب نہیں دوں گا۔

خالد بن معدان حضرت معاذ بن جبلؓ، عبادہ بن صامتؓ، ابوعبیدہ بن الجراح اور ابوذر رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں، حضرت مقدام بن معدی کرب، ابوامامہ باہلی، ابوہریرہؓ، عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن عمرو، معاویہ، عبداللہ بن سیر، ثوبان، واثلہ، عتبہ بن عبید غنم، ابوبحریہ، کثیر بن مرۃ، عبدالرحمٰن عمرو سلمی، عمرو بن الاسود، اور ربیعہ جرشی سے ہیں۔

۶۹۸۷۔فاروق الخطابی، ابوخالد عبدالعزیز بن معاویہ قرشی، ابومسلم الکشی، سعید بن سلام، عطار، ثور بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی ضرورتوں میں پوشیدگی سے مدد چاہو کیونکہ ہر نعمت والے شخص سے حسد کیا جاتا ہے۔[1]

---

[1] المعجم الصغیر للطبرانی ۱۴۹/۲. ومیزان الاعتدال ۳۱۹۵. وکشف الخفا ۱۳۵/۱. وتنزیہ الشریعة ۱۳۵/۲. والفوائد المجموعة ۷۰، ۲۶۱. وتذکرة الموضوعات ۲۰۵. والموضوعات لابن الجوزی ۱۶۵/۲. واللآلی المصنوعة ۴۳/۲.

خالد کی غریب حدیث ہے جس میں ثور منفرد ہیں، اس روایت کو عمرو بن یحییٰ بصری نے شعبہ سے انہوں نے ثور سے نقل کیا ہے
۶۹۸۸۔ فاروق الخطابی، سلیمان بن احمد نے جماعت سمیت، ابو مسلم الکشی، عصمۃ بن سلیمان الخزاز، حازم مولیٰ بنی ہاشم، لمازہ، ثور بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے وہ حضرت معاذ بن جبل سے روایت کرتے ہیں۔ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ میں سے ایک شخص کی جائیداد دیکھنے آئے، آپ نے فرمایا خیر و برکت ہو اور بابرکت شگون ہو، رزق میں وسعت ہو، اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے، اسکے سر پر دفلی بجاؤ، دفلی لائی گئی اور بجائی گئی، اتنے میں طباق لائے گئے جن پر میوے اور شکر رکھی تھی، اس پر بکھیر دی گئی لوگوں نے اپنے ہاتھ روک لئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں کیا ہوا کہ لوٹتے نہیں؟ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! کیا آپ نے لوٹنے سے روکا نہیں؟ میں نے تمہیں لشکروں کے لوٹنے سے روکا ہے، شادیوں کے لوٹنے سے نہیں روکا، چنانچہ لوگوں نے آپ سے اور آپ نے لوگوں سے چھینا۔[۱]

خالد کی غریب حدیث ہے جسے ان سے نقل کرنے میں ثور منفرد ہیں۔
۶۹۸۹۔ عبداللہ بن محمد نے اپنی اصل کتاب سے نقل کیا ہے، محمد بن زکریا، عمر بن یحییٰ، شعبہ بن الحجاج، ثور بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے وہ معاذ بن جبلؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسانوں کے دل سردی میں نرم پڑ جاتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو مٹی سے پیدا کیا ہے اور مٹی سردی میں نرم ہو جاتی ہے۔[۲]

شعبہ سے اس روایت کو مرفوع نقل کرنے میں عمر بن یحییٰ منفرد ہیں جبکہ ان کی حدیث متروک ہے صحیح روایت خالد کا قول ہے جسے ابن ابی داؤد نے ابن زکریا سے روایت کیا ہے۔
۶۹۹۰۔ سلیمان بن احمد، حسین بن اسحاق تستری، ابو الربیع زہرانی، صلت بن الحجاج، ثور بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے وہ حضرت عبادہ بن صامتؓ سے نقل کرتے ہیں، فرمایا ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر وحشت کی شکایت کرنے لگا آپ نے اسے کبوتروں کا جوڑا رکھنے کا حکم دیا۔ خالد کی غریب حدیث ہے جسے صلت سے وہ ثور سے نقل کرنے میں منفرد ہیں۔
۶۹۹۱۔ محمد بن جیش، موسیٰ بن ہارون، اسحاق بن راہویہ، بقیۃ بن ولید، بجیر بن سعید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے وہ ابو عبیدہؓ سے آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں، آپ نے فرمایا انسان کا دل چڑیا کی طرح ہے دن میں سات مرتبہ تبدیل ہوتا ہے

موسیٰ بن ہارون نے فرمایا ہم سے یہ حدیث اسحاق نے اپنی سند سے بیان کی جس کی سند ابو عبیدہ بن الجراحؓ سے ہے اور خالد کی ملاقات حضرت ابو عبیدہؓ سے نہیں ہوئی۔
۶۹۹۲۔ محمد بن علی جیش، موسیٰ بن ہارون، سلم بن قادم، بقیہ بن ولید، بجیر بن سعید، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ خالد بن معدان نے فرمایا کہ ابو ذرؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اپنے دل کو ایمان کے لئے خالص کر لیا، اپنے دل کو محفوظ کر لیا، اپنی زبان کو سچا کر لیا، اپنے نفس کو مطمئن کر لیا، اپنی عادت کو درست کر لیا، اپنے کان کو (حق بات) سننے والا بنا دیا، اپنی آنکھ کو دیکھنے والا بنا لیا، رہا کان تو وہ اکھیڑنے والا ہے، آنکھ دل کی نیت کا اقرار کرنے والی ہے، اور تحقیق وہ شخص کامیاب ہوا جس نے اپنے دل کو محفوظ کرنے والا بنا دیا۔[۳]

۱۔ سنن أبی داؤد ۳۹۳۶. ومجمع الزوائد ۲۹۰/۴. وکنز العمال ۴۵۵۷۱.
۲۔ الأحادیث الضعیفة ۵۱۱. واللآلئ المصنوعة ۵۱/۱. وکنز العمال ۳۵۲۱۱. وتنزیه الشریعة ۱۷۱/۱. والفوائد المجموعة ۴۶۸، ۴۹۸.
۳۔ مسند الامام أحمد ۱۴۷/۵، ومجمع الزوائد ۲۳۲/۱۰. واللآلئ المصنوعة ۵۱/۱. والترغیب والترهیب ۵۶/۱، ۵۵۱/۳. ومشکاة المصابیح والدر المنثور ۲۳۷/۲.

خالد کی غریب حدیث ہے جسے ان سے نقل کرنے میں بحیر منفرد ہیں۔

۶۹۹۳۔محمد بن احمد بن محمد بن احمد ابوجعفر المقری، سھل بن مردویہ، علی بن بحر، عیسیٰ بن یونس، ثور بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے حضرت مقدام بن معدی کربؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسانوں میں سے کسی کا کھانا اس کے ہاتھ کی کمائی کے کھانے سے زیادہ بہتر نہیں، داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھاتے تھے۔ا

اس روایت کو معاویہ بن صالح، اسماعیل بن عیاش اور بقیہ نے بحیر سے اسی طرح نقل کیا ہے، خالد کی صحیح حدیث ہے جسے عیسیٰ کی حدیث سے ثور نے نقل کیا ہے۔

۶۹۹۴۔ابواسحاق بن حمزہ نے پوری جماعت سمیت نقل کیا، عبداللہ بن محمد، منصور بن ابی مزاحم، یحییٰ بن حمزہ، ثور بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے وہ حضرت معدیکربؓ سے آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں، آپ نے فرمایا اپنے اناج کا ماپ کیا کرو، تمہارے لئے اس میں برکت دی جائے گی۔۲

ثور کی خالد سے مروی صحیح حدیث ہے اسے ابن المبارک اور ولید بن مسلم نے ثور سے روایت کیا ہے اور اسماعیل بن عیاش اور بقیہ نے بحیر سے نقل کیا ہے۔انہوں نے کہا مقدام سے، ابوایوب سے اسی طرح منقول ہے۔

۶۹۹۵۔احمد بن اسحاق، محمد بن زکریا، محمد بن کثیر، اسماعیل بن عیاش، بحیر بن سعید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے وہ حضرت مقدام سے، آپ ابوایوبؓ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

بخاری نے اس روایت کو ثور کی حدیث سے بحوالہ خالد نقل کیا ہے جس میں ابوایوبؓ کا حوالہ نہیں۔

۶۹۹۶۔ابوالحسن سھل بن عبداللہ الوراق العسکری، حسن بن سھل بن عبدالعزیز المجوز البصری، ابوعاصم النبیل، ثور بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے وہ حضرت ابوامامہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے جب رات کا دسترخوان اٹھایا جاتا تو آپ فرماتے تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے بہت زیادہ، اچھی اور مبارک، نہ وہ کافی ہیں نہ انہیں الوداع ہے اور نہ ان سے لاپرواہی اے ہمارے رب!

اس روایت کو سفیان ثوری نے ثور سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

۶۹۹۷۔سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابونعیم، اسی روایت کو سفیان نے نقل کیا ہے۔

۶۹۹۸۔عبدالرحمٰن بن العباس الوراق، محمد بن یونس الکدیمی، روح بن عبادۃ، ثور بن یزید، ان کے سلسلہ سند مین خالد بن معدان سے روایت ہے، وہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام کا واضح نشان ہے جیسے راستے کا مینارہ، اسی میں سے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جائے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا جائے، نماز قائم کی جائے، زکوٰۃ دی جائے، حج کیا جائے، رمضان کے روزے رکھے جائیں، نیکی کا حکم اور برائی سے روکا جائے، لوگوں کو سلام کیا جائے اگر وہ تمہیں جواب دیں تو فرشتے انہیں اور تجھے جواب دیتے ہیں اور اگر وہ تمہیں جواب نہ دیں تو فرشتے تمہیں جواب دیتے ہیں، ان پر لعنت یا خاموش ہوجاتے ہیں اور تمہارے اپنے گھر والوں کو سلام کہنا جب گھر میں جاؤ، جس نے ان میں سے کسی چیز کو توڑا تو یہ چیزیں اسلام کے تیروں میں سے ایک تیر تھی جسے اس نے چھوڑ دیا اور جس نے ان سب چیزوں کو چھوڑ دیا تو اس نے اسلام کو چھوڑ دیا۔۳

۱۔صحیح البخاری ۳/۷۴. وفتح الباری ۴/۳۰۳. والترغیب والترھیب ۱/۵۹۲. ۲/۵۲۱.

۲۔صحیح البخاری ۳/۸۸. وفتح الباری ۱۱/۲۸۱. وکشف الخفاء ۲/۱۹۶.

۳۔المستدرک ۱/۲۱. وأمالی الشجری ۱/۳۸. وعمل الیوم واللیلۃ لابن السنی ۱۵۷. ومجمع الزوائد ۱/۲۸.

خالد کی غریب حدیث ہے جس میں ثور منفرد ہیں اس روایت کو احمد بن حنبل اور کبار محدثین نے روح سے روایت کیا ہے۔

۶۹۹۹۔سلیمان بن احمد، حفص بن عمر الرقی، سلیمان بن عبد اللہ، بقیۃ بن ولید، بحیر بن سعید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے روایت ہے، وہ حضرت عبد اللہ بن عمرو سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔آپ نے فرمایا جس نے بدھ، جمعرات اور جمعہ کا روزہ رکھا تو اسے غلام آزاد کرنے کی طرح ثواب ہے۔[1]

اسے حیوۃ بن شریح نے بقیہ سے موقوفاً نقل کیا ہے۔ہم نے صرف سلیمان کی حدیث سے مرفوع الفاظ کے ساتھ لکھا ہے جو بقیہ سے مروی ہے۔

۷۰۰۰۔سلیمان بن علان الوراق، محمد بن محمد الواسطی، احمد بن معاویہ بن بکر، عیسیٰ بن یونس، ثور بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے وہ عبد اللہ بن بسرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی بدعتی کی عزت کی تو اس نے اسلام (کی عمارت) ڈھانے پر اعانت کی۔[2]

خالد کی غریب حدیث ہے جس میں ثور سے نقل کرنے میں عیسیٰ متفرد ہیں۔

۷۰۰۱۔فاروق الخطابی، ابو مسلم الکشی، قعنبی، عیسیٰ بن یونس، ثور بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے وہ حضرت عبد اللہ بن بسر سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہفتہ کے دن سوائے فرض روزہ کے کوئی روزہ نہ رکھو، اگر تم کچھ اور نہ پاؤ تو انگور کی شاخ یا کسی درخت کی بیل چبا لینا۔[3]

خالد کی غریب حدیث ہے جس میں ثور سے عیسیٰ نقل کرنے میں متفرد ہیں۔

۷۰۰۲۔سلیمان بن احمد، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، سوید بن سعید، ولید بن محمد الموقری، ثور بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے وہ معاویہ بن ابی سفیانؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نہ دھوکا میں آتے ہیں نہ ان پر کوئی غالب آتا ہے اور اس چیز کی خبر دی جاتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے علم میں اپنا وجود نہیں رکھتی، جس سے اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرمائیں اسے دین کی سمجھ بوجھ عطا فرماتے ہیں جسے دین کی سمجھ نہ دیں تو اس کی پروا نہیں کرتے۔

یہ آخری لفظ میں پروا کا ذکر نہیں، حضرت معاویہ سے ان کے علاوہ کسی نے روایت نہیں کیا، اور متعدد لوگوں نے تفقہ فی الدین والی روایت حضرت معاویہ سے نقل کی ہے، ثابت نے ابو عبد رب زاہد سے انہوں نے امیر معاویہ سے ثوبان کے واسطہ سے روایت کیا جس میں غلبہ، خلابہ، (دھوکہ) وغیرہ کا ذکر کیا ہے۔

۷۰۰۳۔محمد بن علی بن جیش، موسیٰ بن ہارون الحافظ، ابو ہمام، ابو طالب بقیہ بن ولید، بحیر بن سعید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے وہ عتبہ بن عبدؓ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔آپ نے فرمایا اگر کوئی شخص پیدائش سے لے کر مرنے تک منہ کے بل، اللہ تعالیٰ کی رضا میں سجدے میں پڑا رہے تو قیامت کے دن اسے بھی کم جانے گا۔

خالد کی غریب حدیث ہے جسے بحیر سے نقل کرنے میں بقیہ متفرد ہیں۔

۱۔الترغیب والترهیب ۲/۱۲۶. ومجمع الزوائد ۳/۱۹۸. والمطالب العالیة ۱۰۳۷.

۲۔الموضوعات ۱/۲۷۱. والفوائد المجموعة ۲۱۱. واللآلی المصنوعة ۱/۱۳۰. واتحاف السادة المتقین ۶/۱۹۶. وتنزیه الشریعة ۱/۳۱۴.

۳۔سنن أبی داؤد ۲۴۲۱. وسنن الترمذی ۷۴۴. وسنن ابن ماجة ۱۷۲۶. ومسند الامام أحمد ۴/۱۸۹، ۶/۳۶۸. والمستدرک ۱/۴۳۵. ومشکاة المصابیح ۲۰۶۳.

۷۰۰۴۔ابو غانم سھل بن اسماعیل واسطی، محمود بن محمد، محمد بن ابراہیم، بقیہ، ثور بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے وہ واثلہ بن اسقعؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دین کی سمجھ کے بغیر عبادت گزار ایسا ہے جیسے آٹے کی چکی کا گدھا ہے۔۱

خالد اور ثور کی غریب حدیث ہے ہم نے صرف بقیہ کی حدیث سے لکھا ہے۔

۷۰۰۵۔سلیمان بن احمد، ابراہیم بن دحیم دمشقی، ابی، سھل بن ہاشم، سفیان بن ثوری، ثور بن یزید، انکے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے وہ حضرت ثوبان سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کسی چیز سے خوف ہوتا تو آپ فرماتے اللہ ربی لااشرک بہ شیئاً اللہ تعالیٰ میرا رب ہے میں کسی چیز کو اسکا شریک نہیں بناتا۔

خالد اور ثوری کی غریب حدیث ہے جسے ثوری سے صرف سھل بن ہاشم نے روایت کیا ہے۔

۷۰۰۶۔ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، ہشام بن عمار، اسماعیل بن عیاش، بحیر بن سعید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے وہ جبیر بن نضیر سے آپ عرباض بن ساریہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صف اول کیلئے تین دفعہ اور صف ثانی کے لئے ایک دفعہ دعا کی۔

اسے یحییٰ بن ابی کثیر نے محمد بن ابراہیم تیمی سے انہوں نے خالد سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۷۰۰۷۔احمد بن یعقوب بن مہرجان، حسن بن محمد بن نصر التمار، ح، عبداللہ بن محمد، احمد بن عمرو البزار، محمد بن عثمان بن عقیلی، محمد بن عبد الرحمٰن طفاوی، خلیل بن مرہ، ثور بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے وہ مالک بن یخامر سے وہ حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت کرتے ہیں۔فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طواف کررہے تھے میں آپ کے پیچھے ہولیا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے بتائیں سب سے برے لوگ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا خیر کی باتیں پوچھو، برائی کی باتیں مت پوچھو، برے لوگ، لوگوں کے برے علماء ہیں۔۲

خالد کی غریب حدیث ہے جسے ثور سے نقل کرنے میں خلیل منفرد ہیں۔

۷۰۰۸۔ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، علی بن حجر، محمد بن مصطفیٰ، بقیہ، بحیر بن سعید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے وہ ابو بحریہ سے وہ معاذ بن جبلؓ سے روایت کرتے ہیں۔فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غزوے دو طرح کے ہیں، رہا وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی رضامندی کا طالب ہو، امام کا فرمانبردار ہو شریک کیلئے آسانی پیدا کرے، عمدہ مال خرچ کرے، فساد سے دور رہے تو اس کی نیند اور بیداری سب کا سب اجر ہے، رہا وہ شخص جو فخر وریاء اور شہرت کی خاطر جہاد کرے، امام کی نافرمانی کرے زمین میں فساد کرے تو وہ کفایت کرنے والی چیز کو لے کر نہیں لوٹا۔

خالد کی غریب حدیث ہے جو ابو بحریہ سے مروی ہے۔

۷۰۰۹۔محمد بن علی بن جیش، موسیٰ بن ہارون، داؤد بن عمر ضبی، سعید بن یعقوب طلقانی، ح، ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، علی بن حجر، عبدالوہاب بن ضحاک، اسماعیل بن عیاش، بحیر بن سعید، ان کے سلسلہ سند میں خالد سے وہ کثیر بن مرہ سے وہ حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا کی جو بیوی بھی اپنے خاوند کو تکلیف دیتی ہے تو اس کی حور عین بیوی کہتی ہے

۱۔الموضوعات ۱/ ۲۶۲. وتنزیہ الشریعۃ ۱/ ۲۶۷. واللآلیء المصنوعۃ ۱/ ۱۱۳. والاسرار المرفوعۃ ۳۵۱. والفوائد المجموعۃ ۲۹۰. وکشف الخفا ۲/ ۳۶۰. واتحاف السادۃ المتقین ۷/ ۴۳. والأحادیث الضعیفۃ ۷۸۲.

۲۔کشف الخفا ۱/ ۵۵۹. واتحاف السادۃ المتقین ۱/ ۲۶۴. ۳۷۰.

ارے! اللہ تعالیٰ تیرا ناس کرے، اسے تکلیف نہ دے یہ تیرے پاس مہمان ہے عنقریب تجھ سے جدا ہونے والا ہے۔

خالد کی غریب حدیث ہے جو کثیر سے مروی ہے بحیر اس میں متفرد ہیں۔

۷۰۱۰۔ فاروق الخطابی، حبیب نے پوری جماعت سمیت روایت کیا، ابو مسلم الکشی، ابو عاصم النبیل، ثور بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے وہ عبدالرحمن بن عمرو وہ حضرت عرباض بن ساریہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز پڑھائی، پھر اپنا رخ انور ہماری طرف پھیرا اور ہمیں ایسی بلیغ نصیحت کی جس سے آنکھیں اشکبار اور دل گھبرا گئے، تو لوگوں میں سے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ! یہ گویا الوداع کرنے والے کی نصیحت ہے ہمیں کوئی وصیت کریں۔ آپ نے فرمایا میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے، امام کی بات سننے اور ماننے کی وصیت کرتا ہوں، وہ اگرچہ حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو، اس واسطے کہ تم میں سے جو زندہ رہا وہ بہت اختلاف اور پھوٹ دیکھے گا، لہٰذا تم میری اور ان خلفاء کی سنت کو لازم پکڑنا جو میرے بعد رہنما اور ہدایت یافتہ ہیں۔ انہیں مضبوطی سے تھامنا، اور دین میں نئے کاموں سے بچنا، اس واسطے کہ ہر بدعت گمراہی ہے۔[1]

اسے اسماعیل نے بحیر سے انہوں نے خالد سے آپ نے حضرت عرباضؓ سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

۷۰۱۱۔ ابو احمد محمد بن احمد، عبداللہ بن محمد بن شیرویہ، اسحاق بن راھویہ، بقیہ بن علید، بحیر بن سعید، انکے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے وہ عمر بن اسود، وہ جنادہ بن ابی امیہ وہ حضرت عبادہ بن صامتؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تم سے مسیح دجال کے بارے میں گفتگو کی تھی، وہ کوتاہ قامت ٹھگنا، چپٹی ناک والا، گھنگریالے بالوں والا کانا ہوگا، اس کی بائیں آنکھ سپاٹ ہوگی نہ اوپر اٹھی ہوگی اور نہ سخت ہوگی، پھر اگر وہ تم پر ملتبس و مشتبہ ہو تو خوب جان لو کہ تمہارا رب کانا نہیں، اور مرنے سے پہلے اپنے رب کو ہرگز نہیں دیکھ سکتے۔

خالد کی غریب حدیث ہے جس میں بحیر متفرد ہیں۔

۷۰۱۲۔ محمد بن علی بن حبیش، موسیٰ بن ہارون، سعید بن یعقوب، احمد بن ابراہیم الموصلی، اسماعیل بن عیاش، بحیر بن سعید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے وہ عبداللہ بن ابی بلال خزاعی سے، وہ حضرت عرباض بن ساریہؓ سے نقل کرتے ہیں۔ فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرمارہے تھے کہ شہداء اور بستروں پر مرنے والے لوگ ہمارے رب سے، طاعون میں مرنے والوں کے بارے میں جھگڑا کریں گے، شہداء کہیں گے یہ ہمارے بھائی ہیں جیسے ہم قتل کئے گئے ایسے یہ بھی قتل ہوئے، اور بستروں پر مرنے والے کہ یہ کہیں گے ہمارے بھائی ہیں جیسے ہم بستروں پر مرے ویسے یہ بھی مرے، آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان میں فیصلہ فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے طاعون زدہ لوگوں کو دیکھو اگر ان کے زخم شہداء کے زخموں کے مشابہ ہیں تو یہ ان میں سے ہیں۔ چنانچہ طاعون زدہ لوگوں کے زخموں کو دیکھا جائے گا تو وہ شہداء کے زخموں کے مشابہ ہوں گے یوں انہیں ان کے ساتھ ملا دیا جائے گا۔[2]

عبداللہ کی حضرت عرباضؓ سے روایت کردہ غریب حدیث ہے جس میں خالد منفرد ہیں۔

۱۔ سنن أبی داؤد ۴۶۰۷. وسنن الترمذی ۲۶۷۶. ومسند الامام أحمد ۱۲۶/۴، ۱۲۷. وسنن الدارمی ۴۴/۱. والمستدرک ۹۶/۱، ۹۷، ۳۸۰/۳. وصحیح ابن حبان ۱۰۲. والترغیب والترهیب ۷۸/۱. ومشکاة المصابیح ۱۶۵.

۲۔ سنن النسائی ۳۷/۶. ومسند الامام أحمد ۱۲۸/۴، ۱۲۹. وفتح الباری ۱۹۴/۱۰. والمعجم الکبیر للطبرانی ۲۵۰/۱۸. والترغیب والترهیب ۳۳۷/۲. ومشکاة المصابیح ۱۵۹۶.

۲۱۹۔ بلال بن سعد[ا]

انہی لوگوں میں وہ شخص ہیں جو وعظ کہنے کے لئے تیار، وعدہ میں غور وفکر کرنے والے بلال بن سعد ہیں، وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ادا کرنے والے، سننے والے، خدمت میں لوگوں کا بوجھ اٹھانے والے، بلند شان، بلیغ وعظ کہنے والے ماہر شخص تھے۔

۷۰۱۳۔ احمد بن اسحاق، عبداللہ بن ابی داؤد، عباس بن ولید بن مزید، ابی، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ بلال بن سعد ایسی عبادت کرتے تھے کہ ہم نے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں کسی کے بارے میں نہیں سنا، وہ دن اور رات میں غسل کرتے۔

۷۰۱۴۔ احمد بن اسحاق، عبداللہ بن ابی داود، اسحاق ان اخیل، ابوزرقاء عبدالملک بن محمد دمشقی، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے بلال کی گفتگو سنی، ان سے زیادہ بلیغ واعظ میں نے نہیں سنا۔

۷۰۱۵۔ احمد بن اسحاق، عبداللہ بن ابی داود، ح، ابی، ابراہیم بن محمد بن حسن، عباس بن ولید، ابی، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے بلال کا ایک بیٹا قسطنطنیہ میں فوت ہو گیا۔ ایک شخص آ کر اس پر دعویٰ کرنے لگا کہ اس نے میرے بیس سے کچھ اوپر دینار دینے ہیں، اس پر بلال نے کہا تمہارے پاس گواہ ہے؟ اس نے کہا نہیں، بلال نے کہا، کوئی تحریر؟ اس نے کہا، نہیں، بلال نے کہا، کیا تم قسم کھاتے ہو؟ اس نے کہا ہاں راوی کا بیان ہے کہ پھر وہ اپنے گھر میں داخل ہوئے اور اس شخص کو دینار دیئے۔ اور فرمایا اگر تو سچا ہے تو میں نے اپنے بیٹے کی طرف سے ادا کر دیا، اور اگر تم جھوٹے ہو تو یہ تمہارے لئے صدقہ ہے۔

۷۰۱۶۔ سلیمان بن احمد، محمد بن حاتم مروزی، حیان بن موسیٰ، عبداللہ بن المبارک، ان کے سلسلہ سند میں ہے، فرماتے ہیں کہ بلال بن سعد کی جگہ شام ومصر میں ایسی تھی جیسے حسن بن ابی الحسن کا مقام بصرہ میں تھا۔

۷۰۱۷۔ سلیمان بن احمد بن مسعود المقدسی، محمد بن کثیر، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے بلال بن سعد سے سنا فرماتے ہیں اے افسوس! مجھے غم نہیں ہوتا۔

۷۰۱۸۔ سلیمان بن احمد، عبدالوھاب، ابوالمغیرہ، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں بلال بن سعد سے روایت ہے، فرمایا جب کوئی گناہ پوشیدہ کیا جائے تو وہ صرف گناہ کرنے والوں کو نقصان پہنچاتا ہے اور جب وہ گناہ ظاہر ہو جائے تو اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی اور عام لوگوں کو نقصان پہنچاتا ہے۔

۷۰۱۹۔ عبداللہ بن محمد، ابوبکر بن ابی عاصم، عمرو بن عثمان، ابی، ابوخالد مخزومی، خالد بن محمد الثقفی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے بلال بن سعد کو واقعات بیان کرتے ہوئے سنا، اس وقت وہ اہل دمشق کو وعظ کہہ رہے تھے، مؤمن تو آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ اس قوم کا ایمان کیسا جو آپس میں بغض وعداوت رکھتے ہیں؟

۷۰۲۰۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوموسیٰ انصاری، نیز احمد بن اسحاق، عبداللہ بن ابی داود، عمرو بن عثمان، ولید بن مسلم، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے بلال بن سعد کو فرماتے سنا کہ تمہارا اپنی نیکیوں کو یاد رکھنا، اور برائیوں کو بھول جانا بھی دھوکا ہے۔

۷۰۲۱۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبداللہ بن مطیع، داؤد بن رشید، ابوکریب، عبداللہ بن المبارک، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے بلال بن سعد کو فرماتے سنا: تم گناہ کے چھوٹے ہونے کی طرف مت دیکھو بلکہ یہ دیکھو کہ تم نے کس کی نافرمانی کی

ا۔ طبقات ابن سعد ۷/ ۴۶۱. والتاریخ الکبیر ۲/ ۱/ ۱۰۸. والجرح ۱/ ۱/ ۳۹۸. والکاشف ۱/ ۱۶۵. وسیر النبلاء ۵/ ۹۰. وتھذیب الکمال ۷۸۳. (۴/ ۲۹۱).

ہے۔

اسے ولید بن مسلم اور ولید بن یزید نے اوزاعی سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

۷۰۲۲۔ عبداللہ بن محمد، ابن ابی عاصم، ابراہیم بن محمد، عباس بن ولید، محمد بن شعیب، عثمان بن مسلم، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ انہوں نے بلال بن سعد کو فرماتے سنا، بہت سے لوگ غلط فہمی میں مبتلا ہیں اور بہت سے غلط فہمی والے جانتے نہیں، سوخرابی ہے اس شخص کے لئے کہ اس کے لئے خرابی ہے مگر وہ جانتا نہیں کھاتا پیتا، ہنستا کھیلتا ہے، جب کہ اللہ تعالیٰ کی قضاء وقدر میں اس کا جہنمی ہونا مقرر ہو چکا ہے، عباس نے اپنی حدیث میں ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے کہ تمہاری روح کے لئے، تمہارے بدن کے لئے خرابی ہو، چاہئے کہ تو روئے اور ہمیشہ کے لئے تجھ پر رونے والیاں روئیں۔

۷۰۲۳۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ، احمد بن حنبل، عبداللہ بن المبارک، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے بلال بن سعد کو فرماتے سنا بہت سے خوش وخرم لوگ غلط فہمی میں ہیں، کھاتے پیتے ہیں، جبکہ اللہ تعالیٰ کی لکھت میں اس کا جہنم کا ایندھن بننا طے ہو چکا،

اسے عقبہ بن علقمہ اور ولید بن مزید نے اوزاعی سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

۷۰۲۴۔ سلیمان بن احمد، احمد بن عبدالوھاب بن نجدۃ، عبدالوھاب بن ضحاک، اسماعیل بن عیاش، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں بلال بن سعد سے روایت ہے، فرمایا تمہارا ایسا پروردگار ہے جو تمہیں عذاب دینے میں جلدی نہیں کرتا، کوتاہی ولغزش کو قبول کرتا ہے، توبہ کو قبول کرتا ہے، جو شخص متوجہ ہو کر آئے اس کو قبول کرتا ہے اور پیٹھ پھیرنے والے پر مہربانی کرتا ہے۔

۷۰۲۵۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، مسکین بن بکیر، سلیمان بن احمد، ابراہیم بن محمد بن عرق، نیز، احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی داؤد، عمرو بن عثمان، عبدالسلام بن عبدالقدوس، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں بلال بن سعد سے روایت ہے۔ فرمایا میں نے ان لوگوں کا زمانہ پایا ہے جو نیک اعمال پر ایک دوسرے کو ابھارتے، یعنی نماز، روزہ، زکوۃ، نیک کام کرنے، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر ابھارتے تھے، اور آج وہی لوگ ریا پر ابھارتے ہیں۔

یہ مسکین کے الفاظ ہیں جو انہوں نے اوزاعی سے نقل کئے ہیں، ابن ابی داؤد نے فرمایا ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہیں۔

۷۰۲۶۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبداللہ بن مطیع، داؤد بن رشید، عبداللہ بن مبارک، نیز، سلیمان بن احمد، ابراہیم بن دحیم، ابی، ولید، سوید بن عبدالعزیز، ح، ابی، ابراہیم بن محمد بن حسن، عباس بن ولید بن مزید، ابی، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں بلال بن سعد سے روایت ہے۔ فرمایا یہ گناہ کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں دنیا سے بے رغبت کرتے ہیں اور ہم اس میں رغبت رکھتے ہیں۔

۷۰۲۷۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، حکم بن موسیٰ، ابن المبارک، عبدالرحمٰن بن العباس، جعفر الفریابی، دحیم، سلیمان بن احمد، ابراہیم بن دحیم، ابی، ولید بن مسلم، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں بلال سے مروی ہے۔ فرمایا میں نے ان لوگوں کو پایا کہ وہ اغراض میں سختی کیا کرتے تھے، ایک دوسرے سے ہنسی خوشی پیش آتے اور جب رات ہوتی تو وہ راہب ہوتے۔

۷۰۲۸۔ عبداللہ بن محمد، ابن ابی عاصم، ایوب الوزان، سعید بن مسلمہ، ح، ابی ابراہیم بن محمد بن حسن، عباس بن ولید بن زید، ابی، سعید بن عبدالعزیز، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ بلال بن سعد نے فرمایا: جب اعمال ایک دوسرے کے قریب ہو جاتے ہیں تو آزمائش سخت ہوتی ہے۔

۷۰۲۹۔ ابی، ابراہیم بن محمد بن حسن، عباس بن ولید، ابی، سعید بن عبدالعزیز، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ بلال بن سعد نے فرمایا، ذکر دو طرح کے ہیں، ایک ذکر زبانی جو بہتر واچھا ہے اور دوسرا اس وقت اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا جب کوئی چیز حلال یا حرام پیش آئے تو یہ افضل ہے۔

۷۰۳۰۔ ابی، ابراہیم بن محمد، عباس بن ولید، ابی، سعید بن عبدالعزیز، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ بلال بن سعد نے فرمایا: اگر جہنم کے

کھولتے ہوئے پانی کا ایک ڈول زمین پر رکھ دیا جائے تو زمین کے تمام جاندار مر جائیں۔

۷۰۳۱۔سلیمان بن احمد ،ابراہیم بن محمد بن عرق ،احمد بن اسحاق ،ابوبکر بن ابی داؤد ،محمد بن مصفیٰ ،ولید بن مسلم ،اوزاعی ،ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے بلال بن سعد کو فرماتے ہوئے سنا اور انہوں نے غساق کا ذکر کیا۔فرمایا اگر اس کا ایک ٹکڑا زمین پر پڑ جائے تو جو کچھ اس میں ہے سب بدبودار ہو جائے۔

۷۰۳۲۔احمد بن اسحاق ،ابوبکر بن ابی داؤد ،محمد بن آدم ،عبداللہ بن المبارک ،ح ،ابوبکر بن مالک ،عبداللہ بن احمد بن حنبل ،ابی ،نیز ،عبد اللہ بن محمد ،ابن ابی عاصم ،دحیم ،ولید بن مسلم ،ابی ،ابراہیم بن محمد حسن ،عیاض بن ولید ،ابی ،اوزاعی ،ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے بلال بن سعد کو فرماتے سنا تمہارا زاہد ،رغبت کرنے والا اور مجتہد کوتاہی کرنے والا ،تمہارا عالم جاہل اور تمہارا جاہل فریب خوردہ ہے۔

۷۰۳۳۔سلیمان ،ابراہیم بن دحیم ،ابی سوید بن عبدالعزیز ،اوزاعی سے اسی طرح منقول ہے۔

۷۰۳۴۔ابوبکر بن مالک ،عبداللہ بن احمد بن حنبل ،ابی ،ح ،احمد بن اسحاق ،عبداللہ بن سلیمان ،عمرو بن عثمان ،نیز ،احمد بن اسحاق ،ابن ابی عاصم ،دحیم ،ولید بن مسلم ،ابی ،ابراہیم بن محمد ،عباس بن ولید ،ابی ،اوزاعی ،ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے بلال بن سعد کو فرماتے سنا وہ تمہارا بھائی ہے جس سے جب تم ملو تو وہ تمہارا اللہ تعالیٰ کے ہاں حصہ یاد دلائے ،تمہارے اس بھائی سے بہتر ہے جو تمہارے ہاتھ میں دینار رکھے۔

۷۰۳۵۔ابوبکر بن مالک ،عبداللہ بن احمد بن حنبل ،ابوکریب ،نیز ،ابومحمد بن حیان ،علی بن اسحاق ،حسین المروزی ،عبداللہ بن المبارک ، عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر ،ان کے سلسلہ سند میں بلال بن سعد سے روایت ہے۔فرمایا مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ مسلمان اپنے بھائی کا آئینہ ہے تو کیا تم میرے معاملہ میں کسی طرح شک کرتے ہو۔

۷۰۳۶۔سلیمان بن احمد ،ابراہیم بن دحیم ،عبداللہ بن محمد ،ابن ابی عاصم ،دحیم ،ولید بن مسلم ،اوزاعی ،ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ لوگ استسقاء کے لئے نکلے ان میں بلال بن سعد بھی تھے۔انہوں نے کہا ،لوگو! کیا تمہیں برائی کا اقرار ہے؟ انہوں نے کہا ہاں ہے ،تو انہوں نے کہا اے اللہ! آپ نے فرمایا ہے کہ نیکی کرنے والوں پر کچھ دار و گیر نہیں اور ان میں کا ہر شخص برائی کا اقرار کرنے والا ہے لہٰذا آپ ہمیں بخش دیجئے اور سیراب فرمائیے ،چنانچہ ان پر بارش ہوئی۔

۷۰۳۷۔ابومحمد بن حیان ،ابوجعفر بن ماھان الرازی ،دحیم ،ولید بن مسلم ،احمد بن اسحاق ،عبداللہ بن سلیمان ،ابی ،ابراہیم بن محمد ،عباس بن ولید ،ابی ،اوزاعی ،ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے بلال بن سعد کو فرماتے سنا: اے لوگو! ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو، جس کا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی مددگار نہیں۔

۷۰۳۸۔سلیمان بن احمد ،علی بن سعید الرازی ،سلیمان بن منصور بن عمار ،اسباط بن عبدالواحد ،اوزاعی ،ان کے سلسلہ سند میں بلال بن سعد سے روایت ہے۔فرمایا اللہ تعالیٰ گناہوں کو بخش دیتے ہیں لیکن نامہ اعمال سے مٹاتے نہیں یہاں تک کہ اسے گناہوں سے خبردار کراتے ہیں اگر چہ وہ توبہ کر چکا ہو۔

۷۰۳۹۔عبداللہ بن محمد ،ولید بن ابان ،ابوسعید دمشقی ،سلیمان بن منصور بن عمار ،ابی الھقل بن زیاد ،اوزاعی ،ان کے سلسلہ سند میں بلال بن سعد سے روایت ہے۔فرمایا اللہ تعالیٰ دو آدمیوں کو جہنم سے نکالنے کا حکم دے گا ،چنانچہ وہ اپنی بیڑیوں اور طوقوں کو لئے نکلے گے ،وہ اللہ کے حضور کھڑے کیے جائیں گے اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم نے اپنی خواب گاہ اور جہاں تم پہنچے کیسا پایا؟ وہ کہیں گے ،بری ہی خوابگاہ تھی اور برا ہی ٹھکانہ ہے ،اللہ تعالیٰ فرمائے گا یہ تمہارے اعمال کا نتیجہ ہے میں بندوں پر ظلم نہیں کرتا ،پھر ان کے بارے میں حکم فرمائیں گے کہ جہنم میں پہنچا دیے جائیں ،ان میں کا ایک تو بیڑیوں اور طوق کو گھسیٹتا ہوا اس میں جا گھسے گا ،اور دوسرا جائے گا تو سہی مگر ادھر ادھر دیکھتا ہوا

جائے گا، پھر اللہ تعالیٰ انہیں واپس لانے کا حکم فرمائیں گے جو جہنم میں اپنی بیڑیوں اور طوق کے ساتھ جا گھسا تھا۔ اس سے فرمائیں گے تمہیں ایسا کرنے پر کس نے مجبور کیا کہ تم نے اسے پسند کیا؟ وہ عرض کرے گا پروردگار! میں نے آپ کی نافرمانی کا وبال چکھ لیا ہے اب دوبارہ آپ کی ناراضگی کی استطاعت نہیں رکھتا، اور اسے فرمائیں گے جو ادھر ادھر دیکھتا گیا تھا تم نے ایسا کیوں کیا؟ وہ عرض کرے گا اے پروردگار! میرا آپ کے بارے میں ایسا گمان نہ تھا اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تمہارا کیا گمان تھا؟ وہ عرض کرے گا میرا گمان تھا کہ آپ نے مجھے جہاں سے نکالا دوبارہ اس میں نہیں لوٹائیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میرا معاملہ بندے کے ساتھ ایسا ہے جیسا وہ گمان کرے، اور ان دونوں کو جنت کی طرف جانے کا حکم دیں گے۔

۷۰۴۰۔ احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم ح، ابی، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن منیع، منصور بن عمار، الھقل بن زیاد، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں بلال بن سعد سے روایت ہے۔ فرمایا قیامت کے دن آگ کو پکارا جائے گا، اے آگ! جلا، بھون، پکا، کھا اور قتل نہ کر۔

۷۰۴۱۔ ابی، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی داؤد، عباس بن ولید بن مزید، ابی، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے بلال سے سنا: البتہ وہ ایسی قوم ہے جو سمجھتی نہیں البتہ وہ ایسی قوم ہے کہ یقین نہیں رکھتی۔

۷۰۴۲۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ولید بن شجاع، ابی، ابراہیم، علی بن سھل رملی، احمد بن اسحاق، ابن ابی داؤد، محمد بن مصفی، علی بن سھل، ولید بن مسلم، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے بلال بن سعد کو فرماتے سنا، اے میرے ایماندار بندو! میری زمین کشادہ ہے (عنکبوت۔۵۶) فرمایا فتنہ کے پیش آنے کے وقت میری زمین کشادہ ہے سو اس کی طرف بھاگو۔

۷۰۴۳۔ احمد بن اسحاق، عبداللہ بن سلیمان، محمد بن مصفی، ولید بن مسلم، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے بلال بن سعد کو فرماتے سنا ''تاکہ ڈرائے ملاقات کے دن سے (غافر۔۱۵) فرمایا اس میں اہل سماء اہل ارض سے ملاقات کریں گے۔

۷۰۴۴۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ولید بن شجاع، سلیمان بن احمد، احمد بن عبدالوھاب بن نجدہ، ابی، احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی داؤد، عمرو بن عثمان، ولید بن مسلم، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں بلال بن سعد سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد ''اور اگر آپ دیکھ لیتے جب وہ گھبرا اٹھیں گے تو کوئی بھی غائب نہ ہو سکے گا'' (سبا۔۵۱) وہ گھبرا کر چکر لگائیں گے اور کوئی بچ نہ سکے گا۔

۷۰۴۵۔ سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوربیع زھرانی، عبداللہ بن المبارک، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ بلال بن سعد سے سنا فرمایا ''اور اگر آپ دیکھ لیتے جب وہ گھبرا اٹھیں گے تو کوئی بچ نہ پائے گا'' فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ''انسان کہے گا اس دن کہاں ہے بھاگنے کی جگہ'' (قیامہ۔۱۰)

۷۰۴۶۔ سلیمان بن احمد، ابراہیم بن محمد عرق، ح، احمد بن اسحاق، عبداللہ بن سلیمان، عمرو بن عثمان، ولید بن مسلم، نیز، ابی، ابراہیم، عباس بن ولید، ابی، یزید بن یوسف، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے بلال کو کسی آیت کا معنی مستنبط کرتے ہوئے سنا وہ فرماتے: اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہنے والا کون ہے۔

۷۰۴۷۔ احمد بن اسحاق، عبداللہ بن سلیمان، عمرو بن عثمان، عقبہ بن علقمہ، ولید بن مسلم، ح، سلیمان بن ابراہیم بن محمد بن عرق، محمد بن مصفی، ولید، ح، ابی، ابراہیم، عباس بن ولید، ابی، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے بلال بن سعد کو فرماتے سنا: جب تم ایسے شخص کو دیکھو جو جھگڑالو، لڑاکا اور خود پسند ہو تو اسکا نقصان مکمل ہو چکا۔

۷۰۴۸۔ احمد بن اسحاق، ابن ابی داؤد، عمرو بن عثمان، ولید بن مسلم، بقیۃ بن ولید، ح، سلیمان، ابراہیم بن دحیم، ابی، نیز، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، ولید بن مسلم، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے بلال بن سعد کو فرماتے سنا: بظاہر اللہ تعالیٰ کے دوست اور تنہائی میں اس کے دشمن مت بنو۔

۷۰۴۹۔سلیمان ، ابراہیم بن محمد بن عرق ۔ نیز،عبداللہ بن محمد ، ابن ابی العاصم ،نیز، احمد بن اسحاق ، ابن ابی داؤد،عمرو بن عثمان ،عبدالسلام بن عبدالقدوس ،اوزاعی ،ان کے سلسلہ سند میں بلال بن سعد سے روایت ہے۔فرمایاتم میں سے جس شخص کی نمازاسے ظلم سے نہ روکے تو اس کی نماز اللہ تعالیٰ کے ہاں ناراضگی کا ذریعہ بنتی ہے ،اور یہ آیت پڑھتے ''بے شک نماز بے حیائی اور بری باتوں سے روکتی ہے ''(عنکبوت ۔۴۵)

۷۰۵۰۔احمد بن اسحاق ،عبداللہ بن ابی داؤد، نیز،ابی ، ابراہیم بن محمد بن حسن ،عباس بن ولید بن مزید ،ابی ، یزید بن یوسف ،اوزاعی ،ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے بلال بن سعد کو فرماتے سنا ،اے اسلام ختم ہونے کی خبر دینے والو! اللہ تعالیٰ اسلام کو دور نہیں فرمائے گا۔

۷۰۵۱۔احمد بن اسحاق ،ابوبکر بن ابی داؤد،محمود بن خالد ،عمر بن عبدالواحد ، نیز،ابراہیم بن محمد حسن ،عباس بن ولید ،ابی ،اوزاعی ،ان کے سلسلہ سند میں بلال سے روایت ہے۔فرماتے ہیں کہ ابو درداءؓ فرماتے ہیں اے اللہ! میں دل کے منتشر ہونے سے پناہ چاہتا ہوں۔کسی نے کہادل کا انتشار کیا ہے؟ فرمایااس کے لئے ہروادی میں مال رکھا جائے۔

۷۰۵۲۔ابی ،ابراہیم بن محمد بن حسن ،عباس بن ولید ،ابی ،ابن جابر ،ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے بلال بن سعد کو دعا کرتے سنا: اے اللہ! میں دلوں کے ٹیڑھا ہونے ، گناہوں کے پیچھے چلنے ،اعمال کے واپس ماردیئے جانے اور گمراہ کن فتنوں سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں۔

۷۰۵۳۔ابو محمد بن حیان ،ابوبکر بن ابی عاصم ،عمرو بن عثمان ،محمد بن مصفی ،بقیہ بن ولید ،سقر بن رستم دمشقی ،ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے بلال بن سعد کو فرماتے سنا کہ تین چیزوں کے ساتھ کوئی عمل قابل قبول نہیں ،شرک ،کفر ،اور رائے ،کسی نے پوچھا کہ رائے کیا ہے؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ کی کتاب اور سنت رسول کو چھوڑ کر اپنی رائے پر عمل کرنا۔

اسے عبدہ بن عبدالرحیم نے بقیہ سے اسی طرح نقل کیا ہے،انہوں نے صقر بن رستم کہا ہے۔

۷۰۵۴۔ابوبکر بن مالک ،عبداللہ بن احمد بن حنبل ،ابی ، نیز،سلیمان بن احمد ،ابراہیم بن دحیم ،ابی ، نیز، ابو محمد بن حیان ،ابن ابی عاصم ، دحیم ،ولید بن مسلم ،اوزاعی ،ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے بلال کو اپنے وعظ میں کہتے سنا ،اے بقاء وخلود والو! تم فناء ہونے کے لئے نہیں پیدا کئے گئے۔تم خلود اور ہمیشگی کے لئے پیدا کئے گئے البتہ تم ایک دار سے دوسرے دار کی طرف منتقل ہوتے ہو۔

ولید فرماتے ہیں کہ مجھے عبدالرحمٰن بن یزید بن تمیم نے بتایا کہ انہوں نے بلال بن سعد کو اسی طرح فرماتے سنا اور انہوں نے ان الفاظ کا اضافہ کیا ،جیسے تم پیٹھوں سے ارحام کی طرف منتقل ہوئے ،اور ارحام سے دنیا کی طرف اور دنیا سے قبور کی طرف اور قبور حشر کی طرف پھر وہاں سے ہمیشہ جنت یا جہنم کی طرف منتقل ہوگے۔

۷۰۵۵۔عبداللہ بن محمد ،ابو جعفر بن ماہان الرازی ، ہشام بن عمار ،ولید بن مسلم ،اوزاعی ،ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے بلال بن سعد السکونی سے سنا۔فرماتے ہیں مؤمن بندہ کوئی بات کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اور اس کی بات کو نہیں چھوڑتے یہاں تک کہ اس کے عمل میں دیکھتے ہیں ،اگر اس کا عمل اس کے قول کے موافق ہو تو اسے نہیں چھوڑتے یہاں تک کہ اس کے تقویٰ میں نظر فرماتے ہیں۔اگر اس کا ورع وتقویٰ ،اس کے قول اور عمل کے مطابق ہو تو اسے نہیں چھوڑتے ، یہاں تک کہ اسکی نیت کو دیکھتے ہیں پس اگر اس کی نیت سلامتی والی ہو تو وہ اس لائق ہے کہ وہ سب کا سب بچ جائے ،بے شک مؤمن کی بات اس کے عمل کے مطابق ہوتی ہے اور منافق وہ بات کہتا ہے جس کا اسے علم نہیں ،اس کا عمل اوپری چیز پر ہوتا ہے۔

۷۰۵۶۔ابی ،ابراہیم بن محمد بن حسن ،عباس بن ولید بن مزید ،ابی ، نیز،ابو محمد بن حیان ،ابن ابی عاصم ،محمد بن مصفی ،ضمرہ ،صدقہ بن المنتصر ضحاک بن عبدالرحمٰن بن ابی حوشب ،ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے بلال بن سعد کو فرماتے سنا۔عباد الرحمٰن ، بندہ مؤمن کی

بات کرتا ہے تو اسے اللہ تعالیٰ نہیں چھوڑتا یہاں تک کہ اس کے عمل کو دیکھیں، پس اگر اس کا قول وعمل، مؤمن کے قول وعمل کے موافق ہو تو اللہ تعالیٰ اسے نہیں چھوڑتا یہاں تک کہ اس کے تقویٰ کو دیکھیں، پس اگر اس کا قول وعمل اور تقویٰ، مؤمن کے قول وعمل اور تقویٰ کے مطابق ہو تو اللہ تعالیٰ اسے نہیں چھوڑتے یہاں تک کہ اس کی نیت کو دیکھیں، پس اگر اس کی نیت درست ہو تو وہ اس بات کے لائق ہے کہ اس کے علاوہ چیزوں میں بچ جائیں۔

مؤمن ایسی بات کرتا ہے جو اس کے عمل کے تابع ہوتی ہے جبکہ منافق جو جانتا ہے کہتا ہے اور اوپری بات پر عمل کرتا ہے، یہ ولید کے الفاظ ہیں۔

۷۰۵۷۔ ابی، ابراہیم بن عباس، ابی، ضحاک، بن عبدالرحمٰن ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے بلال بن سعد کو فرماتے سنا: عباد الرحمٰن! ہم میں سے کسی ایک سے کہا جاتا ہے، کیا تم مرنا چاہتے ہو؟ تو وہ کہتا ہے نہیں، تو کہا جاتا ہے: کیوں؟ وہ کہتا ہے: یہاں تک کہ میں عمل کرلوں، اور کہا عنقریب میں عمل کرلوں، تو وہ نہ مرنا پسند کرتا ہے اور نہ عمل کرتا ہے، اس کی پسندیدہ بات یہ ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا عمل مؤخر ہو دنیا کا مال مؤخر ہوا سے پسند نہ تھی۔

۷۰۵۸۔ ابی، ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، عباس بن ولید، بن مزید، ابی، ابوبشر، ضحاک بن عبدالرحمٰن بن ابی حوشب، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ بلال بن سعد فرمایا کرتے تھے اے عقلمندو! اس شخص کی اقتداء مت کرو جسے علم نہیں، اے عقلمندو! بے وقوفوں کے پیچھے مت چلو، اے بصیرت والو! اندھوں کی بات مت مانو، اے احسان والو! مساکین اور جو شخص پہنچاتا نہیں وہ تم سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے قریب نہ ہو اور زیادہ قبولیت کے لائق نہ ہو، سوچنے والے کو چاہیئے کہ وہ اس چیز میں غور وفکر کرے جو اس کے لئے باقی اور نفع بخش ہو۔

فرماتے ہیں میں نے بلال کو فرماتے سنا: جس چیز کو تمہارا وکیل بنا کر بھیجا گیا تم اسے ضائع کردیتے ہو، اور جس کی کفالت کی گئی تم اسے طلب کرتے ہو، یہ اللہ تعالیٰ کے مومن بندوں کی تعریف نہیں، کیا عقلمند دنیا کے طالب ہوتے ہیں بلکہ اس سے ہٹ گئے ہوتے جس کے لئے تمہیں پیدا کیا گیا، جیسے تم اللہ تعالیٰ کی اطاعت گزاری کر کے اس کی رحمت کی امید رکھتے ہو اسی طرح اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں کا ارتکاب کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرو۔

۷۰۵۹۔ ابی، ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، عباس بن ولید بن فرید، ابی، ضحاک بن عبدالرحمٰن بن ابی حوشب، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے بلال بن سعد کو فرماتے سنا۔ اللہ تعالیٰ کی چار خصلتیں تمہارے ساتھ جاری ہیں باوجودیکہ تم ظلم اور خطائیں کرتے ہو، ایک تو اس کا رزق جو تم پر دائر ہے، اور رہی اس کی رحمت تو وہ تم سے ڈھکی چھپی نہیں، رہا اس کا پردہ تو تم پر مکمل ہے، رہا اس کا عذاب تو اس نے جلدی نہیں کی، پھر تم اسی پر غفلت میں پڑے ہوئے اپنے پروردگار پر جرأت کرتے ہو، اب تم باتیں کرتے ہو عنقریب اللہ تعالیٰ سلام فرمائے گا اور تم ساکت رہو گے، پھر تمہارے اعمال سے دھواں اٹھے گا جس سے چہرے سیاہ ہو جائیں گے اور اس دن سے ڈرو جس میں اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹو گے جس میں ہر نفس کو اس کے کئے کا بدلہ دیا جائے گا اور ان پر کوئی ظلم نہ ہوگا، اے رحمٰن کے بندو! اگر تمہاری سابقہ خطائیں بخش دی جائیں تو مستقبل میں ایک مشغلہ بن جائے گی، اگر تم اپنے علم کے مطابق عمل کرو گے تو اللہ تعالیٰ کے صحیح بندے بن جاؤ گے۔

۷۰۶۰۔ ابی، ابراہیم بن محمد بن حسن، عباس بن ولید، ابی، ضحاک بن عبدالرحمٰن بن ابی حوشب، انکے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے بلال بن سعد کو اپنے وعظ میں فرماتے سنا۔ اے رحمٰن کے بندو! اگر تم خطاؤں سے محفوظ رہو تو اللہ تعالیٰ اور تمہارے درمیان کوئی خطا نہ ہو، اور تم اللہ تعالیٰ کی کوئی طاعت وعبادت بھی ہو، اپنے آپ کو مشقت میں ڈال کر اسے ادا کر دو تو پھر بھی تمہیں دنیا کی محبت اس سے بڑے شر میں ڈال دے گی، ہاں اگر اللہ تعالیٰ درگذر فرمائے اور معاف کردے۔

راوی کا بیان ہے کہ میں نے ان سے سنا، اے رحمٰن کے بندو! خوب جان لو! تم تھوڑے دنوں میں لمبے دنوں کے لئے بدعمل کرتے ہو اور تم دار مقام کے لئے دار زوال میں رہتے ہو، تکان وغم کے گھر میں رہ کر نعمتوں اور ہمیشگی کے گھر کے لئے تیاری کرتے ہو جس نے یقین پر عمل نہ کیا سو وہ دھوکے میں نہ پڑے۔

۷۰۶۱۔ ابی، ابو محمد بن حیان ابراہیم بن محمد بن حسن، عباس بن ولید، ابی، ضحاک، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے بلال بن سعد سے سنا، اے رحمٰن کے بندو! کیا کوئی خبر دینے والا یہ خبر لے کر آیا ہے کہ تمہارے اعمال میں سے کوئی عمل قبول ہو گیا ہے یا تمہارے گناہوں میں سے کوئی گناہ بخش دیا گیا؟ کیا تم نے یہ گمان کر رکھا ہے کہ ہم نے تمہیں فضول پیدا کیا ہے اور تم ہماری طرف لوٹ کر نہیں آؤ گے؟ اللہ کی قسم! اگر اللہ تعالیٰ تمہیں دنیا میں جلد ثواب دیدیتا تو اللہ تعالیٰ کی فرض کردہ چیزوں کو تم کم سمجھتے، کیا تم اس دنیا کی جلدی کرانے میں جو عنقریب فنا ہو جائے گی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی طاعت و عبادت میں رغبت کرتے ہو اور اس جنت میں رغبت اور ایک دوسرے سے آگے نہیں بڑھتے، ''جس کے کھانے ہمیشہ کے اور سائے لگا تار، یہ بدلہ ہے ان لوگوں کا جنہوں نے تقویٰ اختیار کیا جبکہ کافروں کا انجام جہنم ہے (رعد۔۳۵)

۷۰۶۲۔ ابی، ابراہیم بن محمد بن حسن، عباس بن ولید بن مزید، ابی، ضحاک بن عبدالرحمٰن، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے بلال بن سعد کو فرماتے سنا، اے رحمٰن کے بندو! بعض دفعہ بندہ اللہ تعالیٰ کے فرائض میں سے صرف ایک فریضہ پر عمل کرتا رہتا ہے اور اس کے علاوہ چیزوں کو ضائع کر دیتا ہے۔ یوں شیطان اس کا بازو بنا رہتا ہے اور اسے بھلا کر کے دکھاتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے سوا کچھ نہیں دیکھتا، سو تم اپنے اعمال کرنے سے پہلے یہ دیکھ لو کہ تمہارا ان سے کیا ارادہ ہے؟ اگر وہ اعمال خالص اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں تو انہیں جاری رکھو۔

اور اگر وہ اعمال غیر اللہ کے لئے ہیں تو اپنے آپ پر مشقت نہ ڈالو، تمہارے لئے کچھ نہیں، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ صرف اسی عمل کو قبول کرتا ہے جو خالص اسی کے لئے ہو، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ''اسی کی طرف پاک کلمات چڑھتے ہیں اور عمل صالح اسے بلند کرتا ہے'' (فاطر۔۱۰) اے رحمٰن کے بندو! تم میں سے ضرور کسی کو اپنے رب سے کوئی نہ کوئی حاجت ہوتی ہے یا تو وہ برائی کرنے والا ہوتا ہے یا اللہ تعالیٰ کی طرف رغبت کرنے کیلئے ایسا کرتا ہے۔ سو اللہ تعالیٰ کا عہد اس کا حکم اور اس کی وصیت تو وہ تمہارے ہاں ضائع، کیا تم ہر گھڑی یہ چاہتے ہو کہ تم پر تمہارے رب کا احسان مکمل رہے اور تم اپنے بارے میں اپنے رب کے حق میں اپنے آپ کو گم نہ پاؤ، یہ تو تمہارے اور رب کے درمیان آدھو آدھ بھی نہیں، اے رحمٰن کے بندو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو، اس کی نافرمانی سے بچو، اس کی تدبیر سے امن میں نہ رہو، اس کی رحمت سے مایوس نہ ہو، اور یہ جان لو کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا تمہارے پاس ثمن و بدلہ ہے لہٰذا اپنے آپکو مشقت میں نہ ڈالو، کیا تم اللہ تعالیٰ کا عمل دنیا کے ثواب کے لئے کرتے ہو سو جو کوئی ایسا ہو تو اللہ تعالیٰ کی قسم! وہ تھوڑی چیز پر راضی ہو گیا کیونکہ تم نے آسان کام پر دنیا کے عمل سے مدد چاہی، اور اس میں اپنے رب کو پسند نہیں کیا جو چیز تمہارے لئے باقی تھی اسے پھینک دیا اس کا تھوڑا حصہ تمہارے لئے کافی تھا۔

۷۰۶۳۔ احمد بن اسحاق، عبداللہ بن ابی داؤد، عمرو بن عثمان، عقبہ بن علقمہ، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں بلال بن سعد سے روایت ہے فرمایا کہ جب میرے والد جانکنی کے عالم میں تھے، انہوں نے مجھ سے کہا اے میرے بیٹے! اپنے بیٹے کو بلاؤ، میں نے اپنے گھر والوں کو کہا انہوں نے اسے سفید قمیص پہنائی، پھر فرمایا اے اللہ! میں انہیں کفر عمل کی گواہی، قید ہونے اور انسانوں کا محتاج ہونے سے آپ کی پناہ میں دیتا ہوں۔

اس روایت کو ابن المبارک نے اوزاعی سے انہوں نے بلال سے آپ نے اپنے والد سے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے انکے سر پر ہاتھ پھیرا اور انکے لئے یہ دعا کی۔

۷۰۶۴۔ سلیمان بن احمد، ابراہیم بن دحیم، ابی، ولید بن مسلم، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں بلال سے روایت ہے، فرمایا وہ لوگ جب غلام آزاد کرتے تو کہتے جاتے اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں اپنے لئے خیر طلب کرو، اگر تمہیں زمانے کی کوئی مصیبت پہنچے تو میری طرف آجانا

بلال بن سعد، اپنے والد سعد بن تمیم السکونی، عبداللہ بن عمر بن خطاب اور جابر بن عبداللہؓ سے سنداً روایت کرتے ہیں۔

۷۰۶۵۔ عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، ابومسھر، نیز، ابراہیم بن احمد المقری، ابوعمران الجونی، ہشام بن عمار، صدقہ بن خالد، عمرو بن شرحبیل، انکے سلسلہ سند میں بلال بن سعد بن حمیم السکونی وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں فرماتے ہیں۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! کون سے لوگ سب سے بہتر ہیں؟ آپ نے فرمایا: جس دور سے ہم گذرے ہیں ہم نے عرض کیا اس کے بعد کون سا؟ تو آپ نے فرمایا! پھر دوسرا دور، ہم نے عرض کیا یارسول اللہ! پھر کون سے؟ آپ نے فرمایا پھر تیسرا دور، پھر کون سے لوگ یارسول اللہ؟ آپ نے فرمایا پھر ایک ایسی قوم ظاہر ہوگی جن سے قسمیں نہیں لی جائیں گی مگر وہ قسمیں کھائیں گے ان سے گواہی طلب نہ کی جائے گی وہ پھر بھی گواہی دیں گے، جب ان کے پاس امانت رکھی جائے گی تو وہ واپس نہ کریں گے۔[1]

اس روایت کو معلّیٰ بن منصور نے صدقہ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۷۰۶۶۔ ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، عثمان بن اسماعیل بن عمران دمشقی، نیز، سلیمان بن احمد، محمد بن ابراہیم ابوعامر النحوی، سلیمان بن عبدالرحمٰن، ولید بن مسلم، عبداللہ بن علاء، انکے سلسلہ سند میں ہے، میں نے بلال بن سعد کو ان کے والد سے نقل کرتے ہوئے سنا، فرمایا کہ کسی نے کہا یارسول اللہ! آپ کے بعد خلیفہ کے لئے کیا ہے؟ آپ نے فرمایا جو کچھ میرے لئے ہے جب تک وہ فیصلہ کرنے میں عدل سے کام لے، اور تقسیم میں انصاف برتے، رشتوں ناطوں والوں پر رحم کرے، سو جو کوئی اس کے علاوہ کوئی دوسرا کام کرے تو نہ وہ مجھ سے ہے اور نہ میرا اس سے کوئی تعلق ہے۔[2]

۷۰۶۷۔ ابوحامد بن جبلہ، محمد بن احمد، ابوغسان مالک بن یحییٰ سوسی، معاویہ بن یحییٰ، ابوعثمان الشامی، عبدالرحمٰن بن عمرو اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں بلال سے وہ حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت پر اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے پانچ نمازیں فرض کیں اور سب سے پہلے ان کے اعمال سے پانچ نمازیں اٹھائی جائیں گی اور سب سے پہلے ان سے پانچ نمازوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔[3]

۷۰۶۸۔ سلیمان بن احمد، ابوحنیفہ محمد بن حنیفہ الواسطی، عمر بن احمد بن محمد بن ماھان، ابی، طلحہ بن زید، وطین بن عطاء، ان کے سلسلہ سند میں بلال بن سعد سے، وہ حضرت جابر بن عبداللہؓ سے، آپ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی کی پردہ پوشی کی تو اس نے گویا زندہ درگور لڑکی کو حیات بخشی۔[4]

وطین کی غریب حدیث ہے جو انہوں نے بلال سے نقل کی ہے، طلحہ اس میں منفرد ہیں بلال کی حدیث جو حضرت ابن عمر سے مروی ہے اس میں معاویہ بن یحییٰ، اوزاعی سے نقل کرنے میں منفرد ہیں۔

۳۲۰۔ یزید بن میسرہ

۱۔ مجمع الزوائد ۱۰/ ۱۹. والمعجم الکبیر للطبرانی ۶/ ۴۵.

۲۔ التاریخ الکبیر ۴/ ۶۲. وکنز العمال ۱۴۷۳۵.

۳۔ مشکاۃ المصابیح ۵۸۴۱. واتحاف السادۃ المتقین ۳/ ۱۰۱. وکنز العمال ۱۸۸۵۹.

۴۔ مسند الامام أحمد ۴/ ۱۵۳. والسنن الکبری للبیهقی ۸/ ۳۳۱. وصحیح ابن حبان ۱۲۹۳. والترهیب والترغیب ۳/ ۲۳۸. ومجمع الزوائد ۶/ ۲۴۷.

ان لوگوں میں سے وہ شخص ہیں جو وعظ وتذکرہ میں بلیغ، رائے اور مشورے میں صائب الرائے انکی کنیت ابو یوسف ہے، نام یزید بن میسرہ ہے۔

۷۰۶۹۔ عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن العباس، محمد بن عمرو بن حیان، بقیہ بن ولید، ابوسلمہ، سلیمان بن سلیم، یحییٰ بن جابر الطائی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ہمارے پاس عون بن عبداللہ آئے، مسجد میں داخل ہوئے اور ہمیں ایسا وعظ سنایا کہ ہم نے اس جیسا نہیں سنا، پھر فرمایا تم میں کوئی بیمار ہے جس کی ہم عیادت کریں؟ ہم نے کہا یزید بن میسرہ، چنانچہ ہم یزید کے پاس گئے، اس وقت وہ اپنے بستر پر لیٹے ہوئے تھے، عون نے ہمیں پھر ایسی نصیحت کی جسے ہم مسجد میں بھول آئے تھے۔ یزید بن میسرہ اٹھ کر بیٹھ گئے، پھر فرمایا بہت خوب، بہت خوب، آپ نے ایک وسیع دریا سے سوال کیا جس سے بڑی نہر نکالی اور اس پر بہت سے درخت لگائے اگر آپ کے درخت پھلدار ہوئے تو آپ خود بھی کھائیں گے اور دوسروں کو بھی کھلائیں گے اور اگر آپ کے درخت بے پھل ہوئے تو ہر درخت کے پیچھے ایک کلہاڑا ہوگا۔

اس کے بعد یزید نے عون سے کہا پھر کیا ہوگا؟ عون نے کہا اسے کاٹا جائے گا، کہا پھر کیا ہوگا، عون نے کہا پھر اسے آگ میں ڈالا جائے گا یزید نے کہا یہی اس کا انجام ہے۔

اس روایت کو ابن المبارک نے بقیہ سے نقل کیا جس میں اضافہ کیا ہے کہ بقیہ نے کہا میں نے عتبہ بن ابی حکیم کو فرماتے سنا کہ عون نے کہا: میری واسط میں ان سے ملاقات ہوئی کہ میرے دل میں جتنی یزید بن میسرۃ کی نصیحت نے اثر کیا اس سے زیادہ کسی نصیحت نے اثر نہیں کیا۔

جسے ابومحمد بن حیان، علی بن اسحاق، حسین المروزی، عبداللہ بن المبارک نے بقیہ سے نقل کیا ہے۔

۷۰۷۰۔ عبداللہ بن محمد عمر بن حسن حلبی، ابونعیم حلبی، ولید بن مسلم، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عطاء خراسانی کے پاس آئے تو مکحول کے ہاں ٹھہرے، انہوں نے مکحول سے کہا کیا یہاں ہمیں کوئی حرکت دینے والا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں، یزید بن میسرہ، چنانچہ یہ لوگ ان کے پاس آئے، عطاء نے کہا اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے، انہوں نے کہا ہاں، علماء جب کسی بات کا علم حاصل کرتے ہیں تو اس پر عمل کرتے ہیں اور جب عمل کر لیتے ہیں تو مشغول ہوتے ہیں تو گم ہو جاتے ہیں جب گم ہو جاتے ہیں تو طلب کئے جاتے ہیں اور جب طلب کئے جاتے ہیں تو بھاگ جاتے ہیں، عطاء نے کہا دوبارہ بیان کیجئے، چنانچہ انہوں نے دوبارہ یہی الفاظ کہے، تو عطاء واپسی پر ہشام سے نہ ملے۔

۷۰۷۱۔ احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، ابوبکر بن ابی عاصم، ابوشرجیل الحمصی، ابوالیمان، اسماعیل بن عیاش، راشد بن ابی راشد، ان کے سلسلہ سند میں یزید بن میسرہ سے روایت ہے۔ فرمایا اپنے علم کو اس شخص پر خرچ نہ کرو جو پوچھتا نہیں اور جو شخص موتی نہیں چنتا اس پر نچھاور نہ کرو، اور اپنی پونجی اس شخص کے سامنے مت پھیلاؤ جو تمہارا نقصان کرے۔

۷۰۷۲۔ احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، داؤد بن عمرو الضبی، اسماعیل بن عیاش، ابوراشد التنوخی، ان کے سلسلہ سند میں یزید سے روایت ہے۔ فرمایا ہمارے اشیاخ دنیا کو دنیہ (گھٹیا) کہا کرتے تھے، انہیں اگر اس سے بھی برا نام ملتا تو اس کا وہ نام رکھ دیتے، ان میں سے جس کی طرف دنیا متوجہ ہوتی تو وہ کہتے، پرے ہٹ بری! اے خنزیرنی! ہمیں تیری ضرورت نہیں ہم اپنے پروردگار کو جانتے ہیں۔

۷۰۷۳۔ احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، ہیثم بن خارجہ، اسماعیل بن عیاش، صفوان بن عمرو، شریح بن عبید، ان کے سلسلہ سند میں یزید بن میسرہ سے روایت ہے۔ فرمایا مسکین کے برتن اور بادشاہ کے تاج کے درمیان لالچ ہے۔

۷۰۷۴۔ احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، ہیثم بن خارجہ، اسماعیل بن عیاش، سلیمان بن سلیم الکنانی، یحییٰ بن جابر الطائی، ان

کے سلسلہ سند میں یزید بن میسرہ الکندی سے روایت ہے۔ فرمایا کرتے تھے مجھے یہ پسند نہیں کہ میں بیوپاری ہوتا اور اگر میں ہوتا تو مجھے بیوپاری بننا اس بات سے زیادہ پسند ہوتا کہ میں اناج جمع کر کے مسلمانوں پر گرانی کا انتظار کرتا۔

۷۰۷۵۔ عبداللہ بن محمد، احمد بن حسن الصوفی، الھیثم بن خارجہ، سلیمان بن سلیم، یحییٰ بن جابر، ان کے سلسلہ سند میں یزید بن میسرہ سے روایت ہے فرمایا: رونے کی سات وجوہات ہیں، خوشی، غم، خوف، درد، ریا، شکر اور اللہ تعالیٰ کے خوف سے رونا، جس کا ایک قطرہ بھی پہاڑوں کے برابر آگ کو بجھا دیتا ہے۔

۷۰۷۶۔ عبداللہ بن محمد، احمد بن عبدالجبار، ہیثم بن خارجہ، اسماعیل بن عیاش، سلیمان بن سلیم، یحییٰ بن جابر بن یزید، نیز، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عبدالعزیز الجروی، ضمرۃ، ثور بن یزید، خالد بن معدان، ان کے سلسلہ سند میں یزید بن میسرہ سے روایت ہے۔ فرمایا مؤمن کی آگ سے بچ کہیں تجھے جلا نہ ڈالے، اس لئے کہ اگر وہ دن میں سات مرتبہ بھی لغزش کھائے تو اس کا ہاتھ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہوتا ہے جب چاہتے ہیں اسے اٹھا لیتے ہیں۔

اس روایت کو ابن المبارک نے اسماعیل بن عیاش، حریز بن عثمان اور یحییٰ بن جابر سے نقل کیا ہے۔

۷۰۷۷۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، جعفر بن محمد فضیل، یزید بن عبدربہ، بقیہ، راشد بن ابی راشد، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ یزید بن میسرہ فرماتے ہیں، جس نعمت کے ساتھ شکر گزاری ہو وہ نقصان دہ نہیں، اور نہ وہ مصیبت جس کے ساتھ صبر ہو، اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی آزمائش اللہ تعالیٰ کی معصیت میں نعمت سے بہتر ہے، اسے محمد بن حرب نے راشد سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

۷۰۷۸۔ ابومحمد بن حیان، ابوبکر بن ابی عاصم، دحیم، ولید بن مسلم، ثور بن محفوظ بن علقمہ، ان کے سلسلہ سند میں یزید بن میسرہ سے روایت ہے، فرمایا جس مہر میں اللہ تعالیٰ کے لئے کمی نہیں کی جاتی وہ ملعون ہے یا اس میں برکت نہیں ہوتی۔

۷۰۷۹۔ ابومحمد بن حیان، ابوبکر بن ابی عاصم، ابوالتقی، بقیۃ، اسماعیل بن یحییٰ بن جابر، ان کے سلسلہ سند میں یزید سے روایت ہے فرمایا بدکار عورت، ہزار بدکاروں کے برابر ہے اور نیک عورت کے لئے سو صدیقوں کا عمل لکھا جاتا ہے۔

۷۰۸۰۔ محمد بن احمد نے اپنی کتاب میں نقل کیا ہے موسیٰ بن اسحاق، محمد بن بکار، اسماعیل بن عیاش، صفوان بن عمرو، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ یزید بن حصین السکونی جب حمص کے گورنر بنے تو انہوں نے یزید بن میسرہ کی طرف پیام بھیجا، جس میں انہوں نے کہا اے ابو یوسف! سلطنت کے جس کام میں ہم مبتلا کئے گئے اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ یزید نے فرمایا اے امیر! اللہ سے ڈرو اور جلدی کرنے سے بچو، تحمل مزاجی سے کام لو، جیل میں سکون ہے کیا آپ جانتے ہیں کہ بادشاہ کے مصاحب کو کیا کہا جاتا ہے؟ اے مسلط ہونے والے تجھ میں شیطان کی روح نہ پھونکی جائے، اسلئے کہ تو مٹی سے پیدا کیا گیا، اور مٹی میں ہی لوٹایا جائے گا تو اپنے سے پہلے شخص کی جگہ کا وارث ہوا ہے اور کل تیری جگہ کا کوئی اور وارث ہوگا۔

۷۰۸۱۔ ابوبکر، عبداللہ بن محمد بن عطاء، محمد بن ابی سھل، ابوبکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ، احوص بن حکیم زھیر بن عبدالرحمٰن، ان کے سلسلہ سند میں یزید سے روایت ہے۔ فرمایا انہوں نے کتب کو پڑھ رکھا تھا، فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے جو موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی اس میں یہ بات تھی میرے بندوں میں سے مجھے سب سے پسندیدہ وہ بندے ہیں جو خیر خواہی کے ساتھ چلتے ہیں اور وہ لوگ جو پیادہ جمعوں کی طرف جاتے ہیں۔ سحری کے وقت استغفار کرتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں کہ جب میں اہل زمین کو عذاب دینے کا ارادہ کرتا ہوں تو انہیں دیکھ کر عذاب روک دیتا ہوں اور مجھے سب سے مبغوض وہ شخص ہے جو مسلمان کی برائی کی اقتداء کرتا ہے اور اس کی اچھی بات کی پیروی نہیں کرتا۔

۷۰۸۲۔ احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، ابوالمغیرہ، نیز، ابومحمد بن حیان، ابن ابی عاصم، الحوطی، اسماعیل بن عیاش،

صفوان بن عمرو، عبدالاعلی بن عدی البھرانی، الحوصی، عبدالرحمن بن عدی، ان کے سلسلہ سند میں یزید سے روایت ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے وہ نوجوان جو میری خاطر اپنی شہوت کو چھوڑنے والا ہے میری وجہ سے اپنی جوانی کو خرچ کرنے والا ہے تیرا مقام میرے ہاں میرے بعض فرشتوں کی طرح ہے۔

۷۰۸۳۔ ابوعلی محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، سعید بن منصور، اسماعیل بن عیاش، سلیمان بن سلیم الکنانی، یحییٰ بن جابر الطائی، ان کے سلسلہ سند میں یزید سے روایت ہے۔ فرمایا ایک حکیم نے تین سو ساٹھ حکمت کے صحیفے لکھے اور انہیں لوگوں میں بھیج دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف وحی بھیجی کہ تم نے زمین کو نفاق سے بھر دیا اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے نفاق سے کچھ بھی قبول نہیں فرمایا۔

۷۰۸۴۔ ابی محمد بن علی نے پوری جماعت سمیت نقل کیا ہے محمد بن نصیر، اسماعیل بن عمرو، فرج بن فضالہ، ابوراشد، ان کے سلسلہ سند میں یزید سے روایت ہے۔ فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا جس نے بغیر مشورہ کے عمل کیا تو اس نے باطل چیز کا قصد کیا۔

۷۰۸۵۔ ابی، ابراہیم بن محمد، ابوالربیع رشدینی، ابووھب، نیز، ابومحمد بن حیان، علی بن اسحاق، حسین المروزی، عبداللہ بن المبارک، اسماعیل بن عیاش، سلیمان بن سلیم الحمصی، یحییٰ بن جابر، ان کے سلسلہ سند میں یزید سے روایت ہے۔ فرمایا کہ یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کا کھانا ٹڈیاں اور درختوں کا پھل ہوتا تھا۔ وہ فرمایا کرتے تھے اے یحییٰ! تجھ سے زیادہ بھی کوئی نعمت میں ہے تیرا کھانا ٹڈیاں اور درختوں کے پھل ہیں، ابن وھب نے یحییٰ بن جابر کا ذکر نہیں کیا۔

۷۰۸۶۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوالمغیرہ، صفوان بن عمرو، عبدالرحمن بن عدی، ان کے سلسلہ سند میں یزید سے روایت ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی قدرت کرو، اللہ کی قسم جس قوم سے یہ متنفر ہو جائیں پھر لوٹنے کی نہیں۔

۷۰۸۷۔ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، نیز، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوالمغیرہ الفرج بن فضالہ، ابوراشد تنوخی، ان کے سلسلہ سند میں یزید سے روایت ہے۔ فرمایا بنی اسرائیل کے چھوٹے بڑے علماء ہاتھ میں لاٹھی لیکر چلتے کہ مبادا ان کی چال میں تکبر پیدا ہو۔

۷۰۸۸۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، ابوالمغیرہ، صفوان بن عمرو، شریح بن عبید، ان کے سلسلہ سند میں یزید سے روایت ہے، فرمایا کہ ابراہیم علیہ السلام لوگوں اور مساکین کو اپنی بکریوں میں سے موٹی بکری کھلاتے، اور اپنے گھر والوں کے لئے کمزور اور کم درجہ کی بکری ذبح کرتے، ان کے گھر والے ان سے کہتے، آپ لوگوں کو اور مساکین کو اپنی موٹی بکریاں ذبح کر کے کھلاتے ہیں اور ہمیں کمزور کھلاتے ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟ تو ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا میرا امال بہت برا ہے۔ اگر میں اپنے برے میں اس خیر کو تلاش کروں جو میرے رب کے پاس ہے۔

۷۰۸۹۔ ابومحمد بن حیان، محمود بن احمد بن الفرج، اسماعیل بن عمرو، الفرج بن فضالہ، ابوراشد، ان کے سلسلہ سند میں یزید سے روایت ہے، فرمایا عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا حق کی قسم کھا کر میں تم سے کہتا ہوں جیسی تم تواضع کرتے ہو ایسے ہی تم بلند کئے جاتے ہو، جیسے تم رحم کرتے ہو ایسا ہی تم پر رحم کیا جاتا ہے، جیسی تم لوگوں کی ضرورتیں پوری کرتے ہو ایسی اللہ تعالیٰ تمہاری ضرورتیں پوری کرے گا۔

۷۰۹۰۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، نیز، عبداللہ بن محمد بن جعفر ابن ابی عاصم، ابوالمغیرہ، صفوان بن عمرو، شریح بن عبید، ان کے سلسلہ سند میں یزید سے روایت ہے۔ فرمایا حضرت مسیح علیہ السلام فرمایا کرتے تھے اگر تم یہ چاہتے ہو کہ تم اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ بندے اور بنی آدم کا نور بن جاؤ تو جو تم پر ظلم کرے اسے معاف کر دو، جو تمہاری بیمار پرسی نہ کرے اس کی بیمار پرسی کرو، اور جو تمہیں واپس نہ کرے اسے قرض دو، اور جو تم پر احسان نہ کرے اس پر احسان کرو۔

۷۰۹۱۔ ابومحمد بن حیان، ابن ابی عاصم، محمد بن مسمع، اسماعیل بن عیاش، عبدالرحمن بن نجیح، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے یزید بن

میسرۃ کو فرماتے سنا۔اگر تم اس شخص کے حق میں بد دعا کرتے رہو جس نے تم پر ظلم کیا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فلاں آدمی تمہارے لئے بد دعا کر رہا ہے، اگر تم چاہو تو ہم تمہارے لئے قبول کرلیں اور اس کے خلاف قبول کرلیں، اور اگر تم چاہو تو میں تم دونوں کو قیامت تک مؤخر کروں، تمہیں اللہ تعالیٰ کی معافی شامل ہو۔

۷۰۹۲۔احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، ابوالمغیرہ، راشد بن سعد، ان کے سلسلہ سند میں یزید سے روایت ہے۔ فرمایا مسیح علیہ السلام اپنے صحابہ کرام کو کہا کرتے تھے اگر تم چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں کبوتر کی طرح کمزور ہوتو ہو جاؤ، فرمایا کہا جاتا ہے کہ کبوتر سے کمزور کوئی چیز نہیں، تم اس کے پنچے سے اس کے بچے اٹھا کر ذبح کر لیتے ہو تو وہ پھر اپنی جگہ آکر اس میں بچے دیتے ہیں۔

۷۰۹۳۔ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، ابوالمغیرہ، صفوان بن عمرو، ان کے سلسلہ سند میں یزید سے روایت ہے فرمایا کہ ایوب علیہ السلام نے فرمایا اے میرے رب! آپ نے مجھے مال اور اولاد عطا فرمائی، آپ خوب جانتے ہیں کہ میرے دروازے پر کوئی بھی شخص میرے ظلم کی شکایت کرنے کھڑا نہیں ہوا، میرے لئے بستر بچھایا جاتا تو میں اس کو چھوڑ کر اپنے نفس کو کہتا، اے میرے نفس! تو بستر روندنے کے لئے پیدا نہیں ہوا، ان سب کو میں نے صرف آپ کے فضل کو تلاش کرنے لئے ترک کیا۔

۷۰۹۴۔محمد بن علی، محمد بن حسن بن قتیبہ، محمد بن عمرو القزوینی، عبدالقدوس بن الحجاج، صفوان بن عمرو، ان کے سلسلہ سند میں یزید سے روایت ہے۔فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے ایوب علیہ السلام کو مال، اولاد اور اہل کے ختم کرنے کی آزمائش میں مبتلا کیا تو ان کے لئے اللہ تعالیٰ کے ذکر اور الحمد للہ رب العالمین سے اچھی کوئی چیز نہ بچی، پھر انہوں نے فرمایا اے رب الارباب ذات جس نے مجھ پر احسان کیا آپ نے مجھے مال اور اولاد عطا فرمائی، میرے دل کا کوئی گوشہ نہ بچا کہ اس میں وہ داخل ہو گیا، تو یہ سب کچھ میں نے لیا اور اپنے دل کو فارغ کرلیا، اب میرے اور آپ کے درمیان کوئی حائل نہیں، ایسا کون ہے جسے آپ مال اور اولاد عطا فرمائیں تو اسے مال اور اولاد کی محبت آپ کے ذکر سے غافل نہ کرے؟ میرے دشمن ابلیس کو پتہ نہ چلے کہ آپ نے جو کچھ میرے ساتھ کیا ورنہ وہ میرے ساتھ حسد کرے گا، فرماتے ہیں اس سے ابلیس کو بڑی سخت تکلیف ہوئی۔

۷۰۹۵۔ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، ابوالمغیرہ، صفوان بن عمرو، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ یزید بن میسرہ کی جو باتیں ہمیں پہنچی اس میں انہوں نے فرمایا، جب تمہارے سامنے کوئی تمہاری پاکیزگی کا اظہار کرے تو اس کا انکار کرو اور اسکے ساتھ غصہ سے پیش آؤ، اس بات کا اقرار نہ کرو، اور کہو اے پروردگار! لوگ جو کہتے ہیں اس پر میرا مؤاخذہ نہ فرما اور میری ان کی مغفرت فرما جنہیں یہ جانتے نہیں۔

راوی کا بیان ہے کہ یزید بن میسرہ فرمایا کرتے تھے، اس سے آغاز کر جو اللہ تعالیٰ کا تم پر حق بنتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے اس بات کو جاننے کی کوشش نہ کرو جو تمہارے لئے مناسب نہیں، فرمایا یزید بن میسرہ فرمایا کرتے تھے اے اللہ! اپنا خوف ہمارے دلوں میں پیدا فرما، اور ہمارے دلوں میں موت کا ذکر ہمیشہ رکھ۔اے لوگو! یاد کرو آج تم کہاں ہو اور کل کہاں ہوں گے؟ آج اپنے گھروں کی باتیں کر رہے ہو، کل قبروں میں خاموش ہوں گے تو نیک شکر گزار بندوں کے لئے خوشخبری ہو، اے غافلو! تم میت کو قبر تک چھوڑنے جاتے ہو۔وہ کہتا ہے تمہارے لئے خرابی ہو تم کل میری طرح ہو گے، اے نفس کیا تو ان چیزوں کو نہیں دیکھتا جنہیں تو دنیا میں دیکھتا ہے اور جن چیزوں کی مانند تو نے نہیں دیکھا، وہ سب ان روحوں کی مانند ہیں، جو جاتی ہیں تو ان کا کوئی اثر دکھائی نہیں دیتا، یا جیسے بیل جو چکر لگاتا ہے اس کا پہلا چکر پورا ہو جاتا ہے پھر دوسرا۔

۷۰۹۶۔ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، علی بن اسحاق، عبداللہ بن المبارک، اسماعیل بن عیاش، یحییٰ بن جابر، ان کے سلسلہ سند میں یزید بن میسرہ سے روایت ہے کہ فرمایا انسان بعض دفعہ کسی بیماری میں مبتلا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کی کوئی نیکی

نہیں ہوتی، تو اسے اپنی خطاؤں پر اللہ تعالیٰ کی یاد آتی ہے، جس کی وجہ سے اس کی آنکھوں سے، اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے مکھی کے سر جتنا آنسو نکلتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اگر اٹھانا چاہیں تو پاک صاف تندرست اٹھاتے ہیں اور اگر اس کی روح قبض کرنے کا ارادہ کریں تو اسی طرح صاف اس کی روح قبض کرتے ہیں۔

۷۰۹۷۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، ابوالمغیرہ، صفوان بن عمرو، ان کے سلسلہ سند میں یزید بن میسرہ سے روایت ہے ابوبکر محمد بن احمد المؤذن، ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، ہشام بن عبداللہ بن الرازی، بقیہ، صفوان بن عمرو، شریح بن عبید، ان کے سلسلہ سند میں یزید بن میسرہ سے روایت ہے کہ سابقہ لوگوں میں ایک شخص نے بہت سا مال اور اولاد جمع کی، انہیں محفوظ کر چکنے کے بعد اس نے ہر قسم کا مال اپنے لئے پسند کیا، پھر ایک محل تعمیر کیا جس پر دو مضبوط دروازے بنائے، جس پر اپنے غلاموں کو پہرہ دار مقرر کیا، پھر اپنے گھر والوں کو جمع کیا اور ان کے لئے کھانا بنایا، پھر وہ اپنی چارپائی پر ایک ٹانگ پر دوسری ٹانگ رکھ کر بیٹھ گیا، اس وقت اس کے گھر والے کھانا کھا رہے تھے جب وہ کھانے سے فارغ ہوئے تو اس نے اپنے آپ سے کہا اے نفس! کئی سال تک عیش وعشرت کر لے، اس لئے کہ میں نے تیرے لئے اتنا کچھ کر لیا جو تیرے لئے کافی ہے۔

فرماتے ہیں ابھی وہ بات مکمل بھی نہیں کر سکا تھا کہ اسکی طرف ملک الموت متوجہ ہوا، اس کی شکل وصورت ایسے آدمی کی طرح تھی جس پر دو بوسیدہ کپڑے تھے، اس کے گلے میں کاسئہ گدائی تھا جو مسکینوں کے مشابہ تھا، اس نے ایسا دروازہ کھٹکھٹایا جس سے وہ اپنے بستر پر گھبرا گیا، نوجوان خدمتگار اس کی طرف لپکے، تم کون ہو اور کیا کام ہے؟ اس نے کہا، میرے پاس اپنے آقا کو بلاؤ، انہوں نے کہا تمہاری طرف اور ہمارا آقا؟ اس نے کہا ہاں میری طرف اسے بلاؤ، تو ان کے آقا نے ان کی طرف پیغام بھیجا کہ یہ دروازے پر کون ہے؟ انہوں نے اسکی شکل وصورت سے آگاہ کیا۔ اس نے کہا تم لوگوں نے اسے دھکے دیکر ہٹا کیوں نہیں دیا؟ انہوں نے کہا ہم نے بے حد کوشش کی، کچھ دیر کے بعد پھر اس نے دروازے پر دستک دی جو پہلے سے زیادہ سخت تھی، آقا جو بستر پر ہی تھا پہرے دار اس کی طرف لپکے کہ تو پھر آ گیا، اس نے کہا ہاں اپنے آقا کو میرے پاس بلاؤ، اسے بتاؤ کہ ملک الموت ہوں۔

جب انہوں نے اس کی بات سنی تو ان پر ذلت وعاجزی طاری ہوگئی۔ پہرہ دار آئے اور اپنے آقا کو خبر دی کہ وہ ملک الموت ہے تو ان کے آقا نے ان سے کہا اس سے نرمی کے ساتھ بات کرو اور اس سے پوچھو کہ کیا وہ اسکے ساتھ کسی اور کو بھی لے جائے گا؟ انہوں نے اسے بتایا وہ ان کے پاس آیا اور آکر کہا اٹھو اپنے مال کے بارے میں جو کچھ کرنا ہے کرو، اس واسطے کہ میں یہاں سے تمہاری جان لیکر ہی جاؤں گا، اس نے اپنا مال حاضر کیا، جب اس نے مال کو دیکھا تو کہنے لگا اللہ تجھ پر لعنت کرے تو ہی تھا جس نے مجھے رب کی عبادت سے غافل رکھا، مجھے اپنے رب سے خلوت گزینی سے روکا، تو اللہ تعالیٰ نے مال کو زبان عطا فرمائی، اس نے کہا تو کیوں مجھے گالیاں دیتا ہے؟ تو لوگوں میں کم درجہ شخص تھا تو میں نے تجھے بلند کیا جو تجھ پر میرے نشانات ہیں میری وجہ سے تو بادشاہوں کے تختوں تک پہنچتا، ان کے پاس جاتا، جبکہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندے آتے تو داخل نہ ہو سکتے تھے، کیا تو بادشاہوں کی بیٹیوں اور سردار عورتوں کو نکاح کے پیام بھیجتا اور ان سے نکاح کرتا، جبکہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندے پیام بھیجتے مگر نکاح نہ کر سکتے، کیا تو مجھے خباثت کے راستوں میں خرچ نہ کرتا تھا اور میں نافرمانی نہ کر سکتا، اگر تو مجھے اللہ تعالیٰ کے راستوں میں خرچ کرتا تو میں تیری نافرمانی نہ کرتا، اس معاملہ میں تو مجھ سے زیادہ قابل ملامت ہے، اے انسانو! میں اور تم مٹی سے پیدا کئے گئے ہیں، بعض گناہ کرنے والے اور بعض نیکی کرنے والے، سو مال تو اسی طرح کہے گا لہٰذا تم بچو، ملک الموت نے اس کی روح قبض کر لی تو وہ مر گیا۔

حدیث کا سیاق ان دونوں کا ہے، بعض کی حدیث کے الفاظ بعض میں داخل ہوگئے۔

۷۰۹۸۔ محمد بن معمر، ابوشعیب حرانی، یحییٰ بن عبداللہ، صفوان بن عمرو، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے یزید بن میسرہ کی کتاب میں

لکھا پایا کہ جسم میں شہوت کی کس قدر شدت ہے، یہ جلانے والی آگ کی طرح ہے اور اس سے عورتوں سے دور رہنے والے کیسے بچ سکتے ہیں۔

۷۰۹۹۔ احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، حکم بن نافع، اسماعیل بن عیاش، سلیمان بن سلیم، یحییٰ بن جابر، ان کے سلسلہ سند میں یزید بن میسرہ سے روایت ہے۔ فرمایا کرتے تھے جس نے سائل کو ہٹایا اس نے اسے قتل کر دیا۔

۷۱۰۰۔ احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، یزید بن عبدربہ، محمد بن حرب، ابوراشد نے مجھے کہا ابو یوسف سے کہو! کہ آئے اور اپنا حق وصول کرے، میں نے انہیں مسجد سے نکالا تو وہ گرجے کی فصیلوں میں سے ایک فصیل پر بیٹھ گئے اور اسے کہا میرا حق دو، اس نے کہا کیا تم قاضی کی بات نہیں مانتے، انہوں نے کہا کیوں؟ اس نے کہا میں اس کے سامنے تمہارا دعویٰ دائر کراؤں گا، آپ نے فرمایا میرا حق دینا ہے تو دو ورنہ جاؤ، میں نے کہا ابو یوسف آپ ہی قاضی ہیں تا کہ وہ آپ کا حق آپ کو دیدے، آپ نے فرمایا مجھے اس کی ضمانت کون دیتا ہے کہ وہ مجھ سے نامناسب گفتگو نہیں کرے گا جبکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تیرے رب کی قسم! وہ آپ پر اس وقت تک ایمان نہیں لائیں گے یہاں تک کہ آپ کو اپنے جھگڑوں کا فیصل مان لیں، (نساء ۶۵)

۷۱۰۱۔ احمد بن عبداللہ، ابی، یزید، محمد بن حرب، یحییٰ بن جابر، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ یزید نے عباس بن ولید سے اس بات کا مطالبہ کیا کہ وہ ان کا وظیفہ ختم کر کے ایک تحریر لکھ دے اور یہ کہ انہوں نے اپنا سب کچھ بیچ کر صدقہ کر دیا ہے یہاں تک کہ انہوں نے اپنی رہائش کا مکان بھی بیچ دیا، اس کے بعد وہ کہا کرتے تھے: اے اللہ میں عذر کرنے والا نہیں، اے اللہ! مجھے جلد اپنی طرف بلالے، راوی کا بیان ہے کہ کچھ عرصہ وہ ٹھہرے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی روح قبض کر لی۔

۷۱۰۲۔ محمد بن معمر، ابوشعیب الحرانی، یحییٰ بن عبداللہ، صفوان بن عمرو، عبدالرحمٰن بن عدی البھرانی، ان کے سلسلہ سند میں یزید بن میسرہ سے روایت ہے، فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں تم بغیر اطاعت کے جنت میں نہیں جاسکتے، اور میں نے اس کا ایک حصہ اپنی اس مخلوق کے لئے مقرر کر رکھا ہے جس نے رات اور دن میں کبھی کوئی عمل نہیں کیا اور مؤمنوں کی اولاد ہے۔

۷۱۰۳۔ محمد بن معمر، ابوشعیب الخراسانی، یحییٰ بن عبداللہ، صفوان بن عمرو، ابواسحاق البھرانی، ان کے سلسلہ سند میں یزید بن میسرہ سے روایت ہے، فرمایا اللہ تعالیٰ جب کسی قوم پر قیدی بننا مسلط کر دیتے ہیں تو وہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ سے گر جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کو انکی ضرورت نہیں ہوتی۔

۷۱۰۴۔ احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، عبدالوھاب بن ضحاک، اسماعیل بن عیاش، صفوان بن عمرو، ان کے سلسلہ سند میں یزید بن میسرہ حضرت ام درداء سے وہ حضرت ابو درداءؓ سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ آپ فرمار ہے تھے اے عیسیٰ! میں تمہارے بعد ایک امت بھیجنے والا ہوں جب انہیں کوئی پسندیدہ چیز ملے گی تو وہ حمد وشکر بجالائے گی اور اگر انہیں کوئی ناپسندیدہ مصیبت پہنچتی تو وہ ثواب کی امید رکھتے ہوئے صبر کرے گی، ان میں حلم ہوگا اور نہ علم، عیسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا، ربّا! یہ کیسے ہوگا جبکہ ان میں حلم ہوگا اور نہ علم؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں انہیں اپنے حلم سے اور اپنے علم سے علم عطا کروں گا۔

۳۲۱۔ ابراہیم بن ابی عبلہ

ان بزرگوں میں سے ابراہیم بن عبلہ ہیں جو امانتدار، قاری قرآن ہیں وہ اپنے علم وقرأت میں رچتے بچتے اور اپنے مواعظ اور نصیحتوں میں قوی اور بلیغ تھے۔

۷۱۰۵۔ سلیمان بن احمد، محمد بن عبید العسقلانی، ابوعمیر بن قاس، ضمرہ بن ربیعہ، ان کے سلسلہ سند میں ابراہیم بن ابی عبلہ سے روایت

ہے، فرمایا کہ ولید بن عبدالملک آئے اور مجھے گفتگو کرنے کا حکم دیا، تو میں نے گفتگو کی' بعد میں مجھے عمر بن عبدالعزیز ملے، انہوں نے کہا آپ نے ایسی نصیحت کی جس نے دلوں میں اثر کیا۔

۷۱۰۶۔ سلیمان بن احمد، محمد بن عبید بن آدم، ابوعمیر نحاس، ضمرہ، ان کے سلسلہ سند میں ابراہیم بن ابی عبلہ سے روایت ہے فرمایا: مجھے ولید بن عبدالملک نے کہا آپ کتنے دنوں میں ختم کرتے ہیں؟ میں نے کہا، اتنے دنوں میں تو انہوں نے کہا امیر المومنین باوجود اتنی مشغولیت کے تین یا سات دنوں میں ختم کرتے ہیں۔

۷۱۰۷۔ عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن احمد بن راشد، عبداللہ بن ھانی بن عبدالرحمٰن المقدسی، ضمرہ، رجاء بن ابی سلمہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمرو بن ولید نے ایک شخص سے ابراہیم بن ابی عبلہ کے بارے میں پوچھا۔ اس نے بتایا تو عمرو نے کہا جہاں تک میری معلومات ہیں وہ ہردلعزیز شخص ہیں۔

۷۱۰۸۔ عبداللہ بن محمد، محمد بن احمد بن راشد، عبداللہ بن ھانی بن عبدالرحمٰن، ابراہیم بن ابی عبلہ سے روایت ہے فرمایا کہ ہشام بن عبد الملک نے میری طرف آدمی بھیجا کہ اے ابراہیم! ہم تمہیں بچپن سے پہچانتے ہیں۔ بڑی عمر میں آپ کا امتحان لیا تھا ہم آپ کی سیرت اور حال سے خوش ہیں، میری رائے ہے کہ میں آپ کو اپنے خالص اور خاص لوگوں میں رکھ کر اپنے کام میں شریک کروں، میں آپ کو مصر کے خراج پر مقرر کر چکا ہوں، فرماتے ہیں میں نے کہا امیر المومنین رہی آپ کی رائے تو اللہ تعالیٰ اس پر آپ کو اجر وثواب عطا فرمائے، او وہی بدلہ دینے اور ثواب دینے والا کافی ہے اور میں جس حالت پر ہوں اس میں مصر کے خراج کی کیا ضرورت اور نہ اس کی مجھ میں طاقت ہے، فرماتے ہیں وہ انتہائی غضبناک ہوا یہاں تک کہ اسکا چہرہ متغیر ہو گیا، اس کی آنکھ میں سیاہی تھی، اس نے میری طرف خطرناک آنکھوں سے دیکھا اور کہا تمہیں مان کر یا مجبوراً نرم ہونا پڑے گا، میں گفتگو کرنے سے خاموش رہا، یہاں تک کہ اس کا غیظ وغضب فرو ہو گیا اور اس کی آتش غضب بجھ گئی۔

میں نے کہا امیر المومنین! میں گفتگو کروں؟ کہا کرو، میں نے کہا، اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنی کتاب میں ارشاد فرمایا "ہم نے آسمانوں اور زمینوں اور پہاڑوں پر امانت پیش کی تو انہوں نے اس کو اٹھانے انکار کر دیا (احزاب ۷۲) اللہ کی قسم! جب انہوں نے انکار کیا تو اللہ تعالیٰ انکے انکار پر غضبناک نہ ہوئے اور نہ انہیں مجبور کیا' جب انہیں یہ پیشکش ناپسند گزری اور میں اس بات کا مستحق نہیں کہ میرے انکار پر آپ ناراض ہوں اور میری ناپسندیدگی پر مجبور کریں، فرماتے ہیں وہ میری بات پر ہنس پڑا یہاں تک کہ اس کی داڑھیں دکھائی دینے لگیں، پھر کہا تم نے اس کا انکار اپنی دینی سمجھداری کی وجہ سے کیا ہے ہم آپ سے خوش اور آپ کو معاف کرتے ہیں۔

۷۱۰۹۔ ابومحمد بن حیان، ابوبکر بن راشد، عبداللہ بن ھانی، ضمرہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے ابراہیم بن ابی عبلہ سے سنا، اللہ تعالیٰ ولید پر رحم کرے اور ولید کی طرح کون ہو سکتا ہے اس نے دمشق کا گرجا گرا کر وہاں دمشق کی مسجد تعمیر کی، اللہ تعالیٰ ولید پر رحم کرے، ولید کی طرح کون ہے اس نے ہندوستان واندلس کو فتح کیا۔ وہ مجھے چاندی کے ٹکڑے دیتا جنہیں میں بیت المقدس کی مسجد کے قراء میں تقسیم کرتا۔

۷۱۱۰۔ سلیمان بن احمد، محمد بن عبید بن آدم، ابوعمیر، ضمرہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ابراہیم بن ابی عبلہ نے کہا ولید میرے پاس چاندی کے ٹکڑے بھیجتا جنہیں میں بیت المقدس والوں میں تقسیم کرتا۔

۷۱۱۱۔ سلیمان بن احمد، موسیٰ بن عیسیٰ بن المنذر، ابی، بقیہ، ان کے سلسلہ سند میں ابراہیم بن ابی عبلہ سے روایت ہے۔ فرمایا میرے گھر والے بیمار ہوئے تو حضرت ام درداءؓ ان کے لئے کھانا پکاتیں جب وہ تندرست ہو گئے تو آپ نے فرمایا ہم تمہارے لئے اس وجہ سے کھانے پکاتے تھے کہ تمہارے گھر والے بیمار تھے اور جب کہ وہ تندرست ہو چکے ہیں تو کوئی ضرورت نہیں۔

ابراہیم بن ابی عبلہ نے متعدد صحابہ کرام کا زمانہ پایا، انہوں نے حضرت انس بن مالک، ابوعبداللہ بن ام حرام انصاری، واثلہ بن اسقع، عبداللہ بن بسر اور ابوامامہ رضی اللہ عنہم اجمعین کو دیکھا، حضرت عبادہ بن صامت، عتبہ بن غزوان سلمی، اور عبداللہ بن عمر بن الخطاب سے روایت اور ارسال کرتے ہیں۔

۷۱۱۲۔حسن بن علان، احمد بن عیسیٰ بن السکن، ابوعمرو زبیر بن محمد رہاوی، قتادہ بن فضل الحرشی، ان کے سلسلہ سند میں ابراہیم بن عبلہ سے روایت ہے فرمایا: میں نے انس بن مالکؓ سے عرض کیا میں کیسے وضو کروں؟ آپ نے فرمایا تم مجھ سے یہ پوچھتے ہو کہ میں کیسے وضو کروں اور یہ نہیں پوچھتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیسے وضو کرتے تھے؟ میں نے کہا جی ہاں، یہی بات ہے آپ نے فرمایا: میں نے آپ کو (ہر عضو) تین بار دھوتے دیکھا اور فرمایا اسی طرح میرے رب عزوجل نے حکم دیا ہے۔

۷۱۱۳۔سلیمان بن احمد، ابراہیم بن محمد بن عرق الحمصی، عمرو بن عثمان، عبدالسلام بن عبدالقدوس، ان کے سلسلہ سند میں ابراہیم بن عبلہ سے، وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا جس نے کسی عورت سے اس کی عزت کی غرض سے شادی کی تو اللہ تعالیٰ اسے ذلیل ہی کرے گا، اور جس نے اس کے مال کی وجہ سے شادی کی تو اللہ تعالیٰ اسے فقیر کر دے گا اور جس نے حسب کی وجہ سے شادی کی تو اللہ تعالیٰ اسے گھٹیا پن میں بڑھائے گا اور جس نے نظر کی حفاظت اور شرمگاہ کی حفاظت کی خاطر شادی کی یا صلہ رحمی کی غرض سے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس میں برکت دیں گے۔[1]

ابراہیم کی غریب حدیث ہے جس میں ابن عبدالقدوس متفرد ہیں۔

۷۱۱۴۔ابوبکر بن خلاد، احمد بن علی الخزاز، ابراہیم بن محمد بن عرعرہ، ابوالعباس، ان کے سلسلہ سند میں ابراہیم بن عبلہ سے روایت ہے فرمایا: میں نے عبداللہ بن ام حرام کو نیا کپڑا پہنتے دیکھا ہے۔

۷۱۱۵۔سلیمان بن احمد، محمد بن جعفر الرازی، علی بن الجعد، غیاث بن ابراہیم، ان کے سلسلہ سند میں ابراہیم بن عبلہ سے روایت ہے فرمایا: میں نے عبداللہ بن ام حرام انصاری رضی اللہ عنہما کو فرماتے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روٹی کی عزت کرو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے آسمانوں اور زمین کی برکتیں مسخر کی ہیں۔[2]

دونوں کے الفاظ ایک جیسے ہیں ابوالعباس میں میری رائے غیاث بن ابراہیم ہیں۔

۷۱۱۶۔سلیمان بن احمد، احمد بن النضر العسکری، سعید بن حفص نفیلی، محمد بن محصن العکاشی، ان کے سلسلہ سند میں ابراہیم بن عبلہ سے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے روایت ہے۔فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا اے اللہ! میری امت کے لئے ان کی سحری میں برکت عطا فرما، سحری کیا کرو اگر چہ پانی کے گھونٹ یا کھجور سے ہو خواہ کشمش کی ایک مٹھی ہو، اس واسطے کہ فرشتے تم پر رحمت بھیجتے ہیں۔

اس روایت میں ابراہیم العکاشی جو محمد بن اسحاق منفرد ہیں۔

۷۱۱۷۔حسن بن علی، یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن بہلول، جدی، ابی، طلحہ بن زید، ان کے سلسلہ سند سے حضرت واثلہ بن اسقعؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جو بھی مرے تو وہ اللہ تعالیٰ سے حسن ظن رکھتے ہوئے مرے۔

۷۱۱۸۔ابوجعفر محمد بن حسن بن علی یقطینی، محمد بن حسن بن قتیبہ، محمد بن ایوب بن سوید، ابی، ان کے سلسلہ سند میں ابراہیم بن ابی عبلہ نے

۱۔الموضوعات ۲۵۸/۲. وتنزیه الشریعة ۳۰۶/۲. والفوائد المجموعة ۱۲۱. وكشف الخفا ۳۳۱/۲. ومجمع الزوائد ۲۵۴/۳. والترغیب والترهیب ۴۶/۳.

۲۔المستدرک ۱۲۲/۴. ومجمع الزوائد ۳۴/۵. والموضوعات ۱۱۶/۲. والدر المنتثرة ۱۷.

ابوزاھریہ سے انہوں نے حضرت رافع بن عمرؓ سے نقل کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام سے فرمایا: میرے لئے زمین میں گھر تعمیر کرو، چنانچہ داؤد علیہ السلام نے جس گھر کا حکم دیا گیا تھا سے پہلے اپنے لئے گھر بنایا، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا داؤد! تم نے میرے گھر سے پہلے اپنا گھر بنایا، آپ نے عرض کیا اے میرے رب! آپ نے اپنی قضاوقدر میں یہی فرمایا ہے جو بادشاہ بناوہ اپنانشان چھوڑتا ہے، پھر وہ مسجد کی تعمیر میں لگ گئے جب اس کی فصیلیں مکمل ہوگئیں تو اس کا تہائی حصہ گر گیا، آپ نے اللہ تعالیٰ کے حضور شکایت کی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف وحی بھیجی، تم میرا گھر اچھی طرح تعمیر نہ کرسکو گے، آپ نے عرض کیا وہ کیوں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیونکہ تمہارے ہاتھ سے جوخون ہوئے ہیں آپ نے عرض کیا کہ اے رب کیا یہ آپ کی رضا اور محبت میں نہ بہے تھے؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیوں نہیں، لیکن وہ میرے بندے تھے اور میں ان پر رحم کرتا ہوں۔

راوی کا بیان ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام پر یہ بات گراں گزری تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی بھیجی کہ غمگین نہ ہو، میں اس مسجد کی تعمیر تمہارے بیٹے سلیمان کے ہاتھوں مکمل کراؤں گا۔ پھر جب داؤد علیہ السلام فوت ہوگئے تو سلیمان علیہ السلام اس کی تعمیر میں مصروف ہوگئے قربانیاں اور جانوروں کے ذبح کا وقت قریب ہوا تو آپ نے بنی اسرائیل کو جمع فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی بھیجی، میں نے مسجد کی تعمیر پر تمہاری خوشی دیکھ لی، سو مجھ سے مانگو میں تمہیں عطا کروں گا۔

سلیمان علیہ السلام نے عرض کیا یا اللہ میں تین باتوں کا سوال کرتا ہوں، ایسا فیصلہ جو آپ کے فیصلہ کے قریب اور ایسی بادشاہت جو میرے بعد کسی کے لائق نہ ہو اور جو اس گھر میں صرف نماز کی نیت سے آئے تو جب مسجد سے نکلے تو گناہوں سے ایسے پاک صاف ہوکر نکلے جیسے آج اس کی ماں نے اسے جنا، نبی علیہ السلام نے فرمایا ان میں دو چیزیں تو مجھے عطا ہوئیں اور مجھے امید ہے کہ تیسری بھی عطا ہوجائے گی۔[1]

ابراہیم کی غریب حدیث ہے جس میں ایوب بن سوید منفرد ہیں۔

۷۱۱۹۔ ابوبکر بن خلاد، محمد بن احمد بن ولید الکرابیسی، محمد بن ابی سری، محمد بن سری، محمد بن تمیر، ان کے سلسلہ سند میں ابراہیم بن ابی عبلہ عقیلی سے، ولید بن عبدالرحمن جرشی سے حضرت جبیر بن نفیر وہ حضرت عوف بن مالک اشجعی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ علم کے اٹھائے جانے کے اوقات ہیں، تو زیاد بن لبید انصاری نے عرض کیا یارسول اللہ! علم کیسے اٹھ جائیگا جبکہ ہم میں اللہ تعالیٰ کی کتاب موجود ہے جسے ہم سیکھتے اور اپنی اولاد کو سکھاتے ہیں اور وہ اپنی اولاد کو سکھائیں گے، آپ علیہ السلام نے فرمایا ابن لبید! میں تو تمہیں مدینہ کے سمجھدار لوگوں میں سے سمجھتا تھا، کیا اہل کتاب کے پاس تورات وانجیل نہیں تھی تو پھر انہیں کیا فائدہ ہوا جبیر بن نفیر فرماتے ہیں میری شداد بن اوس سے ملاقات ہوئی تو میں نے ان سے یہ حدیث بیان کی، انہوں نے فرمایا کہ انہوں نے علم کے اٹھائے جانے کے اسباب بیان نہیں کئے؟ میں نے کہا نہیں، فرمایا علماء کی اموات سے، اور اس کا اظہار اس طرح ہوگا کہ خشوع ختم ہو جائے گا تمہیں کوئی خشوع کرنے والا دکھائی نہ دے گا۔[2]

اسے لیث بن سعد نے ابراہیم بن ابی عبلہ سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

۷۱۲۰۔ حسن بن علی الوراق، جعفر بن محمد الفریابی، ابوجعفر نفیلی، کثیر بن مروان المقدسی، ان کے سلسلہ سند میں ابراہیم بن ابی عبلہ سے وہ

۱۔ الأحاديث الضعيفة ۱۷۲. والمعجم الكبير للطبراني ۱۲/۵. ومجمع الزوائد ۷/۴. والدر المنثور ۱۶۰/۴. وتنزيه الشريعة ۲۲۹/۱. والفوائد المجموعة ۴۹۲. واللآلئ المصنوعة ۸۸/۱.

۲۔ صحيح ابن حبان ۱۱۵. وسنن الترمذي ۲۶۵۳. والمعجم الكبير للطبراني ۴۳/۱۸. والمستدرك ۹۹/۱. ومجمع الزوائد ۲۰۰/۱، ۲۰۰.

عقبہ بن وساج بحوالہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کے لئے اتنا گناہ کافی ہے کہ اس کی طرف انگلیوں سے اشارے کئے جائیں۔لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر چہ اچھا اشارہ ہو؟ آپ نے فرمایا اگر چہ اچھا ہو تو بھی وہ لغزش کا باعث ہے، ہاں جس پر اللہ تعالیٰ رحم کرے اور اگر برا ہو تو وہ بہت برا ہے۔[۱]

۷۱۲۱۔حسن بن علی، عبداللہ بن ناجیہ، سلیمان بن عیسیٰ جوہری، عبدالرحمٰن بن یونس الرقی، محمد بن حمید، ان کے سلسلہ سند میں ابراہیم بن ابی عبلہ سے عقبہ بن وساج سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو آپ کے صحابہ کرام میں سوائے حضرت ابوبکرؓ کے کوئی بھی سفید بالوں والا نہ تھا، پھر آپ نے مہندی اور وسمہ کا خضاب لگایا۔

۷۱۲۲۔محمد بن اسحاق بن ایوب، ابوبکر احمد بن عمر ابزاز، حسن بن عبدالعزیز الجروحی، یحییٰ بن حسان، ولید بن ریاح، ان کے سلسلہ سند میں ابراہیم بن عبلہ سے وہ ابوحفص سے آپ نے فرمایا کہ حضرت عبادہ بن صامتؓ نے اپنے بیٹے سے فرمایا بیٹا! تم اس وقت تک ایمان کی حقیقت تک نہیں پہنچ سکتے یہاں تک کہ یہ معلوم کرلو کہ جو مصیبت تمہیں پہنچنی تھی وہ خطا نہیں ہوسکتی اور جو خطا ہونی تھی وہ پہنچ نہیں سکتی، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے پہلے پہل قلم پیدا فرمایا اور اسے کہا لکھ، اس نے عرض کیا، اے میرے رب میں کیا لکھوں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا قیامت قائم ہونے تک ہر چیز کی تقدیر لکھ، اے میرے بیٹے! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا جو شخص اس کے علاوہ کسی اور اعتقاد کی بات پر مرا وہ مجھ سے نہیں۔

ابراہیم کی غریب حدیث ہے جس میں یحییٰ ولید سے نقل کرنے میں منفرد ہیں، اسے ابراہیم نے ابوزیداودی سے حضرت عبادہ کے حوالہ سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

۷۱۲۳۔ابی، عبداللہ بن محمد، محمد بن محمد، محمد بن جعفر نے پوری جماعت سمیت نقل کیا ہے ابراہیم بن محمد بن حسن، سعید بن رحمۃ، محمد بن حمیر، انکے سلسلہ سند میں ابراہیم سے عکرمہ سے حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے باطل کی وجہ سے حق دبانے کے لئے ظالم کی مدد کی تو اس سے اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول کا ذمہ بری ہے، جس نے سود کا ایک درہم کھایا تو وہ ۳۳ زناؤں کے برابر ہے، جو گوشت حرام مال سے پھلا پھولا وہ آگ کا مستحق ہے۔[۲] ابراہیم کی غریب حدیث ہے جس میں محمد بن حمیر منفرد ہیں۔

۷۱۲۴۔سلیمان بن احمد، سلامہ بن ناھض، علی بن سعید بن بشیر رازی، عبداللہ بن ھانی بن عبدالرحمٰن بن ابی عبلہ، ابی، عمی، انکے سلسلہ سند میں ابراہیم بن ابی عبلہ سے وہ عطا بن ابی رباح سے وہ عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے نقل کرتے ہیں کہ ہم استخارہ اس طرح سیکھتے تھے جیسے ہم میں سے کوئی قرآن مجید کی سورت سیکھتا ہے (وہ دعائے استخارہ اس طرح ہے) اے اللہ میں آپ سے خیر چاہتا ہوں اور آپ کی قدرت کا سوال کرتا ہوں کیونکہ آپ قدرت والے ہیں میں قادر نہیں، آپ جانتے ہیں مجھے علم نہیں، آپ غیب کی باتوں کو خوب جانتے ہیں۔اے اللہ! آپ میرے حق میں جو فیصلہ فرمائیں اس کا انجام اچھا کریں۔

۷۱۲۵۔حسن بن علی، عبداللہ بن ناجیہ، احمد بن عبدالرحمٰن بن یونس السراج، مصعب بن سعید، محمد بن محصن الاسدی، ان کے سلسلہ سند میں ابراہیم سے وہ سالم بن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے تیراندازی سیکھنے کے بعد بھلادی تو اس نے اللہ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت جو اس پر تھی ترک کردی۔[۳]

ابراہیم کی غریب حدیث ہے ہم نے صرف مصعب کی محمد سے روایت کردہ حدیث سے لکھی ہے۔

۱۔ کشف الخفا ۲/۱۶۶۱. والعلل المتناهية ۲/۳۴۰. وکنز العمال ۵۹۳۹.

۲۔ سنن أبي داؤد ۴۷۰۰، ۱۴۲۶. والفوائد المجموعة ۲۱۱.

۳۔ مسند الامام أحمد ۴/۱۴۸. والمصنف لابن أبي شيبة ۵/۳۲۱. ونصب الراية ۴/۲۷۳. وسنن أبي داؤد، كتاب الجهاد باب ۲۴. وسنن النسائي، كتاب الخيل باب ۸.

۱۲۶ ۷ ـ حسن بن علی، محمد بن دلیل اسکندرانی، احمد بن عبدالمومن، محمد بن اسحاق، ان کے سلسلہ سند میں ابراہیم بن ابی عبلہ سے روایت ہے کہ میں نے ام درداءؓ کو حضرت ابودرداءؓ سے، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کے متعلق نقل کیا۔ آپ نے فرمایا صبر کرو اور ڈٹے رہو، سرحد پر گھوڑے باندھو، (آل عمران۔۲۰۰) پانچ نمازوں کی پابندی کرو، دشمن کے ساتھ بذریعہ تلوار قتال پر ثابت قدم رہو اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں گھوڑے باندھ کر رکھو تاکہ تم فلاح پاؤ۔[1]

ابراہیم کی غریب حدیث ہے ہم نے صرف محمد بن اسحاق، جو ابن محصن عکاشی ہیں کی حدیث سے لکھا ہے۔

۱۲۷ ۷ ـ ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم القاضی، ابوالبشر محمد بن احمد بن حماد دولابی، عبداللہ بن ھانی بن عبدالرحمٰن المقدسی، ابی، ان کے سلسلہ سند میں ابراہیم بن ابی عبلہ سے وہ ام درداء سے آپ حضرت ابوالدرداء سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے صبح کے وقت اپنے بدن میں عافیت پائی، اپنے گھر میں امن کے ساتھ رہا، اس کے پاس اس دن کا کھانا تھا تو گویا اس کے پاس پوری دنیا جمع ہوگئی، اے ابن جعشم! تمہارے لئے اتنا کافی ہے جو تمہاری بھوک مٹائے، تیرا ستر ڈھانپے اور اگر تیرا گھر تجھے چھپائے تو روٹی کا ٹکڑا اور گھڑے کا پانی کافی ہے، اس کے علاوہ جو ہے اس پر حساب ہے۔[2]

ابراہیم کی غریب حدیث ہے جسے انکے بھتیجے ان سے نقل کرنے میں منفرد ہیں۔

۱۲۸ ۷ ـ قاضی ابواحمد، عبداللہ بن احمد نے پوری جماعت سمیت نقل کیا ہے محمد بن احمد بن راشد، عبداللہ بن ھانی، ابی، ان کے سلسلہ سند میں ابراہیم سے وہ بلال بن ابی الدرداء سے وہ حضرت ابوالدرداءؓ سے نقل کرتے ہیں۔ تم اپنے زمانے میں اپنے اعمال کو تبدیل کر کے جو انجانی صورت دیکھو تو اگر خیر ہو تو کیا ہی اچھی بات ہے اور اگر بری ہو تو کیا ہی بری ہے۔ میں نے یہ بات تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔

۱۲۹ ۷ ـ القاضی ابواحمد، ابومحمد بن حیان، محمد بن احمد بن راشد، موسیٰ بن عامر، عراک بن خالد، ان کے سلسلہ سند میں ابن ابی عبلہ سے عبد اللہ بن محمد بن یزید تمیمی وہ حسن سے نقل کرتے ہیں کہ جندب بن سفیان بجلی رضی اللہ عنہ بصرہ آئے تو وہاں کچھ دیر ٹھہرے، وہ صحابیٔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ جب وہ جانے لگے تو حضرت حسن پانچ سو آدمیوں کے ساتھ انہیں الوداع کہنے آئے، یہاں تک کہ ان کے ساتھ حصن المکاتب تک پہنچے لوگوں نے ان سے کہا ہم سے کوئی حدیث بیان کریں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو؟ انہوں نے فرمایا اچھا فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے جو شخص صبح کی نماز پڑھ لے تو وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں ہے تم اللہ تعالیٰ کا ذمہ نہ توڑو اور نہ اللہ تعالیٰ تم سے اپنے ذمہ کی کوئی چیز طلب کرتے ہیں اور نہ جنت کے بلند مقامات نے تمہیں پہچانا، جب تم اسے دیکھو گے اور وہ تمہارے قریب ہوگی اس وقت کسی مسلمان کا ناجائز خون آڑے آجائے گا جس کسی نے ظلماً بہایا تھا۔

میں نے یہ بات تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے اور میں تمہیں اپنی طرف سے یہ نصیحت کرتا ہوں کہ انسان کا سب سے پہلے قبر میں پیٹ بدبودار ہوتا ہے لہٰذا تم اپنے پیٹوں میں حلال چیز داخل کرو۔

۱۔ میزان الاعتدال ۲۰۲ ۷. والمجروحین ۲/ ۲۸۵.

۲۔ صحیح ابن حبان ۲۵۰۳. ومجمع الزوائد ۱۰/ ۲۸۹. واتحاف السادۃ المتقین ۹/ ۷۲.

۳۲۲ یونس بن میسرہ[۱]

شیخ رحمہ اللہ نے فرمایا ان میں تنگ جگہ شہید کئے جانے والے یونس بن میسرہ بن حلبس ہیں، اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو۔

۷۱۳۰۔ سلیمان بن احمد، ابوزرعہ دمشقی، ہشام بن عمار، ہیثم بن عمران، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں یونس بن میسرہ کی مجلس میں بیٹھتا تھا وہ نابینا تھے۔ میں نے انہیں فرماتے سنا اے اللہ! مجھے شہادت نصیب فرما۔ چنانچہ وہ ۱۳۲ھ میں جب عبداللہ بن علی دمشق میں داخل ہوئے تو آپ قتل کردیئے گئے۔

۷۱۳۱۔ سلیمان بن احمد، ابوزرعہ، ابومسہر، محمد بن مہاجر، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے یونس بن میسرہ کو فرماتے سنا، میرے بھائی کہاں ہیں؟ میرے دوست کہاں ہیں؟ اساتذہ چلے گئے شاگرد رہ گئے کھلانے والے رخصت ہوگئے اور کھانا مانگنے والے بچ گئے۔

۷۱۳۲۔ سلیمان بن احمد، بکر بن سہل، عبداللہ بن یوسف، خالد بن یزید بن صبیح، ان کے سلسلہ سند میں یونس بن میسرہ سے روایت ہے فرمایا: حکمت کہتی ہے اے ابن آدم! تو مجھے تلاش کرتا پھرتا ہے جبکہ تو مجھے دو حرفوں میں پاسکتا ہے جو خیر کی بات تجھے معلوم ہے اس پر عمل کر اور جس شر کے بارے میں تو جانتا ہے اسے ترک کردے۔

۷۱۳۳۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عبدالعزیز الجروحی، ابومسہر، سعید بن عبدالعزیز، ان کے سلسلہ سند میں یونس بن میسرہ سے روایت ہے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے سامنے لوح (محفوظ) میں لکھا ہے میں ہی اللہ ہوں میرے سوا کوئی الٰہ نہیں، میں رحمٰن اور رحیم ہوں، رحم کرتا اور رحم کھاتا ہوں، میری رحمت میرے غضب پر سبقت لے جاتی ہے میری معافی میرے عذاب پر سبقت لے جاتی ہے میری طرف سے اجازت ہے جو کوئی تین سو تیس شریعتوں میں سے ایک بھی لے کے آیا میں اسے جنت میں داخل کروں گا۔

۷۱۳۴۔ محمد بن احمد بن محمد، حسن بن محمد، ابوزرعہ، عباس بن ولید، ابومسہر، عبدالرحمٰن بن ولید، انکے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے ابن حلبس سے سنا وہ فوت کے وقت یہ شعر پڑھ رہے تھے:

نیک لوگ چلے گئے اور بدبودار رہ گئے اسی وجہ سے زمانہ بدبودار ہے۔

۷۱۳۵۔ ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، عمران بن بکار، ابوالتقی، عمرو بن واقد، ان کے سلسلہ سند میں یونس بن میسرہ سے روایت ہے، فرمایا کہ وہ دمشق میں جمعہ کے علاوہ قبروں سے ہوکر جاتے، ایک دفعہ انہوں نے کسی کہنے والے سے سنا، یہ یونس بن حلبس ہیں جنہوں نے ترک کردیا، تم لوگ ہر مہینے حج و عمرہ کرتے ہو روزانہ پانچ نمازیں پڑھتے ہو، تم لوگ عمل کرتے ہو جانتے نہیں، ہم جانتے ہیں مگر عمل نہیں کرتے، فرماتے ہیں یونس متوجہ ہوئے، اسے سلام کیا مگر اس نے سلام کا جواب نہیں دیا، یونس نے کہا سبحان اللہ! میں تمہاری گفتگو سن رہا ہوں اور تمہیں سلام کررہا ہوں مگر تم جواب نہیں دیتے؟ انہوں نے کہا ہم نے تمہاری بات سن لی ہے لیکن وہ ایک نیکی ہے اور ہماری نیکیوں اور برائیوں کے درمیان ایک پردہ حائل ہے۔

۷۱۳۶۔ ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، سہل بن صالح منصور بن عمار، ولید بن مسلم، مروان بن جناح، ان کے سلسلہ سند میں یونس بن میسرہ سے روایت ہے، فرمایا کہ یونس علیہ السلام اور قارون کی ملاقات ہوئی کہ ایک زمین میں دھنسایا جارہا ہے اور ایک گہرائی میں ڈبویا جارہا، قارون نے یونس علیہ السلام سے کہا یونس اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کرو تم اللہ تعالیٰ کو اپنے پہلے قدم میں پاؤ گے، جسے تم اس کی طرف رکھو گے، یونس علیہ السلام نے اس سے کہا تم کیوں توبہ نہیں کرتے؟ اس نے کہا میں نے اپنی توبہ اپنے بھتیجے کے لئے رکھ دی ہے۔

۱۔ طبقات ابن سعد ۷/۴۶۶. والتاریخ الکبیر ۸/ت۳۴۸۷. والجرح ۹/ت ۱۰۳۶. والکاشف ۳/ت ۸۵۸۹. وتهذیب الکمال ۷۱۸۵ (۳۲/۵۴۴).

۷۱۳۷۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عبدالعزیز، عمرو بن ابی سلمہ، سعید بن عبدالعزیز، ان کے سلسلہ سند میں یونس بن میسرہ سے روایت ہے فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا شیطان دنیا کے ساتھ ہے، اس کا مکر وفریب مال کے ساتھ ہے اس کا اچھا کر دکھانا خواہش کے وقت ہے اور اس کا مکمل قبضہ شہوات کے وقت ہوتا ہے۔

یونس بن میسرہ متعدد صحابہ کرام سے سنداً روایت کرتے ہیں، جن میں معاویہ بن سفیان، عبداللہ بن عمرو بن العاص، واثلہ بن اسقع، عبد اللہ بن یسر، اور حضرت ام درداء، ابوادریس الخولانی اور ان کے علاوہ حضرات سے روایت کرتے ہیں۔

۷۱۳۸۔ ابومسلم محمد بن معمر، ابوبکر بن ابی عاصم، ہشام بن عمار، الحوطی، ولید بن مسلم، مروان بن جناح، انکے سلسلہ سند میں یونس بن میسرہ بن حلبس سے وہ حضرت معاویہ بن ابی سفیانؓ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خیر لوٹ کر آنے والی ہے اور شر وبرائی چمٹنے والی ہے۔[۱]

یونس کی غریب حدیث ہے ان سے نقل کرنے میں مروان منفرد ہیں۔

۷۱۳۹۔ سلیمان بن احمد، ابوزرعہ، دمشقی، احمد بن محمد بن یحییٰ بن حمزۃ، یحییٰ بن صالح الوحاظی، سعید بن عبدالعزیز، ان کے سلسلہ سند میں ابن حلبس سے وہ عبداللہ بن عمروؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے کتاب ایک ستون اپنے تکیے کے نیچے سے جدا ہوتے دیکھا جس کے پیچھے میں نے اپنی نگاہ دوڑائی تو وہ اڑتا ہوا نور تھا جو شام کی طرف گیا۔[۲]

ابن حلبس کی غریب حدیث ہے۔ ہم نے صرف اسی طریق سے لکھی ہے۔

۷۱۴۰۔ ابوالحسن علی بن احمد بن محمد المقدسی، حسن بن الفرج الغزی، ہشام بن عمار، ولید بن مسلم، مروان بن جناح، ان کے سلسلہ سند میں یونس بن میسرہ سے روایت ہے۔ وہ حضرت واثلہ بن اسقع سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا اے اللہ! فلاں فلاں شخص آپ کے ذمہ اور آپ کے پڑوس کی رسی میں ہے۔ اسے قبر کے فتنہ اور جہنم کے عذاب سے بچا، آپ ہی وفا کرنے والے اور حق والے ہیں، اے اللہ! اسے بخش اور اس پر رحم فرمائیے بے شک آپ بخشنے اور رحم کرنے والے ہیں۔[۳]

مروان سے یہ یونس کی روایت کردہ روایت منفرد ہے۔

۷۱۴۱۔ ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، ہشام بن عمار، وزیر بن صبیح، ان کے سلسلہ سند میں یونس بن میسرہ بن حلبس سے وہ حضرت ام درداءؓ سے آپ حضرت ابوالدرداءؓ سے آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ کے اس قول میں روایت کرتے ہیں ''اللہ تعالیٰ ہر دن ایک شان میں ہوتے ہیں (رحمٰن۔۲۹) آپ نے فرمایا شان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ گناہ کو بخشیں، پریشانی دور کریں کسی قوم کو بلند شان اور دوسری کو کم مرتبہ کریں۔

۷۱۴۲۔ محمد بن معمر، ابوبکر بن ابی عاصم، ہشام بن عمار، عمرو بن واقد، ان کے سلسلہ سند میں یونس بن میسرہ سے وہ ابوادریس خولانی سے وہ حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھے میرے رب نے بتوں کی عبادت کے بعد جس چیز سے سب سے پہلے روکا وہ شراب کا پینا اور لوگوں سے مذاق کرنا ہے۔

۱۔ سنن ابن ماجة ۲۲۱. والمعجم الكبير للطبراني ۱۹/ ۳۸۶. وصحيح ابن حبان ۸۲. وتاريخ أصبهان ۱/ ۳۴۵. والأحاديث الصحيحة ۶۵۱. وكشف الخفا ۱/ ۴۷۶، ۲/ ۹۶. والدر المنتثرة ۷۸.

۲۔ المعجم الكبير للطبراني ۸/ ۱۹۹. ودلائل النبوة للبيهقي ۶/ ۴۴۹. وتاريخ ابن عساكر ۱/ ۳۲. ومجمع الزوائد ۱۰/ ۸۵. وكنز العمال ۳۵۰۴۶، ۳۵۰۴۷.

۳۔ سنن أبي داؤد ۳۲۰۲. وسنن ابن ماجة ۱۴۹۹. وصحيح ابن حبان ۷۵۸. ومشكاة المصابيح ۱۶۷۷.

یونس بن میسرہ کی غریب حدیث ہے جس میں عمرو منفرد ہیں۔

۷۱۴۳۔سلیمان بن احمد، موسیٰ بن عیسیٰ بن منذر، محمد بن المبارک الصوری، عمرو بن واقد، ان کے سلسلہ سند میں یونس وہ ابوادریس سے آپ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنوں کا ذکر کیا ان کی شدت کا بیان کیا، حضرت علی بن ابی طالب نے عرض کیا یا رسول اللہ! ان سے نکلنے کا کیا ذریعہ ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی کتاب، اس میں تم سے اگلوں کی باتیں اور تمہارے بعد والے لوگوں کی خبریں ہیں، تمہارے معاملات کے فیصلے ہیں جس نے کسی زبردست کی وجہ سے اسے ترک کیا، اللہ تعالیٰ اسے ہلاک کردے گا اور جس نے اس کے علاوہ کسی اور جگہ سے ہدایت تلاش کی اللہ تعالیٰ اسے گمراہ کردے گا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی مضبوط رسی، حکمت بھرا ذکر اور سیدھا راستہ ہے، یہی وہ کتاب ہے جسے جب جنہوں نے سنا تو انہوں نے کہا "ہم نے عجیب قرآن سنا ہے جو سیدھی راہ دکھاتا ہے پس ہم اس پر ایمان لے آئے" (الجن۔۱،۲) یہی وہ کتاب ہے جس کے پڑھنے سے زبان لڑکھڑاتی نہیں اور بار بار اس کا پڑھنا اسے بور نہیں کرتا۔

ابوادریس کی حضرت معاذ سے روایت کردہ غریب حدیث ہے ہم نے صرف یونس کی حدیث سے لکھا ہے۔

۷۱۴۴۔محمد بن احمد بن حمدان، حسن بن سفیان، محمد بن یزید رفاعی، اسحاق بن سلیمان، معاویہ بن یحییٰ، ان کے سلسلہ سند میں یونس بن میسرہ سے وہ ابوادریس خولانی سے وہ حضرت ابودرداءؓ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ اپنے بھائی کی عیادت کرنے نکلتا ہے تو کوکھ تک رحمت میں گھس جاتا ہے اور جب مریض کے پاس صحیح ہو کر بیٹھ جاتا ہے تو رحمت اسے ڈھانپ لیتی ہے۔[1]

۱۔ مجمع الزوائد ۲/۲۹۸. وکنز العمال ۲۵۱۶۸. والجامع الکبیر ۲۵۱۶۸.

۳۲۳۔ عمر بن عبدالعزیز[1]

شیخ رحمہ اللہ نے فرمایا: ان میں سے پاکدامن، جو بچائے گئے، سخاوت والے، آہ و بکا والے آقا عمر بن عبدالعزیز ہیں، وہ اپنی امت میں فضیلت میں یکتا، انصاف میں اپنے خاندان والوں میں سے نیک بخت تھے۔ انہوں نے زھد و عفت، تقویٰ و کفایت شعاری کو یکجا کیا، بعد کی زندگی نے انہیں جلد ختم ہونے والی زندگی سے غافل کر دیا، عدل و انصاف کی اقامت نے انہیں ملامت گروں سے بے پروا کر دیا۔ وہ رعیت و رعایا کے لئے امن و امان اور اپنے مخالفین کے لئے حجت و برھان تھے، وہ گفتگو کرتے تو علمی باتیں کرتے سمجھاتے تو حکمت سے۔

کسی نے کہا کہ دنیا سے اعراض اور بہتر چیز (یعنی آخرت) کی طرف متوجہ ہونے کا نام تصوف ہے۔ قریب کی چیز کی طرف لپکنا، بلندی کی طرف بڑھنے کے ساتھ۔

۷۱۴۵۔ ابراہیم بن احمد بن ابی الحصین، جدی ابوحصین محمد بن حسین بن حبیب وادعی قاضی، عبدالرحمٰن بن یونس الرقی، عطاء بن مسلم الخفاف، عمرو بن قیس الملائی، ان کے سلسلہ سند میں ہے محمد بن علی بن حسین سے عمر بن عبدالعزیز کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ تمہیں معلوم نہیں کہ ہر قوم میں ایک نیک بخت شخص ہوتا ہے اور بنی امیہ کا نیک بخت شخص عمر بن عبدالعزیز ہے۔ وہ قیامت کے دن ایک پوری جماعت کے ساتھ اٹھائے جائیں گے۔

۷۱۴۶۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، سلیمان بن حرب، مبارک بن فضالہ، عبیداللہ بن عمر، نافع، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنتا تھا۔ کاش مجھے معلوم ہو جاتا کہ حضرت عمر کی اولاد میں سے کس کے چہرے میں علامت ہے، جو زمین کو انصاف سے بھر دے گا؟

۷۱۴۷۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، عبدالرزاق، ابی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ وھب بن منبہ نے فرمایا اگر اس امت میں کوئی ہدایت یافتہ ہے تو وہ عمر بن عبدالعزیز ہیں۔

۷۱۴۸۔ محمد بن علی، حسین بن محمد حماد، ایوب بن محمد الوزان، ضمرۃ بن ربیعہ، اسریٰ بن یحییٰ، رباح بن عبیدہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نماز کے لئے نکلے تو ان کے ساتھ انکے ہاتھ پر ٹیک لگائے ایک بوڑھا شخص بھی تھا۔ میں نے دل میں کہا یہ بوڑھا خشک آدمی ہے۔ پھر جب انہوں نے نماز پڑھ لی تو میں ان سے جاملا، میں نے کہا اللہ تعالیٰ امیر کو سلامت رکھے یہ بوڑھا کون تھا؟ جو آپ کے ہاتھ پر ٹیک لگائے آرہا تھا؟ انہوں نے فرمایا رباح! تم نے انہیں دیکھا تھا؟ میں نے کہا ہاں، فرمایا تمہارا ان کے بارے میں کیا گمان ہے، میں تو انہیں نیک آدمی سمجھتا ہوں، یہ میرے بھائی خضر تھے جو میرے پاس مجھے یہ بتانے آئے تھے کہ میں اس امت کا فرمانروا بننے والا ہوں اور یہ کہ ان کے بارے میں عدل سے کام لوں گا۔

۷۱۴۹۔ احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عبدالعزیز، ایوب بن سوید، محمد بن فضالۃ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عبداللہ بن عمر بن عبدالعزیز جزیرہ میں ایک راھب کے پاس ٹھہرے جسے وہاں کافی عرصہ پہلے عمر ملے تھے، اس کی طرف سابقہ کتب کا کوئی منسوب کیا جاتا تھا یہ وہاں اترے، اس نے ان سے پہلے کسی کو وہاں اترتے نہیں دیکھا، انہوں نے کہا، تمہیں معلوم ہے کہ میں تمہارے پاس کیوں آیا؟ اس نے کہا نہیں، آپ نے فرمایا تمہارے باپ کے حق کی وجہ سے ہم انہیں حرم کے مہینے میں رجب کی جگہ، ائمہ عدل میں شمار کرتے ہیں، فرماتے ہیں کہ ایوب بن سوید نے ہم سے اس کی تفسیر یوں بیان کی کہ تین ماہ تو پے در پے ہیں، ذوالقعدہ،

---

[1] التاریخ الکبیر ۶/ت ۲۰۷۹. والجرح ۶/ت ۶۶۳. وسیر النبلاء ۵/۱۱۴. والکاشف ۲/ت ۴۱۵۱. وتھذیب الکمال ۴۲۷۴. (۲۱/۴۳۲)وطبقات ابن سعد ۵/۳۳۰.

ذوالحجہ اور محرم، تو ترتیب ابوبکر، عمر، عثمان اور رجب ان مہینوں میں سے منفرد ہیں اور وہ عمر بن عبدالعزیز ہیں۔

۱۵۰ ۷۔ ابواحمد محمد بن احمد الجرجانی، عامر بن شعیب، یحیٰ بن ایوب، رزق بن رزق الکندی، جسر القصاب، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں عمر بن عبدالعزیز کے زمانہ خلافت میں بکریاں دوہتا تھا۔ میں ایک چرواہے کے پاس سے گزرا اس کی بکریوں میں تقریباً تیس بھیڑیئے تھے، میں انہیں کتے سمجھتا رہا، کیونکہ میں نے اس سے پہلے بھیڑیئے نہ دیکھے تھے، میں نے کہا او چرواہے! تم اتنے زیادہ کتوں سے کیا کرو گے؟ اس نے کہا ارے بیٹے! یہ کتے نہیں ہیں یہ تو بھیڑیئے ہیں، میں نے کہا سبحان اللہ! بھیڑیئے بکریوں میں ہو کر انہیں نقصان نہیں پہنچاتے؟ اس نے کہا بیٹا! جب سر درست ہو تو جسم میں کوئی بیماری نہیں ہوتی، اور یہ عمر بن عبدالعزیز کی خلافت کا واقعہ ہے۔

۱۵۱ ۷۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلم طوسی، سیار، جعفر، مالک بن دینار، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ جب عمر بن عبدالعزیز لوگوں کے گورنر بنے تو چرواہوں نے کہا یہ کون نیک شخص لوگوں کا سردار بنا ہے؟ کسی نے ان سے کہا تمہیں اس کا علم کیسے ہوا؟ انہوں نے کہا جب سے عادل خلیفہ لوگوں کے ذمہ دار بنے ہیں تو بھیڑیئے ہماری بکریوں سے رک گئے ہیں۔

۱۵۲ ۷۔ مخلد بن جعفر، محمد بن یحیٰ مروزی، خالد بن خداش، حماد بن یزید، موسیٰ بن اعین، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ہم عمر بن عبدالعزیز کے خلافت میں بمقام کرماں بکریاں چرایا کرتے تھے، تو بھیڑیئے اور بکریاں اکٹھے چرا کرتے تھے۔ اسی زمانہ میں ایک رات ایک بھیڑیا ایک بکری پر حملہ آور ہوا تو میں نے کہا۔ ہمارا گمان ہے کہ وہ نیک مرد فوت ہو چکا ہے، حماد نے فرمایا کہ مجھ سے اس شخص نے یا کسی اور نے بیان کیا کہ انہوں نے حساب لگایا تو انہوں نے اسی رات کے مطابق انہیں فوت پایا۔

۱۵۳ ۷۔ ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق ثقفی، احمد بن ابراہیم دورقی، عفان بن مسلم، عثمان بن عبدالحمید، ولید، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ خراسان میں کوئی شخص تھا۔ اس نے کہا میرے خواب میں کوئی آنے والا آیا اس نے کہا جب بنی مروان کا زخمی شخص کھڑا ہو (یعنی خلیفہ بنے) تو جا کر اسکی بیعت کرو، کیونکہ وہ امام عادل ہے، تو جب وہ شخص تین مرتبہ میرے خواب میں آیا تو اس نے مجھ پر دباؤ ڈالا اور مجھے ڈانٹا۔ چنانچہ میں ان کی طرف روانہ ہوا، جب میں ان کے پاس پہنچا تو میں نے ان سے ساری بات کہہ دی، تو انہوں نے مجھ سے کہا تمہارا کیا نام ہے؟ کہاں کے رہنے والے ہو اور تمہارا گھر کہاں ہے؟ میں نے کہا خراسان میں، انہوں نے کہا جس مکان میں تم رہتے ہو اس کا والی وارث کون ہے؟ اور تمہارا وہاں دوست دشمن کون ہے؟ انہوں نے مسئلہ کو پوشیدہ رکھا اور مجھے چار ماہ قید رکھا، میں نے مراحم مولی عمر بن عبدالعزیز سے شکایت کی، تو انہوں نے کہا امیر نے تمہارے بارے میں تحریر لکھ دی ہے، انہوں نے مہینے بعد مجھے بلایا ہے، میں تمہارے بارے میں فیصلہ لکھ چکا ہوں، پھر مجھے یہ بات حاصل ہوگئی کہ تمہارے دوست و دشمن کی طرف سے جو بات مجھے خوش کرے گی لہٰذا آؤ اور مجھ سے سن کر ماننے اور عدل پر بیعت کرو، جب تم اسے چھوڑ دو گے تو تم پر کوئی بیعت نہ ہوگی۔

راوی کا بیان ہے کہ میں نے ان سے بیعت کی، انہوں نے فرمایا تمہیں کوئی ضرورت ہے؟ میں نے کہا نہیں، میں مالدار ہوں، میں تو صرف اسی غرض سے آپ کے پاس آیا تھا، پھر میں نے انہیں الوداع کہا اور چل پڑا۔

۱۵۴ ۷۔ احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ہارون بن معروف، ضمرہ، علی بن ابی حملہ، ابوالاعین، ان کے سلسلہ سند میں ہے۔ فرمایا میں خالد بن یزید بن معاویہ کے ہمراہ بیت المقدس کے صحن میں تھا کہ اچانک ایک نوجوان لڑکا آیا، اس نے خالد کو سلام کیا خالد اس کی طرف متوجہ ہوئے، نوجوان نے خالد سے کہا کیا ہم پر کوئی آنکھ ہے؟ فرماتے ہیں میں نے جلدی سے کہا ہاں تم دونوں پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک سننے اور دیکھنے والی ذات مقرر ہے، اس پر نوجوان کی آنکھیں ڈبڈبا آئیں اور وہ اپنا ہاتھ خالد کے ہاتھ سے چھڑا کر چل دیا، میں نے خالد سے کہا: یہ کون ہے؟ انہوں نے فرمایا تم اسے نہیں پہچانتے، یہ عمر بن عبدالعزیز ہے۔ امیر المومنین کا بھائی ہے، اگر اس کی اور تمہاری عمر زیادہ ہوئی تو تم اسے ہدایت کا امام دیکھو گے۔

۷۱۵۵۔احمد بن جعفر،عبد اللہ بن احمد بن حنبل، منصور بن بشیر ،اسماعیل بن عیاش ،ابن اسحاق ،ابراہیم بن عقبہ ،عطاء مولیٰ ام بکرہ الاسلمیہ ،حبیب بن ھند اسلمی ،ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ مجھے حضرت سعید بن المسیب نے کہا۔اس وقت ہم عرفہ میں تھے،خلفاء تو تین ہیں۔میں نے کہا کون سے خلفاء؟ فرمایا ابوبکر،عمر اور عمر، میں نے کہا حضرت ابوبکر وعمر کو تو ہم جانتے ہیں یہ دوسرے عمر کون ہیں؟ آپ نے فرمایا اگر تم زندہ رہے تو انہیں دیکھ لو گے اور اگر فوت ہو گئے تو وہ تمہارے بعد ہوں گے۔

۷۱۵۶۔محمد بن علی بن حسین بن ابی معشر ،عمرو بن عثمان ،ایوب بن محمد الوزان ،ضمرۃ ،رجاء ،ابن عون ،ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ابن سیرین سے جب طلا یعنی انگور کے پکائے ہوئے شیرے کے متعلق پوچھا گیا تو فرماتے ہیں اس سے امام الھدیٰ یعنی عمر بن عبدالعزیز نے منع کیا ہے۔

۷۱۵۷۔محمد بن علی بن حسین بن ابی معشر ،عمرو،ضمرہ ،ابن شوذب ،ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ حسن نے فرمایا اگر کوئی مہدی (ہدایت یافتہ) ہے تو وہ عمر بن عبدالعزیز ہے ورنہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سوا کوئی مہدی نہیں۔

۷۱۵۸۔ابوبکر بن مالک ،عبداللہ بن احمد بن حنبل ،فطر بن حماد بن واقد ،ابی ، مالک بن دینار ،ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ لوگ کہتے ہیں مالک بن دینار زاہد ہے ،زاہد تو عمر بن عبدالعزیز ہے جس کے پاس دنیا آئی بھی تو انہوں نے ترک کردی۔

۷۱۵۹۔ابوبکر بن مالک ،عبداللہ بن احمد بن حنبل ،ابی ،ابومرداس الرقی ،ابراہیم بن بکار الاسدی ،ابویونس بن ابی شبیب ،ان کے سلسلہ سند میں ہے۔میں نے عمر بن عبدالعزیز کو طواف کرتے دیکھا ان کے ازار کا بندھن ان کے پیٹ کے سلوٹوں میں غائب تھا ،پھر میں نے انہیں خلیفہ بننے کے بعد دیکھا اگر میں ان کی پسلیاں انہیں چھوئے بغیر گننا چاہتا تو گن سکتا تھا۔

۷۱۶۰۔ابوحامد بن جبلہ ،محمد بن اسحاق ،حسن بن عبدالعزیز ،عبداللہ بن یوسف ،عبدالعزیز بن عمر بن عبدالعزیز ،ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں۔مجھے ابوجعفر یعنی امیر المومنین نے کہا تمہارے والد عمر کا کتنا غلہ ہوتا تھا جب وہ خلیفہ بنے؟ میں نے کہا: چالیس ہزار دینار، وہ کہنے لگے جب ان کی وفات ہوئی تو اس وقت؟ میں نے کہا چار سو دینار ،اور اگر وہ زندہ رہتے تو یہ بھی کم ہو جاتا۔

۷۱۶۱۔محمد بن علی ،محمد بن حسن بن قتیبہ ،ابراہیم بن ہشام بن یحیٰ الغسانی ،ابی ،ان کے سلسلہ سند میں عبدالعزیز بن عمر بن عبدالعزیز سے روایت ہے فرمایا: مجھے ابوجعفر نے بلا بھیجا کہ عمر بن عبدالعزیز کو جب خلافت سونپی گئی ان کی کتنی آمدن تھی؟ میں نے کہا پچاس ہزار دینار، پھر کہا وفات کے وقت کتنی تھی؟ میں نے کہا وہ انہیں واپس کرتے رہے ،یہاں تک کہ دو سو دینار رہ گئے۔اگر وہ زندہ ہوتے تو اسے بھی واپس کر دیتے۔

۷۱۶۲۔محمد بن علی ،محمد بن حسن بن قتیبہ ،ابراہیم بن ہشام ،ابی ،جدی ،مسلمہ بن عبدالملک ،ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں عمر بن عبد العزیز کے پاس ان کی بیماری میں عیادت کرنے آیا ،کیا دیکھتا ہوں ان پر ایک میلی قمیض ہے، میں نے فاطمہ بنت عبدالملک سے کہا فاطمہ! امیر المؤمنین کی قمیض دھو ڈالو ،انہوں نے کہا ہم ان شاء اللہ دھوئیں گے ،پھر دوبارہ جب میں آیا تو قمیض اپنی حالت پر تھی ، میں نے کہا فاطمہ! میں نے آپ کو امیر المؤمنین کی قمیض دھونے کا حکم نہیں دیا تھا؟ لوگ ان کی عیادت کو آتے ہیں وہ کہنے لگیں اللہ کی قسم! ان کی صرف یہی قمیض ہے۔

۷۱۶۳۔احمد بن اسحاق ،ابراہیم بن محمد حسن ،یزید بن حکیم ابوخالد العسکری ،سعید بن مسلمہ ،ابوبشیر مولی مسلمہ عبدالملک ،ان کے سلسلہ سند میں مسلمہ سے روایت ہے۔فرماتے ہیں میں عمر بن عبدالعزیز کے پاس اس دن گیا جس میں ان کی وفات ہوئی ،اور فاطمہ بنت عبد الملک انکے سرہانے بیٹھی تھیں۔جب انہوں نے مجھے دیکھا تو وہ پائنتی کی طرف بیٹھ گئی ،اور میں ان کے سرہانے بیٹھ گیا ،میں نے دیکھا کہ ان پر میلی قمیض ہے جس کا گریبان پھٹا ہے۔میں نے انہیں کہا اگر آپ یہ قمیض بدل دیں تو وہ خاموش رہیں میں نے کئی بار یہ بات کہی

یہاں تک کہ میں نے سخت سے کہا، وہ کہنے لگیں بخدا! ان کی یہی ایک قمیض ہے۔

۷۱۶۴۔ محمد بن علی، محمد بن حسن بن قتیبہ، محمد بن ابی السری، محمد بن مروان عجلی، عمارہ بن ابی حفصہ، انکے سلسلہ سند میں ہے کہ میں عمر بن عبد العزیز کی بیماری میں انکی عیادت کرنے گیا تو ان کی قمیض میلی ہو چکی تھی جس کا گریبان چاک تھا اتنے میں مسلمہ آ گئے۔ انہوں نے اپنی بہن فاطمہ بنت عبدالملک زوجہ عمر سے کہا۔ مجھے امیر المومنین کی دوسری قمیض دیدیں تا کہ ہم انہیں پہنائیں، کیونکہ لوگ ان کے پاس آرہے ہیں تو عمر نے کہا مسلمہ! انہیں رہنے دو، امیر المومنین کی صبح وشام اسی کپڑے میں ہوتی ہے جو تم دیکھ رہے ہو۔

۷۱۶۵۔ احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حکم بن موسیٰ، یحییٰ بن حمزہ، سلیمان یعنی ابی داؤد، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے اپنے بیٹوں سے کہا، خزانچی پر کوئی تہمت نہ رکھنا، کیونکہ میں نے اس کے پاس صرف اکیس دینار چھوڑے ہیں۔ اس میں گرجوں میں رہنے والوں کے گھروں کے خرچ ہیں اور کھیتی کی کچھ قیمت جو اس میں ان کے لئے ہے اور ان کی قبر کی جگہ ہے کیونکہ میں جانتا ہوں وہ اسے اجرت پر نہیں دیتے۔

۷۱۶۶۔ محمد بن ابراہیم، حسین بن محمد بن حماد، سلیمان بن عمر الرقی، ابوامیہ آختہ، جو عمر بن عبدالعزیز کے غلام تھے ان کے سلسلہ سند میں ہے۔ فرماتے ہیں مجھے عمر بن عبدالعزیز نے دو دینار دیکر گرجا والوں کی طرف بھیجا، اور فرمایا اگر تم میرے ہاتھ قبر کی جگہ فروخت کرو تو ٹھیک، ورنہ میں یہاں سے منتقل ہو جاؤں۔

راوی کا بیان ہے میں ان کے پاس آیا، انہوں نے کہا اگر ہمیں انکے منتقل ہونے کا افسوس نہ ہوتا تو ہم ان دیناروں کو قبول نہ کرتے۔ انہوں نے کہا پھر میں عمر کے ساتھ حمام میں آیا، کمزوری کے باعث ان کی گردن جھک گئی اس کے باوجود انہوں نے اپنے ہاتھ سے اپنی جسمانی صفائی کی، اسی دن میں اپنی مالکن کے پاس آیا، انہوں نے مجھے دوپہر کے لئے دال تیار کر کے دی، میں نے کہا ہر دن دال، تو وہ کہنے لگیں، بیٹا! یہ تمہارے آقا امیر المؤمنین عمر کا کھانا ہے۔

۷۱۶۷۔ محمد بن ابراہیم، حسین بن محمد، سلیمان بن سیف، سعید بن عامر، عون بن المعتمر، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز اپنی اہلیہ کے پاس آئے اور کہا فاطمہ! تمہارے پاس ایک درہم ہے جس سے میں انگور خریدنا چاہتا ہوں انہوں نے کہا نہیں، میرے پاس تو نہیں، پھر کہا اچھا ایک پیسہ بھی نہیں جس میں انگور خریدوں؟ انہوں نے کہا نہیں، میں ان کی طرف متوجہ ہوا میں نے کہا آپ امیر المؤمنین ہیں اور آپ ایک درہم پر بھی قادر نہیں اور نہ آپ کے پاس پیسہ ہے جس سے انگور خریدیں تو انہوں نے فرمایا ایسا کرنا ہمارے لئے کل جہنم کی آگ میں طوق پہننے سے زیادہ آسان ہے۔

۷۱۶۸۔ عبداللہ بن محمد، علی بن اسحاق، حسین المروزی، عبداللہ بن مبارک، ابراہیم بن نشیط، سلیمان بن حمید المدنی، ابوعبیدہ، عقبہ بن نافع القرشی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ وہ فاطمہ بنت عبدالملک کے ہاں آئے، اور ان سے کہا آپ مجھے عمر بن عبدالعزیز کے بارے میں کچھ نہیں بتاتیں؟ انہوں نے کہا مجھے معلوم نہیں کہ جب سے وہ خلیفہ بنے اس وقت سے وفات تک کبھی جنابت یا احتلام کی وجہ سے غسل کیا ہو۔

۷۱۶۹۔ عبداللہ بن محمد، علی بن اسحاق، حسین المروزی، عبداللہ بن مبارک، ابوالصباح، سھل بن صدقہ مولیٰ عمر بن عبدالعزیز، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ مجھ سے عمر کے خاندان کے کسی خاص آدمی نے بیان کیا کہ جب انہیں خلافت ملی تو ان کے گھر باواز بلند رونے کی آواز سنی گئی، لوگوں نے رونے کا سبب پوچھا تو گھر والوں نے کہا کہ حضرت عمر نے اپنی باندیوں کو اختیار دیا کہ مجھ پر ایک بار عظیم پڑا ہے، جس نے مجھے تم سے غافل کر دیا ہے سو جو کوئی آزاد ہونا چاہے میں اسے آزاد کرتا ہوں، اور جو چاہے کہ میں اسے اس شرط پر روکے رکھوں کہ اسے میری طرف سے کچھ نہیں ملے گا تو میں اسے روک لوں گا تو وہ ان سے ناامیدی کی وجہ سے رو پڑی ہیں۔

۷۰ا۷۔ محمد بن علی، محمد بن حسن، ابراہیم بن ہشام بن یحییٰ، ابی، جدی، ان کے سلسلہ سند میں ہے۔ فرماتے ہیں میں اور ابن ابی زکریا عمر کے دروازے پر تھے کہ ہم نے ان کے گھر سے رونے کی آواز سنی، ہم نے اس بارے میں دریافت کیا تو گھر والوں نے ہمیں بتایا امیر المؤمنین نے اپنی اہلیہ کو اس بات کا اختیار دیا کہ ان کی گردن میں ایک عظیم ذمہ داری ڈالی گئی جس کی وجہ سے وہ عورتوں سے غافل ہو گئے، چاہے اپنے گھر میں رہے یا اپنے والد کے گھر چلی جائیں، تو وہ رو پڑیں، ان کی وجہ سے گھر کی باندیاں بھی رونے لگیں۔

۷۱ا۷۔ عبداللہ بن محمد، علی بن اسحاق، حسین المروزی، ابن المبارک، جریر بن حازم، مغیرہ بن حکیم، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ مجھے فاطمہ بنت عبدالملک نے کہا، مغیرہ! مردوں میں کوئی عمر سے زیادہ بھی صوم وصلوٰۃ کا پابند ہوگا؟ لیکن لوگوں میں سے مجھے ان سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا نظر نہیں آیا، جب وہ گھر آتے تو اپنے آپ کو مصلے پر ڈال دیتے، نیند آنے تک رونے اور دعا کرنے میں مشغول رہتے اور جب بیدار ہوتے تو پھر ایسا ہی کرتے یہاں تک کہ پوری رات یہی معمول رہتا۔

۷۲ا۷۔ ابی، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن یزید، عبدالعزیز بن ولید بن ابی السائب، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے اپنے والد سے سنا۔ فرماتے ہیں میں نے کبھی کوئی شخص ایسا نہیں دیکھا جس پر خوف فرمایا خشوع ظاہر ہو جتنا عمر بن عبدالعزیز کے چہرے پر دیکھا۔

۷۳ا۷۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، یحییٰ بن عبدالملک بن ابی غنیہ، ابوعثمان ثقفی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز کا ایک غلام تھا، جو خچر پر کام کرتا اور ان کے لئے ہر روز ایک درہم اجرت لاتا، ایک دن وہ ڈیڑھ درہم لایا تو آپ نے فرمایا یہ کیسے؟ تو اس نے کہا بازار زیادہ چلا، آپ نے فرمایا نہیں بلکہ تم نے خچر کو تھکا دیا ہے لہٰذا اسے تین دن آرام کراؤ۔

۷۴ا۷۔ محمد بن علی، ابوالعباس بن قتیبہ، ابراہیم بن ہشام بن یحییٰ بن یحییٰ، ابی، جدی، ان کے سلسلہ سند میں ہے فاطمہ بنت عبدالملک عمر بن عبدالعزیز کی اہلیہ کی ایک باندی تھی انہوں نے اسے حضرت عمر کی طرف بھیجا اور فرمایا مجھے معلوم تھا کہ یہ آپ کو پسند ہے میں نے اسے آپ کو بخش دیا لہٰذا اس سے اپنی حاجت پوری کریں، تو عمر نے اس سے کہا اے لڑکی خدا کی قسم! مجھے تم سے اپنی حاجت برآری سے زیادہ کوئی چیز پسند نہ تھی، ذرا اپنا قصہ تو سناؤ اور تجھے کس نے قید کیا؟ اس نے کہا میں بربر قبیلہ کی لڑکی تھی، میرے والد نے کوئی جرم کیا اور پھر موسیٰ بن نصیر سے جو عبدالملک کی طرف سے افریقا کے گورنر تھے بھاگ گئے تو مجھے موسیٰ بن نصیر نے گرفتار کر لیا۔ وہاں سے مجھے عبدالملک کی طرف بھیج دیا اور عبدالملک نے فاطمہ کو ہبہ کر دیا، اور انہوں نے مجھے آپ کی طرف روانہ کر دیا تو آپ نے فرمایا قریب تھا کہ ہم رسوا ہوتے، پھر اسے تیار کر کے اس کے گھر والوں کی طرف بھیجا۔

۷۵ا۷۔ محمد بن ابراہیم، حسن بن محمد الحرانی، ابوحسین رہاوی، زید بن حباب، معاویہ بن صالح، سعید بن سوید، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے انہیں جمعہ کی نماز پڑھائی، پھر آپ تشریف فرما ہوئے تو آپ کی قمیض گریبان سے آگے پیچھے سے پھٹی ہوئی تھی کسی شخص نے ان سے کہا، امیر المؤمنین! اللہ تعالیٰ نے آپ کو اتنا کچھ عطا کیا ہے، اگر آپ عمدہ لباس پہن لیں تو بہتر ہے، آپ نے کافی دیر سر جھکائے رکھا، پھر سر اٹھا کر فرمایا سب سے افضل ارادہ سنجیدگی کے وقت ہے اور سب سے افضل معافی قدرت کے وقت ہے۔

۷۶ا۷۔ حسن بن محمد کیسان، اسماعیل بن اسحاق القاضی، محمد بن ابوبکر، سعید بن عامر، قربان بن دبیق، ان کے سلسلہ سند میں ہے۔ فرماتے ہیں کہ میرے پاس سے حضرت عمر کی بیٹی جس کا نام امینہ تھا، گزری اسے حضرت عمر نے بلایا، یا امین یا امین! تو اس نے کوئی جواب نہ دیا، پھر کسی آدمی کو کہا، وہ آپ کے پاس لے آیا، آپ نے فرمایا تم نے مجھے جواب کیوں نہیں دیا؟ اس نے کہا میں برہنہ تھی، فرمایا مزاحم، ان بستروں میں دیکھو جنہیں ہم نے چاک کیا ہے ان میں سے ایک قمیض اسے کاٹ دو، چنانچہ انہوں نے قمیض کا کپڑا کاٹ دیا، پھر اسے کوئی شخص اس کی پھوپھی ام البنین کے پاس لے گیا، اس نے کہا آپ کی بھتیجی برہنہ ہے اور آپ کے پاس کس چیز کی کمی ہے؟ چنانچہ انہوں نے اس کی طرف کپڑوں کا ایک صندوق بھیجا اور کہا عمر سے کچھ مت مانگنا۔

۷۷۱۔سلیمان بن احمد، محمد بن زکریا غلابی، مہدی بن سابق نھدی، عبداللہ بن عیاش، ان کے سلسلہ سند میں ان کے والد سے روایت ہے کہ عمر بن عبدالعزیز ایک جنازے کے ساتھ، چلے جب لوگ فارغ ہوکر واپس ہونے لگے تو عمر بن عبدالعزیز اور انکے ساتھی پیچھے ٹھہر گئے، آپ کے ساتھیوں نے آپ سے کہا: امیر المومنین کیا آپ جنازے کے ولی ہوکر بھی پیچھے رہ گئے؟ انہوں نے فرمایا مجھے قبر نے پکار اے عمر بن عبدالعزیز! مجھ سے پوچھتے نہیں کہ میں نے دوستوں سے کیا کیا؟ میں نے کہا کیوں نہیں، تو قبر نے کہا میں کفن پھاڑ دیتی، بدن کے ٹکڑے کردیتی، خون چوس لیتی اور گوشت کھالیتی ہوں، کیا آپ مجھ سے نہیں پوچھتے کہ میں جوڑوں کے ساتھ کیا کرتی ہوں؟ میں نے کہا کیوں نہیں۔ تو قبر بولی، میں ہتھیلیوں کو کلائیوں سے اور کلائیوں کو بازوؤں سے بازوؤں کو کندھوں سے، سرینوں کو رانوں سے رانوں کو گھٹنوں سے گھٹنوں کو پنڈلیوں سے اور پنڈلیوں کو قدموں سے جدا جدا کردیتی ہوں، پھر عمر رو پڑے اور فرمایا خبر دار! دنیا کی زندگی بہت تھوڑی ہے اس کا عزت مند ذلیل ہے، اس کا مالدار فقیر، اس کا جوان بوڑھا ہونے والا، اس کا زندہ مرنے والا ہے سو تمہیں اس کی طرف متوجہ ہونا ہے باوجودیکہ تم اس کے پیٹھ پھیرنے کو جانتے ہو دھوکا میں نہ ڈالے، فریب خوردہ وہی ہے جو اس کے دھوکہ میں آئے۔ اس کے وہ باسی کہاں ہیں جنہوں نے شہر تعمیر کیے ہیں، نہریں نکالیں، اس میں درخت لگائے اور کچھ ہی ایام اس میں بسر کیے، انہیں ان کی صحتمندی نے دھوکے میں رکھا، وہ اپنی چستی اور نشاط کی وجہ سے مغرور ہوئے تو انہوں نے گناہوں کا ارتکاب کیا، اللہ کی قسم! وہ بہت زیادہ رونے کی وجہ سے اموال کے حریص تھے مال جمع کرنے کی بنا پر لوگ ان سے حسد کرتے تھے۔

مٹی نے انکے بدنوں کا کیا حال کیا؟ ریت نے انکے جسموں کا کیسا حلیہ بگاڑا، اور کپڑوں نے ان کے جوڑوں اور ہڈیوں سے کیسا سلوک کیا؟ وہ دنیا میں لگائے گئے تختوں پر بچھائے گئے بستروں پر تھے، خدام ان کے سامنے خدمت کناں، گھر والے اکرام کناں، پڑوسی امداد کرتے سو جب تو ان کے پاس سے گزرے تو انہیں پکار اگر تو انہیں پکار سکتا ہے، انہیں آواز دے اگر تو آواز دے سکتا ہے، ان کے لشکر کے پاس سے گزر اور ان کے قریب قریب بنائے گئے گھروں کو دیکھ جس میں وہ عیش وعشرت سے رہتے تھے۔ ان کے مالدار سے پوچھ کہ ان کی مالداری باقی رہی، ان کے فقیر سے پوچھ کہ اس کے فقر میں کچھ بچا، ان سے ان زبانوں کے بارے میں پوچھ جن سے بولتے تھے اور آنکھوں کے بارے میں جن سے لذتوں کی چیزیں دیکھتے تھے۔ ان سے باریک جلدوں کے بارے میں پوچھ، خوبصورت چہروں کے بارے میں، نرم جسموں کے متعلق پوچھ کہ کیڑوں نے ان کا کیسا حال بنایا؟ رنگ مٹا دیئے گئے، گوشت کھالیے گئے، چہروں پر مٹی ڈال دی گئی، جسموں کا خاتمہ کردیا گیا، ریڑھ کی ہڈیاں توڑ دی گئی، اعضاء جدا کردیے گئے، جوڑ توڑ دیئے گئے ان کے دلہن کے لئے سجے کمرے اور ان کے اونچی ناک والے کہاں ہیں؟ انکے خادم ان کا جمگھٹا اور انکے خزانے کہاں ہیں؟ اللہ کی قسم! انہوں نے توشہ میں کچھ بھیجا اور نہ تکیہ رکھا، نہ اپنے لئے درخت اگائے اور نہ لئے ٹھہرا قرار کے لئے کوئی چیز اتاری، کیا وہ آبادیوں اور صحرا میں رہائش پذیر نہ تھے؟ کیا ان کے لئے رات دن برابر نہ تھے؟ کیا وہ شب دیجور میں نہ تھے؟ ان کے اور عمل کے درمیان (خلیج) حائل ہوگئی، انہوں نے دوستوں کو چھوڑ دیا، بہت سے نرم چہرہ مرد اور عورتیں ایسی ہیں جن کے چہرے بوسیدہ ہوگئے؟ ان کے اجسام ان کی گردنوں سے دور ہوگئے، ان کے جوڑوں کے ٹکڑے ہوگئے، آنکھوں کی سیاہی رخساروں پر بہہ پڑی، اور منہ خون اور پیپ سے بھر گیا، ان کے جسموں میں حشرات الارض پھر رہے ہیں اور ان کے اعضاء کو جدا کردیا، پھر اللہ کی قسم! وہ کچھ ہی عرصہ رہے کہ ہڈیاں بوسیدہ کھوکھلی ہوگئیں۔

انہوں نے باغات کو چھوڑ دیا، کشادگی کے بعد وہ تنگیوں میں جاپڑے، ان کی عورتوں نے نکاح کرلئے، ان کے بچے راستوں میں چکر لگاتے ہیں۔ رشتہ داروں نے ان کے گھروں اور میراث کو تقسیم کرلیا، ان میں سے اللہ کی قسم! بعض ایسے ہیں جن کی قبریں کشادہ ہیں، گھنا تروتازہ ماحول ہے جو لذتوں سے لطف اندوز ہورہا ہے، اے کل قبر میں رہنے والے! تجھے دنیا کی کس چیز نے دھوکے میں رکھا، کیا تجھے معلوم ہے کہ تو دنیا میں زندہ رہے گا یا تیرے لئے دنیا باقی رہے گی؟ تیرا وسیع گھر کہاں ہے؟ تیری کشادہ نہر کہاں ہے؟ تیرا وہ پھل کہاں

ے جو بالکل پکنے والا ہے؟ تیرے باریک کپڑے، تیری خوشبو اور تیری دھونی کہاں ہے؟ تیرے گرمی سردی کے کپڑے کہاں ہیں؟ کیا یکھتا نہیں کہ اس پر کیا مصیبت نازل ہوئی ہے اور وہ اپنے آپ سے گھبراہٹ دور نہ کرسکا، وہ پسینے سے شرابور ہے، پیاس سے بلبلا رہا ہے، موت کی سختیوں سے پہلو پر پہلو بدل رہا ہے، آسمان سے حکم آ گیا، قضا وقدر کا غالب حصہ آ گیا، موت وامر کا وہ حصہ آ گیا جس سے تو دکتا تھا، دوری ہو دوری، اے والد، بھائی اور بیٹے کی آنکھیں بند کرنے والے، انہیں غسل دینے والے، اے میت کو کفن دینے اور ٹھانے والے، اے اسے قبر میں تنہا چھوڑ کر واپس ہونے والے، کاش مجھے معلوم ہو جاتا تو کیسی سخت زمین پر ہے، کاش میں جانتا تیرے کس رخسار میں بوسیدگی کی ابتدا ہوئی، اے ہلاکتوں کے پڑوس میں رہنے والے! (آج) تو مردوں کے محلّہ میں جا بسا، کاش مجھے معلوم وتا کہ جب میری روح دنیا سے نکلے گی ملک الموت مجھے کس چیز کیساتھ ملیں گے، اور میرے رب کا کیا پیغام لائیں گے، پھر یہ اشعار ھے: تو فانی چیز پر خوش ہوتا اور بچپن میں مشغول ہوتا ہے، جیسے خواب دیکھنے والا نیند کی حالت میں لذتوں کے دھوکے میں ہوتا ہے اے غرور وفریب خوردہ تیرا دن بھول اور غفلت میں گزرتا ہے اور تیری رات نیند میں بسر ہوتی ہے۔ ہلاکت تیرے لئے ضروری ہوگئی تو اس یز میں لگا ہوا ہے جس کی جدائی تجھے گراں گزرے گی۔ اسی طرح دنیا میں چوپائے زندگی گذارتے ہیں، پھر آپ لوٹ گئے اس کے بعد رف ایک جمعہ زندہ رہے۔

۱۷۔ عبداللہ بن محمد، محمد بن حسین الخضرمی، علی بن مطر، اسد بن زید، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ہم حضرت عمر بن عبدالعزیز کے ساتھ ایک جنازہ میں تھے۔ جب میت دفن کردی گئی تو وہ اپنی چھوٹی سی خچر پر سوار ہو کر ایک قبر کے پاس آئے اور اس پر چھڑی گاڑ کر کہا ے صاحب قبر! السلام علیک، حضرت عمر نے فرمایا مجھے کسی نے پکار کر کہا وعلیک السلام، اے عمر بن عبدالعزیز، کیا پوچھتے ہو؟ میں نے کہا رے ہاں ٹھہرنے والوں اور تیرے پڑوسیوں کے بارے میں پوچھتا ہوں تو اس نے کہا، رہا بدن تو وہ میرے پاس ٹھہر جاتا ہے اور روح للہ تعالیٰ کی طرف اٹھالی جاتی ہے مجھے معلوم نہیں اس کا کیا حال ہوتا ہے؟ اس نے کہا میں دونوں آنکھیں پھاڑ دیتی، پتلیوں کو کھا جاتی، کفنوں کو چاک کردیتی ہوں، پھر اسی طرح کا ذکر کیا اور شعر بھی ذکر کیا۔

۱۷۔ ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق ثقفی، محمد بن یحییٰ ازدی، عبید بن نوح، ابوبکر بصری، ابوقرہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد عزیز مروان کی اولاد میں سے کسی کے جنازے میں نکلے، جب نماز جنازہ پڑھ کر فارغ ہوئے تو اپنے دوستوں سے کہا: ٹھہر جاؤ! تو وہ ٹھہر گئے اپنے گھوڑے کو ایڑ لگائی یہاں تک کہ وہ قبروں کے درمیان جا کھڑا ہوا، اور ان سے چھپ گیا، کافی دیر ہوگئی تو لوگوں کو ان کی کت کا گمان ہوا، پھر وہ تشریف لائے آپ کی آنکھیں سرخ تھیں، رگیں پھولی ہوئی تھی، انہوں نے کہا امیر المومنین! آپ نے اتنی دیر یوں لگائی؟ آپ نے فرمایا کہ میں دوستوں کی قبروں کے پاس آیا، جن میں میرے آباؤ اجداد کی قبریں بھی تھیں۔ میں نے انہیں سلام یا تو انہوں نے جواب نہ دیا، جب میں بہت پیچھے چلا گیا تو مٹی نے مجھے آواز دی، اے عمر! تو مجھ سے کیوں نہیں پوچھتا کہ میں نے کن شتہ داروں سے ملاقات کی؟ میں نے کہا کیسے؟ اس نے کہا کفنوں کو پھاڑ دیا، بدن کھالئے، آنکھیں نکال لیں، پھر اسی طرح بتایا، البتہ س بات کا اضافہ کیا ہے کہ جب میں بہت پیچھے چلا گیا تو اس نے مجھے آواز دی، اے عمر! تو ایسے کفنوں کا بندوبست کر جو بوسیدہ نہ ہوں، ں نے کہا ایسے کون سے کفن ہیں؟ اس نے کہا اللہ تعالیٰ کا خوف اور نیک عمل۔

۱۷۔ ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، عبداللہ بن محمد، ابوصالح شامی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا۔
ں مرنے والا ہوں اور جس ذات پر موت نہیں آتی وہ غالب ہے۔ مجھے اس بات کا یقین ہے کہ میں مرنے والا ہوں کوئی بادشاہت ایسی یں جو موت کے زوال سے بچ سکے، بادشاہت تو اس ذات کی ہے جس پر موت نہیں آسکتی۔

۱۷۸۔ ابوبکر بن محمد بن احمد، احمد بن محمد بن العبدی، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، خلف بن تمیم، مفضل بن یونس، ان کے سلسلہ سند میں

ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا کہ اس موت نے دنیا والوں کی چمک دمک کو خراب و پراگندہ کردیا، اسی اثنا میں کہ وہ اس حالت میں تھے کہ ان کے پاس موت کی جستجو کرنے والا آ گیا، تو جس حالت میں وہ تھے انہیں ہلاک کردیا، وہاں حسرت وافسوس ہے اس کے لئے جو موت سے نہ ڈرے، نرمی اور آسانی میں موت کو یاد کرتا تو اپنے لئے کوئی خیر آگے بھیجتا، جسے دنیا اور اہل دنیا کو چھوڑنے کے بعد پاتا۔

راوی کا بیان ہے کہ پھر عمر رو پڑے، یہاں تک کہ اتنا روئے کہ کھڑے ہو گئے۔

۷۱۸۳۔ابوبکر بن محمد بن احمد، ابوالحسن احمد بن محمد العبدی، عبداللہ بن محمد بن عبید، محمد بن حسن، اسحاق بن منصور بن حیان اسدی، جابر بن نوح، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے اپنے کسی عزیز کو لکھا، جب تم موت کی یاد کو دن یا رات میں معلوم کرلو گے تو ہر فانی چیز تمہیں مبغوض ہوگی اور ہر باقی رہنے والی محبوب ہوگی۔ والسلام

۷۱۸۴۔حسن بن محمد بن کیسان، اسماعیل بن اسحاق القاضی، ابن ابی بکر، سعید بن عامر، اسماء بن عبید، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عنبسہ بن سعید بن العاص، عمر بن عبدالعزیز کے پاس آئے اور کہا، امیر المومنین! آپ سے پہلے جتنے خلفاء تھے وہ سب ہدیئے دیتے تھے جبکہ آپ نے ہمیں ان سے محروم رکھا ہے۔ میرے اہل عیال اور میری جائیداد ہے کیا؟ آپ مجھے اجازت دیتے ہیں کہ مجھے اتنا دیا جائے جو میرے اہل وعیال اور جائیداد کے لئے کافی ہو؟ تو عمر نے فرمایا تم میں سے ہمیں وہ شخص زیادہ محبوب ہے جو اپنی مشقت میں ہمیں کافی ہو، چنانچہ وہ وہاں سے نکل پڑے، جب دروازے کے قریب پہنچے تو حضرت عمر نے پکارا، ابوخالد! ابوخالد! تو وہ واپس آ گئے پھر فرمایا اکثر موت کو یاد کیا کرو، اگر تم تنگی میں ہوئے تو وہ تمہیں وسعت میں لا کھڑا کرے گی اور اگر وسعت میں ہوئے تو تنگی میں لے آئے گی۔

۷۱۸۵۔ابومحمد بن حیان، محمد بن حیان، محمد بن یحییٰ المروزی، خالد بن خداش، حماد بن زید، محمد بن عمرو، عنبسہ بن سعید، فرمایا میں عمر بن عبد العزیز کے پاس آیا، پھر اسی طرح ذکر کیا۔

۷۱۸۶۔عبداللہ بن محمد، ابن ابی عاصم، ح، محمد بن علی، حسین بن محمد، عمرو بن عثمان، خالد بن یزید، جعونہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا اے لوگو! تم ایسے ہدف ہو جن میں امیدوں کے تیر پھینکے گئے ہیں تمہیں جب بھی کوئی نعمت دی جاتی ہے تو پہلی جدا ہو جاتی ہے، کونسا ایسا لقمہ ہے جس کے ساتھ اٹکن نہیں؟ کونسا ایسا گھونٹ ہے جس کے ساتھ پھندا نہیں؟ شاہد شخص کی شام مقبول ہے جس نے تمہیں تکلیف پہنچائی، اور تم میں اپنی حکمت چھوڑی، اور آج کا دن رخصت کئے جانے والا دوست ہے اور اسکا سفر قریب ہے اور آنے والا کل جو کچھ اس میں اسے لیکر آنے والا ہے وہ شخص کیسے بھاگ رہا ہے جو اپنے طلب گار کے ہاتھ میں تڑپ رہا ہے؟ وہ طلب گار سے قوی نہیں اور نہ مطلوب سے زیادہ ضعیف ہے تم تو مسافر ہو، اسکے گھر کے سوا اپنی سواریوں کے کجاوؤں میں اترو گے، تم تو شاخیں ہو جڑیں پہلے گذر گئیں سو جان لو کہ جڑوں کے ختم ہو جانے کے بعد شاخوں کی کیا حیثیت ہے۔

۷۱۸۷۔ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبداللہ بن عمر قواریری، زائدۃ بن ابی زناد، عبیداللہ بن عیزار، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے ہمیں شام میں گارے سے بنے ہوئے منبر پر خطبہ دیا، اس خطبے میں اللہ کی حمد وثناء کے بعد تین باتیں کہیں:

(۱) اے لوگو! تم اپنے مخفی امور کی اصلاح کرلو تو تمہارے اعلانیہ امور کی اصلاح خود بخود ہو جائیگی۔

(۲) تم اپنی آخرت کے لئے کام کرو تمہاری دنیا کی کفایت کی جائیگی۔

(۳) اور یہ بات جان لو کہ ہر وہ آدمی جس کے اور آدمؑ کے درمیان کوئی باپ زندہ نہیں رہا ہے اسے موت ضرور آئیگی، السلام علیکم۔

۷۱۸۸۔عبداللہ بن محمد، ابراہیم بن شریک، احمد بن عبداللہ بن یونس، فضیل بن عیاض، سری بن یحییٰ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے کہا: اپنی آخرت کو ٹھیک کرلو، تمہاری دنیا ٹھیک ہو جائیگی، اپنی خفیہ باتوں کی اصلاح کرلو تو تمہارے ظاہری کام ٹھیک ہو جائیں گے، اللہ کی قسم! یقینا ہر وہ بندہ (راوی کو شک ہے کہ عبد کہا یا رجل کہا) جس کے اور آدم کے درمیان ہر باپ مر چکا ہے اسے

موت ضرور آئیگی۔

۱۸۹ا۷۔سلیمان بن احمد، حسن بن متوکل، ابوالحسن مدائنی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے عمر بن عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ کی طرف ان کے بیٹے کی وفات پر تعزیت کرتے ہوئے خط لکھا جس کا مضمون یہ ہے:

امابعد! ہم اہل آخرت کے افراد میں سے ہیں جنہوں نے دنیا کو مسکن بنالیا ہے۔ہم مردے ہیں مردوں کے بیٹے ہیں، تعجب ہے اس میت پر جو مردے کی تعریف کرے مردے کی طرف خط لکھے، والسلام۔

۱۹۰ا۷۔ابومحمد بن حیان، علی بن رستم، عبدالرحمٰن بن عمر، ابوالجراح، محمد کوفی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں عمر بن عبدالعزیز کے پاس حاضر ہوا، اس حال میں کہ وہ خطبہ دے رہے تھے، اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ نے ایک مخلوق کو پیدا کیا پھر اس کو سلادیا، پھر سونے والوں کو دوبارہ زندہ کریں گے، پھر بعض جنت میں جائیں گے اور بعض کو جہنم میں، اللہ کی قسم! اگر ہم اس بات کو سچا مانتے ہیں کہ ہم بے وقوف ہیں اور اگر اس کو جھٹلاتے ہیں تو ہلاک ہوجائیں گے، پھر منبر سے نیچے اتر گئے۔

۱۹۱ا۷۔ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، اسحاق بن اسماعیل، یحیٰ بن ابی بکر، عبداللہ بن المفضیل تمیمی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز کے آخری خطبے کی تفصیل یہ ہے کہ وہ منبر پر چڑھے اور اللہ کی حمد وثناء کی اس کے بعد انہوں نے کہا:

امابعد! بے شک تمہارے ہاتھوں میں جو مال ہے یہ مرنے والوں کا سلب (چھین) ہے، اس وقت جو لوگ باقی ہیں وہ بھی عنقریب اس کو چھوڑ جائیں گے جیسا کہ پہلے چھوڑ گئے ہیں، کیا تم نہیں دیکھتے ہو کہ تم ہرروز ایک صبح یا شام کے وقت اللہ کی طرف رخصت ہونے والے آدمی کے پیچھے چلتے ہو؟ تم اس کو زمین کے ایک گڑھے میں اور گڑھے کے بھی بیچ میں رکھتے ہو، جہاں نہ بچھونا ہے اور نہ تکیہ ہے، یہ مردہ اپنا سارا مال ومتاع چھوڑ جاتا ہے، دوست احباب سے جدا ہوجاتا ہے اور مٹی کو اپنا مسکن بنالیتا ہے حساب وکتاب کا سامنا کرتا ہے جو کچھ اس نے آگے بھیجا ہوتا ہے اسی کا محتاج ہوتا ہے جو کچھ پیچھے چھوڑتا ہے اس سے بے نیاز ہوتا ہے۔

خوب یاد رکھو! اللہ کی قسم! میں تم سے یہ بات کہہ رہا ہوں اس حال میں کہ میں لوگوں میں سے کسی کو اتنا نہیں جانتا ہوں جتنا کہ اپنے نفس کو پہنچانتا ہوں، پھر آپ نے اپنے کپڑے کے کنارے کو پکڑ کر اپنی آنکھوں پر رکھا اور رونے لگے اور منبر سے نیچے اتر آئے، اس کے بعد انہوں نے خطبہ نہیں دیا یہاں تک کہ ان کی وفات ہوگئی۔

۱۹۲ا۷۔عبداللہ بن محمد، ابوبکر بن مکرم، منصور بن ابی مزاحم، شعیب بن صفوان عیسیٰ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے ایک آدمی کی طرف خط لکھا:

امابعد! میں تمہیں اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں اور اپنے مال کو استطاعت کے مطابق سمیٹنے اور اللہ کے دیئے ہوئے مال کو ذخیرہ آخرت بنانے کی وصیت کرتا ہوں۔ گویا کہ تو نے موت کا ذائقہ چکھ لیا ہے اور دن اور رات کی گردش نے اپنے مابعد کے حالات کا معاینہ کرلیا ہے کیونکہ دن اور رات تیزی سے مدت کو لپیٹ رہے ہیں اور عمر کو گھٹا رہے ہیں، ان سے کوئی چیز نہیں رہی، مگر اسکو انہوں نے فنا کردیا ہے اور کسی زمانے پر یہ نہیں گزرے مگر اس کو پرانا کردیا ہے۔ بقیہ ماندہ لوگوں کے ساتھ وہی کچھ کرنے کو تیار ہیں جو کچھ گذر جانے والوں کے ساتھ کیا ہے۔ پس ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے برے اعمال کی وجہ سے مغفرت مانگتے ہیں اور اس کی ناراضگی سے پناہ مانگتے ہیں۔ اور اس بات کی نصیحت کرتے اور اس میں کمی کرتے ہیں۔

۱۹۳ا۷۔عبداللہ بن محمد، ابن ابی عاصم، ح، محمد بن علی، حسین بن محمد، عمرو بن عثمان، خالد بن یزید، جعونہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے جب عبدالملک بن عمر بن عبدالعزیز کی وفات ہوگئی تو عمر بن عبدالعزیز ان کی تعریف کرنے لگے تو مسلمہ نے کہا: اے امیر المومنین! اگر وہ زندہ

ہوتے تو کیا آپ ان کے پاس جاتے اور وصیت کرتے؟ تو انہوں نے کہا نہیں، مسلمہ نے کہا، کیوں حالانکہ آپ تو ان کی تعریف کر رہے ہو؟ تو کہنے لگے مجھے ڈر ہے اس بات کا کہ اس کے بارے میں میری آنکھ میں مزین کر دی گئی ہو، وہ وجوہات مزین کر دی جاتی ہے باپ کی آنکھ میں اپنے بیٹے کے بارے میں۔

۷۱۹۴۔ حسن بن محمد بن کیسان، اسماعیل، اسحاق، قاضی، نصیر بن علی، محمد بن یزید بن جیش، وھیب بن الورد، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ مروان کے بیٹے عمر بن عبدالعزیز کے دروازے پر جمع ہوئے۔ اسی اثناء میں عبدالملک بن عمر اپنے باپ کے پاس جانے کے لئے آئے تو مروان کے بیٹوں نے اس سے کہا: یا تو آپ ہمارے لئے اجازت طلب کریں یا ہمارا پیغام امیر المومنین تک پہنچا دیں، اس نے کہا کہ بتاؤ تو انہوں نے کہا، بے شک اس سے پہلے خلفاء ہمیں عطایا دیا کرتے تھے اور ہمارے مرتبے کو پہنچانتے تھے اور آپ کے والد نے ہمیں ان سے محروم کر دیا ہے۔

راوی کہتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز کے بیٹے اپنے والد کے پاس گئے اور مروان کی اولاد کا پیغام دیا تو عمر نے اس سے کہا ان سے جا کر کہو کہ میرا باپ کہہ رہا ہے۔ میں اپنے پروردگار کی نافرمانی کی صورت میں بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔

۷۱۹۵۔ میرے والد، ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، مفضل بن غسان، میرے والد، ازد کے ایک آدمی سے، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ایک آدمی نے عمر بن عبدالعزیز سے کہا مجھے وصیت کیجئے! تو انہوں نے کہا میں تمہیں اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں، اور اللہ تعالیٰ کو مدنظر رکھنے کی وصیت کرتا ہوں۔ اس کی وجہ سے تم پر ذمہ داری ہلکی ہو جائیگی اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد بہتر اور آسان ہو جائیگی

۷۱۹۶۔ میرے والد، ابوالحسن بن ابان، ابوبکر، محمد بن ادریس، محمد بن حمید، زافر بن عبدالعزیز نے ایک آدمی کی طرف خط لکھا کہ میں تمہیں اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں ایسا ڈرنا کہ اس کے علاوہ کو قبول نہیں کیا جاتا اور نہیں رحم کیا جاتا مگر ویسے تقویٰ والوں پر اور بدلہ نہیں دیا جاتا مگر اسی پر، بے شک ایسے تقویٰ کی نصیحت کرنے والے تو بہت ہیں مگر اس پر عمل کرنے والے بہت تھوڑے ہیں۔

۷۱۹۷۔ میرے والد، ابوالحسن، ابوبکر، حسین بن محبوب، ابوتوبہ ربیع بن نافع، ابوربیعہ عبید اللہ بن عبید اللہ بن عدی کندی، یہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز نے اپنے بعض ملازموں کی طرف خط لکھا جس کا مضمون یہ ہے:

اما بعد! پس گویا کہ بندہ اللہ کی طرف لوٹ آئے ہیں پھر اللہ تعالیٰ ان کو خبر دیں گے ان کے اعمال کے بارے میں جو انہوں نے کئے تاکہ برے اعمال کرنے والوں کو ان کے اعمال کا بدلہ دیں اور اچھے عمل کرنے والوں کو اچھا بدلہ دیں، اس لئے کہ اس کے حکم کو کوئی رد کرنے والا نہیں اور نہ ہی اس سے اس کے معاملے میں جھگڑا کیا جا سکتا ہے اور نہ اس کو ٹوکا جا سکتا ہے۔ اس کے اس حق کے بارے میں جس کی ادائیگی کا اس نے مطالبہ کیا ہے اور وصیت کی ہے اور بے شک میں تمہیں اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ نے جو نعمت اور شرف تمہیں عطا کیا ہے، اس پر شکر کرنے پر تمہیں ابھارتا ہوں اس لئے کہ شکر اس کی نعمتوں کو بڑھاتا ہے اور ناشکری ان کو ختم کرتی ہے موت کی یاد زیادہ کرو جس کے بارے میں تمہیں علم نہیں کہ وہ کب آ جائے جس سے نہ چھٹکارا ہے اور نہ بچنا ہے۔ اسی طرح قیامت کے دن اور اس کی شدت کو یاد کرو پھر دنیا تمہیں عطا کی گئی ہے اس سے ڈرتے رہو، اس لئے کہ وہ شخص جو اس سے ڈرتا نہیں قریب ہے کہ اچانک اس کے پاس ہلاکت آ پہنچے، تجھے دنیا میں جس عمل کا حکم دیا گیا ہے اس پر زیادہ توجہ دے پھر اسی پر اکتفاء کرے، بے شک میری زندگی کی قسم! اس میں دنیا سے بے پروائی ہے اور تو علم کو ہرگز حاصل نہیں کر سکتا جب تک کہ تو اس کو جہل پر ترجیح نہ دے، اور حق کو نہیں پا سکتا جب تک کہ باطل کو نہ چھوڑ دے، پس ہم اپنے لئے اور آپ کے لئے اللہ سے اچھی مدد کا سوال کرتے ہیں اور اس بات کا سوال کرتے ہیں کہ وہ ہمارا اور آپ کا اپنی رحمت سے اچھے طریقے سے دفاع کریں۔

۷۱۹۸۔ محمد بن احمد بن ابان، میرے والد، ابوبکر بن سفیان، محمد بن الحسین، عمرو بن جریر، ابوسریع الشامی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر

بن عبدالعزیز نے اپنے ساتھیوں میں سے ایک آدمی سے کہا: آج کی رات میں نے غور وفکر میں لگادی ہے۔ اس نے کہا کس چیز میں اے امیر المومنین؟ انہوں نے کہا قبر اور اس میں رہنے والے کے حالات میں، بے شک اگر تو تیسری رات کے بعد میت کو اس کی قبر میں دیکھ لے تو ایک طویل زمانے تک اس سے مانوس ہونے کے باوجود اس سے وحشت محسوس کرے گا اور یقینا تو ایک ایسا گھر دیکھے گا جس میں کیڑے مکوڑے گھوم رہے ہیں اور پیپ چل رہا ہے اور اچھی خوشبو، اور صاف ستھرے کپڑوں کے بعد آب وہوا کے تبدیل ہونے اور کفنوں کے پرانے ہونے کے ساتھ کیڑے مکوڑے اس کے جسم کو نوچ رہے ہیں۔

پھر اس آدمی نے ایک چیخ لگائی اور بے ہوش ہو کر گر گیا، پھر فاطمہ نے کہا: اے تنگی کرنے والے تیرا ناس ہو۔ اس آدمی کو یہاں سے نکال دو، اس لئے کہ ہم زندگی کو امیر المومنین پر خلافت کے بعد تنگ پاتے ہیں پس کاش وہ خلیفہ نہ بنتے۔

راوی کہتے ہیں پھر وہ آدمی باہر نکلا فاطمہ آئیں اس حال میں کہ ان کے چہرے پر پانی ڈال رہی تھیں اور رو رہی تھیں، یہاں تک کہ ان کو بے ہوشی سے افاقہ ہوا تو دیکھا کہ فاطمہ رو رہی ہیں۔

اس پر انہوں نے کہا اے فاطمہ! تم کو کیا چیز رلا رہی ہے؟ وہ کہنے لگیں اے امیر المومنین! میں نے اپنے سامنے آپ کے بچھڑنے کو دیکھا پھر اس سے میں نے اللہ تعالیٰ کے سامنے موت کے ڈر سے آپ کے بچھڑنے کو یاد کیا، آپ کے دنیا سے علیحدہ ہونے اور ہم سے جدا ہونے کو میں نے یاد کیا، پس اس چیز نے مجھے رلا دیا ہے۔

اے فاطمہ! تو نے حقیقت بتادی ہے، پھر وہ گرنے لگے تو فاطمہ نے ان کو پکڑ لیا اور کہا اے امیر المومنین ہم اپنے دل کی ان کیفیات کی پوری ترجمانی نہیں کر سکتے جو آپ کے بارے میں موجود ہیں، پھر وہ اسی حال پر رہے یہاں تک کہ نماز کا وقت آگیا تو فاطمہ نے ان کے چہرے پر پانی ڈالا اور آواز دی، اے امیر المومنین نماز کا وقت ہوگیا تو وہ گھبرا کر اٹھ گئے۔

۷۱۹۹۔ محمد بن احمد بن ابان، ابوبکر محمد بن حسین، یونس بن حکم، عبدالسلام جو مسلم بن عبدالملک کے مولی ہیں، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز ایک مرتبہ رونے لگے تو فاطمہ بھی رونے لگیں اور باقی گھر والے بھی رونے لگے انہیں معلوم نہیں تھا کہ ان کو کس چیز نے رلا دیا ہے، جب مجلس ختم ہوگئی تو فاطمہ نے ان سے کہا اے امیر المومنین! آپ کس وجہ سے رو رہے تھے؟ اس نے کہا، اے فاطمہ! میں نے لوگوں کے اللہ تعالیٰ کے سامنے لوٹنے کی جگہ کو یاد کیا کہ ایک فریق جنت میں ہوگا اور ایک فریق جہنم میں ہوگا، راوی کہتے ہیں کہ پھر اس نے چیخ لگائی اور ان پر غشی طاری ہوگئی۔

۷۲۰۰۔ محمد بن احمد بن ابان، میرے والد، ابوبکر بن سفیان، محمد بن سفیان، ابو منصور واسطی، مغیرہ بن مطرف رواسی، خالد بن صفوان، میمون بن مہران، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز کے ساتھ قبرستان کی طرف نکلا پس جب اس نے قبروں کی طرف دیکھا تو وہ رونے لگا پھر میری طرف متوجہ ہو کر کہا: اے ابوایوب! یہ میرے آباء واجداد بنوامیہ کی قبریں ہیں ایسا لگتا ہے کہ یہ لوگ اہل دنیا کی لذت اور عیش میں کبھی شریک ہی نہیں ہوئے ہیں کیا ان کو پچھاڑا ہوا نہیں دیکھتا؟ ان پر عبرتناک سزائیں واقع ہو چکی ہیں ان پر مصیبتیں پختہ ہوگئی ہیں اور حشرات الارض انکے جسموں پر مسلط ہو چکے ہیں، پھر وہ رونے لگے یہاں تک کہ ان پر غشی طاری ہوگئی، پھر ان کو افاقہ ہوا تو کہنے لگے ہمیں یہاں سے لے چلو، اللہ کی قسم! ہم نہیں جانتے ان لوگوں میں سے جو ان قبروں میں ہیں اور ان لوگوں میں سے جو اللہ کے عذاب سے بے خوف ہیں کسی کو زیادہ ناز ونعمت والا۔

۷۲۰۱۔ ابوبکر محمد بن احمد بن محمد، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن عبید، محمد بن حسین، ابراہیم بن مہدی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے شعیب بن صفوان کے بھائی کو سنا کہ وہ سفیان بن حسین سے نقل کر رہے تھے کہ عمر بن عبدالعزیز ایک رات روتے ہوئے جاگ اٹھے، ان سے کہا گیا، آپکو کیا ہوا اے امیر المومنین! انہوں نے جواب دیا کہ میں نے ایک شیخ کو دیکھا جو میرے سامنے کھڑے ہیں اور یہ کہہ

رہے ہیں: جب تجھ پر چالیس راتیں گذر جائیں تو اس وقت تو اللہ تعالیٰ سے ڈر اور موت کے لئے تیار ہو جا، پھر راوی نے کہا جب عمر بن عبدالعزیز کا انتقال ہوا تو چلتے ہوئے پانیوں کا رخ بھی تبدیل ہو گیا۔

۷۲۰۲۔ احمد بن اسحاق، عبداللہ بن سلیمان، میتب بن واضح، اسحاق فزاری، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے ایک آدمی کو کسی کام پر عامل بنانے کا ارادہ کیا تو اس نے انکار کر دیا، تو اسے عمر نے کہا میں تم کو قسم دیتا ہوں کہ تم یہ کام کرو گے؟ اس آدمی نے کہا میں اپنے نفس پر قسم کھاتا ہوں کہ میں یہ کام نہیں کروں گا، عمر نے اس آدمی سے کہا تم نافرمانی نہ کرو، آدمی نے جواب دیا اے امیر المومنین! اللہ تعالیٰ نے فرمایا انا عرضنا الامانة (ترجمہ) ہم نے امانت کو زمین اور آسمان پر پیش کیا تو انہوں نے اس کے اٹھانے سے انکار کر دیا، کیا یہ انکی طرف سے معصیت تھی؟ عمر بن عبدالعزیز نے پھر اسے معاف کر دیا۔

۷۲۰۳۔ احمد بن اسحاق، عبداللہ بن سلیمان، میتب بن واضح، ابواسحاق فزاری، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے عمر بن ولید کی طرف ایک خط لکھا جس میں یہ لکھا: اور تیرے لئے تیرے باپ نے سارا خمس کا مال تقسیم کر دیا ہے اور تجھے تیرے باپ کا حصہ ملا ہے۔ عام مسلمانوں میں سے ایک آدمی کے حصے کی طرح، اور اسی میں اللہ اور رسول کا حق ہے اور قریبی رشتہ داروں، مسکینوں، یتیموں اور مسافروں کا حق ہے سو کس قدر تیرے باپ کے خصم زیادہ ہوں گے قیامت کے دن، پس کیسے نجات پائے گا وہ آدمی جس کے خصم قیامت کے دن زیادہ ہوں؟ اور تیرا گانے بجانے کے آلات کو ظاہر کرنا اسلام میں بدعت ہے، البتہ میں نے ارادہ کیا ہے کہ تیری طرف بھیجوں ایسے آدمی کو جو تیرے زیادہ بالی والے برے کنویں کو عبور کر جائے، راوی کہتے ہیں عمر بن عبدالعزیز ہر روز اپنے ذاتی مال میں سے ایک درہم مسلمانوں کے مال میں داخل کرتے تھے پھر ان کے ساتھ کھاتے تھے۔

۷۲۰۴۔ احمد بن اسحاق، عبداللہ بن سلیمان، محمود بن خالد اور عمر بن عثمان، کثیر بن عبید، ان سب نے کہا کہ ولید بن مسلم، اوزاعی سے نقل کرتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز نے کہا اس رائے کو لے لو جو تم سے پہلے لوگوں کی تصدیق کرتی ہے اور اس کو نہ لو جو ان کے خلاف ہے اس لئے کہ وہ تم سے زیادہ بہتر اور زیادہ جاننے والے تھے۔

احمد، عبداللہ، محمود، ولید، عمر، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے حاجیوں کے احکام میں بعض احکام کو، لوگوں کے عمل کے برخلاف ختم کرنے کا حکم دیا۔

۷۲۰۵۔ احمد، عبداللہ، محمود، ولید، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے اپنے خاندان والوں کے وہ خاص عطایا جوان کو ملتے تھے بند کر دیئے اور ان کو اپنے اپنے گھروں کی طرف لوٹنے کا حکم دے دیا، تو عنبسہ بن سعید نے اس سلسلہ میں عمر بن عبدالعزیز سے بات کی اور کہا، اے امیر المومنین! بے شک کیا ہمیں آپ کی قرابت حاصل نہیں ہے؟ تو عمر بن عبدالعزیز نے جواب دیا۔ میرا اور آپ کا مال ہرگز وسیع نہیں ہوگا، رہا یہ مال تو اس میں تمہارا حق ایسے ہی ہے جیسے برکِ غماد جگہ کے کنارے میں موجود آدمی کا حق ہے اور نہیں روکتا اس مال کو وہ شخص جو اسے لیتا ہے مگر اس پر قابو پانے کے بعد، اللہ کی قسم! میرا گمان یہ ہے کہ اگر معاملہ بالکل الٹا ہو جائے یہاں تک کہ سارے اہل زمین کی رائے تمہاری رائے کے موافق ہو جائے تو ان پر اللہ کے عذاب کی صورت میں مصیبت نازل ہو گی اور یہ عذاب اہل زمین پر پہلے بھی نازل ہو چکا ہے اور پھر راوی نے کہا: عمر بن عبدالعزیز عام لوگوں کو وعظ کہنے والے کی مجلس میں بیٹھتے تھے۔ نماز کے بعد اور جب وہ دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتا تو یہ بھی اس کی پیروی میں دعا کے لئے ہاتھ اٹھا دیتے تھے۔

۷۲۰۶۔ عبداللہ، محمود، ولید، ابوعمرو، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ اسامہ بن زید کی بیٹی عمر بن عبدالعزیز کے پاس گئیں، اس حال میں ان کے ساتھ انکا آزاد کردہ غلام بھی تھا جس نے ان کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا تو عمر بن عبدالعزیز کھڑے ہوئے اور اس کی طرف گئے یہاں تک کہ انہوں نے اپنے ہاتھ میں کپڑا لے کر ان کا ہاتھ پکڑ لیا، اور ان کو لے کر چلے یہاں تک کہ ان کو اپنی مسند پر بٹھایا اور خود ان کے سامنے بیٹھ

گئے اور اس کی جو بھی ضرورت تھی اس کو پورا کر دیا۔

۷۲۰۷۔ محمد بن علی، محمد بن حسن بن قتیبہ، ابراہیم بن ہشام بن یحییٰ غسانی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ جب ان کے دادا کو عمر بن عبد العزیز نے موصل کا گورنر بنایا تو میں موصل میں آیا تو میں نے اسے چوری اور ڈاکے کا مرکز پایا، پھر میں نے عمر بن عبدالعزیز کی طرف خط لکھا اور ان کو شہر کی حالت بتائی اور یہ پوچھا کہ کیا میں لوگوں سے محض گمان یا تہمت کی وجہ سے مؤاخذہ کروں یا گواہوں کی بنیاد پر مؤاخذہ کروں کہ جس طرح لوگوں کی عادت چل رہی ہے؟ تو انہوں نے مجھے جواب لکھا کہ میں سنت کے مطابق گواہوں کی بنیاد پر مؤاخذہ کروں، اس لئے کہ اگر حق ان کی اصلاح نہیں کرسکتا تو اللہ ان کی اصلاح نہیں کرے گا۔

یحییٰ کہتے ہیں میں موصل سے جب رخصت ہوا تو وہ ایک بہترین شہر بن چکا تھا اور چوری اور ڈاکے کا خاتمہ ہو چکا تھا۔

۷۲۰۸۔ محمد، ابراہیم، میرے والد، ان کے دادا کے سلسلہ سند میں ہے کہ جعونہ بن حارث عمر بن عبدالعزیز کے پاس گئے اور اس سے کہا بے شک میں آپ سے محبت کرتا ہوں اور آپ کی ناراضگی سے بچتا ہوں، کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ کے گھر والے آپ سے کیوں محبت کرتے ہیں؟ وہ کہنے لگے ہاں، وہ میری اصلاح کو پسند کرتے ہیں، جعونہ نے کہا نہیں، بلکہ وہ آپ سے محبت کرتے رہیں گے جب تک آپ کی جماعت ان کی خدمت کرتی رہے گی، اور وہ آپ کے دسترخوان پر کھاتے رہیں گے اور آپ کی پشت پناہی حاصل کرتے رہیں گے۔ پس تو اللہ سے ڈر اور ان کو حلال کے سوا کچھ نہ کھلا، پھر اس نے کہا ہم ایک مرتبہ رات کو عمر بن عبدالعزیز کے ساتھ چلے تو اس نے اپنے سر پر ایک سفید، ڈھلی ہوئی ٹوپی رکھی اور کہا یہ ٹوپی تمہارے گمان کے مطابق کتنے کی ہے؟ انہوں نے کہا: ایک درہم کی اے امیر المومنین! تو انہوں نے کہا اللہ کی قسم! مجھے یقین نہیں کہ یہ مکمل حلال مال سے ہو۔

۷۲۰۹۔ محمد بن ابراہیم، میرے والد، وہ اپنے دادا سے اور وہ میمون بن مھران سے نقل کرتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز نے مجھے کہا اے میمون! مجھے کوئی حدیث سنایئے تو میں نے اسے ایک حدیث سنائی جس سے وہ بہت زیادہ روئے۔ میں نے کہا اے امیر المومنین! اگر مجھے معلوم ہوتا کہ آپ اس کو سن کر اتنا روئیں گے تو میں آپ سے اس سے کچھ نرم حدیث بیان کرتا، تو انہوں نے کہا اے میمون! بے شک ہم پر عدس کا درخت کھانے میں جو میرے علم کے مطابق دلوں کو نرم کرنے والا، آنسوؤں کو بہانے والا اور جسموں کو مطیع بنا دینے والا ہے، میمون نے کہا مجھے عمر نے بلایا اور کہا اے مہران بن میمون! میں نے کہا، کیا میمون بن مھران نہیں ہے اے امیر المومنین! تو انہوں نے کہا ہاں واقعی میمون بن مھران ہے، میں تمہیں ایک وصیت کرتا ہوں تم اس کو یاد کرلو، وہ یہ کہ تم نامحرم عورت کی خلوت سے بچنا اگر چہ تیرا نفس تجھے یہ حیلہ سکھائے کہ تو اسے قرآن کی تعلیم دے رہا ہے جس میں کوئی حرج نہیں۔

۷۲۱۰۔ محمد، محمد بن ابراہیم، میرے والد، وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ سلیمان بن عبدالملک نے حج کیا اور ان کے ساتھ عمر بن عبدالعزیز بھی تھے۔ پس جب میں عسفان کی گھاٹی پر پہنچا تو سلیمان نے اپنے لشکر پر نظر ڈالی تو انکے حجروں اور خیموں کو دیکھ کر بہت خوش ہوا اور کہا: اے عمر تو اس منظر کو کیسی نگاہ سے دیکھتا ہے؟ تو انہوں نے کہا اے امیر المومنین! میں دیکھ رہا ہوں کہ دنیا کا بعض حصہ دوسرے بعض حصے کو کھا رہا ہے۔ تجھ سے اس کے بارے میں سوال کیا جائیگا اور اس کی نعمتوں کے سلسلے میں تجھ سے مواخذہ کیا جائیگا، اسی اثنا میں سلیمان کے حجرے سے ایک کوا اپنی چونچ میں روٹی کا ٹکڑا لے کر اڑا اور شور مچانے لگا۔ اس پر سلیمان نے کہا: تمہارا کیا خیال ہے یہ کوا کیا کہہ رہا ہے؟ تو انہوں نے کہا میرا خیال ہے کہ یہ کہہ رہا ہے کہ یہ ٹکڑا کہاں سے داخل ہوا اور نکل گیا، اس نے کہا اے عمر! تو عجیب بات کہہ ڈالتا ہے، عمر نے کہا اگر آپ چاہیں تو میں اس سے زیادہ عجیب بات بتلاؤں، تو بادشاہ نے کہا، بتلایئے، تو اس نے کہا، جس نے اللہ کو پہچانا اور پھر اس کی نافرمانی کی اور جس نے سلطان کو پہچانا اور پھر اس کی اطاعت کی اور جس نے دنیا اور اسکے حوادث کو دیکھا اور پھر اس پر مطمئن ہو گیا تو وہ ہلاک ہو گیا۔ سلیمان نے کہا تم نے ہماری زندگی تنگ کر دی ہے اے عمر! چنانچہ اس نے اپنے جانوروں کو ایڑ لگائی اور چلا

گیا، پھر عمر اس وقت تشریف لائے جب امیر المومنین اپنی سواری سے اتر چکے تھے تو انہوں نے اس کی لگام پکڑی اور یہ اس وجہ سے کہ وہ اپنے سامان سے آگے نکل گیا تھا۔

پھر لوگوں نے دیکھا کہ جس نے کوئی چیز آگے بھیجی تھی وہی اس کو دی جارہی ہے۔ اس پر عمر بن عبدالعزیز رو پڑے، تو سلیمان نے کہا تجھ کو کیا چیز رلا رہی ہے؟ تو انہوں نے کہا اسی طرح قیامت کے دن ہوگا جس نے آگے جو کچھ بھیجا ہوگا وہی اس پر پیش کیا جائیگا اور جس نے کچھ نہیں بھیجا ہوگا اس کو کچھ بھی نہیں ملے گا۔

۷۲۱۱۔ محمد بن احمد بن حسن، اسحاق بن حسن حربی، عفان (تحویل) حسن بن محمد بن کیسان، اسماعیل بن اسحاق قاضی، ابن ابی بکر، عمر بن علی مقدمی، حجاج بن عنبسہ بن سعید، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ مروان کی اولاد جمع ہوئی اور انہوں نے کہا ہم امیر المومنین کے پاس چلے جائیں اور اس سے نرمی کا مطالبہ کریں اور اپنی رشتہ داریاں اس کو یاد کرائیں۔

راوی کہتے ہیں کہ وہ ان کے پاس چلے گئے اور ان میں سے ایک آدمی نے بات کی اور وہ خوش ہو کر بات کر رہا تھا، راوی کہتے ہیں عمر نے اسکی طرف دیکھا، راوی کہتے ہیں اس آدمی نے اپنے کلام میں ہنسی مذاق کا انداز بھی اختیار کیا، تو اس پر عمر نے کہا کیا تم اسی مقصد کے لئے جمع ہوئے ہو، بری بات کے لئے جمع ہوئے ہو، کیا ابھی تک کینے اور حسد دور نہیں ہوئے، جب تم جمع ہو جاؤ تو اللہ کی کتاب میں غور کرو، اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں غور وفکر کرو، جب یہ کر چکو تو حدیث کے معانی میں غور وفکر کرو اور ان کو لازم پکڑو۔

۷۲۱۲۔ حسن بن محمد بن کیسان، اسماعیل بن اسحاق، قاضی، محمد بن ابی بکر، سعید بن عامر، جویریہ بن اسماء، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے اپنے دربان سے کہا آج کے دن میرے پاس مروان کی اولاد میں سے کوئی آدمی نہ آئے، پس جب وہ جمع ہوئے اس کے پاس تو اس نے اللہ کی حمد وثناء کی اور پھر کہا اے مروان کی اولاد! بے شک تمہیں عزت ومرتبے اور مال ودولت کا ایک وافر حصہ عطا کیا گیا ہے اور میرا گمان یہ ہے کہ اس امت کا آدھا مال یا ایک تہائی مال تمہارے قبضے میں ہے۔ چنانچہ وہ سب خاموش ہو گئے پھر عمر نے کہا تم جواب کیوں نہیں دیتے؟ تو قوم کے ایک آدمی نے کہا اللہ کی قسم! یہ ہمارا نہیں ہوگا یہاں تک کہ یہ حائل ہو جائیگا ہمارے سروں اور جسموں کے درمیان، اللہ کی قسم ہم اپنے آباؤ اجداد کی ناشکری نہیں کرتے اور اپنی اولاد کو فقیر نہیں بناتے، اس پر عمر نے کہا، اگر تم میرے خلاف مدد طلب نہ کرتے اس ذات سے جس سے میں یہ حق طلب کرتا ہوں تو میں تمہارے چہرے بگاڑ دیتا، یہاں سے دفع ہو جاؤ۔

۷۲۱۳۔ حسن بن محمد، اسماعیل بن اسحاق، ابو ثابت محمد بن عبیداللہ، ابن وھب، مالک، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے زمانہ ماضی کے ظلم وستم کا تذکرہ کیا اور اس وقت اس کے پاس ہشام بن عبدالملک بھی موجود تھا اس نے کہا اللہ کی قسم! ہم اپنے آباؤ اجداد پر کوئی عیب نہیں لگاتے اور نہ ہی اپنی قوم میں اپنا مرتبہ گھٹاتے ہیں۔ اس پر عمر نے کہا: کونسا عیب زیادہ بڑا ہے قرآن کے بتائے ہوئے عیب سے؟

۷۲۱۴۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، میرے والد، یحییٰ بن عبدالملک بن ابی غنیۃ، ابوعثمان ثقفی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز کا ایک غلام ان کے خچر کو کرائے پر دیتا تھا اور روزانہ ایک درہم کرایہ لے آتا تھا۔ وہ ایک دن دو درہم لے آیا تو عمر نے پوچھا آج کیا ہوا؟ اس نے کہا مارکیٹ کا ریٹ چڑھ گیا ہے، عمر نے کہا نہیں بلکہ تو نے اس سے کام زیادہ لیا ہے، چنانچہ تین دن تک اس کو ویسے ہی چھوڑ دیا اور اس سے کام نہیں لیا۔

۷۲۱۵۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، میرے والد، (تحویل) ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، زیاد بن ایوب، یحییٰ بن ابی غنیۃ نوفل بن ابی الفرات، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ بنوامیہ مروان کی بیٹی کو محل کے دروازے پر اتارتے تھے۔ جب عمر بن عبدالعزیز خلیفہ بنے تو انہوں نے کہا اس کے اتارنے کا ذمہ دار میں خود ہوں گا، پس انہوں نے اس کو پکڑا اور اسکی سواری پر سوار کر کے قبۃ دروازے پر

لے گئے، پھر اس سے ہنسی مذاق کرنا شروع کیا حالانکہ ہنسی مذاق اس کے شایان شان نہیں تھا، پھر اس نے کہا کیا تم نے چوکیداروں کو دروازے پر نہیں دیکھا؟ اس لڑکی نے کہا ان کو میں نے تجھ سے بہتر لوگوں کے دروازوں پر بھی دیکھا ہے۔ پس جب اس نے دیکھا کہ غصہ ان کی طبیعت سے نہیں نکل رہا تو اس نے سنجیدگی اختیار کرلی اور مذاق چھوڑ دیا اور کہنے لگا اے پھوپھی! بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی ہے اور آپ نے لوگوں کو ایک ایسے دریا پر چھوڑا ہے جس پر لوگ آتے ہیں، پھر اس دریا کا آپ کے بعد ایک والی بنتا ہے جس نے اس میں کچھ بھی کمی نہیں کی پھر اس کے بعد دریا کا والی ایسا شخص بنتا ہے جو اس سے ایک نہر کھود کر لے جاتا ہے، اس کے بعد لوگ مسلسل اس سے نہریں کھودتے ہیں یہاں تک کہ انہوں نے دریا کو خشک کر دیا اور اس میں ایک قطرہ پانی بھی نہ چھوڑا، اور اللہ نے اگر مجھے زندہ رکھا تو میں ان نہروں کو بند کردوں گا اور دریا کو سابقہ حالت پر لوٹا دوں گا، وہ عورت کہنے لگی پھر ان کو آپ کی مجلس میں گالی نہ دی جائے، اس نے کہا کون ان کو گالی دیتا ہے سوائے اس کے کہ ایک آدمی کی طرف ظلم کی فریاد دلائی جاتی ہے اور وہ اس کا فیصلہ کر دیتا ہے

۷۲۱۶۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، شیبان بن ابی شیبہ، محمد بن راشد، سلیمان بن موسیٰ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ان کو یہ خبر پہنچی کہ دیہات کے کچھ لوگ عمر بن عبدالعزیز کے پاس جھگڑا لے کر گئے جو کہ بنو مروان کے ساتھ ایک ایسی زمین میں تھا جس کو دیہاتیوں نے آباد کیا تھا۔ اس کو ولید بن عبدالملک نے لے لیا تھا اور وہ زمین اپنے خاندان کے بعض افراد کو دے دی تھی، عمر بن عبدالعزیز نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمام زمینیں اللہ کی ملک ہیں اور تمام بندے اللہ کے بندے ہیں، جس نے کسی ویران زمین کو آباد کیا وہ اسی کی ہے، اس نے وہ زمین دیہاتیوں کو واپس کر دی۔

۷۲۱۷۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عبدالعزیز جروی، ایوب بن سوید، ابن شوذب، ایاس بن معاویہ بن قرہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ انہوں نے کہا: میں عمر بن عبدالعزیز کو تشبیہ دیتا ہوں ایک ایسے اچھے ماہر کاریگر کے ساتھ جس کے پاس کاریگری کے آلات نہیں ہیں یعنی وہ اپنے معاونین کو نہیں پاتا ہے۔

۷۲۱۸۔ ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق ثقفی، محمد بن صباح، عمر بن حفص، سعید بن ابی عروبۃ، قتادہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز اپنے بعد ولی عہد کی طرف خط لکھا:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ خط ہے عمر بن عبدالعزیز کی طرف سے یزید بن عبدالملک کی طرف، سلام علیک، امیر المؤمنین، پس بے شک میں اس اللہ کی حمد وثنا کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ حمد وصلوۃ کے بعد صورتحال یہ ہے کہ میں دائمی مریض ہوں اپنی تکلیف کی وجہ سے اور مجھے یہ اچھی طرح معلوم ہے کہ مجھ سے میری خلافت کے بارے میں سوال کیا جائیگا، اور اس کے بارے میں مجھ سے دنیا وآخرت کے بادشاہ حساب وکتاب لیں گے، اور میں اپنے اعمال میں سے کسی چیز کو چھپانے کی طاقت نہیں رکھتا، اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں ''ہم اپنے علم کی بنیاد پر لوگوں کے سامنے ان کے تمام حالات بیان کر دیں گے اور ہم ان سے بے خبر نہیں تھے، پس اگر مجھ سے رحیم (یعنی اللہ تعالیٰ) راضی ہو جائیں تو میں کامیاب ہوگیا اور بڑی مصیبت سے نجات پا گیا، اور اگر وہ مجھ سے ناراض ہوگیا تو ہائے افسوس میں کس کی طرف پناہ پکڑوں گا، میں اس اللہ سے سوال کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے کہ وہ مجھے اپنی رحمت سے جہنم کے عذاب سے پناہ میں رکھیں اور اپنی رضامندی اور جنت عطا کر کے مجھ پر احسان فرمائیں، پس تجھ پر لازم ہے کہ تو اللہ سے ڈرے اور اپنے ماتحتوں کا خیال رکھے، اس لئے کہ تو میرے بعد زیادہ عرصہ نہیں رہے گا بلکہ اللہ کی لطیف اور خبیر ذات سے جا ملے گا، والسلام۔

۷۲۱۹۔عبداللہ بن محمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم دورقی، عنبسہ بن سعید، ابن المبارک، عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے یزید بن عبدالملک کی طرف اپنے مرض وفات میں خط لکھا اور اس کا مضمون بھی سابقہ خط کی طرح ہے، البتہ اسمیں یہ زیادتی بھی ہے کہ عمر نے کہا کہ میں اپنی خلافت کے معاملہ میں ڈر رہا ہوں، میں نہیں جانتا کہ مجھے اس کی وجہ سے کن مشکلات کا سامنا کرنا پڑیگا، پس اگر مجھے اللہ تعالیٰ معاف کر دیں تو وہ بہت معاف کرنے والے غفور الرحیم ہیں، اور اگر میرے گناہوں کی وجہ سے مجھ سے مواخذہ کریں تو ہائے افسوس میں کس کی طرف پناہ پکڑوں گا۔

۷۲۲۰۔ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، زیاد بن ایوب، یحییٰ بن عبدالملک بن ابی غنیۃ، یزید بن مردانبہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے عبدالحمید کی طرف خط لکھا اور کہا: میرے پاس آپ کا خط پہنچ گیا ہے جس میں آپ نے لکھا کہ بعض عاملوں نے مال کے اندر خیانت کی ہے اور وہ مال انکے پاس موجود ہے، آپ مجھے اجازت دیں کہ میں ان سے یہ مال چھین لوں۔

پس تعجب ہے تجھ پر کہ تو مجھ سے مخلوق کو عذاب دینے کے بارے میں مشورہ کر رہا ہے تاکہ میں تیرے لئے ڈھال بن جاؤں، اور گویا کہ میری رضامندی تجھے اللہ کی ناراضگی سے بچالے گی، پس جب تیرے پاس میرا خط پہنچے تو دیکھ لے کہ جو شخص ان میں سے کسی چیز کا اقرار کرتا ہے تو اس کے اقرار کی وجہ سے وہ اس سے لے لے، پس میری زندگی کی قسم! پس وہ لوگ اللہ سے ملاقات کریں اپنی خیانتوں کے ساتھ یہ مجھے زیادہ پسند ہے اس بات سے کہ میں اللہ کے سامنے ان کے خونوں کے ساتھ کھیل کر حاضر ہوں، والسلام۔

۷۲۲۱۔ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، عبیداللہ بن جریر بن جبلہ، علی بن عثمان، عبدالواحد بن زیاد، عمرو بن میمون بن مھران، لیث بن ابی رقیہ، جو کہ عمر بن عبدالعزیز کے ان کی خلافت میں کاتب تھے، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے اپنے بیٹے کی طرف اپنی خلافت کے پہلے سال میں خط لکھا جبکہ ان کا بیٹا مدینے میں تھا اور اسے عبدالملک کہا جاتا تھا، خط کا مضمون یہ ہے: امابعد! پس بے شک سب سے زیادہ حقدار میری وصیت اور نصیحت کا میرے نفس کے بعد تو ہے اور اس کو ضبط اور محفوظ کرنے کا سب سے بڑا ذمہ دار تو ہے، اور اللہ تعالیٰ ہی کے لئے حمد ہے کہ اس نے ہمارے ساتھ بہت احسان کا معاملہ فرمایا اور وہ ہمارے اور عام لوگوں کے معاملات میں بہت زیادہ مہربان ہیں، اور جو نعمتیں باقی ہیں ان کو پورا کرنے کی اللہ ہی سے امید ہے اور اسی سے ہم اس کے شکر کی توفیق مانگتے ہیں۔

پس تو اپنے اوپر اور اپنے والد کے اوپر اللہ کے احسانات کو یاد کر، پھر اپنے باپ کی مدد کر اس کے خلاف جس پر اسے قدرت حاصل ہے اور اس معاملہ میں بھی مدد کر جس کے بارے میں تیرا گمان یہ ہے کہ میرا باپ ان کو سرانجام دینے سے عاجز ہے۔ پس تو اپنی جان، صحت اور جوانی کی پوری رعایت رکھ، اگر تو اس بات پر قادر ہے کہ تیری زبان تحمید و تسبیح اور تہلیل کی صورت میں اللہ کے ذکر سے ہمہ وقت متحرک رہے تو ایسا ہی کر لے، اسلئے کہ تیری اچھی باتوں میں سے سب سے اچھی بات اللہ کی حمد اور اس کا ذکر ہے، اور تجھے اللہ کی ان نعمتوں کی وجہ سے جن کے حاصل ہونے میں تو اپنے باپ سے بھی بڑھ گیا ہے فتنے میں ڈالا جائے، بے شک تیرا باپ اپنے والد کے ہاں بھائیوں کے درمیان اس طرح تھا کہ بڑے کو اس پر فوقیت حاصل تھی اور چھوٹے کو قرب حاصل تھا اگرچہ اللہ تعالیٰ نے جس کے لئے ہر قسم کی تعریفیں ہیں مجھے اپنے والد کی جانب سے اچھا حسب ونسب عطا کیا ہے۔

اور میں تمہیں اس گھر سے نہیں نکالوں گا جس میں میں رہ رہا ہوں، پس جو شخص جنت کی رغبت رکھتا ہو اور جہنم سے بھاگتا ہو تو ایسی حالت والے آدمی کی توبہ قبول ہوتی ہے اس کے گناہ معاف کئے جاتے ہیں مدت مقررہ (موت) کے آنے سے پہلے اور عمل کے ختم ہونے سے پہلے اور اللہ تعالیٰ جن وانس کو ان کے اعمال کا بدلہ دینے سے پہلے، اللہ تعالیٰ ان کو ان کے اعمال کا بدلہ دیں گے ایسی جگہ جہاں فدیہ قبول نہیں کیا جائیگا، اور جہاں عذر و معذرت نفع مند نہیں ہوگی اور جہاں مخفی امور ظاہر ہو جائیں گے اور شفاعتیں باطل ہو جائیں گی، لوگ اپنے اعمال کا بدلہ لے کر لوٹیں گے اور متفرق ہو کر اپنے اپنے مقامات کی طرف جائیں گے، پس اس آدمی کے لئے خوش خبری ہے جس نے اللہ

کی اطاعت کی اور اس آدمی کے لئے ہلاکت ہے جس نے اللہ کی نافرمانی کی، پس اگر اللہ تعالیٰ تجھے مالداری عطا کر کے آزمائیں تو اپنی مالداری میں میانہ روی اختیار کرنا، اور اللہ کے لئے اپنے آپ کو نیچا کر دے، اور اپنے مال میں اللہ تعالیٰ کے حقوق کو ادا کر، اور مالداری کے وقت وہ بات کہہ جو ایک نیک بندے نے کہی، ''یہ میرے رب کا فضل ہے تا کہ وہ مجھے آزمائیں کہ میں شکر کرتا ہوں یا ناشکری کرتا ہوں'' (سورہ نمل۔۴۰) اور تو فخر و خود پسندی سے اجتناب کرنا اور اسی طرح اپنے رب کے دیئے ہوئے مال کے بارے میں یہ گمان نہ کر کہ تیری کسی شرافت کی بنیاد پر یہ تجھے ملا ہے، یا کسی ایسی فضیلت کی بنیاد پر ملا ہے جو ان لوگوں میں نہیں ہے جنہیں اللہ نے یہ مال نہیں دیا ہے، اگر تو نے اللہ تعالیٰ کے شکر میں کوتاہی کی تو بھی فقر و فاقہ کا مزہ چکھے گا، اور تو ان لوگوں میں سے ہوگا جنہوں نے مالداری کی بنیاد پر سرکشی کی اور ان کو اعمال کا بدلہ دنیا میں دے دیا گیا، پس بے شک میں تجھے یہ نصیحت کر رہا ہوں باوجودیکہ میں اپنے نفس پر بہت ظلم کرنے والا ہوں، بہت سے امور میں غلطی کرنے والا ہوں اور اگر آدمی اپنے امور کے ٹھیک ہونے تک اور اللہ تعالیٰ کی عبادت میں کامل ہونے تک اپنے بھائی کو نصیحت نہ کرتا تو لوگ خیر کو چھوڑ دیتے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو چھوڑ دیتے اور حرام کاموں کو حلال سمجھنے لگتے، اور نصیحت کرنے والے اور زمین میں اللہ کے لئے خیر خواہی کرنے والے کم ہو جاتے، پس اللہ ہی کے لئے تمام تعریفیں ہیں جو زمینوں اور آسمانوں کے پروردگار ہیں، اور اسی کے لئے زمین آسمان میں کبریائی ثابت ہے اور وہی غالب اور حکمت والا ہے۔

۷۲۲۲۔ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، میرے والد، علی بن اسحاق، عبداللہ بن المبارک، جعفر بن حیان، توبہ عنبری ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ مجھے صالح بن عبدالرحمن نے سلیمان بن عبدالملک کی طرف بھیجا۔اس نے کہا میں ان کے پاس آیا تو ان کے پاس عمر بن عبدالعزیز بھی موجود تھے تو میں نے عمر سے کہا کیا تجھے صالح سے کوئی کام ہے؟ اس نے کہا اس کو یہ پیغام بھیج دو کہ تو اس چیز کا اہتمام کر جو اللہ تعالیٰ کے پاس باقی رہنے والی ہے، اس لئے کہ جو چیز اللہ کے ہاں باقی ہے وہ لوگوں کے ہاں بھی باقی ہے، اور جو چیز اللہ کے ہاں باقی نہیں ہے وہ لوگوں کے ہاں بھی باقی نہیں ہے۔

۷۲۲۳۔ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، میرے والد، احمد بن الحجاج، عبداللہ بن المبارک، ھشام بن الغاز، مسلمہ بن عبد الملک کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں فجر کی نماز کے بعد عمر بن عبدالعزیز کے پاس آیا جبکہ وہ ایسے گھر میں تھے جس میں وہ فجر کے بعد تنہائی میں بیٹھتے اور اس وقت کوئی ان کے پاس نہیں آتا تھا، تو ایک باندی ان کے پاس کھجوروں سے بھرا ایک تھال لے آئی اور ان کو کھجوریں بہت پسند تھیں۔اس نے اس میں کچھ کھجوریں اٹھائیں اور کہا: اے مسلمہ! کیا یہ رات تک کافی ہیں؟ میں نے کہا مجھے معلوم نہیں ہے، پھر کچھ زیادہ اٹھائیں اور کہا کیا یہ کافی ہیں؟ میں نے کہا ہاں اے امیر المومنین! اس آدمی کے لئے کافی ہیں جس کو ان کے علاوہ کسی کھانے کی پرواہ نہیں، اس نے کہا سو کس وجہ سے ہم جہنم میں داخل ہوں گے؟ مسلمہ نے کہا جتنی نصیحت میں نے اس واقعے سے حاصل کی اتنی کسی بھی واقعے سے حاصل نہیں کی۔

۷۲۲۴۔عبداللہ بن محمد، علی بن اسحاق، حسین مروزی، ابن المبارک، علی بن سعدہ، اباح بن عبیدہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو اسی اثنا میں حجاج کا ذکر آ گیا تو میں نے اسے برا بھلا اور سخت سست کہا، تو عمر نے کہا رہنے دو اے رباح! میں نے سنا ہے کہ ایک آدمی دوسرے پر ظلم کرتا ہے اور پھر مظلوم اسے برا بھلا کہتا رہتا ہے اور ظلم کو گھٹاتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنا حق پورا وصول کر لیتا ہے، بلکہ الٹا ظالم کا مظلوم پر حق ہو جاتا ہے۔

۷۲۲۵۔عبداللہ، علی، حسین، عبداللہ بن المبارک، وھیب، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز کہا کرتے تھے۔جب تک تمہارا ساتھی تم پر غالب نہ آ جائے اس وقت تک اس کے بارے میں اچھا گمان کرتے رہو۔

۷۲۲۶۔ابو محمد بن حیان، احمد بن الحسین حذاء، احمد بن ابراہیم، سھل بن محمود، عمر بن حفص، عبدالعزیز بن عمر، ان کے سلسلہ سند میں ہے

کہ مجھ سے میرے والد نے کہا اے میرے پیارے بیٹے! جب تو کسی مسلمان سے کوئی بات سنے تو جب تک اس کو اچھائی پر محمول کرنا ممکن ہو اس کو برائی پر محمول نہ کر۔

۷۲۲۷۔ عبداللہ بن محمد، احمد بن الحسین، احمد بن ابراہیم، احمد بن عبداللہ بن یونس، اسماعیل بن عیاش، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز کے بعض عاملوں نے ان کی طرف خط لکھا کہ بے شک آپ نے بیت المال کو نقصان پہنچایا ہے یا اس طرح کی کوئی بات لکھی، راوی کہتے ہیں عمر نے کہا اس میں جو کچھ ہے وہ لوگوں کو دے دو اور جب اسُ میں کچھ باقی نہ رہے تو اس کو کھاد سے بھر دو۔

۷۲۲۸۔ ابو حامد، محمد بن اسحاق، ابراہیم بن ھانی، سعید بن ابی مریم، اسماعیل بن ابراہیم بن ابی حبیبہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے اپنے بعض عاملوں کی طرف خط لکھا، اما بعد! بے شک میں تمہیں اللہ سے ڈرنے اور اسکی اطاعت کو لازم پکڑنے کی وصیت کرتا ہوں، اس لئے کہ اللہ کے ولیوں نے تقویٰ کی برکت سے اللہ کی ناراضگی سے نجات پائی ہے اور اسی سے ان کو ولایت ملی ہے، اور اسی سے ان کو انبیاء کی رفاقت ملی ہے اور اسی سے ان کے چہرے خوش وخرم ہوئے ہیں اور اسی سے انہوں نے اپنے خالق کو پہنچانا ہے اور یہی دنیا میں فتنوں سے بچنے کا ذریعہ ہے اور قیامت کے دن کی مصیبتوں سے نکلنے کا راستہ ہے اور وہ زمین پر موجود لوگوں سے بھی اسی طرح راضی ہوگا جس طرح گذر جانے والوں سے راضی ہوا ہے اور باقی ماندہ لوگوں کے لئے گذر جانے والوں میں عبرت کا سامان ہے اور تو اپنے نفس کے بارے میں جلدی سوچ قبل اس کے کہ تجھے شدید غم میں مبتلا کر دیا جائے اور تیرے ساتھ وہ معاملہ ہو جو تجھ سے پہلے لوگوں کے ساتھ ہوا ہے۔ بے شک تو نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ کیسے مرتے ہیں اور کیسے جدا ہوتے ہیں اور تو نے دیکھا موت کو کہ وہ کیسے توبہ کرنے والے سے جلدی توبہ کرواتی ہے اور صاحب امید سے اس کی امید کو ختم کرتی ہے اور بادشاہ سے اسکی سلطنت مانگتی ہے اور موت ہی بڑی نصیحت ہے، دنیا سے رخ موڑنے والی ہے اور آخرت میں رغبت دلانے والی ہے، ہم موت کے شر سے اور اس کے بعد کے شر سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ ہم تو اللہ تعالیٰ سے اچھی موت اور موت کے بعد اچھائی کا سوال کرتے ہیں اور تو کسی ایسے قول وفعل سے دنیا کو طلب نہ کر جس سے تیری آخرت کو نقصان پہنچے، اور تیرا دین عیب دار ہو جائے اور اسکی وجہ سے تیرا رب تجھ سے ناراض ہو جائے، اور یقین کر لے کہ تقدیر تیرے پاس تیرا رزق پہنچا دے گی اور تجھے تیری دنیا میں سے پورا پورا حصہ دے گی جس میں تیری قوت کی وجہ سے نہ تو زیادتی ہوگی اور نہ ہی تیری کمزوری کی وجہ سے اس میں کمی ہوگی، اگر اللہ تعالیٰ تجھے فقر میں مبتلا کر دیں تو اپنے فقر میں عفت اختیار کر اور اپنے رب کے فیصلے کے سامنے سر جھکا دے اور اللہ تعالیٰ تیرے حصے میں جو اسلام جیسی عظیم دولت رکھی ہے اسی کو غنیمت سمجھ، دنیا کی جو نعمتیں تجھے حاصل نہ ہوں تو، تو یقین کر کہ اسلام میں فانی دنیا کے سونے اور چاندی سے بہتر بدلہ موجود ہے۔

تو یہ بات جان لے کہ جو شخص اللہ کی رضامندی اور جنت کی تلاش میں لگتا ہے اسے اللہ تعالیٰ کبھی نقصان نہیں پہنچاتے، اسے دنیا میں فقر اور مصیبتیں پیش نہیں آتیں، اور جو شخص اللہ کی ناراضگی اور جہنم کا خطرہ مول لیتا ہے اسے کبھی اللہ تعالیٰ نفع نہیں پہنچائیں گے، اور اسے دنیا میں وسعت اور اللہ کی نعمتیں حاصل نہیں ہونگی، اہل جنت دنیا کی کسی ناپسندیدہ بات کو مصیبت نہیں سمجھتے اور اہل جہنم کسی بھی لذت سے خوش نہیں ہوتے، جو کچھ ان کے پاس ہوتا ہے وہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ ہر روز تم صبح کے وقت یا شام کے وقت کی طرف رخصت ہونے والے آدمی کے ہمراہ چلتے ہو جس نے اپنی حاجت پوری کر لی، اور اسکی مدت ختم ہوگئی، اور تم ... زمین کے ایک گڑھے میں غائب کر دیتے ہو، پھر تم اس کو ایسی حالت میں چھوڑتے ہو جس میں نہ بچھونا اور نہ تکیہ ہے، وہ دوستوں سے جدا ہو جاتا ہے، مال واسباب سے الگ ہو جاتا ہے اور مٹی کو اپنا مسکن بنا لیتا ہے اور حساب وکتاب کا سامنا کرتا ہے اور گویا اپنے عمل کے بدلے میں اسے رھن رکھا جاتا ہے جو کچھ اس نے آگے بھیجا ہے اس کا محتاج ہوتا ہے جو کچھ پیچھے چھوڑتا ہے اس سے بے نیاز ہو جاتا ہے تو تم موت کے آنے سے پہلے اللہ سے ڈرو اور کوچ کرنے کی مدت آنے سے پہلے، اللہ کی قسم! میں تمہیں یہ بات کر رہا ہوں اس حال میں کہ میں کسی ایسے شخص

کو نہیں پاتا جو مجھ سے زیادہ گناہ گار ہو، میں اللہ سے اپنے گناہوں کی معافی طلب کرتا ہوں اور توبہ مانگتا ہوں۔

۷۲۲۹۔ محمد بن علی، محمد بن حسن بن قتیبہ، ابراہیم بن ھشام بن یحیٰی، میرے والد، وہ اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز سلیمان بن عبدالملک کو حروری لوگوں کے قتل کرنے سے منع کرتے تھے اور قید خانے میں ڈالنے کا حکم دیتے تھے یہاں تک کہ وہ توبہ کرلیں تو سلیمان کے پاس ایک آدمی کو لایا گیا جو قتل کا مطالبہ کررہا تھا سلیمان نے کہا: اس کو دفع کرو حروری یا (کون تجھے یہاں لایا ہے) اس نے کہا میں تجھے شرم دلانے آیا ہوں، اے فاسق کے بیٹے فاسق! سلیمان نے کہا میرے پاس عمر بن عبدالعزیز کو لے آؤ، پس جب وہ اس کے پاس آگئے تو اس نے یہی بات دوبارہ اس سے کہی اور پوچھا تو کیا کہہ رہا تھا؟ اس نے کہا میں کہہ رہا تھا اے فاسق کے بیٹے! سلیمان نے عمر سے کہا: اے ابوحفص اب اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ اس نے کہا: اس کے بارے میں میری رائے یہ ہے کہ جیسے اس نے تجھے اور تیرے باپ کو گالی دی ہے تو بھی اس کو اور اس کے باپ کو گالیاں دے دے، سلیمان نے کہا بس یہی، اس نے اس کے بارے میں حکم دیا اور اسے قتل کردیا گیا، تو سلیمان مجلس سے اٹھا اور وہاں سے چلے گئے۔

پھر ان سے خالد بن ریان کی ملاقات ہوگئی جو سلیمان کے چوکیداروں میں سے تھا اور کہنے لگا: کیا آپ امیرالمؤمنین سے یہ کہتے ہو کہ میرے نزدیک اس بدتمیز حروری کی سزا صرف یہ ہے کہ آپ اسے اور اس کے باپ کو ویسے ہی گالیاں دے دو جیسا کہ اس نے آپ کو اور آپ کے باپ کو گالی دی ہے، اللہ کی قسم! مجھے یہ خیال ہوا تھا کہ وہ مجھے حکم دیں گے کہ میں آپ کو قتل کردوں، عمر نے کہا اگر وہ مجھے حکم دیتے تو کیا تو کرگزرتا، اس نے کہا ہاں اللہ کی قسم اگر وہ حکم دیتے تو میں کرگزرتا، جب خلافت عمر بن عبدالعزیز کی طرف منتقل ہوگئی تو خالد بن ریان ان کے پاس آئے اور چوکیداری کی جگہ پر کھڑے ہوئے اور اس سے پہلے وہ ولید بن عبدالملک کے چوکیدار رہ چکے تھے اس کی طرف عمر نے دیکھا اور کہا اے خالد! یہ تلوار رکھ دے اور ساتھ یہ دعا کی! اے اللہ میں نے تیرے لئے خالد بن ریان کے مرتبے کو گرادیا ہے تو کبھی اس کو بلند مرتبہ عطا نہ کرنا، پھر چوکیداری کی صفات میں غوروفکر کیا اور عمر بن مہاجر انصاری کو بلایا اور کہا: اے عمر! اللہ کی قسم! تو جانتا ہے کہ میرے اور تیرے درمیان اسلام کے سوا کوئی رشتہ داری نہیں ہے لیکن میں نے تجھے دیکھا کہ تو کثرت کے ساتھ تلاوت کرتا ہے اور ایسی جگہ نماز پڑھتا ہے جہاں تجھے کوئی نہ دیکھے اور میں نے تجھ پر مزید یہ دیکھا کہ نماز بہت اچھی پڑھتا ہے اور انصار کے آدمیوں میں سے ہے۔ یہ تلوار پکڑو میں نے تمہیں اپنی سیکورٹی کے لئے مقرر کردیا ہے۔

۷۲۳۰۔ محمد بن علی، محمد بن حسن، ابراہیم بن ہشام، میرے والد اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز ایک دن حمص شہر کے بازار میں چل رہے تھے تو ایک آدمی ان کے پاس آیا جس کے جسم پر دو قطری چادریں تھیں، اور اس نے کہا اے امیرالمؤمنین! کیا آپ نے یہ حکم جاری کیا ہے کہ جو شخص مظلوم ہو وہ آپ کے پاس آئے؟ عمر نے کہا: ہاں، اس نے کہا تو پھر بہت دور سے تیرے پاس یہ مظلوم آیا ہے، عمر نے اس سے کہا، تیرے اہل وعیال کہاں ہیں؟ اس نے کہا عدن کے دور دراز علاقے میں، عمر نے کہا، تجھ پر کیا ظلم ہوا ہے؟ اس نے کہا کہ ایک آدمی نے میری جائیداد (زمین) پر قبضہ کرکے مجھ سے وہ چھین لی ہے۔ اس کے بعد عمر نے عروہ بن محمد کو خط لکھا جس میں اسے یہ حکم دیا کہ وہ اس آدمی کے دعوے کو سنے اور گواہوں کی بنیاد پر اس کے حق کو ثابت کرے اور پھر اس خط پر مہر لگائی، پھر جب اس آدمی نے جانے کا ارادہ کیا تو عمر نے اسے کہا: ذرا ٹھہرو تم ہمارے پاس بہت دور سے آئے ہو۔ یہ بتاؤ کہ تمہارا سفرخرچ کتنا ہے؟ اور تیرے کپڑے بھی پھٹے ہوئے ہیں تو اس نے حساب لگایا تو سفرخرچ کی مقدار گیارہ دینار تک پہنچی تو عمر نے اسے وہ دینار عطیے میں دیدیئے۔

۷۲۳۱۔ حسن بن محمد بن کیسان، اسماعیل بن اسحاق قاضی، ابوثابت محمد بن عبیداللہ، وھب، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ مالک نے مجھے یہ بات بتائی کہ عمر بن عبدالعزیز سلیمان بادشاہ وقت کے پاس موجود تھے تو عمر نے اس سے ایک دن کہا: اس عورت کا کتنا حق ہے جسے تو ادا

نہیں کرسکتا۔

۷۲۳۲۔ محمد بن ابراہیم، حسین بن محمد حماد، علی بن ابراہیم، عبداللہ بن صالح، عبدالعزیز بن ابی سلمہ، طلحہ بن عبدالمالک ایلی، انکے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز سلیمان بن عبدالملک کے پاس ایسے وقت میں گئے جبکہ اس کا بیٹا ایوب بھی اسکے پاس موجود تھا اور وہ اس وقت اس کا ولی عہد تھا اس کے بعد ایک آدمی آیا جو حلفاء کی کسی عورت کی میراث کا مطالبہ کررہا تھا۔ سلیمان نے کہا میرا خیال یہ ہے کہ عورتوں کا زمین میں کوئی حصہ نہیں ہوتا، عمر بن عبدالعزیز نے کہا سبحان اللہ، اور اللہ کی کتاب کہاں گئی؟ سلیمان نے کہا اے لڑکے جاؤ، اور عبدالملک بن مروان کا وہ رجسٹر لے آؤ جس میں اس نے یہ بات لکھی ہے، عمر نے اس سے کہا، گویا کہ تو نے اسے مصحف آسمانی لانے کے لئے بھیجا ہے؟ یہ سن کر ایوب نے کہا اللہ کی قسم! عجیب بات ہے کہ ایک آدمی امیر المومنین کے سامنے اس طرح کی باتیں کرتا ہے اور اسے یہ معلوم نہیں ہے کہ اس کی وجہ سے اس کا سر تن سے جدا ہوسکتا ہے، تو عمر نے کہا: جب خلافت تیرے اور تیرے جیسے آدمیوں کے پاس پہنچے گی تو ایسا ہی ہوگا، پس جو چیز اس وقت ان کے پاس ہے یہ اس سے زیادہ سخت ہے جس کا مجھے خطرہ ہے کہ وہ ان کو آپہنچے گی، سلیمان نے کہا: چھوڑو، کیا تم ابوحفص سے اتنی سخت باتیں کررہے ہو، عمر نے کہا اللہ کی قسم! اگر امیر المومنین ہمارے ساتھ جہالت کا معاملہ کرے گا تو ہم اسے برداشت نہیں کریں گے۔

۷۲۳۳۔ محمد بن ابراہیم، حسین بن محمد بن حماد، سلیمان بن یوسف، عفان، جویریہ بن اسماء، اسماعیل بن ابی حکیم، انکے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز کو بنو مروان کا ایک خط پہنچا جس سے وہ ان پر غضبناک ہوگئے اور فرمایا: اللہ کی قسم! اگر قتل کرنا میرے اختیار میں ہوتا تو میں اللہ کے لئے مروان کو قتل کے مستحق ہونے کی وجہ سے قتل کرتا، جب مروان کی اولاد کو اس بات کی اطلاع ملی تو وہ خاموش ہوگئے اس لئے کہ وہ عمر بن عبدالعزیز کی استقامت کو جانتے تھے کہ جب یہ کسی کام کا ارادہ کرتا ہے تو کرگزرتا ہے۔

۷۲۳۴۔ حسن بن محمد بن کیسان، اسماعیل بن اسحاق قاضی، محمد بن ابی بکر، سعید بن عامر، جویریہ بن اسماء، انکے سلسلہ سند میں ہے کہ عبدالملک بن عمر بن عبدالعزیز نے اپنے باپ عمر سے کہا: اس معاملے میں آپ کو اپنی رائے پر عمل کرنے سے کیا چیز مانع ہے، پس اللہ کی قسم! مجھے پرواہ نہیں ہے اس معاملے کو نافذ کرنے کی صورت میں میری اور تیری وجہ سے ہانڈیاں جوش ماریں، عمر نے کہا: پس اللہ کی قسم! میں لوگوں کو مشقت برداشت کرنے کا عادی بنا رہا ہوں، پس اگر اللہ نے میری زندگی رکھی تو اپنی رائے پر ہی عمل کروں گا، اور اگر مجھے جلدی موت آگئی تو اللہ تعالیٰ میری نیت کو جانتے ہیں۔ مجھے ڈر ہے کہ اگر میں لوگوں کے ساتھ اچانک وہ معاملہ کروں جو تو کہہ رہا ہے کہ وہ مجھے تلوار کے استعمال پر مجبور کردیں گے اور جو خیر تلوار کے علاوہ کسی اور طریقے سے حاصل نہ ہوسکتی ہو اس میں کوئی خیر نہیں ہے۔

۷۲۳۵۔ حسن بن محمد بن کیسان، اسماعیل بن اسحاق قاضی، محمد بن ابی بکر، عمر بن علی مقدم، انکے سلسلہ سند میں ہے کہ سلیمان بن عبدالملک کے بیٹے نے چوکیدار سے کہا: مجھے امیر المومنین عمر سے کوئی کام ہے، اس نے کہا میں نے اس کے لئے اجازت طلب کی تو انہوں نے کہا اس کو اندر آنے دیجئے، تو میں اسکو عمر بن عبدالعزیز کے پاس لے آیا سلیمان کے بیٹے نے کہا، کس وجہ سے آپ نے میری زمین جائیداد کو ضبط کرلیا ہے، اس نے کہا اللہ کی پناہ اس بات سے کہ میں ایسے زمین کو ضبط کروں جو اسلام میں صحیح طریقے سے حاصل کی گئی ہو، اس نے کہا یہ میرے کاغذات ہیں، اس نے اپنی آستین (جیب) سے کاغذات نکالے، ان کو عمر نے پڑھا اور کہا: یہ زمین کس کی تھی؟ ابن الحجاج فاسق کی تھی، پس وہ اپنے مال کا زیادہ مستحق ہے، پس یہ مسلمانوں کے بیت المال کا حصہ ہے اس نے کہا، مسلمان اس کے زیادہ مستحق ہیں پھر اس نے کہا اے امیر المومنین! مجھے میرے کاغذات واپس کردیجئے، انہوں نے جواب دیا، اگر تو میرے پاس یہ نہ لے آتا تو میں تجھ سے اس کا مطالبہ نہیں کرتا لیکن جب تو ان کاغذات کو لے آیا ہے تو اب ہم تجھے ایسی چیز نہیں دیں گے جسے تو ناجائز طریقے سے حاصل کرنے کی کوشش کررہا ہے۔

راوی کہتے ہیں سلیمان کے بیٹے رونے لگے، چوکیدار نے کہا: میں نے کہا: اے امیر المؤمنین! سلیمان کا بیٹا بڑا لاڈلا، نرم دل اور ہر دلعزیز ہے، اس کے ساتھ آپ یہ معاملہ کر رہے ہیں؟ انہوں نے کہا تیرا ناس ہو، بے شک! وہ میری جان ہے اور میں اس کیلئے اپنے دل میں ایسے ہی محبت پاتا ہوں جیسا کہ اپنے بیٹے کے لئے۔

۷۲۳۶۔عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین حذار، احمد بن ابراہیم دورقی، منصور بن ابی مزاحم، شعیب یعنی ابن صفوان، بشر بن عبداللہ بن عمر، عمر کی اولاد میں سے کسی سے روایت کرتے ہیں کہ ھشام بن عبدالملک نے عمر بن عبدالعزیز سے کہا: بے شک میں تیری قوم کا آپ کی طرف قاصد بن کر آیا ہوں اور ان کے دلوں میں وہی بات ہے جو میں آپ سے کہنا چاہتا ہوں، بے شک وہ کہہ رہے ہیں: آپ اپنے دور حکومت میں نئے سرے سے عمل کیجئے۔ جولوگ آپ سے پہلے حکومت کر گئے ہیں ان کے انجام دیئے ہوئے معاملات میں دخل نہ دیجئے چاہے وہ صحیح ہوں یا غلط، اس لئے کہ ان کا بوجھ انہی پر ہے، عمر نے کہا آپ مجھے یہ بتایئے کہ اگر آپ میرے پاس ایک ہی وقت میں دو دیوان لے آؤ جن میں سے ایک حضرت معاویہ کا ہو اور دوسرا عبدالملک بن مروان تو کونسے دیوان کو میں اہمیت دوں؟ اس نے کہا جو ان میں سے مقدم ہو، اور اسکے برابر کسی چیز کو نہیں سمجھتا، عمر نے کہا میں نے اللہ کی کتاب کو اس سے بھی مقدم پایا ہے لہٰذا اپنے دور حکومت کے معاملات کو بھی اور اپنے سے پہلے والوں کے انجام دیئے ہوئے معاملات کو بھی کتاب اللہ کی کسوٹی پر تولوں گا۔

تو سعید بن خالد بن عمرو بن عثمان نے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ اپنی حکومت میں جو آپ کو حق اور انصاف کے ساتھ عطا کی گئی ہے اپنی رائے پر عمل کیجئے اور اپنے سے پہلے گذر جانے والوں کے اچھے یا برے کاموں کو اپنے حال پر چھوڑ دیجئے، ان میں دخل اندازی نہ کیجئے بس یہ آپ کے لئے کافی ہے، عمر نے کہا: میں تمہیں اس اللہ کی قسم دیتا ہوں جس کی طرف تم مر کر دوبارہ لوٹو گے، آپ مجھے بتایئے کہ اگر ایک آدمی مر جاتا ہے اور اپنی اولاد میں بڑے بچے اور چھوٹے بچے چھوڑ کر جاتا ہے پھر بڑے چھوٹوں پر اپنی طاقت کی وجہ سے غالب آجاتے ہیں اور ان کے اموال پر قبضہ کر لیتے ہیں، پھر چھوٹے بڑے ہو جاتے ہیں اور اپنے بڑے بھائیوں کو پکڑ کر تیرے پاس لے آتے ہیں، اس وجہ سے کہ انہوں نے ان کے اموال پر قبضہ کیا ہے تو آپ کیا کریں گے؟ اس نے کہا: میں ان کے حقوق پورے پورے واپس دلواؤں گا، انہوں نے کہا: میں نے اپنے سے پہلے گزر جانیوالے بہت سے حکمرانوں کو پایا ہے جو لوگوں پر اپنی طاقت وقوت کی وجہ سے غالب آگئے تھے اور اسی طرح ان کے متبعین بھی طاقت کی وجہ سے لوگوں پر غالب آگئے اور لوگوں کی جائدادوں پر قبضہ کر لیا، اب جب حکومت مجھے سونپ دی گئی ہے تو وہ اس ظلم کو لے کر میرے پاس آتے ہیں، پس میرے لئے کوئی گنجائش نہیں ہے سوائے اس کے کہ میں کمزور کو طاقت ور سے اس کا مال دلواؤں، اور گھٹیا سمجھے جانے والوں کو باعزت لوگوں سے ان کا حق دلواؤں، اس پر اس نے کہا اللہ آپ کو اس کی توفیق دیں اے امیر المؤمنین!

۷۲۳۷۔عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم، منصور، شعیب، محدث، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عبدالملک بن عمر بن عبدالعزیز، عمر کے پاس آئے اور کہا: اے امیر المؤمنین! بے شک مجھے آپ سے علیحدگی میں ضرورت کی بات کرنی ہے، اس وقت ان کے پاس مسلمہ بن عبدالملک بھی موجود تھے۔ اس سے عمر نے کہا اے بھتیجے! آپ ذرا باہر چلے جائیں، مسلمہ نے کہا، ہاں، پھر وہ کھڑا ہو گیا اور باہر چلا گیا، عبدالملک بن عمر اپنے باپ کے سامنے بیٹھ گئے اور اسے کہا: آپ اپنے رب کو کیا جواب دیں گے جب وہ آپ سے قیامت کے روز سوال کریں گے؟ اس نے کہا کیا آپ نے ایک بدعت دیکھی ہے جسے آپ نے مٹایا نہیں ہے اور ایک سنت دیکھی ہے جسے آپ نے زندہ نہیں کیا ہے؟ انہوں نے کہا: اے میرے بیٹے! کیا وہ چیز ایسی ہے کہ عوام نے تجھے اس کے سلسلہ میں میرے پاس بھیجا ہے یا تو اپنی طرف سے کہہ رہا ہے؟ اس نے کہا نہیں اللہ کی قسم! وہ میری ذاتی رائے ہے اور مجھے یقین ہے کہ اس کے بارے میں آپ سے سوال کیا جائیگا، پھر آپ کیا جواب دیں گے، اس کے باپ نے کہا: اللہ تجھ پر رحم کرے اور تجھے بیٹے ہونے کی نسبت بہترین بدلہ عطا

فرمائے، پس اللہ کی قسم! مجھے امید ہے کہ تو نیکی کے معاملات میں میرا مددگار ثابت ہوگا، اے میرے پیارے بیٹے! تیری قوم نے حکومت کے اس معاملہ کو ایک ایک گرہ اور ایک ایک کڑا لگا کر باندھ دیا ہے اور جب غلبہ کے ذریعہ ان سے وہ چیزیں چھیننے کا ارادہ کرتا ہوں جو ان کے قبضے میں ہیں تو میں بے خوف نہیں ہوتا اس بات سے کہ وہ مجھ پر ٹوٹ پڑیں، ایسا ٹوٹ پڑنا جس میں کثرت سے خون بہہ جائے، پس اللہ کی قسم! اس دنیا کا ختم ہو جانا مجھ پر زیادہ آسان ہے اس بات سے کہ میرے راستے میں لڑائی کی وجہ سے خون بہایا جائے، کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ تیرے باپ پر دنیا کے ایام میں سے کوئی دن ایسا نہ آئے جس میں وہ ایک بدعت کو مٹائے اور ایک سنت کو زندہ نہ کرے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ میرے اور تیری قوم کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کردے اور وہ بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔

۲۳۸ ۷۔ عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، منصور، شعیب، فرات بن سائب، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے اپنی بیوی فاطمہ بنت عبدالملک سے کہا، اس حال میں کہ اس کے پاس ایک ہار تھا جو اس کے باپ نے اسے دیا تھا اور وہ ایسا ہار تھا کہ اس جیسا ہار کسی نے دیکھا نہیں تھا، عمر نے اس سے یہ کہا: یا تو تو اپنا زیور بیت المال کی طرف لوٹا دے یا مجھے اپنے سے جدا ہونے کی اجازت دیدے، کیونکہ میں اس بات کو ناپسند کرتا ہوں کہ میں اور تو اور یہ زیور ایک ہی گھر میں موجود ہوں، اس نے کہا: نہیں، بلکہ میں آپ کو اختیار کرتی ہوں اے امیر المؤمنین! اگرچہ مجھے اس جیسے اس سے کئی گنا زائد ہار بھی قربان کرنے پڑیں، راوی نے کہا عمر بن عبدالعزیز نے اس ہار کے بارے میں حکم دیا اور اسے اٹھا کر مسلمانوں کے بیت المال میں رکھ دیا گیا، پس جب عمر فوت ہو گئے اور یزید خلیفہ بن گیا تو اس نے فاطمہ سے کہا: اگر آپ چاہیں تو آپ کا ہار آپ کو واپس کر دیا جائے؟ اس نے کہا بس میں اس ہار کو نہیں چاہتی، میں نے عمر بن عبد العزیز کی زندگی میں دل کی خوشی سے یہ ہار دیا تھا، کیا میں اس کے مرنے کے بعد اس کو واپس لے لوں؟ نہیں، اللہ کی قسم! ہرگز نہیں، پس جب اس نے یہ بات دیکھی تو اس نے اس ہار کو اپنی اولاد اور گھر والوں میں تقسیم کر دیا۔

۲۳۹ ۷۔ عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، احمد بن عبداللہ بن یونس، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے اپنے کسی شیخ کو یہ ذکر کرتے ہوئے سنا کہ عمر بن عبدالعزیز کے پاس ایک کاتب لایا گیا جو کہ اسکے سامنے لکھتا تھا اور یہ کاتب خود تو مسلمان تھا لیکن اسکا باپ نصرانی تھا یا اس کے علاوہ کسی اور مذہب کا پیروکار تھا، تو عمر نے اس آدمی سے کہا جو اسے لے کر آیا تھا، کاش! تو مہاجرین کی اولاد میں سے کسی آدمی کو لے آتا، راوی نے کہا: اس کافر نے یہ بات سن کر کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ان کے باپ کے کفر نے کوئی نقصان نہیں پہنچایا، راوی کہتے ہیں اس پر عمر نے کہا البتہ میں نے تجھے ایک مثال بنایا ہے تو میرے سامنے کبھی بھی کتابت کا کام سرانجام نہ دینا۔

۲۴۰ ۷۔ ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، محمد بن یحییٰ ازدی، سعید بن سلیمان، محمد بن عبدالرحمٰن بن مجبر، موسیٰ بن عقبۃ، سالم بن عبداللہ بن عمر ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے اس کی طرف لکھا اللہ کے بندے عمر کی طرف سے سالم بن عبداللہ کے نام، السلام علیکم، سلام کے بعد پس میں اس اللہ کی حمد وثناء کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، حمد وصلوۃ کے بعد صورتحال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس امت کی حکومت کا بوجھ، مجھ پر ڈال دیا ہے اور یہ حکومت میرے مشورے کے بغیر میری طرف سپرد کی گئی ہے اور نہ ہی میں نے اس حکومت کو طلب کیا ہے بلکہ اللہ کی قضا وقدر کی بنیاد پر یہ حکومت مجھ تک پہنچ گئی ہے، پس میں اس معاملے میں اللہ سے مدد طلب کرتا ہوں اور ان سے یہ سوال کرتا ہوں کہ مجھے اس معاملے میں سمع وطاعت اور اچھی موافقت نصیب فرمادیں، اور مجھے نرمی اور عدل وانصاف کرنے کی توفیق عطا فرمادیں، پس جب تیرے پاس میرا یہ خط پہنچے تو میری طرف عمر بن خطاب کے لکھے ہوئے خطوط اور انکے ضبط شدہ طور طریقے اور ذمیوں اور اہل قبلہ کے بارے میں ان کے فیصلے بھیج دے، اس لئے کہ اگر اللہ نے مجھے توفیق دی تو عمرؓ کی سیرت اور ان کے طور طریقوں کی اتباع کرنے والا ہوں، تو سالم بن عبداللہ نے ان کی طرف جوابی خط لکھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ خط ہے سالم بن عبداللہ کی طرف سے اللہ کے بندے، امیر المومنین عمر کی طرف، السلام علیکم، پس میں اس اللہ کی حمد وثناء کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں، حمد وصلوٰۃ کے بعد میں کہتا ہوں، پس اللہ نے دنیا کو پیدا کیا جب اس کے پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا اور اس کے لئے بہت تھوڑی مدت مقرر کی ہے، یہاں تک کہ اس کی ابتداء اور انتہاء کے درمیان کا سارا وقت دن کی ایک گھڑی کی طرح ہے، پھر اس دنیا اور اس دنیا پر رہنے والوں کے بارے میں فناء ہونے کا فیصلہ لکھ دیا ہے چنانچہ فرمایا ''ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے سوائے اس کی ذات کے، اسی کے لئے حکم ثابت ہے اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے'' (قصص ۸۸) دنیا والے اس دنیا کے کسی بھی معاملے میں خود مختار نہیں ہوں گے یہاں تک کہ یہ دنیا ان سے اور وہ اس دنیا سے جدا ہو جائیں گے، اسی کے متعلق اس نے اپنی کتاب نازل فرمائی اور اپنے رسولوں کو مبعوث فرمایا، پہلے سے اس بارے میں وعید بھیج دی، اس کتاب میں مثالیں بیان کیں، اور بات اس کے ساتھ ملا دی اپنے دین کی تشریح کی، حرام کو حرام اور حلال کو حلال ٹھہرایا، عمدہ طریقے سے قصص وواقعات بیان کئے اور کرلیا اپنے دین کو پہلے لوگوں میں

اور آخری لوگوں میں۔ پس اس کو ایک ہی دین بنا دیا اور کوئی فرق نہیں کیا اپنی کتابوں میں اور کوئی اختلاف نہیں کیا اس کے رسولوں نے اور کوئی بد بخت نہیں اس کے حکم کے ساتھ جیسے دوسرا نیک بخت بن گیا ہو اور کوئی نیک بخت نہیں بنا اس کے حکم سے جس کے ذریعے کوئی بد بخت ہوا ہو اور بے شک تو آج کے دن اے عمر! تو نے وعدہ نہیں لیا کہ تو انسان ہے بنی آدم میں سے کافی ہوتا ہے تجھ کو کھانے سے اور پانی سے اور کپڑے سے تجھ کو کافی ہوتا ہے۔ ان میں سے ایک آدمی کو پس اس فضل کو کردے اپنے اور اپنے اس رب کے درمیان جس کی طرف نعمتوں کا شکر متوجہ ہوتا ہے۔ بے شک تو والی بنا ہے بڑے کام کا کوئی والی نہیں ہے تجھ پر اللہ کے علاوہ تحقیق ہو چکا ہے جو تیرے اور لوگوں کے درمیان تھا اگر تو طاقت رکھے یہ کہ بچا دے اپنے نفس کو اور اپنے اہل کو اور یہ کہ نقصان میں نہ ڈالے اپنے نفس کو اور اپنے اہل کو تو کرلو اور کوئی قوت دینے والا نہیں ہے مگر اللہ ہی پس بے شک تجھ سے پہلے جو تھے انہوں نے جو عمل کرنا تھا کرلیا اور مٹا دیا جو انہوں نے مٹانا تھا حق سے اور زندہ کیا جو انہوں نے تربیت پایا اور انہوں نے گمان کیا کہ یہی طریقہ ہے اور انہوں نے بند نہیں کیا بندوں پر نرمی کا دروازہ مگر کھول دیا ان پر آزمائش کا دروازہ اور کسی عامل کو نکالنے سے تجھ کو کوئی نہیں روکے گا یہ کہ تو اس سے کہہ دے کہ نہیں پاتا ہوں اس کا عمل مجھ کو کافی ہو جائے، پس بے شک جب تو کسی کو اللہ کے لئے نکالے گا اور عمل کرے گا اللہ کے لئے تو مہیا کریگا اللہ تیرے لوگوں کو اللہ کے مددگاروں کے ساتھ اور مدد اللہ کی طرف سے نیت کے بقدر ہوتی ہے جب بندے کی نیت تام ہو جائے تو اللہ کی مدد بھی تام ہو جاتی ہے اور جب بندے کی نیت میں کوتاہی ہو تو اللہ کی مدد بھی کم ہو جاتی ہے پس اگر تو طاقت رکھے کہ قیامت کے دن تو اللہ کے پاس اس حال میں آئے کہ تیرے پیچھے ظلم کا دعویدار نہ ہو اور پہلے لوگ تجھ کو متبعین کی وجہ سے رشک کرنے والے ہو اور تو ان پر رشک کرنے والا ہو ان کے زیادہ اتباع کی وجہ سے پس کر گزر اور کوئی قوت نہیں ہے مگر اللہ کی طرف سے، تحقیق وہ ڈرتے تھے کیا موت کے وقت کی سختی سے وہ وقت جس سے وہ بھاگتے تھے اور پھاڑ دی ان کے پیٹ وہ پیٹیں جس میں وہ نہیں بھرتے تھے اور پھوڑ دی گئی ان کی وہ آنکھیں جن کی لذت ختم نہیں ہوئی اور ریزے ہو گئے، ان کی گردنیں مٹی میں بغیر تکیہ لگائے ہوئے اس کے بعد

کہ تو جانتا ہے کہ وہ فرش میں، پس وہ ہو گئے گندگی زمینوں کے نیچے اگر وہ کسی مسکین کے پہلو میں ہوتے تو مسکین ان سے اذیت محسوس کرتا ان پر بہت ساری خوشبو کے خرچ کرنے کے بعد اور یہ اسراف ہوگا اور جلدی کرنے والا ہوگا حق سے، ہم اللہ ہی کے لئے اور اسی کی طرف رجوع کرنے والے ہیں۔

کیا ہی بڑا معاملہ اور ڈرانے والا معاملہ ہے اے عمر! جو گزر گیا اس امت کے بارے میں پس چاہئے کہ عراق والے تیری صدارت سے اس آدمی کی طرح ہو جس پر تیری وجہ سے کوئی فقر نہ ہو اور نہ وہ آپ سے بے پرواہ ہوان پر ایسے ظالم گورنر مقرر ہوئے ہیں جنہوں نے مال تقسیم کر لئے اور خون بہائے۔

جب آپ بھیجتے ہوا پنے تمام عما کو کہ وہ ٹیکس لیں اور وہ عصبیت کے ساتھ کام کرے اور ظلم کرے ان کے عمل میں اور وہ ذخیرہ اندوزی کرے مسلمانوں پر بھیجنے کے اعتبار سے اور حرام خون کو بہاتے ہیں، اللہ سے ڈرو اے عمر! اس معاملہ میں پس بے شک اگر تو جرأت کرے اس پر تو یہ کہ آئے تیرے پاس ذلیل کرنے والا، اور اگر تو نے تقویٰ اختیار کیا جس کا میں نے تجھ کو حکم دیا تو آپ پالو گے اپنے راحت کو اپنے پیٹ سمع اور بصر پر، پھر اگر آپ سوال کریں یہ کہ میں ارسال کروں عمر بن خطاب کے خط اور سیرت اور اسکے فیصلے جو مسلمانوں میں اور اہل عہد نے کیئے تھے اور عمر نے تیرے زمانے کے علاوہ میں کام کیا تھا پس میں امید کرتا ہوں کہ اگر آپ نے عمل کیا جس طرح سے اس نے عمل کیا تھا اور آپ ہو جاہیں گے اچھے مرتبے والے عمر کی طرح اللہ کے نزدیک اور کہہ دے جس طرح بندہ صالح نے کہا تھا کہ ترجمہ) اور میں ارادہ نہیں کرتا ہوں کہ میں تمہاری مخالفت کروں اس کی وجہ سے جس سے میں تم کو منع کرتا ہوں۔ میں نے ارادہ نہیں کیا اصلاح کا جب تک کہ میں استطاعت رکھوں اور میری توفیق اللہ ہی کی طرف سے اس پر میں نے بھروسہ کیا اور اسکی طرف رجوع کرتا ہوں اور کئی لوگوں نے اسکو نقل کیا ہے ان میں اسحاق بن سلیمان، عن حنظلہ بن ابی سفیان فرماتے ہیں کہ عمر بن عبد العزیز نے سالم بن عبد اللہ کی طرف خط لکھا تو انہوں نے لکھ لیا کہ اے عمر یاد کرو وہ بادشاہ جن کی آنکھیں نکل گئیں، اسی طرح مختصر بیان کیا۔

۷۲۴۱۔ احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد، احمد، اسحاق بن سلیمان، حنظلہ بن ابی سفیان، جعفر بن برقان، اس کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز سالم بن عبد اللہ کی طرف خط لکھا امابعد! اللہ نے مجھے آزمایا اور اسی طرح ذکر کیا اور روایت کیا ہے معمر بن سلیمان الرقی نے فرات بن سلیمان سے فرمایا ہے کہ سالم کی طرف عمر نے لمبا خط لکھا جسے موسیٰ بن عقبہ نے روایت کیا۔

۷۲۴۲۔ ابو حامد بن ابن جبلہ، محمد بن اسحاق، عمر بن الحسن الاسدی، محمد بن طلحہ، داؤد بن سلیمان، اس کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے عبد الحمید جو صاحب کوفہ تھے اس کی طرف خط لکھا، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، اللہ کے بندے عمر کی طرف سے جو امیر المؤمنین ہے عبد الحمید بن عبد الرحمٰن کی طرف، تجھ پر سلام ہو میں تعریف کرتا ہوں اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، امابعد! اہل کوفہ ایسی قوم ہے جس کو مصیبتیں اور سختیاں پہنچی ہے اور اللہ کے احکام میں ان پر زیادتی کی گئی ہے اور برے اعمال نے ان پر برے طریقے جاری کیئے ہیں اور دین کا قیام عدل اور احسان پر ہے تیرے نفس کے علاوہ تیرے نزدیک کوئی اہم چیز نہیں ہے یہ کہ تو تابع کردے اپنے نفس کو اللہ کی اطاعت کے لئے کیونکہ اس میں ذرا بھی گناہ نہیں، میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ تم اپنی زمین اور آبادی پر ویرانہ کو مت اٹھاؤ، اور نہ ویرانہ کو آباد پر، اس واسطے کہ میں نے تمہیں اس چیز کا والی بنایا ہے۔

۷۲۴۳۔ ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، سعدان بن نصر المخرمی، عبد اللہ بن بکر بن حبیب، اس کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے خناصرہ کے لوگوں کو خطاب کیا، آپ نے فرمایا لوگو! تم فضول پیدا نہیں کیئے گئے اور نہ تم بے کار چھوڑے جاؤ گے، تمہارے لئے ایک لوٹنے کی جگہ بنائی گئی ہے جس میں اللہ تعالیٰ بارے حکم اور فیصلہ کرنے کے لئے نازل ہوں گے یقیناً وہ شخص نقصان اور خسارے میں ہے جو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے نکل جائے باوجود یکہ وہ رحمت ہر چیز کو شامل ہے اور جنت سے محروم ہو وہ جنت جس کی چوڑائی آسمان وزمین

جیسی ہے، خبردار! امام کل اسی شخص کے لئے جو اللہ سے ڈرے اور خوف کرے، جس ختم ہونے والے مال کو باقی رہنے والے تھوڑے کو زیادہ کے اور خوف کو امن کے بدلہ بیچ دیا۔

کیا تم جانتے نہیں کہ تم لوگ ہلاک ہونے والوں کی پیٹھ میں ہو اور باقی رہنے والے تمہارے خلیفہ بننے والے ہیں اسی طرح تم ہو گے یہاں تک کہ اسے بہتر وارثوں کے حوالے کیا جائے۔

۷۲۴۴۔ ابی، احمد بن محمد بن عمر، ابوبکر بن عبید، سلمہ، جعفر بن ہارون، مفضل بن یونس، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ایک شخص نے حضرت عمر بن عبدالعزیز سے کہا اے امیر المومنین! آپ نے صبح کیسے کی؟ میں نے انتہائی سستی، شکم پری اور گناہوں میں لت پت ہو کر صبح کی ہے مجھے اللہ تعالیٰ سے کئی امیدیں وابستہ ہیں۔

۷۲۴۵۔ محمد بن علی، محمد بن حسن بن قتیبہ، محمد بن ابی سری، بشر بن حسان ھذلی، ثوری، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے اپنے پیٹ پر ہاتھ پھیر کر فرمایا، میرا پیٹ اپنے رب کی عبادت میں سست ہے، گناہوں اور خطاؤں میں لتھڑا ہے، اللہ تعالیٰ سے نیک بندوں کے درجوں کی تمنا کرتا ہے جبکہ ان کے اعمال نہیں کرتا۔

۷۲۴۶۔ بی، ابراہیم بن محمد بن حسن، سفیان بن وکیع، ابن عیینہ، عمر بن دینار، ان کے سلسلہ سند میں ہے عمر بن عبدالعزیز سے روایت ہے فرمایا: تم لوگ ہمیشہ کی زندگی کے لئے پیدا کئے گئے ہو لیکن تم ایک گھر سے دوسرے گھر کی طرف منتقل ہوتے ہو۔

۷۲۴۷۔ ابومحمد بن حیان، احمد بن محمد بن سعید، احمد بن عبدہ، سفیان بن عیینہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر نے اسی طرح کی بات فرمائی، اس سند میں ابن دینار کا ذکر نہیں کیا۔

۷۲۴۸۔ محمد بن احمد بن محمد، ابی، عبداللہ بن محمد بن سفیان، ابومحمد بزار، میتب بن واضح، محمد بن ولید، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز ایک شخص کے پاس سے گزرے، اس کے ہاتھ میں ایک کنکری تھی جس سے وہ کھیل رہا تھا اور ساتھ یہ کہہ رہا تھا اے اللہ! حور عین سے میری شادی کرانا، حضرت عمر بن عبدالعزیز اس کی طرف مائل ہوئے اور فرمایا تم کیا ہی برے پکارنے والے ہو، تم نے ہاتھ سے کنکری کیوں نہ پھینک دی کہ اللہ تعالیٰ سے اخلاص کے ساتھ دعا کرتے۔

۷۲۴۹۔ محمد بن احمد، ابی، عبداللہ، محمد بن عمر بن علی الانصاری، شبابہ، خارجہ بن مصعب، محمد بن عمرو، ان کے سلسلہ سند میں عمر بن عبدالعزیز سے روایت ہے، فرمایا دل کے لئے وہی بات مفید ہے جو دل سے نکلے۔

۷۲۵۰۔ محمد بن احمد، ابی، عبداللہ، بشر بن معاذ، شیخ، عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا اے چھپنے والوں کی جماعت! بے شک اللہ تعالیٰ کے پاس ایک رسوا کرنے والا سوال ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا تیرے رب کی قسم! ہم ان سب سے ان چیزوں کے بارے میں ضرور پوچھیں گے جو وہ کرتے تھے (الحجر۔۹۳۔۹۴)

۷۲۵۱۔ احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، عبدالمتعال بن عبدالوھاب، ضمرہ، عبداللہ بن شوذب، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ سلیمان نے حج کیا۔ ان کے ساتھ عمر بن عبدالعزیز تھے سلیمان طائف کی طرف نکلے وہاں انہیں بجلی اور چمک پہنچی تو سلیمان سہم گئے اور عمر سے کہنے لگے اے ابوحفص! یہ کیا چیز ہے؟ تو حضرت عمر نے فرمایا: یہ رحمت کے اترنے کے وقت کی علامت ہے تو جب عذاب آئے گا اس وقت کیا حالت ہوگی۔

۷۲۵۲۔ احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، ابوکریب، ابوبکر بن عیاش، عذری ان کے سلسلہ سند میں ہے عذری سے اسی طرح منقول ہے۔

۷۲۵۳۔ محمد بن ابراہیم، ابوالعباس بن قتیبہ، ابراہیم بن یحییٰ بن یحییٰ، ابی، جدی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز عرفات میں سلیمان کے ساتھ تھے، وہاں بجلی کی نرمی اور سخت کڑک کی کیفیت پیدا ہوئی جس سے سلیمان خوفزدہ ہو گئے جب عمر بن عبدالعزیز کی

طرف دیکھا تو وہ ہنس رہے تھے، سلیمان نے کہا: عمر! آپ یہ سب کچھ سنتے ہوئے بھی ہنس رہے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: امیر المؤمنین! یہ تو اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے جس سے آپ گھبرا گئے، جب اللہ تعالیٰ کا عذاب آئے گا تو اس وقت کیا ہوگا؟

۷۲۵۴۔ ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، حاتم بن لیث، خالد بن خداش، عفان بن راشد انکے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز، عرفہ میں سلیمان کے ساتھ کھڑے تھے کہ وہاں بجلی کی نرمی اور تہامہ کی جانب سے کڑک پیدا ہوئی تو سلیمان نے اپنا سینہ کجاوے کے اگلے حصہ پر رکھ دیا اور گھبرا گئے، تو عمر نے ان سے کہا: اے امیر المؤمنین! یہ بجلی تو اللہ تعالیٰ کی رحمت کو لائی ہے اس وقت کیا حالت ہوگی جب یہ اللہ تعالیٰ کے عذاب کو لائے گی، راوی کا بیان ہے کہ پھر سلیمان نے لوگوں کی طرف دیکھا اور کہا کتنے لوگ ہیں؟ تو عمر نے فرمایا امیر المؤمنین اکثر آپ کے مدمقابل لوگ ہیں تو سلیمان نے ان سے کہا اللہ تعالیٰ آپ کو ہی ان کی آزمائش بنائے۔

۷۲۵۵۔ ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، سفیان بن وکیع، ابن عیینہ، عمر بن ذر، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ حضرت عمر بن عبد العزیز کے غلام نے ان سے کہا: جب وہ سلیمان کے جنازے سے واپس لوٹے، آپ مجھے غمگین نظر آرہے ہیں؟ میری طرح وہ بھی نعمتوں میں تھے۔ امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں کوئی شخص ایسا نہیں جسے میں اس کا حق اسے نہ دینا چاہتا ہوں، سوائے کاتب کے، اسکی مدت میں اور اس کا مطالبہ کرنے والے کے سوا۔

۷۲۵۶۔ ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، فضل بن یعقوب، حسن بن محمد بن اعین، نضر بن عربی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں عمر بن عبد العزیز کے پاس آیا، میں نے انہیں اس طرح بیٹھے دیکھا، انہوں نے اپنے گھٹنے اٹھائے ہوئے تھے اور ان پر ہاتھ رکھے ہوئے تھے اور ان کی ٹھوڑی گھٹنوں پر تھی گویا ان پر اس امت کا غم ہے۔

۷۲۵۷۔ حسن بن محمد بن کیسان، اسماعیل بن اسحاق قاضی، سلیمان بن حرب، حماد بن زید، عامر بن عبیدہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ سب سے پہلے جو انوکھی چیز عمر بن عبد العزیز میں دیکھی گئی یہ تھی کہ وہ ایک جنازے میں نکلے تو وہ اس مقام پر جو خلفاء کے لئے بنایا گیا تھا، خلفاء عموماً جب لوگوں کے جنازوں میں حاضر ہوتے تو انہی پر بیٹھتے تھے ان کے لئے بھی ایک چادر ڈالی گئی، آپ نے اس پر پاؤں مارا اور زمین پر بیٹھ گئے لوگوں نے کہا یہ کیا ہوا؟ اتنے میں ایک آدمی آیا اور ان کے سامنے کھڑا ہو گیا، اس نے کہا امیر المومنین! مجھے بڑی سخت ضرورت پیش آئی ہے فاقہ نے انتہا کر دی ہے میں کل اللہ تعالیٰ سے اپنے مقام کا آپ سے سوال کروں گا۔ آپ میرے سامنے حاضر ہوں گے اس کے ہاتھ میں چھڑی تھی جس پر وہ اپنے دانتوں کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے تھا تو حضرت عمر نے فرمایا دوبارہ کہو جو تم کہہ رہے تھے تو اس نے دوبارہ وہی کہا، اے امیر المؤمنین! مجھے سخت ضرورت ہے فاقہ نے انتہا کر دی ہے، میں آپ کے سامنے اللہ تعالیٰ سے آپ کا سوال کروں گا کہ میرا کیا مقام تھا؟ پھر وہ اتنا رویا کہ اس کے آنسو اس چھڑی پر بہنے لگے، حضرت عمر نے فرمایا تیری کفالت میں کتنے لوگ ہیں؟ اس نے کہا پانچ ہیں، میں، میری بیوی اور تین بچے، آپ نے فرمایا: تیرے لئے تیری اولاد کے لئے دس دینار مقرر ہیں، اور ہم پانچسو کا حکم دیتے ہیں۔ دوسو میرے مال میں سے اور تین سو اللہ تعالیٰ کے مال سے، اس سے اپنی حاجت پوری کرو یہاں تک کہ تمہارا عطیہ ظاہر ہو۔

۷۲۵۸۔ محمد بن ابراہیم، محمد بن حسن بن قتیبہ، عمرو بن عثمان، خالد بن یزید، جعونہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے ایک شخص کو گورنر بنایا، بعد میں آپ کو معلوم ہوا کہ وہ حجاج بن یوسف کا گورنر رہ چکا ہے تو آپ نے اسے معزول کر دیا۔ وہ معذرت کے لئے آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا میں تھوڑا ہی عرصہ حجاج کا گورنر رہا ہوں، آپ نے فرمایا برے آدمی کی صحبت ایک آدھ دن بھی تمہارے لئے کافی ہے۔

۷۲۵۹۔ عبد اللہ بن محمد، عبد اللہ بن محمد بن زکریا، سلمہ بن شبیب، سھل بن عاصم، عبد اللہ بن غالب، ابو عاصم عبادانی، ان کے سلسلہ سند میں

ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے خطاب کیا، فرمایا امابعد! اگر تم لوگ آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو تم بے وقوف ہو اور اگر تم اسے جھٹلاتے ہو تو ہلاک ہونے والے ہو۔

۷۲۶۰۔عبداللہ بن محمد، جعفر بن عبداللہ بن صباح، ابوھمام، ضمرہ، سفیان ثوری، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا جس شخص کو یہ معلوم نہ ہو کہ اس کا کلام اس کے عمل میں سے ہے تو اس کے گناہ زیادہ ہوتے ہیں۔

۷۲۶۱۔سلیمان بن احمد، احمد بن یحییٰ، ثعلب نحوی، زبیر بن بکار، محمد بن مسلمہ، ہشام بن عبداللہ بن عکرمہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا جس حق بات کا میں نے ارادہ کیا اس میں لوگوں نے اس وقت تک میری موافقت نہیں کی جب تک میں نے ان کے لئے دنیا کو نچھاور نہیں کر دیا۔

۷۲۶۲۔سلیمان بن احمد، اسحاق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا: وہ شخص کامیاب رہا جس نے اپنے آپ کو مسائل میں الجھنے، غصہ کرنے اور لالچ سے دور رکھا۔

۷۲۶۳۔سلیمان بن احمد، اسحٰق، عبدالرزاق، معمر، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے حضرت عدی بن ارطاۃ کو خط لکھا جس کا مضمون یہ تھا، امابعد! آپ کا سعد بن مسعود کو عمان کا گورنر بنانا وہ غلطی ہے جس کا اللہ تعالیٰ آپ کے خلاف فیصلہ فرمائیں گے، یہ بات آپ کے مقدر میں طے ہو چکی تھی کہ آپ اس میں مبتلا ہوں گے۔

۷۲۶۴۔عبداللہ بن محمد، محمد بن یحییٰ مروزی، خالد بن خداش، نوح بن قیس، محمد بن معبد، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے رومی قیدیوں کو روانہ فرمایا اور انہیں فدیہ میں دیگر مسلمان قیدیوں کو چھڑایا، فرماتے ہیں جب میں شاہِ روم کے پاس آتا اور اس وقت روم کے سربرآوردہ لوگ بھی آجاتے تو میں باہر آجاتا، فرماتے ہیں ایک دفعہ میں اس کے پاس آیا تو وہ انتہائی پریشان اور غمگین زمین پر بیٹھا تھا۔ میں نے کہا بادشاہ معظم کو کیا ہوا؟ تو اس نے کہا تمہیں کیسے پتہ چلا کہ کیا ہوا؟ میں نے کہا: کیا ہوا؟ اس نے کہا ایک نیک مرد مر گیا ہے میں نے کہا کون؟ اس نے کہا: عمر بن عبدالعزیز۔

راوی کا بیان ہے کہ پھر شاہِ روم نے کہا میرا گمان ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے بعد اگر کوئی مردوں کو زندہ کرتا تو وہ عمر بن عبدالعزیز ہوتے، اس کے بعد اس نے کہا: مجھے وہ راہب پسند نہیں جس نے دروازہ بند کر دیا اور دنیا کو چھوڑ کر رہبانیت اور عبادت گزاری میں لگ گیا، البتہ اس شخص پر تعجب ہوتا ہے جس کے قدموں تلے دنیا ہے اور پھر وہ اسے چھوڑ کر راہب بنا۔

۷۲۶۵۔محمد بن احمد بن شاھین، عبداللہ بن محمد بغوی، خالد بن مرداس، حکیم یعنی ابن عمر، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں عمر بن عبدالعزیز کے پاس تھا۔ انہوں نے اپنے غلام کو گوشت کا ایک ٹکڑا بھوننے کے لئے روانہ کیا وہ جلد ہی آگیا، آپ نے اس سے فرمایا تم نے اتنے جلدی کیسے کی؟ اس نے کہا میں نے یہ گوشت مطبخ (باورچی خانہ) میں بھونا ہے، اس جگہ مسلمانوں کا ایک مطبخ تھا جس میں صبح و شام ان کا کھانا پکتا تھا۔ آپ نے غلام سے فرمایا اے بیٹا! یہ سارا تم ہی کھالو، اس واسطے کہ اسے تم نے تیار کیا ہے میں نے تیار نہیں کیا۔

۷۲۶۶۔ابی، ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن سفیان، محمد بن حسین، ولید بن صالح، عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز کا ایک بکس تھا جس میں آپ کے بالوں کی بنی زرہ تھی اور ایک طوق تھا گھر کے درمیان ان کا ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس میں آپ نماز پڑھتے تھے۔ اس کمرہ میں کوئی داخل نہ ہوتا تھا جب رات کا آخری پہر ہوتا تو آپ اس صندوق کو کھولتے، اس زرہ کو پہنتے، گلے میں طوق ڈالتے اور فجر کے طلوع تک اپنے رب سے مناجات و دعا کرتے اور روتے، پھر اس صندوق میں رکھ دیتے۔

۷۲۶۷۔ابی محمد بن احمد، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن عبید، ابوعبدالرحمٰن حاتم بن عبیداللہ ازدی، حسین بن محمد خزاعی، حضرت عثمان کی اولاد میں سے ایک شخص نے نقل کیا ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے اپنے کسی خطبہ میں فرمایا: ہر سفر کے لئے توشہ لازمی ہوتا ہے سو تم دنیا

سے آخرت کے سفر کے لئے توشہ تیار کرو، اور اس شخص کی طرح ہونا جس نے اللہ تعالیٰ کے تیار کردہ ثواب اور عذاب کا معاینہ کیا ہو لہٰذا رغبت کرو اور ڈر رکھو، تم پر مدت طویل نہ ہو مبادا تمہارے دل سخت ہو جائیں اور تم اپنے دشمن کے پیرو بن جاؤ۔

اس واسطے کہ اللہ کی قسم! کسی آدمی کی امید نہیں پھیلائی گئی جسے معلوم نہیں کہ شاید وہ شام کے بعد صبح اور صبح کے بعد شام نہ کر سکے اور کبھی کبھار ان کے درمیان آرزوؤں کے چھپٹے ہوتے ہیں اور کتنے لوگ میں نے بلکہ تم نے بھی دیکھے ہوں گے جو دنیا کی وجہ سے فریب خوردہ تھے۔ آنکھ اسی کی ٹھنڈی ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نجات کی پکی امید رکھتا ہو، اور خوش وہی ہوگا جسے قیامت کی ہولناکیوں سے حفاظت ہو، رہا وہ شخص جو جب بھی دوا دارو کرتا ہے تو دوسری طرف سے اسے اور بیماریاں لگ جاتی ہیں میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں کہ تمہیں اس بات کا حکم دوں جس سے میں اپنے آپ کو روکتا ہوں، یوں تو میرا سودا خسارے میں ہوگا اور میرا نقصان ظاہر ہوگا اور اس دن میری مسکینی واضح ہوگی جس میں مالداری اور فقر ہوگا، نامہ اعمال کے وزنوں کے ترازو لگے ہوں گے، البتہ تم لوگوں نے ایسی چیز کی مشقت اٹھائی ہے کہ اگر یہ مشقت ستارے اٹھاتے تو گر پڑتے، اور اگر پہاڑ اٹھاتے تو پگھل جاتے، اور اگر زمین اٹھاتی تو پھٹ جاتی، کیا تمہیں معلوم نہیں کہ جنت اور جہنم کے درمیان کوئی منزل نہیں اور تم لوگ ان میں سے ایک کی طرف جانے والے ہو۔

۷۲۶۸۔ ابی، محمد، احمد بن محمد بن عمرو، ابوبکر بن سفیان، یعقوب بن اسماعیل، یعقوب بن ابراہیم، عمر بن محمد بن محمد مکی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے خطبہ دیا اور فرمایا دنیا تمہارے قیام کی جگہ نہیں، یہ ایسا گھر ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فنا مقرر کر دی ہے اور یہاں سے اس کے رہنے والوں پر کوچ کرنا فرض کر دیا، بہت سے آباد کرنے والے یقین کے ساتھ، عنقریب خراب کرنے والے ہیں اور بہت سے اقامت پذیر حرص کرنے والے تھوڑی دیر بعد رخت سفر باندھنے والے ہیں، سو اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے۔ اس جگہ سے جتنا جلد ہو سکے اچھا سفر کرو اور توشہ لیجایا کرو، بہتر توشہ تقویٰ ہے دنیا تو ہٹنے والے سائے کی طرح ہے جو تھوڑا اچل کر ختم ہو جاتا ہے انسان اسی عالم میں دوسروں سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتا ہے اور اس میں اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہوتی ہے۔ اچانک اسے اللہ تعالیٰ اپنی تقدیر کے ذریعہ بلا لیتا ہے اور اسے اس کی موت کا تیر مارتا ہے یوں اس کے نشانات اور دنیا چھین لیتے ہیں اس کے کارخانے اور اسکی مالداری کا ذریعہ دوسری قوم کے لئے ہو جاتا ہے، دنیا مضرت کے بقدر خوش کرتی ہے۔ وہ خوش تھوڑا کرتی ہے اور غم (کی) لمبی چادر کھینچتی ہے۔

۷۲۶۹۔ محمد بن احمد بن ابراہیم، نے اپنی کتاب میں نقل کیا ہے عبداللہ بن محمد البغوی، حاجب بن ولید، مبشر بن اسماعیل، ارطاۃ بن المنذر ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ کسی نے عمر بن عبدالعزیز سے کہا: اگر آپ محافظ رکھ لیں اور کھانے پینے میں احتیاط کریں تو بہتر ہے اس لئے کہ آپ سے سابقہ لوگ ایسا کرتے تھے، آپ نے فرمایا اے اللہ! اگر آپ کے علم میں یہ بات ہے کہ میں قیامت کے سوا کسی خوف سے خوفزدہ ہوں تو میرے خوف کو امن میں تبدیل نہ کر۔

۷۲۷۰۔ محمد بن احمد، عبداللہ بن محمد البغوی، یحییٰ بن عثمان الحربی، بقیہ بن ولید، بحبان العبسی، عمرو بن مہاجر، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا جب تم دیکھو کہ میں حق سے پھر رہا ہوں تو میرے سینے پر ہاتھ رکھ کر مجھے حرکت دینا پھر کہنا عمر! کیا کر رہے ہو؟

۷۲۷۱۔ محمد بن ابراہیم، حسین بن محمد بن حماد، عمرو بن عثمان، خالد بن حماد بن یزید، جعونہ، انکے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے اہل موسم یعنی حجاج کرام کو لکھا: امابعد! میں اللہ تعالیٰ کو گواہ بناتا اور اسی کی طرف معزز مہینوں، عزت والے شہر اور حج اکبر کے روز، برأت کا اظہار کرتا ہوں کہ میں اس شخص کے ظلم سے جو تم پر ظلم کرے، اور اس شخص کی زیادتی سے جو تمہارے خلاف زیادتی کرے، اس سے بری ہوں کہ میں نے اسے حکم دیا یا اس سے راضی ہوا یا اس کا قصد کیا ہو، ہاں غلط فہمی یا کسی کام کا میں نے قصد کیا ہو اور وہ تم پر پوشیدہ ہو تو جدا بات ہے۔ مجھے امید ہے کہ یہ بات مجھ سے دور رکھی جائے اور مجھے معاف کیا جائے گا۔ جب میری طرف سے حرص اور کوشش کا علم

ہو جائے ، خبردار! میرے سوا کسی مظلوم پر ظلم کرنے کی اجازت نہیں ، میں ہر مظلوم کی پناہ گاہ ہوں ، یہ بھی سن لو کہ میرے گورنروں میں سے جو گورنر بھی حق سے اعراض کرے یا کتاب اللہ اور سنت پر عمل نہ کرے تو اس کی اطاعت تم پر واجب نہیں ، میں نے اس کا معاملہ تمہیں سونپ دیا یہاں تک کہ وہ حق کی مراجعت کرے ، اس کی مذمت کی جائے ، خبردار! تمہارے مالداروں کے درمیان دولت چکر نہ لگائے اور مال فئی کی کسی چیز میں تمہارے فقراء پر کسی کو ترجیح نہ دی جائے ۔ خبردار! جو آنے والا ، دین کے کسی معاملہ میں عوام وخواص میں اصلاح کی غرض سے آئے تو اس کے لئے حسب نیت نیکی بقدر مشقت دوسو دینار سے تین سو دینار ہیں ۔

اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم کرے جو سفر کی تکلیف کی پروا نہیں کرتا کہ اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے دوسروں کے لئے حق کو زندہ فرمائے ۔

اگر مجھے اس کا اندیشہ نہ ہوتا کہ میں تمہیں مناسک حج سے غافل کر دوں گا تو تمہارے لئے حق کے وہ امور لکھ بھیجتا جنہیں تمہارے لئے اللہ تعالیٰ زندہ فرماتا اور وہ امور باطل جنہیں تمہارے لئے ختم فرماتا ، اللہ تعالیٰ ہی اکیلا اس کا مستحق ہے ۔ سو تم اسکے علاوہ کسی کی تعریف نہ کرو ، اس لئے کہ اگر اللہ تعالیٰ مجھے میرے نفس کے حوالے کر دیتا تو میں بھی اپنے غیر کی طرح ہوتا ۔ والسلام علیکم

۷۲۷۲ ۔ محمد بن علی ، محمد بن حسن بن قتیبہ ، ابراہیم بن ہشام بن یحییٰ بن یحییٰ ، ابی ، جدی ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ حضرت عمر بن عبد العزیز کے کسی گورنر نے انہیں خط لکھا : امیر المومنین ! میں ایسی زمین میں ہوں کہ جہاں بہت زیادہ نعمتیں ہیں ، یہاں تک کہ میں نے اپنے سے پہلے لوگوں کے مقابلے میں دوگنا شکر ادا کرنے کی لالچ کی ، تو اس کی طرف حضرت عمر نے لکھا : میں تجھے جس حالت پر تم ہو خیال کرتا ہوں کہ تم اللہ تعالیٰ کو زیادہ جانتے ہو ، اللہ تعالیٰ نے جس بندے پر جو نعمت کی اور اس نے اس پر اللہ تعالیٰ کی تعریف کی تو وہ تعریف اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے افضل ہے ۔ تم اسے صرف اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب میں معلوم کر سکتے ہو ، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے " البتہ ہم نے داؤد اور سلیمان علیہم السلام کو علم عطا کیا ۔ ان دونوں نے کہا : تمام تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے ہمیں اپنے بہت سے مومن بندوں پر فضیلت بخشی ۔ " (النمل ۔ ۱۵) جو کچھ داؤد اور سلیمان علیہما السلام کو دیا گیا اس سے بڑھ کر بھی کوئی افضل نعمت ہے ؟ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے " وہ لوگ جو اپنے رب سے ڈرے انہیں گروہ در گروہ جنت کی طرف لیجایا جائے گا یہاں تک کہ جب وہ اس کے قریب پہنچ جائیں (یہاں سے) اور وہ کہیں گے کہ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے " (الزمر ۔ ۷۳ ، ۷۴) جنت میں داخل ہو جانے سے افضل کون سی نعمت ہے ۔

۷۲۷۳ ۔ محمد بن علی ، محمد بن حسن بن قتیبہ ، ابراہیم ، ابی ، جدی ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز سوائے مسلمانوں کی ضرورت کے سرکاری گھوڑوں پر سفر نہ کرتے تھے ، انہوں نے اپنے ایک گورنر کو انکے لئے شہد خریدنے کا حکم لکھا کہ اس میں کسی سے کام نہ لیں ، تو ان کے عامل وگورنر نے اس شہد کو ڈاک کی سواری پر لاد دیا جب وہ آ گیا تو عمر نے پوچھا تم کس پر لاد کر لائے ؟ لوگوں نے کہا ڈاک کی سواری پر ، آپ نے اس شہد کو بیچنے اور اس کی قیمت مسلمانوں کے بیت المال میں جمع کرانے کا حکم دیا اور آپ نے فرمایا : تم نے ہمارا شہد خراب کر دیا ۔

۷۲۷۴ ۔ ابوبکر بن مالک ، عبداللہ بن احمد بن حنبل ، عبد الاعلیٰ بن حماد ، ابو عوانہ ، خالد بن ابی صلت ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز کے پاس وہ پانی لایا گیا جو امارت کے کوئلوں میں گرم کیا گیا تھا آپ نے اسے ناپسند کیا اور اس سے وضو نہ کیا ۔

۷۲۷۵ ۔ ابو حامد بن جبلہ ، محمد بن اسحاق ، اسماعیل بن موسیٰ السدی ، ابو الملیح ، میمون بن مہران ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز کے لئے سیب اور میووں کا ہدیہ آیا ، آپ نے اسے واپس کر دیا اور فرمایا مجھے ہرگز معلوم نہیں ہو سکتا کہ تم نے میرے عملہ میں سے کسی کی طرف کوئی چیز بھیجی ہو ، کسی نے ان سے کہا : کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہدیہ قبول نہ فرماتے تھے ؟ آپ نے فرمایا کیوں نہیں ، لیکن وہ ہمارے لئے اور ہمارے بعد والوں کے لئے رشوت ہو گی ۔

۷۲۷۶ ۔ حبیب بن حسن ، احمد بن عبد الجبار ، ہیثم بن خارجہ ، اسماعیل ، عمر بن مہاجر ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر کو سیب کی خواہش ہوئی

فرمایا: کاش ہمارے پاس کوئی سیب ہوتا کہ وہ خوشبودار ہوتا ہے؟ ان کے گھر والوں میں سے کوئی شخص اٹھا اور ان کی طرف سیب کا ہدیہ بھیجا جب قاصد اسے لے کر آیا، آپ نے فرمایا یہ کس قدر خوشبودار اور اچھا ہے، اے غلام! اسے لے جاؤ اور فلاں کو سلام کہہ کر کہو کہ تمہارا ہدیہ ہمارے پاس جہاں تم چاہتے ہو پہنچ چکا ہے۔

عمرو بن مہاجر نے کہا: میں نے آپ سے کہا: امیر المؤمنین! آپ کے اہل بیت میں سے آپ کے چچازاد نے بھیجا ہے اور آپ یہ جانتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہدیہ کھاتے اور صدقہ تناول نہ فرماتے تھے، آپ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہدیہ، ہدیہ تھا اور ہمارے لئے رشوت ہے۔

۷۲۷۷۔ ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، حاتم بن اللیث، عبداللہ بن بکر السھمی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ مجھ سے کسی آدمی نے بیان کیا عمر بن عبدالعزیز نے بمقام خناصرہ لوگوں سے خطاب کیا۔ فرمایا تمہیں ہم تک ضرورت وحاجت پہنچانے سے کون منع کرتا ہے مگر میں یہ پسند کرتا ہوں کہ جتنی میری قدرت ہے اس کے بقدر اس کی حاجت برآری کرلوں، تم میں سے کسی کو وہ کچھ کفایت نہ کرے گا جو کچھ ہمارے پاس ہے مگر میں چاہتا ہوں کہ مجھ سے ابتدا ہو اور میرے اس گوشت کے ٹکڑے سے آغاز ہو جو میرے قریب ہوتا کہ میری اور اس کی زندگی برابر ہو جائے، اللہ کی قسم! اگر میں اس کے علاوہ زندگی کی عیش وعشرت کا ارادہ کروں تو زبان اسکے اقرار میں میری طرف سے تابع اور اس کے اسباب سے باخبر ہوگی لیکن اللہ کی قضاء ایک بولنے والی کتاب اور سنت عادلہ اس کی طاعت وعبادت کی راہنمائی کرتی ہے اور اس بارے میں اس کی نافرمانی سے روکتی ہے، پھر اپنی چادر کا پلو اٹھایا اور رونے لگے یہاں تک کہ ان کی آواز بلند ہوگئی اور لوگوں کو رلایا، پھر آپ منبر سے اتر آئے، بس یہ آخری بار تھی پھر وفات تک آپ نے خطبہ نہ دیا۔

۷۲۷۸۔ محمد بن احمد، حسین بن محمد، ابوزرعۃ، ابوزید عبدالرحمٰن بن ابی المعمر المصری، یعقوب بن عبدالرحمٰن، انکے سلسلہ سند میں ان کے والد سے روایت ہے۔ فرمایا حضرت عمر بن عبدالعزیز نے خطبہ دیا اور یہ ان کا آخری خطبہ تھا اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی اور فرمایا:

تم بے فائدہ پیدا نہیں کئے گئے اور نہ تم بے کار چھوڑے جاؤ گے، تمہارے لئے ایک معاد ہے جس میں اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان حکم اور فیصلہ کرنے کے لئے نزول فرمائیں گے۔ وہ شخص نقصان اور خسارے میں رہا جو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے نکل جائے اور ایسی جنت میں ہوگا جس کی چوڑائی آسمان وزمین جتنی ہے، کیا تمہیں معلوم نہیں کہ کل وہی شخص امن میں ہوگا جو آج اللہ تعالیٰ سے ڈرا، اس سے خوف کیا اور ختم ہونے والی چیز کو باقی کے عوض، تھوڑی کو کثیر کے بدلے اور خوف کو امن کے بدلے فروخت کردیا؟

کیا تم دیکھتے نہیں کہ تم ہلاک ہونے والوں کی پیٹھوں میں تھے جو تمہارے بعد زندہ رہ جانے والوں کے لئے ہو جائیں گی، اسی طرح سلسلہ چلتا رہا کہ تم بہتر وارث کی طرف لوٹا دیئے جاؤ گے۔ پھر تم ہر روز صبح اور شام کے وقت نکلنے والے (مردے) کے ساتھ چلتے ہو جس نے اپنا مقصد پورا کردیا، اس کی مدت پوری ہو چکی، یہاں تک کہ تم اسے زمین کے پھٹنے والے حصہ کی شکن میں چھپا دیتے ہو، پھر اسے بغیر تیاری اور بغیر تکیہ کے چھوڑ دیتے ہو۔ اس نے دوستوں سے جدائی اختیار کرلی مٹی سے جاملا، حساب کے لئے متوجہ کیا گیا، اس نے جو عمل کیا وہ گروی رکھے گی، جو اس نے چھوڑا اس سے بے پرواہ ہے جو آگے بھیجا اس کا محتاج ہے سو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اس کے وفات دینے اور موت کے اترنے سے ڈرو، اللہ کی قسم میں تم سے یہ بات کہہ رہا ہوں اور جتنے گناہ میرے ہیں اس سے زیادہ کسی کے گناہ نہیں جانتا۔ استغفر اللہ۔

تم میں سے جو بھی ہمیں اپنی ضرورت پہنچائے، تو جو کچھ ہمارے پاس ہے اسے کفایت نہ کرے گا مگر میری تمنا ہے کہ مجھ سے اور میرے مخصوص لوگوں سے ابتدا ہوتا کہ ہماری اور اس کی زندگی برابر ہو جائے، اللہ کی قسم! اگر اس کے علاوہ میں زندگی کا عیش وآرام چاہتا تو زبان میرے تابع ہوتی، اور میں اس کے اسباب کا عالم ہوتا، لیکن اللہ تعالیٰ کی بولنے والی کتاب اور سنت عادلہ سبقت لے گئی جس نے اسکی

طاعت کی رہنمائی اور اسکی معصیت سے روکا ہے، پھر چادر کا پلو اٹھایا اور خود بھی رو پڑے اور اپنے ارد گرد لوگوں کو بھی رلایا۔

۷۲۷۹۔ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، حسن بن محمد زعفرانی، محمد بن یزید، وھیب، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے ایک دن خطبہ دیا، اللہ تعالیٰ کے سزاوار حمد وثناء کی، پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی بھیجا اور نہ اس کتاب کے بعد کوئی کتاب نازل کی جو اپنے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمائی، خبردار جو کچھ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا وہ قیامت تک برحق ہے اور یہ بھی سن لو کہ میں بدعتی نہیں بلکہ متبع اور پیروی کرنے والا ہوں، خبردار! میں تم سے بہتر نہیں لیکن تم سے زیادہ گراں بار ہوں، خبردار! بات سن کر جاننا، دونوں باتیں ہر مسلمان پر واجب ہیں، جب تک اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا حکم نہ دیا جائے، خبردار! جس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا حکم دیا تو جان رکھو مخلوق کی کچھ فرمانبرداری نہیں جب خالق کی نافرمانی ہو کیا تم نے سن لیا؟ آپ نے یہ بات تین بار فرمائی۔

۷۲۸۰۔ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، یحییٰ بن عثمان الحربی، اسماعیل بن عیاش، عاصم بن رجاء بن حیوۃ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز خطبہ دے رہے تھے، فرمایا لوگو! جس نے کسی گناہ کا ارتکاب کیا تو وہ اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے اور توبہ کرے، اگر اس سے دوبار خطا سرزد ہوئی تو توبہ کرے، اور اگر پھر گناہ کی طرف لوٹا تو پھر استغفار کرے اور توبہ کرے، کیونکہ یہ گناہوں کے طوق لوگوں کی گردنوں میں ڈالے گئے ہیں، ہلاکت اور بھرپور ہلاکت ہے کہ آدمی گناہوں پر اصرار کرے۔

۷۲۸۱۔عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، اسماعیل بن علیلیہ، ابومخزوم، عمر بن ابی الولید، انکے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز جمعہ کے روز نکلے، وہ کمزور جسم تھے، انہوں نے حسب عادت خطاب کیا اور فرمایا: لوگو! تم میں سے جس نے نیکی کی تو وہ اللہ تعالیٰ کی تعریف کرے اور جس نے کوئی برائی کی تو وہ اللہ تعالیٰ سے معافی کا خواستگار ہو، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام اقوام پر چند ایسے اعمال ان کی گردنوں کا وظیفہ بنائے ہیں اور ان پر واجب کئے ہیں کہ وہ ان پر عمل کرے۔

۷۲۸۲۔ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، رجاء بن الجارود، عبدالملک بن قریب الاصمعی، عدی بن الفضل، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے عمر بن عبدالعزیز کو خطبہ دیتے ہوئے سنا لوگو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اچھے طریقے سے طلب کرو، اس لئے کہ تم میں سے جس کے لئے پہاڑ کی چوٹی یا زمین کے دور دراز علاقے میں کوئی رزق ہوگا وہ اسے پہنچ کر رہے گا۔

۷۲۸۳۔ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، ح، حسن بن انس بن عثمان الانصاری، احمد بن حمدان بن اسحاق العسکری، علی بن المدینی، معتمر بن سلیمان، علی بن زید بن جدعان، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں خناصرہ میں عمر بن عبدالعزیز کے خطاب کے دوران حاضر ہوا، آپ نے فرمایا: خبردار! سب سے افضل عبادت فرائض کی ادائیگی اور محارم (حرام چیزوں) سے بچنا ہے۔

۷۲۸۴۔ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، زید بن حباب، حباب، عیاش بن عقبہ، حضرمی، وہ ابن لھیعہ کے چچازاد ہیں، بحدل شامی، ان کے سلسلہ سند میں ان کے والد سے ہے کہ وہ عمر بن عبدالعزیز کے دوست تھے۔انہوں نے خبر دی کہ میں نے عمر بن عبد العزیز کو منبر پر یہ آیت تلاوت کرتے دیکھا ''اور ہم قیامت کے دن عدل کے ترازو رکھیں گے'' (الانبیاء۔۴۷) تاختم آیت پڑھی، پھر ایک جانب مائل ہوئے وہ گرنا چاہتے تھے۔

۷۲۸۵۔ابوبکر، عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، عبداللہ بن ادریس، ابیہ، ان کے سلسلہ سند میں ازھر، شراب فروش سے روایت ہے فرمایا: میں نے خناصرہ میں عمر بن عبدالعزیز کو خطاب کرتے سنا آپ پر پیوند لگی قمیص تھی۔

۷۲۸۶۔ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین بن نصر، احمد بن ابراہیم الدورقی، موسیٰ بن اسماعیل، سلام بن مسکین، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے اپنے کسی دوست کو کہتے سنا: عمر بن عبدالعزیز منبر پر چڑھے، پھر فرمایا لوگو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا خوف ہر چیز کا

خلیفہ ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کے خوف کا کوئی خلیفہ نہیں، لوگو! تقویٰ اختیار کرو اور اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار کی اطاعت کرو، اور اللہ تعالیٰ کے نافرمان کی اطاعت نہ کرو۔

۷۲۸۷۔ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، موسیٰ بن اسماعیل، حزم، ان کے سلسلہ سند مین ہے کہ مجھ سے اس شخص نے بیان کیا جس کا نام زید تھا کہ اس نے عمر بن عبدالعزیز کو عید کے دن خطبہ دیتے سنا، وہ سوار ہو کر آئے، آپ اترے اور جو لوگ آپ کے ساتھ تھے وہ بھی اترے، پھر آپ چلتے ہوئے آئے، آپ سفید اون کا جبہ پہنے تھے اور سر پر ایسا عمامہ تھا جس کی بناوٹ ظاہر تھی، یمنی شلوار اور سادہ موزے پہن رکھے تھے۔اس کے بعد منبر پر چڑھے آپ کے پاس ایک لاٹھی لائی گئی جو چاندی سے ملون تھی، اور اسی کو آپکے سامنے رکھ دیا۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی پھر کتاب اللہ کی آیات تلاوت کیں، پھر فرمایا لوگو! میں نے اس دل کو ایسا پایا کہ اس پر سے بغیر زبان کے عبور نہیں ہوسکتا، مجھے اپنی زندگی کی قسم! اور بے شک میری زندگی کی قسم میری طرف سے برحق ہے مجھے یہ بات پسند ہے کہ اگر لوگوں میں سے جو بندہ بھی وسعت میں مبتلا کیا گیا تو اس نے اپنے مال کے ایک ریوڑ کی طرف دیکھا۔ پھر اسے فقراء اور مساکین، یتامیٰ اور بیواؤں میں تقسیم کر دیا، تو میں اپنے آپ اور اپنے اہل بیت سے شروع کرتا، پھر لوگ اسی حالت میں رہے، پھر آپ نے اترتے وقت آخری بات کہی کہ اگر سنت کا احیاء اور بدعت کا مٹانا مقصود نہ ہوتا تو میں اس بات کی پروانہ کرتا کہ گھڑی بھر بھی دنیا میں زندہ رہتا۔

۷۲۸۸۔عبداللہ بن محمد، محمد بن یحییٰ، احمد بن عبدۃ، حماد بن زید، نیز، ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، خلف بن ولید، یحییٰ بن زکریا، یحییٰ بن سعید، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے عرفات میں خطبہ دیا۔فرمایا تم ایک وفد نہیں ہو، تم نے قریب اور بعید سے ہر چیز کو دیکھ لیا، تم نے سواری کو سدھایا اور ختم کر دیا، آج وہ شخص آگے بڑھنے والا نہ ہوگا جس کا اونٹ یا گھوڑا سبقت لے جائے، آج وہی سبقت والا ہے جسے اللہ تعالیٰ بخشش دے۔

حماد نے اپنی حدیث میں اضافہ کیا ہے کہ کسی نے ان سے کہا میں مغرب کی نماز کہاں پڑھوں؟ اپنی اس وادی میں جہاں تجھے آ ملے۔

۷۲۸۹۔ابومحمد، احمد بن حسین، احمد بن عبدالجبار، سفیان، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے اپنے کسی شیخ سے سنا: کہ میں نے عمر بن عبد العزیز کو عرفہ میں منبر پر خطبہ دیتے ہوئے سنا: اے اللہ! نیکی کرنے والے کی نیکی میں اضافہ فرما، اور ان کے گناہ گار کو توبہ کی طرف لوٹا، ان کے اردگرد سے رحمت کے ساتھ گناہ کم کر، راوی کا بیان ہے کہ آپ نے اپنے ہاتھ سے لوگوں کی طرف اشارہ فرمایا تھا۔

۷۲۹۰۔ابومحمد، احمد، سعید بن عامر، محمد بن عمرو، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے عمر بن عبدالعزیز کو خطاب کرتے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے جس بندے پر جو نعمت کی پھر اس نعمت کو چھین لیا اور اسکے عوض صبر عطا کیا تو یہ صبر اس چھنی ہوئی نعمت سے افضل ہے۔ پھر یہ آیت پڑھی ''صبر کرنے والوں کو ان کے صبر کا بدلہ بغیر حساب کے دیا جائے گا'' (الزمر۔۱۰)

۷۲۹۱۔عمر بن احمد بن شاہین، عبداللہ بن محمد البغوی، عبداللہ بن عمر بن القواہری، زائدہ بن ابی رقاد، عبداللہ بن عیزار، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے ملک شام میں مٹی کے بنے منبر پر خطبہ دیا، اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد فرمایا لوگو! اپنی پوشیدہ باتیں درست کرلو، تمہاری بظاہر حالت درست کر دی جائے گی، اپنی آخرت کے لئے عمل کرو، تمہارے دنیا کے معاملہ کی کفایت کی جائے گی۔

۷۲۹۲۔ابوبکر بن خلاد، محمد بن گالب، قعنبی، مالک بن انس، اسماعیل بن ابی حکیم، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ انہوں نے عمر بن عبدالعزیز کو فرماتے سنا: کہا جاتا تھا کہ خاص آدمی کے گناہ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ عمومی عذاب نہیں دیتا، لیکن جب ناشائستہ کام برسرعام کئے جانے لگیں تو سب کے سب عذاب کے مستحق ہو جاتے ہیں۔

۷۲۹۳۔حبیب بن حسن، جعفر بن محمد الفریابی، قتیبہ بن سعید، عرعرہ بن البرند، حاجب بن خلیفہ ابرجی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن

عبدالعزیز جب خلیفہ تھے تو میں ان کے خطاب کے وقت حاضر ہوا، آپ نے اپنے خطبہ میں فرمایا: خبردار! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے دونوں صحابیوں (ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما) نے جو طریقہ رائج فرمایا: تو وہ دین ہے ہم اسی پر عمل کرتے اور وہی ہماری آخری سرحد ہے اور جوان دونوں کے علاوہ کسی نے کچھ رائج کیا ہم اس کا عمل مؤخر کرتے ہیں۔

۷۲۹۴۔ عمر بن احمد بن شاہین، نصر بن قاسم فرائضی، عبداللہ بن عمر القواریری، منہال بن عیسیٰ، غالب القطان، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا اے اللہ! اگرچہ میں اس کا اہل نہیں آپ کی رحمت کو پہنچوں تو آپ کی رحمت اس بات کی مستحق ہے کہ وہ مجھے پہنچے، تیری رحمت ہر چیز کو شامل ہے اور میں بھی ایک چیز ہوں، یاارحم الراحمین! آپ کی رحمت مجھے بھی شامل ہوا اے پروردگار! آپ نے ایک ایسی قوم پیدا کی جس نے آپ کے حکم کی فرمانبرداری کی اور اس عمل میں لگے رہے جس کے لئے آپ نے انہیں پیدا کیا، تو آپ کی رحمت انہیں آپ کی طاعت وفرمانبرداری کرنے سے پہلے بھی شامل تھی، یاارحم الراحمین۔

۷۲۹۵۔ ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، حاتم بن اللیث، عفان، جویریہ بن اسماء، اسماعیل بن ابی حکیم، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ پہلی بات جو میں نے عمر بن عبدالعزیز سے جب وہ خلیفہ بنے، منبر پر سنی یہ تھی آپ فرمارہے تھے: لوگو! میں نے اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ سے خفیہ اور بظاہر کبھی کوئی سوال نہیں کیا، سو جو تم میں سے ناپسند کرے تو اس کا معاملہ اس کے ہاتھ میں ہے، تو انصار سے ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے لوگوں سے بیعت لی۔

۷۲۹۶۔ عبداللہ بن محمد، اسحاق بن اسماعیل الحربی، ہشام بن عمار، بقیۃ بن ولید، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ایک شخص سے وہ ابوحازم خناصری اسدی سے روایت کرتے ہیں۔ فرمایا میں جمعہ کے روز عمر بن عبدالعزیز کی خلافت میں دمشق آیا، اس وقت لوگ جمعہ (کی نماز) کے لئے جارہے تھے، میں نے دل میں کہا: اگر میں اس جگہ جاؤں جہاں ٹھہرنا چاہتا ہوں تو میری نماز رہ جائے گی لیکن میں پہلے نماز پڑھ لیتا ہوں، مسجد کے دروازے کی طرف گیا، اونٹ بٹھایا اور باندھ کر مسجد میں داخل ہوگیا، وہاں کیا دیکھتا ہوں کہ امیر المومنین لکڑیوں پر خطبہ دے رہے ہیں، مجھ پر جب آپ کی نگاہ پڑی تو پہچان کر مجھے پکارا، ابوحازم میری طرف متوجہ کیوں نہیں ہوتے؟ لوگوں نے جب امیر المومنین کی بات سنی کہ وہ مجھے بلارہے ہیں تو انہوں نے مجھے جگہ دی یوں میں محراب کے قریب ہوگیا۔

منبر سے اترنے کے بعد آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی، نماز سے فارغ ہوکر میری طرف متوجہ ہوئے فرمایا: ابوحازم! ہمارے شہر کب آنا ہوا؟ میں نے کہا: اسی گھڑی، میرا اونٹ باہر مسجد کے دروازے پر بندھا ہے، جب انہوں نے بات کی تو میں بھی پہچان گیا، میں نے کہا: آپ عمر بن عبدالعزیز ہیں؟ انہوں نے فرمایا: ہاں میں نے کہا اللہ کی قسم! آپ جب ہمارے پاس خناصرہ میں عبدالملک بن مروان کے گورنر تھے۔ اس وقت آپ کا چہرہ چمکدار، کپڑا صاف ستھرا، سواری ریوڑ کے قابل، کھانا پسندیدہ اور آپ کے محافظ مضبوط تھے، تو اب جبکہ آپ امیر المومنین ہیں آپ کی حالت کو کس نے بدل دیا ہے؟ آپ نے مجھے کہا: ابوحازم! میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں کہ جو حدیث تم نے مجھے خناصرہ میں سنائی تھی وہ کیوں نہیں سناتے؟ میں نے کہا: بہتر ہے، میں نے ابوہریرہؓ کو فرماتے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: تمہارے سامنے ایک ایسی گھاٹی ہے جس سے بمشکل پار ہونا ہوگا جس سے صرف کمزور اور ناتواں ہی گزر سکے گا[1]

ابوحازم کا بیان ہے کہ امیر المومنین رو پڑے، اور اتنی بلند آواز سے روئے کہ ان کا واویلا بلند ہوگیا، آپ نے فرمایا: ابوحازم! کیا تم مجھے اس گھاٹی سے گزرنے کے لئے اپنے نفس کو کمزور بنانے پر ملامت کرتے ہو، میرا گمان نہیں کہ میں اس سے بچ پاؤں گا؟ ابو

۱۔ تاریخ ابن عساکر ۲۱۹/۶۔ ومجمع الزوائد ۲۶۳/۱۰۔ والترغیب والترھیب ۱۳۱/۴۔ واتحاف السادۃ المتقین ۱۲۲/۱۰۔ ۳۷۴۔ وکنز العمال ۴۳۶۸۸۔

حازم فرماتے ہیں، پھر امیر المؤمنین پر غشی طاری ہوگئی اور اتنا روئے کہ رونے کی آواز بلند ہوگئی اور پھر اتنا ہنسے کہ ان کی داڑھیں نظر آنے لگیں اور لوگوں نے ان کے بارے میں بہت باتیں بنائیں، میں نے ان سے کہا: خاموش رہو اور اپنے آپ کو روکو کیونکہ امیر المؤمنین کو ایک بڑا واقعہ درپیش ہے، ابو حازم فرماتے ہیں: جب وہ ہوش میں آئے تو لوگوں میں سے سب سے پہلے میں نے ان سے گفتگو کی۔ میں نے کہا: امیر المومنین! ہم نے آپ کی عجب حالت دیکھی فرمایا: کیا میں جس حالت میں تھا اسے تم نے دیکھ لیا؟ میں نے کہا، جی ہاں، فرمایا میں جب تم لوگوں سے باتیں کر رہا تھا اچانک مجھ پر غشی طاری ہوئی، میں نے دیکھا جیسے قیامت برپا ہے اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو جمع کیا جس میں لوگوں کی ۱۲۰ صفیں ہیں جس میں امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسی صفوں میں ہے اور تمام امتوں میں سے موحدین کی ۴۰ چالیس صفیں ہیں۔ اچانک کرسی رکھی گئی ترازو نصب ہوا، اعمالنامے پھیلائے گئے پھر کسی نے منادی کی، عبداللہ بن ابی قحافہ کہاں ہے؟ تو ایک طویل قامت بوڑھا شخص نمودار ہوا جس نے مہندی اور وسمہ سے خضاب لگا رکھا تھا، آتے ہی فرشتوں نے انہیں بازوؤں سے پکڑ کر اللہ تعالیٰ کے سامنے لا کھڑا کیا وہاں ان کا ہلکا سا حساب ہوا، پھر دائیں طرف جنت میں جانے کا حکم ملا، پھر منادی نے پکارا، عمر بن الخطاب کہاں ہے؟ تو ایک دراز قد بوڑھا شخص نمودار ہوا جو مہندی کا خضاب لگاتا تھا، فرشتوں نے بازوؤں سے پکڑ کر اللہ تعالیٰ کے سامنے لا کھڑا کیا، ہلکا سا حساب لیا گیا، پھر دائیں جانب جنت کی طرف جانے کا حکم ملا، پھر منادی نے ندا کی عثمان بن عفان کہاں ہے؟ اچانک ایک لمبے قد والا بوڑھا شخص جو زرد خضاب لگاتا تھا ظاہر ہوا، فرشتوں نے اسے بازوؤں سے پکڑ کر اللہ تعالیٰ کے سامنے لا کھڑا کیا ہلکا سا حساب لیا گیا پھر دائیں جانب جنت میں جانے کا حکم ملا، پھر منادی نے پکارا: علی بن ابی طالب کہاں ہے؟ تو ایک بوڑھا شخص سفید سر، سفید ریش، بڑے پیٹ والا، باریک پنڈلیوں والا ظاہر ہوا، فرشتوں نے بازوؤں سے پکڑ کر اللہ تعالیٰ کے سامنے لا کھڑا کیا، ہلکا سا حساب ہوا اور دائیں جانب جنت میں جانے کا حکم ملا۔

میں نے جب دیکھا کہ معاملہ میرے قریب ہے تو میں اپنے آپ میں مشغول ہوا کہ نا معلوم اللہ تعالیٰ میرا کیا بنائیں گے، حضرت علی کے بعد والوں سے اللہ تعالیٰ کیا معاملہ فرمائیں گے، اسی اثنا میں منادی نے کہا: عمر بن عبدالعزیز کہاں ہے؟ میں کھڑا ہوا تو منہ کے بل گر پڑا، پھر اٹھا تو دوبارہ منہ کے بل گر پڑا، تیسری بار اٹھا تو پھر گر پڑا، میرے پاس دو فرشتے آئے جنہوں نے مجھے بازوؤں سے پکڑ کر اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے گٹھلی کے دھاگے، اس کے چھلکے، تاگے کے بارے میں اور ہر اس فیصلے کے بارے میں پوچھا جو میں نے کیا تھا۔ میں نے سوچا کہ میں نجات نہیں پا سکتا پھر اللہ تعالیٰ نے مجھ پر فضل اور اپنی رحمت سے تدارک فرمایا، اور میرے متعلق دائیں جانب جنت میں جانے کا حکم صادر فرمایا، اسی دوران کہ میں فرشتوں کے ساتھ جن کے سپرد مجھے کیا گیا تھا، جا رہا تھا کہ راکھ پر پڑے ایک مردار پر گزر ہوا۔ میں نے کہا: یہ مردار کیسا؟ فرشتوں نے کہا: اس کے پاس جاؤ پوچھو خود بتائے گا، میں نے قریب ہو کر اسے لات ماری، کون ہے تو؟ اس نے کہا تو کون ہے؟ میں نے کہا عمر بن عبدالعزیز۔ پوچھا اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ اور تمہارے دوستوں کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ میں نے کہا ان چاروں کے بارے میں دائیں طرف جنت میں جانے کا حکم ہوا، پھر مجھے یاد نہیں کہ علی رضی اللہ عنہ کے بعد والے لوگوں کے ساتھ کیا ہوا؟ اچھا تمہارے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کیا معاملہ فرمایا؟ میں نے کہا: مجھ پر میرے رب نے فضل فرمایا اور اپنی رحمت سے میرا تدارک کیا، مجھے دائیں طرف جنت میں جانے کا حکم مل چکا ہے تو اس نے تین مرتبہ کہا کہ کاش میں بھی آپ جیسا ہوتا۔ میں نے کہا: تو ہے کون؟ اس نے کہا: میں حجاج بن یوسف ہوں، میں نے کہا: حجاج! حجاج! حجاج! یہ بات میں نے تین بار کہی، میں نے کہا اللہ تعالیٰ نے تمہارا کیا کیا؟ حجاج نے کہا: میں ایسے رب کے حضور آیا جو سخت سزا دینے والا، صاحب قوت، اپنے نافرمانوں سے انتقام لینے والا ہے، اس نے مجھے ہر اس قتل کے بدلے میں جو میں نے کیا اسی طرح قتل کیا، اور اب دیکھو میں اپنے رب کے سامنے پڑا اسی بات کا انتظار کر رہا ہوں جس کا موحدین کو اپنے رب کی طرف سے انتظار ہے، یا جنت میں یا جہنم میں، ابو حازم کہتے ہیں کہ عمر بن

عبدالعزیز کے اس خواب کے بعد میں نے اللہ تعالیٰ سے عہد کر لیا کہ اس امت کے کسی شخص کو جہنمی نہ کہوں گا۔

اسی روایت کو ابراہیم بن ہراسہ نے سفیان ثوری سے انہوں نے ابوالزناد اور انہوں نے ابوحازم سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: عمر بن عبد العزیز جب خناصرہ میں امیر المؤمنین تھے میں ان کے پاس آیا، انہوں نے مجھے دیکھا تو پہچان لیا جبکہ میں انہیں نہ پہچان سک رہا تھا، انہوں نے مجھ سے کہا: ابوحازم! قریب ہو جاؤ، میں جب قریب ہوا تو پہچان لیا، میں نے کہا: آپ امیر المؤمنین ہیں؟ انہوں نے کہا: ہاں میں نے کہا: کل آپ سلیمان بن عبدالملک کی طرف سے امیر و گورنر تھے اس وقت آپ کی سواری قابل ایڑ، کپڑا اصاف، چہرہ چمکدار، کھانا مزیدار، محل مضبوط، باتیں بہت ہوا کرتی تھیں، یہ حال کس چیز نے کر دیا جبکہ آپ امیر المؤمنین ہیں؟ آپ نے فرمایا: مجھے وہ حدیث دہراؤ جو تم نے مدینہ میں مجھ سے بیان کی تھی، میں نے کہا بہتر: امیر المؤمنین! میں نے حضرت ابوہریرہؓ سے سنا فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے تمہارے سامنے مشکل چڑھائی والی گھاٹی ہے جس سے صرف کمزور و ناتواں ہی گزر سکے گا، یہ سن کر آپ بہت روئے۔[1]

۷۲۹۷۔ ابی، ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، موسیٰ بن عامر، ولید بن مسلم، عبداللہ بن علاء، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے عمر بن عبدالعزیز کو مجمع میں ایک ہی خطبہ کو بار بار دہراتے سنا: جس کا آغاز سات کلمات سے کرتے، تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے، ہم اس کی حمد کرتے اس کی مدد چاہتے اور اس سے استغفار کرتے ہیں، اپنی جانوں اور اپنے برے اعمال سے اس کی پناہ مانگتے ہیں، جسے اللہ ہدایت دے اسے گمراہ کرنے والا کوئی نہیں، جسے وہ گمراہ کر دے اسے راہ دکھانے والا کوئی نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ ہی عبادت کے لائق ہیں۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں، جس نے اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت کی اس نے ہدایت پائی اور جس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی وہ بہک گیا، پھر تقویٰ کی وصیت کرتے، اور گفتگو فرماتے پھر اپنے خطبہ کو ان آیات کو پڑھ کر ختم کرتے "اے میرے وہ بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی" (الزمر۔۵۳) مکمل دس آیات تک پڑھتے، عبداللہ بن علاء کہتے ہیں کہ اس مقام کی قرأت اس سے پہلے انہوں نے نہیں چھوڑی۔

۷۲۹۸۔ ابی، ابومحمد، ابراہیم بن محمد، ابوعامر موسیٰ بن عامر، ولید بن مسلم، عثمان بن ابی العاتکہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے عیدالفطر کے خطبہ میں کہا: کیا تم جانتے ہو کہ اس جگہ کیسے نکلے؟ تمیں دن تم نے روزے رکھے، تمیں راتیں تم لوگوں نے قیام کیا، پھر اپنے رب کے حضور مانگنے نکلے ہو کہ وہ تمہاری عبادت قبول کرے۔

۷۲۹۹۔ ابوبکر، عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، ابومعاویہ، مطرف، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے عمر بن عبدالعزیز کو لوگوں سے خطاب کرتے دیکھا۔ آپ پر دو سبز رنگ کے کپڑے زیب تن تھے، موت کا ذکر کر کے آپ نے فرمایا: رنج وغم، رنج وغم کی طرح نہیں اور نہ غضبنا کی، غضبنا کی کی طرح ہے۔

۷۳۰۰۔ عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین بن نصر، احمد بن ابراہیم الدورقی، زکریا بن عدی، ابن المبارک، مسلمۃ بن ابی بکر، ان کے سلسلہ سند میں قریش کے کسی آدمی سے روایت ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے اپنے کسی گورنر سے وصیت لی تمہاری جو حالت بھی ہو اس میں اللہ تعالیٰ کا تقویٰ لازم رکھو، کیونکہ تقویٰ الٰہی بہترین تیاری، عمدہ حیلہ اور مضبوط چیز ہے اور تمہاری سب سے زیادہ دشمنی اپنے نفس اور ان نافرمانیوں کے ساتھ ہو جو تمہارے ساتھ ہیں، کیونکہ میرے نزدیک گناہ دشمن کے حیلوں سے زیادہ خطرناک ہیں، اس لئے کہ ہم اپنے دشمنوں سے عداوت اور ان کے خلاف مدد ان کے گناہوں کی وجہ سے مانگتے ہیں، اگر یہ بات نہ ہوتی تو ہمارے پاس ان کے خلاف کوئی

---

[1] تاریخ ابن عساکر ۲۱۹/۶. ومجمع الزوائد ۲۶۳/۱۰. والترغیب والترھیب ۱۳۱/۴. واتحاف السادۃ المتقین ۳۷۴/۱۰، ۱۲۲. وکنز العمال ۴۳۶۸۸.

زور نہ تھا، اسلئے کہ ہماری تعداد ان کی تعداد جتنی نہیں، اور نہ ہماری قوت ان کی قوت جیسی ہے اور نہ ہم اپنی ناراضگی اور قوت سے ان پر مدد اور غلبہ حاصل کر سکتے ہیں، سو تمہاری سب سے زیادہ احتیاط گناہوں کی دشمنی سے ہونی چاہئے اور نہ گناہوں سے زیادہ کسی چیز سے سخت معاہدہ ہو۔

خبردار! تم پر اللہ تعالیٰ کے نگہبان فرشتے مقرر ہیں جو تم کرتے ہو وہ جانتے ہیں چاہے وہ اعمال چلتے سرزد ہوں یا کسی جگہ پڑاؤ کے دوران ہوں، سو ان سے حیا کرو اور ان کی رفاقت بہتر بناؤ، اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر کے انہیں تکلیف نہ پہنچاؤ، جبکہ تم اللہ تعالیٰ کے راستے میں ہو، اور نہ یہ کہو کہ ہمارا دشمن ہم سے زیادہ شریر ہے وہ ہرگز ہم پر غالب نہ ہوں گے، اگر چہ ہم گناہ کریں کیونکہ بہت سی قومیں ایسی ہیں کہ ان کے گناہوں کے سبب ان سے زیادہ شریر لوگ ان پر مسلط کر دیئے گئے، اپنی جانوں کے خلاف اللہ تعالیٰ سے ایسے ہی مدد چاہو جیسے تم دشمنوں کے خلاف مدد مانگتے ہو، ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے اور تمہارے لئے سوال کرتے ہیں۔

جو لوگ تمہارے ساتھ ہیں ان سے دوران سفر دشمن کے ساتھ مڈبھیڑ تک نرمی سے پیش آؤ، انہیں ایسے چلنے کی مشقت میں نہ ڈالو جو انہیں جھکا دے، اور نہ ان سے ایسی منزل سے کم کرو جو ان کے لئے نرمی کا باعث ہو، سفر ایسا نہ ہو کہ ان کی طاقت اور پاؤں ختم کر دے، کیونکہ تم ایسے دشمن کی طرف جا رہے ہو جو مقیم ہے جن کی جانیں اور قدم مضبوط ہیں۔

اگر تم دوران سفر اپنی جانوں اور قدموں پر نرمی نہ کرو گے تو تمہارے دشمن کو قوت وطاقت اور اپنی مقیم جانوں اور قدموں کو مضبوط کرنے میں تم پر فضیلت حاصل ہوگی، اللہ تعالیٰ سے مدد مانگی جاتی ہے۔

اپنے ساتھیوں کو ہر جمعہ کے دن ورات میں جمع کیا کرو تا کہ انہیں راحت حاصل ہو جس میں وہ اپنی جانوں اور قدموں کو تازہ دم کر لیا کریں، اپنے اسلحہ اور سامان کی مرمت کر لیں اور اپنی چھاؤنی کو صلح کے گاؤں سے دور رکھو، تمہارا کوئی فوجی ان کے بازار میں کسی ضرورت سے نہ جائے، ہاں جس پر تمہیں بھروسہ ہو کہ وہ تمہارے دین وجان کو امن دے گا وہاں کسی پر ظلم نہ کرنا، اور نہ گناہ کا توشہ لیکر جانا، اور وہاں کسی شخص کو ناحق کوئی تکلیف نہ دینا، کیونکہ ان کی حرمت وذمہ داری تم پر ایسی ہے جسے پورا کرنے کی آزمائش میں تم ڈالے گئے، جیسے وہ ان پر صبر کرنے کی آزمائش میں مبتلا ہیں، اہل صلح کے ظلم سے اہل حرب پر مدد نہ چاہو، وہاں کے اہل عرب لوگ جن پر تمہیں اطمینان ہے وہ تمہارے جاسوس ہوں، کیونکہ جھوٹے شخص کی بات تمہارے لئے مفید نہیں، اگر چہ وہ کبھی کسی بات میں سچ بول دے، اور جھوٹ کی ملاوٹ کرنے والا تمہارے خلاف جاسوس ہے تمہارا جاسوس نہیں۔

۷۳۰۱۔ سلیمان بن احمد، احمد بن مسعود مقدسی، محمد بن کثیر، اوزاعی، ح، احمد بن اسحاق، عبداللہ بن ابی داؤد، علی بن خزم، عیسیٰ بن یونس، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے اپنے کسی گورنر کو لکھا کہ کسی آدمی کو اس کے ہم مجلسوں کی جگہ سزا نہ دو، اور نہ اس پر غضب کی وجہ سے، اپنے اہل خانہ میں سے کسی کو اس کے گناہ سے زیادہ تادیب مت کرو، اگر چہ ایک کوڑا ہی کیوں نہ ہو۔

۷۳۰۲۔ سلیمان بن احمد، احمد بن مسعود، محمد بن کثیر، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے اپنی کسی گورنر کو لکھا تم صرف اس سواری پر سوار ہونا جس کی رفتار لشکر کی سواریوں میں سے کم ہو۔

۷۳۰۳۔ سلیمان بن احمد، احمد بن مسعود، محمد بن کثیر، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے یمن کے گورنر عروہ بن محمد کو لکھا: اپنے سے پہلے بنی فلاں کو دیکھ کر اپنے سے دور رکھو، اپنے کسی کام میں انہیں شریک نہ کرو، کیونکہ وہ برے گھر والے لوگ ہیں، عبید اللہ بن عمر، ابن شہاب، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے اپنے کسی گورنر کو لکھا امابعد! جن لوگوں کے معاملات تمہارے سپرد ہوئے ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو، انہیں سزا دینے کی تاخیر میں ان کے مکر سے محفوظ نہ ہو، اس واسطے کہ اس شخص کو سزا دینے میں جلدی کی جاتی ہے جس کے گم ہو جانے کا اندیشہ ہو، والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

۷۳۰۴۔محمد بن احمد بن حسن ، بشر بن موسیٰ ، الحمیدی ، سفیان بن عیینہ ، جعفر بن برقان ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ہماری طرف عمر بن عبد العزیز نے لکھا: یہ زلزلہ ایسا عذاب ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو سزا دیتے ہیں اور آپ نے یہ بھی لکھا کہ شہروں کے لوگ فلاں دن فلاں مہینے اور فلاں وقت باہر نکالے جائیں۔ چنانچہ وہ نکالے گئے کہ تم میں سے جو صدقہ کر سکتے ہیں وہ صدقہ کریں، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ''وہ شخص کامیاب ہو گیا جس نے اپنے آپ کو پاک کر لیا، اپنے رب کا نام لیا، اور نماز پڑھی'' (اعلیٰ ۱۴،۱۵) اور یوں کہو جیسے تمہارے باپ آدم علیہ السلام نے کہا تھا ''اے ہمارے رب! ہم نے اپنے آپ پر ظلم کیا اگر آپ نے ہمیں نہ بخشا اور ہم پر رحم نہ کیا تو ہم اپنا نقصان کرنے والے ہوں گے'' (اعراف ۲۳)

اور یوں کہو جیسے نوح علیہ السلام نے کہا تھا ''اگر آپ نے مجھے نہ بخشا اور مجھ پر رحم نہ کیا تو میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوں گا'' (ھود ۴۷) یوں کہو جیسے موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اے میرے رب میں نے اپنے آپ پر ظلم کیا سو مجھے بخش دے، (القصص ،۱۶) اور ایسے کہو جیسے ذوالنون یونس علیہ السلام نے کہا تھا، تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو ہی معبود ہے، تیری ذات پاک ہے، میں ظالموں میں سے ہوں (الانبیاء ۸۷)

۷۳۰۵۔علی بن حمید واسطی ، محمد بن احمد بن حسن ، بشر بن موسیٰ ، محمد بن عمران بن ابی لیلیٰ ، امابعد! ہمارا شہر خراب ہو چکا ہے، اگر امیر المومنین کی رائے ہو کہ کچھ مال مقرر کر کے اس کی تعمیر کریں تو کر دیں، تو عمر بن عبد العزیز نے انہیں لکھا میں تمہارے خط کا مضمون سمجھ گیا اور جو تم نے یہ تحریر کیا کہ تمہارا شہر خراب ہو چکا ہے، سو جب تم میرا یہ خط پڑھو تو اسے عدل کا قلعہ بنالو اور اس کے راستوں کو ظلم سے صاف کر دو، یہی اس کی مرمت و تعمیر ہے والسلام۔

۷۳۰۶۔ابو حامد بن جبلہ ، محمد بن اسحاق ، حسن بن ابی الربیع ، سعید بن عامر ، عون بن معمر ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ حسن بن عمر بن عبد العزیز کو لکھا: گویا کہ آپ وہ آخری شخص ہیں جن کے متعلق موت مقرر کی گئی، کسی نے کہا وہ تو فوت ہو چکے ہیں تو عمر نے انہیں جواب لکھا امابعد! آپ دنیا میں ایسے ہیں جیسے تھے ہی نہیں اور آخرت میں ایسے ہیں جیسے ہمیشہ رہنا ہے۔

۷۳۰۷۔سلیمان بن احمد ، اسحاق بن ابراہیم ، عبد الرزاق ، معمر ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے عدی بن ارطاۃ کو لکھا جنہیں آپ نے بصرہ کا گورنر بنایا تھا امابعد! تم نے مجھے اپنی سیاہ پگڑی، قراء کے ساتھ بیٹھنے اور اپنے عمامہ کو لٹکا کر دھوکا دیا ہے، تم نے خیر و بھلائی کا اظہار کیا جس کی وجہ سے میں تمہارے بارے میں اچھا گمان کرنے لگا، اللہ تعالیٰ نے اس چیز کو ظاہر کر دیا ہے جو تم چھپاتے تھے۔والسلام

۷۳۰۸۔ابو بکر طلحی ، عبد اللہ بن محمد الحرانی ، یوسف القطان ، جریر بن عبد الحمید ، جابر بن حنظلہ الضبی ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عدی بن ارطاۃ نے عمر بن عبد العزیز کو لکھا: امابعد! لوگ بکثرت مسلمان ہو رہے ہیں، مجھے خراج کم ہونے کا اندیشہ ہے؟ تو عمر بن عبد العزیز نے انہیں لکھا: میں تمہارا خط سمجھ گیا، اللہ کی قسم! میں یہ پسند کرتا ہوں کہ سب کے سب لوگ بھی مسلمان ہو جائیں پھر بھی میں اور تم دو کسان رہ جائیں تب بھی اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھائیں گے۔

۷۳۰۹۔سلیمان بن احمد ، موسیٰ بن زکریا الغلابی ، ابن عائشہ ، ابیہ ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز کو اس کی اطلاع ملی کہ ان کے بیٹے نے ایک ہزار درہم کا نگینہ خرید کر انگوٹھی بنوائی ہے، آپ نے اسے لکھا: میرا حکم یہ ہے کہ جس نگینہ کو تم نے ایک ہزار درہم کا خریدا ہے بیچ کر اس کی قیمت صدقہ کر دو اور ایک درہم کا نگینہ خرید کر اس پر یہ نقش کر والو، اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم کرے، جس نے اپنا مقام پہچانا، والسلام

۷۳۱۰۔محمد بن ابراہیم ، محمد بن حسن بن قتیبہ ، احمد بن زید الخزاز ، ضمرہ ، کریز بن سلیمان ، انکے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے

اپنے فلسطین کے گورنر عبداللہ بن عون کو لکھا: مکس نامی گھر کی طرف سوار ہو کر جاؤ اور اسے گرادو، پھر اس کا ملبہ اٹھا کر سمندر میں بکھیر دو۔

۷۳۱۱۔ احمد بن جعفر بن سلیم، ادریس بن عبدالکریم، محرز بن عون، عبدالعزیز بن محمد، عبداللہ بن موسیٰ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے عدی کو لکھا: مسلمان کو شیطان کے ورغلانے کے باوجود بادشاہ کے ظلم کی طاقت نہیں، مسلمان کی اس کے دین کے بارے میں مدد یہ ہے کہ وہ اپنے حق کی وجہ سے بچے۔

۷۳۱۲۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، ابوعبداللہ سلمی، مبشر، نوفل بن ابی الفرات، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ کعبہ پر پردے لٹکانے والوں نے عمر بن عبدالعزیز کو لکھا، جس میں وہ ان سے بیت اللہ کو کپڑا پہنانے کا کہہ رہے تھے، جیسے ان سے پہلے لوگ کرتے تھے، آپ نے انہیں لکھا، میں چاہتا ہوں کہ یہ مال بھوکے جگروں کی سیرابی میں لگاؤں کیونکہ وہ اس کے بیت اللہ سے زیادہ مستحق ہیں۔

۷۳۱۳۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوعبداللہ سلمی، مبشر، نوفل بن ابی الفرات، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں عمر بن عبدالعزیز کا گورنر تھا اور میں اہل ذمہ (ذمیوں) کے کھلیانوں پر مہر لگاتا تھا۔ میرے پاس حضرت عمر کا خط آیا کہ ایسا نہ کرو مجھے معلوم ہوا کہ یہ حجاج کی کارستانیوں میں سے ہے اور میں اس کی سیرت اپنانے کو ناپسند کرتا ہوں۔

۷۳۱۴۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، حسن بن عبدالعزیز، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ہمیں ضمرہ نے رجاء بن ابی سلمہ کے حوالہ سے لکھا ہے کہ انہوں نے فرمایا: جب عبدالملک بن عبدالعزیز کی وفات ہوئی تو آپ نے تمام شہروں میں نوحہ سے روکنے کا پیام بھیجا اور یہ لکھا کہ اللہ تعالیٰ کو اس کی روح قبض کرنا پسند تھا ہم اللہ تعالیٰ کی پسند کی مخالفت کرنا پسند نہیں فرماتے۔

۷۳۱۵۔ عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم الدورقی، عبیداللہ بن ولید دمشقی، عبدالملک بن بزیغ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے عدی بن ارطاۃ کو لکھا: امابعد! تم ہمیشہ میری طرف سردی گرمی میں مسلمانوں کے ایک شخص کو مشقت میں ڈال کر سنت کے بارے میں معلومات حاصل کرتے رہتے ہو، گویا تم اس کے ذریعہ میری تعظیم کرنا چاہتے ہو، اللہ کی قسم! تمہیں حسن بصری کافی ہیں، سو جب تمہارے پاس میرا یہ خط آئے تو اپنے، میرے اور مسلمانوں کے لئے انہی سے سوال کرنا، اللہ تعالیٰ حسن بصری پر رحم فرمائے، وہ اسلام کی ایک منزل اور مکان ہیں، میرا خط انہیں ہرگز نہ دکھانا۔

۷۳۱۶۔ عبداللہ بن محمد، احمد، عبداللہ بن صالح، یحییٰ بن یمان، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے اپنے ایک گورنر کو لکھا: امابعد! حق کو لازم پکڑو اس واسطے کہ حق تمہیں اہل حق کے مراتب میں اتارے گا، جس دن صرف حق کے ساتھ ہی فیصلے ہوں گے اور ان پر ظلم نہ ہوگا۔

۷۳۱۷۔ عبداللہ بن محمد، احمد، عبداللہ بن صالح، یحییٰ بن یمان، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر نے اپنے گورنر کو لکھا: امابعد! تمہارا ہاتھ مسلمانوں کے خون سے اور تمہارا پیٹ ان کے اموال سے اور تمہاری زبان ان کی عزت میں پڑنے سے رک جائے۔ جب تم نے یہ کام کر لئے تو تم پر سزا کی کوئی راہ نہیں، (سزا کا) راستہ ان لوگوں پر ہے جو لوگوں پر ظلم ڈھاتے ہیں (الشوریٰ۔۴۲)

۷۳۱۸۔ احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ہارون بن معروف، ضمرۃ، ابن شوذب، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ صالح بن عبدالرحمٰن اور ان کے دوست نے عمر بن عبدالعزیز کو لکھا: ان دونوں کو عمر نے عراق کے کسی کام پر مقرر کیا تھا کہ لوگ بغیر تلوار کے درست نہیں ہوتے، آپ نے ان دونوں کو لکھا خباثت کے دو خبیثو اور رذیل شئے کے دو گھٹیا انسانو! تم مجھ سے مسلمانوں کے خون کے بارے میں عرض و معروض کرتے ہو؟ لوگوں میں سے کبھی ایک شخص کے خون کے بجائے میرے لئے تم دونوں کے خون بے قیمت ہیں۔

۷۳۱۹۔ احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، یحییٰ بن عبدالملک بن ابی غنیۃ، حفص بن عمر، ان کے سلسلہ سند میں ہے عمر بن عبدالعزیز نے ابوبکر بن عمرو بن حزم کو لکھا: امابعد! تم نے جو خط سلیمان کی طرف لکھا اسے دیکھنے کی ذمہ داری میری تھی ان کی نہیں، تم

نے لکھا جس میں تم شمع کے لئے رقم کا مطالبہ کر رہے تھے کہ جو رقم پہلے لوگوں کو ملتی تھی میرے لئے بھی مقرر کی جائے، اور تم یہ بھی ذکر کر رہے تھے کہ سابقہ شمعیں ختم ہو چکی ہیں، مجھے میری جان کی قسم! عرصہ دراز سے میں تمہیں دیکھ رہا تھا کہ تم اپنے گھر سے مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف انتہائی تاریک رات میں جاتے تھے جس میں کیچڑ بھی ہوتی تھی، اور تمہارے پاس کوئی روشنی کا ذریعہ بھی نہ تھا مجھے میری جان کی قسم! تم اس دن سے آج زیادہ بہتر حالت میں ہو۔ والسلام۔

۷۳۲۰۔ احمد، عبداللہ، ابی، یحیٰ بن عبدالملک، حفص بن عمر، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر نے ابوبکر بن عمرو بن حزم کو لکھا، امابعد! میں نے تمہارا وہ خط پڑھا ہے جو تم نے سلیمان کی طرف لکھا ہے، اسے دیکھنے کی ذمہ داری پر میں مامور تھا، تم نے ان سے اتنے کاغذوں کا سوال کیا جو تم سے پہلے لوگوں کو دیئے جاتے تھے، اور تم نے ذکر کیا کہ پہلے کاغذ ختم ہو گئے ہیں۔ میں نے تمہارے لئے ان کاغذوں سے کم کاغذ کاٹے ہیں جو تم سے پہلے لوگوں کو کاٹ کر بھیجے جاتے تھے، تم اپنا قلم باریک بناؤ، اور قریب قریب سطروں میں لکھو، اپنی حاجتوں کو یکجا کرو، اس واسطے کہ میں اس بات کو ناپسند کرتا ہوں کہ جو چیز مسلمانوں کے لئے فائدہ مند نہیں اسے انکے مال سے خارج کروں۔ والسلام

۷۳۲۱۔ محمد بن احمد بن ابراہیم نے اپنی کتاب میں نقل کیا، عبیداللہ بن احمد بن عقبہ، حماد بن حسن، سعید بن عامر، جویریہ بن اسماء، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ابوبکر بن عمرو بن حزم نے عمر بن عبدالعزیز کو لکھا وہ ان کے مدینہ منورہ میں گورنر تھے، السلام علیکم امابعد! ہمارے انصار کے شیوخ اتنی عمروں کو پہنچ گئے انہیں عطیات سے جو شرف ملتا تھا اس تک نہیں پہنچے، اگر امیر المؤمنین کی رائے ہو کہ عطاء سے انہیں کوئی شرف ملے تو ایسا کر دیں۔

اور دوسرے خط میں لکھا:

السلام علیکم امابعد! مجھ سے پہلے جو گورنر مدینہ میں تھے انہیں شمع کے لئے کچھ رقم ملا کرتی تھی، اگر امیر المؤمنین کی رائے ہو کہ مجھے شمع کی رقم ملے تو ایسا کر دیں، اور ایک دوسرے خط میں لکھا: السلام علیکم! امابعد بنی عدی بن نجار جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماموں ہیں ان کی مسجد گر گئی ہے، اگر امیر المؤمنین کی رائے ہو کہ اسے تعمیر کریں تو ایسا کر دیں، راوی کا بیان ہے آپ نے ان سب سوالوں کا ایک ہی جواب ایک خط میں لکھ دیا: السلام علیکم امابعد! میرے پاس تمہارا خط آیا جس میں تم نے ذکر کیا کہ ہمارے انصار کی شیوخ کو عطیات کا شرف حاصل نہیں ہوا، اگر امیر المؤمنین کی رائے ہو کہ انہیں عطیات سے شرف حاصل ہو تو ایسا کر دیں، سو شرف تو آخرت کا ہے جو تم نے لکھا کہ اس کے متعلق مجھے علم نہیں، تمہارا خط آیا کہ تم سے پہلے امراء مدینہ کو شمع کے لئے رقم ملتی تھی اگر امیر المؤمنین کی رائے ہو کہ مجھے شمع کے لئے رقم ملے تو ایسا کر دیں، ابن ام حزم! مجھے اپنی جان کی قسم! کافی عرصہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مصلی تک اندھیرے میں جاتے تھے۔ تمہارے سامنے شمع نہ جلائی جاتی تھی اور نہ تمہارے پیچھے انصار و مہاجرین کے بیٹے گھوڑے چلاتے تھے، آج بھی تم اپنے نفس کے لئے اسی پر راضی ہو جاؤ جس پر اس سے پہلے راضی تھے، اور تمہارا خط آیا کہ بنی عدی بن نجار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماموں کی مسجد گر گئی ہے۔ اگر امیر المؤمنین کی رائے اسے تعمیر کرنے کی ہو تو اس کا حکم دیں، مجھے یہ بات پسند ہے کہ میں اس طرح دنیا سے چلا جاؤں کہ پتھر کو پتھر پر رکھوں اور نہ کچی اینٹ کو اینٹ پر، جب تمہارے پاس میرا یہ خط پہنچے تو اس مسجد کو کچی اینٹوں سے درمیانی تعمیر میں بنوا دینا۔ والسلام علیک۔

۷۳۲۲۔ محمد بن ابراہیم، ابوعروبہ الحرانی، ایوب بن محمد الوزان، ضمرہ بن ربیعہ، ابن شوذب، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے عمر بن ولید کو لکھا کہ مجھ سے زیادہ ظالم اور خیانت کرنے والا وہ شخص ہے جس نے ثقیف کے ایک غلام کو خمس الخمس کا نگران بنایا

جو لوگوں کے خونوں اور ان کے اموال میں فیصلے کرتا ہے یعنی یزید بن ابی مسلمہ، اور مجھ سے زیادہ ظالم وہ شخص ہے جس نے عثمان بن حیان کو حجاز کا گورنر بنایا، جو منبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اشعار پڑھتا ہے اور مجھ سے زیادہ ظالم اور خائن وہ ہے جس نے قرہ بن شریک کو مصر کا والی بنایا، وہ دیہاتی نکھٹو خشک آدمی ہے اس نے وہاں ساز باجے ظاہر کئے۔

۷۳۲۳۔محمد بن ابراہیم، ابوعروبہ، ایوب الوزان، ضمرہ، ابن شوذب، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا: شام میں ولید، عراق میں حجاج، حجاز میں عثمان بن حیان اور مصر میں قرہ بن شریک، اللہ کی قسم ان لوگوں نے زمین کو ظلم سے بھر دیا ہے۔

۷۳۲۴۔محمد بن ابراہیم، ابوعروبہ، سلیمان بن سیف، محمد بن سلیمان، ابی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے لکھا: عبداللہ (اللہ کے بندے) عمر امیر المؤمنین کی طرف سے خاقان اور اس کی قوم کی طرف پیام ہے، سلام ثابت ہو اللہ تعالیٰ کے اولیاء پر...

۷۳۲۵۔محمد بن علی، محمد بن حسن بن قتیبہ، ابراہیم بن ہشام بن یحییٰ بن یحییٰ غسانی، ابی، ان کے سلسلہ سند میں ان کے دادا سے روایت ہے کہ مجھے یہ بات پہنچی کہ حروریہ فرقہ کے کچھ لوگ موصل کے کسی علاقہ میں جمع ہو گئے۔ میں نے عمر بن عبدالعزیز کو اس کا پتہ بتانے کا خط لکھا: آپ نے مجھے لکھا جس میں مجھے حکم دے رہے تھے کہ میں اہل جدل کے کچھ لوگ بھیجوں اور انہیں گروی مال دوں اور ان سے گروی لوں، اور یہ کہ انہیں ڈاک کے گھوڑوں پر سوار کر کے میرے پاس پہنچا دیا جائے میں نے یہ تمام امور سرانجام دیدیئے۔

وہ آپ کے پاس آئے، انہوں نے جو دلیل پیش کی آپ نے اسے توڑ کے رکھ دیا، وہ کہنے لگے کہ ہم تمہیں اس وقت جواب نہیں دے سکتے یہاں تک کہ تم اہل بیت کی تکفیر کرو اور ان پر لعنت کرو، اور ان سے برأت کا اظہار کرو۔

حضرت عمر نے فرمایا: مجھے اللہ تعالیٰ نے لعنتیں کرنے والا نہیں بنایا، لیکن جب تک میں اور تم زندہ رہے تو عنقریب میں تمہیں اور انہیں سفید درمیانے راستہ پر اٹھاؤں گا۔ انہوں نے آپ کی بات قبول نہیں کی، حضرت عمر نے ان سے کہا: تمہارے دین میں سچائی کے سوا چارہ نہیں، یہ دین تم نے کب سے اللہ تعالیٰ کا دین بنالیا ہے؟ وہ کہنے لگے فلاں فلاں سال سے، آپ نے فرمایا کیا تم نے کبھی فرعون پر لعنت کی اور اس سے برأت کا اظہار کیا؟ وہ کہنے لگے نہیں، آپ نے فرمایا: تو کیسے تمہارے لئے اس کے چھوڑنے کی گنجائش ہے اور مجھے اپنے اہل بیت پر لعنت کرنے کی چھوٹ نہ ہو، جب کہ ان میں نیک اور برائی کرنے والے درستگی اور خطا تک پہنچنے والے ہیں؟ وہ کہنے لگے: ہم یہاں پہنچ چکے ہیں، حضرت عمر نے مجھے لکھا: ان سے اپنا گروی مال لے لو، اور تمہارے پاس جو ان کے لوگ گروی ہیں انہیں چھوڑ دو، اگر اس قوم کی رائے ہو کہ ذمیوں میں فساد مچائے بغیر پھریں اور مسلمانوں میں سے کسی سے چھیڑ چھاڑ نہ کریں تو جہاں چاہیں چلے جائیں، اور اگر وہ مسلمانوں یا ذمیوں سے چھیڑ چھاڑ کریں تو ان کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دو۔

اور ان خارجیوں کی طرف لکھا:

> بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اللہ کے بندے عمر امیر المومنین کی طرف سے خروج کرنے والی جماعت کی طرف یہ خط ہے امابعد! میں تمہارے سامنے اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اپنے رب کی طرف حکمت اور اچھی نصیحت سے بلاؤ اور ان سے ایسے طریقے سے مجادلہ کرو جو بہتر ہو، اس ارشاد تک پڑھا اور وہ ہدایت یافتہ لوگوں سے خوب واقف ہے (النحل۔۱۲۵) اور میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیکر کہتا ہوں کہ وہی کرو جو تمہارے بڑوں نے کیا" وہ لوگ جو اپنے گھر سے اتراتے اور ریا کرتے ہوئے نکلے اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کو گھیرے ہوئے ہے" (الانفال ۴۷)

کیا تم میرے گناہ کی وجہ سے اپنے دین سے نکلتے، خونریزی کرتے اور محارم کی بے حرمتی کرتے ہو؟ اگر ابوبکر و عمر کے گناہ، اگر ان کے گناہ ان کی رعیت کو دین سے نکالنے والے ہیں، تو تمہارے آباء واجداد ان کی جماعت میں تھے ان سے علیحدہ نہ ہوئے، تم کس

قدر مسلمانوں کے خلاف تیزی کرتے ہو، جبکہ تم چالیس سے کچھ اوپر آدمی ہو، اللہ کی قسم! اگر تم لوگ میرے پہلو تھے بیٹے ہو کر اس بات سے منہ موڑتے جس حق کی طرف میں بلا رہا ہوں تو میں تمہاری خونریزی کی بدولت اللہ تعالیٰ کی رضا اور آخرت کا گھر تلاش کروں گا، یہ نصیحت ہے اگرچہ تم اس کے سننے سے چہروں پر کپڑا ڈال لو، سابقہ زمانے میں نصیحت کرنے والوں کے ساتھ یہی کیا گیا۔

بہر کیف یہ لوگ جنگ کرنے پر تلے رہے، اپنے سر منڈائے اور یحییٰ بن یحییٰ کی طرف چل دیئے، ان کے پاس حضرت عمر کا خط آیا اور یحییٰ ان کے ساتھ جنگ کے لئے متفق تھا، اللہ کے بندے عمر امیر المؤمنین کی طرف سے یحییٰ بن یحییٰ کی طرف یہ خط ہے۔

اما بعد! میں نے اللہ کی کتاب کی ایک آیت کا ذکر کیا ''حد سے نہ گزرو، اللہ تعالیٰ حد سے گزرنے والوں کو پسند نہیں کرتا'' البقرۃ ۱۹۰، المائدۃ ۸۷) اور یہ بھی تجاوز ہے کہ عورتوں اور بچوں کو قتل کیا جائے گا، ہرگز کسی عورت، بچے اور قیدی کو قتل نہ کرنا، بھاگنے والے کا پیچھا نہ کرنا، اور نہ زخمی پر چڑھائی کرنا ۔والسلام

۷۳۲۶۔ محمد بن علی، محمد بن حسن، ابراہیم بن ہشام، ان کے سلسلہ سند میں ان کے والد سے ان کے دادا سے روایت ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے فرمایا، ہم سے پہلے جو لوگ ہلاک ہوئے تو وہ حق کے روکنے کی وجہ سے یہاں تک کہ حق ان سے خرید اجائے اور ظلم کے پھیلانے کی وجہ سے یہاں تک کہ ان سے بدلہ لیا گیا۔

۷۳۲۷۔ احمد بن اسحاق، عبداللہ بن ابی داؤد، عبدالجبار بن یحییٰ رملی، عقبہ بن علقمہ، ابی، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے بیت الاموال کے خزانچیوں کو لکھا تمہارے پاس جب کوئی کمزور شخص ایسا دینار لائے جسے وہ خرچ نہ کر سکتا ہو تو اس کا دینار بیت المال سے بدل دو۔

۷۳۲۸۔ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، لیث بن سعد، معاویہ بن صالح، ابو عقبہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے فرمایا ہر شبہ میں جہاں تک ہو سکے حدود کو ہٹاؤ، اس واسطے کہ اگر والی معافی میں غلطی کرے تو یہ بہتر ہے کہ وہ ظلم وسزا میں زیادتی کرے۔

۷۳۲۹۔ ابی، محمد بن یحییٰ بن عیسیٰ البصری، نصر بن علی، محمد بن عثمان، قیس بن عبدالملک، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز اپنی خوابگاہ کی طرف جانے لگے تو انہیں راستے میں ایک شخص مل گیا جس کے ہاتھ میں ایک تحریر تھی،

فرماتے ہیں: لوگوں کو گمان ہوا کہ یہ امیر المؤمنین کو تلاش کر رہا ہے، اسے اندیشہ ہوا کہ لوگ اسے روکیں گے اس نے وہ تحریر آپ کی طرف پھینک دی، آپ جب اس کی طرف متوجہ ہوئے تو وہ آپ کے چہرے پر جا لگی، راوی کا بیان ہے کہ میں نے دیکھا کہ خون کے چھینٹے آپ کے چہرے پر پڑ رہے ہیں، اس وقت آپ دھوپ میں کھڑے تھے، آپ نے تحریر پڑھی اور اس کی ضرورت پوری کرنے کا حکم دیا اور اسے جانے دیا۔

۷۳۳۰۔ سلیمان بن احمد، یحییٰ بن عبدالباقی الاذنی، نیز، احمد بن اسحاق، عبداللہ بن ابی داؤد، مخلد بن الحسین، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ایک شخص نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کی انگوٹھی پر نقش بنایا، آپ نے اس کی پاداش میں اسے دن میں گرفتار رکھا پھر چھوڑ دیا۔

۷۳۳۱۔ سلیمان بن احمد، یحییٰ بن عبدالباقی الاذنی، ح، احمد بن اسحاق، عبداللہ بن ابی داؤد، المسیب بن واضح، مخلد بن حسین، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے اپنے کسی والی کو لکھا: کہ مسلمان قیدیوں کا فدیہ دو اگرچہ اس میں سارا مال لگ جائے۔

۷۳۳۲۔ سلیمان، حسن بن عبدالباقی، مسیب بن واضح، ابو اسحاق فزاری، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے ایک شخص کو گورنر بنانے کا ارادہ کیا تو اس نے انکار کر دیا تو آپ نے اس سے کہا میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ تمہیں یہ کام لازمی کرنا ہوگا۔ اس نے کہا میں اپنے آپ کو یہ قسم دیتا ہوں کہ میں یہ کام نہیں کروں گا، حضرت عمر نے فرمایا: کیا تم میری نافرمانی کرتے ہو؟ اس نے کہا امیر

المؤمنین! اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''بے شک ہم نے آسمانوں، زمین اور پہاڑوں پر امانت پیش کی تو انہوں نے اسے اٹھانے سے انکار کر دیا اور اس سے ڈر گئے جبکہ انسان نے اسے اٹھالیا'' (الاحزاب ۱۸) تو یہ ان کی نافرمانی تھی؟ تو آپ نے اسے معاف کر دیا۔

۷۳۳۳۔ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، ابو ہمام ولید بن شجاع مخلد بن حسین، ہشام، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے عدی کو لکھا: اما بعد میری بیماری کے بارے میں تمہارا خط آیا اور میرے خیال میں مجھے یہ تکلیف سودا یا صفرا کی وجہ سے پہنچی اور جسکی وجہ سے موت کی طرف میں ہوں۔ والسلام

۷۳۳۴۔ابو حامد بن جبلہ، محمد بن حاتم بن لیث، موسیٰ بن اسماعیل، محمد بن ابی عیینہ المہلبی، میں نے عمر بن عبدالعزیز کا وہ خط پڑھا جو آپ نے یزید بن عبدالملک کی طرف لکھا:

''السلام علیکم! میں تمہارے سامنے اس اللہ کی تعریف وحمد کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہی معبود ہے، اما بعد! سلیمان بن عبدالملک، اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے ایک بندے تھے، اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے، ان کی روح انتہائی اچھی حالت اور اچھے وقت میں قبض کی، انہوں نے مجھے خلیفہ بنایا اور اپنی طرف سے میرے لئے بیعت لی اور میرے بعد یزید بن عبدالملک کے لئے بیعت لی اگر وہی حالت ہوتی جس میں میں تھا یعنی شادیاں کرنا، مال جمع کرنا تب بھی اللہ تعالیٰ مجھے ایسی اچھی حالت تک پہنچا دیتا کہ جہاں تک کسی کو نہیں پہنچایا۔ لیکن مجھے سخت حساب اور باریک سوالوں کا خوف ہے۔ ہاں جتنے پر اللہ تعالیٰ مدد فرمائے، والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

۷۳۳۵۔ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، حاتم بن لیث، عبداللہ بن بکر السہمی، شیخ بنی شلیم، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز کے پاس ہشام بن مصاد تھے، آپ کو کوئی چیز یاد آتی تو آپ آبدیدہ ہو جاتے، اتنے میں آپ کے خادم مزاحم آئے کہ باہر دروازے پر محمد بن کعب قرظی آئے ہوئے ہیں، آپ نے فرمایا: انہیں اندر لے آؤ، وہ اندر آچکے تھے اور آپ نے ابھی تک آنسو نہیں پونچھے تھے۔

محمد نے کہا: امیر المؤمنین! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ ہشام بن مصاد نے کہا: فلاں فلاں بات پر رو رہے ہیں، تو محمد بن کعب نے کہا: امیر المؤمنین! دنیا تو بازار ہے کچھ لوگ کام کی چیزیں اور کچھ نقصان کا سامان لے گئے ان میں کتنے لوگ ایسے ہیں جو ہماری طرح دھوکے میں ہیں، یہاں تک کہ موت نے انہیں آگھیرا، وہ دنیا سے ملامت زدہ ہو کر ایسی حالت میں نکلے کہ انہوں نے اپنی آخرت کے لئے کچھ تیاری نہیں کی، اور جس چیز کو ناپسند کرتے تھے اس سے بچاؤ کا کوئی سامان نہ کیا، ان کے جمع شدہ مال کو اس شخص نے تقسیم کر دیا جو ان کی تعریف نہیں کرتا اور ایسے لوگوں کی طرف چل دیئے جو ان کا عذر قبول نہیں کرتے۔

تو امیر المؤمنین! ہم اس بات کے مستحق ہیں کہ ان کے وہ اعمال دیکھیں جن کے وہ حریص تھے تو ان کی مخالفت کریں اور وہ اعمال دیکھیں جن کی وجہ سے ہم ان کے متعلق خوف کرتے ہیں تو ان اعمال سے روکیں، امیر المؤمنین! اللہ تعالیٰ سے ڈریئے اور دو کاموں کے لئے اپنے دل کو تیار کیجئے جس کام کے ساتھ آپ اپنے رب کے پاس جانا پسند کرتے ہیں تو اسے آگے بھیج دیجئے اور جس کام کے ساتھ حاضر ہونا ناپسند کرتے ہیں تو جہاں اس کا بدل ملتا ہو اسے تلاش کیجئے اور ایسے سامان کا رخ نہ کیجئے جو آپ سے پہلے لوگوں کے لئے کساد بازاری کا سبب بنا، وہ آپ سے گزر جانے کی امید رکھتا ہے۔

امیر المؤمنین! اللہ سے ڈریئے، دروازوں کو کھلا رکھئے، دربانوں کو نرمی سکھایئے، مظلوم کی مدد کیجئے، ظالم کو ہٹایئے، جس شخص میں تین چیزیں ہوئیں تو اس کا اللہ تعالیٰ پر ایمان مکمل ہے جب وہ راضی ہو تو اس کی رضامندی اسے باطل میں داخل نہ کرے اور جب غصہ کرے تو اس کا غضب حق سے نہ نکالے اور جب اسے قدرت حاصل ہو تو اس چیز میں دست درازی نہ کرے جو اس کی نہیں۔

۷۳۳۶۔ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، ابوسلمہ، سلام یعنی ابن ابی مطیع، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ مجھے یہ خبر ملی کہ جب عمر بن عبدالعزیز خلیفہ بنے تو ہوا تیز چلنے لگی، آپ کے پاس ایک شخص آیا، اس وقت آپ کا رنگ متغیر تھا کسی نے آپ سے کہا: امیر المومنین! آپ کو کیا ہوا؟ آپ نے فرمایا، کم بخت! جب بھی کوئی قوم ہلاک ہوئی تو وہ ہوا کی وجہ سے ہلاک ہوئی۔

۷۳۳۷۔ابومحمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، خلف بن ولید، اسماعیل بن عیاش، عتبہ بن تمیم، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز فرمایا کرتے تھے: اللہ کی قسم! اگر مجھے اس میں جو میرے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان تعلق ہے اتنی گنجائش بھی مل جائے کہ میں تمہیں چھوڑ کر اپنے گھر والوں کے پاس چلا جاؤں تو میں ایسا کر گزروں گا، لیکن میرا جو اللہ تعالیٰ سے تعلق ہے اس میں اس بات کی گنجائش نہیں ہوگی مجھے اس کا خوف ہے۔

۷۳۳۸۔ابومحمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، ولید، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ جب عمر بن عبدالعزیز خلیفہ ہوئے تو ان کے پاس ان کے کوئی بھائی آئے، انہوں نے فرمایا: اگر آپ چاہیں تو میں آپ سے بات کروں کہ آپ عمر ہیں اور اس بات کو آپ ناپسند کریں گے اور کل پسند کریں گے، اور اگر چاہیں کہ میں آپ سے اس طرح بات کروں کہ آپ امیر المومنین ہوں جسے آج آپ پسند کرتے ہیں اور کل ناپسند کریں گے، آپ نے فرمایا کیوں نہیں! آپ بات کریں میں عمر ہوں، اس بات کو آج میں ناپسند کرتا ہوں اور کل پسند کروں گا۔

۷۳۳۹۔محمد بن احمد بن ابان، ابی، ابوبکر بن عبید، ابوحفص البخاری، محمد بن عبداللہ بن علاقہ، ابراہیم بن ابی عبلہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں عمر بن عبدالعزیز کے پاس ان کی گھر کی مسجد میں آیا، میں آپ کا خیر خواہ تھا، اور آپ میری بات سنا کرتے تھے، آپ نے فرمایا: ابراہیم! مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اے اللہ! وہ کیا چیز ہے جو مجھے آپ کے عتاب و ناراضگی سے بچائے، آپ کی رضامندی تک پہنچائے اور آپ کی ناراضگی سے بچائے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: زبان سے استغفار اور دل سے ندامت، راوی کا بیان ہے میں نے کہا: اعضاء سے (گناہوں کے کام) چھوڑنا۔

۷۳۴۰۔محمد بن احمد بن ابان، ابی، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، محمد بن یزید بن خنیس، عبدالعزیز بن ابی داؤد، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ذریعہ گفتگو کرنا بہتر ہے، اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں فکر افضل عبادت ہے۔

۷۳۴۱۔احمد بن اسحاق، عبداللہ، بن ابی داؤد، سلیم بن یحییٰ، ولید بن مسلم، ابوعمرو اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے اپنے بیٹوں سے فرمایا: اس وقت تم کیسے ہوگے جب میں تم میں سے ہر ایک کو ایک لشکر کا ذمہ دار بناؤں گا؟ تو آپ کے بیٹے ابن الحارثیہ نے کہا: ہمیں وہ کام کیوں پیش کرتے ہیں جو آپ خود کرنا پسند نہیں کرتے؟ آپ نے فرمایا: کیا تم میرے بچھونوں کو دیکھ رہے ہو؟ جو ختم ہونے والے ہیں، مجھے تو یہ بھی ناپسند ہے کہ تم انہیں اپنے پاؤں سے میلا کرو، تو میں یہ کیسے پسند کرسکتا ہوں کہ تم میرے دین کو میلا کرو؟

۷۳۴۲۔احمد بن اسحاق، عبداللہ بن ابی داؤد، عبداللہ بن سعید الکندی عیسیٰ بن یونس، اوزاعی، ابوعبید حاجب سلیمان، نعیم بن سلامہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں عمر بن عبدالعزیز کے پاس آیا، آپ تیل اور نمک لگا لہسن تھوم کھا رہے تھے۔

۷۳۴۳۔احمد بن اسحاق، عبداللہ بن ابی داؤد، عباس بن ولید، ح، سلیمان بن احمد، عبداللہ بن عباس بن ولید، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا کہ اوزاعی نے بیان کیا کہ حضرت عمر جب کوئی نامناسب بات پیش آتی تو آپ فرماتے: جتنا ہوسکا اسی کے بقدر، امید ہے کہ اس میں بھلائی ہو۔

۷۳۴۴۔احمد، عبداللہ، محمود بن خالد، ولید، ابوعمرو، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ محمد بن عبدالملک بن مروان نے (اپنی بہن) فاطمہ بنت عبدالملک زوجۂ عمر بن عبدالعزیز سے پوچھا: حضرت عمر بن عبدالعزیز کا جس بیماری میں انتقال ہوا اس کے آغاز کو آپ کیسا سمجھتی ہیں؟

انہوں نے فرمایا: میں اسے بڑا گراں سمجھتی ہوں، اس کا ظہور وابتداء خوف تھا۔

۷۳۴۵۔ سلیمان بن احمد، ہاشم بن مرثد، صفوان بن صالح، ولید بن مسلم، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا: وہ رائے لو جو تم سے پہلے کسی کی ہو، جو بات ان کے خلاف ہو اس پر عمل نہ کرو، کیونکہ وہ لوگ تم سے بہتر اور تم سے زیادہ جاننے والے تھے۔

۷۳۴۶۔ سلیمان بن احمد، یحییٰ بن عبدالباقی، المسیب بن واضح، ابواسحاق الفزاری، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ابومسلم جب مسلمانوں کو بھرتی کرنے نکلے تو عمر بن عبدالعزیز نے انہیں دابق سے لوٹا دیا، اور فرمایا اس طرح مسلمانوں کی دشمن کے خلاف مدد نہیں کی جاتی، ان کا وظیفہ ۲ ہزار تھا جسے آپ نے ۳۰ کر دیا، چنانچہ وہ دابق سے طرابلس لوٹ آئے، وہ حجاج کے شمشیر زن تھے اور بنی ثقیف سے ان کا تعلق تھا۔

۷۳۴۷۔ سلیمان بن احمد، یحییٰ بن عبدالباقی، المیسب بن واضح، ابواسحاق الفزاری، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز روزانہ مسلمانوں کے کھانے میں ایک درہم جمع کراتے پھر ان کے ساتھ کھانا کھاتے، ذمیوں کے پاس اترتے تو وہ آپ کے سامنے ساگ پات اور سبزیاں پیش کرتے جنہیں وہ لوگ اپنے کھانوں میں استعمال کرتے تھے، تو آپ انہیں اس سے زیادہ دیتے اور ان کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھاتے۔ وہ اگر آپ کا ہدیہ قبول نہ کرتے تو آپ ان کے ساتھ شریک طعام نہ ہوتے، رہے مسلمان تو ان سے کچھ بھی قبول نہ فرماتے تھے۔

۷۳۴۸۔ محمد بن معمر، ابوشعیب الحرانی، یحییٰ بابلی، اوزاعی، موسیٰ بن سلیمان، قاسم بن مخیمرہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں: میں عمر بن عبدالعزیز کے پاس آیا اور میرے دل میں ایک حدیث کھٹک رہی تھی جس کے متعلق میں ان سے پوچھنا چاہتا تھا، میں نے ان سے کہا: ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ جو لوگوں کا بادشاہ بنایا گیا اور وہ لوگوں کے فاقہ اور حاجات سے چھپا رہا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس سے ایسی حالت میں ملیں گے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو دیکھ نہ سکے گا، راوی کا بیان ہے کہ پھر انہوں نے کہا: تم کیا کہتے ہو؟ اس کے بعد کافی دیر تک سر جھکائے رکھا، راوی کا کہنا ہے کہ میں سمجھ گیا کہ وہ لوگوں کے سامنے نکلے۔

۷۳۴۹۔ محمد بن معمر، سلیمان بن احمد، ابوشعیب الحرانی، یحییٰ بن عبداللہ، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اپنے گورنروں کو لکھا: کہ نماز کے وقت مشغولیت سے بچو، اس لئے کہ جس نے نماز کو ضائع کر دیا تو وہ نماز کے علاوہ تمام شعائر اسلام کو بری طرح ضائع کرنے والا ہے۔

۷۳۵۰۔ احمد بن محمد نے اپنی کتاب میں ذکر کیا، ابومسلم الکشی، احمد بن ابی بکر المقدسی، بشر بن حازم، ابوعمران، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا جو شخص دل سے موت کے قریب ہو تو جو کچھ اس کے پاس ہوتا ہے اسے کافی سمجھتا ہے۔

۷۳۵۱۔ محمد بن احمد المؤذن، ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، عبدالوھاب، بن عطاء، ان کے سلسلہ سند میں روایت ہے کہ عمر بن عبدالعزیز جب بھی موت کو یاد کرتے تو آپ کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے۔

۷۳۵۲۔ محمد بن احمد، ابوالحسن، ابوبکر، محمد بن حسین، عبداللہ، قداح ذکر کرتے ہیں کہ ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا: اگر یہ بدعت نہ ہوتی تو میں قسم کھالیتا کہ میں دنیا کی کسی چیز سے راحت وفرحت حاصل نہیں کروں گا یہاں تک کہ مجھے یہ معلوم ہو جائے کہ میرے رب کی جانب سے میری طرف آنے والے فرشتوں کے چہروں میں کیا ہے؟ اور مجھے یہ پسند نہیں کہ مجھ پر موت کی حالت میں نرمی ہو، کیونکہ یہ وہ آخری موقع ہے جس میں مؤمن بندے کو اجر دیا جاتا ہے۔

۷۳۵۳۔ احمد بن اسحاق، عبداللہ بن ابی داؤد، اسحاق بن اخیل، احمد بن علی نمری، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز

نے فرمایا: کہ مجھے یہ بات پسند نہیں کہ موت کے وقت مجھ سے تخفیف کی جائے کیونکہ یہ آخری موقع ہے جس میں مسلمانوں کو ثواب ملتا ہے

۷۳۵۴۔ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، ولید بن مسلم نے مکہ میں بیان کیا اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں عمر بن عبدالعزیز سے روایت ہے کہ مجھے یہ بات پسند نہیں کہ موت کی سختی کے وقت مجھ پر نرمی کی جائے کیونکہ یہ وہ آخری گھڑی ہے جس میں مسلمانوں کے لئے کفارہ ہے۔

۷۳۵۵۔ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، عبداللہ بن میمون الخطابی، حسن یعنی ابوالملیح، میمون بن مھران، ان کے سلسلہ سند میں ہے، فرماتے ہیں میں حضرت عمر بن عبدالعزیز کے پاس بیٹھا ہوا تھا، آپ نے یہ آیت پڑھی ''تمہیں مال میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی ہوس نے غفلت میں ڈالے رکھا یہاں تک کہ تم نے قبروں کی زیارت کی'' (التکاثر۔۱،۲) تو انہوں نے کہا اے میمون! میں قبر کو زیارت ہی سمجھتا ہوں، اور زیارت کرنے والے کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی منزل کی طرف لوٹے، یعنی جنت یا جہنم کی طرف

۷۳۵۶۔ابی محمد، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن عبید، عمر بن ابی الحارث، محمد بن حمید، حکام، حسن بن عمیرہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے، فرماتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز نے ایک عجمی باندی خریدی، تو وہ کہنے لگی میں لوگوں کو دیکھتی ہوں کہ وہ خوش ہوتے ہیں اور یہ عمر بن عبدالعزیز خوش نہیں ہوتے؟ تو آپ نے فرمایا یہ بے ہودہ کیا کہتی ہے؟ تو لوگوں نے کہا: اس طرح کہہ رہی تھی، تو آپ نے فرمایا، ہلاکت ہے اس کے لئے اس سے کہو کہ فرحت اور خوشی آگے ملنے والی ہے۔

۷۳۵۷۔ابوبکر بن محمد بن احمد، حسن بن ابان، ابوبکر بن سفیان، محمد بن حسین، یعقوب بن محمد زھری، عبدالعزیز بن ابی حازم، ابیہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے، فرماتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا: ابو حازم! مجھے نصیحت کرو، فرماتے ہیں میں نے کہا: آپ لیٹ جائیں اور یوں خیال کریں کہ موت آپ کے سر کے پاس ہے تو دیکھئے کہ اس وقت آپ کیا پسند کرتے ہیں؟ اسے ابھی سے اختیار کر لیجئے اور جو بات آپ اس وقت ناپسند سمجھیں گے اسے ابھی سے چھوڑ دیجئے۔

۷۳۵۸۔محمد، ابوالحسن، ابوبکر، محمد، داؤد بن المحبر، عبدالواحد بن زید، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ حسن رحمہ اللہ نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کی طرف خط لکھا امابعد! اے امیر المومنین! لمبی زندگی کی انتہا اس فنا تک ہے جو معلوم ہے لہٰذا آپ اپنے فنا سے وہ حصہ لیجئے جو باقی رہنے والا نہیں، اپنی اس بقاء کے لئے جس نے فنا نہیں ہونا، والسلام۔ جب عمر بن عبدالعزیز نے خط پڑھا تو رو پڑے، فرمایا: ابوسعید نے انتہائی مختصر نصیحت کی ہے۔

۷۳۵۹۔محمد بن احمد، ابوالحسن، ابوبکر، محمد بن حسن، اسحاق بن یحییٰ العبدی، عثمان بن عبدالحمید، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ سابق بربری، عمر بن عبدالعزیز کے پاس آئے، آپ نے فرمایا: اے سابق مجھے مختصر سی نصیحت کرو، انہوں نے کہا: اچھا اے امیر المومنین! میں ان شاءاللہ انتہائی بلیغ نصیحت کروں گا، پھر کہا، سنیئے، اس کے بعد کچھ شعر پڑھا اور ان کا ترجمہ یہ ہے،

جب تم تقویٰ کا توشہ لے کر سفر کے لئے نہیں نکلے اور موت کے بعد اس شخص سے پورا پورا حق لیتے ہو جس نے توشہ تیار کیا،
تمہیں ندامت ہوگی کہ تم اس کے ساتھ شریک نہ ہوتے اور موت سے قبل جس چیز سے تم ڈرتے تھے وہ ہو کر رہی۔

حضرت عمرؓ اتنے روئے کہ آپ بے ہوش ہو کر گر پڑے۔

۷۳۶۰۔ابی محمد، ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن سفیان، محمد بن حسن، حماد بن ولید، عمر بن ذر، میمون بن مھران، ان کے سلسلہ سند میں ہے۔ فرماتے ہیں ایک دن میں عمر بن عبدالعزیز کے پاس آیا، اس وقت آپ کے پاس سابق البربری شاعر تھے وہ شعر پڑھ رہے تھے، پڑھتے پڑھتے وہ اس شعر تک پہنچے، کتنے تندرست موت کے لئے امن کے ساتھ رات گزارتے ہیں، اچانک اس کے پاس آرزوئیں تھوڑی سی نیند کے بعد آجاتی ہیں، وہ کچھ نہیں کر سکتا کہ اچانک اسے موت آجاتی ہے، نہ وہ اس سے بھاگ سکتا ہے اور نہ اپنی طاقت سے بچ سکتا ہے

عورتیں اس پر پردہ ڈال کر روتی ہیں، بلانے والے کی آواز وہ نہیں سن سکتا ہے اگرچہ وہ اپنی آواز کو بلند کرے، وہ لحد کے قریب ہوا جو اس کی خواب گاہ بن گئی اور ان سب کو چھوڑ گیا جنہیں اس نے کل جمع کیا تھا، موت کسی مالدار کو مالداری کی وجہ سے نہیں چھوڑتی اور نہ کسی مفلس کو چھوڑتی ہے جو حاجتمند ہو۔

راوی کا بیان ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز برابر رو رہے تھے اور تڑپ رہے تھے یہاں تک کہ بے ہوش ہو گئے۔ چنانچہ ہم آپ کے پاس سے اٹھ کر چلدیئے۔

۷۳۶۱۔ سلیمان بن احمد، ابو شعیب حرانی، خالد بن یزید العمری، وھیب بن الورد، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز اکثر یہ اشعار پڑھا کرتے تھے۔

وہ مسکین دکھائی دیتا ہے اور وہ لہو پر غصہ کرتا ہے، قوم کی بات سے اعراض کرتا ہے، اسے تمام جہالت سے علم تنگ کرتا ہے، وہ شخص جو کسی چیز کو جاننے والا ہے جاہل کی طرح نہیں۔

وہ جاہلوں سے ترش رو ہے جب انہیں دیکھتا ہے اس کے لئے ان کے دو رخسار بھی مذاق کرنے والے نہیں۔ اپنی زندگی کچھ دور ایام سے نصیحت حاصل کر اور اس میں مشغول رہ کر جلد ختم ہونے والی زندگی سے کچھ دیر بعد آنے والی زندگی کی فکر کرو۔

۷۳۶۲۔ سلیمان بن احمد، احمد بن عبدالوھاب بن نجدہ، ابی، اسماعیل بن عیاش، عاصم بن رجاء بن حیوہ، وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں انہوں نے عمر بن عبدالعزیز کا ذکر کیا کہ انہوں نے موت کے وقت یہ اشعار پڑھے:

کیا تم نے دیکھا نہیں کہ موت نے ان لوگوں کو بھی نہ جانے دیا جو پہلے گذر گئے، کوئی پروں والا اور ناخنوں والا اس سے نجات نہ پاسکا، پھر سات دینار منگوائے اور انہیں صدقہ کردیا، پھر فرمایا: ہم اللہ تعالیٰ کے نام قرض لیتے ہیں یہاں تک کہ ہمارے پاس کوئی عطیہ آجائے۔

۷۳۶۳۔ حسن بن انس انصاری، احمد بن حمدان بن عسکری، اسحاق بن ابی اسرائیل، جریر، حمزہ زیات، ان کے سلسلہ سند میں عمر بن عبد العزیز یہ دو بیتیں پڑھتے تھے:

اے فریب خوردہ! تیرا دن بھول اور غفلت میں ہے اور تیری رات سونے میں کٹ جاتی ہے تو ہلاکت تیرے لئے لازم ہے، تو اسکی تھکاوٹ و مشقت اٹھائے گا جس سے کچھ عرصہ بعد ملنے کو تو ناپسند کرتا ہے اس طرح تو دنیا میں چوپائے رہتے ہیں۔

۷۳۶۴۔ ابو حامد بن جبلہ، محمد بن یزید بغدادی، سعید بن یونس عطار، ابو معشر، محمد بن قیس، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز اکثر یہ دو شعر پڑھا کرتے تھے:

”اے دھوکے میں پڑے ہوئے تیرا دن بھول اور غفلت میں اور تیری رات سونے میں گزر جاتی ہے۔ ہلاکت تیرے لئے لازم ہے تو اس چیز میں مشغول ہے جس سے جدائی تجھے ناپسند ہوگی، دنیا میں چوپائے اسی طرح زندگی گذارتے ہیں۔

اس کے بعد یہ دو آیات پڑھتے، مجھے بتاؤ کہ اگر ہم انہیں کئی سال تک فائدہ اٹھانے دیں، پھر ان کی موعود چیز ان کے پاس آجائے تو ان کی چیزیں انہیں کچھ فائدہ نہ دیں گی (شعراء۔ ۲۰۵/۲۰۷)

۷۳۶۵۔ سلیمان بن احمد، محمد بن نصر بن حمید ابزاز بغدادی، محمد بن قدامہ جوھری، سعید بن محمد الوراق، قاسم بن غزوان، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز اکثر یہ اشعار پڑھا کرتے تھے:

”کیا آج تو بیدار ہے یا سو رہا ہے، حیران و پریشان شخص کیسے سو سکتا ہے؟ اگر تو دوپہر کا بیدار ہوتا تو پے در پے آنسو تیری آنکھوں کی پتلیوں کو پھاڑ دیتے، ایسی بات نہیں بلکہ تو لمبی نیند میں ہے اور انتہائی خوفناک بڑے بڑے امور تیرے قریب ہو چکے ہیں۔

اے فریب خوردہ تیرا دل بھول بھلیوں اور غفلت میں ہے اور تیری رات نیند میں بسر ہوتی ہے۔ ہلاکت تیرے لئے ضروری ہے جو چیز

پرانی ہونے والی ہے اس نے تجھے دھوکے میں رکھا اور تو خواہشات میں لگا ہے جیسے سونے والا نیند کی حالت میں لذتوں سے مغرور ہوتا ہے، تو اس چیز میں مشغول ہے، جس کی مفارقت تجھ پر گراں گزرے گی اسی طرح دنیا میں چار پائے زندگی گزارتے ہیں''

۷۳۶۶۔ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، عبداللہ بن محمد بن ابی الدنیا محمد بن حسین، ان کے کسی شاگرد سے ہے فرمایا: عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا:

''لوگ کوچ کرنے والے اور اقامت کرنے والے ہیں، سو جو چیز مقیم کے لئے ظاہر ہو اس کی نصیحت کر، لوگوں میں سے بدبختی کی وہ شخص زندگی گزارتا ہے جو رات کو مردار اور بیداری میں غافل ہوتا ہے، اگر وہ حیا اور دین والا ہوتا تو موت کا مراقبہ کرتا اور حفظہ (حفاظت کے فرشتوں) سے ڈرتا۔

۷۳۶۷۔عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین بن الحذاء، احمد بن ابراہیم، سہل بن محمود، حرملہ بن عبدالعزیز، ان کے سلسلہ سند میں حضرت عمر بن عبدالعزیز کے کسی بیٹے سے روایت ہے کہ انہوں نے ہمیں اپنی قبر کی جگہ خریدنے کا حکم دیا، ہم نے وہ جگہ ایک راہب سے خریدی، فرماتے ہیں پس شاعر نے کہا: جب مجھے موت کی خبر دینے والوں نے عمر بن عبدالعزیز کی وفات کی خبر دی تو میں نے کہا: وہ لوگ عدل اور دین کو قائم رکھنے والے شخص سے دور نہ ہونگے، وہ قوم کو چھوڑ کر اس لحد میں اتر گیا جو لحد انہوں نے اس کے لئے تیار کی، وہ لحد ایک سننے والے، سیدھے وزنوں والے کی کٹیا میں ہے۔

۷۳۶۸۔محمد بن احمد بن ابراہیم نے اپنی کتاب میں نقل کیا ہے، ابراہیم بن محمد بن حارث، عثمان بن طالوت بن عباد، اصمعی، نافع بن ابی نعیم، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ایک شخص نے جو اہل مدینہ کے غلاموں میں سے تھا عمر بن عبدالعزیز کا مرثیہ کہا:

''دفن کرنے والوں نے جب سمعان، وزنوں کے ماہر کی جھونپڑی میں جب دفن کیا تو لحد میں ایسے غائب کر دیا جس کا قصد نہر کو بہانا نہ تھا اور نہ کھجوریں اور گھوڑوں کو ایڑ لگانا تھا۔

۷۳۶۹۔احمد بن قاسم بن سوار نے اپنی کتاب میں لکھا کہ مسیح بن حاتم نے ہمیں یہ شعر سنائے کہ ابن عائشہ نے عمر بن عبدالعزیز کے مرثیہ میں یہ اشعار پڑھے تھے:

''مجھے جب عمر بن عبدالعزیز کی وفات کی خبر، موت کی خبر دینے والوں نے دی تو میں نے کہا، یہ لوگ حق اور دین کو قائم رکھنے والے شخص سے دور نہ ہوں گے، کسی نہر کو جاری کرنے، کسی کھجور اور گھوڑوں کو ایڑ لگانے نے اسے غفلت میں نہ ڈالا، آج جب قبر میں دفن کرنے والوں نے دفن کیا تو سمعان کے گرجے میں وزنوں کو درست کرنے والوں کو غائب کر دیا۔

۷۳۷۰۔ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، عبداللہ بن محمد، محمد بن علی بن حسن بن شقیق، سلیمان بن صالح، عبداللہ بن مبارک، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ کثیر بن عبدالرحمن نے عمر بن عبدالعزیز کے متعلق یہ اشعار کہے:

وہ ایسا شخص تھا جو کبھی مصیبت کی آہ کو ظاہر نہ کرتا اور نہ کبھی خوشی کا اظہار کرتا، جب اسے مسرت ہوتی بہت کم قسم کھانے والا، اپنی قسم کی حفاظت کرنے والے، اگر اس کی قسم ظاہر ہو جاتی تو پوری ہو جاتی تھی۔

۷۳۷۱۔محمد بن علی، حسین بن محمد بن حماد، عمرو بن عثمان، خالد بن یزید، جعونہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ جب عمر بن عبدالعزیز کی وفات ہوئی تو جریر نے یہ اشعار کہے:

موت کی خبر دینے والوں نے ہمیں امیر المومنین کی وفات سے خبردار کیا، اے وہ شخص جو حج وعمرہ کرنے والوں میں سے بہتر شخص تھا، آپ نے بہت بڑی ذمہ داری کا بار اٹھایا اور اسمیں ماہر ہوئے اور لوگوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق گزر بسر کی، سورج بے نور ہے طلوع نہیں، آپ پر تورات کے ستارے اور چاند بھی روتا ہے۔

۷۳۷۲۔ ابوبکر طلحی، احمد بن حماد بن سفیان، نیز، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، ابوالاشعث، عمرو بن صالح زہری، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ کسی ثقہ شخص نے مجھ سے بیان کیا ہے کہ جب محارب بن دثار کو عمر بن عبدالعزیز کی وفات کی اطلاع پہنچی تو اپنے کاتب کو بلایا کہ لکھو، اس نے لکھا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، آپ نے فرمایا: مٹا دو کیونکہ شعروں میں بسم اللہ نہیں لکھی جاتی، پھر یہ اشعار کہے:

اگر موت، مخلوق کے عدل کی بناء پر آنے سے گریز کرتی تو اے عمر آپ کو موت کی مصیبت نہ پہنچتی، کتنی حق شریعتوں نے ان کی نعشیں اٹھائیں جو مرنے کے قریب تھیں، اور دوسری آپ کی منتظر ہیں، اے میری جان کی مصیبت اور میرے ساتھ غم کرنے والوں کی مصیبت، ایسے انصاف پسند انسان پر جسے قبر نے ہلاک کر دیا، تین شخص ایسے گزرے کہ میری آنکھوں نے ان جیسا نہ دیکھا، ان کی ہڈیاں مسجد کی قبر میں جمع ہیں، آپ ہمیشہ کوشش کر کے ان کی اتباع کرتے رہے اور حق کے راستوں کو تلاش کر کے ان پر چلتے رہے، اگر میں کچھ قدرت رکھتا حالانکہ تقدیر غالب ہوتی ہے، جو صبح و شام آتی اور ظاہر ہوتی ہے، تو میں عمر سے بھلائیوں کو پھیر دیتا، جس کی رمزگاہ سمعان کی جھونپڑی میں ہے لیکن تقدیر غالب رہتی ہے۔

۷۳۷۳۔ محمد بن علی بن جیش، ابوشعیب حرانی، ہاشم بن ولید، ابوبکر بن عیاش، ان کے سلسلہ سند میں ہے جب حضرت عمر بن عبدالعزیز کی وفات ہوئی تو فرزدق نے یہ اشعار کہے:

"کتنی برحق شریعتیں، جو لوگوں کے لئے شروع ہوئیں مٹ چکی ہیں اور دوسری آپ کا انتظار کر رہی ہیں، اے میری جان اور میرے ساتھ مصیبت زدہ لوگوں کی پریشانی! ایسے منصف و عادل شخص کے بارے میں جسے گڑھوں نے ہلاک کر دیا۔

۷۳۷۴۔ محمد بن علی، حسین بن محمد بن حماد، عمرو بن عثمان، خالد بن یزید، جعونہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ بنی امیہ سے جو (بھی خلیفہ بن کر) کھڑا ہوتا حضرت علی کو برا بھلا کہتا، حضرت عمر بن عبدالعزیز نے انہیں کچھ نہیں کہا، تو کثیر عزہ نے کہا:

آپ جب سے والی بنے آپ نے حضرت علی کو برا بھلا نہیں کہا اور نہ لوگوں سے ڈرے اور نہ مجرم لوگوں کی عادت اپنائی، آپ نے جیسا کیا ویسا سچ کر دکھایا جس کی وجہ سے ہر مسلمان راضی ہو گیا۔

۷۳۷۵۔ حسن بن محمد کیسان، اسماعیل بن اسحاق القاضی، ابراہیم بن حمزہ، عبدالعزیز بن محمد، عبداللہ بن عمر، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عبداللہ بن زید کی بیٹی عمر بن عبدالعزیز کے پاس آئی۔ وہ آ کر کہنے لگی امیرالمومنین! میں عبداللہ بن زید کی دختر ہوں، میرے والد بدر میں موجود تھے اور احد میں شہید کئے گئے، حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا یہ ایسی عزت کی باتیں ہیں، کوئی پانی سے ملی ہوئی اینٹوں کی عمارت نہیں جو کچھ عرصہ بعد پیشاب میں تبدیل ہو جائے۔

مانگو مجھ سے کیا مانگتی ہو؟ چنانچہ انہوں نے کچھ مانگا تو آپ نے انہیں عطا کر دیا۔

۷۳۷۶۔ محمد بن احمد بن ابراہیم نے اپنی کتاب میں نقل کیا، احمد بن حسن بن عبدالملک محمد بن عبداللہ بن سابور الرقی، عبدالرحمٰن العمری، ربیعہ، عطاء، ان کے سلسلہ سند میں عمر بن عبدالعزیز سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک دن جمعہ کو اس وقت سے مؤخر کیا جس میں جمعہ کی نماز ہوتی تھی، ہم نے ان سے کہا: کیا آج آپ نے جمعہ کو اپنے وقت سے مؤخر کر دیا ہے؟ آپ نے فرمایا لڑکا کپڑے دھونے لے گیا تھا اس نے دیر کر دی تھی، یوں ہم سمجھ گئے کہ ان کے اس کے علاوہ کپڑے نہ تھے، پھر فرمایا مجھے اپنا مدینہ کا حال خوب یاد ہے، مجھے اندیشہ ہے کہ جو اللہ تعالیٰ نے مجھے دے رکھا ہے وہ صرف میرے کپڑے سے کم ہے پھر یہ اشعار پڑھے:

"گزشتہ زمانے میں جو فیصلے ہوئے سو ہوئے پھر آنے والی راتوں میں دوبارہ ان کا آنا نہ ہوا۔

۷۳۷۷۔ عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، عیسیٰ بن یونس، اوزاعی، عمرو بن مہاجر، ان کے سلسلہ سند مین ہے کہ عمر بن عبدالعزیز کی قمیص اور کپڑے ٹخنوں اور تسمے کی ہڈی تک ہوتے تھے۔

۷۳۷۸۔احمد بن حسین ، احمد بن ابراہیم ،موسیٰ بن اسماعیل المنقری ، اسحاق ابو یعقوب ،یعنی ابن عثمان الکلابی ، رجاء بن حیوہ ،ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ جب عمر بن عبدالعزیز خلفیہ تھے تو ان کے کپڑوں کی قیمت لگائی گئی تو وہ ۱۲ درہم کے تھے ،انہوں نے ان کی قمیص ، چادر، قباء،شلواروں ،عمامہ ،ٹوپی اور موزوں کا ذکر کیا۔

۷۳۷۹۔عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین ، احمد بن ابراہیم ، یحییٰ بن معین ،مروان بن معاویہ ،یوسف بن یعقوب الکاملی ،ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز گاڑھے اون کا لباس پہنتے ،ان کا چراغ تین بانسوں پر ہوتا جن کے اوپر مٹی ہوتی ۔

۷۳۸۰۔ابوبکر بن مالک ،عبداللہ بن احمد بن حنبل ،ہارون بن معروف ، نیز محمد بن علی ،محمد بن قتیبہ ،احمد بن زید بن الخزاز ،ضمرہ بن ربیعہ ابن شوذب ، رباح بن عبیدہ ،ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں تجارت کرتا تھا ،عمر بن عبدالعزیز نے مجھے کہا: اے رباح! ریشم کی دو چادریں میرے لئے بنواؤ، ایک اندر کے لئے اور ایک اوپر کرنے کے لئے ،فرماتے ہیں میں نے ایسا ہی کیا اور بصرہ میں انہیں تیار کیا ، کچھ عرصہ ہی گزرا کہ میں انہیں لیکر آگیا ، آپ نے مجھے ان پر قبضہ کرنے کا حکم دیا ، جب صبح ہوئی تو ان کے پاس گیا ، آپ نے فرمایا: رباح! تمہارے کپڑے کیا ہی عمدہ ہیں اور اگر ان میں کھردراپن نہ ہوتا ، جب وہ جانے لگے تو مجھے کہا: اے رباح! میرے لئے ان بہروی جبوں میں باریک روئی کا کام کرو، فرماتے ہیں میں نے ان کے لئے تین حصے خریدے ان تینوں سے دو کھردرے جبے بنا کر ان کے پاس لے آیا، آپ نے وہ لے لئے ، پھر مجھ سے فرمایا: رباح! تمہارے کپڑے کیا ہی اچھے ہیں اگر ان میں نرمی نہ ہوتی ، راوی کا بیان ہے کہ میں نے ان کی پہلی اور دوسری بات یاد کی ۔

۷۳۸۱۔ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، حسن بن احمد بن ابی شعیب الحرانی ، ابوشعیب عبداللہ بن مسلم ،ان کے سلسلہ سند میں ان کے والد سے ہے فرماتے ہیں: کہ میں عمر بن عبدالعزیز کے پاس آیا ، آپ کے پاس کاتب تھا ، اس وقت شمع جل رہی تھی اور آپ مسلمانوں کے کام میں مصروف تھے ، فرماتے ہیں وہ شخص نکلا اور شمع بجھادی گئی اور حضرت عمر کے پاس ایک چراغ لایا ، میں آپ کے قریب ہوا ، آپ پر ایک قمیص دیکھی جس پر پیوند لگا ہوا تھا ، جس نے دونوں کندھوں کو ڈھانپا ہوا تھا ، فرماتے ہیں کہ پھر انہوں نے میرے معاملہ میں توجہ فرمائی

۷۳۸۲۔حبیب بن حسن ، جعفر الفریابی ، ایوب ، یحییٰ بن حمزہ ،عوف بن مہاجر ،ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز جب تک مسلمانوں کے کاموں میں مصروف رہتے ،تو ان کے لئے ایک شمع جلائی جاتی ، جب ان سے فارغ ہوتے تو دوسرا چراغ جلایا جاتا۔

۷۳۸۳۔عبداللہ بن محمد، محمد شبل ،ابوبکر بن ابی شیبہ، حسین بن علی ،عبید بن عبدالملک ، ان کے سلسلہ سند میں ہے عمر بن عبدالعزیز فرمایا کرتے تھے ، اے پروردگار! اس شخص کی اصلاح فرما جس کی درستگی میں امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی درستگی ہے ، راوی کا بیان ہے کہ جس شخص نے عمر بن عبدالعزیز کو دیکھا اس نے مجھے بتایا: کہ وہ عرفہ میں کھڑے دعا کر رہے تھے ، آپ اپنی انگلی سے اشارہ کر رہے تھے اور یہ کہہ رہے تھے اے پروردگار! امت محمد میں احسان کا اضافہ فرما، ان کے گناہگار کو توبہ کی طرف لوٹا ، پھر انگلی سے اشارہ کر کے یوں فرمایا اے اللہ! اپنی رحمت سے ان کے گناہوں کو مٹا دیجئے ۔

۷۳۸۴۔عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل ،ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع ، عبیداللہ بن موہب ، صالح بن سعید المؤذن ،ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں اور عمر بن عبدالعزیز سویداء میں تھے کہ عشاء کی اذان ہوئی ، آپ نے نماز پڑھائی ، پھر محل میں داخل ہو گئے ۔تھوڑی دیر ٹھہرے اور پھر باہر آکر دو رکعت مختصر سے پڑھے ، اس کے بعد بیٹھ گئے اور احتباء باندھ لیا ، سورۂ انفال کھولنے کا حکم فرمایا، پھر برابر اسے دہراتے رہے اور پڑھتے رہے ۔جب بھی تخویف کی آیت سے گزرتے تو عاجزی کرتے اور جب آیت رحمت سے گزرتے تو دعا کرتے اسی طرح کرتے کرتے فجر کی اذان ہوگئی۔

۷۳۸۵۔ عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، عبداللہ بن نمیر، طلحہ بن یحییٰ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں عمر بن عبدالعزیز کے پاس بیٹھا تھا۔ وہاں عبدالاعلیٰ بن ہلال آئے، انہوں نے کہا اے امیرالمومنین! جب تک زندگی آپ کے لئے بہتر ہے تب تک اللہ تعالیٰ آپ کو زندہ رکھے، آپ نے فرمایا: ابونضر اللہ تعالیٰ اس کام سے فارغ ہو چکے ہیں لیکن یوں کہو: اللہ تعالیٰ آپ کو اچھی زندگی عطا فرمائے، اور نیک لوگوں کے ساتھ آپ کو موت دے۔

۷۳۸۶۔ عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، الفضل بن دکین، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ابواسرائیل نے عمر بن عبدالعزیز کا ذکر کیا، پھر فرمایا کہ علی بن بذیمہ نے کہا کہ میں نے انہیں دیکھا، وہ لباس اور خوشبو میں سب سے بہتر تھے ان کی چال میں تکبر تھا، پھر میں نے انہیں دیکھا کہ وہ راہبوں کی سی چال چلتے ہیں، جو کوئی تم سے یہ بیان کرے کہ عمر کے بعد چال بری ہے تو اس کی تصدیق نہ کرنا۔

۷۳۸۷۔ عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، سعید بن عامر، غیلان بن میسرہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ایک شخص عمر بن عبد العزیز کے پاس آیا۔ اس نے کہا میں نے فصل لگائی تو وہاں سے شامی لشکر گزرا جس نے ساری فصل تباہ کر دی، آپ نے اسے دس ہزار درہم عوض میں دیئے۔

۷۳۸۸۔ احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی حکم بن نافع، اسماعیل بن عیاش، سالم بن عبداللہ، میمون بن مھران، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے اپنے اہل مجلس سے کہا: مجھے بتاؤ! لوگوں میں سب سے بے وقوف شخص کون ہے؟ انہوں نے کہا جس نے اپنی آخرت دنیا کے بدلہ بیچ دی، حضرت عمر نے فرمایا کیا میں تمہیں اس سے زیادہ بے وقوف شخص نہ بتاؤں؟ انہوں نے کہا، ضرور، آپ نے فرمایا جس نے اپنی آخرت دوسرے کی دنیا کی خاطر بیچ دی۔

۷۳۸۹۔ احمد، عبداللہ، ابی، ابوالمغیرہ، بشر بن عبداللہ بن بشار السلمی، ان کے سلسلہ سند میں ہے عمر نے لوگوں سے خطاب فرمایا: لوگو! قیامت کا دن تم سے ہرگز دور نہ ہوا اور نہ طویل ہو، اس لئے کہ جس کی موت آگئی تو اس کی قیامت قائم ہوگئی نہ وہ کسی اچھائی میں اضافہ کر سکتا ہے اور نہ کسی برائی کرنے والے کو عتاب کر سکتا ہے، خبردار! کسی آدمی کے لئے خلاف سنت کام میں سلامتی نہیں اور خالق کی نافرمانی کر کے مخلوق کی فرمانبرداری نہیں کی جا سکتی، خبردار! تم لوگ ظلم سے بھاگنے والے شخص کا نام امام عادل رکھتے ہو، خبردار ان دونوں سے معصیت کے قریب وہ شخص ہے جو امام ظالم ہو۔

۷۳۹۰۔ احمد، عبداللہ، ابی، ابوالمغیرہ، بشر بن عبداللہ بن بشار، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر نے فرمایا جھگڑالو سے بچو، کیونکہ نہ تم اس کے فتنہ سے محفوظ رہ سکتے ہو اور نہ اس کی حکمت سمجھ سکتے ہو۔

۷۳۹۱۔ ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، محمد بن الصباح، عبداللہ بن رجاء، ہشام بن حسان، ان کے سلسلہ سند میں ہے حضرت عمرؒ نے فرمایا اگر قیامت کے روز امتوں کا خباثت میں مقابلہ ہوا اور ہر امت اپنے خبیث لائے تو اگر ہم حجاج کو لائیں تو ان پر غالب رہیں گے۔

۷۳۹۲۔ ابوحامد، محمد بن اسحاق، ولید بن مسلم، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ حضرت عمرؒ نے لکھا کہ یہود و نصاریٰ کو مسلمانوں کی مساجد میں آنے سے روکو، اور اپنے قول کے پیچھے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد لکھا: مشرکین تو نرے نجس ہیں سو وہ مسجد حرام کے قریب نہ پھٹکیں، (التوبہ۔ ۲۸) اور لکھا، صبح و شام نشانوں پر تیر اندازی مسجد کی تعمیر ہے اور فرمایا: جس نے اپنے دین کو جھگڑوں کا ہدف بنایا اس کی مشغولیت زیادہ ہوگی۔

۷۳۹۳۔ ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، محمد بن سعید، سعید بن عامر، عون بن المعتمر، ان کے سلسلہ سند میں ہے، عمر رحمہ اللہ نے ایک شخص کو دیکھا جو بائیں ہاتھ سے اشارہ کر رہا تھا، آپ نے فرمایا: اے خلس! جب تو بات کرے تو بائیں ہاتھ سے اشارہ نہ کیا کر، دائیں ہاتھ سے اشارہ کر، اس آدمی نے کہا: میں نے آج جیسا دن نہیں دیکھا کہ اگر کوئی شخص مرتا تو اس سے زیادہ غمگین نہ ہوتا، پھر اسے میرا دایاں

میرے بائیں کا وہم پیدا کرتا ہے، تو عمر نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جب کسی چیز کو مخصوص فرما لیتے ہیں تو اسے دائیں جانب سے ہی اشارہ کرتے ہیں۔

۷۳۹۴۔ ابو حامد بن جبلہ، محمد بن زیاد بن ایوب، ہیثم بن عمران، حیان بن نافع البصر، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ مجھے عروۃ بن محمد السعدی نے کچھ ہدایا دیکر سلیمان بن عبدالملک کے پاس بھیجا۔ اس وقت وہ دابق میں تھے، اتفاق سے جب ہم پہنچے تو وہ فوت ہو چکے تھے اور عمر بن عبدالعزیز کو خلیفہ بنا دیا، ہم ان کے پاس آئے ہم نے ان ہدایا کو ایسے ہی تیار رکھا جیسے وہ سلیمان بن عبدالملک کے لئے تیار تھے، فرماتے ہیں ہمارے ساتھ جس میں تقریباً پانچ سو یا چھ سو رطل عنبر اور بہت زیادہ مشک تھی، وہ لوگ حضرت عمر پر ان ہدایا کو پیش کرنے لگے، مشک کی خوشبو پھیلنے لگی، عمر نے اپنی آستین اپنی ناک پر رکھ لی، پھر فرمایا اے غلام! اسے اٹھاؤ کیونکہ اس خوشبو سے فائدہ اٹھایا جا رہا ہے اس کے بعد فرمایا: اے ابو ایوب، کاش تم زندہ ہوتے تو اس میں ہمارا بہت زیادہ حصہ ہوتا، راوی کا بیان ہے کہ وہ خوشبو وہاں سے اٹھالی گئی۔

۷۳۹۵۔ ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، محمد بن الصباح، عبدالرحمٰن بن عبداللہ عمری، ربیعہ بن عطا، عمر بن عبدالعزیز کے پاس یمنی عنبر کی تھیلی لائی گئی، آپ نے کپڑے سے اپنی ناک بند کر لی، مزاحم نے آپ سے کہا: امیر المومنین یہ تو اس کی خوشبو ہے؟ مزاحم! تمہارا ناس ہو، خوشبو کی خوشبو سے ہی فائدہ اٹھایا جاتا ہے، راوی کا بیان ہے کہ جب تک خوشبو اٹھا نہ لی گئی آپ نے برابر اپنی ناک پر ہاتھ رکھا۔

۷۳۹۶۔ محمد بن علی، محمد بن حسن بن قتیبہ، ابراہیم بن ہشام بن یحییٰ بن یحییٰ، ان کے سلسلہ سند میں ان کے والد سے وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں فرمایا: حضرت عمر بن عبدالعزیز کے پاس عنبر لایا گیا تو آپ نے اپنی ناک پکڑ لی، کسی نے کہا: آپ کیوں ایسا کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: خوشبو کا فائدہ تو سونگھنا ہی ہے۔

۷۳۹۷۔ محمد بن علی، حسین بن محمد حماد، عمرو بن عثمان، ابی، محمد بن مہاجر، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز کے پاس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چارپائی، آپ کا عصا، بڑا پیالہ اور چھوٹا پیالہ، تکیہ جس کے اندر کھجور کی چھال تھی، چھوٹی اور بڑی چادر تھی، جب آپ کے پاس قریش کے کچھ لوگ آتے تو آپ فرماتے یہ اس ذات کی میراث ہے جس کی بدولت اللہ تعالیٰ نے تمہیں عزت بخشی ہے اور تمہاری مدد کی اور اس کی وجہ سے تمہیں طاقت دی، یہ یہ کیا۔

۷۳۹۸۔ ابو احمد محمد بن احمد، ابو خلیفہ، ابن عائشہ، عمارہ بن عقیل، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ جریر بن عبدالعزیز کے پاس آئے، نیز، سلیمان بن احمد، محمد بن زکریا، غلابی، عمارہ بن عقیل، جریر بن عطیہ بن الخطفی، ان کا نام حذیفہ بن بدر بن سلمہ ہے۔ انہوں نے کہا: جب عمر بن عبدالعزیز آئے تو حجاز و عراق کے شعراء آپ کے ہاں اٹھ آئے، جو جو لوگ آئے ان میں نصیب، فرزدق، احوص، کثیر اور حجاج قضاعی شامہ تھے۔ وہ ایک ماہ تک ٹھہرے رہے لیکن انہیں اندر آنے کی اجازت نہ ملی۔

اور نہ حضرت عمر کو ان کے بارے میں کوئی رائے اور خواہش ہوئی، ان کی رائے اور ان کے مخصوص لوگ اور وزراء ان کی خواہش کے لوگ قراء فقہاء اور وہ لوگ تھے، آپ کے ہاں ورع و تقویٰ میں موسوم تھے۔ آپ ان کی طرف پیام بھیجتے وہ لوگ جہاں بھی اپنے شہروں میں ہوتے، اتفاق سے عون بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود ہذلی کے آنے کی جریر کو خبر ہوگئی، ہذلی متقی، اور فقیہ تھے، گفتگو میں حسن بن ابی الحسن کی نظیر تھے، جریر نے انہیں عمر کے دروازے پر کپڑے چڑھائے اور زلفوں پر عمامہ سجائے ہوئے جوان کے سر پر چپکا ہوا تھا۔ انہوں نے اس کے شملے اپنے آگے ڈالے ہوئے تھے دیکھا۔

اے قاری! جس نے اپنا عمامہ لٹکایا ہوا ہے، یہ تیرا زمانہ ہے میرا زمانہ گذر چکا ہے، ہمارے خلیفہ کو پیام دو اگر تم ان سے ملو کہ میں دروازے پر ہوں جیسا کوئی بند چھاہوا ہے میری زلفوں میں، تو عون نے اس سے کہا: تم کون ہو؟ اس نے کہا جریر، انہوں نے کہا تمہارے لئے میری عزت حلال نہیں،

تو اس نے کہا، تو پھر خلیفہ سے مراد کر دینا، انہوں نے کہا: اگر مجھے تمہارے لئے موقع ملا تو تمہارا کام کر دوں گا، پھر وہ عمر کے پاس گئے انہیں سلام کیا پھر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی اور اپنے کلام اور مواعظ کا کچھ ذکر کیا، پھر فرمایا: دروازے پر جریر ہے اس سے میری عزت بچالیجئے، چنانچہ آپ نے جریر کو اجازت دی، وہ اندر آیا اور کہا: امیر المومنین! مجھے پتہ چلا ہے کہ آپ کے سامنے نصیحت کی بات کی جائے اور ہنسی مذاق کی بات نہ کی جائے، کیا مجھے گفتگو کی اجازت دے سکتے ہیں؟ آپ نے اسے اجازت دی تو اس نے کہا:

میں نے اپنی ملامت میں پیشوائی کو پھیرا یا جبکہ مجھے اپنے صبح و شام کے چکروں میں یمامہ کے عرض کا پتہ نہ چلا، جب سے قوم نے کجاوے کسے اس وقت سے ان کا قصد صرف اپنی تھوڑی سے آسودگی کی خاطر دھوکہ بازی ہی ہے، وہ معزاء کے آختہ کی طرح، جب دوپہر کا سورج روشن ہوا اور چاند کے لئے سایہ لوٹ آیا، چیختے ہیں، میں نے ایک مقدار سے کسی زمین سے آکر خلیفہ کی زیارت کی، جیسے ایک وقت مقرر پر موسیٰ علیہ السلام اپنے رب کے پاس آئے، ہم خلیفہ سے اسی طرح کی امید کرتے ہیں جب بارش کے مؤخر ہونے کی وجہ سے باراں کی امید کی جاتی ہے، کیا میں اس مصیبت اور نقصان کا ذکر کروں جو درپیش ہے، یا جو خبر آپ کو دی گئی اس پر اکتفاء کریں گے، میں آپ کے بعد ہمیشہ ایسے گھر میں رہا جس نے مجھے بلا سوچے سمجھے ٹھہرائے رکھا اور قبیلہ میں میرا چڑھنا اترنا مشکل ہو گیا۔

ہمارے شہری آدمی کو جو مشقت میں مبتلا ہو، ہمارا دیہاتی آدمی کچھ فائدہ نہیں پہنچاتا۔ اور نہ دیہاتی ہمارے لئے شہری پر کوئی چیز لاتا ہے۔

حج کے ایام میں کتنی ہی بیوائیں پراگندہ بال ہوتی ہیں اور کتنے ہی یتیم ایسے ہوتے ہیں جن کی نظر اور آواز کمزور ہوتی ہے،

آپ نے ان کی پریشانی دور کر دی یہاں تک کہ ان بچوں اور عورتوں نے مل کر دعا کی کہ اے رب تمام لوگوں کے لئے عمر کو بابرکت بنا۔ جو آپ کی عیادت کو آیا آپ اس کے والد کی عدم موجودگی میں کافی ہیں، جیسے چڑیا کے بچے گھونسلے میں اڑ سکیں نہ اٹھ سکیں، یہ بیوائیں جن کی آپ نے ضرورتیں پوری کیں تو اس بیوہ مرد کی ضرورت کون پوری کرے گا۔

حضرت عمر کی آنکھیں اشکبار ہو گئیں، فرمایا: تم تو اپنی مشقت بیان کر رہے ہو، اس نے کہا جبکہ جو چیز مجھ سے اور آپ سے غائب ہے وہ زیادہ سخت ہے، الغرض آپ نے حجاز کی طرف ایک قافلہ روانہ کیا جو اناج، کپڑوں اور عطیوں سے لدا ہوا تھا، جسے وہاں کے فقراء میں تقسیم کیا گیا، پھر فرمایا جریر کیا تم مہاجرین سے ہو؟ اس نے کہا نہیں، فرمایا: تمہارے اور انصار کے درمیان کوئی رشتہ داری، قرابت داری ہے؟ اس نے کہا نہیں، آپ نے فرمایا تو اس غنیمت پر کس سے لڑے گا، اور مسلمانوں کے دشمنوں پر حملہ بولے گا؟ اس نے کہا نہیں، آپ نے فرمایا: تو میں تمہارے لئے اس غنیمت کی کسی چیز میں کوئی حق نہیں سمجھتا، اس نے کہا کیوں نہیں، اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے میرے لئے اس میں حصہ مقرر کیا ہے، اگر آپ اسے مجھ سے دور نہ کریں۔

آپ نے فرمایا تیرا ناس ہو! وہ حق کیا ہے؟ اس نے کہا ایک مسافر آپ کے پاس دور دراز سے آیا اور وہ آپ کے دروازے پر سب سے بے تعلق ہے، آپ نے فرمایا تب تو میں تجھے دوں گا، آپ نے بیس دینار منگوائے جو عطیات سے بچ گئے تھے۔ آپ نے فرمایا یہ میرے عطیہ سے بچ گئے تھے، مسافر کو آدمی کے مال سے دیا جاتا ہے، اگر اس سے زیادہ بچ جاتے تو میں تمہیں دے دیتا، لو انہیں لے لو، اور اگر چاہو تو تعریف کرو اور چاہو تو مذمت کرو، اس نے کہا امیر المومنین! میں تو تعریف کروں گا، جب وہ باہر نکلا تو شاعروں نے اسے گھیر لیا انہوں نے کہا: ابو حرزہ تمہارے پیچھے کیا ہے؟ اس نے کہا تم میں سے ہر آدمی اپنی سواری سے مل جائے کیونکہ میں ایسے آدمی کے پاس سے آیا ہوں جو فقراء کو دیتا ہے مگر شعراء کو نہیں دیتا، پھر اس نے کہا:

میں نے شیطان کا منتر اس پر چلتا نہ دیکھا، جبکہ میرا شیطانی جن منتر کرنے والا ہے، یہ غلابی کے الفاظ ہیں۔

۷۳۹۹۔ سلیمان بن احمد، ابوخلیفہ، ابو محمد الثوری، اصمعی، عمری، ان کے سلسلہ سند میں ہے عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا، ہم کسی آدمی کی عقل

کی بناء پر زندگی نہیں گزارتے چہ جائیکہ اس کے گمان پر زندگی گزاریں۔

۷۴۰۰۔محمد بن علی، حسن بن محمد بن حماد، عمرو بن عثمان، خالد بن یزید، جعونہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز کے پاس ایک شخص آ کر کہنے لگا۔ آپ سے پہلے جتنے لوگ تھے خلافت ان کی زینت کا سبب تھی اور آپ امیر المومنین! خلافت کی زینت ہیں، آپ کی مثال تو ایسی ہے جیسے شاعر نے کہا:

موتی چہروں کے حسن کو دوبالا کرتا ہے، گویا موتی کے لئے تیرے چہرے کا حسن و جمال زینت ہے، آپ نے اس سے اعراض فرمایا۔

۷۴۰۱۔محمد بن علی، حسن بن محمد بن قتیبہ، ابراہیم بن ہشام بن یحیٰی بن یحیٰی، ابی، جدی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ حضرت عمر بن عبد العزیز نے محمد بن کعب قرظی کو خط لکھا، جس میں ان سے پوچھ رہے تھے کہ تم نے اپنا غلام سالم بیچنا ہے، وہ بہتر عبادت گزار غلام تھا، انہوں نے کہا: میں نے اسے مدبر (مرنے کے بعد آزاد) بنالیا ہے آپ نے فرمایا: چلو وہ مجھے دکھاؤ چنانچہ آپ کے پاس سالم آیا۔

آپ نے فرمایا: میں جس مصیبت میں مبتلا ہوں تم دیکھ رہے ہو اور اللہ کی قسم مجھے اندیشہ ہے کہ میں نجات نہیں پاسکتا، سالم نے کہا: اگر آپ جیسے کہتے ہیں ویسے ہی ہیں تو یہی آپ کی نجات ہے ورنہ یہ ایسا معاملہ ہے جس سے ڈرنا چاہئے، آپ نے اس سے کہا، سالم! مجھے کچھ نصیحت کرو، فرمایا: حضرت آدم علیہ السلام سے ایک خطا ہوئی جس کی پاداش میں وہ جنت سے نکالے گئے، اور آپ کئی خطاؤں کے مرتکب ہو کر جنت کی آرزو کرتے ہیں۔

۷۴۰۲۔ابراہیم بن عبداللہ، احمد بن محمد سنان، ابوالعباس سراج، قتیبہ بن سعید، النضر بن زرارہ، ان کے سلسلہ سند میں کسی معتبر شخص سے روایت ہے، حضرت عمر بن عبدالعزیز کا ایک بھائی تھا جسے اللہ تعالیٰ کی خاطر بھائی بنایا، مملوک غلام تھا جس کا نام سالم تھا، جب آپ خلیفہ بنے، تو کسی دن اسے بلایا، اس سے کہا: سالم! مجھے اندیشہ ہے کہ میں نجات نہیں پاؤں گا، انہوں نے کہا: اگر آپ ڈرتے ہیں تو بہت اچھی بات ہے لیکن مجھے خوف ہے کہ آپ خوف نہیں کرتے، اللہ تعالیٰ نے ایک بندے کو ایک گھر میں ٹھہرایا، جہاں اس سے کوئی غلطی سرزد ہوئی تو اسے اس گھر سے نکال دیا، اور ہم تو کئی گناہوں والے ہیں، پھر بھی اس گھر میں رہنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

۷۴۰۳۔عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن العباس، سلمہ بن شبیب، سہل بن عاصم، عبداللہ بن عقبہ، علی بن حسین، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز کا ایک دوست تھا، آپ کو اطلاع ملی کہ وہ فوت ہو گیا ہے، آپ اس کے گھر والوں کے پاس تعزیت کے لئے گئے، وہ آپ کے سامنے چیخ پڑے، حضرت عمر نے ان سے فرمایا: موصوف تمہارا رازق نہ تھا، تمہارا رازق زندہ ہے جس پر موت نہیں آئی، اور موصوف نے تمہاری کوئی چیز (رزق کے) راستوں سے بند نہیں کی۔ اپنے رزق کا راستہ بند کیا ہے اور تم میں سے ہر آدمی کے لئے ایک راستہ (رزق کے لئے) ہے جسے اللہ کی قسم بند ہونا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے جب سے دنیا کو پیدا کیا، اس کے لئے فنا اور خراب ہونا مقدر کر دیا، اس کے باسیوں پر فنا ہونا مقرر کر دیا، ہر نعمت کا گھر مینگنیوں سے بھر گیا ہے، جو جمع ہوئے منتشر ہو گئے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ہی زمین و اہل زمین کا وارث ہو گا، سو جو تم میں سے اپنے آپ پر روسکے روئے، اس لئے کہ جس طرف آج تمہارا یہ شخص چلا گیا ہے تم سب کل اسی کی طرف جانے والے ہو۔

۷۴۰۴۔عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، الحکم بن موسیٰ، سبرہ بن عبدالعزیز، سہل بن ربیع بن سبرہ، ابی، ان کے سلسلہ سند میں ان کے والد ربیع سے روایت ہے فرمایا: جب عبدالملک بن عمر بن عبدالعزیز، اور سہل بن عبدالعزیز اور مزاحم مولی عمر کی جب پے در پے ہلاکت ہوئی تو ربیع بن سبرہ ان کے پاس آئے، اور کہا: امیر المؤمنین اللہ تعالیٰ آپ کا اجر بڑھائے، میں نے آپ کی طرح کوئی شخص نہیں دیکھا جسے آپ کی طرح لگا تار دنوں میں مصیبت پہنچی ہو۔ اللہ کی قسم! میں نے آپ کے بیٹے جیسا بیٹا، آپ کے بھائی جیسا بھائی اور آپ کے غلام جیسا غلام کبھی نہیں دیکھا، حضرت عمر نے اپنا سر جھکالیا، مرے ساتھ جو شخص تکیہ پر تھا، اس نے مجھے کہا: تم نے انہیں

غمگین کر دیا، راوی کا بیان ہے پھر آپ نے سر اٹھایا اور فرمایا: ربیع تم نے ابھی کیا کہا؟ چنانچہ جو کچھ میں نے پہلے کہا دوبارہ دہرایا، آپ نے فرمایا: نہیں اس ذات کی قسم! جس نے ان پر موت بھیجی، ان چیزوں میں سے میں کوئی بھی گویا نہ تھی۔

۷۴۰۵۔ عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، عفان بن مسلم، عثمان بن عبدالحمید، ابی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ہمیں یہ اطلاع پہنچی کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے دو بیٹے بچپن میں فوت ہو گئے، لوگ آپ کے پاس تعزیت کے لئے آئے۔ آپ خاموش بیٹھے تھے، لمبی گفتگو نہ کرتے، یہاں تک کہ بعضوں نے کہا: یہ حالت جزع (فزع انتہائی غم و بے صبری) کی وجہ سے ہے، تو پھر آپ نے گفتگو کی آپ نے فرمایا: ملک الموت میرے حجرہ میں آیا اور میرا ایک حصہ لے کر گیا مجھے ایسا لگا کہ مجھے لے گیا ہے۔

۷۴۰۶۔ ابوبکر، عبداللہ، منصور بن بشیر، ابوسعید المؤدب، یعنی محمد بن مسلم بن ابی الوضاح، عبدالکریم، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ کسی نے حضرت عمر سے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو اسلام کی طرف سے اچھا بدلہ عطا فرمائے، آپ نے فرمایا: نہیں بلکہ میری طرف سے اسلام کو اچھا بدلہ دے۔

۷۴۰۷۔ ابوبکر، عبداللہ، ابومعمر، ابوسفیان العمری، اسامہ بن زید، ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ مجھے حضرت عمر نے کہا: تم نے میری امارت وحکومت میں اس حق سے زیادہ لذیذ کوئی چیز نہیں پائی جو خواہش کے موافق ہو۔

۷۴۰۸۔ ابوبکر، عبداللہ، ابومعمر، ابوبکر بن عیاش، ابویحیٰی القتات، مجاہد، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ حضرت عمر نے مجھے تیس درہم دیے اور فرمایا: مجاہد یہ میرے مال کی زکوۃ ہے۔

۷۴۰۹۔ ابوبکر، عبداللہ، ہارون بن معروف، ضمرۃ، ولید بن راشد، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ حضرت عمر نے لوگوں کے عطیات میں دس دس دراہم کا اضافہ کیا، جس میں آقا اور غلام برابر تھے۔

۷۴۱۰۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ، ابومعمر، سفیان، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا: مرا خواہشمند دل تھا، میں جس چیز کی پروا نہ کرتا یہ اس سے بڑی کی خواہش کرتا، جب مرا دل آخری حد تک پہنچ گیا تو آخرت کی خواہش کرنے لگا۔

۷۴۱۱۔ محمد بن ابراہیم، عبداللہ بن حسین بن معبد المطلبی، حسن بن محمد زعفرانی، سعید بن عامر، جویریہ بن اسماء، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ مرا یہ نفس بڑا خواہشمند ہے، اسے دنیا کی جو چیز ملی اس سے افضل کی خواہش کرنے لگا، جب اسے خلافت ملی، جس سے افضل کوئی چیز نہیں، سعید نے فرمایا: جنت، خلافت سے افضل ہے۔

۷۴۱۲۔ عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، منصور بن ابی مزاحم، شعیب بن صفوان ابویحیٰی، محمد بن مروان بن ابان بن عثمان بن عفان، ان کے سلسلہ سند میں اس شخص سے روایت ہے جس نے مزاحم سے سنا، فرماتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز سے کہا: میں نے آپ کے گھر والوں میں خلل دیکھا ہے، تو آپ نے مجھے کہا: مزاحم! کیا وہ انہیں کافی نہیں، میں نے انہیں غنیمت میں سے اتنا دیا جو مسلمانوں کو عمر کے مال سے دیا جاتا ہے۔

میں نے انہیں کہا: اتنی زیادہ ضرورت میں یہ مال ناکافی ہے اور ساتھ ساتھ ان کی ضیافت ان کے کپڑے اور ان کی عورتوں کی ضروریات نہیں؟ اللہ کی قسم! مجھے اندیشہ ہے کہ انہیں فاقہ لاحق ہو، تو عمر نے مجھے کہا: میرا نفس بڑا خواہشمند ہے اور میں نے اپنے آپ کو اس وقت مدینہ میں دیکھا جب میں لڑکوں سے کھیلا کرتا تھا، پھر مرے دل میں عربیت اور شعر سیکھنے کی خواہش پیدا ہوئی، جس سے میں نے بقدر ضرورت اور جتنا میں چاہتا تھا حاصل کیا، پھر بادشاہت کی خواہش ہوئی تو میں مدینہ کا گورنر بن گیا، پھر بادشاہت ہی میں لباس، عیش وعشرت اور خوشبو کی خواہش ہوئی، مجھے معلوم نہیں کہ مرے خاندان یا باہر کے لوگوں میں سے کوئی مری طرح رہتا ہو۔ پھر مرے دل میں آخرت اور عدل پر عمل کرنے کی خواہش ہوئی، مجھے امید ہے کہ مجھے وہ حصہ ملے گا جس کی آخرت میں سے مرے دل نے خواہش کی،

میں وہ شخص نہیں جس نے لوگوں کی دنیا کی خاطر اپنی آخرت خراب کر دی ہو۔

۷۴۱۳۔ ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، احمد بن ولید، محمد بن کثیر، ابو کثیر بن مروان، رجاء بن حیوۃ، ان کے سلسلۂ سند میں ہے کہ ایک رات میں عمر بن عبدالعزیز کے پاس باتیں کرتا رہا، چراغ خراب ہو گیا تو میں اسے درست کرنے کھڑا ہوا تو عمر نے مجھے بیٹھنے کا کہا، پھر خود اٹھے اور اسے درست کیا، اس کے بعد واپس آ کر بیٹھ گئے، فرمایا: میں اور عمر اٹھے، میں اور عمر بیٹھے، آدمی کا کمینہ پن ہے کہ وہ اپنے مہمان سے کام لے۔

۷۴۱۴۔ ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حکم بن موسیٰ، ضمرہ بن ربیعہ، عبدالعزیز بن ابی خطاب، ان کے سلسلۂ سند میں ہے کہ عبدالعزیز بن عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا: مجھے رجاء بن حیوہ نے کہا: میں نے تمہارے باپ سے بڑھ کر کامل عقل والا آدمی نہیں دیکھا۔ ایک رات میں ان سے باتیں کرتا رہا، پھر اس طرح کی بات کا ذکر کیا۔

۷۴۱۵۔ احمد بن جعفر، عبداللہ، ابن ح، ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، حاتم بن لیث، حسین بن محمد، عبداللہ بن عمرو، ان کے سلسلۂ سند میں ہے کہ میں نے ایک بوڑھے شخص سے سنا جو عمر بن عبدالعزیز کے محافظوں میں سے تھا: کہ میں نے عمر بن عبدالعزیز کو اس وقت دیکھا جب وہ خلیفہ بنے، ان کا بڑا خوبصورت رنگ تھا، عمدہ لباس پہنے ہوئے تھے، پھر کچھ عرصہ بعد میں ان کے پاس آیا، وہ خلیفہ تھے ان کا رنگ جل کر سیاہ ہو گیا، کھال ہڈیوں سے مل گئی یہاں تک کہ کھال اور ہڈیوں کے درمیان گوشت کا نام ونشان نہ تھا، آپ کے سر پر سفید ٹوپی تھی جس کی روئی جمع تھی، ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ابھی کسی نے دھوئی ہے، آپ پر بوسیدہ کپڑے تھے جن کے بند نکلے ہوئے تھے، اور وہ عمامہ پر تھے جو زمین سے مل رہا تھا، عمامہ کے نیچے گاڑھے کی قطرانی اچکن تھی، آپ نے مجھے کچھ مال دیا کہ میں اسے رقہ میں صدقہ خیرات کر دوں، آپ نے فرمایا: اس مال کو بہتی نہر کے کنارے تقسیم کرنا، میں نے کہا: مرے پاس ناواقف آدمی بھی آئے گا کیا میں اسے بھی دیدوں؟ آپ نے فرمایا: ہر اس شخص کو جو تمہاری طرف اپنا ہاتھ بڑھائے۔

۷۴۱۶۔ ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، معاویہ بن عبداللہ بن معاویہ بن عاصم بن منذر بن زبیر بن العوام، ابو المقام ہشام بن ہشام، محمد بن کعب، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ جب عمر خلیفہ بنے تو میری طرف پیام بھیجا، میں اس وقت مدینہ منورہ میں تھا، میں آپ کے پاس آ گیا، میں جب بھی آپ کی طرف دیکھتا تو تعجب کیے بغیر نظر نہ ہٹاتا، آپ نے فرمایا: ابن کعب! تم مجھے ایسا دیکھ رہے کہ اس طرح پہلے نہ دیکھتے تھے، میں نے کہا: تعجب کی نگاہ سے دیکھ رہا ہوں، فرمایا: کاہے کا تعجب؟ میں نے کہا: امیر المؤمنین! مجھے آپ کی رنگت اور جسم کی کمزوری، بالوں کے گرنے پر تعجب ہو رہا ہے، فرمایا: اس وقت کیا حال ہو گا جب مجھے تم تین سال بعد دیکھو گے جب میں قبر کے گڑھے میں ڈال دیا جاؤں گا، مری آنکھیں مرے رخساروں پر (پھٹ کر) بہہ پڑیں گی، اور مرے نتھنے پیپ اور خون سے جاری ہوں گے، تمہیں مجھ سے زیادہ اچنبھا ہو گا۔

۷۴۱۷۔ ابو بکر بن عبداللہ، عبید اللہ بن عمر ح، ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، محمد بن مروان عقیلی، عمارہ بن ابی حفصہ، ان کے سلسلۂ سند میں ہے کہ مسلمہ بن عبدالملک، عمر بن عبدالعزیز کے مرض الوفات میں ان کے پاس آئے، آپ نے کہا: آپ اپنے خاندان والوں کے لئے کسے وصیت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: جب میں اللہ تعالیٰ کو بھول جاؤں تو مجھے یاد دلا دینا، آپ نے دوبارہ وہی بات کہی کہ گھر والوں کے بارے میں کسے وصیت کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: میرا والی وہ اللہ ہے جس نے کتاب نازل کی اور وہ نیکوکاروں کا نگہبان ہے

۷۴۱۸۔ ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابرہیم، ابو اسحاق، محمد بن حسن، ہاشم، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ جب وہ دورہ پڑا جس میں عمر کی وفات ہوئی تو ان کے پاس مسلمہ بن عبدالملک آئے۔ انہوں نے کہا: امیر المومنین! آپ نے اپنی اولاد کا منہ اس مال سے خالی

چھوڑ دیا، انہیں نادار کردیا، ان کے پاس کچھ نہیں، اگر آپ ان کے بارے میں مجھے یا اپنے خاندان میں سے مجھ جیسے کسی شخص کو وصیت کردیں تو کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا: مجھے سہارا دو، پھر فرمایا: تمہارا یہ کہنا کہ میں نے اس مال سے اپنی اولاد کا منہ خالی چھوڑ دیا ہے تو اللہ کی قسم میں نے انہیں ان کے حق سے منع بھی نہیں کیا اور نہ انہیں وہ چیز دی جو ان کا حق نہیں بنتی تھی اور تمہارا یہ کہنا کہ آپ مجھے یا مجھ جیسے کسی شخص کو اپنے خاندان والوں میں وصیت کردیں، تو میرا اوصی اور ولی ان کے بارے میں وہی اللہ تعالیٰ ہے جس نے کتاب نازل کی اور وہی نیکو کاروں کا نگہبان ہے، مری اولاد ان دو مردوں کی مانند ہیں، ایک تو تقویٰ اختیار کرتا ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ کوئی نہ کوئی راستہ نکال دیں گے، دوسرا وہ جو گناہوں کی طرف متوجہ ہو۔ سو میں ایسا نہیں کہ انہیں مزید اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پر امداد وطاقت دوں، پھر ان کی طرف پیام بھیجا، وہ بارہ افراد تھے، راوی کا بیان ہے آپ نے ان کی طرف دیکھا تو آپ آبدیدہ ہوکر رونے لگے، پھر فرمایا: وہ نوجوان جنہیں میں بے سروسامان چھوڑے جارہا ہوں ان کے پاس کچھ بھی نہیں، ایسی بات نہیں بلکہ الحمدللہ انہیں میں بھلائی کے ساتھ چھوڑے جارہا ہوں۔

اے مرے بیٹو! تم اہل عرب اور معاہدین میں سے جس سے بھی ملو تو ان پر تمہارا حق ہے، بیٹو! تمہارے سامنے دو معاملوں میں سے ایک ہے یا یہ کہ تم مالدار ہو جاؤ اور تمہارا باپ جہنم میں داخل ہو یا یہ کہ تم نادار وفقیر رہو اور تمہارا باپ جنت میں داخل ہو، اور تمہارے باپ کو تمہارا فقیر رہنا اور جنت میں جانا تمہارے مالدار ہونے اور اس کے جہنم میں جانے سے زیادہ محبوب ہے، کھڑے ہو جاؤ اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت فرمائے۔

۷۴۱۹۔ ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، سہل بن محمود، عمر بن حفص المطیعی، عبدالعزیز بن عمر بن عبدالعزیز، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے ان سے کہا کہ حضرت عمر نے تمہارے لئے کتنا مال چھوڑا؟ تو وہ مسکرانے لگے، انہوں نے کہا، ہمارے ایک غلام تھے جن کے پاس خرچ کا حساب تھا، وہ کہتے ہیں کہ جب عمر جانکنی کے عالم میں تھے تو مجھے کہا: تمہارے پاس کتنا مال ہے؟ میں نے کہا: چودہ دینار، فرمایا: ان سے تو تم مجھے ایک منزل سے دوسری منزل تک اٹھانے میں لگاؤ گے، راوی کہتے ہیں، پھر میں نے کہا: آمدنی کتنی چھوڑی؟ تو انہوں نے کہا چھ سو دینار کی آمدنی، تین سو دینار ہر سال ملتے ہیں، جو ہمیں ان کی طرف سے میراث ملی اور تین سو دینار ہمارے بھائی عبدالملک کی میراث سے ملے، ہم آپ کے بارہ لڑکے اور چھ لڑکیاں تھے، آپ کا مال ہم میں ۱۵ کے حساب سے تقسیم ہوا۔

۷۴۲۰۔ ابومحمد، احمد، منصور بن بشیر، ابوبکر یعنی (بن نوفل) بن الفرات ان کے سلسلہ سند میں ان کے والد سے روایت ہے، عمر بن عبدالعزیز نے جعونہ بن حارث کو ملطیہ کا گورنر بنایا، انہوں نے وہاں چڑھائی کی جس کی وجہ سے انہیں مال غنیمت حاصل ہوا، وہ عمر بن عبدالعزیز کے پاس آئے، آکر جب سارے واقعہ سے خبردار کیا تو عمر نے فرمایا: کسی مسلمان کو بھی نقصان پہنچا ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں صرف ایک چھوٹا سامرد ہے، یہ سن کر عمر غضبناک ہوگئے اور فرمایا: چھوٹا سا مرد چھوٹا سا مرد دوبار فرمایا۔ مرے پاس بکریاں اور گائے لاتے ہو اور مسلمانوں کے ایک مرد کو تکلیف پہنچے؟ جب تک میں زندہ ہوں تم اور تمہارا باپ کسی عہدہ پر فائز نہیں ہو سکتے۔

۷۴۲۱۔ احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، عبداللہ بن ابراہیم بن عمر بن کیسان صنعانی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے اپنے چچا محمد کو فرماتے سنا: حضرت عمر نے فرمایا: وہ شخص جو کسی عہدہ پر فائز نہیں کیا گیا، گویا اس نے کوئی گناہ نہیں کیا۔

۷۴۲۲۔ ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسواق، محمد بن عمر الباہلی ح، محمد بن علی، حسین بن محمد بن حماد، ابوموسیٰ، عثمان بن غطفانی، علی بن زید، ان کے سلسلہ سند میں ہے، میں نے عمر بن عبدالعزیز کو فرماتے سنا: چالیس سالہ شخص پر اللہ تعالیٰ کی حجت تمام ہوگئی کہ اس میں عمر بن عبدالعزیز فوت ہوئے۔

۷۴۲۳۔ ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، احمد بن ابراہیم، اسمٰعیل بن ابراہیم، ایوب، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ حضرت عمر کو وہ جگہ یاد

دلائی گئی جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر ہے،لوگ اس بارے میں عرض و معروض کرنے لگے۔لوگوں نے کہا: اگر آپ مدینہ منورہ کے قریب ہوں تو اچھا ہے،آپ نے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ مجھے جہنم کے علاوہ ہر طرح کا عذاب دے یہ مجھے زیادہ پسند ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علم میں یہ بات آئے کہ میں اپنے آپ کو اس کا اہل و مستحق سمجھوں،یعنی ایسی بات نہیں میں اپنے آپ کو اس کا اہل نہیں سمجھتا۔

۷۴۲۴۔محمد بن علی،ابوعروبہ،عمرو بن عثمان،خالد بن یزید،جعونہ،ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ایک شخص نے حضرت عمر سے کہا: اگر آپ مدینہ منورہ کے قریب ہوں،پھر اسی طرح بیان کیا۔

۷۴۲۵۔ابوحامد بن جبلہ،محمد بن اسحاق،ابوکریب ابن المبارک،جابر بن حازم،مغیرہ بن حکیم،ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ مجھ سے فاطمہ زوجہ عمر بن عبدالعزیز نے بیان کیا،میں عمر کو اکثر یہ کہتے سنا کرتی تھی،اے اللہ! ان لوگوں پر مری موت کو ہلکا کریں،اگرچہ ایک گھڑی ہی کیوں نہ ہو' ایک دن میں نے ان سے کہا: اگر میں یہاں سے چلی جاؤں تو اچھا ہے کیوں کہ آپ بیدار رہے ہیں،تاکہ امیر المؤمنین! آپ کچھ نیند کرلیں۔تو میں اس کمرے کے ایک گوشہ میں چلی گئی،پھر میں نے آپ کو فرماتے سنا: یہ آخرت کا گھر جسے ہم ان لوگوں کو دیتے ہیں جو زمین میں سر بلندی اور فساد نہیں چاہتے اور اچھا انجام پرہیزگاروں کا ہے۔(القصص ۸۳)،آپ بار بار اسے دہراتے رہے،فرماتی ہیں: پھر آپ نے سر جھکالیا،تو میں نے آپ کے ایک خادم بچے سے کہا: جاؤ دیکھو،وہ گیا تو اس نے چیخ ماری،پھر میں آئی تو انہوں نے اپنا رخ قبلہ کی طرف کیا ہوا تھا،ایک ہاتھ سے اپنی دونوں آنکھیں بند کی ہوئی اور دوسرا ہاتھ منہ پر رکھا ہوا تھا۔

۷۴۲۶۔ابوحامد بن جبلہ،محمد بن اسحاق،عباس بن ابی طالب،حارث بن بہرام،النضر ،لیث بن ابی مرقیۃ،ان کے سلسلہ سند میں عمر بن عبدالعزیز سے روایت ہے کہ جب آپ مرض الوفات میں تھے تو آپ نے فرمایا: مجھے بٹھاؤ،لوگوں نے بٹھایا،آپ نے فرمایا: میں وہی ہوں جسے آپ نے دیا تو میں نے کوتاہی کی،آپ نے روکا میں نے نافرمانی کی،لیکن اللہ اکیلا معبود ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں،پھر آپ نے سر اٹھایا اور تیز نظروں سے دیکھنے لگے،لوگوں نے کہا: آپ بڑے غور سے دیکھ رہے ہیں،آپ نے فرمایا: میں کچھ ایسے حاضرین کو دیکھ رہا ہوں جو انسان ہیں نہ جنات،اس کے بعد آپ کی روح قبض ہوگئی۔

۷۴۲۷۔حبیب بن حسن بن حلویہ قطان،ابراہیم بن یزید بن مصعب شامی،اسمٰعیل بن عیاش،ابن المبارک اوزاعی،ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں عمر بن عبدالعزیز کے جنازہ میں حاضر ہوا،اس کے بعد وہاں سے شہر قنسرین کے ارادے سے نکلا،جاتے جاتے ایک راہب پر گزر ہوا جو اپنے دو بیلوں یا گدھوں کو چلا رہا تھا،وہ مجھے کہنے لگا: مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم اس شخص کے جنازہ میں حاضر تھے؟ میں نے کہا: ہاں تو اس نے اپنی آنکھیں جھکالیں اور دھاڑیں مار کر رونے لگا،میں نے کہا: تو اس پر کیوں روتا ہے جبکہ تو اس کے دین پر نہیں، اس نے کہا: میں اس پر نہیں رو رہا،بلکہ اس نور پر رو رہا ہوں جو زمین پر تھا اور اب بجھا دیا گیا ہے۔

۷۴۲۸۔ابوحامد بن جبلہ،محمد بن اسحاق،عباس بن ابی طالب،علی بن میمون الرقی،ابوخلید،اوزاعی،ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے اپنے اہل مجلس سے کہا: جو کوئی تم میں سے مرے ساتھ رہنا چاہے وہ پانچ خصلتوں کو اپنا کر مرے ساتھ رہے،مجھے عدل کی وہ راہ دکھائے جو مجھے سجھائی نہیں دیتی،نیکی کے کام پر مرا مددگار ہو،مجھے اس شخص کی ضرورت و حاجت پہنچائے جو خود نہیں پہنچا سکتا،مرے پاس کسی کی غیبت نہ کرے،مری طرف سے اور لوگوں کی طرف وہ جس امانت کا ذمہ دار بنایا گیا ہے اسے پہنچائے لہٰذا اگر وہ ان سب صفات سے متصف ہو تو وہ آجائے ورنہ وہ مری صحبت و مجلس سے رک جائے مرے پاس نہ آئے۔

۷۴۲۹۔مخلد بن جعفر،محمد بن علی المروزی،خالد بن خداش،حماد،ابوہاشم روانی،ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ایک شخص حضرت عمر بن عبدالعزیز کے پاس آکر کہنے لگا: میں نے خواب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ بنی ہاشم ان سے شکایت کررہے ہیں،آپ نے ان سے فرمایا: عمر بن عبدالعزیز کہاں ہے۔

۷۴۳۰۔ محمد بن ابراہیم، عبداللہ بن محمد بن عبدالسلام، حسن بن ابی امیہ، ابواسامہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ایک شخص نے خواب میں باب جنت پر لکھا دیکھا، اللہ غالب حکمت والے کی طرف سے عمر بن عبدالعزیز کے لئے دردناک عذاب کے دن سے براءت کا اعلان ہے۔

۷۴۳۱۔ ابوحامد احمد بن محمد بن حسین، ابن ابی حاتم، ح، محمد بن ابراہیم، محمد بن اسلم بن یزید الوراق، عمار بن خالد، محمد بن یزید الواسطی معاذ مولی زید بن تمیم، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ بنی تمیم کے ایک شخص نے خواب میں آسمان سے اترتی ایک کھلی کتاب کو دیکھا جس پر واضح خط سے لکھا تھا۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، یہ اللہ غالب حکمت والے کی طرف سے عمر بن عبدالعزیز کے لئے دردناک عذاب سے براءت کی کتاب ہے، بے شک میں ہی اللہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہوں۔

۷۴۳۲۔ عبدالرحمٰن بن محمد بن المذکر، عباس بن حمدان، محمد بن یحییٰ، عباد بن عمر، مخلد بن یزید، یوسف بن ماھک، ان کے سلسلہ سند میں ہے، کہ ہم حضرت عمر بن عبدالعزیز کی قبر پر مٹی برابر کررہے تھے۔ اسی دوران آسمان سے ہم پر ایک پتلی کھال گری جس میں لکھا تھا، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، اللہ تعالیٰ کی طرف سے عمر بن عبدالعزیز کے لئے جہنم سے امان کا اعلان ہے۔

۷۴۳۳۔ عثمان بن محمد عثمان، حسین بن احمد بن بسطام، احمد بن محمد بن ابی بزہ، محمد بن یزید بن خُنیس، وھیب بن ورد، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ایک دفعہ مقام ابراہیم کے پیچھے سویا ہوا تھا، میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا ایک شخص باب بنی شیبہ سے اندر آرہا ہے وہ کہہ رہا تھا، لوگو! تم پر اللہ تعالیٰ کے خط نے ایک والی مقرر کیا ہے میں نے کہا: کون؟ اس نے اپنے ناخن کی طرف اشارہ کیا، جس پر لکھا تھا ع، م، ر، اس کے بعد حضرت عمر بن عبدالعزیز کی بیعت ہوگئی۔

۷۴۳۴۔ ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، احمد بن ابراہیم الدورقی، ولید بن صالح، ابوالملیح، خصاف اخی نصیف، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ کے دائیں طرف حضرت ابوبکر بائیں طرف حضرت عمر اور ان کے سامنے میمون بن مہران بیٹھے ہیں، میں نے میمون بن مہران سے آکر پوچھا: یہ شخصیت کون ہے؟ انہوں نے کہا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، میں نے کہا: اور یہ؟ انہوں نے فرمایا: دائیں طرف حضرت ابوبکر اور بائیں طرف عمر ہیں، اتنے میں عمر بن عبدالعزیز آگئے اور وہ حضرت ابوبکر اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان بیٹھ گئے، تو حضرت عمر کو ان کی جگہ کی حرص ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلایا اور اپنی گود میں بٹھالیا۔

۷۴۳۵۔ مخلد بن جعفر، محمد بن یحییٰ المروزی، خالد بن خداش، حماد، ابوہاشم رمانی، ان کے سلسلۂ سند میں ہے کہ ایک شخص عمر بن عبدالعزیز کے پاس آیا، اس نے کہا: میں نے خواب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپ کے دائیں طرف ابوبکر اور بائیں طرف عمر تھے، پھر اسی طرح کا تذکرہ کیا۔

۷۴۳۶۔ ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، احمد بن ابراہیم الدورقی، اسود بن سالم، حسان بن ابراہیم، عبیداللہ الوصابی، عراک بن حجرہ، ان کے سلسلہ سند میں عمر سے روایت ہے کہ میں نے خواب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ نے فرمایا: عمر قریب ہوجاؤ! میں آپ کے اتنا قریب ہوگیا کہ آپ سے مصافحہ کرسکوں، کیا دیکھتا ہوں دو بوڑھے شخص آپ پر سایہ افگن ہیں، آپ نے فرمایا: جب تم مری امت کے والی بنو، تو ان کے بارے میں اس طرح نگرانی کرنا جیسے ان دونوں نے کی، میں نے عرض کیا، یہ دونوں کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: یہ ابوبکر ہیں اور یہ عمر ہیں۔

۷۴۳۷۔ ابوحامد بن جبلہ، محمد، یحیی بن ابی طالب، ابراہیم بن بکر البصری، بشار خادم عمر، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں عمر بن عبدالعزیز کے پاس آیا، آپ نے فرمایا: میں نے خواب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ کے دائیں طرف ابوبکر اور بائیں طرف عمر تھے،

اور حضرت عثمان کو کہتے دیکھا: رب کعبہ کی قسم! میں نے حضرت علی سے لڑائی کی اور حضرت علی فرمانے لگے، رب کعبہ کی قسم! مجھے بخش دیا ہے۔

۷۴۳۸۔ سلیمان بن احمد، احمد بن عبدالوہاب بن نجدہ، ابوالمغیرہ، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر نے فرمایا: جب تم کسی گروہ کو دیکھو کہ وہ عوام کو چھوڑ کر کسی کام میں سرگوشی کر رہے ہیں تو جان لو وہ گمراہی کی داغ بیل رکھ رہے ہیں۔

۷۴۳۹۔ سلیمان بن احمد، احمد بن سعود، محمد بن کثیر، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ حضرت عمر نے اپنے گورنروں کو لکھا کہ وہ قصاص کا حکم دیں اور ان کی زیادہ طوالت عمر کی دعا ہو اور نبی کریم صلی اللہ علیہ پر درود بھیجنے کی ہو۔

۷۴۴۰۔ محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، سفیان ثوری، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ عمر نے اپنے کسی گورنر کو لکھا: ''میں تمہیں تقویٰ اور کام میں میانہ روی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی کی وصیت کرتا ہوں، اور جو چیزیں لوگوں نے بعد میں پیدا کیں انھیں چھوڑنے کا حکم کرتا ہو، جس کی سنت جاری تھی، وہ لوگ اس کی ذمہ داری کے لئے کافی ہیں۔ جان لو! کہ جس نے جب کبھی بھی کوئی بدعت نکالی تو اس کی رہنمائی کی چیز پہلے گزر چکی ہوگی، جو عبرت ہوگی، لہٰذا تم سنت کو تھامو، کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے تمہارے لئے حفاظت کا ذریعہ ہے اور یہ بھی جان لو کہ جس نے کئی طریقوں کی راہ نکالی جبکہ اسے ان کی پھسلن، غلطی، خلاف ورزی اور انتہاپسندی کا علم ہوتا ہے اس واسطے کہ پہلے گزرے ہوئے لوگ علم کی بنا پر واقف ہوئے اور تنقید کی نگاہ ان کے لئے کافی رہی اور کئی چیزیں ذکر کیں جو مجھے یاد نہیں۔

۷۴۴۱۔ ابواحمد محمد بن احمد، احمد بن موسیٰ، اسمٰعیل بن سعید، عبداللہ بن موسیٰ، ابورجاء الہروی، شہاب بن خراش، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر نے ایک شخص کی طرف لکھا: السلام علیکم، امابعد! میں تمہیں وصیت کرتا ہوں پھر اسی طرح کی بات ذکر کی، البتہ اس کا اضافہ کیا ہے، وہ لوگ امور کے جاننے پر قوی تھے، ان کاموں میں اگر کوئی فضیلت تھی تو وہ اس کے زیادہ مستحق تھے، کیونکہ وہ لوگ پہلے گزرے ہیں، اور ہدایت اگر یہ ہوتی جس پر تم کاربند ہو تو وہ اس تک تم سے پہلے پہنچ چکے ہوتے، اور اگر تم یہ کہو کہ بعد کی بدعتیں ان لوگوں کی ایجاد ہیں، جنہوں نے ان کے علاوہ کسی اور کی پیروی کی اور اپنے آپ میں کھو کر ان سے غافل رہے، البتہ انہوں نے ایسی باتیں کیں جو کافی تھی اور ایسے قوانین وضع کیے، جو شافی تھے ان سے بالا کوئی سواری چلا کر تھکانے والا نہیں۔

ان کے علاوہ کئی لوگوں نے کوتاہی کی تو خشک ہوگئے اور دوسروں ان سے صرف نظر کیا تو وہ غلو و انتہاپسندی میں پڑ گئے، جبکہ تم اس کے درمیان سیدھی راہ پر ہو۔

۷۴۴۲۔ ابومحمد بن جبلہ، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، عفان بن مسلم، عثمان بن عبدالحمید، موسیٰ بن رباح، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ عمر کچھ لوگوں کے پاس آکر بیٹھے، پھر انہیں یاد آیا کہ آپ نے انہیں سلام نہیں کیا، آپ اٹھے اور آکر انھیں سلام کیا اور پھر بیٹھے۔

۷۴۴۳۔ ابومحمد، احمد بن حسین، احمد الدورقی، قبیصہ، سفیان ان کے سلسلہ سند میں ہے، ایک شخص حضرت عمر سے ملا، ان سے کسی نے کہا: اس سے آپ کو کس نے روکا؟ آپ نے فرمایا: متقی شخص کو لگام پڑی ہوتی ہے۔

۷۴۴۴۔ ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، علی بن مسلم، سیار، جعفر، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے مالک بن دینار کو فرماتے سنا: میں نے توریت میں پڑھا ہے کہ عمر بن عبدالعزیز صدیق ہیں۔

۷۴۴۵۔ ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، جعفر بن محمد بن عمران ثعلبی، خالد بن حیان، جعفر بن برقان، میمون بن مہران، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک نبی سے دوسرے نبی کے بارے میں عہد لیتا ہے اور لوگوں سے عمر بن عبدالعزیز کے بارے میں عہد

لیا۔

۷۴۴۶۔ابومحمد، احمد بن حسین، احمد الدورقی، احمد بن نصر بن مالک، محمد بن ثور، معمر، زہری، عبیداللہ بن عبداللہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز کے سامنے علماء تلامذہ تھے۔

۷۴۴۷۔محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، حمیدی، سفیان، جعفر بن برقان، میمون بن مہران، ان سے یا کسی اور سے روایت ہے کہ عمر بن عبدالعزیز کے سامنے علماء نرے طالب علم تھے۔

۷۴۴۸۔محمد بن علی، احمد بن عبدالجبار، ہیثم بن خارجہ، مبشر بن اسمٰعیل جعفر بن برقان، میمون بن مہران، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ہم عمر بن عبدالعزیز کے پاس اس خیال سے آئے کہ ہماری انہیں ضرورت ہے تو ہم نے اپنے آپ کو ان کے سامنے طالب علم پایا۔

۷۴۴۹۔محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، حمیدی، سفیان، جعفر بن برقان، ان سے یا کسی اور سے روایت ہے، مجاہد کے سلسلہ سند میں ہے کہ ہم عمر بن عبدالعزیز کو تعلیم دینے آئے، جب ہم ان کے پاس رہے تو ہم نے ان سے سیکھا۔

۷۴۵۰۔ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، حاتم بن لیث، ابونعیم، جعفر بن برقان، میمون بن مہران، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز علماء کو تعلیم دیتے تھے۔

۷۴۵۱۔ابومسعود عبداللہ بن محمد بن احمد بن یزید، محمد بن احمد، محمد بن احمد بن سلیمان ہروی، حسین الدراع، عبداللہ بن خراش، مرشد ابی مرشد، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے عمر بن عبدالعزیز کو فرماتے سنا: لوگو! نعمتوں کو شکر کی زنجیروں سے اور علم کو لکھنے کی زنجیروں میں قید کرو۔

۷۴۵۲۔عمر بن محمد بن حاتم، جدی محمد بن عبیداللہ بن مرزوق، عفان ح، حسین بن محمد بن کیسان، اسمٰعیل بن اسحاق، حجاج، حماد بن سلمہ، رجاء بن المقدام، نعیم بن عبداللہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر نے فرمایا: میں بہت سی باتیں فخر کے اندیشہ سے چھوڑ دیتا ہوں۔

۷۴۵۳۔محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، عفان، عمر بن علی، عبدربہ بن ابی ہلال الجزری، میمون بن مہران، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے عمر سے کہا: امیر المؤمنین! مرے خیال میں آپ کی زندگی کس طرح چل رہی ہے؟ رات کے ابتدائی حصہ میں آپ لوگوں کی ضرورتیں پوری کرتے ہیں۔ درمیان میں اپنے ہم مجلس کے ساتھ بیٹھتے ہیں۔ رہا رات کا آخری حصہ تو اللہ ہی جانتا ہے، اس میں آپ کہاں ہوتے ہیں؟ فرماتے ہیں: آپ نے مرے کندھے کو تھپکا کر فرمایا: سنو میمون! میں نے لوگوں کی ملاقات کو ان کے عقلوں کو بھرنے کا ذریعہ پایا ہے۔

۷۴۵۴۔ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نیشاپوری، یعقوب بن محمد بن ماہان، محمد بن صدیق خشنام، سعید بن منصور، حمزہ بن یزید، انس بن مالک فرماتے ہیں: کہ مسلمہ بن عبدالملک عمر کے پاس آئے۔ اس وقت آپ چادر اوڑھے بیٹھے تھے، کہنے لگے: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے آپ نے ہمارے لئے مردہ دلوں کو زندہ کر دیا اور نیک لوگوں میں ذکر چھیڑ دیا۔

۷۴۵۵۔عمر بن احمد بن شاہین، علی بن محمد بصری، مطلب بن شعیب، ابوصالح، لیث بن سعد، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ شام کا ایک شخص شہید ہوا، تو وہ ہر شب جمعہ خواب میں اپنے والد سے ملتا، اس سے بات چیت اور انس کی باتیں کرتا، راوی کا بیان ہے کہ ایک جمعہ وہ نوجوان نہ آیا، اگلے جمعہ آیا تو اس کے والد نے کہا: بیٹے تم نے بھے غمگین کر دیا اور تمہارا نہ آنا مجھ پر شاق گزرا، اس نے کہا: میں اس وجہ سے نہ آسکا کہ شہداء کو یہ حکم ملا تھا کہ وہ عمر بن عبدالعزیز سے ملیں، ہم نے ان سے ملاقات کی ہے۔ یہ عمر بن عبدالعزیز کی وفات کی بات ہے۔

۷۴۵۶۔محمد بن احمد بن ہارون، عبداللہ بن حسن بن اخت عبدان، نضر بن داؤد بن طغرق محمد بن فضل، عباس بن راشد، ابیہ

راشد، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ مرے آقا عمر بن عبد العزیز نے زیارت کی، جب واپس ہونے لگے تو مجھ سے فرمایا: اس کے ساتھ چلو، جب ہم نکلے، تو ہم نے ایک کالا سانپ مرا پایا، عمر اترے اور اسے دفن کر دیا، اچانک ایک غیبی آواز آئی، اے بے وقوفو! اے بے وقوفو! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سانپ کے بارے فرماتے سنا تھا، تو فلاں زمین کے بیابان میں مرے گا اور تجھے اہل زمین کا بہترین شخص دفن کرے گا، آپ نے فرمایا: میں تجھے اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں اگر تو ظاہر ہو سکتا ہے تو مرے سامنے آ، اس نے کہا: میں ان سات شخصوں میں سے ایک ہوں، جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی وادی میں بیعت کی تھی، اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سانپ کے بارے میں فرماتے سنا کہ تو فلاں زمین کے بیابان میں مرے گا۔ تجھے اس دن اہل زمین کا بہترین شخص دفن کرے گا، تو عمر رونے لگے، اور قریب تھا کہ سواری سے گر پڑتے، فرمایا: راشد میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں کہ جب تک مجھے مٹی کے سپرد نہیں کر دیتے اس کی کسی کو اطلاع نہ کرو گے۔

۷۴۵۷۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، ابی فزارہ، اشجعی، محمد بن مسلم بصری، ابوسعید المؤدب، عبدالرحمن بن عبداللہ بن دینار، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر نے ایک شخص سے کہا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ یہ کامیاب ہونے والوں کا ذخیرہ ہے، مومنوں کی پناہ گاہ ہے، خبردار دنیا سے ہوشیار رہنا کہیں تجھے فتنہ میں مبتلا نہ کرے، کیونکہ یہ تجھ سے پہلے لوگوں کے ساتھ یہ کھیل کھیل چکی ہے، اس پر جن لوگوں کو اطمینان ہوتا ہے انہیں یہ دھوکا دیتی ہے، اور اس پر بھروسہ کرنے والے کو غمگین کرتی ہے، اس کی لالچ کرنے والے پر دسترس حاصل کر لیتی ہے، جس نے اسے باقی رکھنا چاہا وہ اسے باقی نہیں رکھتی، اور جو اس کی خواہش کرے اس سے ہلاکت دور نہیں کی جاتی، اس کے بڑے پر رونق مناظر نہیں، اس سے جو تم نے آگے بھیجا، وہ تجھ سے سبقت نہیں کر سکتا، اور جو تم نے پیچھے چھوڑا وہ تجھے حاصل نہیں ہو سکتا۔

۷۴۵۸۔ عبداللہ بن محمد، عبدالرحمن بن محمد بن مسلم، ہناد بن سری، سفیان بن عیینہ، ان کے سلسلہ سند میں عمر بن عبدالعزیز سے روایت ہے فرمایا: رضا تھوڑی ہے صبر مؤمن کی کدال ہے۔

۷۴۵۹۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، سفیان بن ولیع، جریر، مختار بن فعلفل، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز کے لئے سکے ڈھالے گئے، جن پر لکھا تھا کہ عمر نے وفا اور عدل کا حکم دیا ہے، آپ نے فرمایا: اسے توڑ دو اور اس میں لکھو، اللہ تعالیٰ نے وفا اور عدل کا حکم دیا ہے۔

۷۴۶۰۔ محمد بن علی، محمد بن حسن بن قتیبہ، ہشام بن عمار، ہیثم بن عمران، اسمٰعیل بن عبیداللہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا: اسمٰعیل! تمہاری عمر کتنے سال ہے؟ انہوں نے کہا: ساٹھ سال کچھ ماہ، آپ نے فرمایا: اسمٰعیل! تم مزاح سے بچنا۔

۷۴۶۱۔ محمد بن ابراہیم، ابویعلی الموصلی، ابوالربیع سلیمان بن داؤد الختلی، بقیہ، سلم بن زیاد، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ فاطمۃ بنت عبد الملک نے عمر بن عبدالعزیز سے مطالبہ کیا کہ ان کے لئے خاص مال کا اجراء کریں، آپ نے فرمایا: نہیں، تمہارے لئے مرے مال میں وسعت نہیں، وہ کہنے لگیں: تو پھر آپ لوگوں سے کیوں وصول کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: مجھے مبارکبادی ہے اور گناہ ان پر ہے لیکن جب میں والی بن گیا تو میں ایسا نہیں کر سکتا کیونکہ اس کا گناہ مجھ پر ہوگا۔

۷۴۶۲۔ ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، محمد بن عبدالاعلیٰ، معمر بن سلیمان، ہشام، خالد الربعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ تورات میں لکھا ہے کہ آسمان عمر بن عبدالعزیز (کی وفات) پر چالیس دن روئے گا۔

۷۴۶۳۔ ابوحامد بن جبلہ، محمد، عبداللہ بن محمد، عبدالرحمن بن صالح، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ بنی حنفیہ کے کسی شخص سے وہ محمد بن کعب قرظی سے روایت کرتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز نے مجھے کہا: ایسے لوگوں کی مصاحبت و دوستی سے دور رہو، جنہیں تمہارا خیال صرف اپنی

ضرورت تک ہوتا ہے، جونہی ضرورت پوری ہوئی محبت کی ڈوریں کٹ گئیں، ایسے لوگوں کی دوستی اختیار کرو، جو بھلائی کے کاموں میں بلند ہمت اور حق بات میں سنجیدہ اور صاحب متانت ہوں، ایسے لوگ تمہارے نفس کے خلاف تمہاری امداد کریں گے اور ان کی ذمہ داری تمہیں کافی ہوگی۔

۷۴۶۴۔ ابو حامد، محمد، اسمعیل بن ابی الحارث، اسحاق بن اسمعیل، جریر، مغیرہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا: کہ اگر عبید اللہ بن عبداللہ بن عقبہ مرا زمانہ پاتے تو جس چیز میں اب میں پڑ چکا تو مری حالت پر نرمی کرتے۔

۷۴۶۵۔ عبید اللہ بن محمد، احمد بن حسن بن حسین، نیز، ابو حامد، محمد بن اسحاق، احمد بن ابراہیم، ابراہیم بن اسحاق طالقانی، ضمرہ، ابن ابی حملہ، ولید بن ہشام، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ مجھے ایک یہودی ملا وہ کہنے لگا، عمر اس امت کی حکومت کا ذمہ دار بنے گا، جس میں وہ عدل انصاف قائم رکھے گا، میں نے عمر سے ملاقات کی تو اس یہودی کی بات بتائی۔ فرمایا: جب وہ والی بن گئے، تو یہی یہودی مجھے ملا، کہنے لگا: میں تمہیں نہ کہتا تھا کہ عمر حکومت سنبھالے گا اور ان میں انصاف کرے گا؟ میں نے کہا: ہاں کیوں نہیں، فرماتے ہیں پھر وہ مجھے ملا تو اس نے کہا کہ اس کے چاند نے پانی مانگا ہے اسے چاہیئے کہ وہ اپنے نفس کا تدارک کرے، ان کا بیان ہے کہ میں جب عمر سے ملا تو ان سے اس بات کا ذکر کیا، تو عمر نے کہا: اللہ تعالیٰ اسے ہلاک کرے، اسے کیسے علم ہوا، مجھے وہ گھڑی معلوم ہے جس میں میں نے پانی مانگا، پس اگر مری شفا اسی میں ہے کہ میں اپنے کان کی لو کو ہاتھ لگاؤں یا خوشبو کو اپنی ناک تک اٹھانے میں ہے تو میں ایسا نہ کروں گا۔

۷۴۶۶۔ محمد بن علی، حسین بن محمد بن حماد، ابو الحسین رہاوی، محمد بن عبید، ابراہیم السکونی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز کے اور سلیمان کے غلاموں میں لڑائی وجھگڑا ہوگیا، اس کا ذکر سلیمان نے عمر سے کردیا، اسی دوران کہ آپ ان سے باتیں کر رہے تھے تو سلیمان نے عمر سے کہا: آپ نے غلط کہا: عمر نے کہا: جب سے مجھے اس بات کا علم ہوا ہے کہ جھوٹ، جھوٹ بولنے والوں کیلئے برائی ہے اس وقت سے میں نے جھوٹ نہیں بولا۔

۷۴۶۷۔ محمد، حسین بن محمد بن حماد، اسحاق الشہیدی، یحییٰ بن یمان، سفیان، زفر یعنی العجلی، قیس بن حبتر، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ بنی امیہ میں عمر ایسے ہیں جیسے آل فرعون میں مؤمن شخص۔

۷۴۶۸۔ محمد بن علی، حسین، سلیمان بن سیف، مسلم بن ابراہیم، عثمان بن بن عبدالحمید، بن لاحق، ان کے سلسلہ سند میں ان کے والد سے روایت ہے فرمایا: کہ ایک شخص نے عمر بن عبدالعزیز کے پاس ایک سورت پڑھی، آپ کے پاس کئی لوگ تھے، کسی نے کہا: اس شخص نے غلطی کی ہے، تو عمر نے اس سے کہا: کیا بھلا جو بات تو نے سنی وہ تجھے لفظی غلطی کرنے سے نہیں ہٹاتی؟

۷۴۶۹۔ محمد، حسین، ایوب الوزان، ولید بن ولید دمشقی، محمد بن مہاجر، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ بصرہ کے ایک شخص نے خواب میں کسی کہنے والے کو سنا جو اسے کہہ رہا تھا، کہ تم اس سال حج کرلو، اس نے کہا: اللہ کی قسم! مرے پاس تو کوئی مال نہیں حج کیسے کروں؟ اس نے کہا: اپنے گھر کی فلانی جگہ کھودو وہاں ایک زرہ پڑی ہے اسے بیچ کر حج کرلے، جب میں نے صبح کی تو زمین کھود کر اس سے زرہ نکالی، جسے بیچ کر میں نے حج کیا، مناسک حج ادا کیے اور بیت اللہ کو الوداع کہنے آیا، اسی دوران مجھے اونگھ نے مدہوش کردیا، کیا دیکھتا ہوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کے درمیان چل رہے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: عمر بن عبدالعزیز کے پاس جاؤ اور اسے میرا اسلام کہ کر کہنا کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہیں کہہ رہے ہیں کہ ہمارے پاس تمہارا نام عمر مہدی اور ابوالیتامیٰ (یتیموں کا باپ) ہے، سو تم گورنر اور ٹیکس وصول کرنے والے پر سخت ہاتھ رکھو، اور اس کے طریقے سے روگردانی کرنے سے بچنا، جو تمہیں مجھ سے ہٹا کر لے جائے گی، وہ بیدار ہوکر رونے لگا، اور کہنے لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے قاصد بنایا ہے، اگر آپ کا پیام مجھے سخت اندھیروں میں پہنچانا ہوتا تو تب بھی میں اسے نہ چھوڑتا، اسے پہنچا کر رہتا یا مر جاتا، شام کا رخ کر کے حضرت عمر کی طرف روانہ ہوا، آپ

اس وقت سمعان نامی گرجے میں تھے، وہ آپ کے دربان کے پاس آیا کہ مجھے عمر کے پاس جانے دو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قاصد ہوں، دربان نے اسے کم عقل سمجھ کر ہٹا دیا، وہ دوسرے دن آیا، دربان نے پوچھا: اے بندۂ خدا کون ہے؟ اس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قاصد، دربان نے کہا: یہ بے وقوف ہے اس میں کوئی عقل نہیں، تیسرے دن پھر اس نے اجازت مانگی، دربان نے کہا: اللہ کے بندے تو کون ہے اور کیا چاہتا ہے؟ پھر وہ عمر کے پاس آیا اور کہا: امیر المؤمنین! یہ ایک آدمی ہے جو آپ تک آنے کی اجازت کا بڑا دلدادہ ہے، جب میں اسے کہتا ہوں: تو کون ہے؟ وہ کہتا ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قاصد ہوں، خیر اسے اجازت مل گئی اندر آیا، تو آپ نے پوچھا تم کون ہو؟ اس نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قاصد، اس نے جو خواب دیکھا تھا اس کی خبر دی، اس نے کہا: میں نے خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر وعمر سے ملاقات کی ہے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حکم دیا تھا اس کی اطلاع دی، کہ آپ نے فرمایا: خبردار ان دونوں کے طریقے سے نہ ہٹنا ورنہ وہ تمہیں کل ہم سے ہٹا دے گا۔

حضرت عمر نے فرمایا: اس شیخ کو اتنے اتنے پیسے دینے کا حکم کرو، اس نے کہا، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیام کی وجہ سے کچھ بھی قبول نہ کروں گا اگر چہ آپ مجھے حکومت ہی کیوں نہ دیدیں، پھر وہ شخص چلا گیا، عمرو بن مہاجر نے کہا میں امیر المومنین کے دروازے کے پاس سویا ہوا تھا کہ اگر لوگ کوئی ہنگامہ وغیرہ کریں تو اس کی اصلاح کروں، ورنہ میں آپ کو جگا دوں، اس رات میں آپ کے رونے اور ان سسکیوں کی وجہ سے جو آپ پر غالب تھیں بیدار رہا، میں نے کہا: امیر المومنین کس وجہ سے خوفزدہ ہیں آپ کو کیا تکلیف پہنچی ہے؟ آپ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے بصری شخص کا خواب سچ کر دکھایا ہے، میں نے خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر وعمر کو دیکھا آپ نے فرمایا: عمر بن عبدالعزیز! ہمارے پاس تمہارا نام عمر مہدی اور یتیموں کا والی ہے، سوتم گورنر اور محصول وصول کرنے والے پر اپنا ہاتھ سخت رکھو، اور ان دونوں کے طریقہ سے روگردانی نہ کرنا، وہ تجھے راہ سے ہٹا دیں گی تو آپ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے اور فرمانے لگے، میں ان کے اور ان کے طریقے کا کیسے لائق واہل ہوں۔

۷۴۷۰۔ محمد بن ابراہیم، ابوعروبہ حرانی، سلیمان بن سیف، ابوعاصم، عثمان بن خالد بن دینار، ان کے سلسلہ سند میں ان کے والد سے روایت ہے کہ عمر نے میمون بن مہران سے کہا، ان امراء کے پاس نہ جانا اگر چہ تم کہو کہ میں انہیں امر بالمعروف کرنے جا رہا ہوں، اور ہرگز کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ بیٹھنا اگر چہ تم کہو کہ میں اسے قرآن پڑھا رہا ہوں، اور والدین کے نافرمان کے ساتھ، ہرگز تعلق نہ جوڑنا اس واسطے کہ جو اپنے باپ سے نہیں جڑ رہا وہ تم سے کیسے جڑے گا۔

۷۴۷۱۔ محمد بن ابراہیم بن علی، ابوعروبہ، عمر بن عثمان، ابی، جدی ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر نے عدی بن ارطاۃ کو لکھا، کہ مجھے یہ خبر ملی ہے کہ تم حجاج بن یوسف کے طریقے کو اپناتے ہو، سو اس کی روش اختیار نہ کرنا، کیونکہ وہ نماز اپنے وقت میں نہ پڑھتا تھا، ناحق زکوۃ لیتا تھا اور اس کے علاوہ کاموں کو زیادہ ضائع کرنے والا تھا۔

۷۴۷۲۔ محمد بن علی، ابوالعباس بن قتیبہ، ابراہیم بن ہشام بن یحییٰ، ابی، جدی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر نے کہا: مجھے عدو اللہ حجاج کے صرف قرآن پاک سے محبت اور اہل قرآن کو عطیات دینے پر رشک آتا ہے اور اس کی اس بات پر جب اس کی وفات ہونے لگی: اے اللہ! مجھے بخش دے، کیونکہ لوگ سمجھ رہے ہیں۔

۷۴۷۳۔ محمد بن علی بن حسین بن قتیبہ، ابراہیم بن ہشام بن یحییٰ غسانی، ابی، جدی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں ہشام بن عبدالملک کے پاس تھا، اتنے میں ان کے پاس ایک آدمی آ کر کہنے لگا۔ امیر المومنین! عبدالملک نے مرے دادا کو ایک جاگیر دی جسے ولید اور سلیمان نے برقرار رکھا اور جب عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ خلیفہ بنے تو انہوں نے چھین لی، ہشام نے اس سے کہا: اپنی بات دہراؤ، اس نے کہا: امیر المومنین! عبدالملک نے مرے دادا کو ایک جاگیر دی جسے ولید اور سلیمان نے برقرار رکھا، اور جب عمر بن عبدالعزیز خلیفہ بنے

تو انہوں نے لے لی، ہشام نے کہا: تم بھی عجیب آدمی ہو؟ جنہوں نے تمہارے دادا کو جاگیر دی ان کا تذکرہ تو ایسے کرتے ہو اور جس نے چھینی انکے لئے دعاء رحمت کر رہے ہو، البتہ ہم نے وہی حکم صادر کیا جو عمر رحمہ اللہ نے کیا تھا۔

۷۴۴۷۔ ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق السراج، ابوالاشعث احمد بن المقدام، محمد بن بکر البرسانی، سلیم بن نفیع القرشی، خلف ابی الفضل القرشی، ان کے سلسلہ سند میں عمر بن عبدالعزیز کی اس تحریر کے بارے میں روایت ہے جو آپ نے اس جماعت کی طرف لکھی جنہوں نے آپ سے خط و کتابت کی، جس میں انہوں نے ایسی باتیں لکھیں جس میں گفتگو کرنا ان کا حق نہ تھا، اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تردید کی، انہوں نے اللہ تعالیٰ کی نافذ شدہ تقدیروں کی تکذیب کی، جو اللہ تعالیٰ کے علم سابق میں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا اور نہ ہی کسی چیز کو ان میں سے نکلنے کی کوئی راہ ہے، نیز انہوں نے اللہ تعالیٰ کے دین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی امت میں قائم سنتوں پر طعن کیا۔ خط کا مضمون یہ تھا

اما بعد! تم نے اپنے خط میں وہ بات لکھی ہے جو تم اس سے پہلے چھپا رہے تھے۔ جس میں اللہ تعالیٰ کے علم کی تردید اور اس سے خروج پایا جا رہا جو اس بات کی طرف لے جائے گا، جس تکذیب تقدیر کا آپ کو اپنی امت کے بارے میں خوف تھا اور تم جانتے ہو کہ اہل سنت اس بات کے قائل ہیں کہ سنت پر عمل کرنا نجات کا ذریعہ ہے، عنقریب علم جلد اٹھ جائے گا، عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے وہ لوگوں کو نصیحت کرتے ہیں، کسی شخص کے لئے گمراہی جس کا اس نے ارتکاب کیا اور جسے وہ ہدایت سمجھتا رہا، اور نہ اس ہدایت میں جسے وہ گمراہی سمجھ کر چھوڑے رہا، کی بات واضح ہو جانے کے بعد عذر کی گنجائش نہیں۔ تحقیق تمام واضح ہو چکے اور حجت ثابت ہو چکی، عذر منقطع ہو گیا، جس نے نبوت کی خبروں اور جو کچھ کتاب اللہ لائی اس سے اعراض کیا تو اس کے ہاتھ سے ہدایت کی رسیاں چھوٹ گئیں، اس کے لئے مصیبت سے نجات پانے کا کوئی بچاؤ اور ذریعہ نہیں، تم نے ذکر کیا ہے کہ تمہیں یہ بات ملی ہے کہ میں کہتا ہوں: بندے جو اعمال کرتے اور جہاں وہ پہنچتے ہیں اس کا اللہ تعالیٰ کو علم ہے جس کا تم نے انکار کیا، تم نے کہا: کہ ایسی چیز اللہ تعالیٰ کے علم میں نہیں آ سکتی یہاں تک کہ مخلوق سے وہ اعمال صادر ہوں، سو ایسا کیسے ہے جیسا کہ تم کہتے ہو؟ جبکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے، ''ہم تھوڑی دیر عذاب ہٹائیں گے بے شک تم دوبارہ کرنے والے ہو'' اگر انہیں لوٹایا جائے تو ان چیزوں کی طرف دوبارہ لوٹ آئیں ان سے انہیں روکا گیا، بے شک وہ جھوٹے ہیں'' (الانعام ۲۸) اور تم نے اپنی جہالت سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد کو جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کفر کرے'' سمجھا کہ مشیت و چاہت اسی میں ہے جو تم گمراہی یا ہدایت پسند کرلو اسے کرلو اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، ''تمہاری چاہت کچھ نہیں ہاں جو اللہ رب العالمین چاہے'' (تکویر ۲۹) تو اللہ تعالیٰ کی ان کے لئے جو مشیت تھی اس سے انہوں نے چاہا، اگر اللہ تعالیٰ نہ چاہتا تو وہ اپنی مرضی سے نہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کر سکتے نہ کوئی بات اور عمل ہی کر پاتے، اس لئے جو کچھ اللہ تعالیٰ کے قبضۂ قدرت میں ہے اسے بندوں کی ملکیت میں نہیں دیا اور نہ وہ چیزیں انہیں سونپی ہیں جن سے اپنے رسولوں کو روکا ہے، جبکہ رسول تمام لوگوں کی ہدایت کے حریص تھے، سو ان میں سے بھی صرف انہوں نے ہدایت پائی جسے اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی، اور ابلیس تمام لوگوں کو گمراہ کرنے کا متمنی ہے مگر گمراہ وہی ہوا جو اللہ تعالیٰ کے علم میں گمراہ تھا اور تم نے اپنی جہالت سے یہ سمجھ لیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اس چیز کا علم نہیں کہ جو اعمال معصیت بندے کرتے ہیں ان پر جو چیز انہیں مجبور کرتی ہے اور نہ اس چیز کا علم ہے جو انہیں اس کی فرمانبرداری سے روکے، لیکن یہ تمہارے گمان میں ہے، اللہ تعالیٰ جیسے یہ جانتا ہے کہ وہ اس کی کیا نافرمانی

کریں گے اسی طرح یہ بھی جانتا ہے کہ وہ اس کی کونسی عبادت چھوڑیں گے، تم نے اللہ تعالیٰ کے علم کو لغو وفضول قرار دیا، تم کہتے ہو کہ اگر بندہ چاہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے، اگر چہ اللہ تعالیٰ کے علم میں یہ ہو کہ وہ عمل نہیں کرے گا، اور اگر بندہ چاہے تو اس کی نافرمانی ترک کردے، اگر چہ وہ اللہ تعالیٰ کے علم اس معصیت کو چھوڑنے والا نہ ہو، سو تم جب چاہتے ہو تو اسے درست کہہ دیتے ہو تو وہ علم بن جاتا ہے اور اگر اس کی تردید کردو تو وہ جہالت بن جاتی ہے، اور اگر چاہو تو اپنی جانب سے علم بنالیتے ہو جو اللہ تعالیٰ کے علم میں نہیں، تم نے اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا علم کاٹ دیا، اور دیکھو حضرت ابن عباس اس بات کو توحید توڑنے والی شمار کرتے تھے۔ آپ فرماتے تھے: ایسا نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل ورحمت کو بغیر تقسیم واختیار کے فضول بنایا ہو اور نہ اپنے رسولوں کو اس چیز کے توڑنے کے لئے بھیجا جو پہلے سے اس کے علم میں تھی، سو تم علم میں ایک بات ثابت کرتے ہو اور دوسری بات توڑتے ہو، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ''اللہ تعالیٰ کو ان کی سابقہ اور آئندہ باتوں کا علم ہے وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ وگھیراؤ نہیں کرسکتے، ہاں جتنا وہ خود چاہے'' (البقرۃ ۲۵۵) ساری مخلوق اللہ تعالیٰ کے علم کی طرف جارہی ہے، اور اسی پر اترانے والی ہے، کوئی چیز ایسی نہیں جو اس کے درمیان پردہ اور حائل بن جائے، وہ علم وحکمت والا ہے۔

اور تم نے کہا: اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو اس عمل کے سوا جس کا اللہ نے اپنی کتاب میں کسی قوم کے بارے بتایا، کوئی عمل فرض نہ کرتا، جبکہ ان کے اس کے علاوہ کئی اعمال ہیں جن پر وہ عمل کرتے تھے، ارشاد باری تعالیٰ ہے، ''ہم عنقریب انہیں فائدہ اٹھاتے دیکھیں گے پھر ہماری طرف سے انہیں دردناک عذاب پہنچے گا (ہود ۴۸) تو اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ وہ عمل کرنے والے ہیں اور بتایا کہ وہ انہیں پیدا ہونے سے پہلے عذاب دینے والا ہے۔ اور تم کہتے ہو کہ: اگر وہ چاہتے تو اللہ تعالیٰ کے علم میں وہ عذاب ہے اس سے نکل کر اس رحمت میں چلے جاتے جو اللہ تعالیٰ کے علم میں نہیں، سو جس نے ایسا گمان کیا تو اس نے تردید کے ذریعے کتاب اللہ پر زیادتی کی، تحقیق اللہ تعالیٰ نے رسولوں میں سے بہت سے مردوں کا نام اور ان کے اعمال کا نام لیا جو اس کے علم میں پہلے سے تھا، تو ان کے آباء میں سے کوئی بھی ان ناموں کو تبدیل نہ کرسکا، اور نہ اس فضیلت کو تبدیل کرسکا جو اس کے علم میں ان کے لئے پہلے سے طے ہو چکا، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ''اور یاد کرو ہمارے بندوں کو، ابراہیم، اسحاق اور یعقوب کو جو طاقت اور بصیرت والے تھے، ہم نے انہیں خالص آخرت کے گھر کی یاد کے لئے خالص کرلیا'' (ص ۴۵، ۴۶) اللہ تعالیٰ اپنی قدرت میں غالب اور زیادہ روکنے والا ہے کہ وہ کسی کو اپنے علم میں کسی چیز کے باطل کرنے کا مالک بنائے، وہ ان کا نام اپنی اس وحی کے ذریعے لیتا ہے جس کے آگے اور پیچھے سے باطل نہیں آسکتا، یا یہ کہ وہ اپنی مخلوق میں کسی کو شریک کرے یا جس کو وہ اپنی رحمت سے نکال چکا اسے داخل کرے، یا جسے داخل کرلے اسے نکال سکے۔

یقیناً اس نے بہت بڑی جہالت کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کو جس کا یہ گمان ہے کہ پیدا کرنے کے بعد علم ہوا، بلکہ اللہ تعالیٰ اکیلا ہی ہر چیز کا علم ہمیشہ سے رکھنے والا ہے اور ہر چیز پر اسے پیدا کرنے سے پہلے نگران ہے، ان کے ابتدا کرنے سے اس کے علم میں کوئی نقص نہیں آیا، اور نہ ان کے اعمال سے اس کے علم میں کوئی اضافہ ہوا، اور نہ ان ضرورتوں کی وجہ سے جن سے ان کے ظلم کی جڑ کاٹی نہ ابلیس اپنے آپ کو ہدایت دے سکا، اور نہ دوسروں کو گمراہ کرسکا، اور تم نے اپنے مقابلے کے ذریعہ اللہ کے اس علم کا ابطال دور کرنے کا ارادہ کیا جو اس کی مخلوق کے بارے

میں ہے، اور اس کی عبادت کو مہمل و بے کار بنانے کا قصد کیا، جبکہ اللہ تعالیٰ کی کتاب تمہاری بدعت کے توڑنے اور تمہاری تہمت کو ہٹانے کے لئے قائم ہے۔ اور تم یہ جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول بھیجے اور لوگ اس وقت مشرک تھے، تو جسے اللہ تعالیٰ نے ہدایت دینا چاہی تو اس کی گمراہی اللہ تعالیٰ کے ارادہ کے بغیر نہ اتر سکی، اور جسے ہدایت دینے کا ارادہ نہ کیا اسے کفر میں گمراہ چھوڑا، تو اس کی گمراہی اس کی ہدایت اور گمراہی کو ثابت رکھا، سو تم نے اپنی قدرت سے اس کی طاعت کو اختیار کر لیا اور اپنی قدرت سے اس کی معصیت کو چھوڑ دیا، اور اللہ تعالیٰ اس بات سے خالی ہے کہ وہ کسی کو اپنی رحمت کے ساتھ خاص کرے، یا کسی کو اپنی نافرمانی سے روکے۔

اور تم نے یہ گمان کیا کہ جو چیز مقدر ہے وہ تمہارے نزدیک آسانی، نرمی اور نعمت ہے، اور تم نے نئے اعمال نکال لیے، اور اس بات کا انکار کیا کہ پہلے سے کسی کے لئے اللہ تعالیٰ طرف سے ہدایت یا گمراہی ہو، اور تمہی ہو جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے علاوہ اپنے آپ کو ہدایت دی، اور تمہی ہو جنہوں نے اسے (ہدایت کو) اللہ تعالیٰ کی قوت اور اجازت کے بغیر معصیت سے روکا، سو جس نے یہ گمان کیا کہ اس نے اپنی بات میں غلو و انتہا پسندی سے کام لیا، کیونکہ اگر کوئی چیز پہلے سے اللہ کے علم و تقدیر میں نہ ہو تو یوں اللہ تعالیٰ کی بادشاہت میں ایک شریک ہو جائے گا جو اس کی مخلوق میں اللہ تعالیٰ کے سوا اپنی مشیت نافذ کرتا ہے، اور اللہ تعالیٰ سبحانہ کا ارشاد ہے ''تمہارے لئے ایمان کو محبوب و پسندیدہ بنایا اور اسے تمہارے دلوں میں مزین کیا'' (الحجرات ۷) جبکہ وہ اس سے پہلے اسے پسند کرتے تھے، ان میں سے کسی چیز پر قدرت نہ رکھتے تھے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کے لئے جو درود و مغفرت پہلے سے تھی اس کی خبر دی، فرمایا: وہ کافروں کے مقابلہ میں سخت اور آپ میں نرم گوشہ ہیں (الفتح ۲۹) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے'' تا کہ اللہ تعالیٰ آپ کی سابقہ اور بعد کی لغزشوں کو بخش دے'' (الفتح ۲) اگر اللہ تعالیٰ کا علم نہ ہوتا تو اس پر عمل کرنے سے پہلے نہ بخشتا، فضیلت ان کی پیدائش سے پہلے اللہ تعالیٰ کے علم میں ہو اور ان سے رضامندی ان کے ایمان لانے سے پہلے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے عمل کرنے اور ایمان لانے کی خبر ان کے کام کرنے سے پہلے دی، ارشاد ہے'' اے مخاطب! تو انہیں رکوع سجدہ کرتا دیکھے گا کہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رضا تلاش کرتے ہیں'' (الفتح ۲۹) اور تم کہتے ہو کہ انہیں اس بات کی قدرت مل چکی کہ جو اللہ تعالیٰ نے ان کے عمل کرنے کی خبر سے ہٹائیں، اور انہیں یہ اختیار ہے کہ وہ کفر پر قائم رہیں، باوجودیکہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ انہوں نے جس کفر کا ارادہ کیا وہ ہو چکا، اور نہ اللہ تعالیٰ کی وحی میں جو اس نے اختیار کی کوئی تصدیق ہوگی، بلکہ مضبوط دلیل تو اللہ تعالیٰ کی ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے'' اگر پہلے سے اللہ تعالیٰ کی نوشت نہ ہو چکی ہوتی تو جو تم نے لیا اس میں تمہیں دردناک عذاب پہنچتا، (الانفال ۶۸) تو ان کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے معافی مل گئی پیشتر اس کے کہ انہیں اجازت دی جاتی۔

اور تم نے کہا: کہ اگر وہ چاہتے تو علم سے نکل کر اللہ تعالیٰ کی اس مغفرت میں آ جاتے جو اس کے علم میں نہیں، یعنی جو انہوں نے لیا اس کا ترک کرنا جو جس کا یہ گمان ہے تو اس نے غلو کیا اور جھوٹ بولا، اور اللہ تعالیٰ نے بہت سے مردوں کا ذکر کیا جو ابھی اپنے باپوں کی پیٹھوں اور ماؤں کے ارحام میں تھے،'' اور وہ دوسرے جو ابھی تک ان سے

ملے‘‘ (الجمعہ ۳) اور فرمایا جو لوگ ان کے بعد آئے وہ کہتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں بخش اور جو ہمارے بھائی ایمان کی حالت میں پہلے چلے گئے انہیں بخش‘‘ (الحشر ۱۰) تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمت اور ان کے لئے دعائے مغفرت پہلے سے ثابت ہوگئی جو ابھی تک پیدا نہیں ہوئے تھے، بنسبت ان لوگوں کے جو ان سے پہلے ایمان کے ساتھ چلے گئے، ان کے دعا کرنے سے پہلے، اور اللہ تعالیٰ کی ذات کا علم رکھنے والے جانتے ہیں کہ ایسا نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کسی چیز کو چاہا تو کسی اور کی مشیت وارادہ اللہ تعالیٰ نے جو چاہا اس کے پہنچنے تک آڑے آجائے، سو اللہ تعالیٰ نے ایک قوم کو ہدایت دینا چاہی تو انہیں کوئی گمراہ نہ کر سکا، اور ابلیس نے ایک قوم کو گمراہ کرنا چاہا وہ ہدایت پا گئے، اور موسیٰ اور ہارون علیہما السلام سے فرمایا: تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ بے شک اس نے سرکشی اختیار کی ہے اس سے نرم لہجہ میں بات کرنا شاید وہ نصیحت حاصل کرے یا ڈر جائے (طہ ۴۳، ۴۴) اور موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں اللہ تعالیٰ کو پہلے سے علم تھا کہ وہ فرعون کے دشمن اور اس کے غم کا ذریعہ ہوں گے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور ہم فرعون، ہامان اور ان کے لشکر کو وہ چیز دکھا رہے تھے جس سے وہ ڈرتے تھے‘‘ (القصص ۶) اور تم کہتے ہو: اگر فرعون چاہتا تو موسیٰ علیہ السلام کا دوست اور مددگار بن جاتا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ’’تاکہ (موسیٰ علیہ السلام) ان کے لئے دشمنی اور غم کا سبب بنے‘‘ (القصص ۸)

اور تم نے کہا: اگر فرعون چاہتا تو غرق ہونے سے رک جاتا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: بے شک وہ غرق ہونے والا لشکر ہے (الدخان ۲۴) یہ بات پہلے لوگوں کے ذکر میں اس کے پاس اپنی وحی میں ثابت شدہ ہے، جیسے اللہ تعالیٰ نے اپنے سابقہ علم میں جو دربارۂ آدم علیہ السلام تھا کہ میں زمین میں خلیفہ بنانے والا ہوں‘‘ (البقرۃ ۳۰) تو وہ اس بات تک اس لغزش کے ذریعہ پہنچے جو ان سے سرزد ہوئی، جیسے ابلیس کا اللہ تعالیٰ کے علم میں پہلے سے مذموم اور راندۂ درگاہ ہونا ثابت تھا جس تک وہ حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کرنے کی پاداش میں مبتلا ہو کر پہنچا، آدم علیہ السلام نے توبہ سیکھی تو ان پر رحم کیا گیا، ابلیس نے لعنت سیکھی تو وہ بہک گیا، پھر آدم علیہ السلام زمین کی طرف اتارے گئے جس کے لئے وہ پیدا کئے گئے تھے، آپ پر رحم کیا گیا، آپ کی توبہ قبول کی گئی، اور ابلیس اپنے نظریے کے مطابق مذموم راندۂ درگاہ اور مغضوب اتارا گیا۔

اور تم نے کہا: کہ ابلیس اور اس کے جن دوست یار اللہ تعالیٰ کے علم کو ٹال سکتے اور جو تقسیم اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے کر رکھی اس سے نکل سکتے ہیں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ’’حق بات یہ ہے اور میں حق بات ہی کہتا ہوں کہ میں جہنم کو تجھ سے اور جو تیری پیروی کریں گے سب سے بھر دوں گا‘‘ (ص ۸۴، ۸۵) یہاں تک کہ اس کا علم ان کی مشیت کے بعد نافذ ہوا، سو تم اللہ تعالیٰ کے علم کی تردید کر کے اپنی ہلاکت کے طلب گار کیوں ہو؟ اللہ تعالیٰ نے جب تمہیں پیدا کرنے پر گواہ نہیں بنایا تو تمہاری جہالت اس کے علم کا کیسے احاطہ کر سکتی ہے، جس چیز نے ہونا ہے اس سے اللہ کا علم روکا نہیں جا سکتا، اور نہ کوئی اس کے علم سے آگے بڑھ سکتا ہے کہ اس کی تردید کرے۔ اگر تم ہر گھڑی بندوں کی طرف سے جو فساد فی الارض اور خونریزی اس میں ہوتی ہے اس میں منتقل ہوتے رہو اور جو علم غیب ہیں ان کے لئے ہے اس میں تب بھی اللہ تعالیٰ کے علم میں فساد اور خونریزی ہوگی، اور انہوں (فرشتوں) نے جو کہا تو وہ علم وحکمت والی ذات کی تعلیم سے کہا، یہ ان کی طرف سے سمجھا گیا، جس کے بولنے کی اس نے انہیں قدرت دی، اور تم نے یہ انکار کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک قوم کے بلند ہونے سے پہلے اسے ہٹایا، اور ایک قوم کو گمراہ

ہونے سے پہلے گمراہ کیا، یہ ایسی بات ہے جس میں ایمان والے شک نہیں کرتے، اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں کے پیدا کرنے سے پہلے ان کے کافر و مؤمن کا علم تھا، ان کے نیک و بد کا پتہ تھا، تو ایک بندہ جو اللہ تعالیٰ کے ہاں مومن ہے وہ کیسے کافر ہو سکتا ہے یا وہ عند اللہ کافر ہے تو وہ مؤمن کیسے ہو سکتا ہے؟ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے، بھلا جو مردہ (دل) تھا تو ہم نے اسے زندہ کیا اور اس کے لئے ایسا نور بنا دیا جو لوگوں میں لئے چلتا ہے، کیا یہ اس شخص کی مانند ہو سکتا ہے جو اندھیروں میں پڑا ہوا ان سے نہ نکل سکنے والا ہے۔" (الانعام ۱۲۲) تو وہ ہمیشہ گمراہی میں رہے گا اس سے نکل نہ سکے گا، ہاں اللہ تعالیٰ کی اجازت سے نکل سکتا ہے پھر اس ہدایت کے بعد لوگوں نے بچھڑے کے جسم کو معبود بنا لیا اور اس کی وجہ سے گمراہ ہو گئے، پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف کیا تا کہ وہ شکر کریں، تو وہ لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کی جماعت ہو گئے۔ وہ جماعت جو حق کے ذریعہ راہ پاتی اور اسی سے عدل کرتے ہیں، تو یہ لوگ اسی طرف پہنچے جو پہلے سے ان کیلئے طے ہو چکا۔

پھر اس ہدایت کے بعد قوم ثمود گمراہ ہوئی، تو اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف کیا اور نہ ان پر رحم کیا گیا، تو وہ علم الٰہی کے مطابق ایک چیخ تک جا پہنچے، تو وہ ہلاک ہو گئے، پہلے سے یہ طے ہو چکا کہ ان کا رسول صالح علیہ السلام ہوں گے اور اونٹنی ان کی آزمائش کا باعث ہو گی، اور یہ کہ اللہ تعالیٰ انہیں کفر کی حالت میں موت دے گا، چنانچہ انہوں نے اونٹنی کی ٹانگیں کاٹ دیں۔

اور ابلیس جو تسبیح و عبادت کرنے میں ملائکہ کا شریک کار تھا، اس کی آزمائش ہوئی، اس نے نافرمانی کی، تو اس پر رحم نہ ہوا، اور حضرت آدم علیہ السلام سے لغزش ہوئی تو ان پر رحم کیا گیا، حضرت آدم علیہ السلام نے غلطی کا قصد کیا تو بھول گئے اور حضرت یوسف نے قصد کیا تو بچا لیے گئے، تو ایسے وقت میں استطاعت کہاں تھی؟ کیا وہ ان چیزوں میں سے کسی سے بچا سکتی تھی یہاں تک کہ جس نے ہونا تھا ان سے کچھ بھی نہ ہوتا؟ یا اس بات کا فائدہ پہنچا سکتی تھی کہ جو چیز نہ ہوئی وہ ہو جاتی؟ تو اس سے تمہارے لئے یہ دلیل سامنے آ گئی کہ جو باتیں تم بیان کرتے ہو اللہ تعالیٰ ان سے زیادہ غالب اور قدرت والا ہے۔

اور تم نے اس بات کا انکار کیا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کس کے لئے پہلے ہدایت یا گمراہی مقدر ہو، اور تمہارے گمان کے مطابق اس کا علم حافظ اور مشیت اعمال میں تمہیں سونپی گئی ہے، اگر تم چاہو تو ایمان پسند کر کے جنتی بن جاؤ، پھر تم نے اپنی جہالت سے حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنالی جو اہل سنت لیکر آئے وہ کتاب منزل کی تصدیق کرنے والی ہے کہ وہ ایک گناہ جس نے ایک گناہ خبیث کو چلایا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول جب آپ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا جو عمل ہم کرتے ہیں اس سے فراغت ہو گئی یا کوئی چیز ہے جسے ہم ناپسند کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: بلکہ ہر چیز سے فراغت ہو گئی، تو تم نے جھٹلانے سے اس پر طعن کیا، اور اللہ تعالیٰ کی تعلیم سے جو اس کے علم کے بارے میں ہے جب تم نے کہا: ہم اس سے نہیں نکل سکتے، تو وہ جبر ہے اور جبر تمہارے نزدیک افسوس و حسرت ہے، سو تم نے اللہ تعالیٰ کا علم جو مخلوق میں نافذ ہوا حیف و افسوس بنالیا، جبکہ حدیث میں آیا ہے۔ "اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا، ان کی اولاد کو ان کے ہاتھ بکھیر دیا، پھر اہل جنت کو لکھا اور جو وہ اعمال کریں گے اہل جہنم کو لکھا اور جو وہ اعمال کریں گے"، حضرت سہل بن حنیف صفین کے دن فرماتے ہیں: لوگو اپنی آراء کو اپنے دین کے بارے میں متہم سمجھو، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت

میں مری جان ہے میں نے ابو جندل کے دن اپنے آپ کو دیکھا، اگر ہم چاہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ٹھکرا دیں تو ٹھکرا سکتے تھے، اللہ کی قسم! ہم نے جس کام کے لئے اپنی تلواریں کندھوں سے اتار رکھی تھیں وہ کام ہمارے لئے جسے ہم پہلے جانتے تھے وہ تمہارے اس کام سے زیادہ آسان تھا۔

پھر تم اپنی جہالت سے حق کی دعوت کا اظہار کر کے غلط تاویل سے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے علم کی تردید کی طرف بلاتے ہو، تم نے کہا: اچھائی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور برائی ہماری طرف سے اور تمہارے ائمہ نے کہا جو اہل سنت سے تھے اچھائی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور برائی ہماری طرف سے دونوں پہلے سے اللہ تعالیٰ کے علم میں ہیں جو پہلے سے علم الٰہی میں ہے، تم نے کہا: یہ چیز اس وقت تک شروع نہیں ہوسکتی یہاں تک کہ اس کا آغاز ہماری طرف سے ہو جیسے برائیوں کا آغاز ہماری طرف سے ہوتا ہے تو یہ تمہاری طرف سے کتاب اللہ کی تردید ہے، دین میں نقص و توڑ ہے، اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب تقدیر کے متعلق گفتگو ظاہر ہوگی، یہ اس امت کا پہلا شرک ہے، ان کی یہ بری رائے انہیں اس بات تک پہنچائے گی کہ وہ اللہ تعالیٰ کو اس بات سے خارج کر دیں کہ اس نے کوئی شر مقدر فرمائی ہے جیسا انہوں نے اسے اس بات سے خارج کر دیا کہ اس نے کوئی شر مقدر فرمایا، تم اپنی جہالت سے یہ سمجھتے ہو کہ جو اللہ تعالیٰ کے علم میں گمراہ تھا پھر ہدایت یافتہ ہوگیا تو وہ اپنی قدرت سے ہوا یہاں تک کہ اس ہدایت میں پہنچ گیا جو اللہ تعالیٰ کے علم میں نہ تھی، اور جس نے اپنا سینہ اسلام کے لئے کھول دیا تو وہ اس قدرت کے سونپے جانے کی وجہ سے جو اللہ تعالیٰ نے اس سے سینہ کھولنے سے پہلے سونپی تھی، وہ اگر مومن تھا پھر کافر ہوگیا تو اس کے اپنے نفس کی چاہت ہے تو اس کی مشیت اس کے کفر میں اللہ تعالیٰ کی مشیت جو اس کے ایمان کے بارے میں زیادہ نافذ ہونے والی ہے۔

بلکہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ جس نے بغیر مدد کے کوئی نیکی کی، تو وہ اس کی طرف سے اس پر وبال ہوگی، اور جس نے بغیر دلیل کے کوئی برائی کی، تو اس میں اس کا حصہ ہوگا، اور فضیلت ساری اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے، اگر اللہ تعالیٰ تمام لوگوں کو ہدایت دینے کا ارادہ کرے، تو اللہ تعالیٰ کا حکم ان لوگوں میں بھی نافذ ہوگا جو گمراہ ہیں یہاں تک کہ ہدایت یافتہ ہو جائیں، اور تم نے مشیت کے بارے میں کہا کہ اللہ تعالیٰ نے نیکیوں اور برائیوں کا اختیار تمہیں دے رکھا ہے، تمہارے اعمال میں اپنے سابقہ علم کو تم سے ہٹالیا، اور اپنی مشیت کو تمہاری مشیت کے تابع بنالیا۔ وہ فیصلہ کرتا ہے اللہ کی قسم! بنی اسرائیل کے لئے ان کی مشیت جاری نہیں کی، جب انہوں نے جو کچھ انہیں دیا گیا تھا اسے مضبوط پکڑنے سے انکار کیا، یہاں تک کہ پہاڑ ان پر اٹھایا گیا گویا کہ وہ ایک سائبان ہے کہ تم نے اسے دیکھا کہ اس نے اپنی مشیت اس شخص کے لئے جاری کی ہو جو اپنی گمراہی میں پڑا ہوا اور اپنی ہدایت کا ارادہ کرے، بالآخر وہ اسے تلوار کے زور سے زبردستی اسلام کی ہدایت دے، اس علم کی وجہ سے جو اسے حاصل ہے یا اس نے قوم یونس کی مشیت کو جاری کیا، جب انہوں نے ایمان لانے سے انکار کیا، بالآخر عذاب نے انہیں ڈھانپ لیا، پھر وہ ایمان لے آئے تو ان کا ایمان قبول کیا، اور ان کے غیر پر ایمان کو رد کر دیا قبول نہ کیا، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے، جب انہوں نے ہمارا عذاب دیکھا تو کہنے لگے ہم اکیلے اللہ پر ایمان لائے اور اس کے علاوہ جن چیزوں کو اس کا شریک ٹھہراتے تھے ان کا انکار کرتے ہیں، تو انہیں ان کے ایمان نے کچھ فائدہ نہ دیا، جب ہمارا عذاب دیکھ لیا، یہی اللہ تعالیٰ کا طریقہ ہے جو اس کے بندوں میں چلا آرہا

ہے'' (غافر۸۴،۸۵) یعنی اللہ تعالیٰ کا وہ علم جو اس کی مخلوق میں جاری ہو چکا، ''وہاں کافروں نے نقصان اٹھایا'' (غافر۸۵) یہ ان کے عذاب واقعہ ہونے کی جگہ تھی کہ وہ ان سے توبہ قبول کیے بغیر انہیں ہلاک کرے۔

بلکہ ہدایت وگمراہی، کفر وایمان، خیر وشر اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے جسے چاہے ہدایت دے اور جسے چاہے اسے اپنی سرکشی میں سرگرداں چھوڑے، اسی طرح ابراہیم علیہ السلام نے کہا: مجھے اور مری اولاد کو بہت پوجنے سے بچا، (ابراہیم ۳۵) انہوں نے کہا: اے ہمارے رب! ہم دونوں کو اپنا فرمانبردار بنا اور ہماری اولاد سے ایک فرمانبردار امت بنا'' (البقرۃ ۱۲۸) یعنی ایمان واسلام آپ کے ہاتھ میں ہے، اور جو بتوں کی عبادت کرے اس کی عبادت بھی آپ کے ہاتھ میں ہے'' جبکہ تم نے اس کا انکار کیا اور اسے اپنا اختیار سمجھا نہ کہ اللہ کی مشیت۔

اور قتل کے بارے میں تم کہتے ہو کہ وہ بغیر موت کے ہے، جبکہ اللہ تعالیٰ نے اس کا نام تمہاری کتاب میں لیا، یحییٰ علیہ السلام کے متعلق فرمایا: اس پر سلام ہو جس دن وہ پیدا ہوا، اور جس دن مرے گا اور جس دن زندہ کر کے اٹھایا جائے'' (مریم ۱۵) یحییٰ علیہ السلام کی وفات قتل سے ہوگی، اور یہی موت ہے جیسے وہ شخص مرتا ہے جو شہید قتل کیا جائے، یا قصداً یا خطاءً قتل ہو، جیسے کوئی بیماری سے یا اچانک مرنے سے مرتا ہے، یہ ساری کی ساری موتیں ہیں جو اپنے وقت پر ہیں جیسے اللہ تعالیٰ موت دے۔ اور جب مرنے والا اپنا رزق پورا کر لے، نشان کو پہنچ جائے، اس کا بستر ظاہر ہو جائے، کوئی متنفس وجاندار اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر نہیں مرسکتا۔ یہ وقت مقررہ کی تحریر ہے'' (آل عمران ۱۴۵) کوئی نفس اس وقت تک نہیں مرسکتا یہاں تک کہ اگر دنیا میں اس کی ایک گھڑی کی عمر ہے تو اسے پہنچے گا، ایک قدم کی جگہ ہے تو وہ اس پر پاؤں مارے گا، رائی برابر کوئی رزق ہے تو اسے پورا کرے گا، اور کوئی لیٹنے کی جگہ ہے، چاہے جہاں ہو اس کے سامنے آ جائے گی، اس بات کی تصدیق اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے ہوتی ہے ''ان کافروں سے کہہ دو کہ عنقریب تم مغلوب ہو گے اور جہنم کی طرف جمع کیے جاؤ گے'' (آل عمران ۱۲) تو اللہ تعالیٰ ان کے عذاب کی خبر دی کہ وہ دنیا میں قتل ہوں گے اور آخرت میں آگ کا عذاب ہوگا، جبکہ وہ کہتے ہیں کہ ہم زندہ تھے اور تم کہتے ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ کے اس علم کو جو ان دونوں عذابوں کے متعلق تھا جس کی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے خبر دی وہ انہیں ہو کر رہیں گے، رد کر سکتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہ اپنا پہلو پھیرنے والا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کے راستہ سے گمراہ کرے، اس کے لئے دنیا میں رسوائی ہے (الحج ۲۲) یعنی بدر کے دن قتل، اور ہم اسے قیامت کے دن آگ کا عذاب چکھائیں گے، (الحج ۲۲) دیکھو! تمہیں تمہاری رائے نے کیسے ہلاک کیا، اور اس کتاب کو دیکھو جو تمہاری بدبختی میں اس کے علم کے مطابق لکھی گئی کہ وہ تم پر رحم نہیں کرے گا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد کہ اسلام کی بنیاد تین اعمال پر ہے، جہاد اس وقت سے لیکر جب سے اس نے اپنے رسول کو مبعوث کیا قیامت تک جاری رہے گا، اس میں ایک جماعت ایمانداروں کی ہوگی جو دجال کو قتل کرے گی، اسے کسی ظالم کا ظلم اور نہ کسی عادل کا عدل توڑ سکے گا، توحید کے قائل لوگ ان کی تکفیر کریں اور نہ ان کے خلاف شرک کی شہادت وگواہی دیں۔ اچھی اور بری تقدیریں ساری کی ساری اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ ہیں'' تو تم نے اسلام سے جہاد (کا ستون) توڑ ڈالا، تم ان سے اپنی بدعت کی وجہ سے بری ہو گئے، تقدیروں کا تم نے انکار کیا، اسی طرح موت سے مقرر وقت کی اعمال اور رزق کی نفی کی، تو اب تمہارے ہاتھ کوئی خصلت وصفت باقی نہ رہی جس پر اسلام کی بنیاد استوار ہے تم نے اسے توڑ دیا اور اس سے نکل گئے۔

۳۲۴۔عبدالملک بن عمر بن عبدالعزیز

شیخ رحمہ اللہ نے فرمایا: ان لوگوں میں سے بہت ڈرنے والے، سبک وتیز خاطر عمر بن عبدالعزیز کی اولاد ہے، وہ حق نافذ کرنے والے اور باطل کو پچھاڑنے والے ہیں، کسی نے کہا: خطروں سے ڈرنا اور غلط چیزوں سے نفرت کرنے کا نام تصوف ہے۔

۷۴۷۵۔ابو حامد بن جبکہ، محمد بن اسحاق، الفضل بن سہل، یزید بن ہارون، عبداللہ بن یونس الثقفی، سیار ابی الحکم، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز کے ایک بیٹے جن کا نام عبدالملک تھا، وہ عمر پر فضیلت رکھتے تھے۔ کہنے لگے ابا جان! حق کو قائم رکھو اگر چہ دن کی ایک گھڑی میں ہو۔

۷۴۷۶۔عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین، احمد ابراہیم الدورقی، یحییٰ بن یعلی محاربی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ شام کے کسی شیخ نے بیان کیا کہ عمر بن عبدالعزیز کو عبادت میں ان کے بیٹے عبدالملک نے لگایا ہے۔

۷۴۷۷۔احمد بن اسحاق، عبداللہ بن ابی داؤد، عیاس بن ولید بن زید، ان کے سلسلہ سند میں ان کے والد سے وہ اوزاعی سے سلیمان بن محارب، عبدالملک بن عمر بن عبدالعزیز سے روایت کرتے ہیں۔ انہیں طاعون کی بیماری اپنے والد کی خلافت میں لگی جس سے وہ فوت ہو گئے تھے۔ فرمایا: اللہ کی قسم! مجھے عمر سے زیادہ کوئی شخص عزیز نہیں اور میں جس حالت میں انہیں دیکھ رہا ہوں اس سے زیادہ مجھے ان کی موت محبوب ہے۔

۷۴۷۸۔ابو بکر بن ملاک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ہارون بن معروف، ضمرہ، ابن شوذب، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عبدالملک بن عمر کی بیوی ان کے پاس آئی، اس نے کنگھی کی ہوئی تھی، ازار اور قمیص اور جوتے پہن رکھے تھے، آپ نے جب دیکھا تو فرمایا: عدت گزار، عدت گزار۔

۷۴۷۹۔ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، ابی، معمر بن سلیمان الرقی، فرات بن سلیمان، میمون، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عبداللہ بن عمر نے ان سے کہا: ابا جان! آپ کو عدل کے نافذ کرنے سے کون سی چیز روکتی ہے جو آپ چاہتے ہیں اللہ کی قسم! مجھے اس کی کوئی پروانہیں کہ مری اور آپ کی گردن میں ہانڈیوں کے طوق پہنا دئے جائیں، آپ نے فرمایا! بیٹا میں لوگوں کو سختی کی مشق کرا رہا ہوں، میں چاہتا ہوں کہ عدل کا معاملہ زندہ کروں، تو میں اسے مؤخر کرتا ہوں یہاں تک کہ اس کے ساتھ دنیا کا لالچ نمودار ہو جاتا ہے تو لوگ اس سے نفرت کرنے لگیں گے اور اس کے لئے سکون اختیار کرنے لگیں گے۔

۷۴۸۰۔حسن بن محمد بن کیسان، اسمعیل بن اسحاق قاضی، محمد بن ابی بکر، محمد بن مروان، ہشام بن حسان، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے اپنے غلام مزاحم سے کہا: تمہارے خیال میں مجھے مسلمانوں کا کتنا مال ملتا ہے؟ میں نے کہا: امیر المومنین! آپ کو معلوم ہے کہ آپ کے عیال کتنے ہیں؟ فرمایا: ہاں اللہ ان کا وارث ہے، میں ان کے پاس سے اٹھ کر ان کے بیٹے عبدالملک سے ملا، میں نے انہیں کہا آپ کو معلوم ہے کہ امیر المومنین نے کیا کہا؟ فرمایا: کیا کہا؟ میں نے کہا: وہ کہہ رہے ہیں، تم جانتے ہو کہ ہمیں مسلمانوں سے کتنا مال ملتا ہے؟ فرمایا: تو تم نے کیا جواب دیا، میں نے کہا: کہ آپ اپنے اہل وعیال کو جانتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: اللہ کی نعمتیں ان کے لئے ہیں، عبدالملک نے کہا: مزاحم تم برے وزیر ہو، پھر اپنے والد کے پاس اجازت مانگنے آئے، آپ نے دربان سے کہا: انہیں اجازت دو، تو دربان نے کہا: آپ کے والد کے لئے دن رات میں یہی وقت ہے، تو انہوں نے فرمایا: ان سے ملنا ضروری ہے۔ حضرت عمر نے

ان کی بات سن لی، آپ نے فرمایا: کون ہے؟ تو دربان نے کہا: عبدالملک ہیں، آنے کی اجازت چاہتے ہیں، پھر وہ اندر آئے، آپ نے فرمایا، اس وقت کیسے آنا ہوا؟ میری رائے یہ ہے کہ آپ اسے جاری کریں، آپ نے فرمایا: آپ کو کیا علم کہ میں نماز تک زندہ رہوں گا؟ آپ نے فرمایا: اسی گھڑی پھر وہ نکلے اور لوگون میں نماز کا اعلان کیا گیا، اس کے بعد منبر پہ چڑھے اور اس بات کو لوگوں کے سامنے دہرایا۔

۷۴۸۱۔ حسن، اسمٰعیل، محمد بن ابی بکر ح، ابومحمد بن حیان احمد بن حسین الحذاء، احمد الدورقی، سعید بن عامر، جویریہ بن اسماء، اسمٰعیل بن ابی حکیم، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ہم عمر بن عبدالعزیز کے پاس تھے۔ جب ہم منتشر ہوئے تو ان کے منادی نے نداء کی کہ نماز کی جماعت تیار ہے، میں مسجد میں آیا، تو حضرت عمر منبر پر چڑھے، اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی فرمایا: امابعد! ان لوگوں نے ہمیں ایسے عطیات دیے جو ہمارے لئے لینا مناسب اور ان کے لئے دینا مناسب تھے، میں نے دیکھا کہ اس بارے میں سوائے اللہ تعالیٰ کے محاسب نہیں، میں نے اور میرے اہل بیت نے اس کی ابتدا کی ہے، مزاحم یہ تحریر پڑھو! وہ ایک ایک تحریر پڑھنے لگے، پھر عمر اسے لے لیتے آپ کے ہاتھ میں اون کترنے کی قینچی تھی، آپ اسے کاٹتے جاتے یہاں تک کہ ظہر کی اذان ہوگئی۔

۷۴۸۲۔ محمد بن ابراہیم، ابوعروبہ الحرانی، عمرو بن عثمان، خالد بن یزید، جعونہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عبدالملک اپنے والد عمر کے پاس آئے، کہا: امیر المومنین! آپ اپنے رب کے پاس جب جائیں گے تو کیا جواب دیں گے؟ آپ نے حق کو ابھی تک زندہ نہیں کیا اور باطل کو مٹایا نہیں؟ آپ نے فرمایا: بیٹا بیٹھو! تمہارے آباؤ اجداد نے لوگوں کو حق سے دھوکے میں رکھا، بالآخر یہ معاملات مجھ تک پہنچے، تو اس کی برائیاں متوجہ تھیں اور اس کی بھلائیاں منہ پھیرے ہوئے تھیں، لیکن کیا میرا حسب اچھا نہیں کہ جب سورج طلوع ہوتا ہے میں اس میں ایک حق زندہ کرتا ہوں، اور ایک باطل مٹاتا ہوں، یہاں تک کہ مجھے اسی حالت پر موت آجائے۔

۷۴۸۳۔ محمد ابوعروبہ، محمد بن یحییٰ بن کثیر، سعید بن حفص، ابوالملیح، میمون یعنی ابن مہران، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے میری طرف، مکحول اور ابوقلابہ کی طرف پیام بھیجا، ہم آگئے تو آپ نے فرمایا: تم لوگوں کا ان اموال کے بارے میں کیا خیال ہے جو میں نے لوگوں سے ظلماً لیے ہیں، تو مکحول نے اس دن کمزور سی بات کی جسے آپ نے ناپسند کیا وہ کہنے لگے: میری رائے یہ ہے کہ آپ ازسر نو شروع کریں۔

عمر نے مری طرف ایسے دیکھا جیسے وہ مجھ سے مدد مانگ رہے ہیں، میں نے کہا: امیر المومنین! عبدالملک کو بلا بھیجیں، انہیں حاضر کریں کیونکہ وہ مری رائے میں کم نہیں، آپ نے فرمایا: حارث! میرے لئے عبدالملک کو بلا لاؤ، جب آپ کے پاس عبدالملک آئے تو فرمایا: عبدالملک تمہاری ان اموال کے بارے میں کیا رائے ہے جنہیں لوگوں سے میں نے ظلماً لیا ہے۔ وہ لوگ حاضر ہو چکے اور ان کا مطالبہ کر رہے ہیں اور ہمیں ان اموال کی جگہیں بھی معلوم ہیں؟ انہوں نے کہا: میری رائے یہ ہے کہ انہیں واپس کریں اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو لینے والے کے ساتھ آپ بھی شریک ہونگے۔

۷۴۸۴۔ عبداللہ بن محمد احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، سعید بن عامر، جویریہ بن اسماء، اسمٰعیل بن ابی حکیم، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ وہ مدینہ منورہ میں عمر بن عبدالعزیز کے میر منشی تھے اور شام میں بھی برابر ان کے ساتھ رہتے، فرماتے ہیں کہ عبدالملک اپنے والد عمر کے پاس آئے کہا: مزاحم نے تم سے جو مظالم کے ہٹانے کا ذکر کیا تھا اس میں تمہاری کیا رائے ہے؟ وہ کہنے لگے، مجھے تو انھیں نافذ کرنا ضرور ہے۔

حضرت عمر نے ہاتھ اٹھائے اور فرمایا: الحمدللہ اس ذات نے میری اولاد میں ایسا شخص پیدا فرمادیا جو دینی معاملات میں میری اعانت کرتا ہے۔ بہتر ہے میرے بیٹے! ابھی میں ظہر کی نماز پڑھ کر منبر پر اعلان کر کے لوگوں کے سامنے کہہ دوں گا، عبدالملک کہنے لگے:

امیر المومنین! ظہر تک کی ذمہ داری کون لیتا ہے اور اس کا کون ذمہ دار ہوگا کہ ظہر تک آپ زندہ بھی رہے تو آپ کی نیت سلامت رہے گی؟ تو عمر نے کہا: لوگ قیلولہ (دوپہر کے آرام) کے لئے چلے گئے ہیں، تو عبدالملک نے کہا: آپ اپنے منادی کو حکم دیں وہ لوگوں کی جماعت کا اعلان کرے، تاکہ لوگ جمع ہو جائیں، آپ نے ایسے ہی کیا، لوگ جمع ہو گئے، ایک جامہ دان یا چمڑے کی ٹوکری لائی گئی جس میں یہ کاغذات تھے، عمر کے ہاتھ میں اون کترنے کی قینچی تھی جن سے وہ خط تراشتے رہے یہاں تک کہ ظہر کی اذان ہو گئی۔

۷۴۸۵۔ احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، معمر بن سلیمان الرقی، میمون بن مہران، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ کسی گھر میں تین شخصوں سے زیادہ شخص نہیں دیکھے، عمر بن عبدالعزیز، ان کے بیٹے عبدالملک اور ان کے خادم مزاحم۔

۷۴۸۶۔ احمد، عبداللہ، ابی، اسمٰعیل بن ابراہیم، زیاد بن ابی حسان ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ وہ عمر بن عبدالعزیز کے پاس تھے جہاں ان کے بیٹے عبدالملک دفن ہوئے، جب انہیں دفن کر چکے، قبر زمین کے ساتھ برابر کر دی گئی، لوگوں نے زیتون کی دو لکڑیاں ان کے پاس رکھیں، ایک سرہانے اور ایک پائنتی کی طرف، پھر آپ نے ان کی قبر کو قبلہ اور اپنے درمیان رکھ لیا، اور آپ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے، لوگوں نے آپ کے گرد حلقہ بنا لیا پھر فرمایا: بیٹا! اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے بے شک تو اپنے باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والا تھا، اللہ کی قسم جب سے اللہ تعالیٰ نے مجھے، تم عطا کئے میں تم سے خوش رہا اور اس سے زیادہ خوش اور اللہ تعالیٰ سے اپنا حصہ پانے کا امیدوار اس وقت سے ہوں جب سے میں نے تمہیں اس منزل و گھر میں رکھا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے بنایا ہے، سو اللہ تجھ پر رحم کرے، تمہیں بخشے اور تمہیں تمہارے عمل سے اچھا بدلہ عنایت کرے اور جو حاضر اور غائب تمہارے لئے شفاعت خیر کرے اس پر بھی رحم فرمائے، ہم اللہ تعالیٰ کے فیصلہ پر راضی اور اس کے حکم کو تسلیم کرتے ہیں، الحمد للہ رب العالمین، پھر آپ لوٹ گئے۔

۷۴۸۷۔ احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، عفان، یسر بن مفضل، ابی علی بن حصین، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے عمر کو دیکھا ان پر پے در پے مصائب آئے، ان کے بھائی فوت ہوئے، پھر ان کے غلام مزاحم، پھر عبدالملک فوت ہوئے، جب عبدالملک فوت ہوئے تو انہوں نے گفتگو کی، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی، فرمایا: میں نے اسے کپڑے میں عورتوں کے حوالے کیا تو میں ہمیشہ اس میں خوشی اور آنکھوں کی ٹھنڈک آج تک محسوس کرتا رہا اور جتنی میری اس سے آج آنکھ ٹھنڈی ہوئی اتنی کسی کام میں نہیں ہوئی۔

۷۴۸۸۔ عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، علاء بن عبدالجبار، العطار، حزم، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ عمر نے عبدالحمید بن عبدالرحمٰن کو اپنے بیٹے عبدالملک کے متعلق لکھا جب ان کی وفات ہوئی، امابعد! اللہ جس کا نام بابرکت اور جس کا ذکر بلند ہے اس نے جب سے مخلوق پیدا کی تو موت ان کے لئے مقدر فرما دی اور موت تک انہیں پہنچنا مقرر کر دیا، اس نے اپنی سچی کتاب میں جو باتیں نازل فرمائیں، جس کی حفاظت اس کے علم سے ہے اس کی صداقت و حقانیت پر اپنے فرشتوں کو گواہ بنایا کہ وہی زمین و اہل زمین کا وارث ہوگا، پھر وہ اسی کی طرف لوٹ آئیں گے۔

پھر اپنے نبی سے فرمایا: ہم نے آپ سے پہلے کسی بشر کیلئے ہمیشہ کی زندگی نہیں بنائی، تو کیا اگر آپ فوت ہو گئے تو یہ ہمیشہ رہیں گے؟ (الانبیاء ۳۴) پھر فرمایا: ہم نے تمہیں اسی زمین سے پیدا کیا اسی میں لوٹائیں گے اور پھر اسی سے دوسری مرتبہ نکال باہر کریں گے (طٰہٰ ۵۵) تو دنیا میں موت لوگوں کے لئے راستہ ہے، اس دنیا میں اللہ تعالیٰ نے کسی نیک اور بدکار کے لئے ہمیشہ کی زندگی نہیں لکھ رکھی، وہ اپنی اطاعت کرنیوالوں کے لئے اس ثواب سے راضی نہیں جو اس کی اطاعت کرنے والوں کو پسند ہو اور نہ اپنی نافرمانی کرنے والوں کو ایسی مصیبت میں آزماتا ہے جو ان کی رسوائی کا سبب ہو، ہر چیز جسے لوگ پسند کریں یا اسے ناپسند کریں، تو ایسی چیز چھوڑ دی گئی، اسی وجہ سے وہ چیز پیدا کیے جانے کے وقت پیدا کی گئی اور جب سے ٹھہری تو ٹھہری ہوئی ہے تاکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کا امتحان لے کہ کون اچھے عمل کرتا ہے۔

تو جو دنیا سے نکلتے ہی اللہ تعالیٰ کے فرمانبرداروں اور اس کے پسندیدہ لوگوں یعنی انبیاء اور ائمہ ہدایت کی طرف آیا، جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو حکم دیا کہ ان کی اقتداء کرو، تو وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیشہ کے گھر میں رہے گا، جہاں نہ اسے تھکاوٹ ہوگی نہ تکان اور جس کی دنیا سے جدائی کسی اور کی طرف ہوگی اور کسی اور کے منازل ومقامات کی جانب ہوگی تو اس نے بڑے لمبے شر کا سامنا کیا اور ایسے کام میں جا پڑا جس کا اس میں بس نہیں، میں اللہ تعالیٰ سے اس بات کا سوال کرتا ہوں کہ وہ دنیا میں جب تک ہمیں باقی رکھے تو اپنا فرمانبردار بنا کر رکھے، اپنی کتاب کا تابع بنا کر رکھے اور جب ہم دنیا سے نکلیں تو ہمارے نبی کی طرف اور ان برگزیدہ اور نیک لوگوں کی طرف پہنچائے جن کی ہدایت کی اقتداء کا ہمیں حکم دیا ہے۔

اور میں اس کی رحمت سے اس سے سوال کرتا ہوں کہ وہ دنیا میں ہمیں برے اعمال اور آخرت میں برائیوں سے بچائے، پھر عبدالملک اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے ایک بندہ تھا، اللہ تعالیٰ نے اس پر اپنا احسان کیا، اور اس کے باپ پر بھی احسان کیا جب تک اللہ تعالیٰ نے اسے زندہ رکھنا چاہا زندہ رکھا اور پھر جب اسے فوت کرنا چاہا اس کی روح کی قبض کر لی، جہاں تک مجھے معلوم ہے وہ موت کا آرزومند تھا جس میں اللہ تعالیٰ سے اچھی امید رکھتا تھا، میں اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں کہ مجھے کسی کام سے ایسی محبت ہو جو اللہ تعالیٰ کی پسندیدگی کی مخالفت کرے، اس واسطے کہ اس کے خلاف اس کی آزمائش میں مرے پاس صلاحیت نہیں، جو اس کا احسان اور جو اس کی نعمت مجھ پر اس کے خلاف نہیں ہوسکتا۔

میں نے وہی کہا جو اس کا راستہ تھا، الحمد للہ میں ثواب اور اللہ تعالیٰ کی بخشش کے سچے وعدہ کی امید رکھتا ہوں، انا للّٰہ وانا الیہ راجعون، پھر میں نے کوئی مصیبت نہیں پائی سب پر چاہے وہ گزر گئی یا وہ باقی ہے، سب پر اللہ تعالیٰ کی تعریف وحمد ہے، دنیا اور آخرت کے ہر کام میں، میں نے چاہا کہ میں تمہیں اس کے متعلق لکھوں اور تمہیں اللہ تعالیٰ کے فیصلہ سے خبردار کروں مجھے معلوم نہیں کہ تمہاری طرف سے اس کے متعلق کوئی نوحہ نہیں ہوا ہوگا اور نہ لوگ اس بات کے لئے جمع ہوئے ہوں گے، اور نہ تم نے کسی قریبی اور دور کے شخص کو اس کی اجازت دی، مجھے یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی کفایت سے کافی ہے، اور نہ میں تجھے کبھی معاملہ میں ملامت کروں گا، ان شاء اللہ۔ والسلام

۷۴۸۹۔ عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، عفان بن مسلم، جویریہ بن اسماء، اسمٰعیل بن ابی حکیم، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز غصہ ہوئے اور ان کا غضب بڑھ گیا، جس میں تیزی تھی، عبدالملک بن عمر بن عبدالعزیز موجود تھے، جب ان کا غضب فرو ہوا، تو کہا: امیر المومنین! آپ پر اللہ تعالیٰ کی اس قدر نعمتیں ہیں، آپ کو جو مقام عطا کیا اور آپ کو جو اپنے بندوں کے کام کی ذمہ داری عطا کی ان سب باتوں نے آپ کے غصہ کو یہاں تک پہنچا دیا جو میں دیکھ رہا ہوں۔

انہوں نے فرمایا: تم نے کیسے کہا؟ تو انہوں نے اپنی بات دہرائی، پھر وہ فرمانے لگے، عبدالملک تم غصہ نہیں ہوتے؟ تو وہ کہنے لگے: میرے پیٹ کی وسعت اس کی مشقت نہیں اٹھا سکتی اگر میں اس میں غصہ کو نہ لوٹاؤں یہاں تک کہ اس سے کوئی ایسی چیز ظاہر نہیں ہوتی جسے میں ناپسند کروں۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ بڑے پیٹ والے تھے۔

۷۴۹۰۔ عبداللہ، احمد، احمد بن ابراہیم، منصور بن ابی مزاحم، مروان ابوعمر الجزری، ابن ابی عبلۃ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز ایک دن لوگوں کے لئے تشریف فرما ہوئے، جب دوپہر ہوئی تنگ دل، کمزور اور اکتا سے گئے، آپ نے لوگوں سے کہا: تم لوگ اپنی جگہ ٹھہرے رہو میں تمہارے پاس آتا ہوں، گھر میں تھوڑی دیر ستانے کے لئے داخل ہی ہوئے تھے کہ ان کے بیٹے عبدالملک آگئے، لوگوں سے پوچھا، لوگوں نے کہا: گھر چلے گئے ہیں، یہ گھر پہنچے اجازت چاہی، اجازت مل گئی، اندر آئے، کہا امیر المومنین! آپ

کس وجہ سے اندر آ گئے؟ فرمایا: تھوڑی دیر ستانے کے لئے آیا ہوں، تو انہوں نے کہا: آپ موت کے آنے سے محفوظ ہیں جبکہ آپ کی رعیت آپ کے دروازے پر آپ کی منتظر ہے اور آپ ان سے چھپے ہوئے ہیں؟ حضرت عمر اسی وقت اٹھے اور لوگوں کے پاس چلے گئے۔

۷۴۹۱۔ ابو حامد بن حیلہ، محمد بن اسحاق الثقفی، عبداللہ بن محمد، محمد بن فراس ابو ہریرہ، محمد بن مالک العبدی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ جب عبدالملک بن عمر کا انتقال ہوا، تو لوگوں نے آپ سے تعزیت کی، ایک اعرابی جو بنی کلاب سے تھا اس نے تعزیت میں کہا: تو امیر المومنین سے تعزیت کرتا ہے اس لئے کہ تو کبھی کبھی دیکھتا ہے کہ وہ چھوٹے بچے کو غذا دیتا اور اس کی ولادت کرتا ہے، آپ کا بیٹا حضرت آدم کی اولاد ہے جن میں سے ہر ایک کے لئے موت کے حوض پر گھاٹ بنا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ جتنی وقعت سے اعرابی کی تعزیت کو دیکھا گیا اتنا کسی کی تعزیت کو نہیں دیکھا گیا۔

عمر بن عبدالعزیز بن مروان بن الحکم بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس متعدد صحابہ اور کبار تابعین رضی اللہ عنہم اجمعین سے سنداً روایت کرتے ہیں جن میں حضرت انس بن مالک ہیں جن سے آپ نے سنا، عبداللہ بن عمر بن الخطاب، عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب، عمر بن ابی سلمہ المخزومی، سائب بن یزید، یوسف بن عبداللہ بن سلام خولہ بن حکیم انصاریہ شامل ہیں۔

اسی طرح آپ ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام، سالم بن عبداللہ بن عمر، عروۃ بن زبیر، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف، عامر بن سعد بن ابی وقاص، خارجہ بن زید بن ثابت، عبداللہ بن عبداللہ بن عتبہ، ابو بردہ بن ابو موسی، ابراہیم بن عبداللہ بن قارظ، ربیع بن سبرہ الجہنی، محمد بن مسلم بن شہاب زہری، اور ان کے علاوہ صحابہ اور تابعین کے بیٹوں سے بھی روایت کرتے ہیں، اس کتاب کے علاوہ آپ کی مسند روایات جہاں تک ہمیں ملی ہیں ہم نے انہیں جمع کیا ہے جن میں چند یہ ہیں۔

۷۴۹۲۔ سلیمان بن احمد، عبیداللہ بن محمد العمری، زبیر بن بکار، یحیٰی بن ابی فتیلہ عبدالخالق بن ابی حازم، ربیعہ بن عثمان تیمی، عبدالوہاب بن بخت، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ مجھے عمر بن عبدالعزیز نے بتایا کہ انہوں نے عبدالملک بن مروان کو لکھا: امابعد! بے شک آپ نگہبان ہیں اور آپ سے رعیت کے متعلق سوال ہوگا، مجھ سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور ہر نگہبان سے اس کی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

۷۴۹۳۔ محمد بن عمر بن سلام، احمد بن الجعد، محمد بن بکار، محمد بن فضل بن عطیہ سالم افطس، ان کے سلسلہ سند میں عمر بن عبدالعزیز سے وہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس نوجوان کو پسند کرتے ہیں جو اپنی جوانی کو اللہ تعالیٰ کی عبادت میں فنا کرے۔

عمر کی غریب حدیث ہے جس میں محمد بن فضل سالم سے روایت کرنے میں منفرد ہیں۔

۷۴۹۴۔ ابوعبداللہ محمد بن احمد بن علی بن مخلد، احمد بن ہیثم الوزان، ابونعیم، عبدالعزیز بن عمر بن عبدالعزیز، ہلال مولی عمر، ان کے سلسلہ سند میں عمر بن عبدالعزیز سے وہ عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے مری والدہ اسماء بنت عمیس نے کوئی چیز سکھائی، جس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا تھا کہ وہ مصیبت کے وقت کہیں: اللّٰہ اللّٰہ ربی لا اشرک بہ شیئا، اللہ میرا رب ہے میں کسی کو اس کا شریک نہیں بناتی، عمر کی غریب حدیث ہے، جسے ان کے بیٹے ہلال آپ سے نقل کرنے میں منفرد ہیں، اسی روایت کو وسیع محمد بن بشر اور مروان فزاری نے دوسرے لوگوں کے ساتھ عبدالعزیز سے نقل کیا ہے۔

۷۴۹۵۔ محمد بن مظفر، ابراہیم بن جعفر بن احمد بن ابی غیاث، حسن بن علی بن عمرو، عبدالکریم بن ابی ہمام، ابراہم بن ابی یحیٰی، اسمٰعیل بن ابی حکیم، ان کے سلسلہ سند میں عمر بن عبدالعزیز سے وہ عمر بن ابی سلمہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک

کپڑے میں نماز پڑھتے دیکھا جسے آپ نے دونوں کندھوں کے درمیان اوڑھا ہوا تھا۔

عمر کی غریب حدیث ہے، ہم نے صرف عبدالکریم کی حدیث سے لکھا، جس میں حسن منفرد ہیں۔

۷۴۹۶۔ حسن بن علی بن خطاب، محمد بن سلیمان، ابوشعثاء علی بن حسن، قاسم بن مالک المزنی، جعیدی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے عمر بن عبدالعزیز کو سائب بن یزید سے کہتے سنا: حضرت سائب! کیا آپ نے اصحاب رسول میں سے کسی کو چادر کی تہبند یا چادر اوڑھے دیکھا کہ پھر وہ باہر نکلے ہوں؟ آپ نے فرمایا: ہاں، اگر آج کوئی ایسا کرے تو لوگ اسے مجنون کہیں۔

عمر کی غریب حدیث ہے، ہم نے صرف قاسم کی حدیث سے لکھا ہے، سائب بن یزید صحابی ہیں۔ آپ ہجرت کے سال پیدا ہوئے آپ نمر کے بھانجے ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے سر پر ہاتھ پھیرا تھا اور برکت کی دعا کی تھی۔

۷۴۹۷۔ ابراہم بن ابی حصین، جدی ابوحصین، عبیداللہ بن یعیش، یونس بن بکی، محمد بن اسحاق، یعقوب بن عتبہ، ان کے سلسلہ سند میں عمر بن عبدالعزیز سے آپ یوسف بن عبداللہ بن سلام سے، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، فرمایا کہ بہت کم ایسے ہوتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بات کرتے وقت آسمان کی طرف نگاہ اٹھاتے۔

عمر کی غریب حدیث ہے جس میں محمد بن اسحاق، یعقوب بن عتبہ سے وہ عمر بن عبدالعزیز سے روایت کرنے میں منفرد ہیں۔

۷۴۹۸۔ ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، یزید بن ہارون، یحییٰ بن سعید انصاری، ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ انہوں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کو فرماتے سنا کہ انہوں نے ابوبکر بن عبدالرحمٰن کو حضرت ابوہریرہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کسی قوم کے مال سے مال بنایا تو کسی شخص نے اپنا بعینہ سامان پایا وہ اس کا زیادہ حق دار ہے۔

صحیح ثابت متفق علیہ حدیث ہے جسے ثوری، شعبہ، مالک اور عمرو بن حارث نے دوسرے لوگوں کے ساتھ یحییٰ بن سعید سے روایت کیا ہے اور یزید بن الہاد اور ابن ابی حسین نے ابوبکر بن محمد بن عمرو سے، انہوں نے عمرو سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

۷۴۹۹۔ محمد بن عمر بن سالم، محمد بن سہل ابوعبداللہ، مضارب بن بدیل، ابی بشر بن اسمعیل، نفل بن ابی الفرات الحلبی، ان کے سلسلہ سند میں عمر بن عبدالعزیز سے وہ سالم وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ ان دو مردوں عمر اور ابوجہل میں سے جو آپ کو زیادہ محبوب ہے اس کے ذریعہ اسلام کو غلبہ بخش۔[1]

عمر کی غریب حدیث ہے ہم نے صرف اسی طریق سے لکھی ہے۔

۷۵۰۰۔ حبیب بن حسن، محمد بن حیان البصری، عمرو بن حصیب، ابن علامہ، ابراہیم بن ابی علیۃ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے عمر بن عبدالعزیز کو فرماتے سنا کہ عروۃ بن زبیر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سن کر روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا: انسان دنیا میں جس گھڑی اللہ تعالیٰ کا ذکر خیر نہیں کرتا قیامت کے روز اس پر افسوس کرے گا۔[2]

عمر اور ابراہیم کی غریب حدیث ہے جس میں ابن علاقہ منفرد ہیں۔

۷۵۰۱۔ محمد بن عمر بن سلمہ، محمد بن سہل، مضارب بن بدیل، ابی مبشر بن اسمٰعیل، نوفل بن ابی الفرات، ان کے سلسلہ سند میں عمر بن العزیز سے وہ عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے آپ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیز تند ہوا سے بھی زیادہ پرمسرت ہوتے جب آپ کے پاس جبرائیل امین علیہ السلام قرآن مجید دہرانے کے لئے نازل ہوتے۔

عمر کی غریب حدیث ہے ہم نے صرف اسی طریق سے لکھی ہے۔

۱۔ مسند الامام أحمد ۲/۹۵. ودلائل النبوة للبيهقي ۲/۳، ۲۱۶. والدر المنتثرة ۱۸/ وفتح الباري ۷/۴۸.

۲۔ مجمع الزوائد ۱۰/۸۰. والترغيب والترهيب ۲/۴۰۱. والدر المنثور ۱/۱۵۰.

۷۵۰۲۔ ابویعلی حسین بن محمد زبیری، ابوعوانۃ یعقوب بن اسحاق اسفرائینی، محمد بن داؤد رملی، ابراہیم بن عمر بن بکر سکسکی، ابی سنان شیبانی، ان کے سلسلہ سند میں عمر سے آپ ابوسلمہ سے وہ عبدالرحمٰن بن عوف سے وہ ربیعہ بن کعب سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا اور آخرت کا افضل کھانا گوشت ہے۔[1]

ربیعہ اور عمر کی غریب حدیث ہے جس میں محدم بن داؤد رملی منفرد ہیں۔

۷۵۰۳۔ قاضی ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم نے بول کر لکھوائی علی بن سعید، طاہر بن خالد بن نزار، ابی، محمد بن ابی یحییٰ، عبیداللہ بن عبد الرحمٰن بن معمر، ان کے سلسلہ سند میں عمر سے وہ عامر بن سعد بن ابی وقاص سے وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مدینہ کے دو پہاڑوں کے درمیانی علاقے کی سات عجوہ کھجوریں صبح کے وقت کھائے گا شام تک اسے کوئی چیز نقصان نہ دے گی۔[2]

ابوطوالہ عبداللہ بن عبدالرحمٰن اور عمر کی غریب حدیث ہے جس میں طاہر بن خالد بن نزار اپنے والد سے نقل کرنے میں منفرد ہیں۔

۷۵۰۴۔ محمد بن عمر بن سلم، محمد بن سہل، مضارب بن بدیل، ابی، مبشر بن اسمعیل، نوفل بن ابی الفرات، ان کے سلسلہ سند میں عمر سے وہ خارجہ بن زید بن ثابت سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی: پس اس دن اس جیسا کوئی عذاب دے گا اور نہ اس جیسا کوئی باندھے گا۔ (الفجر ۳۵،۳۶)

عمر کی غریب حدیث ہے ہم نے صرف اسی طریق سے لکھی ہے۔

۷۵۰۵۔ سلیمان بن احمد، اسحاق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر، زہری، ان کے سلسلہ سند میں عمر بن عبدالعزیز سے وہ ابراہیم بن عبداللہ بن قارظ سے آپ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: آگ پر پکی ہوئی چیز کے کھانے کے بعد وضو کیا کرو۔[3]

صحیح ثابت حدیث ہے جسے ابن علیہ، یزید بن ربیع اور عبدالواحد بن زیاد نے معمر سے اسی طرح روایت کیا ہے اور زہری سے صالح کیسان، ابن جریج، ابن مسافر، یونس، شعیب، محمد بن خلید اور محمد بن اسحاق نے دوسرے لوگوں کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۷۵۰۶۔ سلیمان بن احمد، ابراہم بن اسمعیل بن عبداللہ بن زرارۃ رقی، ابوجعفر نفیلی، ابودہماء، ثابت بنانی، ان کے سلسلہ سند میں عمر سے وہ ابو بردہ سے وہ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تمام مخلوق کو ایک کھلی وادی میں جمع کرے گا، پھر ہر قوم کو ان کا وہ معبود دیا جائے گا جس کی وہ اللہ کے علاوہ پرستش وعبادت کیا کرتے تھے۔ وہ انہیں آگ میں داخل کردیں گے صرف توحید والے باقی رہ جائیں گے، ان سے کہا جائے گا: تمہیں کس چیز کا انتظار ہے؟ وہ کہیں گے: ہمیں اس رب کا انتظار ہے جس کی ہم بن دیکھے عبادت کرتے تھے، ان سے کہا جائے گا: کیا تم اسے پہنچانتے ہو؟ وہ کہیں گے: اگر وہ چاہے تو ہمیں اپنی ذات کی پہچان کرادے، اللہ تعالیٰ ان کے سامنے تجلی فرمائیں گے، تو وہ سجدہ ریز ہو پڑیں گے، پھر ان سے کہا جائے گا: اے اہل توحید! اپنے سر اٹھاؤ! اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے جنت واجب کردی اور تمہاری جگہ ہر شخص کے بدلے ایک یہودی اور ایک نصرانی کو جہنم میں بھیج دیا ہے۔[4]

عمر اور ثابت کی غریب حدیث ہے جس میں ابودہماء منفرد ہیں نفیلی ابوحاتم ابوزرعہ اور سلمہ بن حبیب سے ائمہ نے نقل کیا۔

۱۔ اللآلیء المصنوعة ۲/۱۲۱. وکشف الخفا ۱/۱۷۴. والضعفاء للعقیلی ۳/۲۵۸.

۲۔ مسند الامام أحمد ۱/۱۶۸، ۱۷۷. وتاریخ أصبهان ۲/۵۶. والتاریخ الکبیر ۴/۲۸. ومجمع الزوائد ۵/۴۱. وشرح السنة ۱۱/۳۲۴. والاحادیث الصحیحة ۲۰۰۰. وکنز العمال ۲۸۲۰۵.

۳۔ صحیح مسلم، کتاب الحیض ۳۵۲، ۳۵۳. وفتح الباری ۱/۳۱۱.

۴۔ تاریخ أصبهان ۱/۲۵۱. وکنز العمال ۲۹۳.

۷۵۰۷۔ ابوبکر طلحی، محمد بن علی بن حبیب رقی، محمد بن عبداللہ قطان، عبدالرحمٰن بن معزی، محمد بن اسحاق، زہری، ان کے سلسلہ سند میں عمر سے وہ ربیع بن سبرہ جہنی سے وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے سال عورتوں سے متعہ کرنے سے منع فرمایا۔

اسے ابراہیم بن ابی عبلہ نے عمر سے اسی طرح نقل کیا ہے، یہ عمر کی ربیع سے روایت کردہ عزیز روایت ہے۔ ربیع سے ایک جم غفیر نے اسے نقل کیا ہے۔

۷۵۰۸۔ حسن بن غیلان، محمد بن خلف قاضی وکیع، علی بن ابی دلامہ، علی بن عیاش ابومطیع طرابلسی، عباد بن کثیر، ان کے سلسلہ سند میں عمر سے وہ زہری سے وہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر دین کے کچھ اخلاق ہیں دین اسلام کا اخلاق حیاء ہے۔[1]

عمر کی غریب حدیث ہے جس میں علی بن عیاش ابومطیع سے نقل کرنے میں منفرد ہیں۔

۷۵۰۹۔ ابوبکر محمد بن احمد بن ابراہیم بن تختویہ تستری، یعقوب بن ابراہیم نیز، عمر بن محمد بن اسری، عبداللہ بن ابی داؤد، عمر بن شبہ، عیسیٰ بن عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب یزید بن عمر بن مورق، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں شام میں تھا، عمر بن عبدالعزیز لوگوں میں عطیات تقسیم کررہے تھے، میں ان کی طرف بڑھا، تو مجھے کہنے لگے: کس قبیلے سے ہو؟ میں نے کہا: قریشی ہوں، کہا: قریش کی کونسی شاخ؟ میں نے کہا: بنی ہاشم، کہا: کون سے بنی ہاشم؟ تو میں خاموش ہوگیا، پھر کہا: کون سے بنی ہاشم؟ میں نے کہا: علی کا دوست ہوں، فرمایا: کون سا علی؟ تو میں خاموش رہا، پھر انہوں نے اپنا ہاتھ میرے سینہ پر رکھ کر کہا: اللہ کی قسم میں بھی علی کا دوست ہوں، مجھ سے ان متعدد حضرات نے بیان کیا، جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: کہ جس کا میں دوست اس کا علی دوست ہے، پھر فرمایا: مزاحم! اس جیسے لوگوں کو کتنا دیتے ہو؟ انہوں نے کہا سو یا دو سو درہم، فرمایا: اسے پچاس دینار دو، ابن ابی داؤد فرماتے ہیں: پچاس دینار اسے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی دوستی کی وجہ سے ملے، پھر فرمایا: حق تیری بستی میں ہے عنقریب تیرے پاس اسی طرح آئے گا۔ جیسے تیرے پاس تیرے دوست آتے ہیں۔

عمر کی غریب حدیث ہے جس میں عمر بن شبہ، عیسیٰ سے روایت کرنے والے منفرد ہیں۔

۳۲۵۔ کعب الاحبار[2]

شیخ رحمہ اللہ نے فرمایا: ان بزرگوں میں سے ماہر عالم، کتب واسفار والے پوشیدہ اور خفیہ باتوں کو پھیلانے والے، مشاہد اور آثار کی طرف اشارہ کرنے والے، ابو اسحاق کعب بن ماتع الاحبار ہیں۔ کسی نے کہا: تصوف، نیک لوگوں سے دوستی اور برے لوگوں سے دوری کا نام ہے۔

۷۵۱۰۔ ابی، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید، عبداللہ بن وہب، عبداللہ بن عیاش، یزید بن قودر، ان کے سلسلہ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: نیک مؤمن اور نیک غلام دونوں عذاب سے مأمون ہیں، انہیں مبارک ہو کہ اللہ تعالیٰ ان کی ان کے گھروں میں کیسے حفاظت فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جب اپنے مؤمن بندے سے محبت کرتے ہیں تو دنیا کو اس سے دور کر دیتے ہیں تاکہ جنت میں اس کے

۱۔ سنن ابن ماجة ۴۱۸۱، ۴۱۸۲. والمعجم الصغير للطبراني ۱/ ۱۲. ومسند الشهاب ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۱۹. وأمالي الشجري ۲/ ۱۹۶. والترغيب والترهيب ۳/ ۳۳۹. ومشكاة المصابيح ۵۰۹۰، ۵۰۹۱، ۵۰۹۲. والعلل المتناهية ۲/ ۲۲۱.

۲۔ طبقات ابن سعد ۷/ ۴۴۵. والتاريخ الكبير ۷/ت ۹۶۲. والجرح ۷/ت ۹۰۶. والكاشف ۳/ت ۴۷۲۹. وتهذيب الكمال ۴۹۸۰. (۲۴/ ۱۸۹)

درجات بلند کریں اور جب کسی کافر سے بغض کرتے ہیں تو اس کے لئے دنیا وسیع کر دیتے ہیں، یہاں تک کہ اسے جہنم کی منزلوں میں تہ درتہ لے جاتے ہیں۔

کعب فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ اپنے ان بندوں سے فرماتے ہیں کہ جو صبر کرتے اور فقر پر راضی رہتے ہیں: تم غم نہ کرو، اس لئے کہ اگر دنیا کا وزن تمہارے اس مقام سے جو میرے پاس مچھر کے پر کے برابر بھی ہوتا تو میں انہیں کچھ بھی نہ دیتا، کعب نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فقراء بندے جب اللہ تعالیٰ کے حضور ضرورت وحاجت کی شکایت کرتے ہیں تو ان سے کہا جاتا ہے: تمہیں خوشخبری ہو غم نہ کرو کیونکہ تم مالداروں کے سردار ہو، قیامت کے دن جنت کی طرف سبقت کرنے والے ہو، کعب نے فرمایا: انبیاء علیہم السلام فقر اور مصیبت پر جتنے خوش ہوتے اتنے نرمی اور آسائش پر خوش نہ ہوتے تھے۔ مصیبت ان کے لئے بڑی ہلکی ہوتی تھی، یہاں تک کہ ان میں سے کسی کو جوں بھی قتل کر دیتی، اور آسائش کو جب دیکھتے تو یہ گمان کرتے کہ کہیں گناہ میں مبتلا تو نہیں ہو گیا۔

کعب فرماتے ہیں: جس نے دنیادار اور مال کے لئے عاجزی کی تو اس کا دین بھی کمزور ہو جائے گا، وہ اس شخص کے پاس فضیلت کا متلاشی ہے جس کے پاس فضل کا اختیار نہیں اور دنیا سے اسے اتنا حصہ ہی ملے گا جو اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے لکھ دیا ہے، اللہ تعالیٰ ہر اس سے بغض کرتے ہیں جو مال جمع کرتا ہے خیر سے روکتا اور تکبر کرتا ہے، اسی طرح اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہر موٹا عالم مبغوض ہے۔

کعب نے فرمایا: موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: تم لوگ کپڑے تو راہبوں جیسے پہنتے ہو مگر تمہارے دل متکبروں اور نقصان پہنچانے والے بھیڑیوں کی طرح ہیں، اگر تم آسمانی بادشاہت تک پہنچنا چاہتے ہو تو اللہ تعالیٰ کے ذریعہ اپنے دلوں کو مار دو۔

۷۵۱۱۔ ابوبکر بن خلاد، حارث ابن ابی اسامہ، یزید بن ہارون، ابوہلال، عبداللہ بن بریدہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ کعب نے فرمایا: جس شخص کی اللہ تعالیٰ کے ہاں قدر ومنزلت ہوتی ہے تو اس کی آزمائش میں اضافہ ہو جاتا ہے، جو آدمی اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرتا ہے تو اس کا مال کم ہو جاتا ہے اور جو زکوٰۃ روک دیتا ہے اس کے مال میں اضافہ ہو جاتا ہے جو شخص چوری کرتا ہے تو اس کے رزق کا حساب اس میں کر لیا جاتا ہے۔

۷۵۱۲۔ حبیب بن حسن ابوالقاسم، عمر بن حفص السدوسی، عاصم بن علی، ابوہلال، حفص بن دینار، عبداللہ بن ابی ملیکہ ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا: کعب! ہم سے کچھ موت کے متعلق بیان کرو! انہوں نے کہا: امیر المومنین! یوں سمجھیں! جیسے کوئی کانٹے دار ٹہنی انسان کے پیٹ میں داخل کر دی جائے، اور ہر کانٹا ہر رگ کو چمٹ جائے پھر سختی سے کھینچنے والا شخص اسے کھینچے، تو دیکھ لیں، کیا اس ٹہنی کے ساتھ لگتا ہے اور کیا باقی بچتا ہے۔

۷۵۱۳۔ عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابان بن مخلد، محمد بن عمرو زنیج، حکم بن بشیر، عمر بن قیس، حکم، ابوخالد، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ کعب نے فرمایا: جس نے اپنے دل سے اللہ تعالیٰ کو پہچان لیا اور زبان سے اللہ تعالیٰ کی حمد کی، جو ذات اس کے دل میں ہے وہ فنا نہیں ہوتی یہاں تک کہ اللہ اس میں مزید نازل فرمائے، کیونکہ اللہ تعالیٰ جلد خیر پہنچانے والے اور فضیلت والے ہیں۔

۷۵۱۴۔ ابی، ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، عمران بن موسیٰ القزاز، عبدالوارث، الجریری، عمر، اسمٰعیل، ان کے سلسلہ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کے خوف سے آنسو بہائے اور اس کے آنسو بہہ کر زمین پر گر پڑیں تو اسے کبھی بھی جہنم کا عذاب نہیں ہوگا یہاں تک کہ بارش کے قطرے جب زمین پر گریں تو پھر آسمان کی طرف واپس ہو جائیں۔

۷۵۱۵۔ ابی، ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، عمران بن موسیٰ القزاز، عبدالوارث، الجریری، عباد الجشمی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ کعب نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کے خوف سے روؤں اور آنسو میرے رخساروں پر بہہ پڑیں یہ مجھے اپنے ہموزن سونا صدقہ کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔

۷۵۱۶۔احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل علی بن مسلم، سیار، جعفر، عون عقیلی، ان کے سلسلہ سند میں ان کے کسی ساتھی سے وہ کعب سے روایت کرتے ہیں، فرمایا: مجھے اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے خوف سے آبدیدہ ہوجاؤں اور آنسو میرے رخساروں پر بہہ پڑیں تو یہ بات مجھے پہاڑ برابر سونا صدقہ کرنے سے زیادہ پسند ہے۔

۷۵۱۷۔ابواحمد محمد بن احمد، عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز، حاجب بن ولید، بقیہ بن ولید، محمد بن زیاد الالہانی ان کے سلسلہ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: وہ ان کے پاس گئے، آپ بیمار تھے کسی نے کہا: ابواسحاق! آپ اپنے آپ کو کیسے پا رہے ہیں؟ کہنے لگے: ایک جسم جو اپنے گناہوں میں گرفتار ہے، اگر اسی حالت میں اس کی روح قبض ہوگئی تو ایسی ذات کی طرف جانا ہوگا جو رحیم ہے، اور اگر معاف کردے تو اسے ایسی مخلوق بنائے جس کا کوئی گناہ نہیں۔

۷۵۱۸۔احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، سیار، جعفر بن عون، عبداللہ بن حارث، ان کے سلسلہ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: زمین میں کسی آدمی کے لئے اس وقت تک تعریف برقرار نہیں رہ سکتی جب تک آسمان میں برقرار نہ ہو۔

۷۵۱۹۔احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلم، سیار، جعفر بن سلیمان، جریری، ابوالورد، ابومحمد، ان کے سلسلہ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: اپنے گھروں کو اللہ تعالیٰ کی یاد سے روشن کرو، وہاں نماز کا کچھ حصہ مقرر کرو، اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں کعب کی جان ہے کہ ان لوگوں کا نام لیا جاتا ہے، وہ آسمان والوں میں مشہور ہیں، فلاں جو فلاں کا بیٹا ہے اس نے اپنا گھر اللہ تعالیٰ کی یاد سے آباد کر رکھا ہے۔

۷۵۲۰۔عبداللہ بن محمد، محمد بن سہل، عبداللہ بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی، اسمٰعیل بن عیاش، ابوسلمہ صنعانی، ان کے سلسلہ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: کم گوئی حکمت ہے، خاموشی کی عادت بنالو یہ ایک اچھی کھیتی ہے، بوجھ کی کمی ہے، گناہوں کے لئے خفت ہے بردباری کا دروازہ اچھا بناؤ کیونکہ اس کا دروازہ خاموشی اور صبر ہے۔ اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ بغیر تعجب کے ہنسنے والے کو ناپسند کرتے ہیں، اسی طرح وہ شخص بھی مبغوض ہے جو بے مقصد کام کے لئے جاتے ہیں۔

اور اس والی اور حکمران کو پسند فرماتے ہیں جو چرواہے کی طرح اپنی رعیت سے غافل نہ ہو، خوب جان لو کہ حکمت کی بات مؤمن کی گمشدہ چیز ہے، علم اٹھ جانے سے پہلے اسے حاصل کرو، علم کا خاتمہ اس کے بیان کرنے والوں کے ختم ہونے سے ہوتا ہے۔

۷۵۲۱۔ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، ابی، حسین، ابوعیاش، سلیمان بن ابی سلمہ صنعانی، وہ کعب سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

۷۵۲۲۔محمد بن معمر، ابوشعیب حرانی، یحییٰ بن عبداللہ، اوزاعی، ولید بن ہشام، ان کے سلسلہ سند میں کعب احبار سے روایت ہے فرمایا: رعیت والی وحکمران کی درستگی سے درست اور اس کی خرابی سے خراب ہوتی ہے۔

۷۵۲۳۔محمد بن معمر، ابوشعیب، یحییٰ بن عبداللہ، اوزاعی، یحییٰ بن ابی عمر، عبداللہ بن دیلمی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ کعب نے فرمایا: لوگوں پر ایسا وقت آنے والا ہے جس میں امانت ختم ہوجائے گی، رحمت اٹھالی جائے گی، سوال (بھیک) کی کثرت ہوگی، جس نے اس وقت سوال کیا تو اس کے لئے برکت نہ ہوگی۔

۷۵۲۴۔عبداللہ بن احمد بن محمد، جعفر بن محمد فریابی، عبدالاعلیٰ بن حماد، وہیب، ابومسعود جریری، ابوسلیل، غنیم بن قیس، ان کے سلسلہ سند میں کعب سے روایت ہے کہ انہوں نے یہ آیت پڑھی، تم میں کا ہر شخص اس جہنم پر سے گزرے گا، اس بات کا فیصلہ تیرے رب کے ہاں حتمی طور پر ہوچکا (مریم ۷۱) پھر فرمایا: جانتے ہو اس پر سے کیسا گزرنا ہوگا؟ جہنم لوگوں کے سامنے ظاہر ہوگی، گویا کہ وہ کسی گول دائرے کی پیٹھ ہے یہاں تک کہ اس پر نیک وبد ہر قسم کے لوگوں کے پاؤں ٹک جائیں گے، اتنے میں ایک منادی ندا کرے گا۔ اپنے دوست لے لے اور میرے دوست چھوڑ دے، تو وہ اپنے ہر دوست کو دھنسا دے گی، وہ ان کو آدمی کے اپنے بیٹے سے زیادہ جاننے والی ہوگی،

مومن اس طرح نکلیں گے کہ ان کے کپڑے تر ہونگے۔

ابومحمد بن حیان، ابورستہ، عباس نرسی نیز، عبداللہ بن محمد بن سلام، داؤد بن ابراہیم، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ وہیب نے ہم سے اسی طرح بیان کیا۔

۷۵۲۵۔ عبداللہ بن محمد، جعفر بن محمد، محمد بن حسن، عبداللہ بن مبارک، صفوان بن عمرو، شریح بن عبید الحضرمی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ کعب سے حضرت عمر نے کہا: اے کعب ہم کو ذرا ڈراؤ، وہ فرمانے لگے: اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ کے کچھ ایسے فرشتے ہیں جب سے وہ پیدا ہوئے تب سے کھڑے ہیں، ان کی کمریں دہری نہ ہوئیں، کچھ اور ہیں جو رکوع میں ہیں انہوں نے اپنی پیٹھوں کو اٹھایا نہیں، اور بعض دوسرے سجدہ ریز ہیں، انہوں نے اپنے سر نہیں اٹھائے، یہاں تک کہ جب نرسنگے میں دوبارہ پھونکا جائے گا تو وہ سب مل کر کہیں گے: تیری ذات پاک اور تمام تعریفیں تیرے لئے، جیسی تیری عبادت کرنا مناسب تھی ہم نے نہ کی پھر آپ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اس دن کی شدت وسختی اتنی ہوگی کہ ایک شخص جس کا عمل ستر انبیاء کے برابر ہوگا وہ بھی اس دن اپنے عمل کو کم سمجھے گا، اللہ کی قسم! جہنمیوں کے دھون کا ایک ڈول سورج کے طلوع ہونے کی جگہ ڈال دیا جائے تو ان کے مغرب میں کھوپڑیاں جوش مارنے لگیں، اللہ کی قسم! جہنم ضرور ایک بھڑک مارے گی، اس وقت مقرب فرشتہ کیا ہر ایک گھٹنے ٹیک کر گر پڑے گا اور کہے گا: اے رب! مری جان بچا مری جان بچا، یہاں تک کہ ہمارے نبی اور حضرت ابراہیم اور اسحاق علیہم الصلوٰۃ والسلام۔

راوی کا بیان ہے کہ آپ نے قوم کو رلا دیا، یہاں تک کہ وہ چیخنے لگے، حضرت عمر نے جب یہ حالت دیکھی تو کعب سے کہا: کعب! ہمیں بشارت سناؤ، تو انہوں نے کہا: خوشخبری ہو، اسکے لئے کہ اللہ تعالیٰ کی ۳۱۴ شریعتیں ہیں، ان شریعتوں میں سے جو شخص بھی ایک شریعت کو اخلاص کے کلمہ کے ساتھ لایا تو اسے اللہ تعالیٰ جنت میں داخل کریں گے، اگر تمہیں اللہ تعالیٰ کی ہر رحمت کا علم ہو جائے تو تم لوگ عمل میں سستی کرنے لگو۔

اللہ کی قسم! اگر ایک جنتی عورت اندھیری رات میں آسمان سے جھانکے تو زمین روشن ہو جائے اللہ کی قسم! اگر آج جنت کا کوئی کپڑا دنیا میں پھیلا دیا جائے تو جو اس کو دیکھ لے بے ہوش ہو جائے لوگوں کی آنکھیں اس کا تحمل نہ کر سکیں گی۔

۷۵۲۶۔ عبداللہ بن محمد بن احمد بن جعفر، جعفر بن محمد بن مستقاض، حسن بن عمر بن شقیق، بلخ میں سن ۲۶ میں بیان کیا، نیز، یوسف بن یعقوب، حسن بن مثنی، عفان، جعفر بن سلیمان، علی بن زید، مطرف بن عبداللہ بن مشخیر، ان کے سلسلہ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: میں حضرت عمر کے پاس تھا، آپ نے مجھے فرمایا: کعب! ہمیں ڈراؤ، میں نے کہا: امیر المومنین! کیا آپ کے پاس اللہ تعالیٰ کی کتاب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حکمت نہیں؟ آپ نے فرمایا: کیوں نہیں، ہمیں ڈراؤ! فرماتے ہیں: میں نے کہا: امیر المومنین اس شخص کے عمل کی طرح عمل کریں، اگر آپ اس عمل کا ستر نبیوں کے عمل سے موافق پائیں تو پھر آپ اسے کم سمجھیں، فرماتے ہیں: حضرت عمر نے اپنا سر جھکا لیا، پھر افاقہ ہوا تو کہا: کعب! ہمیں مزید ڈراؤ! میں نے کہا: امیر المومنین! اگر مشرق میں بیل کے نتھنے کے بقدر جہنم کو کھول دیا جائے اور ایک شخص مغرب میں ہو تو بھی اس کا دماغ کھول کر اسکی گرمی سے بہنے لگے گا، حضرت عمر نے کافی دیر سر جھکائے رکھا، پھر افاقہ ہوا تو فرمایا: کعب ہمیں مزید ڈراؤ! میں نے کہا: قیامت کے دن جہنم دھاڑے گی جس کی وجہ سے مقرب فرشتہ اور بھیجے ہوئے رسول بھی گھٹنوں کے بل گر پڑیں گے یہاں تک کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام جو اللہ تعالیٰ کے خلیل ہیں وہ گھٹنے ٹیک کر کہیں گے: اے میرے رب آج میں صرف اپنی جان کا سوال کرتا ہوں، آپ نے کافی دیر سر جھکائے رکھا، میں نے کہا: امیر المومنین! کیا آپ یہ بات کتاب اللہ میں نہیں پاتے؟ حضرت عمر نے کہا: کیسے؟ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، جس دن ہر جان اپنی جان کے متعلق جھگڑے گی، ہر جان کو اس کے کیے کا پورا بدلہ دیا جائے گا ان پر ظلم نہ ہوگا، تو حضرت عمر خاموش ہو گئے۔

۷۵۲۶ ۔ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ، اللیث، خالد بن یزید، سعید بن ابی ہلال ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ حضرت عمر نے کعب سے فرمایا: ہمیں ڈراؤ پھر اسی طرح کی روایت ذکر کی۔

۷۵۲۷ ۔ عبداللہ بن محمد جعفر بن محمد فریابی، عبداللہ بن عبدالرحمٰن سمرقندی، یزید بن ہارون، جریری، ابوسلیل، غنیم بن قیس، ابوالعوام، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ کعب نے فرمایا: جہنم کے ایک داروغہ کے دونوں کندھوں کے درمیان ایک سال کا فاصلہ ہے، ان میں سے ہر ایک کے پاس لوہے کا ایک گرز ہے جس کے دو حصے ہیں جس سے وہ ایک دفعہ مارتا ہے تو آدمی سات لاکھ میل کی مسافت جہنم میں اوندھے منہ چلا جاتا ہے۔

۷۵۲۸ ۔ عبداللہ بن محمد، ابوبکر فریابی، یحییٰ بن خلف، منجاب، علی بن مسہر، ابومصعب، ان کے سلسلہ سند میں ان کے والد سے روایت ہے وہ کعب سے نقل کرتے ہیں: فرمایا: قیامت کے روز متکبرین چیونٹی کی طرح آدمی کی صورت میں اٹھائے جائیں گے، ان پر ذلت ورسوائی چھائی ہوگی، یا یہ فرمایا: ان کے پاس ذلت ورسوائی آئے گی، ہر طرف سے آگ کے راستوں میں چلیں گے، طینۃ الخبال جو اہل جہنم کا لہو اور پیپ ہوگی، پلائی جائے گی۔

۷۵۲۹ ۔ عبداللہ بن جعفر، سوید، حفص بن میسرۃ، موسیٰ بن عقبہ، عطاء، بن ابی مروان، ان کے سلسلہ سند میں ان کے والد سے وہ کعب سے روایت کرتے ہیں: فرمایا: اس بات کی قسم کھا کر کہا: اس ذات کی قسم جس نے موسیٰ علیہ السلام کے دریا کو پھاڑا، تورات میں یہ لکھا ہے، کہ متکبر لوگ کے قیامت کے دن اٹھائے جائیں گے پھر اسی طرح ذکر کیا۔

ابراہیم بن حجاج، حماد بن سلمہ موسیٰ عقبہ نے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۷۵۳۰ ۔ عبداللہ بن جعفر، سوید، حفص بن میسرہ، موسیٰ بن عقبۃ نیز، احمد بن یحییٰ ابوحامد فریابی، علی بن محمد المجو رانی بلخی، ابوجعفر رازی، ربیع بن انس، ان کے سلسلہ سند میں کعب سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد، جس دن زمین تبدیل کردی جائے گی جو اس زمین اور آسمان کے علاوہ ہوگی۔ (ابراہیم ۴۸) فرمایا: آسمان تبدیل ہوکر باغات بن جائیں گے اور زمین تبدیل ہوگی تو سمندروں کی جگہ آگ ہوگی۔

۷۵۳۱ ۔ ابی، محمد بن احمد بن حسن بغدادی، عیسیٰ بن سلیمان فہری، اسمٰعیل بن عیاش، عبداللہ بن دینار، ان کے سلسلہ سند میں کعب احبار سے روایت ہے فرمایا: میں نے توریت میں لکھا پایا، جس شخص کی آنکھ سے مکھی کے سر برابر بھی، اللہ تعالیٰ کے خوف سے آنسو نکلے تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم کے عذاب سے محفوظ رکھیں گے۔

۷۵۳۲ ۔ ابومحمد بن حیان، محمد بن حسن بن علی بن بحر، محمد بن معمر، روح، عثمان بن غیاث، عکرمہ، ان کے سلسلہ سند میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کعب نے کہا: جہنم میں جو ٹھنڈک ہے وہ زمہریر ہے اس کی وجہ سے ہڈیوں سے گوشت گر جائے گا، یہاں تک کہ وہ لوگ جہنم کے سمندر سے مدد مانگیں گے۔

۷۵۳۳ ۔ ابوبکر عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل ح، ابومحمد عبداللہ بن محمد بن احمد، جعفر فریابی ابوبکر بن ابی شیبہ، عفان نیز، ابی، عبداللہ بن محمد بن عمران، عمر بن علی، ابوداؤد، ہمام، زید بن اسلم، عطاء بن یسار، ان کے سلسلہ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: قیامت کے روز سردار ورئیس کو اچھی حالت میں لایا جائے گا، اس سے کہا جائے گا اپنے رب کے حضور پیش ہو، چنانچہ اسے دربار الٰہی میں لایا جائے گا، جہاں کوئی پردہ نہ ہوگا، اس کے بعد اسے جنت میں جانے کا حکم ہوگا تو وہاں وہ اپنی فرودگاہ اور اپنے ان دوستوں کی جگہوں کو دیکھے گا جو بھلائی کے کاموں میں اس کے پاس جمع ہوتے اور اس کی مدد کرتے تھے، اسے کہا جائے گا یہ فلاں کی جگہ ہے یہ فلاں کا مکان ہے، تو وہ اس عزت وشرافت کو دیکھے گا جو اللہ تعالیٰ نے تیار کر رکھی تھی، وہ اپنے مکان کو ان کے مقامات سے افضل دیکھے گا، اسے جنت کے کپڑے پہنائے جائیں گے، اس کے سر پر تاج سجایا جائے گا جس کے گرد جنت کی خوشبو ہوگی، اس کا چہرہ ایسے چمکے گا جیسے چاند ہوتا ہے۔

ہمام کہتے ہیں کہ میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے چودہویں کا چاند کہا تھا، فرماتے ہیں، جب اسے باہر نکالا جائے گا تو جس مجلس کے پاس سے بھی وہ گزرے گا تو وہ لوگ کہیں گے: اے اللہ! اسے ان کے ساتھ شامل کر دے، یہاں تک کہ وہ اپنے ان دوستوں کے پاس آئے گا جو بھلائی اور خیر کی باتوں پر اس کے ساتھ جمع ہوتے اور اس کی مدد کرتے تھے، وہ ان سے کہے گا: اے فلاں اے فلاں تمہیں خوشخبری ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے یہ یہ نعمت تیار کر رکھی ہے، وہ انہیں اللہ تعالیٰ کی تیار کردہ عزت وکرامت کے بارے میں خبر دار کرتا رہے گا، یہاں تک کہ ان کے چہرے اس کے چہرے کی طرح سفیدی سے کھل اٹھیں گے، تو لوگ انہیں ان کے چہروں کی سفیدی سے پہچان لیں گے وہ کہیں گے یہ ہیں اہل جنت''

اسی طرح ایک برائی میں مبتلا رئیس وسردار کو لایا جائے گا، اسے کہا جائے گا اپنے رب کے حضور حاضری دے، وہ وہاں پہنچایا جائے گا۔ وہاں کوئی پردہ حائل ہوگا، پھر اسے جہنم جانے کا حکم ہوگا، وہاں وہ اپنے اور اپنے ساتھیوں کی جگہوں کو دیکھے گا، اور جو جو ذلت ورسوائی اللہ تعالیٰ نے تیار کر رکھی ہے وہ بھی دیکھے گا، وہ اپنی جگہ کو ان کی جگہوں سے خوفناک پائے گا، فرماتے ہیں اس کا چہرہ سیاہ اور آنکھیں نیلی ہو جائیں گی، اس کے سر پر آگ کی ٹوپی رکھی جائے گی، پھر اسے باہر لایا جائے گا تو وہ جس گروہ کے پاس سے بھی گزرے گا وہ اس سے اللہ کی پناہ مانگیں گے، پھر وہ اپنے ان دوستوں کے پاس آئے گا جو اسکے ساتھ برائی کے کاموں میں جمع ہوتے اور اس کی مدد کرتے تھے، تو وہ مسلسل انہیں جہنم کے ان کے مقامات سے آگاہ کرتا رہے گا جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے تیار کیے، یہاں تک کہ ان کے چہروں پر سیاہی چڑھ جائے گی، جیسی سیاہی اس کے چہرے پر ہوگی، لوگ انہیں ان کے چہروں سے پہچان کر کہیں گے: یہ جہنمی لوگ ہیں۔

۷۵۳۴۔ ابوبکر عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع، سفیان، یونس، حمید بن ہلال، ان کے سلسلۂ سند میں ہے کہ مجھے کعب کے حوالہ سے بتایا گیا کہ انہوں نے فرمایا کہ جہنم میں ایسے تنور ہیں، جن کی تنگی تمہارے نیزے کے پھل کی طرح ہوگی جو ہر قوم کے اعمال پر منطبق آجائیں گے۔

۷۵۳۵۔ عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، محمد بن بشر، محمد بن عمرو، یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب، ان کے سلسلۂ سند میں ان کے والد سے روایت ہے، فرمایا کہ ہم مسجد میں کعب احبار کے پاس بیٹھے تھے، وہ بیان کر رہے تھے، اتنے میں حضرت عمرؓ آگئے، مسجد کے کونے میں بیٹھ گئے، وہاں سے بیٹھے بیٹھے آپ نے انہیں پکار کر کہا: ارے کعب! ہمیں ڈراؤ!

فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، بے شک روز قیامت جہنم ضرور قریب ہوگی۔ اس کی آواز گدھے کی آواز جیسی ہوگی، وہ دھاڑ رہی ہوگی، یہاں تک کہ جب وہ انتہائی قریب ہو جائے گی تو زور سے دھاڑے گی تو اللہ تعالیٰ نے جو نبی، جو صدیق اور شہید پیدا کیا وہ گھٹنوں کے بل گر کر کہے گا: اے اللہ! آج میں صرف آپ کو اپنی جان بچانے کا کہوں گا۔ اے ابن خطاب! اگر آپ کے پاس ستر انبیاء جتنا عمل بھی ہوا تو آپ گمان کریں گے کہ آپ نجات نہیں پا سکتے، حضرت عمر نے فرمایا: اللہ کی قسم! معاملہ بڑا سخت ہے۔

۷۵۳۶۔ محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، عبداللہ بن یزید المقری، سلیمان بن مغیرہ، حمید بن ہلال، ان کے سلسلۂ سند میں ہے کہ ایک قوم کعب کے پاس گئی، وہ شام سے لے کر رات بھر چلتے رہے، اسی میں آئندہ دن بھی گزر گیا یہاں تک کہ انہوں نے کعب سے اپنی سیر وسفر کی شکایت کی، تو آپ نے فرمایا: تم نے کسی جہنمی آدمی کی جگہ کو نہیں دیکھا۔

۷۵۳۷۔ عبداللہ بن محمد، اسحاق بن ابراہیم، علی بن مسلم، سیار، حماد بن زید، ابی، ان کے سلسلۂ سند میں ایک آدمی سے روایت ہے کہ کعب ایک ریت کے ٹیلے کے پاس سے گزرے، وہاں ٹھہر کر آپ نے کہا: جتنا یہ ٹیلہ گیلا ہے لوگ اس سے زیادہ روئیں گے، پھر وہ اتنا روئیں گے کہ پسینہ ناک تک پہنچ جائے گا۔

۷۵۳۸۔عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن ہارون، ابوغسان، عبدالوہاب، سعید، قتادہ، ان کے سلسلۂ سند میں ہے کہ کعب نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں کعب کی جان ہے۔ اگر تو مشرق میں ہو اور جہنم مغرب میں ہو پھر اس کے دروازے کھول دیئے جائیں، تو اس کی گرمی کی شدت سے تمہارا دماغ اور نتھنوں سے باہر نکل آئے گا، اے قوم! کیا تم اس کا اقرار کرتے ہو؟ یا تم اس پر صبر کر سکتے ہو؟ لوگو! تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کی عبادت آسان ہے سو اس کی اطاعت کرو۔

۷۵۳۹۔ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، ابوربیع، ابن وہب، ابن لہیعہ، عمارہ بن غزیہ، عبداللہ بن دینار، عطاء بن یسار، ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: جہنم میں چار پل ہیں، پہلے پل پر ہر وہ شخص ہوگا جو رشتہ داری ختم کرنے والا ہوگا، دوسرے پر ہر وہ شخص ہوگا جو قرض کے بوجھ تلے ہوگا یہاں تک کہ اسے ادا کردے، تیسرے پر خیانت کرنے والے ہوں گے اور چوتھے پل پر متکبر ہوں گے اور رحمت کہے گی، اے پروردگار! سلامت رکھ، سلامت رکھ۔

۷۵۴۰۔عبداللہ بن محمد، ابویعلی الموصلی، محمد بن صباح، اسمٰعیل بن زکریا، عاصم الاحول، عبداللہ بن شقیق، ان کے سلسلۂ سند میں ہے کہ کعب نے فرمایا: اس جہنم پر انیس فرشتے ہوں گے" ہر فرشتے کے پاس لوہے کا ایک گرز ہوگا جس کے دو حصے ہوں گے، ایک دفعہ مارے گا تو آدمی ستر ہزار ہاتھ آگ میں دھنس جائے گا۔

۷۵۴۱۔عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین الحذاء، علی بن المدینی، وہب بن جریر، ابی، یحییٰ بن ایوب، یزید بن ابی حبیب، شعیب بن زرعہ، حنش، ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے "پس وہ گھاٹی میں نہ گھسا" (البلد ۱۱) فرمایا: اس کے جہنم میں ستر درجے ہیں۔

۷۵۴۲۔ابی، احمد بن محمد بن حسن البغدادی، ابراہیم بن عبداللہ بن جنید، عبیداللہ بن عائشہ، سلام الخواص، فرات بن سائب، زاذان، ان کے سلسلۂ سند میں کعب احبار سے روایت ہے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ اولین وآخرین کو ایک میدان میں جمع کرے گا، پھر فرشتے نازل ہو کر صفیں بنالیں گے، جبرائیل سے فرمائیں گے جہنم کو لے آؤ، جبرائیل علیہ السلام اسے ایک ہزار لگاموں سے ہنکا کر لائیں گے، یہاں تک کہ جب وہ لوگوں سے ایک سال کے فاصلے پر ہوگی تو زور سے دھاڑے گی، جس کی وجہ سے مخلوق کے دل ہوا س باختہ ہو جائیں گے، پھر دوسری دفعہ زور سے دھاڑے گی جس میں ہر مقرب فرشتہ اور مرسل نبی گھٹنوں کے بل بیٹھ جائے گا۔

پھر وہ تیسری دفعہ دھاڑے گی تو دل سینوں تک پہنچ جائیں گے، عقلیں کام کرنا چھوڑ دیں گی، ہر آدمی کو اپنے عمل کی گھبراہٹ ہوگی، یہاں تک کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام فرمائیں گے: اے پروردگار میں اپنی دوستی کی وجہ سے صرف اپنی جان بخشی چاہتا ہوں، اور موسیٰ علیہ السلام عرض کریں گے: اے پروردگار میں اپنی مناجات وسرگوشی سے صرف اپنی خلاصی چاہتا ہوں، اور عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے: اے پروردگار جو عزت مجھے آپ نے بخشی اس سے صرف اپنی گلوخلاصی چاہتا ہوں، (اپنی ماں) جس مریم نے مجھے جنا ان کے بارے سوال نہیں کرتا، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہیں گے اے پروردگار مری امت، مری امت بچادے، میں اپنی جان کا سوال نہیں کرتا، میں تو آپ سے صرف اپنی امت کا سوال کرتا ہوں۔

اللہ جل جلالہ آپ کو جواب دیں گے، آپ کی امت کے جو مرے اولیاء ہیں ان کو نہ کوئی خوف اور نہ وہ غمگین ہوں گے، مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم! میں آپ کی امت کے بارے میں آپ کی آنکھیں ٹھنڈی کردوں گا، اس کے بعد فرشتے اللہ تعالیٰ کے سامنے اس انتظار میں کھڑے رہیں گے کہ انہیں کیا حکم ملتا ہے، تو رحمٰن تعالیٰ فرمائیں گے، زبانیہ کی جماعت! محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی امت کے ان لوگوں کو جہنم کی طرف لے چلو جو کبیرہ گناہوں پر جمے رہتے تھے، کیونکہ دنیا میں ان کی مرے حکم سے سستی وکاہلی کی وجہ سے مرا غضب بڑھ گیا۔ انہوں نے مرے حق کو کم سمجھا، انہوں نے مرے حرام کردہ احکام میں دست اندازی کی، لوگوں سے چھپتے پھرتے اور مرے سامنے آتے باوجودیکہ میں نے انہیں عزت بخشی، انہیں تمام امتوں پر فضیلت عطا کی، وہ مرا فضل اور مری بڑی نعمت کو نہ پہنچانتے تھے تو اس

وقت زبانیہ فرشتے، مردوں کو داڑھیوں سے اور عورتوں کو مینڈھیوں سے پکڑیں گے اور جہنم میں لے جائیں گے، ان کے بعد اس امت کا کوئی شخص جہنم کی طرف نہیں لے جایا جائے گا ماسوائے اس شخص کے جس کا چہرہ سیاہ ہوگا، بیڑیاں اس کے پاؤں میں ہوں گی، گردن میں طوق ہوگا، مگر جو اس امت کے ہوں گے وہ اپنے رنگوں کے ساتھ لے جائے جائیں گے، جب یہ مالک فرشتہ جہنم کے پاس پہنچیں گے، تو وہ ان سے کہے گا: اے بدبختوں کی جماعت! تم کس امت کے لوگ ہو؟ ان سے زیادہ خوبصورت رنگ والا کوئی جہنمی بھی نہ ہوگا، وہ کہیں گے، مالک! ہم قرآن والی امت ہیں، مالک کہے گا: کیا بدبختوں کی جماعت! قرآن (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پہ نازل نہیں ہوا؟ تو وہ چیخ وپکار سے روکر اپنی آوازیں بلند کریں گے، اور کہیں گے: ہائے محمد! اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی امت کے ان لوگوں کے لئے شفاعت کیجئے جنہیں جہنم میں جانے کا حکم مل چکا، فرماتے ہیں: کہ مالک کو انتہائی سختی اور غصہ سے پکارا جائے گا، اے مالک! تمہیں کس نے حکم دیا کہ انہیں بدبخت کر کے عتاب کرو اور ان سے یوں بات کرو اور عذاب میں داخل کرنے سے روکنے کا کس نے کہا ہے، اے مالک! ان کے چہرے سیاہ نہ کرنا، کیونکہ یہ دنیا میں مجھے سجدے کیا کرتے تھے، اے مالک! ان کے چہرے سیاہ نہ کرنا، کیونکہ یہ دنیا میں مجھے سجدے کیا کرتے تھے، اے مالک! انہیں طوق نہ ڈالنا کیونکہ یہ غسل جنابت کیا کرتے تھے۔ اے مالک! انہیں بیڑیاں نہ پہنانا کیونکہ یہ مرے بیت الحرام کے اردگرد طواف کرتے تھے، انہیں کولتار کے کپڑے نہ پہنانا کیونکہ انہوں نے احرام کے کپڑے اتار دیے، اے مالک! آگ سے کہہ دو ان کی زبانیں نہ جلائے کیونکہ یہ قرآن پڑھا کرتے تھے، مالک! آگ سے کہہ دو انہیں ان کے اعمال بقدر پکڑے۔

جہنم ان سے اور ان کے استحقاق کی مقدار سے، جتنی ماں اپنے بچہ سے واقف ہوتی ہے اس سے زیادہ واقف ہوگی، کسی کو ٹخنوں تک، کسی کو گھٹنوں تک، کسی کو ناف تک اور کسی کو سینہ تک عذاب میں گرفتار کرے گی، جب اللہ تعالیٰ ان سے کبیرہ گناہوں، ان کی سرکشی اور ان کے اصرار کا انتقام لے لیں گے، تو مشرکین اور ان کے درمیان ایک دروازہ کھولا جائے گا، تو وہ جہنم کے اوپر والے درجہ میں دیکھیں گے جس میں کوئی ٹھنڈی چیز چکھ سکیں گے اور نہ پینے کی کوئی شے، رو رو کر کہیں گے اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی امت کے بدبختوں پر رحم کیجیے! ان کے لئے شفاعت کریں، آگ نے ان کا گوشت کھالیا، ان کا خون چوس لیا، ان کی ہڈیاں توڑ دیں۔

پھر وہ پکاریں گے ہائے ہمارے رب! ہائے ہمارے مالک! اس پر تو رحم فرمایئے جو دنیا میں آپ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا تھا، اگرچہ اس نے برائی اور غلطی کر کے حد سے تجاوز کیا ہو، اس وقت مشرکین انہیں کہیں گے: تمہیں تمہارے اللہ تعالیٰ اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان لانے نے کیا فائدہ دیا، تو اللہ تعالیٰ غضبناک ہو کر فرمائیں گے: جبرائیل جاؤ! اور امت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا جو شخص بھی جہنم میں ہے اسے باہر نکال لاؤ، جبرائیل علیہ السلام انہیں جوق در جوق نکالیں گے وہ جل کر خاکستر ہو چکے ہوں گے، جبرائیل علیہ السلام انہیں جنت کے دروازے پر بہتی ایک نہر میں جسے نہر حیات کہتے ہیں ڈالیں گے، وہ اس میں اتنی دیر ٹھہریں گے کہ پہلے سے زیادہ سندر ہو جائیں گے، پھر انہیں جنت میں داخل کرنے کا حکم ہوگا، ان کی پیشانیوں پر لکھا ہوگا، یہ وہ جہنمی ہیں جنہیں امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے رحم تعالیٰ نے آزاد کیا ہے، وہ جنتیوں میں اسی سے پہچانے جائیں گے۔ پھر وہ اللہ تعالیٰ سے عاجزی کریں گے کہ اس نشان کو مٹا دیا جائے، تو اللہ تعالیٰ اس کو مٹا دیں گے اس کے بعد وہ جنتیوں میں اس علامت سے نہ پہچانے جائیں گے۔

۷۵۴۳۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلم، سیار، جعفر، ابو عمران الجونی، عبداللہ بن رباح، ان کے سلسلہ سند میں کعب سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد "بے شک ابراہیم نرم دل تھے" (التوبہ ۱۱۴) کے متعلق منقول ہے، فرمایا کہ حضرت ابراہیم کو جب جہنم یاد آتی تو فرماتے اوہ جہنم اوہ جہنم۔

۷۵۴۴۔ عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابراہیم بن محمد بن حارث، سفیان بن فروخ، نافع ابو ہرمز، نافع، ابو عمر، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ کسی

شخص نے حضرت عمر کے پاس یہ آیت پڑھی، جب ان کی کھالیں جل کر پک جائیں گی تو ہم ان کھالوں کے علاوہ اور کھالیں تبدیل کر دیں گے تا کہ وہ عذاب چکھیں (النساء ۵۶) تو حضرت عمر نے فرمایا: دوبارہ پڑھو، وہاں کعب بھی موجود تھے، وہ کہنے لگے: امیر المومنین! اس کی ایک تفسیر مجھے بھی یاد ہے جو میں نے اسلام سے پہلے پڑھی تھی، حضرت عمر نے فرمایا: سناؤ! اگر تم نے ایسے بیان کی جیسی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تو ہم تمہاری تصدیق کریں گے، ورنہ اس میں غور کریں گے، وہ کہنے لگے: میں نے اسے اسلام سے پہلے پڑھا ہے، ''جب ان کی کھالیں پک جائیں گی تو ان کھالوں کو دوسری کھالوں میں بدل کر دیں گے، یہ سب کچھ ایک گھڑی میں ۱۲۰ بار ہوگا، حضرت عمر فرمانے لگے: میں نے اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔

۷۵۴۵۔عبدالہ بن محمد، اسحاق بن ابراہیم، ابن عساکر، عبدالرزاق، بکار بن عبداللہ، ابن ابی ملیکہ، عبداللہ بن حنظلہ، ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد ''ایک زنجیر جس کی لمبائی اور پیمائش ستر ہاتھ ہے اسے اس میں جکڑو (الحاقہ ۳۲) کے متعلق روایت ہے، فرمایا کہ اگر دنیا کا تمام لوہا اس کی ایک کڑی سے تولا جائے تب بھی اس کے وزن کے برابر نہ ہو سکے گا۔

۷۵۴۶۔ابومحمد بن حیان، ابو یحیی رازی، ہناد بن السری، قبیصہ، سفیان، یزید بن ابی زیاد، عبداللہ بن الحارث، ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: ایک آدمی کو جہنم میں لے جانے کا حکم ہوگا تو اس کی طرف ایک ہزار یا اس سے زیادہ فرشتے لپکیں گے۔

۷۵۴۷۔عبداللہ بن محمد بن احمد، جعفر فریابی، ابوبکر بن ابی شیبہ، غندر، عثمان بن غیاث، عکرمہ، ان کے سلسلۂ سند میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا: وہ سمندر ہوگا جسے بڑھکایا جائے گا تو وہ جہنم بن جائے گی۔

۷۵۴۸۔محمد بن علی، ابوالعباس بن قتیبہ، نوح بن حبیب، مؤمل بن اسمٰعیل، حماد بن سلمہ، ثابت، عبداللہ بن رباح، ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: ملک الموت حضرت ابراہیم علیہ السلام کی روح قبض کرنے آیا تو انہیں گھر نہ پایا، اتنے میں حضرت ابراہیم آگئے، آپ نے اسے گھر میں دیکھا تو فرمایا: تم کون ہو؟ تو اس نے کہا: میں ملک الموت ہوں، آپ نے فرمایا: جھوٹ ہے ملک الموت کی ایک علامت ہے جس سے وہ پہچانا جاتا ہے، تو ملک الموت نے اپنا چہرہ گدی کی طرف پلٹا، جسے ابراہیم علیہ السلام دیکھ کر بے ہوش ہوگئے، جب افاقہ ہوا تو وہ رونے لگے، حضرت ابراہیم، حضرت سارہ اور حضرت اسحاق علیہم السلام بھی رونے لگے، وہ فرشتہ اپنے رب کے سامنے حاضر ہو کر کہنے لگا، اے پروردگار! آپ نے مجھے ایسی روح کے قبض کے لئے روانہ کیا کہ اس کے بعد اہل زمین کے لئے کوئی خیر و بھلائی باقی نہ رہے گی، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں اپنے بندے کی حالت سے تجھ سے زیادہ واقف ہوں، جاؤ! ان کی روح قبض کرلو، وہ آپ کے پاس بیمار بن کر ایک طرف جھکتے ہوئے آیا، آپ اسے باغ میں لے گئے، وہ انگور کھانے لگا، انگور کا پانی اس کے دونوں ہونٹوں سے بہنے لگا، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس سے کہا، تمہاری کتنی عمر ہے؟ وہ کہنے لگا ابراہیم علیہ السلام کی عمر کے بقدر، حضرت ابراہیم فوت ہونا چاہتے تھے اس نے ایک پھول انہیں سنگھایا اور ابراہیم علیہ السلام کی روح قبض کرلی۔

۷۵۴۹۔ابی، عبداللہ بن محمد بن عمران، ابومسعود، ابوداؤد، حماد بن سلمہ، عاصم بن بہدلہ، مغیث، ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: تم لوگ قرآن مجید کو اپنے لیے لازم کرلو، کیونکہ اس میں عقل کی سمجھ، حکمت کا نور اور علم کے چشمے ہیں۔ رحمٰن کی کتب میں سے سب سے نیا عہد ہے۔

۷۵۵۰۔ابواحمد محمد بن احمد غطریفی، ابوبکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ، محمد بن عبداللہ بن عبدالحکیم ابن وہب، عبداللہ بن عیاش قتبانی، یزید بن قودر، ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: جبکہ ان کے پاس ایک شخص آیا جو عامل بالحدیث تھا، اللہ تعالیٰ سے ڈر اور اونچی جگہ بیٹھنے کے بغیر راضی رہ، کسی کو اذیت مت پہنچاؤ، اس واسطے کہ اگر تیرا علم آسمان و زمین کے خلا کو بھر دے اور تم میں عجب وخود پسندی ہوگی تو ایسے علم سے اللہ تعالیٰ تمہاری کمی اور نیچائی میں ہی اضافہ فرمائیں گے۔

تو وہ شخص کہنے لگا! ابواسحق! اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے! وہ مجھے جھٹلاتے اور اذیت پہنچاتے ہیں، آپ نے فرمایا: انبیاء کی تکذیب کی گئی انہیں تکلیفیں پہنچائی گئیں وہ صبر کرتے، سوتم بھی صبر سے کام لوورنہ پھر تمہاری ہلاکت ہے۔

۷۵۵۱۔محمد بن احمد، محمد بن اسحاق بن خزیمہ، ابن عبدالحکم، ابن وہب، عبداللہ بن عیاش، یزید بن قودر، ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''میں اس شخص کو انبیاء اور ان کے ساتھ رہنے والے لوگوں میں سے بنانے والا ہوں جو اچھی بات کرے، اس پر عمل کرے اور اللہ تعالیٰ کے احکام سکھائے'' آپ نے فرمایا: لوگ جمع ہوئے، جماعت سے علیحدہ ہوئے ان سے اعراض اور ان پر طعن کرنے کے لئے، پھر وہ کہنے لگے، یہ کام کرو، یہاں تک کہ ان میں عجب داخل ہو گیا، سو تم عجب سے بچو کیونکہ وہ ذبح اور ہلاکت ہے۔

کعب نے فرمایا: جو شخص آخرت کے شرف تک پہنچنا چاہے تو وہ غور وفکر خوب کرے، عالم ہو جائے گا، آج کے روز ینے پر راضی ہو جائے مالدار بن جائے گا، اپنی خطاؤں کو یاد کر کے کثرت سے روئے، اللہ تعالیٰ اس سے جہنم کے بھڑکنے والے سمندر بجھا دے گا، کعب فرماتے ہیں: اچھی روش اور عمل صالح کے ساتھ علم کی طلب نبوت کا جزء ہے، کعب کا ارشاد ہے، عالم مؤمن، ابلیس اور اس کے لشکر کے لئے ایک لاکھ عابد مؤمن سے زیادہ سخت ہے، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے حرام سے محفوظ رکھتا ہے، کعب کا ارشاد ہے، عنقریب تم جاہل لوگوں کو دیکھو گے کہ وہ علم میں ایک دوسرے سے آگے بڑھیں گے اور اس کے بارے میں ایسے غیرت کریں گے جیسے عورتیں، مردوں کے بارے میں غیرت کرتی ہیں، بس اتنا ہی ان کے علم کا حصہ ہوگا، کعب نے فرمایا: موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اے پروردگار! آپ کے بندوں میں سے کون زیادہ عالم ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: علم کا بھوکا شخص، کعب نے فرمایا: علم کا طالب اس شخص کی طرح ہے جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں جانے اور آنے والا ہو، فرمایا: علم طلب کرو، اس میں تواضع کرو، اس واسطے کہ فرشتے اللہ تعالیٰ کے لئے تواضع کرتے ہیں۔

۷۵۵۲۔احمد بن جعفر بن مسلم، احمد بن علی الابار، منصور بن ابی مزاحم، اسمٰعیل بن عیاش، عقیل بن مدرک، ولید بن عامر یزنی، یزید بن عمیر، ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: کچھ لوگ ایسے قرآن مجید پڑھیں گے، جن کی آوازیں گانے والی عورتوں اور حدی خوانوں سے زیادہ اچھی ہوں گی، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان کی طرف نہ دیکھے گا اور لامحالہ کچھ لوگ سیاہ خضاب کریں گے جن کی طرف اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہیں دیکھے گا۔

۷۵۵۳۔ابی، ابراہیم، محمد بن حسن، احمد بن سعید، ابن وہب، عبداللہ بن عیاش، یزید بن قودر ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: جس نے کتاب اللہ کو اپنی آواز سے آراستہ کیا۔

۷۵۵۴۔ابو محمد بن حیان، عبداللہ بن عبدالملک، عبداللہ بن عبدالوہاب، محمد بن جعفر ورکانی، ابوالصباح، ابوعلی، ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: جس شخص نے دنیا میں قرآن مجید کے پڑھنے میں اپنی آواز کو اچھا کیا تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں موتیوں کا بنا گنبد عطا کریں گے یا یہ فرمایا: کہ وہ گنبد زبرجد کا ہوگا جو اللہ تعالیٰ اسے دے گا جو جنت میں اپنی آواز اچھی کرے گا جب تک اہل جنت اس کی زیارت کرتے رہیں گے وہ اس کی آواز سنیں گے۔''

یہ ابوالصباح کے الفاظ ہیں۔

۷۵۵۵۔عبداللہ بن محمد، احمد بن سلیمان بن ایوب، سعید بن یحییٰ، عبید بن سعید، ان کے سلسلۂ سند میں اہل واسط کے کسی شخص سے روایت ہے جسے ابن صباح کہا جاتا تھا۔ وہ ابوعلی سے وہ کعب سے روایت کرتے ہیں، سبقت کرنے والے، (کیا ہی اچھے ہیں) سبقت کرنے والے (الواقعہ ۱۰) وہ قرآن والے ہیں۔

۷۵۵۶۔ابراہیم بن عبداللہ بن اسحاق، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، رشدین بن سعد، صخر بن عبداللہ، ابوسلمہ بن عبدالرحمن، ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: جب بندہ اللہ اکبر کہتا ہے تو آسمان وزمین کا خلا بھر جاتا ہے۔

۷۵۵۷۔ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، قزعہ بن سوید، اسمٰعیل بن امیہ، ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: اگر وہ کلمات جنھیں میں صبح وشام کہتا تھا نہ کہتا تو یہود مجھے بھونکنے والے کتے یا رینگنے والے گدھوں کے ساتھ شامل کر دیتے، وہ کلمات یہ ہیں، میں اللہ تعالیٰ کے ان کامل کلمات کے ذریعے پناہ چاہتا ہوں جن سے کوئی نیک وبد تجاوز نہیں کرسکتا، وہ اللہ جو آسمان کو زمین پر گرنے سے تھامے ہوئے ہے۔ ہاں وہ اس کی اجازت سے ہی گریں گے، ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی اور پھیلائی، شیطان اور اس کے لشکر سے پناہ چاہتا ہوں۔

۷۵۵۸۔ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، لیث بن سعد، خالد بن یزید، سعید بن ابی ہلال، ابومحمد المکی، ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے۔ فرمایا کرتے تھے، جب چالیس آدمی ہاتھ اٹھا کر اللہ تعالیٰ سے دعا کریں، ظلم اور قطع رحمی کی دعا نہ کریں تو اللہ تعالیٰ انہیں ان کا سوال عطا فرماتے ہیں۔

۷۵۵۹۔ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، لیث بن سعید، خالد بن یزید، سعید بن ابی ہلال، ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بندے کے عذاب میں جلدی کرتے ہیں جو والدین کا نافرمان ہو اور بے شک اللہ تعالیٰ بندے کی عمر میں اضافہ فرماتے ہیں، جب وہ والدین سے اچھا سلوک کرے تاکہ وہ نیکی اور بھلائی میں بڑھ جائے۔

۷۵۶۰۔عمر بن محمد بن حاتم، جدی محمد بن عبیداللہ بن مرزوق، ان کے سلسلۂ سند میں ہے کہ میں نے کعب سے سنا فرماتے ہیں: تورات کی فاتحہ (آغاز) سورۂ انعام کا آغاز ہے اور تورات کا خاتمہ سورۂ ہود ہے۔

۷۵۶۱۔ابومحمد بن حیان، اسحاق بن احمد، ابن وارہ، حجاج، حماد، ابوعمران الجونی، عبداللہ بن رباح، ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے کہ تورات کو اس آیت پر ختم کیا گیا، تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے جس نے نہ کوئی بیٹا بنایا اور نہ بادشاہت میں اس کا کوئی شریک ہے۔

۷۵۶۲۔عمر بن محمد بن حاتم، جدی، عفان، حماد بن سلمہ، علی بن زید، مطرف، ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ تین لوگوں سے ہوا کو روک دیں تو آسمان وزمین کی فضا بدبودار ہوجائے۔

۷۵۶۳۔عبداللہ بن محمد بن جعفر، حسن بن ابراہیم بن بشار، ابوایوب، جعفر بن سلیمان، مالک بن دینار، معبد الجہنی، ابوالعوام، ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: کہ دو شخص مسجد کے دروازے پر آئے ایک داخل ہوگیا اور دوسرا داخل نہ ہوا، وہ کہنے لگا مجھ جیسا آدمی اپنے رب کے گھر میں داخل نہیں ہوسکتا، اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کی طرف وحی بھیجی کہ میں نے اسے اپنا دوست بنالیا ہے کہ اس نے اپنے آپ کو گھٹیا سمجھا۔

۷۵۶۴۔ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلم، سیار، جعفر سے اسی طرح کی روایت ہے کہ اس شخص نے کہا: مجھ جیسا شخص جس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اللہ تعالیٰ کے گھر میں داخل نہیں ہوسکتا۔

۷۵۶۵۔عبداللہ، ابوالحریش، محمد بن میمون الخیاط، منصور بن عمار، عبداللہ بن لہیعہ، عقبہ الحضرمی، ابوقبیل، ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ گناہ بھلایا نہیں جاتا، غلبہ پانے والا مرتا نہیں اور نیکی پرانی نہیں ہوتی۔

۷۵۶۶۔ابوبکر عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، یحییٰ العمانی، شریک، سعید بن مسروق، عکرمہ ان کے سلسلۂ سند میں ہے کہ حضرت ابن عباس

اور کعب کی ملاقات ہوئی، کعب نے کہا: ابن عباس! جب دیکھو کہ تلواریں نیام سے باہر آ گئیں اور خون بہا دیئے گئے تو جان لینا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ضائع کر دیا گیا، اللہ تعالیٰ ان میں سے ایک دوسرے کو ٹکرا کر انتقام لے گا اور جب دیکھو کہ وبا پھیل گئی، تو جان لینا کہ زنا پھیل گیا ہے اور جب دیکھو کہ بارشیں روک دی گئیں، تو جان لینا کہ زکوٰۃ روک دی گئی، جو کچھ لوگوں کے پاس (قابل ادا تھا) اسے روکا تو اللہ تعالیٰ کے پاس جو قابل عطا تھا اس نے اسے روک لیا۔

۷۵۶۷۔عمر بن محمد بن حاتم، جدی محمد بن عبداللہ بن مرزوق، عفان، حماد بن سلمہ، علی بن زید بن مطرف، ان کے سلسلۂ سند میں ہے کہ کعب اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد "بستر ہوں گے بلند" (الواقعہ ۳۴) کے متعلق فرماتے ہیں: چالیس سال کی مسافت کے لمبے بستر ہوں گے۔

۷۵۶۸۔محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، حسن بن موسیٰ اشیب، ابوعوانہ، یزید بن ابی زیاد، عبداللہ بن حارث، ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: اللہ تعالیٰ جب بھی جنت کی طرف دیکھتے ہیں تو اسے فرماتے ہیں، اپنے لوگوں کے لئے اچھی ہو جا، فرماتے ہیں اس کی اچھائی میں اضافہ ہوتا رہے گا یہاں تک کہ اہل جنت اس میں داخل ہو جائیں گے۔

۷۵۶۹۔عبداللہ بن محمد، فضل بن عباس، عبداللہ بن عمر قواریری، فضیل بن عیاض، سفیان بن سعید، یزید بن ابی زیاد، عبداللہ بن حارث، ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: ہر دن اللہ تعالیٰ جنت عدن کی طرف دیکھتے ہیں اور فرماتے ہیں: اپنے لوگوں کے لئے اچھی ہو جا تو وہ پہلے سے دوگنا سج دھج جائے گی۔

۷۵۷۰۔عبداللہ بن محمد، عبدالرحمٰن بن محمد بن سلام، ہناد بن السری، محمد بن عبید، سلمہ بن نبیط، عبید بن ابی الجعد، ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: اللہ کا ایک گھر ہے جس میں موتی کے اوپر موتی ہوگا یا لعل کے اوپر لعل جس میں ستر ہزار محل ہوں گے، ہر محل میں ستر ہزار گھر، ہر گھر میں ستر ہزار کمرے، جس میں نبی، صدیق، شہید، امام عادل اور اپنے نفس کو مضبوط رکھنے والا رہے گا۔

۷۵۷۱۔عبداللہ بن محمد، محمد بن حسن بن علی بن بحر، محمد بن عبدالاعلیٰ صنعانی، محمد بن ثور، معمر، ابان، ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: ان کے پاس سونے کے ستر ہزار پیالے پھیرائے جائیں گے۔ ہر پیالے میں ایسا رنگ اور کھانا ہوگا جو دوسرے میں نہ ہوگا، قتادہ فرماتے ہیں: ایک ہزار غلام ہوں گے، ہر غلام ایسے کام پر ہوگا کہ دوسرا اس میں مشغول نہ ہوگا۔

۷۵۷۲۔ابومحمد بن حبان، ابویحییٰ الرازی، ہناد، بن السری، قبیصہ، قیس بن سلم عنبری، جواب بن عبیداللہ، ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: جنت میں سرخ یاقوت کا ایک ستون ہے، اس کی بلندی پر ستر ہزار کمرے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنے والے لوگوں کی منزلیں ہیں، ان کی پیشانیوں پر لکھا ہوگا "اللہ کی خاطر آپس میں محبت کرنے والے" ان میں سے جب کوئی شخص اہل جنت کو جھانکے گا تو ان کے لئے ایسے ہی روشنی ہو جائے گی جیسے آفتاب نکلنے سے دنیا والوں کے لئے روشنی ہو جاتی ہے، وہ کہیں گے: یہ شخص اللہ کی خاطر محبت کرنے والوں میں سے ہے۔

۷۵۷۳۔ابی محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید، عبداللہ بن وہب، عبداللہ بن عیاش جو یزید بن قودر کے چچا ہیں۔ ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: اللہ کی خاطر آپس میں محبت کرنے والے سرخ یاقوت کے ستون پر ہوں گے، ستون کے بالائی حصہ میں ایک ہزار کمرے ہوں گے جو اہل جنت کی طرف جھانکیں گے تو ان کی پیشانیوں پر لکھا ہوگا، یہ اللہ کی خاطر آپس میں محبت کرنے والے ہیں" ان میں سے جب کوئی جھانکے گا تو اس کا حسن اہل جنت کو اس طرح روشن کر دے گا جیسے سورج سے زمین والے روشن ہو جاتے ہیں تو اہل جنت کہیں گے، یہ آدمی اللہ تعالیٰ کی خاطر آپس میں محبت کرنے والوں میں سے ہے، وہ اس کے چہرے کی طرف دیکھیں گے، وہ ایسے چمکے گا جیسے چودھویں کا چاند ہوتا ہے۔

۷۵۷۴۔ ابو محمد، محمد بن یحییٰ بن مندہ، ابو ہشام رفاعی، یحییٰ بن یمان، شیخ قیس، ابو العوام، ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: جنت فردوس میں امر بالمعروف ونہی عن المنکر کرنے والے ہوں گے۔

۷۵۷۵۔ عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، محمد بن فضیل، اعمش، کسی آدمی سے کعب سے روایت ہے فرمایا: ادنی درجہ جنتی کے لئے قیامت کے دن دوپہر کا کھانا ستر ہزار برتنوں میں لایا جائے گا۔ ہر برتن کا رنگ دوسرے سے مختلف ہوگا، دوسرے میں پہلے کی لذت پائے گا، جس میں کوئی قباحت وحقارت نہیں ہوگی۔

۷۵۷۶۔ عبداللہ بن محمد بن احمد، جعفر فریابی، عثمان بن ابی شیبہ، حسین بن علی، زائدہ، میسرہ، عکرمہ، ان کے سلسلۂ سند میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں نے کعب سے جنت الماویٰ کے بارے میں دریافت کیا، تو انہوں نے کہا: وہ ایسی جنت ہے جس میں سبز پرندے ہوں گے۔ ان میں شہداء کی ارواح اٹھائی جائیں گی، جعفر فرماتے ہیں سند یوں ہے میتب، ابواسحاق فزاری، زائدہ سے اسی طرح روایت ہے۔

۷۵۷۷۔ یوسف بن یعقوب نجو ہی، حسن بن مثنی، عفان، حماد بن سلمہ، حمید مورق عجلی، ان کے سلسلۂ سند میں ہے کہ جاریہ بن قدامہ بیت المقدس آئے اور عامر بن عبداللہ کے پاس آ کر بیٹھ گئے، آپ نے انہیں مرحبا کہا، فرمایا: کیسے آنا ہوا، وہ کہنے لگے، اس مسجد میں نماز پڑھنے اور کعب سے ملاقات کے لئے آیا ہوں، عامر کہنے لگے: وہ تمہارے پاس بیٹھے ہیں، کعب نے فرمایا: کیا تم صرف اس مسجد میں نماز پڑھنے آئے ہو؟ انہوں نے کہا: ہاں، کعب نے فرمایا: جو بندہ رات کو اٹھ کر وضو کرے اور دو رکعت ادا کرے تو وہ گناہوں سے ایسے ڈھل جاتا ہے جیسے آج ہی اس کی ماں نے اسے جنا اور جو بیت المقدس میں نماز پڑھنے آیا، تجارت، بیع وشراء کی غرض سے نہیں آیا وہ واپس لوٹے گا تو ایسے جیسے آج ہی اس کی ماں نے اسے جنا، عمرہ دو دفعہ بیت المقدس آنے سے افضل ہے اور ایک حج دو عمروں سے افضل ہے۔

۷۵۷۸۔ یوسف بن یعقوب، حسن بن مثنی، عفان، حماد، ثابت، بکر، ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: میں تورات میں لکھا پاتا ہوں، اگر یہ بات نہ ہوتی کہ مرا مؤمن بندہ غمگین ہوگا تو میں کافر کے سر پر لوہے کی دو پٹیاں باندھتا کہ وہ کبھی بیمار نہ ہوتا۔

۷۵۷۹۔ عبداللہ بن محمد، احمد بن روح، عبداللہ بن قیس، محمد بن حسن، یحییٰ بن بسطام اسحاق بن نوح شامی، عبداللہ بن ضمرہ ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: میں اس امت میں ایک قوم کی صفات پاتا ہوں جو رہبانیت کے درجہ میں ہوگی، ان کے دل نور سے منور ہوں گے، حکمت کے نور سے ان کی زبانیں بولیں گی، فرشتوں کو ان کی کوشش اور اللہ تعالیٰ کی محبت کے ساتھ ملنے پر تعجب ہوگا، کسی نے کہا: ابواسحاق! وہ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: وہ ایسے لوگ ہوں گے جنہوں نے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے لئے بھوکا اور پیاسا رکھا ہوگا، قیامت کے دن پکارا جائے گا، آگاہ! بھوکے اور پیاسے لوگ کھڑے ہو جائیں، تو وہ صفوں کے درمیان سے اٹھ کر ایک ایسے لگے دسترخوان پر آ جائیں گے کہ اس جیسا دسترخوان آنکھوں نے دیکھا نہ کانوں نے سنا ہوگا وہ دسترخوان پر بیٹھ جائیں گے اور لوگ حساب کتاب میں مشغول ہوں گے۔

۷۵۸۰۔ ابراہیم بن عبداللہ بن محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، خالد بن عبداللہ، حصین، ہلال بن سیاف، جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو ماسوائے انسانوں اور جنوں کے تمام مخلوق گھبرا جاتی ہے، اس میں نیکیاں اور برائیاں دو چند ہو جاتی ہیں۔

۷۵۸۱۔ حسن بن محمد بن علی، ابوکثیر محمد بن ابراہیم بن ابی الجہم، بحر بن نصر، ابن وہب، عبداللہ بن عیاش، یزید بن قودر، ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: داؤد علیہ السلام ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے اور جس دن ان کا روزہ جمعہ کے موافق ہوتا تو اس میں زیادہ صدقہ کرتے، پھر فرماتے اس دن کا روزہ پچاس ہزار سال روزوں کے برابر ہے۔ جنتی قیامت کے دن کی طوالت ہے

اسی طرح تمام اعمال کا اجراس میں دوگنا ہو جاتا ہے۔

۷۵۸۲۔ابومحمد بن حیان، محمد بن حسن حضرمی، ابونعیم، مطیع ابوعبداللہ، فضل بن عمر، فقیم، مجاہد، ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: جمعہ کے متعلق ہمیں کچھ بتاؤ! اس کے بارے میں آپ کیا لکھا ہوا پاتے ہیں، انہوں نے فرمایا: اس کی وجہ سے سات آسمان اور سات زمین گھبرا جاتی ہیں پھر اسی طرح کی بات نقل کی۔

۷۵۸۳۔حسین بن محمد، علی بن اسحاق مادرانی، محمد بن یونس، عون بن عمارہ، روح بن قاسم، عبداللہ بن زید، حسن، ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: جبرائیل علیہ السلام حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں تمہیں شہوات کے کھانے سے روکتا ہوں، اس واسطے کہ دل دنیا کی شہوات سے لگے بندھے ان کی عقلیں مجھ سے چھپی ہوئی ہیں، حضرت آدم نے کہا: روح القدس! میں کیا کہوں؟ انہوں نے کہا: آپ کہیں: اے اللہ! آپ دنیا کی ذمہ داری اور آخرت کے دن کی خوفنا کیوں میں میری کفایت کریں۔ مجھے اس جنت میں اخل کریں جس سے مجھے نکالنے پر آپ قادر ہیں، آدم علیہ السلام نے وہی بات کہی، جبرائیل علیہ السلام نے کہا: واجب ہوگئی، پھر کہا: آدم! کہو، آپ نے فرمایا: روح القدس! کیا کہوں؟ کہا: کہو: اے اللہ! مجھے عافیت کا لباس پہنا تا کہ میری معیشت آسان ہو، آدم علیہ السلام نے وہی بات کہی، جبرائیل علیہ السلام نے کہا واجب ہوگئی، پھر جبرائیل نے کہا: آدم کہو، آپ نے فرمایا: روح القدس! کیا کہوں؟ کہا: یوں کہو! اے اللہ! مغفرت پر خاتمہ فرما، یہاں تک کہ ہمیں گناہ کوئی ضرر نہ پہنچائیں، حضرت آدم نے اسی طرح کہا: جبرائیل علیہ السلام نے کہا: واجب ہوگئی۔

۷۵۸۴۔سلیمان، علی بن عبدالعزیز، حازم، ابوہلال نیز، ابواسحاق، محمد بن عباس، عمرو بن علی، محمد بن سوار، سعیدح، ابواحمد محمد غطریفی، ابو بکر نجار، ابراہیم جوہری، عبدالوہاب بن عطاء، قتادہ، عمر بن غیلان ثقفی، ان کے سلسلۂ سند میں ہے کہ سعید نے اپنی بات میں کہا: وہ مدینہ کے امیر تھے کہ ہم سے اس نیک شخص کعب احبار نے بیان کیا: اللہ تعالیٰ نے سات آسمانوں اور سات زمینوں کی بنیاد اس سورت پر رکھی ہے، کہو وہ اللہ ایک ہے۔

حدیث کے الفاظ سعید سے ہیں، اصل روایت عبدالوہاب بن عطاء عن سعید ہے۔

۷۵۸۵۔احمد بن اسحاق، محمد بن عباس، محمد بن مثنیٰ، وہب بن جریر، ابی، یحییٰ بن ایوب، یزید بن ابی حبیب، مرثد بن عبداللہ، عبیداللہ بن عدی بن خیار، ان کے سلسلۂ سند میں ہے کہ میں نے کعب کو یہ آیت پڑھتے سنا: کہو! آؤ میں تمہارے سامنے وہ چیزیں پڑھ کر سناؤں جو تمہارے رب نے تمہارے لئے حرام کی ہیں۔ (الانعام ۱۵۱) فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں کعب کی جان ہے، یہ تورات کی پہلی آیت ہے جو تا آخر آیات نازل ہوئی۔

۷۵۸۶۔احمد بن اسحاق، محمد بن عباس، یعقوب بن اسمعیل، احمد زبیدی، یونس بن ابی اسحاق، ابوسفر، عقیل ابی عبدالرحمٰن، ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: جس نے چار درہم کا کپڑا پہن کر اللہ تعالیٰ کی حمد کی تو اس کی بخشش کر دی جائے گی۔

۷۵۸۷۔ابومحمد عبداللہ بن اسحاق، جدی عیسیٰ بن ابراہیم، آدم بن ایاس، ابومحمد، مقاتل بن سلیمان، علقمہ بن مرثد، ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: جو شخص کسی رات اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرے کہ اسے دیکھ کر کوئی پہنچان نہ سکے تو وہ گناہوں سے ایسے ہی نکلے گا جیسے اپنی اس رات سے نکلے گا۔

۷۵۸۸۔عبداللہ بن محمد، جدی عیسیٰ، آدم، ابوداؤد واسطی، ابوعلی، ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: اے بیٹے! اگر تجھے اس بات سے خوشی ہو کہ صف بستہ تسبیح کرنے والے تم پر رشک کریں تو چاشت کی نماز کی حفاظت کرنا کیونکہ یہ اوابین رجوع کرنے والوں کی نماز ہے اور وہ تسبیح کرتے ہیں۔

۷۵۸۹۔ عبداللہ، عیسیٰ، آدم، ضمرہ، السری، اس شخص سے جو کعب سے روایت کرتے ہیں کہ کعب نے فرمایا: اگر ایک شخص مسجد کے دروازے پر اللہ تعالیٰ کے راستے میں چتکبرے گھوڑے پر سواری کرے، بہت سا مال دے اور دو سال مسجد میں بیٹھ کر صبح کی نماز کے بعد سورج کے طلوع تک اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے، تو ذکر کرنے والے کا اجر بڑھ جائے گا۔

۷۵۹۰۔ عبداللہ، جدی عیسیٰ، آدم، محمد بن الفضل، زید العمی، بشر العدوی، ان کے سلسلۂ سند میں ہے کہ میں نے کعب کو فرماتے سنا، اس امت کے بہترین لوگ، سابقہ لوگوں کے بہترین لوگ ہیں، اُن میں سے ایک شخص برابر اللہ تعالیٰ کے لئے سجدہ ریز رہے گا۔ وہ اس وقت تک سر نہیں اٹھائے گا یہاں تک کہ اس کی فضیلت کی وجہ سے اس کے بعد والوں کی بخشش نہ کر دی جائے۔

۷۵۹۱۔ عبداللہ، جدی عیسیٰ، آدم، عدی بن فضل، سعید الجریری، ابوالورد بن تمامہ، ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت مری جان ہے اللہ تعالیٰ نیکیوں سے برائیاں ایسے مٹاتے ہیں جیسے پانی میل کچیل کو ختم کرتا ہے، اور وہ پانچ نمازیں ہیں، فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں مری جان ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد "بے شک اس میں پہنچا دینا ہے عبادت کرنے والی قوم کے لئے" (الانبیاء ۱۰۶) پانچ نمازیں پڑھنے والوں کے لئے ہے، اللہ تعالیٰ نے ان کا نام عابدین رکھا ہے، اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں مری جان ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد "بے شک فجر کا قرآن پڑھنا حاضر کیا گیا ہے" یعنی اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں (الاسراء ۷۸) فجر کی نماز میں قرات کرنا۔

۷۵۹۲۔ عبداللہ، جدی عیسیٰ آدم ابوداؤد واسطی، ابوعلی بن کعب، ان کے سلسلۂ سند میں ہے فرمایا: جسے یہ بات پسند ہو کہ فرشتوں کے لشکر اس کی صحبت میں رہیں اس کے لئے استغفار کریں، اس کی حفاظت کریں، اس کے اہم کاموں میں اس کی کفایت کریں، تو وہ جتنا چاہے اپنے گھر میں خفیہ، پوشیدہ طور پر نماز پڑھے، کعب نے فرمایا: ان لوگوں کے لئے خوشخبری ہے وا اپنے گھروں کو قبلہ یعنی سجدہ گاہ بناتے ہیں، فرمایا: مساجد زمین میں متقین کے گھر ہیں، اللہ تعالیٰ پوشیدہ نماز پڑھنے والے، صدقہ کرنے والے اور روزہ رکھنے والے کی وجہ سے فرشتوں پر فخر کرتے ہیں۔

۷۵۹۳۔ عبداللہ، جدی عیسیٰ، آدم، محمد بن فضل، علی بن زید، سعید بن مسیب، ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: اگر تم میں سے کسی کو دو رکعت نفل کا ثواب معلوم ہو جائے تو اسے مضبوط پہاڑوں سے عظیم جانے، اور رہی فرض نماز تو اس کا اجر تو جتنا کوئی بیان کر سکے اس سے بھی زیادہ ہے۔

۷۵۹۴۔ عبداللہ، جدی عیسیٰ، آدم، شیبان ابومعاویہ، علی بن زید، سعید بن مسیب، ان کے سلسلۂ سند میں ہے کہ جب کعب نے فرض نماز کا سلام پھیرا تو ان کے پاس ایک آدمی آیا، اس نے آپ سے بات کی، آپ نے دو رکعت پڑھنے تک اسے جواب نہ دیا، پھر فرمایا: میں تمہیں جواب دے سکتا تھا مگر ہر نماز کے بعد کی نماز جن کے درمیان لغو گفتگو نہ ہو علیین کا اعمالنامہ ہے۔

۷۵۹۵۔ ابراہیم بن عبداللہ بن اسحاق، محمد بن اسحاق، قتیبہ، رشدین بن سعد، سعید بن عبدالرحمٰن معافری، ان کے سلسلۂ سند میں ان کے والد سے روایت ہے کہ کعب احبار نے ایک یہودی عالم کو روتے دیکھا، آپ نے اس سے کہا: کیوں روتے ہو؟ اس نے کہا: مجھے کوئی بات یاد آ گئی تھی، کعب نے کہا: میں تجھے اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں کہ اگر میں تجھے تیرے رونے کی وجہ بتا دوں تو تو مری تصدیق کرے گا، اس نے کہا: ہاں، آپ نے فرمایا میں تجھے اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں کہ کیا تو اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ اس کتاب میں لکھا دیکھتا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے تورات میں دیکھا، عرض کیا: اے مرے رب! میں ایک ایسی بہترین امت کا ذکر تورات میں پاتا ہوں جو لوگوں کے لئے نکالی جائے گی، نیکی کا حکم اور برائی سے منع کرے گی، پہلی اور پچھلی کتابوں پر ایمان لائے گی، گمراہوں سے جنگ کرے گی، یہاں تک کہ کانے دجال کو قتل کریں گے، موسیٰ علیہ السلام نے کہا تھا اے رب! مجھے اس امت میں سے بنا دے، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: موسیٰ!

وہ احمد علیہ السلام کی امت ہے، اس یہودی عالم نے کہا: ہاں، کعب نے کہا: میں تجھے اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں کہ تم اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب میں لکھا پاتے ہو کہ موسیٰ علیہ السلام نے تورات میں دیکھا، عرض کیا اے مرے رب! میں تورات میں ایک ایسی امت کا تذکرہ پاتا ہوں جو حمد کرنے والے، سورج کی دیکھ بھال کرنے والے، اپنے ارادے مضبوط رکھنے والے ہوں گے وہ کہیں گے ان شاءاللہ ہم یہ کام کریں گے، انہیں مری امت بنادے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: موسیٰ! وہ احمد علیہ السلام کی امت ہے، یہودی عالم نے کہا: ہاں، کعب نے فرمایا: میں تجھے اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ تم اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب میں لکھا پاتے ہو کہ موسیٰ علیہ السلام نے تورات میں دیکھا، عرض کیا: اے رب! میں ایک ایسی امت کا حال لکھا پاتا ہوں جو اپنے کفاروں اور صدقوں کو کھائے گی، اور پہلے لوگ زکوٰۃ کو جلاتے تھے، البتہ موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کی زکوٰۃ جمع کر کے کسی مملوک غلام اور لونڈی کو خرید لیتے اور پھر اس صدقہ وزکوٰۃ کے ذریعے آزاد کردیتے اور جو باقی بچتا اسے گہرا کنواں کھود کر اس میں ڈال دیتے، پھر اوپر سے مٹی ڈال دیتے تاکہ وہ اسے واپس نہ نکالیں، وہ اوران کی دعائیں قبول ہوں گی ان کی اوران کے بارے میں شفاعت قبول ہوگی۔

موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے رب! اسے میری امت بنادے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: موسیٰ! وہ تو احمد علیہ السلام کی امت ہے، اس یہودی عالم نے کہا: ہاں کعب نے فرمایا: میں تجھے اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ تم اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب میں لکھا پاتے ہو کہ موسیٰ علیہ السلام نے تورات میں دیکھا عرض کیا: ربا! میں ایک ایسی امت کا حال دیکھتا ہوں کہ جب وہ بلند مقام پر چڑھیں گے تو اللہ اکبر کہیں گے اور جب نیچے اتریں گے تو الحمد للہ کہیں گے، کھلا میدان ان کے لئے پاکی کا سبب ہوگا، زمین ان کے لئے مسجد ہوگی چاہے وہ جہاں بھی ہوں، جنابت سے پاک ہوں گے، جہاں وہ پانی نہ پائیں گے تو مٹی سے ان کی پاکی ایسے ہی ہوگی جیسے پانی سے ہوتی ہے، ان کے سر اور پاؤں وضو کے نشانات کی وجہ سے چمک رہے ہوں گے، انہیں مری امت بنادیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: موسیٰ! وہ احمد علیہ السلام کی امت ہے

یہودی عالم نے کہا: ہاں، کعب نے فرمایا: میں تجھے اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں کہ تم اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب میں پاتے ہو موسیٰ علیہ السلام نے تورات میں دیکھا، عرض کیا ربا! میں ایک اسی امت کو پاتا ہوں کہ جب وہ کسی نیکی کا قصد کرے گی تو ان کے لئے نیکی لکھ دی جائے گی، اور اگر عمل کرے گی تو وہ دس گنا سے بڑھا کر سات سو گنا کردی جائے گی اور جب وہ کسی برائی کا قصد کرے گی تو جب تک اس کا ارتکاب نہ کریگی تو اس وقت تک نہ لکھی جائے گی، اور برائی بھی بقدر برائی لکھی جائے گی، انہیں میری امت بنادیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: موسیٰ! وہ احمد کی امت ہے، یہودی عالم نے کہا: ہاں، کعب نے کہا: میں تجھے اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں کہ تم اللہ تعالیٰ کی کتاب میں پاتے ہو کہ موسیٰ علیہ السلام نے تورات میں دیکھا: عرض کیا: اے رب میں ایک ایسی امت پاتا ہوں جو رحم کی گئی ہے، کمزور لوگ جو کتاب کے وارث ہوں گے جنہیں آپ نے چن لیا، ان میں سے بعض اپنے آپ پر ظلم کرنے والے اور کچھ میانہ رو اور بعض بھلائی کے کاموں میں آگے بڑھنے والے ہیں، مجھے ان میں سے ہر ایک بخشا ہوا ملتا ہے، انہیں میری امت بنادے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: موسیٰ! وہ احمد علیہ السلام کی امت ہے، یہودی عالم نے کہا: ہاں، کعب نے کہا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں کہ تم اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب میں پاتے ہو کہ موسیٰ علیہ السلام نے تورات میں دیکھا، عرض کیا اے رب! تورات میں ایک امت کا حال پاتا ہوں ان کے مصاحف ان کے سینوں میں ہوں گے، وہ جنت کے کپڑوں کے ہم رنگ کپڑے پہنیں گے، ان کی نمازوں کی صفیں ملائکہ کی صفوں کی طرح ہوں گی، مساجد میں ان کی آواز شہد کی مکھیوں کی طرح ہوگی، ان کا جہنم میں وہی شخص داخل ہوگا جو نیکیوں سے اس طرح بری ہوجائے جیسے پتھر درخت کے پتوں سے بری ہو، موسیٰ علیہ السلام نے کہا: انہیں میری امت بنادیں، فرمایا: موسیٰ وہ احمد علیہ السلام کی امت ہے، یہودی عالم نے کہا: ہاں، جب موسیٰ علیہ السلام اس خیر و بھلائی سے متعجب ہوئے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ

کی امت کو عطا فرمائی تو عرض کیا اے کاش! میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے میں سے ہوتا، تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی بھیجی، جس میں تین آیات تھیں جن کے ذریعے آپ کو راضی کرنا مقصود تھا، اے موسیٰ! میں نے تمہیں تمام لوگوں میں سے اپنی رسالت اور اپنے کلام کیلئے چن لیا ہے جو ہم نے آپ کو دیا اسے لیجیے اور شکر گزار بنیے! اور ہم نے ان کے لئے الواح میں ہر چیز کو لکھا نصیحت کے لئے، ''دار الفاسقین'' تک فرمایا: موسیٰ علیہ السلام کی قوم سے ایک جماعت ہے جو حق کی رہنمائی کرتی اور اس کے ذریعے عدل کرتی ہے فرماتے ہیں موسیٰ علیہ السلام پوری طرح راضی ہو گئے۔

۷۵۹۶۔ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ، لیث بن سعد، خالد بن یزید، سعید بن ابی ہلال، عبداللہ بن عمرو، ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: مجھے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی امت کی علامات بتاؤ، تو انہوں نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کی کتاب میں لکھا پاتا ہوں کہ حضرت احمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی امت حمادون ہیں۔ ہر خیر وشر میں اللہ تعالیٰ کی حمد کریں گے، بلند جگہ چڑھتے ہوئے اللہ اکبر اور نیچے اترتے وقت سبحان اللہ کہیں گے، ان کی اذان فضا میں ایسے گونجے گی جیسے چٹان میں شہد کی مکھیوں کی بھنبھناہٹ ہوتی ہے، ملائکہ کی طرح وہ نماز میں صفیں باندھیں گے، جنگ میں ان کی صفیں نماز کی صفوں جیسی ہوں گی، جب وہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کریں گے تو فرشتے انکے آگے اور پیچھے سخت مضبوط نیزے لئے ہوں گے۔ جب اللہ تعالیٰ کی راہ میں صف میں حاضر ہوں گے تو اللہ تعالیٰ ان پہ سایہ فگن ہوں گے، آپ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ فرمایا جیسے گدھ اپنے گھونسلے کو سایہ فگن ہوتے ہیں۔ وہ بھاگ کر کبھی پیچھے نہیں ہٹیں گے یہاں تک کہ ان کے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام آجائیں گے۔

۷۵۹۷۔محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، منجاب بن حارث، ابومحیات، عبداللہ ملک بن عمیر ان کے سلسلہ سند میں کعب کے بھتیجے سے روایت ہے۔ فرمایا ہم اللہ تعالیٰ کی کتاب میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفت پاتے ہیں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی امت حمادون ہیں۔ ہم ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی حمد کریں گے بلند جگہ چڑھتے ہوئے اللہ اکبر کہیں گے سورج کی رعایت کریں گے، پانچ نمازیں اپنے اوقات میں ادا کریں گے کمر پہ ازار باندھیں گے، اپنے اطراف کو دھوئیں گے (یعنی وضو کریں گے) ان کی آسمان میں ایسی ہی گونج ہوگی جیسے شہد کی مکھیوں کی اور ہم محمد مختار کی صفت یہ پاتے ہیں کہ وہ نہ سخت گر ہوں گے نہ سخت دل نہ بازاروں میں شور کرنیوالے اور نہ برائی کا بدلہ برائی سے دیں گے بلکہ معاف کر دیں گے اور بخش دیں گے ان کی پیدائش مکہ میں، ہجرت مدینہ طیبہ میں اور ان کی بادشاہت شام میں ہوگی۔

۷۵۹۸۔احمد بن یعقوب بن مرجان، یوس القاضی، محمد بن عبدالملک بن ابوشوارب، ابوعوانہ، عبدالملک بن عمیر، بواسطۂ ایک آدمی، ذکوان، کعب نیز، محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، محمد بن اسحاق شریک، عاصم بن بھدلۃ، ابوصالح، کعب ح، محمد بن علی بن حبیش، عبد اللہ بن صالح، لوین، اسمٰعیل بن زکریا، علاء بن مسیب، ان کے والد سے کعب سے روایت ہے فرمایا: محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نہ سخت گو ہے اور نہ سخت دل، اور نہ بازار میں شور مچانے والا اور نہ برائی کا بدلہ برائی سے دیگا، لیکن معاف کریں گے اور بخش دیں گے، ان کی پیدائش مکہ میں ہجرت مدینہ کی طرف اور ان کی حکومت ملک شام میں ہوگی پھر اسی طرح کی روایت ذکر کی۔

۷۵۹۹۔محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، وہیب بن بقیہ، خالد، زیاد بن ابی عمر، ابوخلیل، ان کے سلسلہ سند کعب سے روایت ہے۔ فرمایا کہ بنی اسرائیل کے علماء مجھے اس بات پر ملامت کرتے ہیں کہ میں ایک ایسی امت میں داخل ہوا جسے اللہ تعالیٰ نے جدا کیا پھر جمع کیا پھر ان سب کو جنت میں داخل کردے گا، پھر آپ نے یہ آیت پڑھی ''پھر ہم نے ان لوگوں کو کتاب کا وارث بنایا جنہیں ہم نے اپنے بندوں سے چنا'' یہاں تک کہ ''عدن کے باغات جن میں وہ داخل ہوں گے''۔(فاطر ۳۲،۳۳)

۷۶۰۰۔محمد بن علی بن حبیش، احمد بن یحیٰ حلوانی، احمد بن یونس، سندل بن علی، اعمش، ابوصالح، ان کے سلسلۂ سند میں ہے کعب نے عمر

بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا: ہم آپ کو امام عادل پاتے ہیں اور آپ کے متعلق یہ بھی لکھا پاتے ہیں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈریں گے، آپ نے فرمایا: یہی بات ہے میں اس کی گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ تعالیٰ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرتا۔

۷۶۰۱۔محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، منجاب، علی بن مسعر، عبدالملک بن عمیر، مصعب بن سعد، ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: سب سے پہلے جو شخص جنت کے دروازے کے دستہ کو پکڑ کر کھولے گا وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، پھر ہمارے سامنے تورات کی ایک آیت پڑھی، ہم پچھلے لوگوں میں سے پہلے آنے والے ہیں۔

۷۶۰۲۔محمد بن احمد بن ابراہیم نے اپنی کتاب میں نقل کیا، عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز، حاجب بن ولید، بنان بن حازم نے بعلبک میں بیان کیا۔ انہیں عبدالسلام کہا جاتا ہے، ثور بن یزید، مدرک بن عبداللہ کلاعی، ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: اس امت کے بہترین لوگ پہلوں اور پچھلوں سے بہتر ہوں گے، وہ ایسے لوگ ہوں گے کہ ان میں سے ایک شخص برابر سجدہ میں رہے گا یہاں تک وہ اپنا سر نہیں اٹھائے گا کہ اس کی فضیلت سے اس کے بعد والے لوگوں کو بخش دیا جائے، کعب پچھلی صفوں میں جگہ تلاش کرتے تھے اس امید سے کہ ان لوگوں میں شامل ہوں۔

۷۶۰۳۔ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن نائلہ، عثمان بن طالوت، عمران قطان، ابو عمران الجونی، عبداللہ بن رباح، ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: اس امت میں رزق اور عطا کی مثال ایسے ہے جیسے بنی اسرائیل میں من وسلویٰ تھا۔

۷۶۰۴۔ابی، حامد بن محمود بن عیسیٰ، حسن بن عبداللہ، ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ نیشاپوری، وہب بن سماک، عبدالعزیز بن ابی داؤد، ان کے سلسلۂ سند میں کعب احبار سے روایت ہے فرمایا: موسیٰ علیہ السلام نے کہا: میں تورات کی تختیوں میں لکھا پاتا ہوں کہ ایک ایسی قوم ہوگی کہ ان کے دل مضبوط پہاڑوں کی طرح منور ہوں گے، نور کی وجہ سے پہاڑ اور ریت کے تودے انہیں سجدہ کرنے کے لئے گرنے کے قریب ہو جائیں گے، آپ نے رب تعالیٰ سے سوال کیا، اے اللہ! انہیں میری امت بنا دیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: موسیٰ! میں نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی امت کو چن لیا ہے اور انہیں ہدایت کا امام بنایا ہے، یہ گروہ ان کی امت سے ہوگا'' اے رب! وہ کس وجہ سے اس درجہ کو پہنچے کہ میں بنی اسرائیل کو ان کے عمل کی طرح عمل کرنے کا حکم اور نعمت تک پہنچوں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: موسیٰ! میں نے جو کچھ امت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو عطا کیا، انبیاء اس سے عاجز ہوں گے، موسیٰ! وہ اس مقام کو اس طرح پہنچے کہ انہوں نے جو کچھ میرے پاس ہے اس میں رغبت کرنے کی وجہ سے جو کھانے کی چیزیں میں نے ان کے لئے حلال کیں انہیں چھوڑ دیا، ان کی زندگی دنیا میں روٹی ٹکڑوں اور پھٹے پرانے کپڑوں میں گزری، وہ دنیا سے اور دنیا ان سے مایوس ہوگی۔ ان میں سے مجھے سب سے زیادہ محبوب اور میرے نزدیک زیادہ قرب والا وہ شخص ہے جو سخت بھوکا اور سخت پیاسا ہو، موسیٰ! مرے نزدیک جب بھی کوئی ہوا تو وہ بھوکے اور پیاسے جگر کی وجہ سے ہوا، موسیٰ! بھوک کا ثواب مرے ہاں جنت ہے، موسیٰ! صبر کرو اور مجھ پر بھروسہ کرو، یہ مرے نزدیک سب سے اعلیٰ عمل ہے، موسیٰ! جو دنیا میں مرے خوف اور خشیت سے بھوکا اور پیاسا رہا تو اسے آخرت میں سیراب اور سیر کیا جائے گا، موسیٰ! بنی اسرائیل سے کہہ دو کہ چربیوں اور گوشت کو پگھلا کر دنیا میں مرا قرب حاصل کریں اور کم کھانے کے ساتھ کہ یہ مجھے زیادہ پسند ہے۔ موسیٰ! خوشخبری اس کے لئے جو ان کے پاس اور وہ ان کے پاس صبح کرے جو مرا سب سے قریب ہے، اور لوگوں میں مجھے سب سے مبغوض وہ شخص ہے جو بھوکے ننگے سے مرے خوف کی وجہ سے بغض رکھے۔

۷۶۰۵۔ابراہیم، عبداللہ، محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، جریر، منصور، عطاء بن ابی مروان، ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس نے بنی اسرائیل کا دریا پھاڑ دیا ہے، تورات میں لکھا ہے اے ابن آدم! اپنے رب سے ڈر، والدین سے نیک

سلوک کرو، رشتہ داروں سے جوڑو، میں تمہاری عمر دراز کردوں گا، تمہارے لیے آسانی پیدا کروں گا اور تمہاری مشکل تم سے دور کر دوں گا۔

۷۶۰۶۔ابراہیم، محمد، قتیبہ، جریر، منصور، مجاہد، عبداللہ بن ضمرہ سلولی، ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: کہ بندہ جب اپنے گھر سے نکلے اور یوں کہے بسم اللّٰہ ولا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ توکلت علی اللّٰہ، تو اسے کہا جاتا ہے تیری حفاظت وکفایت کی گئی، تیری رہنمائی کی گئی، فرماتے ہیں: جب وہ نکلتا ہے تو شیطان اسے ملتا ہے، وہ کہتا ہے تمہارے لئے اس کے خلاف کوئی تدبیر نہیں، اس کی حفاظت کی گئی، کفایت کی گئی اور اس کی رہنمائی کی گئی، کوئی اور ڈھونڈو، چنانچہ وہ اس سے ہٹ جاتے ہیں۔

۷۶۰۷۔ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ، لیث، خالد بن ابی یزید، سعید بن ابی ہلال، ان کے سلسلۂ سند میں ہے کہ کعب حضرت عمر کے پاس سے گزرے اس وقت آپ کوڑے سے ایک شخص کو مار رہے تھے۔ کعب نے کہا: عمر ٹھہر جائیے، اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں مری جان ہے تورات میں یہ لکھا ہے کہ زمین کے بادشاہ کے لئے آسمان کے بادشاہ کی طرف سے ہلاکت ہے، حاکم زمین کے لئے حاکم آسمان کی طرف سے ہلاکت ہے تو حضرت عمر نے کہا: مگر جو اپنے نفس کا محاسبہ لے، کعب کہنے لگے اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں مری جان ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب میں یہی لکھا ہے کہ جو اپنے نفس کا محاسبہ لے، اس سے آگے پیچھے کوئی حرف نہیں۔

۷۶۰۸۔ابراہیم، محمد، قتیبہ، لیث، خالد، سعید، ان کے سلسلۂ سند میں ہے کہ مجھے یہ بات پہنچی کہ حضرت عمر نے ایک دن کسی شخص کو کوڑے مارے، اس وقت کعب بھی وہاں موجود تھے، جب اس شخص کو کوڑا لگا تو اس نے کہا: سبحان اللہ، آپ نے جلاد سے کہا، اسے چھوڑ دو، کعب ہنس پڑے، آپ نے پوچھا: کیوں ہنس رہے ہو؟ انہوں نے کہا اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے کہ سبحان اللہ سزا میں کمی کا باعث ہے۔

۷۶۰۹۔ابراہیم، محمد، قتیبہ، لیث، خالد بن سعید، نبیہ بن وہب، ان کے سلسلۂ سند میں ہے کہ کعب نے فرمایا: ہر فجر میں ستر ہزار فرشتے نازل ہوتے ہیں اور قبر مبارک کو ڈھانپ لیتے ہیں۔ اپنے پر مارتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں، یہاں تک کہ جب وہ مأمون ہو جاتے ہیں تو آسمان کی طرف چلے جاتے ہیں، پھر انہی کی طرح اور نازل ہوتے ہیں اور وہی کام سرانجام دیتے ہیں یہاں تک کہ جب زمین پھٹے گی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کی خاطر ستر ہزار فرشتے نکلیں گے۔

۷۶۱۰۔ابراہیم، محمد، قتیبہ، لیث، خالد، سعید، ان کے سلسلۂ سند میں ہے کہ ایک دن حضرت عمر نے کعب سے کہا: کعب ہمیں ڈراؤ! کعب نے کہا: امیر المؤمنین آپ لوگ بخشی ہوئی امت ہیں، دوسری اور تیسری مرتبہ پھر یہی جملہ کہا، اس کے بعد کعب نے کہا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں مری جان ہے، اگر آپ قیامت کے دن میں پہنچا دیے جائیں، اور جہنم کو دیکھ لیں اور آپ کے پاس ستر انبیاء کا عمل بھی ہو تب بھی آپ اپنی نجات مشکل سمجھیں گے، اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں مری جان ہے جہنم اس دن دھاڑے گی، ہر مقرب فرشتہ اور مرسل نبی گھٹنوں کے بل گر کے کہے گا اے رب میری جان، میری جان، یہاں تک کہ ابراہیم علیہ السلام بھی کہیں گے، اے میرے رب! میں آپ کو اپنی دوستی کا واسطہ دیتا ہوں کہ مجھے بچا، حضرت عمر رو پڑے اور بہت روئے، کعب نے کہا: امیر المؤمنین! کیا میں آپ کو خوشخبری نہ سناؤں، اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں مری جان ہے اس دن اللہ تعالیٰ اپنی رحمت، مہربانی اور بردباری میں اس طرح جلوہ افروز ہوں گے کہ اگر آپ کا عمل چالیس طاغوتوں جیسا بھی ہو تب بھی آپ کو نجات کا یقین ہوگا، اس دن ابلیس اللہ تعالیٰ کی رحمت کی وجہ سے بڑھ بڑھ کر طمع کرے گا۔

۷۶۱۱۔ابو احمد غطریفی، ابو خلیفہ، محمد بن عبداللہ خزاعی، حسان بن زرین، ابن عجلان، ان کے سلسلۂ سند میں ہے کہ کعب نے ایک شخص کو دیکھا: پوچھا، یہ شخص کون ہے؟ اس نے کہا: عراقی ہوں، ان کے دین کے بارے میں تو اس نے اچھی خبر نہ دی، کعب نے کہا سجا اللہ! کیا

وہ نماز نہیں پڑھتے؟ اس نے کہا کیوں نہیں، لیکن انہیں اس کا فائدہ نہیں ہوتا، جبکہ وہ یہ کام بھی کرتے ہیں، کعب نے کہا: ہم اس کے سر اور جسم کے بالوں کا حساب لگاتے ہیں؟ اس نے کہا: انہیں کون گن سکتا ہے؟ کعب نے کہا: وہ ذات شمار پر قادر ہے جو اس کی طرح طرح کی خطائیں معاف کرتا ہے جب وہ سجدہ کرتا ہے۔ اٹھ جاؤ تم! غلو وانتہا پسند کرنے والے ہو۔

۷۶۱۲۔ احمد بن محمد بن موسیٰ، اسحاق بن احمد بن زیرک، طاہر بن عبداللہ، محمد بن کرام، عبداللہ بن مالک، ان کے والد سے، اسرائیل، طارق بن عبدالرحمٰن، مسروق عبداللہ بن مسعود، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ کعب احبار کے پاس تھا، اور وہ امیر المؤمنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس تھے، کعب نے کہا: امیر المؤمنین! کیا میں آپ کو وہ عجیب بات نہ سناؤں جو میں نے انبیاء کی کتب میں پڑھی ہے کہ ایک الو حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس آیا، اس نے کہا السلام علیک یا نبی اللہ آپ نے کہا وعلیک السلام، اے الو! یہ بتاؤ تم کھیتی کیوں نہیں کھاتے؟ اس نے کہا: اے اللہ کے نبی! حضرت آدم سے اسی کی وجہ سے بھول ہوئی، آپ نے فرمایا: پانی کیوں نہیں پیتے؟ اس نے کہا: قوم نوح اس میں ہلاک وغرق ہوئی اس وجہ سے نہیں پیتا، آپ نے فرمایا: آباد جگہوں کو چھوڑ کر ویران جگہوں میں کیوں رہتے ہو؟ اس نے کہا: ویران جگہیں اللہ تعالیٰ کی میراث ہیں اور میں اللہ تعالیٰ کی میراث میں رہتا ہوں، اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا: کتنی بستیاں ہیں جو ہم نے ہلاک کردیں، جن کی معیشت اچھی تھی، یہ ان کے گھر ہیں جن میں ان کے بعد بہت تھوڑے لوگ رہے اور ہم ہی وارث ہیں"۔ (القصص ۵۸) ساری دنیا اللہ تعالیٰ کی میراث ہے، سلیمان علیہ السلام نے فرمایا: جب تم ویران جگہ بیٹھتے ہو تو کیا کہتے ہو؟ اس نے کہا: میں کہتا ہوں: وہ لوگ کہاں ہیں جو دنیا میں عیش وعشرت اور نعمتوں میں زندگی گزارتے تھے؟ سلیمان علیہ السلام نے فرمایا: گھروں میں تمہاری کیا آواز ہوتی ہے جب تم وہاں سے گزرتے ہو؟ اس نے کہا: میں کہتا ہوں: انسانوں کے لئے ہلاکت ہو کیسے سو رہے ہیں جبکہ ان کے آگے بڑی سختیاں ہیں۔

آپ نے فرمایا: دن کے وقت تم کیوں نہیں نکلتے؟ اس نے کہا: انسانوں کے اپنی جانوں پر کثرت ظلم کی وجہ سے، آپ نے فرمایا: تمہاری آواز کیا ہوتی ہے؟ اس نے کہا: میں کہتا ہوں، اے غافلو! توشہ تیار کرلو، اپنے سفر کے لئے تیار ہو جاؤ، نور کو پیدا کرنے والی ذات پاک ہے، سلیمان علیہ السلام نے فرمایا: الو انسان کے بارے زیادہ خوفزدہ اور ڈرنے والا ہے اور اس کے بارے شفقت کرنے والا ہے۔ پرندوں میں انسان کے لئے الو سے زیادہ کوئی شفیق پرندہ نہیں اور جاہلوں کے دلوں میں الو سے زیادہ کسی سے بغض نہیں۔

الحمدللہ آج شب ۸ محرم ۱۴۲۶ھ "حلیۃ الاولیاء" کی پانچویں جلد پوری توجہ اور صحیح تحقیق وترجمہ ——— کے ساتھ مکمل ہوگئی، جہاں کہیں کوئی کمی پائیں اطلاع فرما کر ممنون فرمائیں۔

عامر شہزاد علوی

فاضل دار العلوم کراچی

تاریخ اسلام کی ۸۰۰ شخصیات کے احوال، اقوال اور مرویات پر مشتمل مستند و بے مثال کتاب

حلیۃ الاولیاء اردو

و

طبقات الاصفیاء

حصہ ششم

تکملہ کعب احبار، اہل شام کے تابعین کرام، مشہور عبادت گذاروں

اور زاہدوں کا تذکرہ

کعب احبار و نوف البکالی تا سفیان الثوری رحمہما اللہ

امام حافظ علامہ ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی شافعی

مترجم

مولانا محمد اسلم بن قاری رحمت اللہ مرحوم شہداد پوری

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

دارالاشاعت

اردو بازار ایم اے جناح روڈ

کراچی پاکستان 2213768

حلیۃ الاولیاء

حصہ ششم

حضرت کعب احبارؒ کے باقیماندہ اقوال

۷۶۱۳-منصور بن احمد، محمد بن احمد اثرم، علی بن داود قنطری، ابن ابی مریم، ابن دراوردی، ابو سھیل بن مالک، والد.....کعبؒ نے بیان کیا ہے کہ محمد عربی ﷺ پر نازل شدہ قرآن پاک کی دو آیات توراۃ وانجیل کے تمام مضامین کو محیط ہیں۔ کیا تم نے قرآن کریم کی ان دو آیتوں میں غور نہیں کیا:

فمن یعمل مثقال ذرۃ خیراً یرہ، ومن یعمل مثقال ذرۃ شراً یرہ (الزلزال ۷ . ۸)

سو جو شخص زرہ برابر بھی نیکی کرے گا وہ اس کو دیکھ لے گا اور جو شخص زرہ برابر بھی بدی کرے گا وہ اس کو دیکھ لے گا۔

حضرت کعب احبارؒ کے شرکاء مجلس نے جواب دیا کہ بلاشبہ ایسا ہی ہے حضرت کعب احبار فرماتے ہیں کہ انسان کی وفات کے بعد عنداللہ اس کے اچھے یا برے مقام کے بارے میں سوال کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، البتہ تم اس کی زندگی کے اعمال دیکھو اگر اس نے زندگی میں اعمال صالحہ کئے ہیں تو عنداللہ اس کے لئے اچھا مقام ہے۔ اگر اس نے اعمال سیئہ کئے ہیں تو عنداللہ اس کے لئے برا مقام ہے اور نیکی اور بدی انسان کے ہاتھ میں ہے، اگر انسان صالحین کی صحبت اختیار کرے گا تو اللہ تعالیٰ انہی کے ساتھ اس کا حشر کرے گا اور اگر وہ برے لوگوں کی صحبت اختیار کرے گا تو اللہ تعالیٰ انہی کے ساتھ اس کا حشر کرے گا قیامت کے دن تم کو تمام امتوں پر گواہ بنایا جائے گا اور آپؐ تم پر گواہ ہوں گے اس کے بعد کعب احبار نے قرآن پاک کی یہ آیت تلاوت فرمائی:

وکذٰلک جعلناکم امۃ وسطا لتکونوا شھداء علی الناس ویکون الرسول علیکم شھیداً (البقرہ آیت ۱۴۳)

(ترجمہ) اور اس طرح ہم نے تم کو ایسی ہی ایک جماعت بنادی ہے جو نہایت اعتدال پر ہے تاکہ تم لوگوں کے مقابلے میں گواہ ہو اور تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ گواہ ہوں۔

۷۶۱۴-محمد بن علی، محمد بن حسن بن قتیبہ، صفوان بن صالح رواد بن جراح، صدقہ بن یزید عمرو بن عبداللہ.....حضرت کعب احبار کا قول ہے اللہ تعالیٰ نے توراۃ میں بیت المقدس کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا تو میرا چھوٹا عرش ہے تیری وجہ سے میں نے زمین کو بچھایا اور تیری وجہ سے میں نے آسمان کو بلند کیا اور پہاڑوں کی چوٹیوں سے بہنے والے میٹھے چشمے حقیقت میں وہ تیرے ہی نیچے سے بہہ رہے ہیں اور جس شخص کی تیرے اندر وفات ہوئی گویا اس کی آسمان میں وفات ہوئی اور جس شخص کی وفات تیرے اردگرد ہوئی گویا اس کی وفات تیرے اندر ہوئی۔

اور ہر روز میں تجھ پر آسمان سے آگ نازل کرتا ہوں جو لوگوں کے ہاتھ پاؤں کے نشانات ختم کر دیتی ہے اور عرش کے نیچے سے پانی اتار کر تجھے دھلواتا ہوں حتیٰ کہ آفتاب کی طرح تجھے صاف وشفاف بنا دیتا ہوں اور میں علامت کے طور پر بادلوں کی ایک چوڑی دیوار تیرے اردگرد بناتا ہوں اور اپنے ہاتھ سے تجھ پر ایک گنبد بناتا ہوں اور تیرے اندر اپنی روح ڈالتا ہوں اور میرے فرشتے قیامت تک تیرے اندر میری تسبیح وتحمید کرتے رہیں گے وہ دور سے گنبد کی روشنی کو دیکھ کر کہتے ہیں بیت المقدس میں اللہ کی رضا کے لئے سجدہ کرنے والے شخص کے لئے خوشخبری ہے۔

۷۶۱۵-عبداللہ بن محمد، ابوالعباس محمد بن احمد بن سلیمان ہروی، ابوعامر، ولید بن مسلم، اسماعیل بن عیاش، عتبہ بن ابی حکیم، ابی راشد حرانی حضرت کعب احبار نے فرمایا بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے ہاں مرغ کی شکل کا ایک فرشتہ ہے اور اس کے پاؤں زمین کی تہہ میں اور سر عرش کے نیچے ہے اللہ تعالیٰ ہر شب آسمان دنیا پر نزول فرما کر اعلان کرتا ہے: ہے کوئی سائل جس کا سوال پورا کیا جائے، ہے کوئی توبہ کرنے والا جس کی توبہ قبول کی جائے، ہے کوئی مغفرت طلب کرنے والا جس کی مغفرت کی جائے۔ وہ فرشتہ اللہ کی تسبیح وتحمید کرتا ہے پھر وہ اس قدر زور سے آواز نکالتا ہے کہ عرش کے اردگرد والے فرشتے اس کی آواز سے گھبرا جاتے ہیں اور وہ بھی ذکر الٰہی میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ اس کے بعد دوسرے، تیسرے، چوتھے، پانچویں، چھٹے، ساتویں آسمان کے فرشتے بھی ذکر الٰہی میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ اہل زمین میں سے سب سے پہلے مرغ اس کی آواز کو سنتا ہے پھر وہ زور سے چند آوازیں نکالتا ہے، اس کی پہلی آواز کا مطلب ہوتا ہے کہ اے عابدین کی جماعت نیند سے بیدار ہو جاؤ اور اس کی دوسری آواز کا مطلب ہوتا ہے کہ اے اللہ کی تسبیح بیان کرنے والے لوگو اپنے بستروں کو چھوڑ دو۔ اور تیسری آواز کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اے مطیعین کی جماعت اپنا آرام ترک کر دو اور اس کی چوتھی آواز کا مطلب ہوتا ہے کہ اے نمازیو نیند سے اٹھ کھڑے ہوں اور اس کی پانچویں آواز کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اے ذاکرین کی جماعت نیند ختم کر دو۔ صبح ہونے کے بعد وہ اپنے پروں کو مارتا ہوا کہتا ہے اے غافلین کی جماعت نیند سے بیدار ہو جاؤ۔ صبح ہونے سے قبل قرآن پاک کی دس آیات تلاوت کرنے والا شخص غافلین میں شمار نہیں ہوتا۔

اور قبل از صبح قرآن حکیم کی بیس آیات تلاوت کرنے والے شخص کا نام ذاکرین میں لکھا جاتا ہے۔ اور پچاس آیات تلاوت کرنے والا شخص نمازیوں میں شمار ہوتا ہے اور قرآن پاک کی سو آیات تلاوت کرنے والے شخص کا نام قانتین میں لکھا جاتا ہے اور ڈیڑھ سو آیات تلاوت کرنے والے شخص کو اجر کا ایک قنطار دیا جاتا ہے اور ایک قنطار ایک سو رطل کا ہوتا ہے اور ایک رطل بہتر مثقال کا ہوتا ہے اور ایک مثقال چوبیس قیراط کا ہوتا ہے اور ایک قیراط احد کے پہاڑ کے برابر ہوتا ہے۔

۷۶۱۶-ابومحمد بن حیان، ابوخلیفہ، ابوولید طیالسی، حماد، ثابت، مطرف...... کعبؓ کہتے ہیں کہ ذاکر کے لئے عرش کے نیچے شہد کی مکھیوں کی طرح بھنبھناہٹ کی طرح بھنبھناہٹ ہوتی ہے وہاں پر ذکر کرنے والے کا تذکرہ ہوتا ہے۔

۷۶۱۷-ابومحمد، ابوالعباس خزاعی، قعنبی، مالک، حضرت کعبؓ نے بیان کیا ہے کہ جب تم اللہ کے ہاں بندہ کا مقام ومرتبہ معلوم کرنا چاہو تو دیکھو اس نے پیچھے کیسے اعمال چھوڑے ہیں۔

۷۶۱۸-ابوبکر محمد بن سندی، حسن بن علویہ قطان، اسماعیل بن عیسیٰ، اور ابوحذیفہ اسحاق بن بشیر، سفیان ثوری، عباد بن کثیر، منصور بن معتمر مجاہد...... حضرت کعبؓ کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے فرمایا کہ اے موسیٰ جب تم غنیٰ کو آتے دیکھو تو سمجھو کہ کسی گناہ کی جلد سزا دیدی گئی ہے اور جب تم فقر کو آتے دیکھو تو اسے خوش آمدید کہو کیونکہ یہ صالحین کا شعار ہے۔ اے میرے کلیم تم رضا بالقضاء سے بڑھ کر کسی بھی نیک عمل کے ذریعے میرا قرب حاصل نہیں کر سکتے ہو اور ناشکری سے بڑھ کر کوئی عمل بھی تمہاری حسنات کو ختم کرنے والا نہیں ہے۔

اہل دنیا کی بے التفاتی کے وقت ان کے سامنے فروتنی مت اختیار کرو اور ان کی دنیا کے سامنے دین کو پست مت کرو ورنہ

میں تم پر اپنی رحمت کے دروازے بند کردوں گا، فقراء کی معیت اور ان کی ہم نشینی اختیار کرو اور اپنے اندر سے حب دنیا کو جڑ سے اکھاڑ پھینکو، اس لئے کہ یہ کبائر میں سے تمہارے لئے سب سے زیادہ نقصان دہ ہے۔ اے موسیٰ بن عمران! گناہوں پر نادم ہونے والوں کو خوشخبری سنادو، اور متکبرین غافلین کو ہلاکت کی بشارت سنادو۔

۷۶۱۹- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، سیار، جعفر، عبدالجلیل، ابوعبدالسلام...... حضرت کعبؒ نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کی طرف وحی کی کہ خیر کی تعلیم حاصل کرو اور پھر دوسرے کو اس کی تعلیم دو۔ اس لئے کہ دونوں کی قبروں کو میں نور سے روشن کر کے ان کی قبروں کی وحشت کو دور کردوں گا۔

۷۶۲۰- ابوعبداللہ محمد بن احمد بن علی بن مخلد، حارث بن ابواسامہ، داؤد بن محبر، میسرہ بن عبدربہ، عمر بن سلیمان مکحول...... حضرت کعب احبار نے فرمایا کہ ایک شخص کو تم خوب اعمال صالحہ کرنے والا، شب بیدار اور دین کے بارے میں مشقتیں برداشت کرنے والا پاؤ گے لیکن عنداللہ اس کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہوگی آپ سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو آپ نے فرمایا کہ کم عقلی اور کم فہمی کی بناپر ایسا ہوگا۔ اور ایک شخص کو تم رات میں سونے والا، دن کو افطار کرنے والا اور بہت زیادہ اعمال خیر کرنے والا نہیں پاؤ گے لیکن امید ہے کہ وہ عنداللہ مقربین میں سے ہوگا۔ آپ سے پوچھا گیا کہ یہ کیسے ہوگا؟ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے عقل تقسیم کرتے وقت اپنے بندوں پر اپنی معرفت و عبادت اور اطاعت لازم کی تھی لہٰذا اللہ کی مخلوق میں سے عاقل افراد ہی اس کی اطاعت و عبادت کرنے والے ہیں اور جاہل اپنی جہالت کی وجہ سے اللہ کی شناخت واطاعت اور عبادت سے محروم ہیں۔

۷۶۲۱- محمد، حارث، داؤد، حکم، احوص بن حکیم...... کعبؒ نے بیان کیا کہ جنت میں چمکدار موتیوں کا ایک شہر ہے جس کے ادراک سے آنکھیں قاصر ہیں، کسی نبی اور مقرب فرشتے نے بھی اسے نہیں دیکھا اللہ تعالیٰ نے اس کو اولوالعزم انبیاء، شہداء اور مجاہدین کے لئے تیار کیا ہوا ہے اس لئے کہ یہ لوگ عقل، بردباری اور سمجھ کے اعتبار سے تمام لوگوں سے افضل ہیں۔

۷۶۲۲- ابوبکر احمد بن سندی، حسن بن علویہ قطان، اسماعیل بن عیسیٰ، ابوحذیفہ اسحاق بن بشر، ابن سمعان، مکحول...... کعبؒ کہتے ہیں کہ حضرت لقمان نے اپنے لڑکے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اے بیٹے! عاقل اور خاموشی اختیار کرنے والا بن، جاہل اور لایعنی باتیں کرنے والا نہ بن، کسی قوم کے ساتھ لایعنی گفتگو میں مشغول ہونے سے خاموش رہنا تیرے لئے بہتر ہے۔ ہر عمل کے لئے ایک دلیل ہوتی ہے اور عقل کی دلیل غور و فکر کرنا ہے اور غور و فکر کی دلیل خاموشی ہے اور ہر چیز کے لئے ایک سواری ہوتی ہے اور عقل کی سواری تواضع ہے اور تیری جہالت کے لئے یہی کافی ہے کہ تو عقل کی سواری پر سوار نہ ہو اور تیری عقل مندی کے لئے یہی کافی ہے کہ لوگ تیرے شر سے محفوظ رہیں۔

۷۶۲۳- احمد، حسن، اسماعیل، ابوحذیفہ، ابن سمعان...... فقہاء میں سے ایک شیخ نے بیان کیا ہے کہ حضرت کعبؒ، حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں اسلام لائے۔ ان کے اسلام لانے کا واقعہ اس طرح پیش آیا کہ وہ ایک روز ایک صحابی کے پاس سے گزرے وہ صحابی قرآن پاک کی اس آیت کی تلاوت کر رہے تھے (ترجمہ) (اے وہ لوگ جو کتاب دیئے گئے ہو تم اس کتاب پر ایمان لاؤ جس کو ہم نے نازل فرمایا ہے ایسی حالت پر کہ وہ سچ بتلاتی ہے اس کتاب کو جو تمہارے پاس ہے اس سے پہلے پہلے کہ ہم چہروں کو مٹا ڈالیں) (از نساء آیت ۴۷)۔

اس صحابی کی تلاوت سن کر حضرت کعبؒ اسلام لے آئے اس کے بعد کعبؒ حضرت عمرؓ کے پاس آئے اور ان سے رومیوں سے جہاد کے لئے اجازت طلب کی تو انہوں نے اجازت دے دی حضرت کعبؒ چلتے چلتے ایک راہب کے پاس پہنچے جو گرجا گھر میں چالیس سال سے گوشہ نشین تھا۔ حضرت کعبؒ نے اسے آواز دی اس نے گرجے سے کعبؒ کی طرف جھانک کر دیکھا اور ان سے پوچھا کہ تم کون

ہو؟ انہوں نے کہا کہ میں کعب احبار ہوں۔ پادری نے کہا کہ میں نے تمہارا جواب سن لیا ہے تمہیں مجھ سے کیا کام ہے؟

حضرت کعبؓ نے کہا میں تم سے حال واحوال کرنے آیا ہوں اور میں تم کو خدا کا واسطہ دے کر تم سے سوال کرتا ہوں کہ تم نے اس گرجا گھر میں گوشہ نشینی اس وجہ سے کی ہے کہ تم نے توراۃ میں پڑھا ہے کہ گرجوں میں گوشہ نشینی اختیار کرنے والے افراد قیامت کے دن اللہ کے نزدیک بندوں میں سے بہترین لوگ ہوں گے راہب نے جواب دیا کہ بلاشبہ ایسا ہی ہے۔ پھر حضرت کعبؓ نے کہا کہ اور میں تم کو خدا کی قسم دیکر یہ بھی پوچھتا ہوں کہ تم نے ان لوگوں کے لئے توراۃ میں نہیں پڑھا کہ وہ پراگندہ حال لوگ ہوں گے، ان کی اولاد ان کی عدم موجودگی کی وجہ سے یتیم دکھائی دے گی حالانکہ وہ حقیقت میں یتیم نہیں ہوگی ان کی ازواج بیوہ دکھائی دینگی حالانکہ حقیقت میں وہ بیوہ نہیں ہوں گی، وہ اپنے توشہ کے ہمراہ ایک جگہ سے دوسری جگہ سفر کرینگے، اللہ کے راستے میں جہاد کریں گے لوگوں میں وہ بہترین شمار ہوں گے۔ راہب نے جواب دیا کہ بلاشبہ یہ ساری باتیں ''توراۃ'' میں میں نے پڑھیں ہیں۔

حضرت کعبؓ نے فرمایا وہ گرجوں میں رہنے والے افراد کے بجائے خیموں میں رہنے والے امت محمدیہؐ کے افراد ہیں جو راہ خدا میں قتال کرنے والے ہیں۔ راہب ان کی یہ باتیں سن کر گرجے سے نیچے اتر آیا اور اس نے اسلام قبول کر لیا اور اس نے ان کے ہمراہ رومیوں سے قتال کیا اور غزوہ سے فارغ ہو کر حضرت عمر کی خدمت میں حاضر ہوا حضرت عمر نے دونوں کے اسلام قبول کرنے پر تعجب کیا لہٰذا رہبانیت انہی لوگوں سے شروع ہوئی۔

۷۶۲۴ ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، عیسیٰ بن خالد، ابو یمان، اسماعیل بن عیاش، ضمضم بن زرعہ، شریح بن عبید، یزید بن شریح کعبؓ کہتے ہیں کہ جب میں نے قرآن کی یہ آیت پڑھی (ترجمہ) ''یا ان پر ہم ایسی لعنت کریں جیسی لعنت ان ہفتہ والوں پر کی تھی'' (از نساء آیت ۴۷) تو اس وقت میں گدی کی طرف چہرہ پھر جانے کے خوف سے اسلام لے آیا۔

۷۶۲۵ عبداللہ بن محمد، حسن بن علی بن نصر، محمد بن اسماعیل سلمی، نعیم بن حماد، ابو صفوان اموی، یونس بن یزید، زہری، سعید بن مسیب کعبؓ کا قول ہے کہ اللہ رب العزت فرماتے ہیں کہ میں تمام لوگوں سے بلندی پر ہوں اور میرا عرش تمام مخلوق سے اونچا ہے اور میں عرش پر مخلوق کے امر کا انتظار کرتا ہوں اپنے زعم میں اگر چہ وہ مجھ سے غائب ہو جائیں لیکن حقیقت میں وہ میرے علم سے پوشیدہ نہیں ہو سکتے، اور ہر شخص کو میرے پاس ہی آنا ہے پس میں ان کو ان کے اعمال کا بدلہ دوں گا جس کی چاہوں مغفرت کر دوں اور جس کو چاہوں عذاب دوں۔

۷۶۲۶ سلیمان بن احمد، مطلب بن شعیب، بکر بن سہیل، عبداللہ بن صالح، یحییٰ بن ایوب، خالد بن یزید، کعب احبار کا بیان ہے کہ خضر بن عامیل دوستوں کی ایک جماعت کے ساتھ سوار ہو کر اپنے وطن سے نکل کر بحر چین تک پہنچ گئے، پھر انہوں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ مجھے پانی میں غوطہ دے دو، چنانچہ انہوں نے ان کو پانی میں غوطہ دے دیا چند روز کے بعد وہ پانی کے اوپر آئے تو لوگوں نے ان سے کہا اللہ تعالیٰ نے اس دریا کے پانی کی گہرائی میں آپ کی حفاظت فرمائی ہے آپ نے اس میں کیا دیکھا؟ خضر نے جواب دیا کہ اس وقت ایک فرشتہ میرے پاس آیا اس نے مجھ سے پوچھا کہ آپ کا کیا ارادہ ہے؟ میں نے کہا کہ میں اس پانی کی گہرائی کی مقدار کا اندازہ کرنا چاہتا ہوں۔ فرشتے نے جواب دیا کہ یہ کیونکر ممکن ہے جب کہ حضرت داؤد کے زمانے کا ایک شخص اس بات کی جستجو میں لگا ہوا ہے اور وہ قیامت تک اس کے تہائی حصہ تک نہ پہنچ سکے گا اور وہ تین سو سال سے اس کام میں مصروف ہے۔

میں نے فرشتہ سے کہا کہ آپ مجھے اس دریا کے پانی کی زیادتی اور کمی کے بارے میں مطلع کیجئے؛ فرشتے نے جواب دیا کہ ایک مچھلی ہے جس کی پشت پر زمین قائم ہے جب وہ سانس لیتی ہے تو اس دریا کا سارا پانی اس کی ناک کے نتھنے میں چلا جاتا ہے، یہ اس کے پانی کی کمی کی مقدار ہے، پھر وہ مچھلی دوبارہ سانس لیتی ہے تو وہ سارا پانی باہر آجاتا ہے یہ اس کے پانی کی زیادتی کی مقدار ہے۔ پھر میں نے فرشتے سے سوال کیا کہ آپ کہاں سے آئے ہو؟ اس نے کہا کہ مچھلی کے پاس سے آیا ہوں، اللہ نے مجھے اس کو سزا دینے کے لئے

اس کی طرف بھیجا تھا کیونکہ دریا کی مچھلیوں نے اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے کثرتِ اکل کی شکایت کی تھی۔ پھر میں نے اس فرشتے سے سوال کیا کہ زمین کس چیز پر قائم ہے آپ مجھے اس کے بارے میں آگاہ کیجئے اس فرشتے نے جواب دیا کہ ساتوں زمین پتھر کی ایک چٹان پر قائم ہیں اور وہ پتھر کی چٹان فرشتہ کے ہاتھ میں ہے اور وہ فرشتہ مچھلی کے پروں پر کھڑا ہے اور اس مچھلی کا مسکن پانی ہے اور پانی ہوا پر قائم ہے اور ہوا فضا میں پھیلی ہوئی ہے جس کا وزن کسی چیز پر نہیں ہے جو صرف حکم الٰہی سے چلتی ہے۔

۷۶۲۷ سلیمان بن احمد، یحییٰ بن ایوب، ابو یزید قراطیسی، سعید بن ابی مریم، عبدالرحمٰن بن ابی زناد، عباد بن اسحاق، سلیمان بن سحیم، کعبؒ نے فرمایا کہ جس مچھلی کی پشت پر زمین قائم ہے، شیطان اس کے دل میں یہ بات ڈالتا ہے کہ تیری پشت پر لوگوں، درختوں، جانوروں اور پہاڑوں کی ایک جماعت قائم ہے تو ایک پھونک کے ذریعہ ان سب کو اپنی پشت سے ایک طرف کر سکتی ہے وہ ابلیس کے مشورہ پر عمل کرنے کی کوشش کرتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ ایک جانور اس کی طرف بھیجتا جو اس کی ناک کے ذریعے اس کے دماغ تک پہنچ جاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ سے فریاد کرتی ہے تو وہ جانور اس کی ناک کے راستے سے باہر آجاتا ہے۔ حضرت کعبؒ فرماتے ہیں خدا کی قسم وہ دونوں آمنے سامنے ہوتے ہیں، جب بھی وہ مچھلی ابلیس کی بات پر عمل کرنے کی کوشش کرتی ہے تو وہ جانور اس کے دماغ میں پہنچ جاتا ہے۔

۷۶۲۸ سلیمان بن احمد، احمد بن یحییٰ بن خالد بن حیان رقی، احمد بن عبداللہ بن مغیرہ، مجاشع بن عمرو، ثور بن یزید، خالد بن معدان، کعبؒ نے کہا ہے کہ اللہ کے ہاں صندیائیل علیہ السلام ایک فرشتہ ہے، تمام دریاؤں کا نظام اس کے سپرد ہے۔

۷۶۲۹ عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن عبداللہ بن رستہ، قطن بن نسیر، جعفر بن سلیمان، ابو عمران جونی، عبداللہ بن ریاح انصاری، کعبؒ نے بیان کیا ہے کہ بنی اسرائیل کے تین شخص ایک روز ایک جنگل میں جمع ہو گئے ہر ایک کے پاس اسم اعظم تھا ان میں سے ایک نے کہا کہ تم مجھ سے کسی شئے کا سوال کرو تا کہ میں اللہ سے اس کو تمہارے لئے طلب کروں، اس کے ساتھیوں نے کہا تم اللہ سے ہمارے لئے یہاں پر جاری چشمہ، سرسبز و شاداب باغ اور عمدہ عمدہ اشیاء طلب کرو راوی کہتا ہے اس نے اللہ سے ان چیزوں کی دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے مذکورہ اشیاء کا ان کے لئے وہاں پر انتظام فرمادیا اس کے بعد دوسرے نے بھی وہی بات کی اس کے ساتھیوں نے کہا کہ تم اللہ تعالیٰ سے ہمارے لئے تازہ کھجوروں کا سوال کرو، چنانچہ اس نے اللہ تعالیٰ سے تازہ کھجوروں کے لئے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے تازہ کھجوریں اتار دیں انہوں نے ان کھجوروں میں سے ایک قسم کھائی تھی کہ اللہ نے باقی کھجوریں اٹھالیں بعد ازاں تیسرے نے بھی وہی بات کی۔ اس کے ساتھیوں نے کہا کہ آسمان سے حضرت عیسیٰ پر دستر خوان نازل کیا جاتا تھا تم اللہ تعالیٰ سے ہمارے لئے اس کو طلب کرو چنانچہ انہوں نے اس سے اپنی ضرورت پوری کی پھر وہ دستر خوان اٹھالیا گیا۔

اس کے بعد وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ ہم سب نے دعا کے ذریعے اپنا مقصود حاصل کرلیا آؤ اب ہم سب جمع ہو کر زندگی کے سب سے بڑے گناہ کا ذکر کریں۔ چنانچہ ایک نے کہا کہ ایک بار میں اپنے دوست کے ساتھ کہیں جارہا تھا کہ راستہ میں درختوں کی کثرت کی وجہ سے ہم جدا ہو گئے اس وقت میں نے اس پر حملہ کرنے کی کوشش کی جس کی وجہ سے وہ گھبرا گیا یہ میری زندگی کا سب سے بڑا گناہ ہے۔ دوسرے نے کہا کہ ایک بار میری والدہ نے مجھے بلایا دوری کی وجہ سے میں نے اس کی آواز نہ سنی اس بات پر ناراض ہو کر پتھروں سے دل بھر کر خوب میری پٹائی کی اس کے بعد میں عصا لے کر آیا جب اس نے اسے دیکھا تو وہ خوف زدہ ہو کر بھاگ گئی اسی اثناء میں درخت سے ٹکرا کر اس کا چہرہ زخمی ہو گیا یہ میری زندگی کا سب سے عظیم گناہ ہے۔

۷۶۳۰ عبداللہ بن محمد، احمد بن عبداللہ، سلمہ بن شبیب، ابو المغیرہ، ابو بکر بن ابی مریم، علاء بن سفیان، کعبؒ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آباء کے بددین ہونے کی وجہ سے اولاد پر ضرور نحوست نازل ہوتی ہے گناہ گاروں کے گناہ کا تین پشتوں تک اور صالحین کی نیکی کا دس پشتوں تک اثر رہتا ہے۔

۷۶۳۱ ابومحمد بن حیان، احمد بن روح، زکریا بن یحییٰ مدائنی، علی بن عاصم، جریری ابوعطاء، کعبؒ نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ کا ایک روز ایک سفید کھوپڑی پر گزر ہوا انہوں نے عرض کیا کہ باری تعالیٰ مجھے یہ کھوپڑی پسند ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی حضرت عیسیٰ کو حکم دیا کہ اے میرے نبی آپ تھوڑی دیر کے لئے اس سے اپنا چہرہ پھیر لیجئے۔ چنانچہ حضرت عیسیٰ نے رخ پھیر لیا۔ تھوڑی دیر کے بعد جب حضرت عیسیٰ نے دوبارہ اپنا رخ اس کی طرف کیا تو وہاں پر ایک شیخ سبزی کی ایک گڈی پر ٹیک لگائے بیٹھے تھے۔ حضرت عیسیٰ نے ان سے فرمایا کہ اپنا حال بیان کیجئے؟ شیخ نے جواب دیا کہ ایک روز کھیت سے بلا اجازت مالک میں نے یہ سبزی توڑ کر نہر میں اسے دھویا اس پر اللہ تعالیٰ نے میری بصارت زائل فرمادی پھر حضرت عیسیٰ نے ان سے اس کی قوم کے بارے میں سوال کیا، اس کے جواب دینے پر معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ اور اس کی قوم کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ ہے۔

۷۶۳۲ احمد بن سندی، حسن بن علویہ قطان، اسماعیل بن عیسیٰ عطار، اسحاق بن بشر ابوحذیفہ، محمد بن عبداللہ بصری، عامر بن عبداللہ حضرت کعبؒ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جمعہ کے روز عصر کے وقت وادی صخرہ کے پاس سے گزرے وہاں پر ایک بوسیدہ کھوپڑی پڑی ہوئی تھی جس کے صاحب کی وفات ہوئے ۹۴ سال ہو گئے تھے حضرت عیسیٰ نے حیرانگی کی حالت میں اس کے پاس کھڑے ہو کر اللہ کے حضور عرض کیا کہ اس صاحب کو مجھ سے گفتگو کی اجازت دیجئے تاکہ وہ اپنے احوال سے مجھے مطلع کرے۔ راوی کہتا ہے کہ آسمان سے ندا آئی اے روح اللہ اس سے سوال کیجئے آپ کو آپ کے سوال کا جواب ملے گا۔ چنانچہ حضرت عیسیٰ نے دو رکعت نفل پڑھی پھر اس کھوپڑی کے قریب ہو کر اس پر اپنا ہاتھ رکھ کر فرمایا بسم اللہ و باللہ کھوپڑی نے کہا کہ بہترین نام سے آپ نے دعا کی اور بہترین ذکر سے آپ نے مدد طلب کی اس کے بعد حضرت عیسی علیہ السلام نے اس کو مخاطب کیا تو اس نے کہا آپ مجھ سے سوال کیجئے۔ حضرت عیسیٰ نے اس سے سوال کیا کہ تیری وفات کو کتنا عرصہ گزر چکا ہے اس نے جواب دیا کہ یہاں پر حیات اور سالوں کو شمار کرنے والا کوئی نفس اور روح نہیں ہے یکا یک ندا آئی اس کی وفات کو ۹۴ سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔ بعد ازاں حضرت عیسیٰ نے اس سے سوال کیا تیری موت کس طرح آئی تھی؟ اس نے جواب دیا کہ ایک روز میں بیٹھا ہوا تھا آسمان سے مجھے ایک تیر آ کر لگا اور وہ آگ کی طرح میرے پیٹ میں داخل ہو گیا اور میری حالت حمام میں داخل ہونے والے شخص کی طرح ہو گئی جو حمام کی تپش کی وجہ سے جان کی حفاظت کے لئے حمام سے نکلنے کا راستہ تلاش کر رہا ہو اس کے بعد ملک الموت اپنے معاون فرشتوں کے ساتھ جنکے چہرے کتوں کے چہروں کی طرح تھے ان کے بڑے بڑے دانت تھے اور آنکھیں نیلی تھیں کے ساتھ میرے پاس آئے ان کے ہاتھوں میں لوہے کے گرز تھے جو انہوں نے میرے چہرے اور پشت پر مارے۔ انہوں نے اذیت ناک طریقے سے میری روح نکالی پھر ملک الموت نے اس کو دوزخ کے کنارے رکھا پھر اس کو دوزخ کے ٹاٹ کے ایک ٹکڑے میں لپیٹ کر آسمان کی طرف لے گئے لیکن ملائکہ نے آسمان کے دروازے بند کر کے ان کو داخل ہونے سے منع کر دیا۔ اسی وقت غیب سے ندا آئی کہ اس نافرمان نفس کو اس کے ٹھکانے پر پہنچادو۔ حضرت عیسیٰ نے سوال کیا کہ قبر کی تنگی، تاریکی اور عذاب جہنم میں سے کون سا تمہارے نزدیک سخت تھا؟ اس نے جواب دیا کہ اے روح اللہ روح کے نکلنے کے بعد آنکھ کی بصارت جس کے ذریعے روشنی اور تاریکی کا اندازہ کیا جاتا ہے باقی نہیں رہتی اور نہ قلب کے لئے عقل جس کے ذریعہ تنگی اور کشادگی کا اندازہ کیا جاتا ہے باقی رہتی ہے۔ بہر حال قصہ مختصر میری روح کے نکلنے کے بعد مجھے قبر میں داخل کر دیا گیا بعد ازاں دو عظیم الشان فرشتے ہاتھوں میں لوہے کے گرز لئے میری قبر میں آئے انہوں نے مجھے بٹھا کر اس زور سے مجھے ضرب لگائی کہ مجھے یوں محسوس ہوا آسمان و زمین مجھ پر گرادئے گئے ہیں اور انہوں نے ایک تختی میرے حوالے کر کے کہا کہ اپنی زندگی کے کئے ہوئے تمام اعمال اس پر لکھو جب میں لکھ کر فارغ ہوا تو انہوں نے میری طرف دوزخ کا ایک دروازہ کھول دیا اس کے ذریعہ سے دوزخ کی آگ سے میری قبر بھر گئی اور بختی اونٹ کی گردن کی طرح لمبی لمبی گردنوں والے سانپ اس سے میری قبر میں آئے جنہوں نے میری ہڈیوں سے سارا گوشت نوچ لیا۔

اس کے بعد ایک فرشتہ ہاتھ میں لوہے کا گرز جس کے سر پر سانپ اور سیاہ خچروں کی طرح بچھو تھے اس گرز کے تین سو ساٹھ تنے تھے ہر تنے پر تین سو ساٹھ قسم کی آگ تھی اٹھائے ہوئے میرے پاس آیا انہوں نے وہ گرز مجھے مارا جس سے میرے جسم میں آگ لگ گئی علاوہ ازیں اژدہے اور بچھو میری طرف بڑھے اچانک ندا آئی کہ اس نافرمان نفس کو لے چلو چنانچہ چند ڈراؤنی شکل کے فرشتے جن کے دانت ہرن اور گائے کے سینگ کی مثل تھے اور آنکھیں بجلی کی طرح چمکیلی تھیں اور انگلیاں سینگ جیسی تھیں مجھے اٹھا کر کرسی پر جلوہ افروز ایک فرشتے کے سامنے لے گئے اس نے کہا کہ اس نافرمان نفس کو اس کے ٹھکانے کی طرف لے جاؤ چنانچہ وہ مجھے لے کر دوزخ کے اول دروازے پر آئے وہاں پر تنگ راستہ، تیز ہوا، گرجنے والے بادل تھے وہاں کالی آگ تھی جو دنیا کی آگ سے ساٹھ گنا زیادہ تھی اس کے بعد وہ مجھے دوزخ کے دوسرے دروازہ پر لے گئے وہاں کی آگ پہلے کی آگ سے ساٹھ گنا زیادہ تھی، پھر وہ مجھے تیسرے دروازہ پر لے گئے وہاں کی آگ دوسری آگ سے ساٹھ گنا زیادہ تھی اس کے بعد وہ مجھے دوزخ کے چوتھے دروازے پر لے گئے وہاں کی آگ تیسری آگ سے ساٹھ گنا زیادہ تھی وہاں پر ایک درخت بھی تھا جس سے سیاہ پتھر جھڑ رہے تھے ان پتھروں کے کناروں پر آگ تھی ایک قوم کو ان پتھروں کو کھانے کا حکم دیا گیا میں نے اس قوم کے بارے میں دریافت کیا مجھے بتایا گیا کہ یہ یتیموں کے مال کو ظلماً کھانے والے لوگ ہیں۔

اس کے بعد وہ مجھے پانچویں دروازہ پر لے گئے وہاں کی آگ تمام آگوں کے مقابلہ میں ساٹھ گنا زیادہ تھی وہاں پر ایک درخت تھا جس پر سو سو گز لمبے لمبے کیڑے تھے کچھ لوگوں کو اس کے کھانے کا حکم دیا گیا تھا میں نے درخت اور اس کے کھانے والوں کے بارے میں پوچھا تو مجھے بتایا گیا کہ یہ زقوم کا درخت ہے اور اس کے کھانے والے سود خور لوگ ہیں اور اس کے بعد وہ مجھے دوزخ کے چھٹے آسمان پر لے گئے وہاں کی آگ بھی گذشتہ آگ کے مقابلہ میں ساٹھ گنا زیادہ تھی وہاں پر ایک بہت گہرا کنواں تھا اس میں چند افراد تھے جن کے چہروں سے پیپ رس رہی تھی اس پیپ کا ایک قطرہ زمین پر گر جائے تو ساری زمین کو بدبودار کر دے میں نے اس کنویں اور ان لوگوں کے متعلق پوچھا تو مجھے بتایا گیا کہ یہ زمہریر ہے اور یہ وہ لوگ ہیں جو دنیا میں زانی تھے۔ پھر وہ مجھے دوزخ میں کرسی پر بیٹھے ہوئے ایک شخص کے پاس لے گئے اس کے اردگرد فرشتے ہاتھوں میں آگ کے گرز لئے ہوئے کھڑے تھے اس نے پوچھا کہ یہ کس چیز کی عبادت کرتا تھا؟ انہوں نے جواب دیا کہ بیل کی اس نے کہا کہ اس کو اس کے ساتھیوں کے پاس لے جاؤ۔ حضرت عیسیٰ نے سوال کیا کہ تم کس طرح بیل کی عبادت کرتے تھے اس نے کہا کہ ہم اس کو سجدہ کرتے تھے اسے کھلاتے پلاتے تھے۔ حضرت عیسیٰ نے پوچھا کہ تمہارا نبی کون تھا اس نے جواب دیا کہ الیاس، اس کے بعد وہ مجھے دوزخ کے ساتویں دروازے پر لے گئے وہاں پر آگ کے تین سو خیمے تھے ہر خیمے میں آگ کے تین سو محل تھے ہر محل میں آگ کے تین سو گھر تھے ہر گھر میں آگ کے تین سو کمرے تھے ہر کمرے میں تین سو قسم کے عذاب تھے جس میں سانپ بچھو اور اژدہے شامل تھے مجھے اس میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ باندھ کر ڈال دیا گیا، آگ ہمیں جلاتی تھی اژدہے ہمیں کھاتے تھے سانپ ہمارا گوشت نوچتے تھے فرشتے لوہوں کے گرز سے ہماری پٹائی کرتے تھے میں ۹۴ سال سے عذاب میں مبتلا ہوں جمعرات اور جمعہ کے علاوہ تھوڑی دیر کے لئے بھی مجھ سے عذاب میں تخفیف نہیں کی جاتی۔ اسی اثناء میں غیب سے ندا آئی کہ اس نافرمان کو اس کی کھوپڑی کے پاس لے جاؤ جو وادی صخرہ میں پڑی ہے اس لئے کہ حضرت عیسیٰ نے اس کے لئے سفارش کی ہے چنانچہ مجھے وہاں سے نکالا گیا اے روح اللہ اب میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ آپ اللہ تعالیٰ سے میرے لئے سفارش کریں راوی کا بیان ہے کہ حضرت عیسیٰ نے دو رکعت نفل پڑھ کر اس کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور کہا کہ اے باری تعالیٰ اس نفس کو میرے سامنے زندہ کر دے راوی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ کی دعا کی برکت سے اسے زندہ کر دیا اور حضرت عیسیٰ کے بعد اس کی وفات ہوئی۔

۷۶۳۳ ابو محمد بن حیان، محمد بن احمد بن تمیم، محمد بن حمید، زافر بن سلیمان، سفیان، اوزاعی، کعب کا قول ہے لوگوں پر ایک وقت ایسا آئے

گا کہ رحمت اور امانت اٹھالی جائے گی اور سوال عام ہو جائیگا یہاں تک کہ ہر چیز سے برکت اٹھالی جائے گی۔

۷۶۳۴ ابومحمد، احمد بن جعفر بن فارس، محمد بن نعمان بن عبدالسلام، کثیر بن ہشام، عیسیٰ بن ابراہیم ہاشمی، معاویہ بن عبداللہ جعفری، کعبؓ نے فرمایا کہ درہم و دینار حضرت آدم کے دور سے شروع ہوئے اور معیشت کی اصلاح انہی پر موقوف ہے۔

۷۶۳۵ محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، احمد بن کثیر، بقیہ، صفوان بن عمرو، شریح بن عبید، کعبؓ کہتے ہیں کہ یکم اپریل کو اللہ تعالیٰ زمین پر نزول فرما ہوتے ہیں اور کھیتی کو پھل لانے کا حکم دیتے ہیں۔

۷۶۳۶ محمد بن احمد، محمد بن عثمان، ابوشاذان، حماد بن سلمہ، علی بن زید، ابوعثمان نہدی، کعبؓ نے بیان کیا ہے کہ دجال عرب کے پانیوں میں سب سے پہلے اس پانی پر آئے گا جو بصرہ میں جبل سنام کے قریب واقع ہے۔

۷۶۳۷۔ محمد، محمد، نصر بن عبدالرحمٰن، احمد بن بشیر، سعید، قتادہ، کعب کہتے ہیں کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قبر مقام ابراہیم، رکن یمانی اور زمزم کے درمیان ہے۔

۷۶۳۸ محمد، محمد، منجاب ابوعامر اسدی، سفیان اعمش، ابوصالح، کعبؓ کا بیان ہے کہ دنیا چھ ہزار سال تک باقی رہے گی۔

۷۶۳۹ محمد، محمد و اللہ شاذان، جریر بن حازم، زبید بن حارث، عکرمہ کعبؓ کا قول ہے کہ توراۃ کی سب سے پہلی نازل ہونے والی دس آیات سورۂ انعام کی آخری دس آیات ہیں۔

۷۶۴۰ محمد بن علی بن جیش، احمد بن یحییٰ حلوانی، احمد بن یونس، مندل، اعمش، صالح کہتے ہیں کہ کعبؓ نے عمر سے کہا کہ ہم آپ کو شہیدؓ امام عادلؓ اللہ کے بارے میں ملامت سے خوف نہ کرنے والا پاتے ہیں۔

۷۶۴۱ سلیمان بن احمد، عمرو بن ابی طاہر بن سراج، عبداللہ بن وہب، عبداللہ بن عیاش، ابن عیاش قتبانی، یزید بن قودر، کعبؓ نے فرمایا کہ اخروی شرف کے خواہاں شخص پر کثرت تفکر لازم ہے۔

۷۶۴۲ ابومحمد بن حیان، محمد بن عباس، ابوہاشم، ابن یمان، خارجہ بن زید بن اسلم، عطاء بن یسار، کعبؓ نے بیان کیا ہے کہ طلب علم کے سلسلہ میں خروج کرنے والے شخص کے لئے اللہ تعالیٰ ساتوں آسمان و زمین کو رزق کا ضامن بنادیتا ہے۔

۷۶۴۳ احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل والد، سیار، جعفر، عبدالجلیل، ابوعبدالسلام کعبؓ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو بذریعہ وحی حکم دیا کہ خیر سیکھو اور پھر لوگوں کو سکھاؤ کیونکہ میں خیر کے معلم اور متعلم کی قبر کی وحشت کو اپنے نور کے ذریعہ دور کردوں گا۔

۷۶۴۴ محمد بن حسن مقری، عبداللہ بن عبدالوہاب محمد بن عمر بن نعامہ حمصی، بقیہ بن ولید، یحییٰ، بشر بن منصور، ابوعبدالسلام، کعب کا بیان ہے کہ اگر تم عذاب جہنم کی ایک قسم کو یاد کرو گے تو اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ تمہیں دس نیکیاں عطا فرمائے گا اور دس گناہ معاف کرے گا اور دس درجے بلند کرے گا اور جسے کھانے پینے سے بدہضمی کا خطرہ ہو تو وہ قرآن کی یہ آیت (شھد اللہ انہ لا الہ الا ھو) (از آل عمران ۱۸) پڑھتا رہے اس کی برکت سے انشاءاللہ اس مرض سے حفاظت پائے گا۔

۷۶۴۵ ابراہیم بن محمد بن حسن، ابوربیع رشدینی، ابن وہب، ابن ابی ذئب، سعد بن ابی سعید مقبری، سلویٰ نے بیان کیا ہے کہ نوفل بن مساحق نے کعب احبار سے سوال کیا کہ قرآن میں والد کی نافرمانی کے کون کون سے اسباب بیان کئے گئے ہیں؟ کعب احبار نے مندرجہ ذیل اسباب بیان کئے (۱) یہ کہ جب والد اولاد کو کسی کام کے کرنے پر قسم دے لیکن اولاد اس کے باوجود بھی اسے پورا نہ کرے (۲) والد اولاد سے کسی چیز کا سوال کرے لیکن اولاد اس کے باوجود بھی ان کا سوال پورا نہ کرے (۳) اولاد والد کی امانت کا پاس نہ کرے (۴) والد اولاد کے بارے میں اللہ سے شکوہ کرنے لگے

۷۶۴۶ ابراہیم، ابوربیع، ابن وہب، ابن لہیعہ، عمرو بن حارث، یزید بن ابی حبیب، ابوحماد عراقی، قتادہ، کعبؓ نے ایک بار ابوموسیٰ

اشعری سے سوال کیا کہ اہل جنت کی تعداد کتنی ہوگی؟ انہوں نے لاعلمی کا اظہار کیا پھر کعبؒ نے ان سے اہل جنت کی صفوں کی تعداد اور ان کے درمیانی فاصلہ کے بارے میں سوال کیا انہوں نے نفی میں جواب دیا کعبؒ نے کہا کہ اہل جنت کی بارہ صفیں ہوں گی جن میں آٹھ صفیں امت محمدیہ کی ہوں گی دو صفوں کا درمیانی فاصلہ مشرق و مغرب کے فاصلہ کے برابر ہوگا۔

۷۶۴۷ محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، عبادہ بن زیاد، قیس بن ربیع، عبداللہ بن محمد بن ابراہیم عیسیٰ بن ابراہیم، آدم بن ایاس، شیبان عاصم بن بہدلہ، ابوصالح، کعبؒ کہتے ہیں کہ اللہ نے تمام مہینوں میں سے ماہ رمضان اور تمام شہروں سے شہر مکہ، تمام ایام سے یوم جمعہ اور تمام راتوں میں سے لیلۃ القدر اور تمام اوقات میں سے نمازوں کے اوقات کو پسند فرمایا ہے پس مومن ہمیشہ دو نیکیوں کے درمیان رہتا ہے ایک وہ نیکی جسے وہ ادا کر چکا دوسری وہ جس کے انتظار میں ہوتا ہے۔

۷۶۴۸ محمد، جریر، ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، ابوالربیع الرشدینی، ابن وہب، عمر بن محمد، سہیل بن ابی صالح عن ابیہ السلوی، کعبؒ کہتے ہیں کہ اللہ کے نزدیک تمام شہروں میں مکہ زمانوں میں شہر حرم کا زمانہ مہینوں میں ذی الحجہ، ایام میں یوم جمعہ، راتوں میں لیلۃ القدر اوقات میں فرضوں کے اوقات اور کلام میں لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر اور سبحان اللہ و الحمد للہ، سب سے زیادہ پسند ہے۔

۷۶۴۹ محمد بن احمد، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، منجاب بن حارث، علی بن مسہر، اسماعیل بن ابی خالد، مسیّب بن رافع، کعبؒ نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے دن ورات میں کچھ اوقات منتخب کر کے ان میں نمازیں فرض کیں اور زمانہ سے چار اشہر حرم منتخب کئے، اور مہینوں میں سے ماہ رمضان منتخب فرمایا، اور دنوں سے جمعہ کا دن اور راتوں میں سے لیلۃ القدر کا انتخاب کیا اور زمین سے مساجد کا حصہ پسند فرمایا۔

۷۶۵۰ حبیب بن حسن، عمر بن حفص سدوسی، عاصم بن علی، ابوہلال، عبداللہ بن بریرہ، کعبؒ کا قول ہے کہ دو عمروں سے حج اور بیت المقدس میں دو رکعت پڑھنے سے عمرہ افضل ہے اور بیت اللہ اور بیت المقدس میں سے ایک کی طرف سفر کرنا دوسرے کی طرف سفر کرنے کی مثل ہے کیونکہ دونوں کے نزدیک مقام اور میزاب ہے

۷۶۵۱ عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، عبیداللہ بن عمر، سعید بن ابی سعید، عمر بن ابی بکر، کعبؒ کا بیان ہے کہ میں نے کتاب اللہ میں پڑھا ہے کہ جو شخص صبح و شام خیر کی بات سیکھنے سکھانے یا اللہ کے ذکر کے لئے مسجد جائے تو وہ راہ خدا میں قتال کرنے والے کی مانند ہے عبدالعزیز نے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے کہ لوگوں سے باتیں کرنے کے لئے مسجد جانے والا شخص غیر متعلم اور غیر ذاکر کی مانند ہے۔

۷۶۵۲ ابوبکر بن خلاد، اسماعیل بن اسحاق قاضی، محمد بن کثیر، سفیان ثوری، محمد بن عجلان، سعید مقبری، ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام، کعبؒ نے بیان کیا ہے کہ اللہ کے ذکر یا خیر کی بات کے تعلیم و تعلم کے لئے مسجد میں آنے والا شخص راہ خدا میں جہاد کرنے والے شخص کی طرح ہے اور دنیاوی باتوں کے لئے مسجد میں آنے والا شخص دوسرے کی چیز پر خوش ہونے والے شخص کی طرح ہے اور اس کا ذاکرین وصالحین سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

۷۶۵۳ عبداللہ بن محمد جعفر، قاسم بن فورک، عبداللہ بن ابی زیاد، سیار بن حاتم، موسیٰ بن سعید راسی، ہلال ابوجبلہ، ابوعبدالسلام، کعبؒ کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ بن عمران میں نے لوگوں پر ماہ رمضان کے روزے فرض کئے ہیں اے موسیٰ قیامت کے روز جس کے نامۂ اعمال میں دس رمضانوں کے روزے ہوں گے وہ متواضعین میں شمار ہوگا اور جس کے اعمال نامہ میں بیس رمضان کے روزے ہوں گے وہ ابرار میں سے ہوگا اور جس کے اعمال نامہ میں تیس رمضان کے روزے ہوں گے وہ میرے نزدیک شہداء سے افضل ہے۔ اے موسیٰ بن عمران ماہ رمضان کے آغاز پر میں حاملین عرش کو عبادت چھوڑ کر روزے داروں کی دعا پر آمین کا حکم دیتا ہوں اس لئے کہ روزے دار کی دعا کو رد نہ کرنے کا میں نے عزم کیا ہوا ہے۔ اے موسیٰ ماہ رمضان میں آسمان و زمین درختوں، پہاڑوں اور چوپاؤں کو

روزے داروں کے لئے استغفار کا حکم دیتا ہوں۔اے موسیٰ ماہ رمضان کے صائمین میں سے تین شخصوں کو تلاش کر کے ان کی معیت اختیار کر اور اکل وشرب میں ان کے ساتھ شریک ہو،اس لئے کہ زمین کے جس حصہ پر ماہ رمضان کے تین روزہ دار ہوں وہ حصہ عذاب وغضب سے محفوظ رہتا ہے،اے موسیٰ کیا تم کو میرے مقرب شخص کے بارے میں معلوم ہے؟ غصہ کے وقت برداشت سے کام لینے اور والدین واقارب کے قطع تعلقی کے باوجود ان سے صلہ رحمی کرنے والا شخص مخلوق میں میرا سب سے زیادہ مقرب ہے۔ماہ رمضان میں پیاس برداشت کرنے والے شخص کے لئے قیامت کے روز میں نے سیرابی کا وعدہ کر رکھا ہے۔اے موسیٰ اگر تو مریض ہے تو رمضان کے صائمین کو حکم دے کہ وہ تجھے اٹھا کر لے جائیں،اگر تو مسافر ہے تو سفر سے واپس آ کر بوڑھے،بچوں اور حیض ونفاس والی عورت کو ساتھ لے کر اس جگہ پر چلا جا جہاں روزے دار ہیں اس لئے کہ اگر میں آسمان وزمین کو ان پر چھوڑ دوں تو ان کا کچھ بھی نقصان نہیں ہوگا اور میں ان کو ان کے انعامات کی خوشخبری سناؤں گا اور عید کی شب میں آسمان وزمین سے کہتا ہوں کہ تم گواہ رہو کہ میں روزے داروں سے راضی ہوگیا۔اب تم اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ روزوں کے بدلہ میں نے تم کو دوزخ سے آزاد کردیا ہے اور قیامت کے روز تم پر حساب میں آسانی کروں گا اور دنیا میں تمہارے رزق میں فراخی کروں گا اور تمہاری لغزشوں کو معاف کردوں گا میری عزت کی قسم آج کے بعد تم مجھ سے کوئی سوال نہ کرنا اور ماہ رمضان کے روزے امر آخرت سے ہیں،لیکن اسے دنیا ہی میں میں نے تم کو عطا کردیا۔

اگر تم امر دنیا کے بارے میں مجھ سے سوال کرو گے تو میں تمہارے معاملہ میں غور کروں گا۔اے موسیٰ بن عمران لوگوں سے کہدو کہ وہ مجھ سے دعا میں جلدی نہ کریں اور مجھ سے بخل نہ کریں کیا انہیں معلوم نہیں کہ بخل مجھے ناپسند ہے پھر میں کیسے بخیل ہوسکتا ہوں!اے موسیٰ بن عمران افطاری کے وقت ہر دعا مجھ سے کرو اس لئے اس وقت میں کوئی دعا رد نہیں کرتا بڑی بڑی چیز کے سوال کرنے کے بارے میں مجھ سے بخل سے کام مت لو اور چھوٹی سے چھوٹی چیز کے سوال کرنے کے بارے میں مجھ سے حیامت کرو کوٹنے کے اوزار اور بکری کے چارہ تک کے بارے میں مجھ سے سوال کرو۔اے موسیٰ تمہیں معلوم نہیں کہ رائی اور اس سے بڑی چیزوں کو میں نے ہی پیدا کیا ہے اور ہر شے کو میں نے مخلوق کی ضرورت کے واسطے پیدا کیا ہے۔اور جو شخص مجھ سے کسی چیز کا سوال کرتا ہے اور اس کو معلوم ہے کہ میں اس کے عطا اور عدم عطا پر قادر ہوں تو میں اس کی مغفرت کے ساتھ اسے وہ چیز عطا کردیتا ہوں پھر اگر وہ اس پر میرا شکر ادا کرے گا تو اس کا ٹھکانہ دارالحامدین ہے اور جسے میں سوال نہ کرنے کے باوجود کوئی شے عطا کروں،پھر وہ اس پر میری ناشکری کرے تو قیامت کے روز اس پر حساب میں سختی کروں گا۔

۷۶۵۴ ابو محمد بن حیان، املاءً محمود بن فرج، محمد بن عبداللہ بن حفص رجاء بن عبداللہ، صالح بن صباح مقدسی، کعبؒ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے توراۃ میں موسیٰ کو بذریعہ وحی بتایا کہ امت محمدیہ کو رمضان کے ایک روزے کے بدلے دوزخ سے ایک ہزار سال کی مسافت کے برابر دور کردیا جائے گا اور انہیں ماہ رمضان میں نفل کا ثواب فرضوں کے برابر عطا کروں گا اور میں نے اس ماہ میں ان کے لئے ایک ایسی رات بنائی ہے کہ اس میں صدق دل سے توبہ کرنے والے شخص کا اگر اسی شب یا ماہ میں انتقال ہوگیا تو اس کے لئے تیس شہیدوں کا ثواب ہے۔

اے موسیٰ امت محمدیہ کو حج کے ادا کرنے پر میں وہی کچھ عطا کروں گا جو میں نے حضرت آدم وابراہیم کو عطا کیا تھا۔اے موسیٰ میں زکواۃ کی ادائیگی پر امت محمدیہ کی عمروں میں زیادتی کروں گا اور آخرت میں انہیں مغفرت اور دائمی جنت عطا کروں گا اے موسیٰ میں بہت کچھ عطا کرنے والا ہوں میں بندہ سے چھوٹی چیز کا مطالبہ کر کے اسے بڑی چیز عطا کرنے والا ہوں اے موسیٰ میں بہترین مولیٰ ہوں میں لوگوں سے قرض کا مطالبہ کر کے انہیں فرض عطا کرنے والا ہوں اور دنیاوی آقا اپنے ماتحتوں کے ساتھ مجھ جیسا سلوک نہیں کر سکتے،اے موسیٰ میرے کاموں کی صفت بیان سے بالاتر ہے۔اے موسیٰ میری رحمت محمد اور ان کی امت کے لئے خاص ہے۔اے موسیٰ امت محمدیہ میں ایسے افراد بھی ہیں کہ کلمہ شہادت کے کہنے پر ان کے لئے انبیاء کے ثواب کے برابر ثواب ہے، ان پر میری رحمت کا نزول

ہوتا ہے میرے غضب سے وہ محفوظ رہتے ہیں ان کو عذاب قبر نہیں ہوگا منکر نکیر کے سوالات ان پر آسان کر دئے جائیں گے، اے موسیٰ امت محمدیہ کے لئے میری رحمت خاص ہے۔ امت محمدیہ کے جس فرد کی زبان اور دل میں کلمہ شہادت ہوگا اس کی توبہ میں ضرور قبول کروں گا۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت موسیٰ ان باتوں کے سننے کے بعد سجدہ ریز ہو گئے اور اللہ تعالیٰ سے امت محمدیہ میں سے ہونے کی درخواست کی، اللہ تعالیٰ کی طرف سے جواب آیا اے میرے کلیم آپ اس امت کے زمانہ تک زندہ نہیں رہیں گے، اے موسیٰ اگر قیامت کے روز تو میرا قرب چاہتا ہے تو یتیم وسائل کو ڈانٹ ڈپٹ مت کر۔ اے موسیٰ اگر تو یہ چاہتا ہے کہ میں قیامت کے روز تیری زندگی کی ہر دعا قبول کروں تو حسن اخلاق تجھ پر لازم ہے۔ حضرت موسیٰ نے اللہ کے حضور عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ یتیم کو رضاء الٰہی کے لئے کھانا کھلانے والے کے واسطے کیا اجر ہے؟ اللہ کی طرف سے جواب آیا کہ میں ایک منادی کے ذریعہ اس کے لئے آگ سے آزادی کا اعلان کراتا ہوں۔

۷۶۵۵ ابو محمد بن حیان، ابوالعباس ہروی، ابو عامر دمشقی، ولید بن مسلم، ابن لھیعہ، یزید بن ہاد، نافع، کعبؒ نے لیلۃ القدر کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا قرآن میں اللہ تعالیٰ نے اس کا ذکر فرمایا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ لوگوں کے گناہ معاف کرتا ہے۔

۷۶۵۶ قاضی محمد بن احمد، ابوالحسن شیبانی، عباد بن احمد عرزمی محمد بن سوقہ، عبدالواحد، کعبؒ نے بیان کیا کہ حضرت لقمان حکیم نے اپنے صاحبزادے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اے بیٹے نماز قائم کر، اس لئے کہ دین میں نماز کی مثال خیموں کے ستونوں کی مانند ہے۔ بلاشبہ ستونوں کی درستگی میخوں اور رسیوں کی درستگی کا سبب ہوتی ہے اور ستونوں کی عدم درستگی میخوں اور رسیوں کی عدم درستگی کا سبب ہوتی ہے اور اپنے دوست سے فروتنی کا معاملہ کر وہ بھی تجھ سے فروتنی کا معاملہ کرے گا اور لوگوں سے اپنا رخ مت پھیر ورنہ تو ان کی نظروں میں مبغوض ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ کی عطاء کردہ بہترین چیزوں میں سے صدقہ کر، اس سے تیرے مال میں برکت ہوگی اور غضب الٰہی سے محفوظ رہے گا۔ مفلس پڑوسی، مسکین، غلام، قیدی پر رحم کھا، یتیم کو قریب کر کے اس کے سر پر ہاتھ پھیر کیونکہ اللہ کے بندوں پر رحم کرنے والے شخص پر اللہ رحم کرتا ہے۔

۷۶۵۷ ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید، ابن وہب، عبداللہ بن عیاش، یزید بن قودر، کعبؒ کا قول ہے کہ ضعیف ومحتاج لوگوں کے لئے خوشخبری ہے قیامت کے روز اللہ تعالیٰ انبیاء کی صحبت کے ذریعہ ان کا اکرام کرے گا۔

۷۶۵۸ ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید، ابن وہب، عبداللہ بن عیاش، یزید بن قودر، کعبؒ کا قول ہے کہ عمدہ آواز میں قرآن کی تلاوت کرنے والے شخص کو آخرت میں ایسی شیریں گفتار عطا کی جائے گی کہ اہل جنت اس سے کبھی بھی نہیں اکتائیں گے اور جید قاری آخرت میں اپنی ازواج وخادمین کے ساتھ عمدہ تلاوت کی وجہ سے ایک ہزار سال تک موتیوں کے محل میں قیام کرے گا۔

۷۶۵۹ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، یزید، جریری، عبداللہ بن شقیق، کعبؒ نے بیان کیا ہے کہ حضرت موسیٰ یوں دعا کرتے تھے اے اللہ میرے دل کو توبہ کے ذریعہ نرم فرمادے اور میرے دل کو پتھر کی طرح سخت مت کر۔

۷۶۶۰ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبدالرحمٰن، سفیان، اعمش، سالم، کعبؒ نے فرمایا کہ حضرت نوح کے بعد زمین پر یکے بعد دیگرے چودہ ابدال رہیں گے جن کی وجہ سے اہل ارض پر عذاب نازل نہیں ہوگا۔

۷۶۶۱ حضرت کعبؒ فرماتے ہیں کہ اللہ نے زمین کی طرف نظر اٹھا کر فرمایا کہ اے زمین میں تیرے کچھ حصہ پر نزول کرنے والا ہوں اس کے بعد پہاڑ بلند ہو گئے اور پتھروں نے فروتنی ظاہر کرتے ہوئے اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا پھر اللہ نے اس پر قدم مبارک رکھ کر فرمایا یہ میری قیام گاہ ہے اور یہ میری مخلوق کے جمع ہونے کی جگہ ہے۔ یہ میری جنت اور دوزخ ہے اور یہاں پر قیامت کے روز جس کا میں مالک ہوں میرا میزان قائم ہوگا۔

۷۶۶۲۔ محمد بن ابراہیم، محمد بن حسن، قتیبہ، یزید بن خالد، لیث بن سعد، خالد بن یزید، سعد بن ابی ہلال ایک بار حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص نے حضرت کعبؒ سے علم نجوم کے بارے میں سوال کیا، انہوں نے جواب دیا کہ میرے

نزدیک یہ ناپسندیدہ ہے اس لئے کہ مجھے اس میں کوئی بھلائی نظر نہیں آئی۔

۷۶۶۳ اسحاق بن ابراہیم بن جمیل، احمد بن منیع، عباد بن عباد، ابان، سالم مکی، عبداللہ بن رباح، کعب کا بیان ہے کہ مشرکین کے ہاتھوں قتل ہونے والے مسلمان کے لئے دو نور ہیں اور حروریہ کے ہاتھوں قتل ہونے والے شخص کے لئے آٹھ نور ہیں۔

۷۶۶۴ ابو محمد بن حیان، محمد بن عبداللہ بن رستہ، سلیمان بن ایوب، جعفر بن سلیمان، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، والد، سیار، جعفر ابو عمران، عبداللہ بن رباح، کعب کا قول ہے کہ شہید کے لئے دو نور ہیں اور خوارج کے ہاتھوں قتل ہونے والے کے لئے آٹھ نور ہیں اور خوارج نے حضرت داؤد کے زمانہ میں ان کے خلاف بغاوت کی تھی۔

۷۶۶۵ عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون، جریری، عبداللہ بن شقیق، کعب کا قول ہے کہتے ہیں کہ بہترین عمل سبحۃ الحدیث اور بدترین عمل تحذیف ہے میں نے کعبؒ سے سبحۃ الحدیث اور تحذیب کی تشریح کے متعلق دریافت کیا انہوں نے فرمایا کہ سبحۃ الحدیث یہ ہے کہ ایک شخص اللہ کی تسبیح میں اور پوری قوم باتوں میں مشغول ہو اور تحذیف یہ ہے کہ ایک انسان نیک صالح ہے اور جب اس کے بارے میں لوگوں سے سوال کیا جائے تو وہ اس کی برائی کریں۔

۷۶۶۶ اسحاق بن ابراہیم بن محمد، اسماعیل بن یزید، ابراہیم بن موسیٰ ابو معاویہ، اعمش، مجاہد، کعبؒ فرماتے ہیں کہ جمعہ کے روز صدقہ کا ثواب دگنا ہو جاتا ہے۔

۷۶۶۷ ابو محمد بن حیان، جعفر فریابی، قتیبہ، مالک بن انس، زید بن اسلم، عطاء بن یسار، کعب احبار نے کہا کہ نمازی کے سامنے سے گزرنے والے شخص کو اگر گناہ کا علم ہو جائے تو اس کے نزدیک نمازی کے سامنے سے گزرنے سے زمین میں دھنس جانا بہتر ہوتا۔

۷۶۶۸ ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، ابراہیم احمد بن سعد، ابن لھیعہ، عمار بن عزبہ، عبداللہ بن دینار، عطاء بن یسار، کعبؒ فرماتے ہیں کہ دوزخ میں چار پل ہوں گے پہلے پر قطع رحمی کرنے والے کو، دوسرے پر مقروض کو، تیسرے پر خائنین کو، چوتھے پر متکبرین کو روک لیا جائے گا۔

۷۶۶۹ ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد، محمد بن حسن، احمد بن سعید، ابن وہب، عمرو بن حارث، سعید بن ابی ہلال، کعبؒ کا بیان ہے کہ خدا کی قسم والدین کے نافرمان شخص کو جلد موت دے دی جاتی ہے اور والدین کے فرماں بردار شخص کی عمر میں برکت کی جاتی ہے۔ کعبؒ کہتے ہیں کہ میں نے قرآن میں پڑھا ہے کہ والدین کی آواز پر لبیک نہ کہنے والی اولاد والدین کی نافرمان ہوتی ہے۔ نیز والدین جس اولاد کے لئے بددعا کریں تو وہ اولاد بھی والدین کی نافرمان ہوتی ہے اور والدین کی طرف سے سوال کے باوجود ان کا خیال نہ کرنے والی اولاد بھی نافرمان ہوتی ہے۔

۷۶۷۰ محمد بن علی، عبداللہ بن حسین بن معبد، ابوکریب، محاربی، اعمش، سالم بن ابی الجعد، کعبؒ کا قول ہے کہ قیامت کے روز سب سے بڑے گناہ گار مثلث لوگ ہوں گے ان سے مثلث کی تشریح پوچھی گئی تو انہوں نے فرمایا کہ اس سے مراد جو بادشاہ کے پاس اپنے بھائی کی چغلی کرنے والا ہے ایسا شخص اپنی، بھائی اور بادشاہ کی ہلاکت کا سبب بنتا ہے۔

۷۶۷۱ ابو جعفر احمد بن محمد بن احمد عبداللہ بن محمد بن عبدالکریم، زعفرانی، ابو معاویہ، اعمش، زیاد، کعبؒ نے بیان کیا ہے کہ نقل اور بناوٹ چالیس روز تک باقی رہتی ہے بعد ازاں شے اپنی اصلی حالت پر لوٹ آتی ہے۔

۷۶۷۲ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلم، سیار، جعفر، ابو عمران جونی، عبداللہ بن رباح انصاری، کعب کا بیان ہے کہ حضرت ابراہیم ہر دن حضرت لوط کے شہر سدوس کی طرف جھانک کر فرماتے تھے تمہارے لئے ہلاکت ہو کعبؒ کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے عبادت کے لئے ایک کمرہ مخصوص کیا ہوا تھا۔

۷۶۷۳ محمد بن یحییٰ بن عیسیٰ بصری، حماد بن زید، یحییٰ، کعبؒ نے کہا ہے کہ عنقریب فتنہ برپا ہوگا جس میں لوگوں کے خون، اموال اور

فروج کو حلال سمجھا جائے گا اور بعد ازاں فتنہ دجال واقع ہوگا۔

۷۶۷۴ ابوبکر بن خلاد، محمد بن غالب بن حرب، قعنبی مالک کہتے ہیں کہ حضرت عمر نے عراق جانے کا ارادہ کیا تو کعب احبار نے عمر سے فرمایا آپ عراق نہ جائیں اس لئے کہ وہاں پر جنات کے اثرات اور بڑے بڑے امراض ہیں۔

۷۶۷۵ ابراہیم بن عبیداللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، لیث بن سعد، عبیداللہ بن ابی جعفر، کعب احبار فرمایا کرتے تھے کہ حضرت عمر دوزخ کے دروازے پر کھڑے ہیں جو آپ کے دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد کھل جائے گا۔

۷۶۷۶ ابراہیم بن عبیداللہ، محمد بن احمد، قتیبہ، لیث، یزید بن ابی حبیب، ابوالخیر، صنابحی، کعبؒ کہا کرتے تھے عنقریب چمڑے کے سکڑنے کی طرح عراق سکڑ جائے گا اور مینگنی کے ٹکڑوں کی طرح ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا۔

۷۶۷۷ ابوعلی محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، ابوعبدالرحمٰن مقری، سلیمان بن مغیرہ، حمید بن ہلال عدوی، ابوالضیف، کعبؒ کا قول ہے کہ یاجوج و ماجوج روزانہ کدال کے ذریعے دیوار کو منہدم کرنے کی کوشش کرتے ہیں حتیٰ کہ جب وہ منہدم ہونے کے قریب ہوتی ہے تو یاجوج ماجوج کہتے ہیں کہ کل ہم اس کو گرا دینگے راوی کہتا ہے کہ کل جب وہ واپس آتے ہیں تو وہ دیوار بالکل صحیح و سالم کھڑی ہو جاتی ہے پھر یاجوج ماجوج اسے از سر نو گرانا شروع کرتے ہیں اور شام کو جب دیوار گرنے کے قریب ہوتی ہے تو وہ چلے جاتے ہیں اور یہ سلسلہ جاری رہتا ہے۔ لیکن جب اس دیوار کے انہدام کے لئے حکم الٰہی ہوگا تو منجانب اللہ ان کی زبان سے کہلوایا جائے گا کہ انشاء اللہ کل ہم اس کو بالکل منہدم کر دینگے۔ چنانچہ کل وہ آکر اس کے باقی ماندہ حصہ کو منہدم کر دینگے۔

پھر یاجوج ماجوج کے اگلے حصے سے ایک شخص دریا پر آکر اس کا سارا پانی پی جائے گا اس کے بعد ان کے درمیانی حصہ سے ایک شخص آکر اس دریا کی مٹی کو چاٹ لے گا پھر ان کے آخری حصہ سے ایک شخص آئے گا اور وہ کہے گا یہاں پر پانی تھا بعد ازاں یاجوج ماجوج آسمان کی طرف تیر پھینک کر کہیں گے زمین والوں کو ہم نے زیر کر دیا اور اہل آسمان پر ہم غالب آگئے پھر اللہ تعالیٰ ایک کیڑے کے ذریعے ان کو ہلاک کر دے گا حتیٰ کہ روئے زمین پر ان کا تعفن پھیل جائے گا۔ بعد ازاں اللہ کے حکم سے ایک پرندہ ان کی نعشوں کو دریا میں پھینک دے گا اس کے بعد زمین میں بہ کثرت پیداوار ہوگی حتیٰ کہ ایک انار تمام اہل بیت کو کفایت کرے گا اسی اثناء میں کالے حبشی کے بارے میں خبر مشہور ہوگی کہ وہ اہل بیت سے قتال کے لئے آرہا ہے مسلمان ایک مختصر سا دستہ اس کے مقابلے کے لئے روانہ کریں گے لیکن حبشی سے ان کی ملاقات سے قبل ہی اللہ تعالیٰ ایک خوشگوار ہوا کے ذریعے تمام مسلمانوں کی روح قبض کر لے گا اس کے بعد صرف لوگوں کا غبار باقی رہ جائے گا۔

۷۶۷۸ ابوبکر بن عبداللہ بن محمد بن عطاء، عمر بن احمد سنی، ابوشرحبیل حمصی، ابومغیرہ، صفوان بن عمر، شریح بن عبید، کعبؒ نے بیان کیا کہ یاجوج ماجوج کو تین قسموں پر پیدا کیا گیا ہے (۱) ان کے اجسام مرغابی کی مانند ہیں (۲) ان کی لمبائی اور چوڑائی چار چار گز ہے (۳) ان کے بڑے بڑے کان ہیں۔

۷۶۷۹ سلیمان بن احمد، عبدالرحمٰن بن حاتم مرادی، نعیم بن حماد، ابومغیرہ، اسماعیل بن عیاش، ابوبکر بن ابی مریم غسانی، کعبؒ کا قول ہے کہ تنین سانپ کی ایک قسم ہے جو اہل ارض کو ایذا دے گا جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کو خشکی سے دریا میں پھینک دے گا جب دریائی جانور اس کی ایذا رسانی سے چلائیں گے تو اللہ تعالیٰ دوبارہ یاجوج ماجوج کی غذا کے واسطے دریا سے خشکی پر پھینک دے گا۔

۷۶۸۰ سلیمان، عبدالرحمٰن، نعیم، بقیہ بن ولید، ابوبکر بن ابی مریم، ابومغیرہ، ابوزاہریہ، کعبؒ کا بیان ہے کہ یاجوج ماجوج کے بعد لوگ دس سال تک خوشحالی میں رہیں گے حتیٰ کہ دو شخص ایک انار اٹھا سکیں گے اسی طرح انگور کا ایک خوشہ دو آدمی اٹھا سکیں گے دس سال تک وہ اس حالت پر رہیں گے بعد ازاں اللہ کی طرف سے خوش گوار ہوا چلے گی جو کسی مسلمان کو زندہ نہ چھوڑے گی اس کے بعد بلاوجہ لوگ ایک

دوسرے کو قتل کریں گے حتیٰ کہ اسی اثناء میں قیامت قائم ہو جائے گی۔

۷۶۸۱ سلیمان بن احمد، عبدالرحمٰن بن ابی حاتم، نعیم بن حماد، بقیہ، ابوالمغیرہ، صفوان بن عمرو، شریح بن عبید، کعبؓ نے فرمایا کہ عنقریب زمین اہل زمین پر تنگ ہو جائے گی پھر وہ تم پر حرکت کرنے لگے گی حتیٰ کہ تمہیں اس کے ریزہ ریزہ ہو جانے کا خیال آئے گا اور آقا اپنے غلاموں کو آزاد کر دینگے بعد ازاں ایک عرصہ تک زمین پرسکون رہے گی حتیٰ کہ اپنے غلاموں کو آزاد کرنے والوں کو افسوس ہوگا پھر ایک وقت کے بعد زمین دوبارہ حرکت کرے گی حتیٰ کہ بعض لوگ کہیں گے اے ہمارے رب! ہم نے آزاد کر دیئے ہم نے اپنے غلام آزاد کر دیئے اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تم جھوٹ بولتے ہو بلکہ میں نے آزاد کیا ہے۔

۷۶۸۲ سلیمان، عبدالرحمٰن، نعیم، ضمرۃ، ابن شوذب، ابومنہال ابوزیاد، کعبؓ نے بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل کی پشت سے بارہ محافظ پیدا کئے ان میں افضل ترین اور بہترین ابوبکرؓ عمر اور عثمان ہیں۔

۷۶۸۳ سلیمان، عبدالرحمٰن، نعیم، ضمرۃ، ابن شوذب، یحییٰ بن ابی عمرو شیبانی، کعب کا قول ہے کہ سب سے پہلے اس امت میں نبوت اور رحمت ہوگی پھر خلافت اور رحمت ہوگی بعد ازاں بادشاہت اور رحمت ہوگی پھر بادشاہت اور جباریت ہوگی اس وقت زمین کا باطن زمین کے ظاہر سے بہتر ہوگا۔

۷۶۸۴ سلیمان بن احمد، عبدالرحمٰن، نعیم عثمان بن کثیر محمد بن مہاجر، عباس بن سالم، عمر بن ربیعہ، مغیث، اوزاعی نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر نے کعبؓ سے توراۃ میں اپنی صفت کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ توراۃ میں آپ کے یہ اوصاف بیان کئے گئے ہیں کہ ایک سخت خلیفہ ہوگا جو اللہ کے بارے میں کسی ملامت گر کی ملامت کا خیال نہیں کرے گا ان کے بعد منتخب ہونے والے خلیفہ کو ان کی قوم ظلماً قتل کرے گی اس کے بعد فتنے واقع ہوں گے۔

۷۶۸۵ محمد بن احمد بن ابراہیم، عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز، حاجب بن ولید بقیہ بن ولید، محمد بن زیاد ہانی کہتے ہیں کہ میں کعبؓ کی بیماری میں ان کی عیادت کے لئے گیا اور میں نے ان سے ان کی طبیعت کے بارے میں پوچھا انہوں نے فرمایا کہ تمہارے سامنے ایک جسم ہے جس پر گناہوں کی وجہ سے مواخذہ کیا گیا ہے اگر اسی حالت میں میری موت آگئی تو میں رحمت الٰہی کا محتاج ہوں اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے صحت یاب کر دیا تو بقیہ زندگی میں اس کی اطاعت میں گزاروں گا۔

۷۶۸۶ حسین بن محمد بن علی، عبدالرحمٰن بن محمد بن ادریس، ہارون بن اسحاق، محمد بن عبدالوہاب، مسعر، مصعب، کعبؓ نے بیان کیا ہے کہ حضرت داؤدؑ صبح وشام تین بار یہی دعا کیا کرتے تھے اے باری تعالیٰ آج مجھے ہر اس مصیبت سے جو آسمان سے زمین پر نازل ہونے والی ہے خلاصی عطا فرما دے اے اللہ آج آسمان سے نازل ہونے والی تمام بھلائیوں سے مجھے حصہ عطا فرما۔

۷۶۸۷ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبیداللہ بن عمر قواریری، جعفر بن سلیمان، ابوعمران جونی، عبداللہ بن رباح کعب کا قول ہے کہ حضرت ابراہیم نے اللہ کے حضور درخواست کی کہ اے باری تعالیٰ مجھے اس بات سے بہت دکھ ہوتا ہے کہ زمین میں میرے علاوہ تیری عبادت کرنے والا کوئی نہیں ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو بھیجا جو حضرت ابراہیم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے اور ان کے ساتھ رہتے تھے۔

۷۶۸۸ عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن سہل، عبداللہ بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی، اسماعیل بن عیاش، ابوسلمہ صنعانی، کعبؓ کہتے ہیں کہ ضرورت کے مطابق بات کرنا حکمت ہے، تم پر خاموشی لازم ہے اس لئے کہ وہ ایک اچھائی اور گناہوں سے بچنے کا سبب ہے۔ تم حکمت کے دروازے تلاش کرو، صبر حکمت کا دروازہ ہے اللہ تعالیٰ بلاوجہ ہنسنے والے کو ناپسند کرتا ہے اور اللہ اس حاکم سے خوش ہوتا ہے جو چرواہے کی طرح اپنی رعیت کا خیال رکھتا ہے۔ خوب سمجھ لو کہ حکمت مؤمن کا گم شدہ سرمایہ ہے علم کے اٹھائے جانے سے قبل اسے حاصل

کر و علم کا انھنا اس کے ناقلین کا دنیا سے رخصت ہو جانا ہے۔

۷۶۸۹ ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن نائلہ، محمد بن ابی بکر مقدمی، معتمر، ابوسلیمان، کعبؒ کا بیان ہے کہ جس آگ میں حضرت ابراہیم کو ڈالا گیا تھا اس آگ نے صرف ان کی رسیوں کو جلایا تھا۔

۷۶۹۰ عبداللہ بن محمد بن جعفر مسلم بن سعید، مجاشع بن عمر، ابن لھیعہ یحییٰ بن میمون حضرمی، کعبؒ نے بیان کیا ہے کہ جب اللہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو راتوں رات بنی اسرائیل کے لے جانے کا حکم دیا تو انہیں حضرت یوسف کی ہڈیاں بھی ساتھ لے جانے کے بارے میں حکم دیا لیکن حضرت موسیٰ کو ان کی جائے قبر معلوم نہیں تھی بنی اسرائیل کی سراج نامی ایک خاتون تھی جسے اللہ تعالیٰ نے دراز زندگی عطا فرمائی تھی حتیٰ کہ اس نے حضرت موسیٰ کا زمانہ پایا اس نے حضرت موسیٰ سے عرض کیا کہ میں آپ کے سامنے حضرت یوسف کی قبر کے بارے میں نشان دہی کروں گی اس شرط پر کہ آپ مجھ سے تین چیزوں کا وعدہ کریں۔

حضرت موسیٰ نے اس سے تین چیزوں کے بارے میں دریافت کیا اس نے کہا کہ (۱) آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ میری جوانی دوبارہ لوٹا دیں (۲) آپ مجھے اپنے ساتھ لے کر جائیں گے حضرت موسیٰ نے دونوں کا وعدہ فرمایا (۳) آخرت میں جنت میں مجھے آپ کی معیت حاصل ہو۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت موسیٰ اس کی تیسری بات سن کر رونے لگے اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی آئی کہ اے موسیٰ جنت میرے قبضے میں ہے میں اس کا سوال پورا کروں گا حضرت موسیٰ نے اس کی تیسری شرط بھی پورا کرنے کا وعدہ کرلیا۔ اس عورت نے کہا کہ حضرت یوسف کی قبر اس جزیرہ میں ہے جس پر پانی غالب آچکا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت موسیٰ نے دو لکڑی کے پیالے لے کر ان پر اللہ کا نام لکھ کر اس کی دونوں جانبوں میں وہ پیالے ڈالے اس کے بعد اس کا پانی نیچے اتر گیا اس خاتون نے بتایا کہ اس جگہ حضرت یوسف کی قبر ہے نوجوان فوراً اس کی طرف لپکے تو انہوں نے سنگ مرمر کے تابوت میں حضرت یوسف کو پایا پھر وہ اسے اٹھا کر اپنے ساتھ لے گئے۔ راوی کہتے ہیں کہ قارون ان دونوں پیالوں کو غور سے دیکھ رہا تھا اس کے بعد جس خزانے پر اس کا گزر ہوتا قارون زمین کے اس حصہ پر ان دونوں پیالوں کو رکھ دیتا جس سے زمین میں شگاف پڑ جاتا اور وہ وہاں سے خزانہ نکال لیتا اسی کی بابت قول باری تعالیٰ ہے: قارون کہنے لگا کہ مجھ کو یہ سب کچھ میری ذاتی ہنرمندی سے ملا ہے (از قصص ۷۸) حالانکہ ان پیالوں کی وجہ سے اسے علم ہوا تھا اس سے قبل اسے اس کے بارے میں کوئی علم نہیں تھا۔

۷۶۹۱ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، صلت بن مسعود، جعفر بن سلیمان، ابوعمران جونی، عبداللہ بن ابی رباح انصاری، کعبؒ کا قول ہے کہ حضرت ابراہیم مہمان نواز، مساکین اور مسافروں کا خیال رکھنے والے تھے۔ ایک روز ان کے پاس مہمان نہیں آیا جس کی وجہ سے وہ بہت پریشان ہوئے اور اسی حالت میں باہر نکلے اور مہمان کی جستجو میں راستہ میں بیٹھ گئے کچھ دیر بعد انسانی شکل میں وہاں سے ملک الموت کا گزر ہوا انہوں نے حضرت ابراہیم کو سلام کیا حضرت ابراہیم نے سلام کا جواب دے کر ان سے پوچھا تم کون ہو انہوں نے کہا کہ میں مسافر ہوں حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ میں آپ کے ہی انتظار میں بیٹھا تھا بعد ازاں حضرت ابراہیم ان کا ہاتھ پکڑ انہیں اپنے گھر لے گئے۔ حضرت اسحاق نے انہیں دیکھتے ہی پہچان لیا کہ یہ ملک الموت ہے جس کی وجہ سے انہوں نے رونا شروع کر دیا حضرت سارہ نے حضرت اسحاق کو دیکھ کر رونا شروع کر دیا حضرت ابراہیم نے حضرت سارہ کو روتا دیکھ کو خود بھی رونا شروع کر دیا ملک الموت نے جب حضرت ابراہیم کو روتے دیکھا تو وہاں سے چلے گئے جب سب خاموش ہو گئے تو حضرت ابراہیم نے ناراض ہو کر گھر والوں سے فرمایا رونے کی وجہ سے میرا مہمان چلا گیا حضرت اسحاق نے فرمایا کہ مجھے ملامت مت کیجئے اے میرے والد جب میں نے آپ کے ساتھ ملک الموت کو دیکھا تو میں سمجھ گیا کہ آپ کی رحلت کا وقت قریب آ گیا ہے لہذا آپ اپنے اہل کو وصیت کیجئے۔

حضرت ابراہیم نے عبادت کے لئے ایک کمرہ مخصوص کیا ہوا تھا باہر جاتے وقت اسے تالا لگا کر جاتے تھے اور ان کے علاوہ

کوئی ان کے کمرے میں نہیں جاتا تھا ایک بار حضرت ابراہیم نے عبادت کے لئے اسے کھولا تو اس میں ایک شخص کو بیٹھے ہوئے پایا حضرت ابراہیم نے اس سے دریافت کیا کہ تم کس کی اجازت سے داخل ہوئے اس نے کہا کہ گھر کے مالک کی اجازت سے داخل ہوا ہوں اس کے بعد حضرت ابراہیم نے ایک کونہ میں دو رکعت نفل پڑھ کر حسب سابق اللہ تعالیٰ سے دعا کی پھر ملک الموت آسمان پر چلا گیا اللہ نے اس سے پوچھا کہ تو نے ان میں کیا دیکھا ملک الموت نے کہا کہ اے باری تعالیٰ میں آپ کی مخلوق میں سے اس شخص کے پاس سے آیا ہوں جس نے سب کی بھلائی کے لئے دعا کی ہے۔ پھر اس کے کچھ دنوں کے بعد حضرت ابراہیم نے اسے کھولا تو اس میں وہی شخص بیٹھا ہوا تھا اس بار حضرت ابراہیم نے ان سے پوچھا کہ تو کون ہے اس نے جواب دیا کہ میں ملک الموت ہوں حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ اگر تو واقعی ملک الموت ہے تو کوئی علامت ظاہر کر۔ اس نے کہا کہ اے ابراہیم کچھ دیر کے لئے اپنا چہرہ پھیر لیجئے پھر کچھ دیر کے بعد اس نے کہا کہ اے ابراہیم میری طرف دیکھئے اس وقت حضرت ابراہیم نے ان کو اس حالت میں دیکھا جس حالت میں وہ مؤمنین کی روح قبض کرتا ہے چنانچہ حضرت ابراہیم نے خوب نور اور حسن و جمال دیکھا۔ پھر ملک الموت نے حضرت ابراہیم سے فرمایا کہ کچھ دیر کے لئے دوسری جانب رخ کیجئے پھر حضرت ابراہیم نے ملک الموت کو اس شکل میں دیکھا جس شکل میں وہ کفار و فجار کی روح قبض کرتے ہیں اس بار حضرت ابراہیم ملک الموت کی شکل دیکھ کر ڈر گئے حتیٰ کہ ان کا پیٹ زمین سے لگ گیا اور قریب تھا کہ ان کی جان نکل جاتی حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ میں نے تجھے پہچان لیا اب من جانب اللہ جو تجھے حکم ہے اسے جا کر پورا کر چنانچہ وہ چلے گئے اللہ کی طرف سے ملک الموت کے لئے حکم ہوا کہ ابراہیم کے ساتھ نرمی کا معاملہ کرو چنانچہ ملک الموت ایک بوڑھے کی شکل میں حضرت ابراہیم کے پاس آئے اس وقت حضرت ابراہیم انگور کے باغ میں تھے حضرت ابراہیم کو ان پر رحم آ گیا انہوں نے ایک ٹوکرا انگوروں سے بھر کر ان کے سامنے لا کر رکھ دیا اور ان سے کھانے کی درخواست کی راوی کہتے ہیں کہ وہ انہیں چبا چبا کر پھینک رہے تھے حضرت ابراہیم کو اس پر بڑا تعجب ہوا پھر حضرت ابراہیم نے ان سے سوال کیا کہ تیرے کتنے سال گزر چکے ہیں اس نے بتایا کہ اتنے حضرت ابراہیم نے بتایا کہ میری عمر کے بھی اتنے سال گزر چکے ہیں اور میں اسی انتظار میں تھا پھر حضرت ابراہیم نے اللہ کے حضور دعا کی کہ اے اللہ اب مجھے دنیا سے اٹھا لیجئے چنانچہ ملک الموت نے اسی حالت میں حضرت ابراہیم کی روح قبض کر لی۔

۷۶۹۲ ابو محمد بن احمد، احمد بن موسیٰ عدوی، اسماعیل بن سعید کسائی عبدالعزیز بن دراوردی، محمد بن عبداللہ بن الزہری، ابن شہابؒ ابوبکر بن عبدالرحمن بن حارث جزنہ بن جابر خثعمی کعبؒ کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ سے تمام زبانوں میں ہم کلام ہوئے اپنی زبان سے قبل حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ اے اللہ یہ آپ کا کلام ہے اللہ نے فرمایا کہ اے موسیٰ اگر یہ میرا کلام ہوتا تو تو زندہ نہ ہوتا پھر حضرت موسیٰ نے پوچھا کہ مخلوق میں سے کوئی آپ کے کلام کے مشابہ ہے اللہ نے فرمایا کہ نہیں۔

۷۶۹۳ ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید، عبداللہ بن وہب، عبداللہ بن عیاش یزید بن قودر، کعبؒ کہتے ہیں کہ ابلیس اور اس کے معاونین پر مسلمان کی سجدہ کی حالت میں سے کوئی چیز گراں نہیں ہے۔ جب کوئی مسلمان سجدہ کرتا ہے تو شیاطین کہتے ہیں کہ سجدہ کی وجہ سے اس کے لئے جنت اور ہمارے لئے دوزخ ہے۔

۷۶۹۴ ابراہیم، احمد، ابن وہب، یحییٰ بن ایوب، زیادۃ بن فائد، سہل بن معاذ، کعبؒ نے بیان کیا ہے کہ سورۂ اخلاص دس بار تلاوت کرنے والے شخص کے لئے جنت میں ایک محل تیار کیا جاتا ہے اور سورۂ اخلاص توراۃ، انجیل اور فرقان کے برابر ہے۔ اور چاشت کی دو رکعتوں میں ام القرآن پڑھنے والے شخص کے لئے ہر بال کے بدلہ ایک نیکی لکھی جاتی ہے۔

۷۶۹۵ ابراہیم، احمد، ابن وہب، عبداللہ بن عیاش، یزید بن قودر کعب احبار کا قول ہے کہ قرآن پاک تلاوت میں مکمل کرنے والے شخص کی اللہ تعالیٰ ایک لاکھ حوروں سے شادی کرے گا اور ہر حور کے لئے ایک لاکھ خادم اور باندیاں ہوں گی اور کچھ حصہ تلاوت کرنے والے

شخص کے لئے اسی کے حساب سے حوریں ہوں گی اور ہمیشہ قرآن پاک کو تلاوت میں پورا کرنے والے شخص کی اللہ تعالیٰ دس لاکھ حوروں سے شادی کرے گا اور اسی حساب سے اس کے لئے جنت میں موتیوں اور یاقوت کے محل ہوں گے اور یہ اللہ تعالیٰ کے لئے کوئی مشکل امر نہیں ہے۔ کعبؒ نے فرمایا کہ قرآن کریم کی تلاوت اور ذکر سے زیادہ اللہ کے نزدیک کوئی شی محبوب نہیں ہے۔ ایک شخص کو قرآن حکیم کی تلاوت کرتے ہوئے دیکھ کر کعب احبار نے کہا کہ اللہ کے بہترین بندوں کا کلام عمدہ ہوتا ہے اور اللہ کے نافرمانوں کا کلام ردی ہوتا ہے کعبؒ نے فرمایا کہ سورۂ اخلاص تلاوت کرنے والے شخص پر اللہ تعالیٰ دوزخ کی آگ حرام فرمادیتا ہے۔

۷۶۹۶ محمد بن علی، ابوعروبہ حرانی، مسیب بن واضح مخلد بن حسین ابومسعود جریری، کعبؒ نے قول باری تعالیٰ "ان فی ھذ البلاغاً لقوم عابدین" (از انبیاء ۱۰۶) کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ اس (قوم عابدین) سے مراد صلوٰۃ خمسہ کی پابندی کرنے والے حضرات ہیں اللہ نے ان کا نام قرآن پاک میں عابدین رکھا ہے۔

۷۶۹۷ ابومحمد بن حیان، محمد بن عمران بن جنید، عبداللہ بن عاصم، حماد بن قیراط، مبارک بن مجاہد ابواز ہر جریری، ابوالعلاء کعبؒ نے فرمایا کہ جس شخص نے پانچ نمازیں وقت پر ادا کی گویا اس نے اپنے ہاتھوں کو عبادت سے بھرلیا۔

۷۶۹۸ ابومحمد، اسحاق بن احمد، ابن وارہ، حجاج، حماد، ابوعمران جونی، عبداللہ بن رباح، کعبؒ کہتے ہیں کہ میں نے توراۃ کو قرآنی آیت (الحمد للہ الذی لم یتخذ ولدا ولم یکن لہ شریک فی الملک ولم یکن) (از اسراء ۱۱۱) پر ختم کیا۔

۷۶۹۹ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، ابن لھیعہ، وہب بن عبداللہ، کعبؒ کہتے ہیں کہ ہفتہ کے روز روزہ رکھنے سے پہلو سے افطار کرنا مجھے زیادہ پسند ہے۔

۷۰۰۰ محمد بن احمد بن ابراہیم، محمد بن ایوب، عبیداللہ بن معاذ، عمران بن حریر، شمیط، کعبؒ کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر زمانہ میں اہل زمانہ کے قلوب کے مطابق ان پر بادشاہ مقرر کرتا ہے اللہ تعالیٰ جب مخلوق کی اصلاح کا ارادہ کرتا ہے تو صالح بادشاہ ان پر مقرر کردیتا ہے ورنہ ظالم بادشاہ ان پر مسلط کردیتا ہے۔

۷۷۰۱ عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبدالرحمٰن بن محمد بن سلام، ہناد بن سری یعلی، اعمش، شمر بن عطیہ، شہر بن حوشب، کعب احبار نے کہا کہ کاش میں گھر کا دنبہ ہوتا گھر والے مجھے ذبح کرکے خود بھی کھاتے اور مہمانوں کو بھی کھلاتے۔

۷۷۰۲ عبداللہ، عبدالرحمٰن، ہناد، وکیع، اعمش، ابوصالح، عبداللہ بن ضمرۃ، کعبؒ نے بیان کیا ہے کہ جس شخص نے نماز قائم کی زکوٰۃ ادا کی سمع واطاعت اختیار کی اس کا نصف ایمان ہوگیا اور جس نے اللہ کے لئے محبت کی اللہ کے لئے بغض رکھا اللہ کے لئے دیا اور روکا اس کے ایمان کی تکمیل ہوگئی۔

۷۷۰۳ عبداللہ بن محمد، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید ابن وہب ابن لھیعہ، ابن عجلان، ابوعبید کہتے ہیں کہ ایک بار کعبؒ کنیسہ میں گئے تو وہ انہیں بہت اچھا لگا انہوں نے کہا کہ عمل تو بہت اچھا ہے لیکن یہ قوم کی گمراہی کا سب سے بڑا سبب ہے اسے پسند کرنے والوں کا آخرت میں ٹھکانا فلق ہوگا ان سے پوچھا گیا کہ فلق کیا ہے جواب دیا کہ یہ دوزخ میں ایک گھر ہے جب اسے کھولا جائے گا تو تمام اہل دوزخ اس کی تپش کی شدت سے چیخ اٹھیں گے۔

۷۷۰۴ ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید، ابن وہب عمر بن حارث سعید بن ابی ہلال عبداللہ بن ابوعبیدۃ راشد زہری، کعبؒ فرمایا کرتے تھے عمل اس شخص کی طرح کرو جو خیال کرتا ہے کہ بوڑھاپے کی حالت میں اس کی موت آئے گی اور خوف اس شخص کی طرح پیدا کرو جسے کل ہی موت کا خوف ہو۔

۷۷۰۵ ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید، ابن وہب، عبداللہ بن عیاش، یزید بن قودر، کعبؒ کہتے ہیں کہ کبھی کھڑے

ہونے والا نوازا دیا جاتا ہے اور کبھی سونے والے کی مغفرت کر دی جاتی ہے اس طرح کہ دو شخصوں کے درمیان اللہ کے لئے محبت ہوتی ہے ان میں سے ایک کھڑے ہو کر نماز پڑھتا ہے پھر دعا کرتا ہے اللہ اس کی نماز و دعا کو قبول فرما لیتے ہیں وہ شخص دعا میں اپنے بھائی کا تذکرہ کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اے باری تعالیٰ فلاں شخص جو سویا ہوا ہے اس کی مغفرت فرما دیجئے چنانچہ اس کی مغفرت فرما دی جاتی ہے۔

۷۷۰۶ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید لیث بن سعد، عبداللہ بن ابی جعفر، عطاء بن یسار کعبؒ کا قول ہے کہ راہ خدا میں ایک روزہ روزہ دار کو دوزخ سے ستر گز دور کر دیتا ہے راوی کہتے ہیں کہ جنت میں روزہ داروں کے لئے ریان نامی ایک نہر ہے اس سے صرف روزہ دار ہی سیراب ہوں گے۔

۷۷۰۷ ابراہیم، محمد، قتیبہ، یعقوب بن عبدالرحمٰن ابو حازم عطاء بن یسار، کعبؒ کا بیان ہے کہ ان سے والدین کی نافرمانی کے متعلق سوال کیا گیا انہوں نے فرمایا کہ جب تمہارے والدین کسی کام کا تمہیں حکم دیں اور تم اسے پورا نہ کرو تو گویا تم نے ان کی نافرمانی کی اور جب وہ تمہیں بددعا دیں تو اس وقت بھی گویا تم نے ان کی نافرمانی کی ہے۔

۷۷۰۸ محمد بن ابراہیم، محمد بن حسن بن قتیبہ، ابن ابو السریؒ ضمرہ، اوزاعیؒ عطاء، کعبؒ فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص اذان و اقامت کہہ کر نماز ادا کرتا ہے تو بے شمار فرشتے اس کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں۔ اور جب صرف اقامت کہہ کر نماز پڑھتا ہے تو دو فرشتے اس کے ساتھ نماز میں شریک ہوتے ہیں۔

۷۷۰۹ قاضی ابو احمد محمد بن احمد، موسیٰ بن اسحاق، محمد بن احمد بن موسیٰ بن محمد بن اسحاق اپنے والدؒ ابو ابراہیم ترجمانی، اسماعیل بن ابراہیم بن بسام عاصم بن طلیق، شیبان سدوسی، فرقد سنجی، ابان، کعبؒ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے توراۃ میں بذریعہ وحی حضرت موسیٰ کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اے موسیٰ اگر دنیا میں میری مدح کرنے والا کوئی نہ ہوتا تو میں آسمان سے بارش کا ایک قطرہ بھی نہ برساتا اور زمین سے ایک دانہ بھی نہ اگاتا اے موسیٰ اگر زمین پر کوئی کلمہ گو نہ ہوتا تو میں اہل دنیا پر دوزخ کو مسلط کر دیتا اے موسیٰ اگر روئے زمین پر کوئی مجھ سے دعا کرنے والا نہ ہوتا تو میں لوگوں کو اپنے سے دور کر دیتا اے موسیٰ اگر روئے زمین پر کوئی میری عبادت کرنے والا نہ ہوتا تو میں گناہ گاروں کو ایک لمحہ کے لئے بھی مہلت نہ دیتا اے موسیٰؑ کبر سے اجتناب کر اس لئے کہ قیامت کے روز اگر ساری مخلوق میں ذرہ بھر تکبر بھی پایا گیا اگرچہ آپ اور ابراہیم خلیل بھی ہوں تو میں سب کو دوزخ میں داخل کر دوں گا۔

اے موسیٰؑ فقراء سے ملاقات کے وقت اغنیاء کی طرح ان سے ملو اگر تو نے ایسا نہ کیا تو گویا تیرا سارا علم ناکارہ ہو گیا اے موسیٰ کیا تو یہ چاہتا ہے کہ میں ہر وقت تجھے یاد رکھوں حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ کیوں نہیں۔ اللہ نے فرمایا کہ پھر اے موسیٰ فقراء سے محبت کر، ان کی ہمنشینی اختیار کر، گناہ گاروں کو میرے عذاب سے ڈرا اے موسیٰ دنیا و قبر میں تو میری رفاقت چاہتا ہے؟ حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ ہاں اللہ نے فرمایا کہ اس کے لئے کثرت سے تلاوت قرآن پاک کر۔ اے موسیٰ تو قیامت کے روز عزت چاہتا ہے، موسیٰؑ نے اثبات میں جواب دیا اللہ نے فرمایا کہ پھر صبح و شام میرے ذکر سے زبان تر رکھ۔ اے موسیٰ تو جنت کا خواہش مند ہے حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ کیوں نہیں۔ اللہ نے فرمایا کہ پھر میرے بندوں کو میرے قریب کر دے۔ حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ یہ کیسے ہو گا اللہ نے فرمایا کہ میرے بندوں کے سامنے میرے انعامات اور نعمتوں کا تذکرہ کر دو اے موسیٰؑ روز قیامت جو شخص اس حال میں مجھ سے ملاقات کرے گا کہ دنیا میں اس کو میری جانب سے نعمتیں ملیں اور ان پر اس نے اللہ کا شکر بھی ادا کیا ہو گا تو ایسے شخص کو مجھے عذاب دینے سے حیا مانع ہو گی۔ اے موسیٰ مشرک اور والدین کے نافرمان پر دوزخ کی آگ بھڑکائی جائے گی حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ نافرمانی کیا ہے اللہ نے فرمایا میرے غضب کا سبب بننے والی نافرمانی یہ ہے کہ انسان کے والدین لوگوں کے سامنے اس کے بارے میں شکوہ کریں اور وہ اس کے باوجود ان کا خیال نہ رکھتا ہو اور اپنی مرغوب چیزیں کھاتا ہو لیکن والدین کو محروم رکھتا ہو۔

اے موسیٰ نافرمانی کے ایک کلمہ کا وزن تمام پہاڑوں کے وزن کے مساوی ہے۔ حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ وہ کون سا کلمہ ہے اللہ نے فرمایا کہ تم والدین کا جواب ''لا لبیک'' سے دو۔ اے موسیٰ میرا سایہ میری رحمت اور میرا عفو ان لوگوں پر نازل ہوتا ہے جو والدین کی خوشی پر خوش اور ان کی تکالیف پر غمگین اور ان کے رونے پر روئیں۔ اے موسیٰ جس سے والدین راضی ہوں اس سے میں بھی راضی ہوتا ہوں اور جس سے والدین ناراض ہوں اس سے میں بھی ناراض ہوتا ہوں اور جس کے لئے والدین استغفار کریں تو اس کے تمام گناہوں کے باوجود اس کی مغفرت کر دیتا ہوں اور مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں ہوتی۔ اے موسیٰ روز قیامت تو پیاس کی شدت سے بچنا چاہتا ہے حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا کہ کیوں نہیں اللہ نے فرمایا کہ اس کے لئے مؤمنین اور مؤمنات کے لئے اللہ سے مغفرت طلب کرو۔

اے موسیٰ لغزشیں کم کرو جو تجھ پر مال و آبرو کے لحاظ سے ظلم کرے اسے معاف کر جو تجھے بلائے اس کا جواب دے انشاءاللہ قیامت کے روز تو پیاس کی شدت سے محفوظ رہے گا۔ اے موسیٰؑ قیامت کے روز تمام مخلوقات کے برابر تو نیکیاں چاہتا ہے حضرت موسیٰ نے جواب دیا کہ اے باری تعالیٰ کیوں نہیں اللہ نے فرمایا کہ اس کے حصول کے لئے بیماروں کی عیادت کر فقراء کے لباس کا خیال رکھ چنانچہ حضرت موسیٰ نے ہر ماہ میں سات روز فقراء اور مریضوں کی خبر گیری کے لئے مخصوص کر لئے تھے اللہ نے فرمایا کہ اے موسیٰ اس وقت تمام مخلوق کو تیرے لئے استغفار کا حکم دوں گا اور قیامت کے روز تیرے قبر سے نکلنے کے وقت فرشتوں کو تجھ پر سلام کرنے کا حکم دوں گا۔ اے موسیٰ جس قدر تیرے کلام اور زبان، وساوس قلب اور قلب، روح اور بدن، بصارت اور آنکھ کے درمیان فاصلہ ہے کیا تو چاہتا ہے کہ میرے اور تیرے درمیان اس سے بھی کم فاصلہ ہو حضرت موسیٰؑ نے اثبات میں جواب دیا اللہ نے فرمایا کہ اے موسیٰؑ اس کے حصول کے لئے محمد پر کثرت سے درود بھیجو اے موسیٰ تمام اسرائیلیوں کو خبردار کر دو کہ قیامت کے روز جو اسرائیلی مجھ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اس نے محمد کا انکار کیا ہوگا تو میں میدان محشر میں اس پر دوزخ کے داروغے کو مقرر کروں گا اور میں اس کے اور اپنے درمیان پردے حائل کر دوں گا وہ مجھے اور میری کتاب کو نہیں دیکھ سکے گا اور اس کو شفاعت حاصل نہ ہوگی اور فرشتے اس پر رحمت نہیں بھیجیں گے حتیٰ کہ فرشتے اسے گھسیٹ کر دوزخ میں داخل کر دیں گے اے موسیٰ بنی اسرائیل تک یہ بات پہنچا دو کہ احمد پر ایمان لانے والا مخلوق میں سب سے زیادہ میرے نزدیک مکرم ہے۔ اے موسیٰ بنی اسرائیل میں سے احمد اور ان کی کتاب کی تصدیق کرنے والے کو قیامت کے روز میں شفقت کی نظر سے دیکھوں گا۔ اے موسیٰ بنی اسرائیل میں سے جو بھی احمد کی لائی ہوئی تعلیمات سے ایک حرف کا بھی انکار کرے گا اس کو میں دوزخ میں داخل کروں گا۔ اے موسیٰ بنی اسرائیل کو بتا دو احمد رحمت برکت اور نور ہے صرف ان کی تصدیق کنندہ کو چاہیے اس نے احمد کی زیارت کی یا نہیں کی زندگی میں، قبر میں اور قیامت کے روز میری معیت حاصل ہوگی حساب اور پل صراط کے موقع پر اس کے لئے آسانی کر دوں گا۔

اے موسیٰ احمد کی تکذیب نہ کرنے والا اور ان سے بغض نہ کرنے والا مخلوق میں مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے۔ اے موسیٰ صدق دل سے کلمۂ شہادت پڑھنے والے کے لئے بہت پہلے میں نے لکھ دیا ہے کہ اس کی موت سے ۲۰ گھنٹے قبل میں اس کی مغفرت کر دوں گا اور ملک الموت کو میں اس کے والدین اور دوستوں سے بھی زیادہ اس پر رحم کرنے کا حکم دوں گا اور قبر میں منکر نکیر کے سوالات اس پر آسان کر دوں گا اور قبر کی وحشت اس سے دور کر دوں گا اور قیامت کے روز ہر سوال اس کا پورا کروں گا۔

اے موسیٰ میری حمد و ثناء بیان کر اس لئے کہ میں نے تجھ سے ہم کلام ہو کر تیرے اوپر احسان کیا ہے اے موسیٰ احمد پر ایمان لا میری عزت کی قسم اگر تو احمد پر ایمان نہیں لایا تو جنت میں میری ہمسائیگی اور میری نعمتوں سے محروم ہو جائے گا۔ اے موسیٰ تجھ سے قبل تمام مرسلین احمد پر ایمان لائے اور ان کی تصدیق کی اور ان کے مشتاق ہوئے اسی طرح آپ کے بعد آنے والے مرسلین ان کی تصدیق

کریں گے اوران پر ایمان لائیں گے۔اے موسیٰ گزشتہ انبیاء میں سے جو بھی احمد پر ایمان نہیں لائے گا ان کی تصدیق نہیں کرے گا اس کی تمام حسنات اکارت ہو جائینگی وہ میری امان سے خارج ہو گا میں اس کی قبر کو نور ہدایت سے خالی رکھوں گا اس کا نام نبوت سے مٹا دوں گا۔

اے موسیٰ اپنے نفس کی طرح احمد سے محبت کر اپنی امت کے لئے خیر کو پسند کرنے کی طرح امت محمدیہ کے لئے بھی خیر کو پسند کر پھر میں تیرے اور تیری امت کے لئے ان کی شفاعت میں حصہ مقرر کروں گا۔اے موسیٰ قیامت کے روز اگر تو اپنی مراد حاصل کرنے کا متمنی ہے تو مؤمنین اور مؤمنات کے لئے استغفار کر اس لئے کے محمد اور ان کی امت مؤمنین اور مؤمنات کے لئے استغفار کرتے ہیں۔اے موسی نماز فجر کے دو فرض ادا کرنے پر محمد اور ان کی امت کے اس روز کے گناہ معاف کر دوں گا اور وہ میری امان میں ہوں گے۔

اے موسیٰ میری عزت کی قسم جو شخص میری امان میں ہونے کی حالت میں دنیا سے جائے گا وہ میرے عذاب سے محفوظ رہے گا اے موسیٰ محمد اور ان کی امت کے لئے ظہر کے چار فرض ادا کرنے پر بڑا ثواب ہے۔اس لئے کہ اول رکعت کے بدلہ میں ان کی مغفرت کروں گا دوسری رکعت کے بدلہ میں ان کے نامہ اعمال کو وزنی کر دوں گا تیسری رکعت کے بدلہ میں فرشتوں کو ان کے لئے استغفار کا حکم دوں گا چوتھی رکعت کے بدلہ میں ان کے لئے جنت کے دروازے کھول دوں گا اور حوروں سے ان کی شادی کروں گا۔اے موسیٰ عصر کی نماز ادا کرنے پر محمد اور ان کی امت کے لئے تمام زمین و آسمان کے فرشتے استغفار کرتے ہیں اور جس کے لئے فرشتے استغفار کریں اس کو میرا عذاب نہیں ہوگا اے موسیٰ نماز مغرب کے تین فرض ادا کرنے پر محمد اور ان کی امت کے لئے فرشتے شب و روز استغفار کرتے ہیں اور جس کے لئے فرشتے استغفار کریں اس کو میرا عذاب نہیں ہوگا۔

اے موسیٰ عشاء کے چار فرض ادا کرنے پر محمد اور ان کی امت کے لئے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور میں ان کی ہر مراد پوری کرتا ہوں اے موسیٰ غسل مسنون پر محمد اور ان کی امت کو پانی کے ہر قطرے کے بدلہ ایسی جنت عطا کروں گا جس کی چوڑائی آسمان و زمین کے برابر ہے اے موسیٰ رمضان کے ایک روزے کے بدلہ محمد اور ان کی امت کو دوزخ سے ایک ہزار سال کی مسافت کے برابر دور کر دوں گا اور اس ماہ میں نفل کا اجر فرض کے برابر عطا کروں گا اور لیلۃ القدر میں صدق دل سے توبہ کرنے والے کو ۳۰ شہیدوں کا ثواب عطا کروں گا۔اے موسیٰ حج بیت اللہ کی ادائیگی پر محمد اور ان کی امت کو حضرت آدم علیہ السلام کی شفاعت عطا کروں گا اے موسیٰ زکوٰۃ کی ادائیگی پر محمد اور ان کی امت کی عمروں میں برکت کروں گا اور آخرت میں ان کو مغفرت اور دائمی جنت عطا کروں گا۔اے موسیٰ میں بے حد عطا کرنے والا ہوں حضرت موسیٰ نے عرض کیا اے باری تعالیٰ کچھ اور بیان کیجئے۔اللہ نے فرمایا کہ اے موسیٰ میں بندے کا چھوٹے سے چھوٹا عمل قبول کر کے اسے بڑا ثواب عطاء کرتا ہوں اے موسیٰ میں بہترین مولیٰ اور بہترین مددگار ہوں میں بندوں کو قرض عطا کر کے ان سے قرض کا مطالبہ کرتا ہوں میرا بندوں کے ساتھ سلوک دنیاوی آقاؤں کے اپنے ماتحتوں سے مختلف ہے۔اے موسیٰ میرے افعال بیان سے بالاتر ہیں میری ساری رحمت احمدؑ اور ان کی امت کے لئے ہے۔حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ کچھ اور بیان کیجئے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ امت محمدیہ میں سے ایسے افراد بھی ہیں جو بلند مقامات پر کھڑے ہو کر بلند آواز سے کلمہ شہادت کا ورد کرتے ہیں تو انبیاء کے مساوی ثواب عطا کیا جاتا ہے ان پر میری رحمت کا نزول ہوتا ہے میرا غضب ان سے دور کر دیا جاتا ہے قبر میں حشرات الارض سے محفوظ رہیں گے منکر نکیر کے سوالات ان پر آسان کر دئے جائیں گے۔

اے موسیٰ میں نے اپنی رحمت احمد اور ان کی امت کے لئے خاص کر دی ہے،حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ کچھ اور بیان کیجئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ امت محمدؐیہ میں سے صدق دل سے کلمہ پڑھنے والے کی میں توبہ ضرور قبول کروں گا۔حضرت موسیٰؑ

سجدہ ریز ہوگئے اور اللہ کے حضور درخواست کی کہ مجھے امت محمدیہ میں شامل فرما اللہ نے فرمایا کہ اے موسیٰ تو ان کے زمانہ تک دنیا میں نہیں رہے گا۔

کعبؒ کہتے ہیں کہ حضرت آدم وحواءؑ ایک وقت تک اللہ کے حضور توبہ کرتے رہے اللہ نے ان کی توبہ قبول کر لی حضرت نوحؑ نے تین ماہ تک اللہ سے معافی طلب کی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف کر دیا حضرت ابراہیمؑ نے گیارہ ماہ تک اللہ کے دربار میں استغفار کیا تو اللہ نے انہیں معاف فرمادیا۔ حضرت یعقوبؑ اور ان کی اولاد نے اللہ سے توبہ کے بیان کی درخواست کی، بیس ماہ کے بعد ان کے سامنے توبہ کا بیان واضح کیا گیا۔ اور موسیٰ بن عمرانؑ نے ایک سال تک اللہ کے سامنے توبہ کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول کر لی انہوں نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ جب آپ نے میری مغفرت فرمادی اور مغفرت کے ذریعے میرے قلب کو خوش اور میری آنکھوں کو ٹھنڈا کر دیا تو قیامت کے روز میرے خصم کو میرے سامنے مت لانا، اس کے بعد حضرت موسیٰؑ بیہوش ہو گئے جبرائیل نے فرمایا اے موسیٰ مغفرت کی خوشخبری سننے کے بعد بھی آپ ناامید ہیں؟ حضرت موسیٰؑ نے فرمایا اے جبرائیل کیا میرا خصم قیامت کے روز نہیں کہے گا کہ اس نے مجھے قتل کیا تھا پھر اللہ تعالیٰ مجھ سے اس کے بارے میں سوال کرے گا تو اگر میں انکار کروں گا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا میں نے اسے قتل کرتے ہوئے تجھے نہیں دیکھا تھا اگر میں اقرار کروں گا تو اللہ پوچھے گا تم نے اس کو کیوں قتل کیا؟ اس کے بعد زور سے حضرت موسیٰ چیخ مار کر بیہوش ہو گئے، اس کے بعد افاقہ ہوا تو غیب سے ندا آئی کہ اے موسیٰؑ میں اپنے نافرمان کو قیامت کے روز رسوا کروں گا اے موسیٰ کیا میں نے کتاب میں تجھ پر سلام نہیں بھیجا؟ کیا میرے تمام فرشتوں نے تجھے سلام نہیں کیا؟ اے موسیٰؑ مجھ پر تمام فرشتوں رسولوں اور فرائض پر ایمان لا کر پکا موحد بن جا اور جب تو کسی گناہ کے بعد استغفار کرے گا تو قیامت کے روز میں تجھے رسوا نہیں کروں گا اور تیرے دشمنوں کو خوش نہیں کروں گا۔ حضرت موسیٰؑ نے اللہ تعالیٰ سے قیامت کے روز اپنے دشمن کے بارے میں سوال کیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ قیامت کے روز ابلیس اور اس کا لشکر تیرا دشمن ہوگا۔ اے موسیٰ میں ارحم الراحمین ہوں۔ اے موسیٰ قیامت کے روز جو مجھے غفور الرحیم سمجھ کر مجھ سے ملاقات کرے گا میں اس کے صغائر معاف کر کے کبائر کے بارے میں اس سے تفتیش میں اس پر آسانی کر دوں گا۔

اے موسیٰ بنی اسرائیل سے کہو کہ وہ مجھ سے ڈریں کیونکہ ایسے لوگ مجھے محبوب ہیں۔ اے موسیٰ دنیا میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے اور لوگوں کو میری اطاعت کی طرف دعوت دینے والے شخص کو دنیا میں میری رفاقت اور قبر و قیامت میں میرا سایہ حاصل ہوگا۔ اے موسیٰ بنی اسرائیل کو بتا دو کہ فرائض کی ادائیگی کے بعد وہ خاشعین بن جائیں گے اے موسیٰ بنی اسرائیل سے کہدو کہ فرائض کے وقت دنیا کی کوئی چیز انکو فرائض سے غافل نہ کر دے۔ اے موسیٰ بنی اسرائیل کو حکم دو کہ وہ کسی لحہ بھی میری یاد سے غافل نہ ہوں اس لئے کہ ایسے شخص کو میں قبل از موت ایسے خوف میں مبتلا کروں گا کہ اگر وہ خوف میں اہل دنیا پر اتاروں تو وہ سب اسی وقت ہلاک ہو جائیں

اے موسیٰ سب سے زیادہ میں نے آگ کو دہشتناک بنایا ہے اے موسیٰ ایک مخلوق کو پیدا کر کے ان کے قلوب میں میں نے اس بات کا رعب ڈال دیا کہ میں جو چاہوں کر سکتا ہوں لہذا ان میں میں نے اپنا خوف اور رعب بھر دیا۔ اے موسیٰ آگ اور اس کا سارا لشکر میرے تابع ہے اے موسیٰ فرشتوں کے قلوب اڑنے والے پرندوں کی طرح نرم و نازک ہیں۔ اے موسیٰ میں اللہ وحدہ لاشریک ہوں میری ہی عبادت کرو اور میرے لئے ہی نماز پڑھو اے موسیٰ تمام لوگوں میں سے میں نے آپ کو رسالت کے ذریعے منتخب کیا جو میں نے دیا اسے قبول کر لو اور میرا شکر ادا کرو۔

اے موسیٰ فقط میری عبادت کر میرا کسی کو شریک نہ بنا اے موسیٰ جھوٹی قسم کھانے والے پر میں رحم نہیں کرتا۔ اے موسیٰ جب تو لوگوں کے درمیان فیصلہ کرے تو ان کے درمیان عدل سے فیصلہ کر، اے موسیٰ مجھ سے ڈرنے والا مجھے سب سے زیادہ پسند ہے، اے

موسیٰ میرا اور والدین کا شکر یہ ادا کر میری ہی طرف تو نے لوٹ کر آنا ہے۔

۷۰۱۵ ابو بکر احمد بن سندی، حسن بن علویہ قطان، اسماعیل بن عیسیٰ عطار اسحاق بن بشر قرشی ابو حذیفہ، سعید، قتادہ، کعبؓ کہتے ہیں کہ اللہ سے ہم کلام ہوتے وقت حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ آپ قریب ہیں کہ میں آپ سے مناجات کروں یا آپ دور ہیں کہ میں آپ کو ندا دوں اللہ نے فرمایا کہ اے موسیٰ ذکر کرنے والے شخص کا میں ہمنشین ہوتا ہوں، حضرت موسیٰؑ نے پھر عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ میں آپ کو کس حالت میں یاد کروں؟ اللہ تعالیٰ نے جواب دیا کہ جس حالت میں چاہو یاد کرو بعد ازاں اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ قیامت کے روز اگر تو میرا قرب چاہتا ہے تو سائل و یتیم کو مت جھڑک ضعفاء کی ہمنشینی اختیار کر مساکین پر رحم کھا، مال کی زیادتی پر مت اترا کیوں کہ کثرت مال دل کو سخت کرتا ہے۔ اے موسیٰ اگر تو غنیٰ کو اپنی طرف آتے دیکھے تو سمجھ لے کہ کسی گناہ کی تجھے جلد سزا مل گئی اور اگر فقر کو آتے دیکھے تو خوش ہو جا اس لئے کہ یہ صالحین کا شعار ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ اگر تو چاہتا ہے کہ قیامت کے روز آسمان و زمین کے تمام فرشتے تجھ سے سلام و مصافحہ کریں تو میرا ذکر کثرت سے کر اے موسیٰ شب میں میرے سامنے توراۃ کی تلاوت کر کہ وہ آخرت میں تیرے لئے ذخیرہ ہو، اے موسیٰ اگر تو یہ چاہتا ہے کہ میں فرشتوں کے سامنے تجھ پر رشک کروں تو مسلمانوں کے راستوں سے تکلیف دہ چیزوں کو دور کر دے، اے موسیٰ میرے سامنے فروتنی اختیار کر اس سے تجھے رفعت حاصل ہوگی۔

اے موسیٰ تو چاہتا ہے کہ میں دنیا میں تیری دعا قبول کروں اور قیامت میں تیرا ہر سوال پورا کروں؟ حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ بالکل، اللہ نے فرمایا کہ پھر حسن خلق تجھ پر لازم ہے۔ اے موسیٰ جس طرح تو بچہ سے اختلاط رکھتا ہے اسی طرح لوگوں سے اختلاط رکھ۔ اے موسیٰ نرمی کا پہلو اختیار کر، اس لئے کہ متکبر اور سخت زبان و قلب والا شخص میرے نزدیک سب سے زیادہ مبغوض ہے اور اخلاق میں سے رحمت، نرمی اور مہربانی مجھے سب سے زیادہ پسند ہیں۔ اے موسیٰ لوگوں کے سامنے نرم اور بہترین کلام کر۔

انسان کے شر کے لئے یہی کافی ہے کہ جب اس کو تقویٰ کی دعوت دی جائے تو وہ تکبر کرنے لگے، ایسے انسان پر میری اور فرشتوں کی لعنت کی جاتی ہے اور جس پر میری اور فرشتوں کی لعنت ہو ایسے شخص کی ہلاکت یقینی ہے اے موسیٰ ایسا شخص میری رحمت سے دور ہوتا ہے۔ اے موسیٰ میرے بندوں پر رحم کر میں تجھ پر رحم کروں گا۔ اے موسیٰ میں رحیم ہوں اور رحماء کو پسند کرتا ہوں۔ اے موسیٰ جس پر میری رحمت ہوتی ہے اسے میں جنت میں داخل کرتا ہوں۔ اے موسیٰ قیامت کے روز اگر تو آسانی چاہتا ہے تو اپنی اولاد کی طرح صغیر و کمزور پر رحم کھا، قوی کی مدد کر، چھوٹے پر رحم کھانے کی طرح بڑے پر رحم کھا اے موسیٰ خیر خود بھی سیکھ دوسروں کو بھی اس کی تعلیم دے، اس لئے کہ ایسے شخص کو قبر میں وحشت نہیں ہوگی۔

اے موسیٰ اگر تو چاہتا ہے کہ تیرا علم کارآمد ہو تو اس کے ذریعہ شب کی تاریکی اور دن کے اجالے میں اللہ کے سامنے کھڑا ہو نیز اس کی وجہ سے تیری دنیا و آخرت کے مصائب دور کروں گا۔ اے موسیٰ لا الـہ الا اللہ کا ورد کثرت سے کر اس لئے کہ اگر دنیا میں لا الہ الا اللہ کہنے والا کوئی نہ ہوتا تو میں اہل دنیا پر دوزخ مسلط کر دیتا اے موسیٰ کثرت سے میری حمد بیان کر اس لئے کہ اگر لوگوں میں میری حمد بیان کرنے والے نہ ہوتے تو میں سب کو عذاب میں مبتلا کر دیتا۔

حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ صدق دل سے کلمہ شہادت پڑھنے والے کی جزاء کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس کو میری رضا حاصل ہوگی جنت میں میرا قرب اور دیدار حاصل ہوگا پھر حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ میرے رسول اور کلیم ہونے کی گواہی دینے والے کے لئے کیا اجر ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ موت کے وقت ملک الموت آسانی کے ساتھ اس کی روح قبض کرے گا۔ اے موسیٰ کثرت سے نماز پڑھ اس لئے کہ نمازی مجھ سے مناجات کرتا ہے۔ حضرت موسیٰؑ نے پوچھا یا اللہ نماز پڑھنے والے کے لئے کتنا ثواب ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ نماز کی حالت میں میں فرشتوں کے سامنے اس پر فخر کرتا ہوں اور جس

پر میں فخر کروں وہ میرے عذاب سے محفوظ رہے گا۔ اے موسیٰ مساکین کو کھانا کھلا حضرت موسیٰ نے اللہ سے اس کے ثواب کا سوال کیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ سب سے زیادہ میں اس پر رحم کروں گا اور اس کو دوزخ سے نجات دوں گا حضرت موسیٰ نے عرض کیا اے باری تعالیٰ یتیم کا خیال رکھنے والے کا کیا اجر ہے اللہ نے فرمایا قیامت کے روز اس کو میرا سایہ حاصل ہوگا اور میں اس کو جنت میں داخل کروں گا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اے باری تعالیٰ غمزدہ کو تسلی دینے والے کی جزا کیا ہے؟ اللہ نے فرمایا اسے میں تقویٰ عطا کروں گا اور ایمان کی دولت سے نوازوں گا۔

حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ جنازہ کے ساتھ چلنے والے کا کیا اجر ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اسے میرے فرشتوں کی مشایعت حاصل ہوگی، حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ بیمار کی عیادت کرنے والے کا کیا اجر ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے ہیں اور وہ میری رحمت میں داخل ہوگا۔ حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ خوف الٰہی سے رونے والے کا ثواب کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں اس کو قیامت کی ہولناکی اور دوزخ سے نجات دوں گا۔ حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ مسنون غسل و وضو کرنے والے کا کیا اجر ہے؟ اللہ تعالیٰ نے جواب دیا کہ اے موسیٰ اس کے لئے ہر بال کے بدلہ قیامت کے روز ایک درجہ اور نور ہوگا اور ہر نئے پانی کے استعمال پر مغفرت جدیدہ ہوگی۔ حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ والدین کے فرمانبردار شخص کے لئے کیا انعام ہے؟ اللہ کی طرف سے جواب آیا اسے اس کی مرضی کے مطابق اجر اور جنت عطاء کروں گا پھر حضرت موسیٰ نے پوچھا اے باری تعالیٰ صلہ رحمی کرنے والے شخص کو کیا اجر ملے گا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس کی عمر و مال میں برکت کروں گا اور موت کی سختی سے اس کی حفاظت کی جائے گی اور قیامت کے روز ابواب جنت کی طرف اسے دعوت دی جائے گی حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ لوگوں کو تکلیف نہ پہنچانے والے اور راہ خدا میں مال خرچ کرنے والے اور ہمسایہ کا اکرام کرنے والے شخص کے لئے کتنا ثواب ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ قیامت کے روز دوزخ کی آگ سے اس کی حفاظت ہوگی۔ اے موسیٰ جو دوزخ کی آگ سے نجات چاہتا ہے اس کے لئے لازم ہے کہ جو چیز اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی دوستوں کے لئے پسند کرے۔

حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ لوگوں کی تکلیف پر صبر کنندہ کی کیا جزاء ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس سے قیامت کی ہولناکی ختم کردوں گا حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ لسان و قلب سے ذکر کنندہ کے لئے کتنا ثواب ہے؟ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جواب آیا کہ قیامت کے روز میرے عرش کے سایہ میں ہوگا۔ حضرت موسیٰ نے سوال کیا کہ اے رب العالمین قرآن حکیم کی تلاوت کرنے والے کے لئے کیا انعام ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ وہ پل صراط سے بجلی کی طرح گزر جائے گا۔ حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ مصیبت پر صبر کنندہ کی جزا کیا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہر سانس کے بدلہ اس کے لئے جنت میں تین سو درجے ہوں گے ایک درجہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے اللہ صابرین میں کون سا صابر آپ کو پسند ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ معاصی پر صبر کرنے والا مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے اس کے بعد فرائض کی ادائیگی پر صبر کنندہ مجھے سب سے زیادہ پسند ہے۔ حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ حرام چیزوں پر صبر کنندہ کے لئے کیا انعام ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ اسے میں ہر شہوت کے بدلہ میں جنت میں سات سو شہوتیں عطاء کروں گا اور ہر سانس کے بدلہ میں جنت کے سات سو درجے عطا کروں گا ایک درجہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ آپ کے مطیع شخص کی کیا جزا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دن میں ایسے شخص کو سورج کی ہر شعاع کے بدلہ نیکیاں عطا کروں گا اور رات کی تاریکی میں اطاعت کے بدلہ اسے قیامت کے روز دائمی نور عطا کروں گا اور دنیا میں اس کے قلب کو نور ہدایت عطا کروں گا اور آسمان میں اس کے لئے نور بناؤں گا جس کے ذریعے آسمان میں اسے پہچانا جائے گا

اور قیامت کے روز اسے اس حال میں اٹھاؤں گا کہ نور اس کے دائیں بائیں اور سامنے چمکتا ہوگا اور قیامت کے روز اس کے درجات بلند کروں گا اور اس کو حسنات عطا کروں گا، حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ اپنے ماتحتوں سے حسن سلوک کرنے والے کو کیا جزا ملے گی، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ اس کی سیئات کو معاف کر کے اس کی حسنات کو قبول کروں گا حساب میں اس پر آسانی کروں گا۔ حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے اللہ عمداً گناہ کر کے توبہ کرنے والے شخص کے لئے کیا اجر ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ وہ گناہ نہ کرنے والے کی طرح ہے۔ حضرت موسیٰ نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ خطاً گناہ کر کے توبہ کرنے والے شخص کے لئے کتنا ثواب ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ وہ میرے بعض فرشتوں کے مساوی ہے۔ حضرت موسیٰ نے پوچھا کہ اے باری تعالیٰ یہ کس طرح؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ اس لئے کہ اس نے بلا گناہ استغفار کیا ہے اور فرشتے بھی بلا گناہ میرے سامنے استغفار کرتے ہیں۔ حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ یہ کیسے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس لئے کہ خطا اور نسیان میں نے اس امت سے اٹھالیا حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ نوافل کے ذریعے تیرا قرب حاصل کرنے والے کے لئے کیا اجر ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ وہ میرا مخلوق میں محبوب بندہ بن جاتا ہے اور میں اس کی دو آنکھیں بن جاتا ہوں جن کے ذریعے وہ دیکھتا ہے، پکڑتا اور چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے مغفرت طلب کرتا ہے تو میں اس کی مغفرت کر دیتا ہوں اگر وہ مجھ سے دعا کرتا ہے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں جس سے وہ محبت کرتا ہے اس سے میں محبت کرتا ہوں، جس سے وہ بغض رکھتا ہے اس سے میں بغض رکھتا ہوں جس سے وہ جنگ کرتا ہے اس سے میں جنگ کرتا ہوں۔ حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ گناہ کر کے توبہ نہ کرنے والے کی کیا سزا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے جواب دیا کہ اے موسیٰ اس کی دعا قبول نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کرتا قیامت کے روز اسے بھلا دوں گا۔ حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ سود کھا کر توبہ نہ کرنے والے کی کیا سزا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ قیامت کے روز اسے شجرۂ زقوم کھلاؤں گا حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ امانت ادا کرنے والے کی کیا جزا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ قیامت کے روز اس کے لئے امان ہے اور اسے جنت میں داخل کروں گا۔

حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ قیامت کے روز زانی کی کیا سزا ہوگی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ تمام لوگ اس کی چیخ سے گھبرا جائیں گے اور اس کی بدبو سے ان کو تکلیف پہنچے گی۔ حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ یا الٰہی معاصی کے مرتکب کی کیا سزا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس کا اعمال نامہ اس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔ حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ صالحین سے محبت کرنے والوں کو کیا انعام ملے گا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ ان پر دوزخ کی آگ حرام کر دی جائے گی۔ حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ کثرت سے دعائیں کرنے والا اور انتہائی متواضع شخص کے لئے کیا اجر ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دنیاوی بلائیں اس سے دور کر دوں گا اور اخروی شدائد اس پر آسان کر دوں گا۔ حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ عمداً قاتل کی کیا سزا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں اس کے جرائم معاف نہیں کروں گا اور قیامت کے روز اس کی حاجت کا خیال نہیں کروں گا اور جنت کی خوشبو اس پر حرام کر دوں گا حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ یا رب العالمین کافر کو اسلام کی دعوت دینے والے کے لئے کیا ثواب ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ قیامت کے روز اس کے لئے سفارش میں حصہ رکھوں گا۔ حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والے کو کتنا ثواب ملے گا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ قیامت کے روز اسے مسلمانوں کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔ حضرت موسیٰ نے پوچھا یا اللہ کامل طور پر باوضو ہو کر وقت پر نماز پڑھنے والے کو کیا ملے گا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ میں اس کے لئے جنت مباح کر دوں گا اور اس کو اس کا سوال عطا کروں گا اور زمین کو اس کے رزق کا مالک بنا دوں گا۔

حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ ثواب کی امید پر روزہ رکھنے والے کو کیا اجر ملے گا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس کو

بہت اونچا مقام عطا کروں گا حضرت موسیٰؑ نے سوال کیا کہ یا اللہ ریاء کے طور پر روزہ رکھنے والے کے لئے کتنا ثواب ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ روزہ نہ رکھنے والے کے مساوی اسے اجر ملے گا حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا کہ یا اللہ شرعی حکم کے مطابق زکوٰۃ دینے والے کے لئے کیا اجر ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اسے ایسی جنت عطا کروں گا جس کی چوڑائی آسمان وزمین کے مساوی ہے۔ حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ جس کا خاتمہ بالایمان ہو اس کے لئے کیا انعام ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ اسے میں ایسے انعام عطا کروں گا جو نہ کسی آنکھ نے دیکھے ہوں گے نہ کسی کان نے سنے ہوں گے نہ کسی کے دل پر ان کا خیال گزرا ہوگا۔ حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ شک کی حالت میں کلمۂ شہادت پڑھنے والے کے لئے کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ اسے میں دائمی دوزخ میں داخل کروں گا اور میری رحمت میں اس کا کوئی حصہ نہ ہوگا اور انبیاء، صدیقین، شہداء اور فرشتوں کی شفاعت سے اسے کچھ حاصل نہ ہوگا۔ حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا کہ الٰہی معتکف کے لئے کیا انعام ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اسکے لئے مغفرت ہے۔ اس کے بعد حضرت موسیٰؑ نے طویل خاموشی اختیار کی حتیٰ کہ منجانب اللہ ندا آئی اے موسیٰؑ اپنے دل کی بات کہہ حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ میرے دل کی بات سے آپ واقف ہیں۔

۷۷۱۱ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، وکیع، سفیان، عطا بن ابی مروان، کعبؒ کا قول ہے کہ حضرت موسیٰؑ نے اللہ کے حضور عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ آپ قریب ہیں کہ میں آپ سے مناجات کروں یا آپ دور ہیں کہ میں آپ کو ندا دوں؟ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ندا آئی کہ اے موسیٰ میں ذکر کرنے والے کے ساتھ ہوتا ہوں۔ حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا کہ بعض حالت میں آپ کا ذکر خلاف ادب سمجھتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے پوچھا کہ اے موسیٰ وہ کون سی حالت ہے؟ حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا کہ حدث اور جنابت کی حالت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ ہر حال میں میرا ذکر کرو۔

۷۷۱۲ محمد بن ابراہیم بن علی، محمد بن منصور بن ابی الجہم، نصر بن علی، یزید بن ہارون، زکریا بن ابی زائدہ، عطیہ عوفی کہتے ہیں کہ کعب احبار نے کھڑے ہو کر حضرت عباس کا ہاتھ پکڑ کر ان سے عرض کیا کہ آپ میرے لئے قیامت کے روز شفاعت کے ضامن بن جائیں حضرت عباسؓ نے پوچھا کہ قیامت کے روز مجھے بھی حق شفاعت حاصل ہوگا؟ حضرت کعبؒ نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ اہل بیت میں سے ہر اسلام لانے والے کو قیامت کے روز شفاعت کا حق حاصل ہوگا۔

۷۷۱۳ محمد بن علی، محمد بن حسن بن قتیبہ، فریابی، اسرائیل، سعید بن مسروق، عکرمہ کہتے ہیں کہ کعبؒ کو ابن عباس سے کہتے سنا کہ جب تلوار میان سے باہر آجائیں خون ریزی شروع ہو جائے تو سمجھ لو کہ زمین پر کوئی اللہ کا حکم توڑا گیا ہے اور یہ اللہ کی طرف سے بعض کو بعض کے ذریعہ سزا ملی ہے اور جب بارش بند ہو جائے تو سمجھ لو کہ لوگوں نے زکوٰۃ ادا کرنا چھوڑ دی ہے اور جب وبا عام ہو جائے تو سمجھ لو کہ زنا عام ہو چکا ہے۔

۷۷۱۴ ابی، ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید، ابن وہب، ابن لہیعہ، ابن عجلان کہتے ہیں کہ کعبؒ ایک بار کنیسہ میں داخل ہوئے تو اس کا منظر انہیں پسند آیا اس پر انہوں نے فرمایا کہ عمل تو بہت اچھا ہے لیکن قوم کے لئے گمراہی کا سب سے بڑا سبب ہے لیکن آخرت میں اس کے محبین کے لئے فلق ہوگا ان سے فلق کی تشریح پوچھی گئی تو فرمایا کہ فلق دوزخ میں ایک کمرے کا نام ہے جب اسے کھولا جائے گا تو تمام دوزخی اس کی تپش کی شدت سے چیخ اٹھیں گے۔

۷۷۱۵ ابومحمد بن حیان، عبداللہ بن محمد بن عمران، حسین بن حسن مروزی، بشر بن مفضل، ابوبکر آجری، عبداللہ بن محمد عطشی، ابراہیم بن جنید یحییٰ بن اسماعیل واسطی، عثمان بن عمر، ابن عون، محمد بن سیرین کہتے ہیں کہ کعبؒ نے حضرت عمرؓ سے سوال کیا کہ آپ خواب میں آنے والے حالات کے بارے میں کچھ دیکھتے ہیں حضرت عمر نے کعب کو ڈانٹ دیا کعبؒ نے کہا کہ ہم میں ایسا شخص موجود ہے جسے آنے والے حالات کے

بارے میں باخبر کیا جاتا ہے۔

۷۷۱۶ محمد بن احمد بن ابان، ابی، ابوبکر بن عبید، سلمہ بن شعیب، سہل بن عاصم، سلم، کرز بن وبرۃ کہتے ہیں کہ شب میں تہجد پڑھنے والوں کو فرشتے ایسے دیکھتے ہیں جیسے تم ستاروں کو دیکھتے ہو۔

۷۷۲۴ محمد بن احمد، ابی، ابوبکر، ابوکریب، محاربی، بکر بن جیش، ابوداؤد، ہمام، کعبؒ فرماتے ہیں کہ چند آدمیوں پر اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے فخر کرتا ہے (۱) مجاہد پر (۲) قوم کے حملے کے وقت آگے بڑھنے والے پر (۳) قوم کے مکسور ہونے کے وقت ان کی طرف سے مدافعت کرنے والے پر (۴) پوشیدہ طور پر نماز پڑھنے والے، روزہ رکھنے والے، صدقہ کرنے والے اور ہر عمل صالح کرنے والے پر۔

۷۷۱۷ محمد بن احمد، ابی، ابوبکر بن ابی بکر، عبداللہ بن ابی بدر، اسماعیل بن ابراہیم، جریری، ابوالورد بن ثمامہ، عمرو بن مرداس کعبؒ نے فرمایا کہ جو شخص دنیا میں نعمت پر اللہ کا شکر ادا کرتا ہے اور اللہ کے سامنے فروتنی اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ دنیا میں اس کو اس کا نفع دیتا ہے اور جنت میں اس کا درجہ بلند کرتا ہے اور ناشکری کرنے والے کو اللہ دنیا میں نعمت کا فائدہ نہیں دیتا اور آخرت میں اس پر آگ کا دروازہ کھول دے گا۔

۷۷۱۸ ابی، احمد بن محمد بن عمر، عمر بن عبداللہ بن محمد ابن عبید، سلم بن جنادہ، شیخ، مجالد، شعبی کہتے ہیں کہ حطیئہ اور کعبؒ حضرت عمر کے پاس تھے حطیئہ نے حضرت عمر کو ایک شعر سنایا، نیکی کرنے والے کو ضرور انعام ملتا ہے، اللہ اور لوگوں کے درمیان نیکی ضائع نہیں ہوتی۔ کعبؒ نے فرمایا کہ یہ دوسرا مصرعہ توراۃ میں اس طرح ہے اللہ اور اس کی مخلوق کے درمیان نیکی ضائع نہیں ہوتی۔

۷۷۱۹ ابوبکر بن محمد بن احمد مؤذن، ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن سفیان، محمد بن حسین، حارث بن خلیفہ، درید ابوسلیمان، ابراہیم ابوعبداللہ الشامی کعبؒ کہتے ہیں کہ موت کی تیاری کرنے والے شخص پر دنیا کے مصائب اور اس کے غموم ہلکے ہو جاتے ہیں۔

۷۷۲۰ ابوبکر، ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن سفیان، خالد بن خداش، حماد بن زید، ابن جریج، ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر نے کعبؒ سے موت کے بارے میں سوال کیا، کعبؒ نے جواب دیا کہ اے امیر المؤمنین موت ابن آدم کے پیٹ میں ایک کانٹے دار درخت کی طرح ہے، اس کے ہر جوڑ اور رگ میں کانٹا ہے۔ یہ سن کر حضرت عمرؓ کی آنکھیں اشکبار ہو گئیں۔

۷۷۲۱ ابوبکر مؤذن، ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، فضل بن اسحاق بن حیان، مروان بن معاویہ، عبدالرحمٰن بن سوید بن عطارد، ہمام کعبؒ نے بیان کیا ہے کہ جنت میں ایک شخص روئے گا اس سے وجہ پوچھی جائے گی وہ جواب دے گا میں اس لئے رو رہا ہوں کہ مجھے راہ خدا میں صرف ایک بار قتل کیا گیا ہے حالانکہ میری خواہش تھی کہ مجھے بار بار راہ خدا میں قتل کیا جاتا۔

۷۷۲۲ ابوبکر، ابوالحسن، ابوبکر، محمد بن حسین، زکریا بن عدی، زبیر ابوعبداللہ قسری، کعبؒ کہتے ہیں کہ موت کی تکلیف انسان سے جب تک وہ قبر میں رہتا ہے اس وقت تک ختم نہیں ہوتی اور وہ مؤمن کی ذات کے اعتبار سے اس کے لئے بڑی شدید اور کافر کی ذات کے اعتبار سے اس کے لئے ہلکی ہوتی ہے۔

۷۷۲۳ ابوبکر، ابوالحسن، ابوبکر، محمد بن حسین، موسیٰ بن داؤد، عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم کہتے ہیں کہ ایک شخص نے کعبؒ سے لاعلاج مرض کے بارے میں سوال کیا انہوں نے فرمایا کہ موت لاعلاج مرض ہے۔ ابن زید بن اسلم، اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ موت کا علاج اللہ کی رضا حاصل کرنا ہے۔

مؤلف حلیہ فرماتے ہیں مجھے میرے والد نے محمد بن احمد بن یزید، ابومسعود، ابوالیمان حکم بن نافع، صفوان بن عمرو، شریح بن عبید کی سند کے ساتھ حضرت کعب احبارؒ کی یہ روایت سنائی۔ حضرت کعبؒ فرماتے ہیں بیت المقدس کی بربادی پر قسطنطنیہ شہر نے خوشی منائی بڑائی اور سرکشی کا اظہار کیا لہٰذا اس شہر کو متکبر و سرکش شہر کہا گیا قسطنطنیہ شہر نے یہ بھی کہا کہ اگر اللہ کا عرش پر قائم ہے تو کون سی بڑی بات ہے میں بھی پانی پر کھڑا ہوں۔ تب اللہ پاک نے قسطنطنیہ کے ساتھ وعدہ فرمایا کہ قیامت سے قبل میں تجھے عذاب کا مزہ ضرور چکھاؤں گا نیز فرمایا تیرے زیورات، تیری ریشم و حریر کی رونقیں اور تیرے عمدہ عمدہ کھانے سب ختم کر دوں گا اور تجھے ایسا کر چھوڑوں گا کہ تیرا مرغا اذان نہیں دے گا کوئی تیری کسی دیوار کے پاس کھڑا نہ ہوگا تجھے آباد کرنے کے لئے صرف لومڑیوں (اور درندوں) کو چھوڑوں گا پھول پودے اور درختوں کے بجائے تجھ میں صرف پتھر اور جنگلی خورد و گھاس اُگے گی تیرے اور آسمان کے درمیان کچھ حائل نہ رہے گا تجھ پر آسمان سے تین طرح کی آگ برساؤں گا زفت (شارکوں) کی آگ، قطران کول تار، جو بعض درختوں سے نکلتا ہے کی آگ اور لفظ (مٹی کے تیل) کی آگ، الغرض؟ تجھے کان ناک کٹا ہوا (لولہ لنگڑا) اور گنجا کر دوں گا مجھے تیری چیخ و پکار پہنچے گی اور میں آسمان میں تیری آواز سنوں گا تیرے اندر میرے ساتھ شرک ہونا بند ہو جائے گا اور وہ باندیاں تیری منہ لگنا بند ہو جائیں گی جو اپنے حسن کے زور سے آفتاب کو خاطر میں نہیں لاتیں۔

حضرت کعب احبارؒ نے ارشاد فرمایا لہٰذا تم میں سے جس (قسطنطنیہ کے رہنے والے) کو یہ خبر ملے وہ اپنے ملک سے چمٹا رہے وہ ایک وقت چل کے گھوڑے [۱] گا میں جن کے سروں پر پانی چلتا ہوگا پائے گا اور تم طباقیں بھر بھر کر اور شیشے سے کاٹ کاٹ کر اس (شہر) کے خزانے تقسیم کرو گے۔ تم یونہی مال و دولت کی فراوانی میں رہو گے حتیٰ کہ وہ آگ آ جائے جس کا اللہ تعالیٰ نے تم سے وعدہ کیا تھا پس اس وقت تم جس قدر اس کے خزانے اٹھا سکو اٹھا کر تقسیم کر لینا پھر تمہارے پاس ایک خبر آئے گی کہ دجال کا خروج ہو چکا ہے تم اس وقت اپنے ہاتھوں کو جھاڑ کر نکل پڑو گے پس تم لوگ جب شام پہنچو گے تو اس خبر کو جھوٹ کی ایک پھونک پاؤ گے۔ جبکہ دجال اس کے سات سال کے بعد نکلے گا چھ سال وہ ٹھہرا رہے گا ساتویں سال میں خروج کرے گا اس کے ساتھ ایک سانپ لٹکا ہوا ہوگا اور سمندر کے ساحل ساحل چل پڑے گا شیخ ابونعیمؒ فرماتے ہیں وعظ و نصیحت اور (قیامت کی) نشانیوں سے متعلق کعب احبارؒ کی بہت سی روایات رہ گئی ہیں جو عقل مندوں کے لئے غور و فکر کی چیزیں ہیں، ہم نے چند ایک روایات پر اکتفا کیا ہے اور اکثر تحریر سے رہ گئیں ہیں ہم اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں کہ جو روایات ہم کو پہنچیں اور جو ہم کو لکھوائی گئیں ان سب کے ساتھ بہرہ مند فرما۔ حضرت کعب احبارؒ نے اکابر صحابہ امیر المؤمنین عمر فاروقؓ سید المہاجرین، تاجر صہیب بن سنانؓ اور ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے بھی روایات نقل فرماتی ہیں حضرت کعب احبارؒ نے حضرت عثمانؓ کی شہادت سے قبل وفات پائی۔ رحمہ اللہ ورحمنا، اللھم ارض عنا وارض عنھم۔

۷۷۲۴ سلیمان بن احمد، احمد بن عبدالوہاب، ابومغیرہ، صفوان بن عمرو، وسلیمان، یحییٰ بن عثمان، نعیم بن حماد، عبداللہ بن مبارک، صفوان بن عمر، ابومخارق زہیر بن سالم کعبؒ، حضرت عمر نے رسول اکرم ﷺ کا ارشاد نقل فرمایا ہے کہ مجھے اپنی امت کے بارے میں سب سے

۱۔ کنز العمال ۲۹۰۴۲

زیادہ گمراہ اماموں سے خطرہ ہے کعبؒ فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم مجھے بھی اس امت کے بارے میں سب سے زیادہ گمراہ اماموں سے خطرہ ہے۔[ا]

یہ حدیث کعب کی سند سے غریب ہے اس حدیث میں صفوان متفرد ہیں اس حدیث کو بقیۃ بن ولید اور قدماء نے روایت کیا ہے۔

۷۷۲۵ محمد بن علی بن حبیش، اسماعیل بن اسحاق سراج، وابو محمد بن حیان، عبداللہ بن محمد بن ناجیہ، سوید بن سعید، حفص بن میسرہ، موسیٰ بن عقبہ، عطاء بن مروان کعبؒ کہتے ہیں کہ حضرت موسیٰ کے لئے دریا میں راستہ بنانے والے خدا کی قسم حضرت صہیب نے مجھ سے بیان کیا ہے کہ اللہ کے رسول جب بھی کسی بستی میں داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے **اللھم رب السموٰت السبع وما اظللن و رب الارض السبع وما اقللن ورب الشیاطین وما اضللن ورب الریاح وما اذرین انا نسئلک خیر ھذا القریۃ وخیر اھلھا ونعوذبک من شرھا وشر اھلھا وشر من فیھا۔**[ا]

یہ حدیث موسیٰ بن عقبہ کی حدیث سے ثابت ہے۔ عطاء اس سے متفرد ہیں عطا سے اس کو ابن ابی الزناد نے روایت کیا ہے۔

۷۷۲۶ عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن ناجیہ، سوید بن سعید، حفص بن میسرۃ، موسیٰ بن عقبہ، عطا بن ابی مروان، کعبؒ فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ کے لئے دریا میں راستہ بنانے والے خدا کی قسم حضرت داؤد نماز کے بعد یہ دعا کیا کرتے تھے۔ اے باری تعالیٰ میرے دین کی اصلاح فرما جسے آپ نے میرے لئے ذریعہ عصمت بنایا ہے اے خداوند کریم میری دنیا کی اصلاح فرما جسے آپ نے میرے لئے شفاعت کا ذریعہ بنایا اے وحدہ لاشریک میں آپ کی رضا کے ذریعہ آپ کی ناراضگی سے پناہ چاہتا ہوں۔ اور میں آپ کے عفو کے ذریعے آپ کے انتقام سے دوری طلب کرتا ہوں۔ جسے آپ نوازیں اسے کوئی محروم نہیں کر سکتا۔ حضرت کعبؒ فرماتے ہیں کہ مجھ سے صہیب نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ بھی نماز سے فارغ ہونے کے بعد یہ دعا فرماتے تھے۔

۷۷۲۷ سلیمان بن احمد، ابراہیم بن ہاشم بغوی، عمرو بن حصین، فضیل بن سلیمان، موسیٰ بن عقبہ، عطا بن ابی مروان، عبدالرحمن بن مغیث، کعبؒ کہتے ہیں کہ مجھ سے صہیب نے بیان کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ ان الفاظ کے ذریعہ دعا فرماتے تھے: اے باری تعالیٰ تیری ذات ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ باقی رہے گی، آپ سے قبل کوئی خدا نہیں تھا جس کی پناہ پکڑیں اور نہ کوئی آپ کا معاون ہے جس کا ہم شریک ٹھہرائیں، آپ کی ذات بہت بلند و بالا ہے۔ حضرت کعبؒ فرماتے ہیں کہ اللہ کے نبی داؤد اسی طرح دعا کیا کرتے تھے۔

۷۷۲۸ سلیمان بن احمد، بکر بن سہیل، نعیم بن حماد، بقیہ بن ولید، عقبہ بن ابی حکیم، طلحہ بن نافع، کعبؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عائشہؓ کے پاس آیا اور میں نے ان سے سوال کیا کہ کیا آپ نے اللہ کے رسول سے انسان کی صفت کے بارے میں کچھ سنا ہے اور میں آپ کے سامنے انسان کی صفت بیان کرتا ہوں، کیا یہ حضور اکرم ﷺ کے بیان کردہ صفت کے مطابق ہے؟ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ بہت اچھا آپ میرے سامنے انسان کی صفت بیان کیجئے۔ کعبؒ نے فرمایا کہ انسان کی آنکھیں دیکھنے والی ہیں، اس کے کان سننے والے ہیں، اس کی زبان بولنے والی ہے، اس کے دونوں ہاتھ دو پروں کے مانند ہیں، اس کے دونوں پاؤں چلنے کے لئے ہیں، اس کا جگر نرم ہے، اس کا دل بادشاہ ہے جب وہ خوش ہوتا ہے تو تمام اعضاء خوش ہوتے ہیں جب وہ خراب ہوتا ہے تو تمام اعضاء خراب ہوتے ہیں۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ رسول ﷺ نے انسان کی صفت اسی طرح بیان کی ہے۔

یہ حدیث موسیٰ بن عقبہ کی سند سے غریب ہے اس حدیث میں عمرو بن حصین متفرد ہیں۔

ا: المستدرک ۱/ ۴۴۶، ۲/ ۱۰۰۔ والمعجم الکبیر للطبرانی ۸/ ۳۹۔ والکلم الطیب ۱۷۸۔ وعمل الیوم واللیلۃ لابن السنی ۵۱۸۔ ودلائل النبوۃ للبیھقی ۴/ ۲۰۴۔ وصحیح ابن خزیمۃ ۲۵۶۵۔ وانظر کذالک: سنن الترمذی ۳۵۲۳۔ ومجمع الزوائد ۱۰/ ۱۳۴، ۱۳۵۔ واتحاف السادۃ المتقین ۵/ ۱۰۰، ۱۰۹۔

۷۷۲۹ سلیمان بن احمد، احمد بن قاسم، عفان بن مسلم، حماد بن سلمہ، علی بن زید، عبداللہ بن حارث کہتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ کے سامنے میری موجودگی میں کعبؒ نے اسرافیل کا تذکرہ کیا۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ اے کعبؒ مجھے اسرافیل کے بارے میں خبر دیجئے؟ حضرت کعبؒ نے کہا کہ تمہارے پاس اس کے بارے میں کچھ علم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں، اس کے بعد کعبؒ نے کہا حضرت اسرافیل کے چار پر ہیں ان میں سے دو ہوا میں ہوتے ہیں اور ایک ان کے جسم پر پھیلا ہوا ہے اور ایک پر ان کی گردن پر ہوتا ہے اور عرش ان کی گردن پر اور قلم انکے کان پر ہے۔ جب وحی نازل ہوتی تو اسے قلم سے لکھا جاتا ہے پھر فرشتے اسے پڑھتے ہیں۔ اس حدیث کو کعب کے سوا عبداللہ بن حارث کے کسی نے بھی نقل نہیں کیا ہے۔

یہ حدیث کعب کی سند سے غریب ہے ان سے اس حدیث کو عبداللہ بن حارث نے روایت کیا ہے۔ نیز خالد حذاء نے اس حدیث کو ولید عن ابی بشر عن عبداللہ بن رباح عن کعب کی سند سے روایت کیا ہے۔

نوف بکالی[۱]

صاحب محاسن و معالی میں سے ایک نوف بن ابی فضالہ بکالی بھی ہیں آپ کتب کے پڑھنے والے، محامد کی طرف دعوت دینے والے اور برائیوں سے روکنے والے تھے، بعض کا قول ہے کہ تصوف بلندی کی طرف دعوت دینے اور معاصی سے اجتناب کا نام ہے۔

۷۷۳۰ محمد بن معمر، ابوشعیب حرانی، یحییٰ بن عبداللہ بابلتی، اوزاعی، یحییٰ بن ابی عمرو شیبانی، نوف بکالی، نوف بکالی کا بیان ہے کہ عمرو بکالی وعظ و بیان کی ابتدا میں فرمایا کرتے تھے اے لوگو جس خدا نے تمہارے بارے میں بہت پہلے گواہی دی اور تمہارا حصہ بچا کر رکھا اور تمہیں قوم کا امیر بنایا تم پر اس خدا کی حمد لازم ہے اس کی تفصیل یہ ہے کہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے وفد کے ساتھ اللہ کے پاس گئے اللہ نے ان سے فرمایا میں نے تین جگہوں قبرستان حمام، اور بیت الخلاء کے علاوہ پوری زمین کو تمہارے لئے مسجد بنایا، انہوں نے کہا کہ ہم صرف کنیسہ میں نماز پڑھیں گے پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے بنی اسرائیل میں نے پانی کے نہ ہونے کے وقت تمہارے واسطے تمام مٹی کو پاک کیا، انہوں نے کہا ہم صرف پانی سے پاکی حاصل کریں گے۔ اس کے بعد اللہ نے ان سے فرمایا کہ میں فرداً فرداً تمہاری نماز قبول کروں گا، انہوں نے جواب دیا کہ ہم صرف جماعت سے نماز پڑھیں گے۔

۷۷۳۱ عبداللہ بن محمد بن عمران، عمرو بن علی، معاذ بن ہشام، یحییٰ بن ابی کثیر، نوف بکالی کہتے ہیں کہ حضرت موسیٰؑ اللہ سے مناجات کے لئے بنی اسرائیل کے ایک وفد کے ساتھ اللہ کے پاس گئے اللہ نے فرمایا کہ میں نے تمہارے لئے تین مقامات قبرستان، حمام، اور بیت الخلاء کے علاوہ پوری روئے زمین کو پاک کیا اور مسجد بنایا اور تمہارے قلوب کو سکون بخشا اور تلاوت کے لئے تمہیں توراۃ عطا کی، بنی اسرائیل نے کہا کہ کنیسہ میں نماز پڑھیں گے اور سکون کو ایک تابوت میں رکھیں گے اور توراۃ کو دیکھ کر پڑھیں گے اللہ نے فرمایا (تو وہ رحمت ان لوگوں کے نام تو ضرور ہی لکھوں گا جو کہ خدا تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اور جو کہ ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں) (از اعراف ۱۵۶ تا ۱۵۸) حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا اے باری تعالیٰ مجھے ان کا نبی بنا دیجئے، اللہ نے فرمایا کہ اس امت کا نبی انہی میں

[۱]۔ طبقات ابن سعد ۷/۴۵۲، والتاریخ الکبیر ۸/ت ۲۴۵۱. والجرح /ت ۲۳۱۱. وتهذیب الکمال ۶۴۹۸. وتهذیب التهذیب ۱۰/۴۹۰.

سے ہوگا۔ پھر حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ مجھے اس امت میں سے بنا دیجئے ؟ اللہ نے فرمایا کہ اے موسیٰ تو ان کے زمانے تک زندہ نہیں رہے گا۔ حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ میں بنی اسرائیل کا امیر ہوں آپ ان کا امیر کسی اور کو بنا دیجئے اللہ نے فرمایا ترجمہ: (قوم موسیٰ میں ایک جماعت ایسی بھی ہے جو دین حق کے موافق ہدایت بھی کرتے ہیں اور اسی کے موافق انصاف بھی کرتے ہیں (از اعراف ۵۹) نوف بکالی فرمایا کرتے تھے اے لوگو جس رب نے تمہاری غیر موجودگی میں تمہارے بارے میں خبر دی اور تمہارے لئے حصہ رکھا اور تمہیں امیر بنایا اس کی حمد تم پر لازم ہے۔ اس حدیث کو جریر نے بھی عن لیث بن ابی سلیم عن شہر بن حوشب کی سند سے روایت کیا ہے۔

۷۷۳۲ محمد بن جعفر بن حفص ابوبکر مغازلی، محمد بن عباس اخرم، محمد بن عبدۃ، مصعب بن مقدام، سفیان ثوری، نسر بن ذعلوق، نوف نے اس آیت (ثم فی سلسلۃ ذرعھا سبعون ذراعاً) میں ذراع کے بارے میں فرمایا کہ وہ ستر باع کا ہوتا ہے اور ایک باع مکہ و مدینہ کی درمیانی مسافت کے برابر ہے۔

۷۷۴۱ ابی، ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد، احمد بن سعید، عبداللہ بن وہب، لیث بن سعد، خالد بن یزید، سعید بن ابی ہلال، قرظی، نوف کہا کرتے تھے کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی کتاب میں پڑھا ہے کہ اس امت میں ایک قوم ہوگی جو دنیا کی وجہ سے دین میں حیلہ بازیاں کرینگے، ان کی زبان شہد سے زیادہ شیریں ہوگی لیکن ان کے قلوب ایلوے سے زیادہ کڑوے ہوں گے، وہ لوگوں کے سامنے دنبے کے لباس میں ظاہر ہوں گے لیکن ان کے قلوب بھیڑیے کی طرح ہوں گے، اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا تم میرے سامنے جرأت کرتے ہو اور فریب دہی سے کام لیتے ہو میری ذات کی قسم میں تم کو سخت فتنے میں مبتلا کروں گا۔ قرظی نے فرمایا کہ قرآنی آیات میں غور کرنے سے مجھے معلوم ہوا کہ یہ منافقین کی جماعت ہے۔

۷۷۳۳ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل محمد بن عبید بن حساب، جعفر بن سلیمان، ابوعمران جونی، نوف بکالی فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں کو بذریعہ وحی حکم دیا کہ میں تم پر نزول فرمانے والا ہوں، تمام پہاڑوں میں صرف جبل طور نے فروتنی اختیار کی اور کہا کہ میں فیصلہ خداوندی پر قائم ہوں چنانچہ خداوند کریم نے اس پر نزول فرمایا۔

۷۷۳۴ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، عبیداللہ بن عمر قواریری، معاذ بن ہشام، ابی عامر الاحول، عبدالملک بن عامر، نوف بکالی نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابراہیم نے اللہ کے حضور عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ روئے زمین پر میرے علاوہ کوئی آپ کی عبادت کرنے والا نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تین ہزار فرشتوں کو اتارا، حضرت ابراہیم نے تین روز تک ان کی امامت فرمائی۔

۷۷۳۵ ابوبکر، عبداللہ، ابی، عبدالصمد بن عبدالوارث، ابی، ابوعمران نوف بکالی نے بیان کیا ہے کہ موسیٰ کو جب ندا دی گئی تو انہوں نے پوچھا مجھے ندا دینے والے آپ کون ہیں، اللہ نے جواب دیا کہ میں آپ کا رب الاعلیٰ ہوں۔

۷۷۳۶ ابوبکر، عبداللہ، ابی، ابوزبیر ومحمد بن احمد بن حسین، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، منجاب، عبدالرحیم بن سلیمان، اسرائیل، سماک، نوف کہتے ہیں کہ حضرت موسیٰ جادوگروں پر غالب آنے کے بعد آل فرعون میں چالیس سال تک رہے، منجاب کہتے ہیں کہ بیس سال تک رہے اس عرصہ میں حضرت موسیٰ ان کو اللہ کی نشانیاں ٹڈی، جوئیں اور مینڈکوں کی صورت میں دکھاتے رہے۔

۷۷۳۷ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، علی بن مسلم، سیار، جعفر ابوعمران جونی، نوف بکالی کہتے ہیں کہ اس امت کی مثال حاملہ خاتون کی مانند ہے کہ اس کے لئے اس سے نکلنے کا راستہ وضع حمل کے علاوہ کوئی نہیں ہوتا، اسی طرح یہ امت جب آزمائشوں میں پھنس جائے گی تو اس امت کے لئے ان آزمائشوں کا راستہ قیامت کے علاوہ کوئی نہیں ہوگا۔

۷۷۳۸ محمد بن احمد، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، عبداللہ بن حکم، سیار، جعفر، ابوعمران جونی وابوہارون عبدی، نوف بکالی نے بیان فرمایا کہ دنیا ایک پرندہ کی مانند ہے کہ اگر اس کے پر ٹوٹ جائیں تو وہ گر کر ہلاک ہو جائے، اسی طرح مصر اور بصرہ جب زمین کے اوپر یہ دونوں ویران

ہو جائیں گے تو پوری دنیا تباہ ہو جائے گی۔

۷۷۳۹ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمد عبید بن حساب، جعفر بن سلیمان، ابوعمران جونی نوف فرماتے ہیں کہ حضرت عزیر نے بوقت مناجات اللہ کے سامنے عرض کیا کہ آپ ایسی مخلوق پیدا کر رہے ہیں جسے آپ چاہیں ہدایت عطا کر دیں اور جسے چاہیں نہ کریں اللہ کی طرف سے جواب آیا کہ اے عزیرؑ اس قسم کا سوال نہ کرو ورنہ تیرا نام نبوت سے ختم کر دوں گا میرے فعل کے بارے میں کسی کو سوال کا حق نہیں ہے لیکن لوگوں کے فعل کے بارے میں مجھے سوال کا حق ہے۔

۷۷۴۰ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد عبید اللہ بن عمر قواریری، جعفر بن سلیمان، ابوعمران جونی نوف کہتے ہیں کہ حضرت مریم ایک کنواری لڑکی تھی حضرت زکریا ان کے بہنوئی تھے اور وہی ان کی دیکھ بھال کیا کرتے تھے جس کی وجہ سے حضرت مریم ان کے ساتھ رہتی تھیں۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت زکریا حضرت مریم کے پاس آتے اور انہیں سلام کرتے حضرت مریم گرمیوں میں سردیوں کے اور سردیوں میں گرمیوں کے پھلوں سے ان کی میزبانی کرتیں تھیں. راوی کا بیان ہے کہ ایک روز حضرت زکریا حضرت مریم کے پاس تشریف لائے تو انہوں نے حسب عادت حضرت زکریا کو اکرام کے طور پر کچھ پیش فرمایا جس کو دیکھ کر حضرت زکریا نے فرمایا (ترجمہ اے مریم یہ چیزیں تمہارے واسطے کہاں سے آئیں وہ کہتیں کہ اللہ تعالیٰ کے پاس سے آئیں بیشک اللہ تعالیٰ جس کو چاہتے ہیں بے استحقاق رزق عطاء فرماتے ہیں) (از آل عمران ۳۷) (ترجمہ) (اس موقع پر دعا کی زکریا نے اپنے رب سے عرض کیا کہ اے میرے رب عنایت کیجئے مجھ کو خاص اپنے پاس سے کوئی اچھی اولاد (از آل عمران ۳۸)

راوی کہتے ہیں کہ حضرت مریم اپنے گھر میں بیٹھی ہوئی تھیں کہ اچانک ان کے سامنے ایک شخص آ کر کھڑا ہو گیا حضرت مریم اسے دیکھ کر کہنے لگیں (ترجمہ) میں تجھ سے اپنے خدا کی پناہ مانگتی ہوں اگر تو خدا ترس ہے (از مریم ۱۸) جب حضرت مریم نے رحمٰن کا ذکر کیا تو حضرت جبرائیلؑ گھبرا کر کہنے لگے کہ (ترجمہ) میں تو تمہارے رب کا بھیجا ہوا ہوں تاکہ تم کو ایک پاکیزہ لڑکا دوں وہ کہنے لگیں کہ میرے لڑکا کس طرح ہو جائے گا حالانکہ مجھے کسی بشر نے ہاتھ تک نہیں لگایا. اور نہ میں بدکار ہوں فرشتہ نے کہا کہ یوں ہی ہو جاوے گا تمہارے رب نے ارشاد فرمایا ہے کہ یہ بات مجھ کو آسان ہے۔ اس خاص طور پر پیدا کریں گے تاکہ ہم اس فرزند کو لوگوں کے لئے ایک نشانی بنادیں اور اس کو باعث رحمت بنادیں اور یہ ایک طے شدہ بات ہے (از مریم ۱۹-۲۱)۔ چنانچہ حضرت جبرائیل نے حضرت مریم کے سینہ میں پھونک ماری جس سے حضرت مریم حاملہ ہو گئیں حتیٰ کہ مدت پوری ہونے پر ان کو دردزہ شروع ہو گیا اس قت حضرت مریم بیت نبوت میں تھیں بعد ازاں قوم سے حیاء کرتی ہوئی وہ بیت نبوت سے نکل کر مشرق کی طرف چلی گئیں۔ ان کی قوم کو جب معلوم ہوا تو وہ حضرت مریم کی تلاش میں نکلی لیکن حضرت مریم کے بارے میں ان کو کوئی سراغ نہ مل سکا دوسری جانب حضرت مریم نے کھجور کے درخت سے ٹیک لگا کر کہا (ترجمہ) کاش میں اس سے پہلے مرگئی ہوتی اور ایسی نیست و نابود ہو جاتی کہ کسی کو یاد بھی نہ رہتی (از مریم ۲۳) راوی کا بیان ہے کہ (ترجمہ) پس جبرائیل نے ان کے بائیں سے ان کو پکارا کہ تم مغموم مت ہو تمہارے رب نے تمہارے بائیں جانب نہر پیدا کر دی ہے اور اس کھجور کے تنے کو اپنی طرف ہلاؤ اس سے تم پر تر و تازہ کھجوریں جھڑیں گی پھر کھاؤ اور پیو اور آنکھیں ٹھنڈی کرو پھر اگر تم آدمیوں میں سے کسی کو دیکھو تو کہہ دینا کہ میں نے اللہ کے واسطے روزہ کی منت مانی ہے سو میں آج کسی آدمی سے نہیں بولوں گی (از مریم ۲۵ ۲۶)

جب جبرائیل نے یہ باتیں کیں تو حضرت مریم کی پشت مضبوط ہو گئی اور ان کا دل خوش ہو گیا اس کے بعد حضرت مریم نے بچہ کو ایک کپڑے میں لپیٹ کر اسے گود میں اٹھا لیا راوی کا قول ہے کہ حضرت مریم کی قوم (جو ان کی تلاش میں نکلی ہوئی تھی) کی ایک چرواہے سے ملاقات ہوئی قوم نے اس چرواہے سے حضرت مریم کے بارے میں سوال کیا اس نے جواب دیا کہ مجھے معلوم نہیں البتہ گذشتہ رات

میں نے اپنی گائے کو اس وادی کی طرف سجدہ کرتے ضرور دیکھا چنانچہ قوم اس وادی کی طرف گئی تو وہاں حضرت مریم بیٹھی ہوئی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دودھ پلا رہی تھیں قوم حضرت مریم کو دیکھ کر کہنے لگی اے مریم تو نے بڑے غضب کا کام کیا ہے (از مریم ۲۷) (ترجمہ) اے ہارون کی بہن تمہارا باپ کوئی برے آدمی نہ تھے اور نہ تمہاری ماں بدکار تھیں (از مریم ۲۸) ابوعمران نوف کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت مریم نے قوم کو بچہ سے بات کرنے کا اشارہ کیا تو وہ ازروئے تعجب کہنے لگے (ترجمہ) بھلا ہم ایسے شخص سے کیونکر بات کریں جو ابھی گود میں بچہ ہی ہے (از مریم ۲۹) نوف کہتے ہیں کہ آیت میں لفظ ''مہد'' کے معنی گود کے ہیں ان کی اس گفتگو کے بعد حضرت عیسیٰ بائیں جانب ٹیک لگا کر کہنے لگے (ترجمہ) میں اللہ کا خاص بندہ ہوں اس نے مجھے کتاب دی اور اس نے مجھے نبی بنایا اور مجھ کو برکت والا بنایا میں جہاں کہیں بھی ہوں اور اس نے مجھ کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیا جب تک میں زندہ رہوں۔ اور مجھ کو میری والدہ کا خدمت گذار بنایا اور اس نے مجھ کو سرکش بدبخت نہیں بنایا اور مجھ پر سلام ہے جس روز میں پیدا ہوا اور جس روز مروں گا اور جس روز میں زندہ کر کے اٹھایا جاؤں گا (از مریم ۳۰ تا ۳۳) راوی کا قول ہے کہ اس کے بعد حضرت عیسیٰ کے بارے میں لوگوں کا اختلاف ہو گیا۔

۷۷۴۱ ابوبکر بن مالک عبدالرحمٰن بن مہدی، معاویہ بن صالح، سلیم بن عامر کہتے ہیں کہ ام درداء نے مجھے نوف اور ایک دوسرے شخص کے پاس بھیجا جو مسجد میں وعظ کرتا تھا ام درداء نے کہا کہ اللہ سے ڈرو لوگوں کو وعظ کرنے سے قبل اپنے نفسوں کو وعظ کرو۔

۷۷۴۲ ابوبکر، عبداللہ ابوربیع زہرانی، ابوقدامہ حارث بن عبید، عامر احول کہتے ہیں کہ نوف سے قرآنی آیت (و جعلنا بینھم موبقا) کی تفسیر کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا یہ اہل ایمان اور اہل ضلالت کے درمیان ایک وادی کا نام ہے۔

۷۷۴۳ حسین بن محمد، محمد بن عبداللہ بن غیلان، حسین بن جنید، مصعب بن مقدام سفیان، ابواسحاق کہتے ہیں کہ نوف سے قول باری تعالیٰ وشروہ بثمن بخس'' کی تفسیر پوچھی گئی تو انہوں نے جواب میں فرمایا کہ بخس کے معنی ظلم کے ہیں اور ثمن کا اطلاق بیس درہم پر ہوتا ہے۔

۷۷۴۴ ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم، محمد بن ایوب، موسیٰ بن اسماعیل، حماد بن سلمہ، ابوعمران جونی نوف کہتے ہیں کہ ایک نبی یا صدیق نے گائے کے بچہ کو اس کی والدہ کے سامنے ذبح کیا جس کی وجہ سے اس میں کمزوری پیدا ہو گئی ایک روز وہ اسی حالت میں ایک درخت کے سایہ میں بیٹھی تھی جس پر پرندوں کا ایک گھونسلا تھا جس میں پرندے کے بچے تھے ان میں سے ایک بچہ گھونسلے سے نیچے گر گیا اور چوں چوں کرنے لگا اس کو اس پر رحم آ گیا جس کی وجہ سے اس کو گھونسلہ میں لوٹا دیا اس رحم کھانے پر اللہ نے اس کی قوت بحال کر دی۔

۷۷۴۵ سلیمان بن احمد علی بن عبدالعزیز، حجاج بن منہال، حماد بن سلمہ، علی بن یزید، مطرف بن عبداللہ کہتے ہیں کہ ایک بار نوف اور عبداللہ بن عمرو جمع ہو گئے نوف فرمانے لگے کہ میں نے توراۃ میں پڑھا ہے کہ اگر تمام آسمان و زمین اپنے چیزوں سمیت لوہے کی ایک تختی بن جائیں اس وقت اگر کوئی لا الہ الا اللہ کہے تو یہ کلمہ پھر بھی اس میں شگاف کر کے اللہ تک پہنچ جائے گا۔

۷۷۴۶ سلیمان بن احمد، ابومسلم کشی، عبدالعزیز بن خطاب، سہیل بن شعیب نہدی، ابوعلی صیقل، عبدالاعلی، نوف کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؓ کو دیکھا کہ آپ گھر سے نکل کر ستاروں کی طرف دیکھنے لگے پھر مجھ سے فرمایا کہ اے نوف سو رہے ہو یا جاگ رہے ہو میں نے عرض کیا کہ جاگ رہا ہوں پھر آپ نے فرمایا کہ دنیا سے بے التفاتی اور آخرت کی طرف اشتیاق ظاہر کرنے والی قوم کے لئے خوشخبری ہے حقیقت میں ان ہی لوگوں نے زمین کو فرش اور اس کی مٹی کو بچھونا اور اس کے پانی کو طیب اور قرآن و دعا کو اپنا شعار بنایا ہے انہوں نے حضرت مسیح کے طریقہ پر دنیا کو ترک کر دیا۔ اے نوف اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کو بذریعہ وحی حکم دیا کہ بنی اسرائیل کو حکم دو کہ وہ پاکیزہ قلب پست نگاہوں اور پاکیزہ ہاتھوں کے ساتھ مسجد میں داخل ہوں اس لئے کہ ناپاکی کی حالت میں میں کسی کی دعا کو قبول نہیں کرتا، اے نوف شاعر، نقیب، شرطی، عشر وصول کنندہ مت بن، اس لئے کہ حضرت داؤد نے شب کی ایک گھڑی کے بارے میں فرمایا کہ اس گھڑی میں

نقیب، شرطی، شاعر، عشر وصول کنندہ اور باجے بجانے والے کے علاوہ ہر شخص کی دعا قبول کی جاتی ہے۔

۷۷۴۷۔ ابی محمد بن یحیٰی بن عیسیٰ بصری، ابو موسیٰ، ابو داؤد، سہل بن شعیب نہمی، عبدالاعلیٰ، نوف کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؓ کو دیکھا کہ اس کے بعد نوف نے گزشتہ حدیث بیان فرمائی۔

۷۷۴۸۔ احمد بن جعفر بن معبد، احمد بن مہدی، قبیصہ، سفیان، اعمش، حکم نوف کہتے ہیں کہ حضرت سلیمانؑ کے زمانے میں چونٹیاں مکھیوں کی مانند تھیں۔

۷۷۴۹۔ عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد، ہشام، قتادہ، شہر بن حوشب فرماتے ہیں کہ نوف کے پاس عبداللہ بن عمرو آئے اور کہنے لگے کہ حدیث بیان کیجئے، نوف نے جواب دیا کہ میں صحابی رسول ﷺ کی موجودگی میں کیسے حدیث بیان کروں۔ اس کے بعد عبداللہ بن عمرو نے بیان فرمایا کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے سنا کہ ہجرت کے بعد عنقریب ایک اور ہجرت ہوگی جس میں اچھے لوگ حضرت ابراہیمؑ کی ہجرت گاہ کی طرف چلے جائیں گے اور خراب لوگ زمین پر رہ جائیں گے زمین انہیں پھینکے گی اللہ تعالیٰ ٹڈی اور خنزیروں کے ساتھ اس کا حشر فرمائے گا۔[۱]

نیز آپ نے ارشاد فرمایا کہ لوگ مشرق کی طرف نکلیں گے وہ قرآن کی تلاوت کریں گے لیکن وہ تلاوت حلق سے تجاوز نہیں کرے گی۔ جب بھی ایک سینگ ٹوٹے گا تو دوسرا سینگ نکل آئے گا جب بھی ایک سینگ ٹوٹے گا تو دوسرا نکل آئے گا جب بھی ایک سینگ ٹوٹے گا تو دوسرا نکل آئے گا اس کے بعد بقیہ لوگوں میں دجّال کا خروج ہوگا۔[۲]

۷۷۵۰۔ سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، حجاج بن منہال، وابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، حسن بن موسیٰ، حماد بن سلمہ ثابت بنانی، ابو ایوب ازدی، نوف، عبداللہ بن عمرو کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ایک روز نماز پڑھائی، جب نماز سے فارغ ہو کر جانے والے واپس چلے گئے تو آپ ﷺ گھبراہٹ کے عالم میں تشریف لائے اور آپ ﷺ نے کپڑوں کو سمیٹ کر شہادت کی انگلی سے آسمان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا مسلمانوں کو خوشخبری سنا دو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے آسمان کا دروازہ کھول دیا ہے وہ فرشتوں کے سامنے تم پر فخر کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اے فرشتو میرے ان بندوں کی طرف دیکھو جو میرے ایک حکم کو پورا کر کے دوسرے کے انتظار میں ہیں۔[۳]

۳۲۷ جیلان بن فروہ

آپ بے مثال واعظ، ذہین، کتب سماویہ کے حافظ، انبیاء کے واقعات کو احسن انداز سے بیان کرنے والے اور ہمہ وقت ذکر الٰہی میں مشغول رہنے والے تھے۔

۷۷۵۱۔ احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلم، سیار، جعفر، ابو عمران جونی، ابو جلد کہتے ہیں کہ احکام خداوندی میں ٹال مٹول سے کام لینا ابلیس کے لشکروں میں سے ایک لشکر ہے۔ جس نے مخلوق خدا میں سے بے شمار لوگوں کو ہلاک کیا ہے۔

۷۷۵۲۔ احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، ابی، یونس، صالح مری، ابو عمران جونی، ابو جلد کہتے ہیں کہ میں نے حکمت میں پڑھا ہے کہ اپنے

۱۔ سنن أبی داؤد ۲۴۸۲. ومسند الامام أحمد ۲/ ۲۰۹. وفتح الباری ۱۱/ ۳۸۰. والترغیب والترهیب ۴/ ۶۱. وكنز العمال ۳۵۰۲۳، ۳۸۸۸۸. وتفسیر ابن كثیر ۶/ ۲۸۳.

۲۔ المستدرک ۲/ ۱۴۶. والمسند للامام أحمد ۴/ ۴۲۱. وكنز العمال ۳۱۴۲۶. وانظر كذلک: صحیح البخاری ۹/ ۲۲. وفتح الباری ۱۲/ ۲۹۰.

۳۔ سنن ابن ماجة ۸۰۱. ومسند الامام أحمد ۲/ ۱۸۶، ۱۸۷، ۲۰۸. والترغیب والترهیب ۱/ ۲۸۲. وكنز العمال ۱۸۹۲۶. واتحاف السادة المتقین ۱۰/ ۵۸۸. والأحادیث الصحیحة ۶۶۱.

نفس کو وعظ کرنے والے کے لئے منجانب اللہ ایک محافظ مقرر ہوتا ہے اور لوگوں میں عدل قائم کرنے والے کی عمر میں برکت کی جاتی ہے اور اطاعت الٰہیہ کی وجہ سے ذلیل ہونا معاصی کی وجہ سے عزت مند ہونے سے بہتر ہے۔

۷۷۵۳ احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، ابی، یزید، ہاشم بن قاسم، صالح مری، ابوعمران جونی، ابوجلد نے بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو بذریعہ وحی حکم دیا کہ اے موسیٰ جب تو میرا ذکر کرے تو خشوع اطمینان اور صدق دل کے ساتھ میرا ذکر کر اور جب تو میرے سامنے کھڑا ہو تو ذلیل وحقیر بن کر کھڑا ہو، اور اپنے نفس کی مذمت بیان کر اس لئے کہ وہ قابل مذمت ہی ہے قلب خاشع اور لسان صادق کے ساتھ مجھ سے مناجات کر۔

۷۷۵۴ عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابویعلیٰ، روح بن عبدالمؤمن، مرحوم بن عبدالعزیز، ابوعمران، ابوجلد کہتے ہیں کہ قیامت کے روز زمین آگ بن جائے گی تم نے اس دن کے لئے کتنی تیاری کی ہے؟ جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے (ترجمہ) تم میں سے کوئی بھی نہیں جس کا اس پر گزر نہ ہو، یہ آپ کے رب کے اعتبار سے لازم ہے جو پورا ہو کر رہے گا پھر ہم ان لوگوں کو نجات دینگے جو خدا سے ڈر کر ایمان لائے تھے اور ظالموں کو ایسی حالت میں رہنے دینگے کہ گھٹنوں کے بل گر پڑینگے (از مریم ۷۱)۔

۷۷۵۵ ابی، وابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن عثمان، ابوغسان، حازم بن حسین، ابوعمران، ابوجلد فرماتے ہیں کہ میں نے آسمانی کتب میں پڑھا ہے کہ قیامت کے روز ساری روئے زمین سے آگ کے شعلے بلند ہوں گے۔

۷۷۵۶ ابوبکر محمد بن احمد بن محمد، احمد بن عمر، ابوبکر بن عبید، اسماعیل بن حارث، داؤد بن محبر، صالح مری، ابوعمران جونی، ابوجلد فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ کا بوڑھوں کی ایک جماعت پر گزر ہوا تو آپ نے ان سے فرمایا اے مشائخ کی جماعت تمہیں معلوم ہے کہ کھیتی تیار ہونے اور پکنے کے وقت کٹنے کے قریب ہو جاتی ہے انہوں نے کہا کہ بلاشبہ ایسا ہی ہے۔ حضرت عیسیٰ نے فرمایا لہٰذا تمہاری موت کا وقت قریب آچکا ہے اس لئے تم پر اس کی تیاری کرنا لازم ہے۔ اس کے بعد حضرت عیسیٰ کا گزر جوانوں کی جماعت پر ہوا آپ نے فرمایا اے جوانوں کی جماعت کیا تمہیں معلوم ہے کہ کھیتی کا مالک کبھی قبل از وقت بھی کھیتی کاٹ لیتا ہے؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا اس کے بعد حضرت عیسیٰ نے ان سے فرمایا کہ تم موت کی تیاری کرو اس لئے کہ نہ معلوم تمہاری موت کب آجائے۔

یہ حدیث قوی حدیثوں میں سے ہے اور اس حدیث میں موسیٰ کا عطاء سے روایت کرنا تفرد ہے۔

۷۷۵۷ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، علی بن طوسی، سیار بن حاتم، جعفر بن سلیمان، ابوعمران جونی، ابوجلد کہتے ہیں کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ صرف نمازیوں پر بلائیں نازل ہوں گی اور دیگر لوگ ان کے اردگرد آسودہ حال ہوں گے حتیٰ کہ اسے دیکھ کر بعض یہودی یا نصرانی بن جائیں گے۔

۷۷۵۸ ابوبکر، عبداللہ، ابی، ہاشم بن قاسم، صالح مری، ابوعمران، ابوجلد کہتے ہیں کہ حضرت موسیٰ نے اللہ سے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ مجھ پر کوئی محکم آیت نازل کیجئے تاکہ میں اسے لے کر تیرے بندوں کے پاس جاؤں۔ راوی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے فرمایا کہ تم قوم کی طرف جاؤ کیوں کہ ان کا تیری طرف آنا مجھے ناپسند ہے، چنانچہ حضرت موسیٰ ان کی طرف چلے گئے۔

۷۷۵۹ ابوبکر، عبداللہ، ابی، ہاشم، صالح، ابوعمران، ابوجلد فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ نے بارگاہ الٰہی میں عرض کیا کہ میں آپ کی نعمتوں کا شکر کیسے ادا کروں اس لئے کہ سب سے چھوٹی نعمت کے مقابلے میں بھی میرے تمام اعمال ہیچ ہیں۔ راوی کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کی طرف وحی کی کہ اے موسیٰ اب تو نے میرے شکر کا حق ادا کر دیا۔

۷۷۶۰ ابوبکر، عبداللہ، ابی، ہاشم، صالح، ابوعمران، ابوجلد کا قول ہے کہ حضرت داؤد نے اللہ کے حضور عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ میں آپ کا شکر کیسے ادا کروں؟ اور میں تو آپ کی نعمتوں کے ذریعے آپ کے شکر تک پہنچ سکتا ہوں اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد کی طرف وحی

بھیجی کہ اے داؤد اب تک جو میں نے تم پر نعمتیں کیں ہیں وہ تمہیں معلوم نہیں ہیں؟ حضرت داؤد نے عرض کیا کہ کیوں نہیں اس کے بعد اللہ نے فرمایا کہ اے داؤد پھر میں تم سے اس وقت راضی ہوں گا جب تم میری نعمتوں کا شکر ادا کرو گے۔

۷۷۶۱ ابوبکر، عبداللہ، ابی، ہاشم، صالح، ابوعمران ابوجلد کا قول ہے کہ حضرت داؤدؑ نے بارگاہ الٰہی میں سوال کیا کہ صرف اللہ کی رضا کی خاطر غم زدہ کو تسلی دینے والے شخص کی جزا کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس کی وفات کے روز فرشتے اس کے جنازہ کے ساتھ قبر تک جائینگے اور عالم ارواح میں اس کی روح پر رحمتیں نازل کروں گا پھر حضرت داؤدؑ نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ آپ کی رضا کے لئے یتیم ومحتاج کا خیال رکھنے والے کے لئے کیا ثواب ہے؟ اللہ تعالیٰ نے جواب دیا کہ قیامت کے روز اسے اطمینان قلب حاصل ہوگا اور آخرت میں دوزخ کے عذاب سے محفوظ رہے گا۔

۷۷۶۲ ابوبکر بن محمد بن جعفر بن حفص معدل، عبداللہ بن احمد بن سوادہ، یوسف بن بحر، ہیثم بن جمیل، صالح مری، ابوعمران جونی، ابوجلد کا بیان ہے کہ حضرت داؤدؑ نے اللہ سے پوچھا کہ اے باری تعالیٰ خشیت الٰہی کی وجہ سے رونے والے کی کیا جزا ہے؟ اللہ کی طرف سے ندا آئی کہ قیامت کے روز اسے پریشانی نہیں ہوگی اور آخرت میں دوزخ کا عذاب نہیں ہوگا۔

۷۷۶۳ احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی ہاشم، صالح، ابوعمران جونی، ابوجلد کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد کو بذریعہ وحی حکم دیا کہ اے داؤد میرے سچے بندوں کو تکبر کرنے اور اپنے اعمال پر بھروسہ کرنے سے ڈراؤ کیونکہ جس کو میں نے حساب کے لئے اپنے سامنے کھڑا کیا تو انصاف کے دائرے میں اسے عذاب دیکر رہونگا اور میرے گناہ گار بندوں کو خوشخبری سنادو کہ میں ان کا بڑے سے بڑا گناہ بھی معاف کردوں گا۔

۷۷۶۴ احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، ابی، ہاشم، صالح، ابوعمران، ابوجلد فرماتے ہیں کہ حضرت داؤد نے منادی کے ذریعہ لوگوں کو جمع ہونے کا حکم دیا، لوگ اس خیال سے جمع ہونا شروع ہو گئے کہ آج وعظ ونصیحت اور ادب کی باتیں ہوں گی پھر دعا ہوگی حضرت داؤدؑ تشریف لائے اور آپ نے صرف ایک جملہ ارشاد فرمایا اے باری تعالیٰ ہماری مغفرت فرما اس کے بعد حضرت داؤدؑ واپس تشریف لے گئے بعد میں آنے والوں نے پہلے والوں سے پوچھا کہ کیا ہوا؟ انہوں نے جواب دیا کہ حضرت داؤدؑ تشریف لائے تھے اور آپ نے صرف ایک جملہ "اللھم اغفرلنا" ارشاد فرمایا انہوں نے کہا کہ سبحان اللہ ہم نے تو خیال کیا تھا کہ آج عبادتؐ وعظ ونصیحت اور دعا کا دن ہے لیکن حضرت داؤد نے دعا میں صرف ایک جملہ ارشاد فرمایا۔ اس کے بعد اللہ نے وحی کی کہ اے داؤد آپ کی قوم نے آپ کی دعا کو چھوٹا سمجھا ہے آپ انہیں بتادیجئے کہ جس کی مغفرت کردی گئی اس کی دنیا وآخرت سنور گئی۔

۷۷۶۵ احمد، عبداللہ، ابی، ہاشم، صالح ابوعمران، ابوجلد کا قول ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں نے غور کیا تو جو لوگ پیدا نہیں ہوئے وہ میرے نزدیک پیدا ہونے والوں کے مقابلہ میں زیادہ قابل رشک تھے۔ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ نے اپنے حواریوں سے فرمایا خدا کی قسم دنیا جس کے تم حریص ہو اور آخرت تمہاری نہیں ہے، انہوں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول اس کا مطلب بیان کیجئے؟ اس لئے کہ ان میں سے ایک کا تو ہم ارادہ کرتے ہیں حضرت عیسیٰ نے فرمایا اگر تم دنیا کا ارادہ کرتے ہو تو تمہیں رب الدنیا کھلاتا ہے جس کے قبضہ میں تمام خزانے ہیں اور اگر تم آخرت کا ارادہ کرتے ہو تو تمہیں آخرت کا رب کھلائے گا جو آخرت کا مالک ہے لہٰذا معلوم ہوا کہ تم دنیا وآخرت کسی شئے کے مالک نہیں ہو۔

۷۷۶۶ احمد، عبداللہ عن ابی، ھاشم، صالح، ابی عمران، ابی جلد کی سند سے مروی ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا میں نے مخلوق میں غور وفکر کیا جو لوگ پیدا نہیں ہوئے ہیں میں نے ان کو زیادہ قابل رشک پایا ان لوگوں سے جو پیدا ہو چکے ہیں۔

۷۷۶۷ ابوبکر، عبداللہ، ابی ہاشم، صالح، ابوعمران، ابوجلد فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ نے اپنے حواریوں کو وصیت فرمائی کہ ذکر الٰہی کے

علاوہ کلام کم کرو ورنہ تمہارے قلوب سخت ہو جائینگے اور سخت قلب والا شخص اللہ سے دور ہو جاتا ہے اور لوگوں کے گناہوں کی طرف مت دیکھو، کیونکہ تم ان کے خدا نہیں ہو بلکہ تم اپنے جرائم کی طرف دیکھو کیونکہ تم اللہ کے غلام ہو اور تمام لوگ دو قسم پر ہیں (۱) مصائب میں مبتلا (۲) عافیت سے زندگی بسر کرنے والے بس تم مصائب زدہ لوگوں پر رحم کرو اور عافیت پر اللہ کی حمد و بیان کرو۔

۷۷۶۸ ابوبکر، عبداللہ ابی ہاشم، صالح، ابو عمران، ابوجلد کا قول ہے۔ جب حضرت یونسؑ کی قوم پر عذاب نازل ہوا تو وہ سیاہ رات کے ٹکڑے کی طرح ان کے سروں پر چکر لگانے لگا قوم کے عقلمند افراد اس زمانہ کے علماء کبار کے پاس گئے اور انہوں نے ان سے دفع عذاب کے لئے دعا کا سوال کیا انہوں نے فرمایا کہ تم یہ دعا کرو اے اس وقت زندہ رہنے والی ذات جس وقت کوئی زندہ نہیں رہے گا اے مردوں کو زندہ کرنے والے اے وحدہ لاشریک چنانچہ اس دعا کی برکت سے اللہ نے ان سے اپنا عذاب دور کر دیا۔

۷۷۶۹ ابی، ابوحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، اسحاق بن اسماعیل ابواسامہ، ابوطاہر، مطر الوراق ابوجلد کا بیان ہے کہ خدا کی قسم آخری زمانہ میں ایسی قوم پیدا ہوگی جس کی زبان تر ہوگی لیکن قلوب خشک ہوں گے ان کی عمریں کم ہوں گی اور ان کے اخلاق خراب ہوں گے ان کے مرد مردوں کو اور خواتین خواتین کو کافی ہوں گی ان کی زبانوں پر جھوٹ عام ہوگا اس وقت تم عذاب الٰہی کا انتظار کرنا۔

۷۷۷۰ ابی، ابوحسن،، ابوبکر، عباس بن یزید، معاذ بن ہشام، ابی، موسیٰ بن جمیل، ابوروح، ابوجلد کہتے ہیں کہ میں اس وقت سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جس وقت عمر رسیدہ امیدیں لگائینگے اور کم عمر لوگ دنیا سے رخصت ہو رہے ہوں گے اور آقا اپنے غلاموں کو آزاد نہیں کرینگے، اس وقت ایسی قوم بھی ہوگی جو بلا خوف الٰہی پر امید ہوگی ان کی کوئی دعا قبول نہیں ہوگی اور ایسی قوم بھی ہوگی جن کے قلوب بھیڑیے کے قلب کی طرح سخت ہونگے۔

۷۷۷۱ ابی، احمد بن محمد بن عمر، عبدالرحمٰن بن محمد بن سفیان، محمد بن رجاء بن سندی، نضر بن شمیل، ابن عون، محمد، ابوجلد کہتے ہیں کہ لوگوں کے اعمال کے مطابق ان پر بادشاہ مسلط کئے جاتے ہیں

۷۷۷۲ ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، محمد بن جعفر ورکانی، اسماعیل بن عیاش ابان بن ابی عیاش، ابوجلد حضرت معقل بن یسار کے حوالہ سے نقل کرتے ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے سنا کہ دنیا ختم نہیں ہوگی حتیٰ کہ قرآن اس امت کی اقوام کے سینوں میں پرانے کپڑے کے طرح ہو جائے گا اور وہ قرآن کو چھوڑ کر دیگر چیزوں کو پسند کریں گے اور وہ انتہائی حریص اور لالچی ہوں گے، خوف خدا بالکل ان کے قلوب سے نکل جائے گا معاصی پر ان کا نفس انہیں تسلی دے گا شرعی حدود پامال کرنے کے باوجود اللہ سے عفو کی امید رکھیں گے وہ دنبہ کا لباس پہنیں گے لیکن ان کے قلوب بھیڑیے کی طرح ہوں گے ان کا بہترین شخص مداہن ہوگا، آپ ﷺ سے مداہن کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے ﷺ نے فرمایا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہ کرنے والا شخص مداہن ہے۔[۱]

شہر بن حوشب[۲]

آپ خطابت کے بہترین شہسوار اور قرآن و حدیث کے ذریعہ عوام الناس کو راہ راست پر لانے کی کوشش کرنے والے تھے۔

۷۷۷۳ عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن عباس، سلمہ بن شبیب، سہل بن عاصم، محمد بن ابی منصور، عمران بن عبدالمجید کہتے ہیں کہ ایک روز شہر بن حوشب نے بادشاہت کے خیال سے عمامہ باندھا پھر کچھ دیر کے بعد عمامہ اتارتے ہوئے فرمایا بادشاہت جوانی کے بعد ہوتی ہے بادشاہت جوانی کے بعد ہوتی ہے۔

۱۔ انظر الحدیث فی: المطالب العالیة ۵۴۵۴، وکنز العمال ۳۸۵۶۷.

۲۔ طبقات ابن سعد ۷/۴۴۹. والتاریخ الکبیر ۴/ت ۲۷۳۰. والجرح ۴/ت ۱۶۶۸. والکاشف ۲/ت ۲۳۳۳. والمیزان ۲/ت ۳۷۵۶. وتھذیب التھذیب ۲۷۸۱.

۷۷۷۴ ابی ، ابوحسن بن ابان ، ابوبکر بن عبید ، حمزہ بن عباس ، عبدان بن عثمان ، ابن مبارک ، عبدالحمید بن بہرام ، شہر بن حوشب ، ابوہریرہ قاضی ابواحمد ، محمد بن ایوب علی بن عثمان ، وابی ، ابوحسن بن ابان ، ابوبکر بن عبیدۃ ابواسحاق ازدی ، زید بن عوف ، حماد بن سلمہ ، داؤد بن ابی ہند شہر بن حوشب فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ ایک روز اپنے حواریوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ایک خوبصورت پرندہ آیا جس کے پروں میں موتی اور یاقوت لگے ہوئے تھے وہ ان کے سامنے پھڑ پھڑانے لگا حضرت عیسیٰؑ نے حواریوں سے فرمایا اسے چھوڑ دو اس لئے کہ یہ تمہارے پاس نشانی کے طور پر بھیجا گیا ہے کچھ دیر کے بعد اس پرندے نے اپنی کھال اتاری تو وہ سرخ ، گنجا اور بدشکل معلوم ہونے لگا پھر وہ حوض میں آکر اس کی مٹی میں لوٹ پوٹ ہوا جب وہ حوض سے باہر آیا تو وہ سخت سیاہ اور قبیح معلوم ہو رہا تھا ، اس کے بعد اس نے پانی میں غسل کر کے اپنی کھال پہن لی تو اس کا حسن و جمال لوٹ آیا اس ساری کارروائی کے بعد حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا بالکل یہ ہی مثال مؤمن کی ہے جب وہ گناہوں کی دلدل میں پھنس جاتا ہے تو اس کا حسن و جمال جاتا رہتا ہے پھر جب وہ اللہ سے توبہ کر لیتا ہے تو اس کا حسن و جمال واپس لوٹ آتا ہے۔

۷۷۷۵ ابوبکر بن مالک ، عبداللہ بن احمد بن حنبل ، ابی ، عبداللہ بن نمیر ، عبداللہ بن محمد بن جعفر ، عبداللہ بن محمد بن زکریا ، سھل بن عثمان حفص بن غیاث ، اعمش ، حمزہ ابوعمارہ ، شہر بن حوشب نے بیان کیا ہے کہ ملک الموت حضرت سلیمانؑ کے دوست تھے اور ان کے پاس آتے رہتے تھے ، ایک روز حضرت سلیمانؑ کے عم زاد ان کے پاس بیٹھے تھے کہ ملک الموت آکر انہیں غور سے دیکھنے لگے اس نے حضرت سلیمانؑ سے پوچھا کہ یہ کون ہیں ؟ حضرت سلیمانؑ نے جواب میں فرمایا کہ یہ ملک الموت ہے حضرت سلیمان کے عم زاد نے حضرت سلیمان سے فرمایا کہ ان کے دیکھنے سے میرے قلب میں ان کا خوف بیٹھ گیا اس لئے آپ ہوا کو حکم دیجئے کہ مجھے ہند پہنچا دے چنانچہ حضرت سلیمان نے ہوا کو حکم دیدیا اس کے بعد پھر ملک الموت آگئے ۔ حضرت سلیمانؑ نے ان کو اپنے عم زاد کا پورا واقعہ سنایا۔ ملک الموت نے کہا کہ مجھے ہند میں اس کی روح قبض کرنے کا حکم دیا گیا تھا اس وجہ سے میں اسے غور سے دیکھ رہا تھا۔

۷۷۷۶ ابومحمد بن حیان ، بشر بن محمد بن محمد کوفی حسن بن علی حلوانی ، حسین جعفی فضیل بن عیاض ، ہشام بن حسان ، عطاء عطار ، شہر بن حوشب کا بیان ہے کہ اہل جنت جنت میں سورۂ طٰہٰ اور سورۂ یٰسین کی تلاوت کریں گے۔

۷۷۷۷ ابوبکر طلحی ، ابوحصین وادعی ، احمد بن یونس ، یعقوب قمی ، جعفر بن ابی مغیرہ ، شہر بن حوشب فرماتے ہیں کہ جنت میں ایک ایسا بہترین درخت ہے کہ جنت کے سارے درختوں کا اس سے تعلق ہے اس کی ٹہنیاں جنت کی دیواروں سے باہر نکلی ہوئی ہیں۔

۷۷۷۸ عبداللہ بن محمد ، علی بن اسحاق ، حسین بن حسن عبداللہ بن اسماعیل بن عیاش ، ابن ابی حسین ، شہر بن حوشب کا قول ہے کہ کھانے میں چار چیزیں جمع ہو جائیں تو وہ نہایت بابرکت اور قابل کفایت ہوتا ہے (۱) حلال آمدنی سے تیار کیا گیا ہو (۲) اللہ کا ذکر کرتے ہوئے تیار کیا گیا ہو (۳) کھانے والے زیادہ ہوں (۴) کھانے کے بعد دعا پڑھی گئی ہو۔

۷۷۷۹ ابی ، ابومحمد بن حیان ، محمد بن عمر ، عبداللہ بن محمد بن عبید ، داؤد بن عمر ضبی ، معتمر بن سلیمان ، شہر بن حوشب کہتے ہیں کہ ملک الموت بیٹھے ہیں دنیا ان کے دونوں گھٹنوں کے درمیان ہے اور وہ تختی جس پر لوگوں کی عمریں لکھی ہوئی ہیں ان کے ہاتھ میں ہے اور ان کے سامنے ایک فرشتہ کھڑا ہے جو انہیں تختی پیش کرتا رہتا ہے جب کسی کی موت کا وقت آجاتا ہے تو ملک الموت کہتا ہے کہ اس کی روح قبض کر لو اس کی روح قبض کر لو۔

۷۷۸۰ سلیمان بن احمد ، محمد بن محمد تمار ، ابوالربیع ، یعقوب قمی ، حفص بن حمید ، شہر بن حوشب نے قول باری تعالیٰ ”والبحر المسجور“ (از طور ۲) کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا وہ تنور کی طرح ہو گا۔

۷۷۸۱ عبداللہ بن محمد جعفر بن محمد بن فارس ، محمد بن حمید ، عمر بن ہارون ، عبدالجلیل بن عطیہ ، شہر بن حوشب فرماتے ہیں کہ اللہ کا ایک

فرشتہ صدیق بھی ہے پوری دنیا کے سمندروں کا نظام اسی کے سپرد ہے۔

۷۷۸۲ عبداللہ بن محمد بن جعفر، فضل بن عباس، یحییٰ بن بکیر، مسلم بن خالد، ابن ابی حسین، شہر بن حوشب نے فرمایا قیامت کے روز زمین چمڑے کی طرح کھینچ دی جائے گی اس کے بعد اللہ تعالیٰ اس کے جن وانس کو جمع فرمائے گا پھر آسمان والے اتریں گے ان کے ساتھ بھی اتنے ہی جن وانس ہوں گے بعدازاں ان کی صف بندی کی جائے گی پھر اہل ارض سجدہ ریز ہو جائیں گے پھر ساتویں آسمان والے اتریں گے اور اس روز فرشتے کندھوں پر پوری قوت سے عرش الٰہی اٹھائے ہوں گے حتیٰ کہ عرش پر مستوی ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ پکارے گا آج کس کی بادشاہت ہے؟ جب کسی طرف سے جواب نہیں ملے گا تو اللہ تعالیٰ خود فرمائے گا آج اللہ وحدہ قہار کی بادشاہت ہے آج بلاظلم ہر نفس کو اس کے کئے ہوئے کا بدلہ ملے گا بلاشبہ اللہ تعالیٰ جلد حساب لینے والا ہے۔

۷۷۸۳ ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، ہوذہ ابن خلیفہ، عوف منہال، شہر، ابن عباس فرماتے ہیں کہ قیامت کے روز زمین چمڑے کی طرح کھینچ لی جائے گی اور زمین میں کشادگی کر دی جائے گی اور تمام لوگ ایک چٹیل میدان میں جمع ہوں گے ایک ندا دینے والا ندا دے گا کہ عنقریب اہل کرام تمہارے سامنے آجائیںگے، پھر اعلان ہوگا کہ ہر وقت ذکر الٰہی میں مشغول رہنے والے کھڑے ہو جائیں چنانچہ کچھ لوگ کھڑے ہوں گے اور خوشی خوشی جنت میں چلے جائیںگے اس کے بعد پھر ندا دی جائے گی ابھی اصحاب کرام سامنے ہوں گے پھر اعلان ہوگا شب بیدار کھڑے ہو جائیں چنانچہ کچھ افراد کھڑے ہوں گے اور خوشی خوشی جنت میں چلے جائیںگے پھر تیسری بار اسی طرح اعلان ہوگا جن کی تجارت احکام دین پر عمل کرنے میں رکاوٹ نہیں بنتی تھی وہ لوگ کھڑے ہو جائیں چنانچہ کچھ لوگ کھڑے ہوں گے اور خوشی خوشی جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

۷۷۸۴ ابومحمد بن حیان، اسحاق بن ابراہیم، احمد بن منیع، ابونصر تمار، حماد بن سلمہ، سیار بن سلامہ شہر بن حوشب کا قول ہے کہ جب کوئی شخص کسی قوم سے دینی بات کرتا ہے تو اس کے عمل کے مطابق اس کی بات کا اثر ہوتا ہے۔

۷۷۸۵ ابی، عبداللہ بن محمد، ابراہیم بن محمد بن حسن، عبدالجبار بن علاء، سفیان، داؤد، شہر کہتے ہیں کہ حضرت لقمان نے اپنے لڑکے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اے لڑکے علماء پر فخر کرنے، جاہلوں سے نزاع کرنے اور مجلسوں میں ریا کی نیت سے علم مت حاصل کر اور علم سے اعراض اور جہالت کی طرف رغبت مت کر جب تو لوگوں کی جماعت کو علم میں مشغول پائے تو تو بھی ان میں شمولیت اختیار کر اگر تو عالم ہے تو تیرا علم تیرے لئے کارآمد ہوگا۔ اگر تو جاہل ہے تو تجھے ان سے علمی فائدہ ہوگا اور امید ہے کہ ان میں منجانب اللہ نازل ہونے والی رحمت میں تیرا بھی حصہ ہوگا لیکن جب تو کسی قوم کو اللہ کے ذکر میں مشغول نہ پائے تو ان کے ساتھ مت بیٹھ کیونکہ اس سے تیرا علم ضائع ہوگا اور تیری جہالت میں اضافہ ہوگا اور اگر ان پر غضب الٰہی نازل ہوا تو اس میں تیرا بھی حصہ ہوگا۔

۷۷۸۶ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابومحمد بن حیان، اسحاق بن ابراہیم علی بن مسلم، سیار، جعفر بن سلیمان، ابوبکر ہزلی شہر بن حوشب کا قول ہے قابیل کے قتل کے بعد حضرت آدم ایک سو سال تک مسکرائے نہیں پھر انہوں نے دو شعر کہے

(۱) شہر اور اہل شہر تبدیل ہو گئے زمین غبار آلود اور خراب ہو گئی

(۲) ہر شئے کا ذائقہ اور رنگ تبدیل ہو گیا لوگوں کی بشاشت میں کمی آ گئی۔

۷۷۸۷ ابی، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد ابن سفیان، ابراہیم بن عبدالملک ہشام بن عمار، عمرو بن واقد، یزید بن ابی مالک، شہر نے بیان کیا ہے کہ ایک شخص نے رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ آج میری ایک بہت طویل القد شخص سے ملاقات ہوئی اس نے مجھے کشتی کی دعوت دی چنانچہ میں نے اس سے کشتی کر کے اسے شکست دیدی اس کے بعد ایک بہت زیادہ کمزور کوتاہ قد شخص سے میری ملاقات ہوئی اس نے بھی مجھے کشتی کی دعوت دی۔ میں نے اس سے کہا کہ میں اس طویل القد شخص سے کشتی لڑ چکا

ہوں میں تجھ سے کشتی نہیں لڑ سکتا چنانچہ ہماری کشتی ہوئی اس نے مجھے اٹھا کر آگ میں پھینک دیا اس کے بعد اللہ کے رسول نے فرمایا طویل القد شخص تیرے کبیرہ گناہ تھے جو تجھے ہلاک کرنا چاہتے تھے لیکن ان پر تیری مدد کی گئی اور کوتاہ قد تیرے صغیرہ گناہ تھے وہ تجھ پر غالب آگئے اور انہوں نے تجھے دوزخ میں ڈال دیا اس لئے صغیرہ گناہوں سے اجتناب بھی تجھ پر لازم ہے۔

۷۷۸۸ عبداللہ بن محمد، علی بن اسحاق، حسین بن حسن، عبداللہ بن مبارک، صالح مری، حبیب بن محمد، شہر، ابوذر کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے جبرائیل میرے فلاں بندے کے قلب سے حلاوۃ ایمان ختم کر دے، اس کے بعد اس پر سخت مصیبت نازل ہوتی ہے پھر جب وہ اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ جبرائیل کو حکم دیتے ہیں کہ اس کی حلاوت ایمان دوبارہ لوٹا دو، اس لئے کہ میں نے اس کو آزمائش میں مبتلا کیا تھا اور میں نے اسے صادق پایا اور عنقریب میں اس کی خوب مدد کروں گا لیکن جب بندہ اللہ کی طرف رجوع نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی طرف التفات نہیں فرماتے۔

۷۷۸۹ ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین بن عبدالجبار، ہیثم بن خارجہ، اسماعیل بن عیاش، سلیمان بن حیان کہتے ہیں کہ میں نے شہر کو کہتے سنا ہے کہ دوزخ میں غساق نامی ایک وادی ہے اس میں تین سوتیس گھاٹیاں ہیں، ہر گھاٹی میں تین سوتیس محل ہیں، ہر محل میں تین سوتیس کمرے ہیں، ہر کمرے میں چار کونے ہیں، ہر کونے میں ایک بہادر ہے، ہر بہادر کے سر پر تین سوتیس بچھو ہیں، ہر بچھو کے سر پر تین سوتیس زہر کے مٹکے ہیں، اگر ان میں سے ایک بچھو اہل دوزخ پر پھونک مار دے تو وہ ان سب کو کافی ہو جائے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس سے عافیت میں رکھے۔

۷۷۹۰ ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، ہودہ ابن خلیفہ، عوف اعرابی، شہر نے بحوالہ ابوہریرۃؓ اللہ کے رسول کا ارشاد نقل فرمایا ہے کہ قیامت کی علامات سے ایک علامت یہ بھی ہے کہ تم چرواہوں کو لوگوں کا سردار بنتے دیکھو گے، بکریاں چرانے والوں اور برہنہ لوگوں کو بلند عالیشان عمارتوں میں فخر کرتے دیکھو گے اور باندیوں کو آقاؤں کے لئے بچے جنتے دیکھو گے۔[1]

۷۷۹۱ ابوبکر، حارث، ہودۃ، عوف، شہر فرماتے ہیں کہ میں نے ابوہریرۃ کو کہتے سنا ہے کہ اللہ کے رسول نے ارشاد فرمایا اگر علم ثریا ستارے پر بھی ہو تو فارس کے کچھ لوگ پھر بھی اس کو حاصل کر لینگے۔[2]

یزید بن زریع اور ابو عاصم نے عوف کے حوالہ سے اسی حدیث کی مثل روایت کیا ہے۔

۷۷۹۲ ابوعمران بن حمدان، حسن بن سفیان، جبارہ بن مغلس، عبدالحمید بن بھرام، شہر نے بحوالہ ابوہریرۃؓ آپ ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے کدو اور قیر کے برتن میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا، مسلمانوں میں سے ایک شخص نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ لوگوں کے پاس تو اس کے علاوہ برتن نہیں ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم جس میں چاہو پیو، ہر شخص کو اپنے کئے کا بدلہ ملے گا، میرے ذمہ صرف پہنچا دینا ہے۔[3]

یزید بن زریع نے خالد حذاء عن شہر کے حوالہ سے اس حدیث کو نقل کیا ہے۔

۷۷۹۳ سلیمان بن احمد، عبدان بن احمد، خالد بن محمد ابووائل، عون بن عمارۃ، حفص بن جمیع، عبدالکریم، شہر بن حوشب نے بحوالہ ابوہریرہ رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد نقل فرمایا ہے کہ انبیاء اور رسول اہل جنت کے سردار ہوں گے شہداء اہل جنت کے سالار ہوں گے اور قرآن کریم کی خدمت کرنے والے اہل جنت کے منتظم ہوں گے۔[4]

۷۷۹۴ عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، عبدالحکم بن ذکوان، شہر کی سند سے مروی ہے ابوہریرہؓ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد نقل

۱۔ کنز العمال ۳۸۵۵۶.

۲۔ مسند الامام أحمد ۲/۲۹۷، ۴۲۰، ۴۲۲، ۴۶۹. وصحیح ابن حبان ۲۳۰۹. ومجمع الزوائد ۱۰/۶۴.

۳۔ مسند الامام أحمد ۲/۳۵۵. وکنز العمال ۱۳۳۰۰. والضعفاء للعقیلی ۳/۴۳.

۴۔ اللآلی المصنوعة للسیوطی ۱/۱۲۷.

کرتے ہیں کہ لوگوں میں بدترین شخص وہ ہے جو دوسرے کی دنیا کے بدلے اپنی آخرت کو ضائع کرے۔ (کنز العمال ۴۴۹۵۶)

۷۷۹۵ احمد بن اسحاق، عبدان بن احمد، زید بن حریش، عبداللہ بن خراش، عوام، شہر، ابن عباس فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کو تین کپڑوں میں غسل دیا گیا جن میں دو سفید اور ایک یمنی کپڑا تھا۔

۷۷۹۶ سلیمان بن احمد، عبداللہ بن محمد بن سعید بن ابی مریم فریابی سفیان، سلیمان بن احمد، سلیمان بن معافی بن سلیمان، ابی، موسیٰ بن اعین، سفیان، موسیٰ، موسیٰ بن مسیّب، شہر، ابن عباس کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے ایک چلو پانی اور ہوا یوم نوح و عاد کے علاوہ کبھی بھی بلا حساب نازل نہیں فرمائے جیسا کہ قرآن پاک سے ثابت ہے، البتہ یوم نوح اور یوم عاد کے موقع پر اللہ نے ان پر بے حساب پانی اور ہوا نازل فرمائے حتیٰ کہ پانی اور ہوا کا روکنا ان اقوام کی طاقت سے باہر ہو گیا۔[1]

فریابی اور کچھ لوگوں نے اس حدیث کو سفیان پر موقوف کیا ہے۔ نیز موسیٰ بن اعین عن سفیان کے طریق سے یہ حدیث متفرد ہے۔ ابو زرعہ اور کچھ ائمہ نے اس حدیث کو معافی کی سند سے بیان کیا ہے۔

۷۷۹۷ عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبدالغفار بن احمد حمصی، محمد بن مصفّی، یحییٰ بن سعید قطان، اسماعیل، احوص بن حکیم، شہر، ابن عباس نے نقل کیا ہے کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کے پاس تشریف لائے آپ ﷺ نے انہیں مجتمع دیکھ کر اس کی وجہ پوچھی انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم اللہ کے ذکر اور اس کی عظمت میں غور و فکر کیلئے جمع ہوئے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا میں تمہارے سامنے اللہ کی بڑائی بیان کروں؟ انہوں نے عرض کیا کہ بالکل اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حاملین عرش میں سے اللہ کا ایک فرشتہ اسرافیل بھی ہے جس کے کندھے پر عرش الٰہی کا ایک کنارہ قائم ہے اس کے قدم اسفل السافلین پر اور سر ساتویں آسمان پر لٹکا ہوا ہے ایسے عظیم فرشتے بھی تمہارے رب کی مخلوق میں سے ہیں۔[2]

اس حدیث کو اسماعیل بن عیاش کا احوص عن شہر بن حوشب عن ابن عباس روایت کرنا تفرد ہے۔ جلیل بن عطیۃ نے شہر عن عبداللہ بن سلام کی سند سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

۷۷۹۸ ابو احمد، محمد بن احمد، سلیمان بن احمد، ابو خلیفہ، ابو ولید طیالسی، عبدالحمید بن بھرام، شہر بن حوشب، عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک قریشی عورت حضرت سودہ کے پاس نکاح کا پیغام بھیجا ان کے پہلے شوہر سے ۵ یا ۶ بچے تھے اس وقت ان کے شوہر کا انتقال ہو چکا تھا آپ نے ان سے فرمایا کہ تمہیں نکاح سے کیا مانع ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ میرے والدین آپ پر قربان ہوں کوئی چیز مانع نہیں صرف اتنی بات ہے کہ مجھے اپنی اولاد سے خطرہ ہے کہیں وہ آپ کے لئے تکلیف کا باعث نہ بن جائیں آپ ﷺ نے فرمایا صرف یہی وجہ ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ صرف یہی وجہ ہے آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تم پر رحم فرمائے اونٹوں پر سوار ہونے والی قریش کی بہترین عورتیں ہیں جو احسن طریقے سے اولاد کی پرورش کرنے والی ہیں۔[3]

عبدالحمید کا شہر کے حوالہ سے اس حدیث کو بیان کرنا تفرد ہے۔

۷۷۹۹ سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد، زید بن حریش، عبداللہ بن خراش عوام بن حوشب، شہر نے بحوالہ ابن عمر نقل کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اس جنازہ کے ساتھ چلنے سے منع فرمایا جس کے ساتھ خلاف شریعت امور ہو رہے ہوں۔[4]

۱۔ الدر المنثور ۲۲۹/۶. والحبائک فی أخبار الملائک للسیوطی ۹۳.

۲۔ الدر المنثور ۳۴۷/۵.

۳۔ مسند الامام أحمد ۳۱۹/۱. وفتح الباری ۵۱۲/۹.

۴۔ سنن ابن ماجۃ ۱۵۸۳. ومسند الامام أحمد ۹۲/۲.

۷۸۰۰ ابواحمد غطریفی، عبداللہ بن محمد بن شیرویہ، اسحاق بن راہویہ، جریر، لیث، شہر بن حوشب، ابن عمر کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا عنقریب ہجرت کے بعد ہجرت ہوگی حتیٰ کہ لوگ حضرت ابراہیم کی ہجرت گاہ کی طرف ہجرت کریں گے اس کے بعد زمین پر برے لوگ باقی رہ جائیں گے۔[۱]

۷۸۰۱ سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، عبدالصمد بن عبدالوارث، عبدالجلیل بن عطیہ، شہر، عبداللہ بن سلام کہتے ہیں کہ کچھ صحابہ کرام اللہ کے خلق میں غور کررہے تھے۔ آپ ﷺ تشریف لائے اور آپ ﷺ نے پوچھا کہ تم کس چیز میں غور کررہے ہو؟ انہوں نے عرض کیا کہ ہم خدا کے بارے میں غور کررہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کے بارے میں سوچنے کے بجائے اللہ کی مخلوق کے بارے میں سوچو اللہ نے ایک ایسا فرشتہ پیدا فرمایا ہے کہ جس کے قدم ساتویں زمین پر ہیں اور اس کا سر ساتویں آسمان سے بھی تجاوز کرگیا ہے۔ اس کے قدموں سے گھٹنوں تک چھ سو سال کی مسافت کا فاصلہ ہے اور اسی قدر ٹخنوں کے نیچے تک اور اللہ رب العزت مخلوق سے بے حد وحساب بڑے ہیں۔[۲]

۷۸۰۲ حبیب بن حسن، فاروق، ابومسلم کشی، ابوعاصم نبیل، قاضی ابواحمد، ابراہیم بن زہیر، مکی بن ابراہیم، عبداللہ بن ابی زیاد، شہر بن حوشب، اسماء بنت یزید، کہتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اپنے بھائی کی غیبت سے بچنے والے کے لئے اللہ پر حق ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے دوزخ کی آگ سے محفوظ رکھے۔[۳]

۷۸۰۳ محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ داؤد اودی، شہر، اسماء بنت یزید کہتی ہیں کہ میں سونے کے دو کنگن پہن کر بیعت کے لئے حاضر ہوئی آپ نے کنگنوں کو دیکھ کر فرمایا اے اسماء تمہیں اس کا خوف نہیں کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ تمہیں ان کنگنوں کے بدلے آگ کے دو کنگن پہنائے حضرت اسماء کا قول ہے کہ اس کے بعد میں نے وہ کنگن اتار دیئے۔[۴]

حضرت مغیث بن سمی[۵]

آپ وعظ ونصیحت کے ذریعہ لوگوں کو خدا ترسی کی طرف دعوت دینے والے اور انہیں جنت کی خوشخبری سنانے والے تھے۔

۷۸۰۴ عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، ابومعاویہ، اعمش، مالک بن حارث، مغیث بن سمی کا قول ہے کہ دوزخ ہر دن دو بار زور سے چیخ مارتی ہے جو جن وانس کے علاوہ ہر شئے کو سنائی دیتی ہے۔

۷۸۰۵ عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابویحییٰ رازی، ہناد، ابومعاویہ، اعمش، مالک بن حارث، مغیث بن سمی نے بیان کیا ہے کہ جب انسان کو دوزخ میں ڈالا جائے گا تو اسے کہا جائے گا انتظار کرو ابھی تمہیں کچھ ہدیہ دیا جائے گا اس کے بعد سانپ اور اژدہے کے زہر سے بھرا ہوا پیالہ اس کی خدمت میں پیش کیا جائے گا جب وہ اسے اپنے منہ کے قریب کرے گا تو اس کے جسم کا گوشت اور ہڈیاں جدا جدا ہوجائیں گی۔

۱۔ سنن أبی داؤد ۲۴۸۲. ومسند الامام أحمد ۲/۲۰۹. والترغیب والترھیب ۴/۶۱. وفتح الباری ۱۱/۳۸۹. وکنز العمال ۳۵۰۲۳، ۳۸۸۸۸.

۲۔ اتحاف السادۃ المتقین ۶/۵۳۶. والدر المنثور ۶/۱۳۰. وکنز العمال ۵۷۱۴. والأحادیث الصحیحۃ ۱۷۸۸.

۳۔ مسند الامام أحمد ۶/۴۶۱. ومجمع الزوائد ۸/۹۵. والمصنف لابن أبی شیبۃ ۸/۳۸۸. والزھد لابن المبارک ۲۴۰. وشرح السنۃ ۱۳/۱۰۷، ومشکاۃ المصابیح ۴۹۸۱. واتحاف السادۃ المتقین ۷/۵۴۵. والترغیب والترھیب ۳/۵۱۷.

۴۔ مجمع الزوائد ۵/۱۴۸.

۵۔ التاریخ الکبیر ۸/ت ۲۰۲۰. والجرح ۸/ت ۱۷۹۲. والکاشف ۳/ت ۵۶۷۷. وتھذیب الکمال ۶۱۲۱. وتھذیب التھذیب ۱۰/۲۵۵.

۷۸۰۶ ابوبکر بن مالک ،عبداللہ بن احمد بن حنبل ،ابی ،وابومحمد بن حیان ،عبداللہ بن احمد ،ابوبکر بن ابی شیبہ ،وکیع ،عبداللہ بن محمد بن شبل ،ابوبکر بن ابی شیبہ ،ابومعاویہ اعمش ،جامع ،شداد ،مغیث فرماتے ہیں کہ گزشتہ زمانہ میں ایک گناہ گار شخص تھا ایک روز اس نے معاصی پر نادم ہوکر اللہ کے حضور درخواست کی کہ اے باری تعالیٰ میری مغفرت فرمادیجئے صرف اتنی بات پر اللہ نے اس کی مغفرت فرمادی۔

۷۸۰۷ عبداللہ بن محمد بن جعفر ،عبدالرحمٰن بن محمد بن سلام ،ہناد بن سری ،ابومعاویہ ،اعمش ،ابوسفیان ،مغیث کا قول ہے کہ گزشتہ زمانہ میں ایک شخص تھا ایک روز تنہائی میں اپنے گناہوں کو یاد کر کے کہنے لگا کہ اے اللہ میری مغفرت فرمادے اسی حالت میں اس کی روح نکل گئی اوراس کی مغفرت کردی گئی۔

۷۸۰۸ عبداللہ بن محمد ابوبکر ،محمد بن ابی سہل ،عبداللہ بن محمد بن عیسیٰ ،ابومعاویہ ،وکیع ،اعمش ،حسان بن ابی الاشرس ،مغیث نے فرمایا کہ ''طوبیٰ'' جنت میں ایک درخت ہوگا اس کی ٹہنیاں ہر جنتی کے محل پر سایہ فگن ہوں گی اس پر رنگ رنگ کے پھل ہوں گے بختی اونٹ کی مثل اس پر سے ایک پرندہ کا گزر ہوگا جب کسی جنتی کو اس پرندے کی خواہش ہوگی تو وہ دعا کرے گا اسی وقت وہ پرندہ بھنا ہوا دستر خوان پر اس کے سامنے آجائے گا وہ جنتی اسے کھائے گا اس کے بعد وہ پرندہ اڑ کر واپس چلا جائے گا۔

۷۸۰۹ عبداللہ بن محمد ،محمد بن ابی سہل ،عبداللہ بن محمد ،محمد بن ابی عبیدہ ،ابی ،اعمش ،مالک بن حارث ،مغیث کہتے ہیں کہ جنت کا ایک محل سونے ایک چاندی ،ایک یاقوت اورایک زبرجد کا ہوگا پہاڑ مشک کے ہوں گے اورمٹی مشک اور زعفران سے مخلوط ہوگی۔

۷۸۱۰ ابوبکر بن مالک ،عبداللہ بن احمد ،ابی ،ابومعاویہ ،ابوسفیان ،مغیث کا فرمان ہے کہ بنی اسرائیل کا ایک راہب گرجے میں ساٹھ سال تک عبادت کرتا رہا ایک روز اس نے گرجے سے زمین کو دیکھا تو وہ اسے بہت اچھی لگی جس کی وجہ سے زمین پر چلنے کی اس نے تمنا ظاہر کی راوی کہتا ہے کہ راہب ایک روز ایک روٹی لے کر گرجے سے نیچے زمین پر اتر آیا اورزمین پر چلنے لگا اسی اثناء میں ایک خوبصورت لڑکی پر اس کی نظر پڑگئی حتیٰ کہ وہ اس خوبصورت وحسین وجمیل لڑکی پر عاشق وفریفتہ ہوگیا اوراسی حالت میں اس کی موت آگئی موت و حیات کی کشمکش میں ایک سائل نے اس سے سوال کیا تو اس راہب نے وہ روٹی اسے دے دی پھر اس کی ساٹھ سالہ عبادت اوراس کے ایک گناہ کا وزن کیا گیا تو وہ ایک گناہ ساٹھ سال کی عبادت پر غالب آگیا پھر اس کی آخری نیکی سائل کو روٹی دینے والی لائی گئی اوراسے اس کی ساٹھ سالہ عبادت کے ساتھ شامل کر کے اس کا وزن کیا گیا تو اس کی عبادت اس کے ایک گناہ پر غالب آگئی۔

۷۸۱۱ ابومحمد بن حیان ،جبیر بن ہارون ،علی بن محمد طنافسی ، عبداللہ بن محمد ،محمد بن شبل ،ابوبکر بن ابی شیبہ ،وکیع ،اعمش ،ابوسفیان نے مغیث سے اسی قسم کا قول روایت کیا ہے۔

۷۸۱۲ عبداللہ بن جعفر ،ابومسعود ،محمد بن حمید ، ابراہیم بن عبداللہ ،محمد بن اسحاق ،قتیبہ ،جریر ،اعمش ،جامع بن شداد ،مغیث بن سمی فرماتے ہیں کہ میں نے ''توراۃ'' میں پڑھا ہے کہ اگر مجھے مسلمان کے فتنے میں واقع ہونے کا خوف نہ ہوتا تو میں کافر کو قبل ازموت بہت کچھ عطا کرتا۔

۷۸۱۳ سلیمان بن احمد ،طالب بن قرہ ،محمد بن عیسیٰ طباع ،قاسم بن موسیٰ ،زید بن واقد ،مغیث کا قول ہے کہ آپ ﷺ سے افضل الناس کے بابت سوال کیا گیا آپ نے فرمایا گناہ ،ظلم ،دھوکہ اورحسد سے اجتناب کر کے دنیا سے جانے والا شخص لوگوں میں سب سے افضل ہے۔پھر انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ یہ بات کس شخص میں پیدا ہوسکتی ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دنیا کو ناپسند اور آخرت کو پسند کرنے والے شخص میں ،صحابہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ اس کے مصداق تو صرف آپ کے غلام حضرت رافع ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر حسن اخلاق کا مالک اس شخص کا مصداق ہے۔

۷۸۱۴ محمد بن احمد بن علی ،ابراہیم بن ہشیم بلدی ،محمد بن کثیر صنعانی ، عبداللہ بن جعفر بن احمد ،اسماعیل بن عبداللہ ،یحییٰ بن عبداللہ حرانی

اوزاعی، نھیک بن مریم مغیث بن سمی کا بیان ہے کہ ایک روز میں نماز پڑھ رہا تھا ابن عمر میرے پہلو میں کھڑے تھے اور ابن زبیر نماز فجر روشنی میں پڑھاتے تھے، ایک روز انہوں نے نماز فجر تاریکی میں پڑھائی تو میں نے ابن عمر سے اس کی وجہ پوچھی؟ انہوں نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ اور شیخین کے زمانہ میں نماز فجر اندھیرے ہی میں ہوا کرتی تھی حضرت علی کی شہادت کے بعد حضرت عثمانؓ کے دور میں فجر کی نماز روشنی میں شروع ہوئی۔

۳۳۰ حضرت حسان بن عطیہ[1]

آپ اعمال خیر میں سبقت لے جانے والے معاصی کی مذمت کرنے والے تھے۔ آپ اصلاً بصری تھے بعد میں شام منتقل ہو گئے تھے۔

۸۱۵ ۷ احمد بن اسحاق، عبداللہ بن سلیمان بن اشعث، یزید بن عبدالصمد، ابومسہر، عقبہ، اوزاعی کہتے ہیں کہ حضرت حسان بن عطیہ سے بڑا مرد صالح میں نے نہیں دیکھا۔

۸۱۶ ۷ سلیمان بن احمد، ابراہیم بن محمد بن عرق حمصی، عمرو بن عثمان عبدالملک بن محمد صنعانی، اوزاعی کا قول ہے کہ حضرت حسان بن عطیہ عصر تا مغرب ذکر الٰہی میں مشغول رہتے تھے۔

۸۱۷ ۷ سلیمان، محمد بن معمر، ابوشعیب حرانی، یحییٰ بن عبداللہ، اوزاعی، حسان بن عطیہ فرماتے ہیں کہ دنیا میں طویل قیام اللیل کرنے والے شخص کے لئے یوم قیامت طویل قیام آسان ہو جائے گا۔

۸۱۸ ۷ احمد بن اسحاق، عبداللہ بن سلیمان، عباس بن ولید، ابی، اوزاعی کہتے ہیں کہ حسان بن عطیہ کا بکریوں کا ریوڑ تھا ایک روز انہوں نے آواز سن کر اسے چھوڑ دیا میں نے اوزاعی سے اس کی وجہ پوچھی تو انہوں نے فرمایا ایک دن ان کی بکریوں کا اور ایک دن ان کے پڑوسیوں کی بکریوں کا مقرر ہے۔

۸۱۹ ۷ محمد بن معمر، ابوشعیب، یحییٰ بن عبداللہ، اوزاعی، حسان کا قول ہے کہ بعض لوگوں کے درمیان ایک ہی نماز میں شریک ہونے کے باوجود آسمان وزمین کا فرق ہوتا ہے کیونکہ ایک شخص خشوع وخضوع کے ساتھ نماز پڑھتا ہے اور دوسرا شخص اسی نماز میں غافل اور لاپرواہ ہو کر کھڑا رہتا ہے۔

۸۲۰ ۷ احمد بن اسحاق، عبداللہ بن سلیمان، محمد بن وزیر، سلیمان بن احمد، ہاشم بن مرثد، صفوان بن صالح، ولید بن مسلم، اوزاعی، حسان کا قول ہے کہ سجدہ کرنے والا شخص رحمٰن کے قدم پر سجدہ کرتا ہے ولید اوزاعی کے قول سے نقل کرتے ہیں کہ رسول کا یہ فرمان (بندہ حالت سجدہ میں اللہ کے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے) اور اسی طرح (خوشی سے کیا گیا صدقہ رحمٰن کے ہاتھ میں پہنچ جاتا ہے) قرب الٰہی پر محمول ہے اسی طرح حسان کا یہ قول کہ بندہ رحمان کے قدم پر سجدہ کرتا ہے قرب الٰہی پر محمول ہے۔

۸۲۱ ۷ سلیمان بن احمد، ہاشم بن مرثد، صفوان، احمد، عبداللہ، علی بن سھل، ولید اوزاعی، حسان فرماتے ہیں کہ ایمان کا فائدہ عمل کے وقت ہوتا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے (ترجمہ) ایمان والے تو وہی لوگ ہوتے ہیں کہ جب اللہ کا ذکر آتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب اللہ کی آیتیں ان کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ آیتیں ان کے ایمان کو اور زیادہ کر دیتی ہیں اور وہ لوگ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں اور جو کہ نماز کی اقامت کرتے ہیں اور ہم نے ان کو جو کچھ دیا ہے وہ اس میں سے خرچ کرتے ہیں، سچے ایمان والے یہی لوگ ہیں (ازانفال ۲ تا ۴)۔

---

[1] التاریخ الکبیر ۳/ت ۱۳۴. والجرح ۳/ت ۱۰۴۴. والکاشف ۱/ ۲۱۷. والمیزان ۱/ ۴۷۸. وتھذیب الکمال ۱۱۹۴. وتھذیب التھذیب ۲/ ۲۵۱.

۷۸۲۲ ابی ،ابومحمد بن حیان ،ابراہیم بن محمد بن حسن ،ابراہیم بن سعید جوہری ،موسیٰ بن ابی ایوب ،سعید بن کثیر بن دینار ،سلمہ بن کلثوم اوزاعی ،حسان کا قول ہے کہ آج لوگوں میں خیر خواہی بہت کم رہ گئی ہے۔

۷۸۲۳ سلیمان بن احمد ،عبداللہ بن محمد بن سعید بن ابی مریم ،فریابی ،اوزاعی ،حسان کہتے ہیں کہ انسان کا گھر میں نماز ادا کرنا پوشیدہ اعمال سے ہے۔

۷۸۲۴ محمد بن معمر ،سلیمان ،ابوشعیب ،یحییٰ بن عبداللہ ،اوزاعی ،حسان فرماتے ہیں کہ ذکر الٰہی کو ناپسند کرنا اللہ تعالیٰ سے سب سے بڑی دشمنی ہے۔

۷۸۲۵ سلیمان بن احمد ،احمد بن مسعود ،محمد بن کثیر ،اوزاعی ،حسان نے بیان کیا ہے کہ ہمارے زمانہ کے لوگ خواتین کے ذکر اور مساجد میں فضول باتوں سے اجتناب کرتے تھے۔

۷۸۲۶ احمد بن اسحاق ،ابوبکر بن ابی داؤد ،یونس ،ابن کثیر ،اوزاعی ،حسان کا بیان ہے کہ ہمارے زمانہ کے لوگ عورتوں کے ذکر اور مساجد میں فضول باتوں سے اجتناب کرتے تھے۔

۷۸۲۷ سلیمان بن احمد ،عمر بن مقلاص ،ابی ،احمد بن اسحاق ،عبداللہ بن سلیمان ،ولید بن ابی طلحہ ،ابن وہب ،یونس بن یزید ،اوزاعی ،حسان کا قول ہے کہ تین شخصوں سے کھانے پینے کے اعتبار سے حساب نہیں ہوگا (۱) افطاری کے وقت کھانے والے سے (۲) سحری کھانے والے سے (۳) مہمان کو کھلانے سے۔

۷۸۲۸ سلیمان بن احمد ،ابراہیم بن محمد بن عرق ،عمر بن عثمان ،عبدالملک بن محمد صنعانی ،اوزاعی کہتے ہیں کہ ہشام بن عبدالملک کی خلافت میں غیلان قدری ہمارے پاس آئے غیلان چرب زبان تھا اس نے ہمارے پاس کچھ باتیں کیں پھر اس نے حسان سے اپنی کی ہوئی باتوں کے بارے میں سوال کیا حسان نے جواب میں کہا اے غیلان اگر میں چرب زبان ہوتا تو پھر بھی تیری باتوں کے جواب سے عاجز تھا ،اس لئے کہ میرا قلب تیری باتوں کو ناپسند کرتا ہے۔

۷۸۲۹ احمد بن اسحاق ،ابوبکر بن ابی داؤد ،یونس بن حبیب ،محمد بن کثیر اوزاعی کہتے ہیں کہ حسان نے غیلان قدری سے کہا کہ خدا کی قسم اگر میں چرب زبان ہوتا تو پھر بھی تیری جیسی باتیں نہ کرتا کیونکہ تیری ساری باتیں غلط ہیں۔

۷۸۳۰ سلیمان بن احمد ،احمد بن مسعود ،محمد بن کثیر اوزاعی حسان بن عطیہ کا قول ہے کہ سنت کے بجائے بدعت کی طرف عوام بہت جلد مائل ہو جاتی ہے۔

۷۸۳۱ سلیمان بن احمد ،احمد بن عبدالوہاب ،ابومغیرہ ،اوزاعی حسان نے فرمایا کہ جس قوم نے بدعت ایجاد کی اللہ نے اسی کی مانند سنت سے انہیں قیامت تک محروم کر دیا۔

۷۸۳۲ احمد بن اسحاق ،عبداللہ بن سلیمان ،جعفر بن مسافر ،بشر بن بکیر ،اوزاعی نے گذشتہ قول کی مانند حسان کا قول نقل کیا ہے۔

۷۸۳۳ سلیمان بن احمد ،احمد بن مسعود مقدسی ،محمد بن کثیر ،اوزاعی ،حسان کا قول ہے علانیہ دعا سے سری دعا ستر درجہ افضل ہوتی ہے۔

۷۸۳۴ احمد بن اسحاق ،عبداللہ بن سلیمان ،عبدالجبار بن یحییٰ عقبہ بن علقمہ ،اوزاعی کہتے ہیں کہ حسان بن عطیہ کی ایک راہب سے ملاقات ہوئی راہب نے حسان کے لئے دعا کی حسان نے آمین کہی بعد میں لوگوں نے حسان سے کہا کہ آپ کو اس کی دعا کی قبولیت کا یقین ہے؟ حسان نے جواب میں فرمایا کہ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی دعا میرے حق میں قبول فرمائے گا۔

۷۸۳۵ احمد ،عبداللہ علی بن خشرم ،عیسیٰ بن یونس ،اوزاعی ،حسان نے بحوالہ عبدہ بن ابی لبابہ نقل کیا ہے کہ ابولبابہ شام کے وقت فرمایا کرتے تھے تمام تعریفیں اس ذات کے لئے ہیں جو دن کو ختم کر کے رات لایا جو کہ سکون کا باعث ہے۔ اے باری تعالیٰ ہمیں اپنا شکر گزار

بندہ بنادے۔ تمام تعریف اس ذات کے لئے ہیں جس نے آج کے روز تک ہمیں عافیت بخشی اس لئے کہ بہت سے افراد اس زمانہ میں آزمائش میں مبتلا کئے گئے اے باری تعالیٰ موت تک مجھے عافیت عطا فرما اور آخرت میں عذاب جہنم سے نجات عطاء فرما عبدہ بن ابی لبابہ صبح کے وقت یہی دعا کیا کرتے تھے

۷۸۳۶ احمد، عبداللہ، محمود بن خالد، عمر بن عبد الواحد، اوزاعی، حسان کا قول ہے کہ جس مجلس میں لغو باتیں کی جائیں پھر اختتام مجلس پر شرکائے مجلس استغفار کرلیں تو وہ استغفار ان کے لئے کفارہ بن جاتا ہے۔

۷۸۳۷ سلیمان بن احمد، احمد بن معلی، واحمد بن اسحاق، عبداللہ بن سلیمان، محمود بن خالد، عمر بن عبد الواحد، اوزاعی فرماتے ہیں کہ حسان یہ دعا کیا کرتے تھے اے باری تعالیٰ تقدیر اور شیطان کے شر سے آپ کی پناہ طلب کرتا ہوں اور غیر کے لئے مجھے عبرت بنانے سے میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں اور غیر کو مجھ سے زیادہ نوازنے سے میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں اور آپ کی بارگاہ میں رسوائی سے میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں اور میں آپ کی مرضی کے خلاف بات کرنے سے آپ کی پناہ کا طلب گار ہوں اے رب کریم میری مغفرت فرما بلاشبہ تو میرے گناہوں سے واقف ہے اور قدرت کے باوجود مجھے عذاب مت دینا۔

۷۸۳۸ سلیمان بن احمد، احمد بن معلی، واحمد بن اسحاق، عبداللہ بن سلیمان محمود بن خالد، عمر بن عبد الواحد اوزاعی حسان کا قول ہے جو شخص کسی وادی میں اللہ سے دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس وادی کو خواہ وہ چھوٹی ہو یا بڑی حسنات سے پر کر دیتا ہے۔

۷۸۳۹ سلیمان بن احمد، احمد بن معلی، واحمد بن اسحاق، عبداللہ بن سلیمان، محمود بن خالد، عمر بن عبد الواحد، اوزاعی نے بحوالہ حسان بیان کیا ہے کہ جس شخص میں پانچ چیزیں جمع ہو جائیں تو وہ شخص کامل الایمان ہے (۱) اللہ اور اس کے رسول کے لئے خیر خواہی کرنا (۲) اللہ اور اس کے رسول کے لئے محبت کرنا (۳) لوگوں کو خوش کرنے والا شخص (۴) ذو رحم محرم سے صلہ رحمی کرنے والا شخص (۵) جس کا ظاہر و باطن ایک ہو۔

۷۸۴۰ احمد بن اسحاق، عبداللہ، عباس بن ولید بن مزید، ابی اوزاعی حسان کا قول ہے کہ حاملین عرش کی تعداد ۸ ہے جو شیریں آواز میں حمد الٰہی میں مشغول رہتے ہیں ان میں سے چار حمد الٰہی کرتے ہوئے کہتے ہیں اے باری تعالیٰ آپ کی ذات پاک ہے ہم آپ کے علم کے بعد آپ کے حلم پر آپ کی تعریف کرتے ہیں، دیگر چار کہتے ہیں اے باری تعالیٰ آپ کی ذات تمام عیوب سے پاک ہے۔ آپ کی قدرت کے بعد ہم آپ کے عفو پر آپ کی حمد خوانی کرتے ہیں۔

۷۸۴۱ احمد، عبداللہ، عباس، ابی، اوزاعی، حسان فرماتے ہیں کہ علم میں اضافہ کے بقدر انسان کے لئے رحمت الٰہی اور قدرت الٰہی میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔

۷۸۴۲ احمد، عبداللہ، عباس، ابی، اوزاعی حسان کا قول ہے جو انسان کھانے کے حاضر ہونے پر کہے اے اللہ اسے میرے لئے پاکیزہ رزق بنادے۔ جس پر مجھ سے کوئی حساب و کتاب نہ ہو تو گویا اس نے کھانا کھانے کا شکر ادا کر دیا۔

۷۸۴۳ محمد بن معمر، ابوشعیب حرانی، یحییٰ بن عبداللہ اوزاعی، حسان کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ظالم کو ظالم کے ساتھ عذاب دے گا پھر دونوں کو دوزخ میں داخل کرے گا

۷۸۴۴ محمد، ابوشعیب، یحییٰ اوزاعی حسان نے کہا انسان جب شیطان پر لعنت کرتا ہے تو شیطان مسکرا کر کہتا ہے اے انسان تو لعنت و رسوا کردہ پر لعنت کرتا ہے حسان کہتے ہیں کہ شیطان بندہ کے لعنت کرنے کے وقت کہتا ہے تو مجھ پر لعنت کرتا ہے حالانکہ اللہ اس سے قبل مجھ پر لعنت کر چکا ہے۔

۷۸۴۵ محمد، ابوشعیب، یحییٰ اوزاعی، حسان کا قول ہے کہ شیاطین بہت زیادہ ہیں ان کی مثال اس شخص کی مانند ہے جو ایسے کھیت میں

داخل ہو جس میں ٹڈیاں بہت زیادہ ہوں جب وہ چلے تو اس کے دائیں بائیں بہت سی ٹڈیاں اڑیں اگر اللہ شیاطین کو انسان کی آنکھ سے پوشیدہ نہ رکھتا تو لوگوں کو ہر جگہ شیاطین نظر آتے۔

۷۸۴۶ محمد، سلیمان بن احمد، ابوشعیب، یحییٰ، اوزاعی، حسان نے بیان کیا ہے کہ حاملین عرش فرشتوں کے پاؤں ساتویں زمین پر قائم ہیں اور ان کا سر ساتویں آسمان سے بھی تجاوز کر گیا ہے اور ان کے سینگ ان کے طول کے مساوی ہیں جن پر عرش قائم ہے۔

۷۸۴۷ محمد، سلیمان، ابوشعیب، یحییٰ اوزاعی حسان فرماتے ہیں کہ انسان کے گناہ کرنے کے بعد فرشتہ کافی دیر تک اس کی توبہ کا انتظار کرتا ہے اگر وہ توبہ نہیں کرتا تو فرشتہ اس کا گناہ لکھتا ہے ورنہ نہیں لکھتا۔

۷۸۴۸ ابوشعیب، یحییٰ، اوزاعی، حسان کا قول ہے کہ جمعہ کے روز مسافر کی مدد نہیں کی جاتی اور اس کی حاجت پوری نہیں کی جاتی۔

۷۸۴۹ محمد، ابوشعیب، یحییٰ، اوزاعی، حسان کا بیان ہے کہ حضرت عثمانؓ سے سوال کیا گیا کہ کیا آپ عمرؓ کے مساوی نہیں ہیں؟ حضرت عثمانؓ نے فرمایا کہ تم مجھے اس شخصیت کے مساوی سمجھتے ہو جس نے اپنے دور خلافت میں شیاطین کو بیڑیوں سے جکڑ دیا تھا۔

۷۸۵۰ محمد، ابوشعیب، اوزاعی، حسان فرماتے ہیں کہ دو رکعت سنت کے مطابق ادا کرنا بلا سنت کے ستر رکعت ادا کرنے سے بہتر ہے۔

۷۸۵۱ سلیمان، ابوشعیب، اوزاعی حسان نے بیان کیا ہے کہ قیامت کے روز ارشاد خداوندی ہوگا اے لوگو میں اب تک تمہارے بارے میں خاموش رہا اب تم خاموش رہو آج تمہارے اعمال نامے تمہارے سامنے پیش کئے جائینگے جو خیر کو پائے وہ اللہ کی حمد کرے جو برائی کو پائے وہ اپنے نفس کو ملامت کرے اس لئے کہ یہ تمہارے اعمال ہیں جو آج تم پر پیش کئے گئے ہیں۔

۷۸۵۲ سلیمان، ابوشعیب، یحییٰ، اوزاعی، حسان کہتے ہیں کہ جب بھی کسی قوم پر آزمائش آئی تو وہ صرف ان کی خواہش کی وجہ سے آئی۔

۷۸۵۳ سلیمان، ابوشعیب، یحییٰ، اوزاعی حسان نے قول باری تعالیٰ (ولا ینقص من عمرہ) کی تفسیر میں فرمایا ہر آنے والا دن انسان کی عمر کم کرتا ہے۔

۷۸۵۴ احمد بن اسحاق، عبداللہ بن سلیمان، محمود بن خالد، عمر بن عبدالواحد، اوزاعی، حسان نے فرمایا لوگ جب سائلوں محتاجوں اور فقراء کا خیال رکھنا چھوڑ دیتے ہیں تو میں ان میں سے بعض کو بعض کے ذریعے دہشت زدہ کر دیتا ہوں۔

۷۸۵۵ احمد، عبداللہ، علی بن خشرم، عبداللہ بن سعید، وسلیمان بن احمد، محمد بن اسحاق بن راہویہ، ابی عیسیٰ بن یونس، اوزاعی، حسان کا قول ہے کہ ایک شخص گدھے پر سوار تھا گدھے کا پاؤں پھسل گیا سوار نے کہا کہ تو ہلاک ہو دائیں جانب والے فرشتے نے کہا کہ یہ نیکی نہیں ہے جسے میں لکھوں بائیں جانب والے فرشتے نے بھی یہی کہا من جانب اللہ صاحب شمال کو اس کے لکھنے کا حکم ہوا چنانچہ اس کا یہ قول اس کے گناہوں میں لکھ دیا گیا۔

۷۸۵۶ سلیمان بن احمد، احمد بن مسعود، محمد بن کثیر، اوزاعی حسان فرماتے ہیں کہ کچھ افراد غضب الٰہی کا مورد ہوتے ہیں (۱) لوگوں کو ناحق قتل کرنے والے (۲) متکبر لوگ (۳) قلوب میں کینہ رکھنے والے (۴) چغل خور (۵) لوگوں میں تفرقہ ڈالنے والے (۶) بغاوت کرنے والے

۷۸۵۷ سلیمان بن احمد، محمد، اوزاعی، حسان کہتے ہیں کہ رات کے وقت مسلمانوں کی چوکیداری کرنے والے شخص کے لئے جنت واجب ہے۔

۷۸۵۸ سلیمان بن احمد، محمد، اوزاعی، حسان نے بیان کیا ہے کہ فتنۂ دجال سے بارہ ہزار مرد اور ستر ہزار عورتیں محفوظ رہیں گے۔

۷۸۵۹ سلیمان بن احمد، ہشام بن مرثد، صفوان بن صالح، محمد بن اسحاق، عبداللہ بن سلیمان علی بن سھل، ولید بن مسلم، اوزاعی، حسان فرماتے ہیں کہ حضرت آدم جنت سے نکالے جانے پر ستر سال تک روئے اور اتنا ہی عرصہ اپنی خطا پر روئے اور اپنے بیٹے کے قتل پر

چالیس سال تک روئے اور ایک سو سال تک مکہ میں قیام فرمایا علی بن سھل کے قول کے مطابق ساٹھ سال تک مکہ میں قیام فرمایا۔
محمد بن مصعب نے اس روایت کو اسی طرح موقوفاً روایت کیا ہے۔ اوزاعی کا اس روایت کو اسحٰق بن ابی طلحہ عن انس مرفوعاً روایت کرنا مشہور ہے۔

۷۸۶۰ محمد بن اسحاق، عبداللہ بن سلیمان، یونس ابن حبیب، محمد بن کثیر، اوزاعی حسان انس بن مالک کا قول ہے کہ اصبہان کے ستر ہزار یہودی دجال کی اتباع کرینگے جن کے سروں پر سبز چادریں ہوں گی۔

اوزاعی نے اس روایت کو اسی طرح حسان بن شداد کی سند سے نقل کیا ہے۔ نیز سوید نے اس روایت کو اوزاعی عن حسان عن مسلم بن مشکم عن شداد کی سند سے روایت کیا ہے۔

۷۸۶۱ محمد بن معمر، ابوشعیب حرانی، یحیٰی بن عبداللہ، اوزاعی حسان کا قول ہے کہ ایک روز شداد نے ایک منزل پر اتر کر دستر خوان طلب کیا اور کھیل کود کا ارادہ کیا ان سے کہا گیا کہ یہ آپ کیسی بات کر رہے ہیں انہوں نے جواب دیا کہ اس ایک بات کے علاوہ میں نے کبھی بھی غیر ذمہ داری کی بات نہیں کی اس لئے تم اس کو چھوڑو میں تمہیں اللہ کے رسول کا قول سناتا ہوں کہ جب لوگ مال جمع کرنے لگیں تو تم یہ دعا یاد کرواے باری تعالیٰ میں آپ سے ثابت قدمی، عزیمت، نعمت پر شکر، حسن عبادت قلب سلیم، لسان صادق کا سوال کرتا ہوں جو چیزیں تیرے علم میں ہیں تجھ سے ان کی بہتری کا طالب ہوں ان کے شر سے تیری پناہ کا سائل ہوں میرے جن گناہوں سے تو واقف ہے ان کے بارے میں تجھ سے تیری مغفرت کا خواستگار ہوں۔[1]

یہ حدیث اوزاعی عن حسان کی سند سے مشہور ہے۔

۷۸۶۲ عبداللہ بن جعفر، ابومسعود، عبداللہ بن نمیر، محمد بن احمد بن حسن، حبیب بن حسن، فاروق، ابومسلم کشی، ابوعاصم، محمد بن احمد بن علی، محمد بن یوسف بن طباع، محمد بن کثیر صنعانی، سلیمان بن احمد، احمد بن عبدالوہاب، ابومغیرہ، وابواسحاق بن حمزہ، محمد بن معمر، ابوشعیب حرانی، یحیٰی بن عبداللہ اوزاعی حسان، ابوکبشہ، عبداللہ بن عمر نے رسول اللہ کا قول نقل کیا ہے کہ میری طرف سے اگرچہ ایک آیت ہی ہو لوگوں کو پہنچاؤ اور بنی اسرائیل سے احادیث بیان کرو اس میں کوئی حرج نہیں جس نے مجھ پر قصداً جھوٹ بولا اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔[2]

یہ حدیث اوزاعی عن حسان کی سند سے غریب ہے۔

۷۸۶۳ حبیب بن حسن، عبداللہ بن محمد بن جعفر، عمر بن حسن حلبی، محمد بن کامل بن میمون زیات، محمد بن اسحاق عکاشی، اوزاعی حسان بن عطیہ، ابوکبشہ، عمرو بن عاص کا قول ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا ہے کہ گناہوں کے چھوٹا ہونے کو دیکھنے کے بجائے اس ذات کو دیکھو جس کے خلاف تم جرأت کر رہے ہو۔

یہ حدیث محمد بن منکدر کی سند سے غریب ہے۔ نیز اس حدیث کو حسان کا محمد بن منکدر کی سند سے بیان کرنے میں تفرد ہے۔

۷۸۶۴ محمد بن احمد بن علی بن مخلد، محمد بن یوسف بن طباع، محمد بن کثیر، سلیمان بن احمد، احمد بن مسعود مقدسی عمرو بن ابی سلمہ اوزاعی، حسان بن عطیہ، محمد بن منکدر، جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے ایک شخص کو میلے کچیلے کپڑوں میں دیکھ کر فرمایا کیا اس کے پاس کپڑوں کو صاف کرنے والی کوئی چیز نہیں ہے اور ایک شخص کو پراگندہ حال دیکھ کر آپ ﷺ نے فرمایا کیا اس کے پاس بالوں کو صاف اور درست کرنے والی کوئی چیز نہیں ہے۔

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الفتن ۱۲۴. والمصنف لعبد الرزاق ۲۰۸۲۵. ومشکاۃ المصابیح ۱۸۷. ۵۴۹۰. وکنز العمال ۳۸۷۷۲.

[2] صحیح البخاری ۴/۲۰۷، وسنن الترمذی ۲۶۶۹. وسنن الدارمی ۱/۱۳۶. ومسند الامام أحمد ۲/۱۵۹.

حسان اس حدیث کو محمد بن ابی عائشہ کی سند سے بیان کرنے میں متفرد ہیں۔

۷۸۶۵ محمد بن احمد، محمد بن یوسف، محمد بن مصعب، سلیمان بن احمد، عبداللہ بن محمد بن سعید بن ابی مریم، فریابی، محمد بن معمر، ابوشعیب حرانی، یحییٰ بن عبداللہ، اوزاعی حسان، محمد بن ابی عائشہ، ابو ہریرہؓ نے رسول کریم ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ تشھد سے فارغ ہو کر تم چار چیزوں سے پناہ طلب کیا کرو (۱) عذاب قبر سے (۲) عذاب دوزخ سے (۳) زندوں اور مردوں کے فتنہ سے (۴) فتنۂ دجال سے۔[۱]

یہ حدیث اوزاعی اور حسان کی سند سے غریب ہے۔

۷۸۶۶ ابوبکر آجری، عمر بن ایوب سقطی، ابواحمد محمد بن احمد جرجانی، قاسم بن زکریا مقری، ابو ہمام، ابوالفضل، اوزاعی، حسان، محمد بن ابی عائشہ، ابودرداء نے رسول خدا ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ جس نے انشاء اللہ کہہ کر قسم اٹھائی پھر قسم توڑ دی اس پر قسم کا کفارہ نہیں ہے۔[۲] (مسند الامام احمد ۶،۲، السنن الکبری للبیہقی ۴۶،۱۰

یہ حدیث اوزاعی اور حسان کی سند سے غریب ہے۔

۷۸۶۷ سلیمان بن احمد، ابوبکر بن سھل، عمرو بن ہاشم، اوزاعی حسان، نافع نے بحوالہ ابن عمر رسول خدا ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ قسم کے ساتھ انشاء اللہ کہنے والا وہ حانث ہو گیا تو اس پر کفارہ واجب نہیں ہے۔[۳]

عمر بن ہاشم بیروتی کا اس روایت کو مرفوعاً نقل کرنا تفرد ہے۔

۳۳۱ قاسم بن مخیمرہ[۴]

آپ فضولیات سے اجتناب کرنے والے اور دنیاوی تفکرات سے کوسوں دور تھے، اصلاً کوفی تھے بعد میں شام منتقل ہو گئے تھے۔

۷۸۶۸ سلیمان بن احمد، عبدالرحمٰن بن عمرو، ابوزرعہ، ابومسہر سعید بن عبدالعزیز، قاسم بن مخیمرہ کہتے ہیں کہ میرے دسترخوان پر کبھی دو قسم کے کھانے جمع نہیں ہوئے اور کبھی مجھے کوئی غم پیش نہیں آیا۔

۷۸۶۹ احمد بن اسحاق، عبداللہ بن داؤد، محمود بن خالد، عمر اوزاعی، قاسم فرماتے ہیں کہ کبھی مجھے دنیاوی غم پیش نہیں آیا۔

۷۸۷۰ محمد بن احمد بن ابراہیم، عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز، شریح بن یونس، ولید بن مسلم، ابوجابر کہتے ہیں کہ قاسم ولیموں کی دعوت میں شرکت کرتے تھے لیکن صرف ایک قسم کا کھانا تناول فرماتے تھے۔

۷۸۷۱ احمد، عبداللہ، ابوحمیر علی، حمزۃ اوزاعی کہتے ہیں کہ قاسم ہمارے پاس آتے تھے اور بحکم نص قرآنی واذا کانو معه علی امر جامع لم یذھبو احتیٰ یستاذنوہ (النور ۶۲) اجازت طلب کر کے واپس جاتے تھے۔

۷۸۷۲ سلیمان بن احمد، محمد بن معمر، ابوشعیب حرانی، یحییٰ بابلی، اوزاعی، قاسم کہتے ہیں کہ کسی مسلمان کی قبر کو روندنا میرے نزدیک سخت گناہ ہے۔

۷۸۷۳ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عبدالعزیز جروی ضمرہ، اوزاعی، قاسم فرماتے ہیں کہ آگ کے شعلہ کو روندنا

۱۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد ۱۳۰، وسنن الدارمی ۹۸۳. وسنن ابن ماجة ۹۰۹. ومسند الامام أحمد ۲۳۷/۲، ۲۳، وسنن الدارمی ۳۱۰/۱، وفتح الباری ۳۲۲/۲. ۱۶۵/۱۱.

۲۔ کنز العمال ۱۰۷۴۷.

۳۔ مسند الامام أحمد ۶/۲. والسنن الکبری للبیهقی ۴۶/۱۰. وتفسیر القرطبی ۲۷۳/۶.

۴۔ طبقات ابن سعد ۳۰۳/۶. والتاریخ الکبیر ۷/ت ۷۴۳. والجرح ۷/ت ۶۸۴. والجمع ۴۲۱/۲. والکاشف ۲/ت ۴۵۹۹. وتهذیب الکمال ۴۸۲۵.

مجھے ایک مسلمان کی قبر کو روندنے سے زیادہ محبوب ہے۔

۷۸۷۴ محمد بن معمر، ابوشعیب حرانی، یحییٰ بن عبداللہ، اوزاعی، موسیٰ بن سلیمان کہتے ہیں کہ قاسم نے ارشاد خداوندی (اضاعوا الصلاۃ و اتبعوا الشھوت) (ازمریم ۵۹) میں اضاعوا الصلاۃ کے بارے میں فرمایا اس سے مراد نماز کے اوقات ہیں کیونکہ نماز کے چھوڑنے سے تو کفر لازم آتا ہے۔

۷۸۷۵ سلیمان بن احمد، محمد بن معمر، ابوشعیب، یحییٰ، اوزاعی قاسم کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز فرمائے گا میں بہترین شریک ہوں جس نے میرے اور غیر کے لیئے عمل کیا تو وہ عمل غیر کے لئے ہوگا۔

۷۸۷۶ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، حجاج بن محمد، محمد بن عبداللہ البصری، قاسم نے اپنی ام ولد سے کہا مجھے کیا ہوگیا کہ میں قبل از موت موت کی خواہش کرتا ہوں لیکن اس کے آنے پر اسے ناپسند کرتا ہوں۔

۷۸۷۷ سلیمان بن احمد، محمد بن معمر، ابوشعیب، یحییٰ اوزاعی کہتے ہیں کہ قاسم کے سامنے قرآنی آیت (ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکہ (البقرہ ۱۹۵) تلاوت کی گئی ایک شخص نے اس کی تفسیر کرتے ہوئے کہا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص کسی قوم پر حملہ نہ کرے۔ قاسم نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص دس ہزار افراد پر بھی حملہ کرے تو اس آیت کی رو سے کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ وہ اس کا مصداق ہی نہیں ہے اس آیت کا مصداق تو راہ خدا میں مال خرچ نہ کرنے والے افراد ہیں۔

۷۸۷۸ احمد بن اسحاق، عبداللہ بن ابی داؤد، عباس بن ولید، ابی، اوزاعی، قاسم نے قرآنی آیت (ولا تلقوا الخ) کی مذکورہ تفسیر فرمائی۔

۷۸۷۹ احمد بن اسحاق، عبداللہ بن ابی داؤد، محمود بن خالد، ولید بن مسلم، ابوعمرؒ اوزاعی، قاسم کہتے ہیں کہ غزوہ سے بلا اجازت امام لوٹنے والے کی نماز قبول نہیں ہوتی حتیٰ کہ وہ غزوۃ کی طرف واپس چلا جائے اور جس شئے پر بھی اس کا گزر ہوتا ہے وہ اس پر لعنت کرتی ہے۔

۷۸۸۰ احمد، عبداللہ، محمود، ولید، اوزاعی، قاسم کا قول ہے کہ جب تم کسی شخص کو جھگڑا کرتے اور تکبر کرتے دیکھو تو سمجھو کہ وہ بھلائی سے بالکل محروم ہوگیا ہے۔

۷۸۸۱ احمد، عبداللہ، کثیر بن عبید، عمرو بن عثمان، عقبہ بن علقمہ، اوزاعی، قاسم فرماتے ہیں کہ پرندہ کے انڈے دینے کے ایام میں اس کا شکار مکروہ ہے۔

۷۸۸۲ احمد بن اسحاق، عبداللہ بن ابی داؤد، محمود بن خالد، محمد بن عمیر، اوزاعیؒ قاسم کا قول ہے کہ جب انسان صبح کے وقت مسجد میں جاتا ہے تو ہر قدم پر اس کا ایک ایک گناہ معاف ہوتا ہے اور ایک ایک درجہ بلند ہوتا ہے اور اس کے بعد ہر آنے والے انسان کے بدلے اس کے لئے ایک قیراط کے برابر ثواب لکھا جاتا ہے۔

۷۸۸۳ عبداللہ، احمد بن ابی الحواری، ولید، اوزاعی قاسم نے بیان کیا ہے کہ حجاج بن یوسف کے زمانہ میں اسلام کو بہت نقصان پہنچا۔

۷۸۸۴ سلیمان بن احمد، احمد بن عبدالوہاب، ابومغیرہ، اوزاعی اسید بن عبدالرحمٰن، خالد بن دریکؒ ابوعبیدؒ حاجب نے قاسم سے قدریہ کے بارے میں سوال کیا قاسم نے جواب دیا کہ ان باتوں کو قلوب ناپسند کرتے ہیں۔

۷۸۸۵ سلیمان، احمد، ابومغیرہ، اوزاعی، وابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، عیسیٰ بن یونس، موسیٰ بن سلیمانؒ قاسم بن مخیمرہ کا قول ہے حضرت لقمان نے اپنے لڑکے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا اے بیٹے شکم سیری سے اجتناب کر اس لئے کہ وہ دن رات ہر وقت انسان کے لئے نقصان دہ ہے۔

۷۸۸۶ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، حکم، ھقل، سلیمان، ہاشم بن مرثد، صفوان بن صالح، ولید بن مسلم، اوزاعی سلیمان بن موسیٰ

قاسم نے گزشتہ قول کے مانند فرمایا۔

۷۸۸۷سلیمان، محمد بن معمر، ابوشعیب حرانی، یحییٰ بن عبداللہ اوزاعی، موسیٰ بن سلیمان، قاسم کہتے ہیں کہ میں عمر بن عبدالعزیز کو ایک حدیث سنانے کے لئے گیا چنانچہ ان کے پاس پہنچنے کے بعد میں نے ان سے کہا مجھ تک یہ حدیث پہنچی ہے کہ جس بادشاہ نے لوگوں کی حاجت کا خیال نہیں رکھا تو قیامت کے روز اللہ اس کی حاجت کا خیال نہیں کرے گا۔[۱]

۷۸۸۸ابوعمرو عثمان بن محمد عثمانی عبداللہ بن شعیب، ابراہیم بن ہانی عبداللہ بن یوسف سعید بن عبدالعزیز، قاسم کہتے ہیں کہ میں عمر بن عبدالعزیز کے پاس گیا انہوں نے مجھے انعامات عطا کئے پھر مجھ سے احادیث بیان کرنے کو کہا لیکن میں نے اس وقت احادیث بیان کرنا اچھا نہیں سمجھا۔

۷۸۸۹سلیمان بن احمد، ابوزرعہ، ابومسھر، سعید بن عبدالعزیز قاسم نے بیان کیا ہے کہ میں عمر بن عبدالعزیز کے پاس گیا انہوں نے مجھے ستر دینار دیئے اور سواری کے لئے خچر دیا اور پچاس دینار میرا وظیفہ مقرر کیا میں نے ان سے کہا کہ آپ نے مجھے تجارت سے بے پرواہ کر دیا پھر انہوں نے مجھے حدیث بیان کرنے کو کہا لیکن اس حالت میں میں نے احادیث بیان کرنا مناسب نہیں سمجھا۔

اس حدیث کو ابوبکر بن عیاش نے ابی حسین وعاصم بن القاسم عن عبداللہ کی سند سے اسی طرح مرفوعاً بیان کیا ہے۔

۷۸۹۰ابواحمد، معاذ بن مثنیٰ، وابومحمد بن حیان، احمد بن علی خزاعی محمد بن کثیر، سفیان ثوری، علقمہ بن مرثد، قاسم، عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا جب بھی کسی مسلمان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دیتا ہے کہ صحت کے زمانہ میں جو یہ اعمال صالحہ کرتا تھا وہ اس کے لئے لکھتے رہو۔

اس حدیث کو زبید بن حارث، زید بن ابی انیسہ، محمد بن عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ، شعبہ، ادریس اودی، اجلح، حسن بن حر، عمرو بن قیس ملائی، ابوخالد دالانی، حجاج بن ارطاۃ، عبدالملک بن ابی عیینہ کی سند سے روایت کیا ہے۔

نیز ابواسحٰق سبعی نے اس حدیث کو قاسم عن شریح کی سند سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۷۸۹۱ابوبکر طلحی، عبید بن غنام، ابوبکر بن ابی شیبہ، ابومعاویہ، محمد بن عبداللہ حاسب، محمد بن عبداللہ حضرمی، ابراہیم بن عیسیٰ، احمد بن بشیر اعمش، حکم، قاسم، شریح بن ہانی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے مسح علی الخفین کے بارے میں سوال کیا انہوں نے فرمایا کہ اس کے بارے میں تم علیؓ سے سوال کرو چنانچہ میں نے علیؓ سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اللہ کے رسول نے ہم کو حضر میں ایک دن ایک رات اور سفر میں تین دن تین راتوں تک موزوں پر مسح کی اجازت دی ہے۔

مفضل بن صدقہ نے اس روایت کو ابن ابی لیلیٰ عن الحکم کی سند سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۷۸۹۲ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، عبداللہ بن معاذ، ابی، شعبہ، حکم، قاسم، رواد، مغیرہ بن شعبہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نماز سے فارغ ہو کر یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

لا اله الا الله وحده لاشریک له الملک و له الحمد وهو علی کل شیٔ قدیر
اللهم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذالجد منک الجد۔

بقیہ بن ولید نے اس روایت کو عبدالرحمن بن ثابت کی سند سے بیان کیا ہے، نیز زہیر بن معاویہ اور محمد بن عجلانؒ نے اس روایت کو حسن بن حر عن القاسم کی سند سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۱۔ المصنف ابن أبی شیبة ۲۳۰/۱۳. وأمالی الشجری ۲۸۷/۲. وتاریخ بغداد ۲۰/۷. والدر المنثور ۱۰۴/۶. وکنز العمال ۶۷۲۳. ۶۷۲۴.

۷۸۹۳ ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، روح ابن عبادہ، شعبہ، حکم، قاسم، عمرو بن شرحبیل، قیس بن سعد بن عبادہ کہتے ہیں کہ ہم زکوۃ اور رمضان کے روزوں کی فرضیت کے نزول سے قبل صدقہ فطر ادا کرتے تھے اور یوم عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے پھر زکوۃ اور رمضان کے روزوں کی فرضیت کے نزول کے بعد اللہ کے رسول نے ہمیں نہ تو صدقہ اور عاشورہ کے روزے کا حکم دیا اور نہ ہی منع فرمایا۔

ولید وغیرہ نے اس روایت کو ابو بردہ کے بجائے اوزاعی عن القاسم عن ابی موسیٰ کی سند سے روایت کیا ہے نیز قتادہ، یحییٰ اور دیگر چند لوگوں نے اس روایت کو اوزاعی عن محمد بن ابی موسیٰ عن القاسم عن ابی موسیٰ کی سند سے روایت کیا ہے' نیز اس سند میں بھی ابو بردہ کا ذکر نہیں کیا گیا۔

۷۸۹۴ سلیمان بن احمد، عبداللہ بن محمد بن عزیز موصلی، غسان بن ربیع، عبدالرحمٰن بن ثابت بن ثوبان، حسن بن حر، قاسم کہتے ہیں کہ علقمہ بن قیس نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھ سے فرمایا کہ ابن مسعود نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھ سے بیان کیا کہ رسول خدا ﷺ نے اسی طرح میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے تشہد سکھائی۔

حسن بن یحییٰ حسنی نے اس روایت کو زید عن القاسم عن ابی حبیب قاضی عمان کی سند سے روایت کیا ہے۔

۷۸۹۵ سلیمان بن احمد، ابوسیار احمد بن حمویہ تستری، عبدان بن محمد، حسن بن علی بن صالح اوزاعی، قاسم، ابو بردہ، ابوموسیٰ کہتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں جرنیش نبیذ کا پیالہ پیش کیا گیا آپ نے اسے دیوار پر مارنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا اسے بے ایمان شخص ہی نوش کرتا ہے۔

۷۸۹۶ سلیمان بن احمد، محمد بن ابراہیم ابو عامر صوری نحوی، سلیمان بن عبدالرحمٰن، سلمہ بن علی، زید بن واقد، قاسم، ام درداء کہتی ہیں کہ ایک روز ابودرداء نے مجھ سے فرمایا اس وقت امر دین سے لوگوں میں صرف نماز باقی رہ گئی ہے۔

۷۸۹۷ مخلد بن جعفر، احمد بن زنجویہ، ہشام بن عمار صدقہ بن خالد، زید بن واقد، قاسم، ابوحمید، ابوسعید خدری نے اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد نقل فرمایا ہے کہ مؤمن کے سر میں کوئی تکلیف نہیں پہنچتی اور اس کے پاؤں میں کوئی کانٹا نہیں لگتا مگر اس کے عوض قیامت کے روز اس کا درجہ بلند ہوگا اور اس کے گناہ معاف ہوں گے۔[1]

۱۳۳۲ اسماعیل بن عبیداللہ بن ابی المہاجرؒ

آپ قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے صدق سے کام لینے والے تھے۔

۷۸۹۸ احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی ولید بن مسلم، ابن جابر، اسماعیل بن عبداللہ بن ابی المہاجر کہتے ہیں کہ گریہ کی کثرت پر حضرت داؤد کو عتاب کیا گیا، انہوں نے فرمایا کہ مجھے چھوڑ دو تا کہ میں اس روز کی آمد سے قبل رولوں جس روز بہت رونا ہوگا ہڈیاں آگ میں جلیں گی اور اللہ کے فرمانبردار ہیبتناک فرشتوں کو مجھے سزا دینے پر مقرر کیا جائے گا۔

۷۸۹۹ سلیمان بن احمد، ابوزرعہ عبدالرحمٰن بن عمرو عبدالرحمٰن بن یحییٰ بن اسماعیل، ابراہیم بن شیبان، اسماعیل بن عبید فرماتے ہیں کہ میرے والد کی وفات کے وقت انہوں نے اپنے لڑکوں کو جمع کر کے فرمایا اے بیٹو تم تقویٰ اور قرآن کو لازم پکڑو اور صدق کو اپناؤ حتیٰ کہ اگر تم میں سے کوئی کسی کو قتل کر دے اور پھر اس سے اس کے بارے میں سوال کیا جائے تو وہ اس کا اقرار کر لے، میں نے جب سے قرآن پڑھا ہے اس وقت سے کبھی جھوٹ نہیں بولا اے بیٹو عامۃ المسلمین کے بارے میں اپنے قلوب کو صاف رکھو، خدا کی قسم میں جب بھی گھر سے نکلتا ہوں تو تمام لوگوں کی خیر خواہی سے میرا قلب بھرا ہوتا ہے۔

[1]: تاریخ ابن عساکر ۳/۳۶۰. و کنز العمال ۶۸۳۸.

اس حدیث کو ائمہ اور دیگر مشاہیر اہل علم نے ابو اسامہ کی سند سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۷۹۰۰ عبداللہ بن حسن بن بندار، محمد بن اسماعیل صائغ، ابو اسامہ، عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر، اسماعیل بن عبیداللہ، ابو صالح اشعری، ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ ایک بار رسول خدا ﷺ ابو ہریرہ کو لے کر شدید بخار میں مبتلا شخص کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے اسے دیکھ کر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے مریض تجھے خوشخبری ہو اس لئے کہ اللہ نے فرمایا کہ بخار میری آگ ہے جسے میں دنیا میں دوزخ کی آگ کے عوض مؤمن بندہ پر مسلط کرتا ہوں۔[۱]

۷۹۰۱ ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، ہشام بن خالد ازرق، ولید بن مسلم، ابن جابر، اسماعیل، ام درداء، بحوالہ ابو درداء رسول خدا ﷺ کا ارشاد نقل کرتی ہیں کہ موت کے انسان کو تلاش کرنے کی طرح روزی بھی اسے تلاش کرتی ہے۔[۲]

۷۹۰۲ ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، ہشام بن عمار، عمرو بن واقد، اسماعیل بن عبیداللہ نے بیان کیا ہے کہ عبدالملک بن مروان کا میرے پاس پیغام آیا کہ میرے بچہ کو تعلیم دو اس کا عوض میری طرف سے تمہیں ملے گا میں نے ان سے کہا کہ اس کا عوض میرے لئے کیونکر صحیح ہوگا جب کہ ابو درداء نے مجھ سے بیان کیا ہے کہ ابو درداء نے ایک شخص کو تعلیم دی، اس نے ابو درداء کو اس کے عوض ایک کمان پیش کی جب رسول اللہ ﷺ کو اس کا علم ہوا تو آپ نے فرمایا اگر تم آخرت میں دوزخ کی آگ کی کمان پسند کرتے ہو تو دنیا میں اسے قبول کرلو۔

۳۳۳ سلیمان اشدق[۳]

آپ صادق، فقیہ حاذق تھے۔

۷۹۰۳ ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق سراج، احمد بن سعد، محمد بن مصفیٰ، بقیہ، شعیب بن ابی حمزہ کہتے ہیں کہ مجھ سے زہری نے بیان کیا ہے کہ مکحول اور سلیمان بن موسیٰ ہمارے پاس آتے تھے اور دونوں میں سلیمان کا حافظہ قوی تھا۔

۷۹۰۴ ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، عباس بن ابی طالب، اسحاق بن اسماعیل واسطی، سفیانؒ ابن جریج کہتے ہیں کہ شام سے آنے والوں میں سب سے زیادہ سلیمان بن موسیٰ دین کے بارے میں سوال کرنے والے تھے۔

۷۹۰۵ احمد بن اسحاق، ابو محمد بن حیان، ابوبکر بن ابی عاصم، ہشام بن عمار، یزید بن یحییٰ، سلیمان بن موسیٰ کا قول ہے کہ تین شخص تین شخصوں سے انصاف نہیں کرسکتے بردبار جاہل سے، صالح فاجر سے اور شریف ذلیل سے۔

۷۹۰۶ ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، حسن بن عبدالعزیز جروی، ابو حفص، ابن عبدالعزیز، سلیمان بن موسیٰ نے فرمایا کسی شخص کا تجھ پر غالب آنا تیرے اس پر غالب آنے سے بہتر ہے۔

۷۹۰۷ ابو محمد بن حیان، ابن ابی عاصم، عباس بن ولید، عبدالاعلیٰ سعید، سلیمان بن موسیٰ نے کہا اسلام میں تیرا بھائی وہ ہے کہ اگر تو اس سے دینی معاملہ میں مشورہ کرے تو اس کو ذی علم پائے، اور اگر تو اس سے دنیاوی معاملہ میں مشورہ کرے تو تو اس کو صاحب رائے پائے۔

۷۹۰۸ ابو محمد، ابن ابی عاصم، نصر بن علی، عبدالاعلیٰ، برد کہتے ہیں کہ سلیمان ہمیشہ قبلہ رخ بیٹھتے تھے۔

۱۔ المستدرک ۱/۳۴۵ وسنن الترمذی ۲۰۸۸. وسنن ابن ماجة ۳۴۷۰.

۲۔ صحیح ابن حبان ۱۰۸۷. وموارد السنة لابن أبی عاصم ۱/۱۱۷. ومجمع الزوائد ۴/۷۲. ومشکاة المصابیح ۳۱۱۲. والترغیب والترھیب ۲/۵۳۵: وتنزیه الشریعة ۱/۲۶۶، ۲۷۹، والعلل المتناھیة ۲/۳۱۵. واتحاف السادة المتقین ۹/۴۷۷.

۳۔ طبقات ابن سعد ۷/۴۵۷. والتاریخ الکبیر ۴/ت۱۸۸۸. والجرح ۴/ت ۶۱۵. والکاشف ۱/ت۲۱۵۴. والمیزان ۲/ت۳۵۱۸. وتھذیب الکمال ۲۵۷۱.

۷۹۰۹ عبداللہ بن محمد بن محمد جعفر، احمد بن اسحاق، احمد بن عمرو بن ضحاک، عبدالرحمٰن بن ابراہیم دحیم، ولید بن مسلم، سعید، سلیمان کہتے ہیں کہ جس شخص میں تم حجازی علم عراقی سخاوت اور شامی استقامت پاؤ تو کامل مرد خیال کرو۔

اس حدیث کو ثوری، ابن عیینہ اور ابن مبارک نے ابن جریج اور یعلیٰ بن عبید اور شجاع بن ولید نے یحیٰ بن سعید کی سند سے روایت کیا ہے۔

۷۹۱۰ محمد بن احمد بن حسن، محمد بن علی بن جیش، احمد بن یحییٰ حلوانی، احمد بن عبداللہ بن یونس زہیر بن معاویہ، یحییٰ بن سعید، ابن جریج، سلیمان، زہری، عروۃ، عائشہؓ فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے بلا اجازتِ ولی نکاح کرنے والی عورت کا نکاح حرام ہے اور عورت کی ملک بضع کے منافع کے بدلہ جو مال عورت کو ملا ہے وہ اسی کا ہوگا اگر وہ باہم نزاع کریں تو اس صورت میں حاکم وقت اس کا ولی ہے جس کا کوئی ولی نہ ہو۔[1]

یہ حدیث سلیمان اور زہری کی سند سے غریب ہے۔

۷۹۱۱ سلیمان بن احمد، محمد بن عبداللہ حضرمی، ابراہیم بن محمد خزاعی بلخی، علی بن حسن بن شقیق، سعید بن عبدالعزیز تنوخی، سلیمان، زہری، انس بن مالک فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا راہ خدا میں لگنے والی غبار قیامت کے روز چہروں کی روشنی ہوگی۔

۳۳۴ ابوبکر غسانی[2]

آپ موحد اور بہت بڑے عابد تھے۔

۷۹۱۲ محمد بن علی، عبدالصمد، سعید بن یعقوب حضرمی، محمد بن عوف، حیوہ، بقیہ کہتے ہیں کہ ہم ابوبکر بن ابی مریم کے اقوال سننے کے لئے ان کی زمین پر گئے وہاں پر زیتون کے درخت بہت تھے ابوبکر کے اہل خانہ سے ایک نبطی نے آ کر ہم سے سوال کیا تم کس سے ملنے آئے ہو؟ ہم نے کہا کہ ہم ابوبکر بن ابی مریم سے ملنے آئے ہیں اس نے کہا وہ ایسے ولی اللہ ہیں کہ اس بستی کے ہر زیتون کے درخت کے پاس کھڑے ہو کر انہوں نے اللہ کی عبادت کی ہے۔

۷۹۱۳ محمد بن ابراہیم، عبدالصمد بن سعید، ابوایوب بھرانی کہتے ہیں کہ میں نے حسن بن علی بن مسلم سکونی کو کہتے سنا ہے کہ ابوبکر بن ابی مریم کے رخساروں پر خوف خدا کی بنا پر رونے کی وجہ سے آنسوؤں کی دو نالیاں بن گئیں تھیں۔

۷۹۱۴ محمد، عبدالصمد بن سعید، ابوایوب، یزید بن عبدربہ کہتے ہیں کہ میں صبح کو اپنے ماموں علی بن مسلم کے ساتھ ابوبکر بن ابی مریم کے پاس گیا اس وقت وہ حالت نزع میں تھے میں نے ان سے کہا کہ اللہ آپ پر رحم فرمائے ہم آپ کے منہ میں پانی کا ایک قطرہ ڈال دیں؟ انہوں نے ہاتھ کے اشارہ سے منع فرمادیا رات ہونے کے بعد پھر میں نے ان سے ان کے منہ میں پانی کا قطرہ ڈالنے کی اجازت طلب کی اس وقت انہوں نے اجازت مرحمت فرمادی چنانچہ میں نے ان کے منہ میں پانی کا ایک قطرہ ڈال دیا اس کے بعد ہم نے ان کی آنکھیں بند کردیں اسی وقت ان کے جسم سے روح پرواز کرگئی۔

۷۹۱۵ سلیمان بن احمد، ابراہیم بن محمد بن عرق حمصی محمد بن مصفی، بقیہ بن ولید فرماتے ہیں کہ میں عبداللہ بن مبارک کا ہاتھ پکڑ کر انہیں ابوبکر بن ابی مریم اور صفوان بن عمرو کی خدمت میں لے گیا جب وہ ان کے ملفوظات سن کر واپس آئے تو انہوں نے مجھ سے فرمایا تم ان دونوں بزرگوں سے خوب استفادہ کرو۔

۱۔ مسند الامام أحمد ۶/۶۶، ۱۶۶. وسنن الدارمی ۲/۱۳۷. وسنن سعید بن منصور ۵۲۸، ۵۲۹. ومسند الحمیدی ۲۲۸. وفتح الباری ۹/۱۹۱. وارواء الغلیل ۶/۲۴۳. ومجمع الزوائد ۴/۲۸۵.

۲۔ تهذیب الکمال ۱ ۲۴۴۱. والجرح ۲/ت ۱۵۹۰.

حدیث ابوبکر کی سند سے غریب ہے۔اس حدیث میں منصور حرانی متفرد ہیں۔

۷۹۱۶ ابوبکر طلحی ،محمد بن عبداللہ حضرمی ،محمد بن عبدالرحمٰن قرقسانی ،ابی منصور بن اسماعیل حرانی ،ابوبکر بن ابی مریم ،صفوان بن عمرو ،عبداللہ بن بسر فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو مونچھیں مونڈتے ہوئے دیکھا ہے۔

۷۹۱۷ عبداللہ بن جعفر ،اسماعیل بن عبداللہ ،ابویمان ،ابوبکر بن ابی مریم ،سعید بن سوید ،عرباض بن ساریہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ جس وقت حضرت آدمؑ کا مٹی سے خمیر تیار ہورہا تھا اس وقت سے ہی مجھے ام الکتاب میں عبداللہ اور خاتم النبیین لکھا گیا تھا تشریح اس کی یہ ہے کہ میں حضرت ابراہیم کی دعا ،حضرت عیسٰی کی بشارت اور اپنی والدہ کے رؤیا صالحہ (جو انہوں نے میرے پیدا ہونے سے قبل دیکھے تھے کہ ان سے ایک نور ظاہر ہوا جس نے شام کے محلات کو روشن کردیا) کا ثمرہ ہوں ۔[1]

یہ حدیث ہیثم عن عبدالرحمٰن کی سند سے غریب ہے اس حدیث کو بقیہ بن ولید نے ابوبکر کی سند سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۷۹۱۸ سلیمان بن احمد ،ابوزرعہ دمشقی ،ابویمان ،ابوبکر بن ابی مریم ،ہیثم بن مالک ،عبدالرحمٰن بن عائذ اردی ،ابوحجاج ثمالی ،نے رسول اکرم ﷺ کا ارشاد نقل فرمایا ہے کہ میت کو قبر میں رکھتے وقت قبر میت کو مخاطب ہوکر کہتی ہے اے ابن آدم میرے بارے میں کس چیز نے تجھے دھوکہ میں رکھا؟ کیا تجھے معلوم نہیں کہ میں تنہائی ،فتنہ ،تاریکی اور کیڑوں مکوڑوں کا گھر ہوں روزانہ میرے پاس سے تیرا گزر ہوتا تھا اس کے باوجود بھی تو میرے بارے میں دھوکہ کھا گیا پھر اگر وہ اللہ کا فرمابردار بندہ ہوتا ہے تو قبر اسے کہتی ہے کہ میں تیرے لئے جنت کا باغ اور روشنی کا گھر بن جاؤں گی اور اس شخص کی روح کو رب العالمین کے دربار میں پہنچایا جاتا ہے۔[2]

۷۹۱۹ سلیمان بن احمد ،احمد بن عبدالوہاب ،ابومغیرہ ،ابوبکر بن ابی مریم ضمرہ بن حبیب ،ابودرداء نے رسول اکرم ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ غمزدہ قلب اللہ کو محبوب ہے۔[3]

۷۹۲۰ ابوعمرو بن حمدان ،حسن بن سفیان ،کثیر بن عبید ،بقیہ ابوبکر بن ابی مریم ،حبیب بن عبید ،ابوامامہ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ کے ایام پر ایمان لانے والا ریشم سے فائدہ نہیں حاصل کرتا۔[4]

یہ حدیث حبیب کی سند سے غریب ہے۔

۷۹۲۱ سلیمان بن احمد ،ابراہیم بن محمد بن عرق ،محمد بن حفص اصابی ،محمد بن حمیر ،ابوبکر بن ابی مریم ،حبیب بن عبید ،ابوامامہ نے آپ ﷺ کا قول نقل کیا ہے کہ میری امت کے کچھ افراد طرح طرح کے کھانے ،مشروبات اور لباس استعمال کریں گے ان کا کلام شیریں ہوگا لیکن وہ میری امت کے بدترین افراد ہوں گے۔

یہ حدیث حبیب کی سند سے غریب ہے۔ہم اس حدیث کو فقط محمد بن حمید کی سند سے روایت کرتے ہیں۔

۷۹۲۲ عبداللہ بن محمد بن جعفر ،محمد بن عبداللہ بن سعید ،عبدان بن احمد ،محمد بن مصفیٰ ،محمد بن حمیر ،ابوبکر ،عطاء بن ابی رباح ،ابوسعید خدری

---

[1] مسند الامام أحمد ۱۲۸/۴. والمستدرک ۴۱۸/۲، ۶۰۰. ودلائل النبوة للبیهقی ۸۳/۱. والمعجم الکبیر للطبرانی ۲۵۲/۱۸، ۲۵۳. وطبقات ابن سعد ۹۶/۱/۱. والسنة لابن أبی عاصم ۱۷۹/۱. والدر المنثور ۱۳۹/۱، ۲۰۷/۵، ۲۱۳/۶. واتحاف السادة المتقین ۱۴۴/۷.

[2] :تاریخ ابن عساکر ۶۷/۲. واتحاف السادة المتقین ۳۰۱/۶. ۳۹۵/۱۰ وکنز العمال ۴۲۵۴۶.

[3] المستدرک ۳۱۵/۴. والمطالب العالیة ۳۲۲۹. ومجمع الزوائد ۳۰۹/۱۰. والدر المنثور ۱۳۷/۵. وکشف الخفا ۲۸۷/۱. والدر المنتثرة ۴۵. ومسند الشهاب ۱۰۷۵. والأحادیث الضعیفة ۴۸۳.

[4] مسند الامام أحمد ۲۶۷/۵، والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۲۶/۸. والترغیب والترهیب ۹۷/۳. ومجمع الزوائد ۱۴۱/۵.

کہتے ہیں کہ اسامہ بن زید بن حارثہ نے ایک ماہ کی ادھار پر سو دینار میں ایک باندی خریدی اس کے بارے میں میں نے رسول ﷺ کو کہتے سنا کہ کیا تمہیں اسامہ کے ایک ماہ کی ادھار پر باندی خرید نے پر تعجب نہیں؟ اسامہ لمبی لمبی امیدیں باندھنے والا انسان ہے خدا کی قسم مجھے آنکھ بند کر کے ان کے بند ہونے اور لقمہ اٹھا کر اس کے منہ میں جانے سے قبل موت کا خطرہ ہوتا ہے اے عقل مندو موت کی تیاری کرو خدا کی قسم قیامت ضرور آنے والی ہے اور تم اسے عاجز کرنے والے نہیں ہو۔[1]

یہ حدیث عطاء اور ابوبکر کی سند سے غریب ہے۔

علی بن ابی جملہ اور رجاء بن ابی سلمہ[2]

آپ دونوں ہم عصر، عابد حدیث کے راوی اور متبع شریعت تھے۔

۷۹۲۳ ابو محمد بن حیان، ابوبکر بن احمد بن معدان، عبداللہ بن ہانی بن عبدالرحمٰن بن ابی عبلہ، ضمرہ بن ربیعہ بن حبیب علی بن ابی جملہ کہتے ہیں کہ زیاد بن صخر لخمی نے مجھ سے کہا جب تو کسی پر احسان کرے تو دیندار یا ذی حسب شخص پر احسان کر۔

اس حدیث میں محمد بن حمید متفرد ہیں۔

۷۹۲۴ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق سراج، ابوہمام، ضمرہ علی بن ابی جملہ کا قول ہے کہ عبداللہ بن عباس یومیہ ہزار رکعت نفل پڑھتے تھے۔

۷۹۲۵ ابی، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن الولید بن برد، ضمرہ علی کہتے ہیں کہ یحییٰ بن ابی راشد سے میری اس وقت ملاقات ہوئی جس وقت لوگوں کی ایک غزوہ سے واپسی ہورہی تھی انہوں نے فرمایا کہ اے ابونصیر میں نے دین کو روٹی کی مانند مزہ دار پایا۔

۷۹۲۶ عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابوبکر بن ابی راشد، ابوعمر بن نحاس، ضمرہ علی فرماتے ہیں کہ بیت المقدس میں ناقوس کے بجنے سے قبل ہی خلید بن سعید نماز میں مشغول ہوجاتے تھے اسی طرح شہر میں ناقوس بجنے سے قبل ہی مالک بن عبداللہ خثعمی نماز میں مشغول ہوجاتے تھے۔

۷۹۲۷ محمد بن عبدالرحمٰن بن مفضل، عبداللہ بن سلیمان بن اشعث، محمد بن مصفیٰ، بقیہ علی بن ابی جملہ، نافع، ابن عمر کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ابوبکر کے کندھے پر ہاتھ مار کر فرمایا اگر اللہ تعالیٰ چاہتا کہ زمین پر میری نافرمانی نہ کی جائے تو وہ ابلیس کو پیدا نہ کرتا۔

۷۹۲۸ عثمان بن محمد بن عثمان اموی، محمد بن یعقوب ابن یونس، ابوعتبہ، ضمرہ، رجاء بن ابی سلمہ نے فرمایا بردباری عقل سے بھی بڑی چیز ہے اس لئے کہ حلیم اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنٰی میں سے ہے۔

۷۹۲۹ ابو محمد بن حیان، ابوبکر بن معدان، ابوعمیر بن نحاس، ضمرہ رجاء بن ابی سلمہ کا قول ہے کہ اس دنیا کی طرف لالچی انسان ہی رغبت کرتا ہے۔

۷۹۳۰ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ولید بن شجاع، ضمرہ، رجاء بن ابی سلمہ، عتبہ بن ابی زینب نے بیان کیا ہے کہ "توراۃ" میں یہ بات لکھی ہے کہ انسان پر اعتماد مت کرو کیونکہ آخر ایک دن ختم ہونے والا ہے البتہ اللہ وحدہ لاشریک پر اعتماد کرو کیونکہ وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ باقی رہنے والا ہے نیز توراۃ ہی میں لکھا ہوا ہے کہ موسیٰ کلیم اللہ جیسے دنیا سے چلے گئے پھر کون ہے جو ہمیشہ دنیا میں رہے گا۔

۷۹۳۱ سلیمان بن احمد، محمد بن عبدالصمد بن ابی جراح مصیصی محمد بن وزیر دمشقی ضمرہ بن ربیعہ، رجاء بن ابی سلمہ، زہری، حمید بن عبد الرحمٰن، ابوہریرہ نے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ آپ نے بلاگواہ نکاح سے منع فرمایا۔[3]

۱۔ الترغيب والترهيب ۲۴۲/۴. واتحاف السادة المتقين، ۲۳۸/۱۰. وتخريج الاحياء ۴۳۷/۴. والدر المنثور ۴۷/۳. وتاريخ ابن عساكر ۳۹۹/۲.

۲۔ التاريخ الكبير ۳/ت ۱۲۶۱. والجرح ۳/ت ۲۲۷۰. والكاشف ۳۰۸/۱. وتهذيب الكمال ۱۸۹۳.

۳۔ مجمع الزوائد ۲۸۵/۴.

یہ حدیث زہری عن حمید کی سند سے غریب ہے اس حدیث میں ضمرہ کا رجاء سے روایت کرنا تفرد ہے۔

۳۳۷ ثور بن یزید[1]

آپ خداترس انسان تھے۔

۷۹۳۲ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق ابو عاصم کہتے ہیں کہ ابن ابی رواد کا قول ہے کہ تمہارے پاس ثور (بیل) آگیا ہے اس لئے تم اس کے سینگ مارنے سے ڈرو۔

۷۹۳۳ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق جوہری، ابراہیم بن موسیٰ، یحییٰ بن سعید کہا کرتے تھے کہ ثور کا ظاہر و باطن ایک ہے۔

۷۹۳۴ عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، عبدالملک بن ابی عبدالعزیز ابونصر، معافا بن عمران، ثور کا قول ہے حضرت عیسیٰ کا ارشاد ہے علم وعمل کے جامع شخص کا فرشتوں کے ہاں بہت بلند مرتبہ ہے۔

۷۹۳۵ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، عبدالرحمٰن، بشر بن منصور، ثور بن یزید نے حضرت عیسیٰ کا ارشاد نقل فرمایا ہے کہ علم وعمل کا جامع شخص فرشتوں میں بہت بلند مرتبہ رکھتا ہے۔

۷۹۳۶ عبداللہ بن محمد بن جعفر، اسحاق بن ابراہیم، ابوعلی بن مسلم طوسیؒ علی بن احمد بن عبداللہ مقدسی، عبدالجبار بن محمد بن عبید خثعمی، ابی مؤمل، سیار بن حاتم، رباح بن عمرو قیسی، ثور کہتے ہیں کہ میں نے ''توراۃ'' میں پڑھا ہے کہ اللہ سے محبت رکھنے والے انسان کو اللہ کے سامنے عبادت کے لئے کھڑے ہونے میں بہت لطف آتا ہے۔

۷۹۳۷ ابومحمد بن حیان، احمد بن محمد بن مصقلہ، ابراہیم بن جنید، بحر بن احمد، خلیل بن میمون عبادانی، ابن ابی اذینہ، ثور نے بیان کیا ہے کہ بعض کتب میں لکھا ہے کہ اصل چیز یہ ہے کہ انسان کو علم یقین حاصل ہو جائے اور وہ ہر وقت شہوات کو مغلوب رکھے۔

۷۹۳۸ ابی، احمد بن محمد بن عمر، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسینؒ یحییٰ بن عیسیٰ، بشر بن منصور، ثور کہتے ہیں کہ میں نے کسی کتاب میں پڑھا ہے کہ نیکی کے حصول کے لئے بھوک پیاس برداشت کرنے والوں کو کہہ دو کہ انہی لوگوں کو اللہ جنت عطا فرمائے گا۔

۷۹۴۰ ابی، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن یزید، عبدالوہاب، بشر بن منصور، ثور کہتے ہیں کہ بشر شامی فرمایا کرتے تھے اللہ کا فرمابردار انسان نوزا جاتا ہے اور عاصی محروم کر دیا جاتا ہے۔ اور دنیا میں غمزدہ نیک شخص کو قیامت کے روز بہت بڑی خوشی حاصل ہوگی، تمام انسان قصد کنندہ ہیں پھر بعض نیکی کا اور بعض گناہ کا ارادہ کرنے والے ہیں۔

۷۹۴۱ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد علی بن مسلم، سیار، رباح بن عمرو قیسی، ثور فرماتے ہیں کہ میں نے توراۃ میں حضرت عیسیٰؑ کا ارشاد پڑھا ہے کہ اے میرے حواریو ذکر الٰہی کثرت سے کرو دنیاوی باتیں کم کرو انہوں نے حضرت عیسیٰؑ سے ذکر کا طریقہ پوچھا تو انہوں نے فرمایا اللہ سے مناجات کرو اس سے دعا کرو۔

۷۹۴۲ عبداللہ بن احمد محمد بن جعفر مؤدب، اسحاق بن ابراہیم بن جمیل علی بن مسلم، سیار، رباح قیسی، ثور کا بیان ہے کہ میں نے ''توراۃ'' میں پڑھا ہے کہ نیک لوگ اگر بگڑ جائیں تو وہ مخلوق خدا میں سب سے بدترین لوگ ہوتے ہیں۔

۷۹۴۳ عبداللہ بن محمد، محمد بن جعفر، اسحاق بن ابراہیم علی بن مسلم، سیار، رباح، ثور کا فرمان ہے کہ میں نے توراۃ میں پڑھا ہے کہ زانی اور چور قیامت کے روز نیکیوں کے ثواب کو دیکھنے کے وقت ان جیسا ہونے کی خواہش کریں گے لیکن ایسا نہیں ہوگا۔

۷۹۴۴ ابی، ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید، بقیہ، سلمہ بن خالد کہتے ہیں کہ میں نے ثور کو کہتے سنا کہ شیر عاصی بندہ پر

ا۔ طبقات ابن سعد ۴۶۷/۷. والتاريخ الكبير ۱۸۱/۱/۲. والجمع ۶۷/۱. وتهذيب الكمال ۸۶۲. والميزان ۳۷۴/۱

حملہ کرتا ہے۔

۷۹۴۵ محمد بن علی ، ابوعروبہ ، ابوتقی حمصی ُبقیہ بن ولید ، ولید بن کامل ، ثور کا قول ہے کہ انجیل میں لکھا ہے کہ اینٹ گارے یا سیمنٹ کے بغیر تعمیر نقصان دہ ہوتی ہے اسی طرح بے عمل زندگی بھی انسان کے لئے نقصان دہ ہے۔

۷۹۴۶ عبداللہ بن محمد ، محمد بن عبداللہ ، محمد بن عبداللہ بن رستہ ، شیبان بن فروخ ، طلحہ بن زید ، ثور کہتے ہیں کہ میں نے ایک کتاب میں پڑھا ہے کہ لوطی شخص پر اگر پورا دریا کا پانی بھی ڈال دیا جائے تو پھر بھی وہ پاک نہیں ہوتا۔

۷۹۴۷ محمد بن احمد ، عبداللہ بن محمد بن عبدالکریم ، احمد بن سعید ، ہارون بن عمر مخزومی کہتے ہیں کہ ثور سجدہ کر کے سجدہ کی جگہ کو بوسہ دیتے تھے

۷۹۴۸ قاضی ابواحمد ، عبداللہ بن محمد بغوی ، محمد بن زیاد بن فروہ ابوشہاب طلحہ بن زید ، ثور کہتے ہیں کہ میں نے ایک کتاب میں پڑھا ہے کہ مؤمن قلب کی آنکھ سے اور منافق ظاہری آنکھوں سے روتا ہے۔

۷۹۴۹ ابومحمد بن حیان ، احمد بن محمد بن مصقلہ ، ابراہیم بن جنید ، موسیٰ بن عبدالرحمٰن انطاکی ، بقیہ بن ولید ، عباس بن اخنس ، ابوخالد رجبی ، ثور بن یزید کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا قرآن کے سیکھنے کی مانند تم یقین بھی سیکھو اس لئے کہ میں بھی اسے سیکھتا ہوں۔[1]

۷۹۵۰ عبداللہ بن محمد ، اسحاق بن جمیل ، علی بن مسلم ، سیار ، جعفر ، رجل ، ثور نے مرفوعاً حدیث بیان کی ہے کہ جب کسی دروازہ پر سائل آتا ہے تو رحمت الٰہی بھی اس کے ساتھ آتی ہے بعض لوگ سائل کو دیکر رحمت حاصل کرتے ہیں اور بعض محروم رہتے ہیں مسکین کی طرف دیکھنے والے کو اللہ رحمت کی نظر سے دیکھتا ہے ، نماز میں طویل قیام کرنے والے کے لئے اللہ قیامت کا قیام آسان کر دے گا کثرت سے دعائیں مانگنے والے کے لئے فرشتے کہتے ہیں کہ یہ جانی پہچانی آواز ہے اس کی دعا قبول ہوگئی ہے اس کی حاجت پوری کردی گئی ہے۔

۷۹۵۱ فاروق خطابی ، حبیب بن حسن ، محمد بن احمد بن حسن ، سلیمان بن احمد ، ابومسلم کشی ، سعید بن سلام عطار ، ثور ، خالد بن معدان ، معاذ بن جبل کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ لوگو تم خفیہ طریقہ پر اپنی حاجات پوری کرو اس لئے کہ ہر نعمت والے پر حسد کیا جاتا ہے۔[2]

یہ حدیث ثور کی سند سے غریب ہے۔

۷۹۵۲ عبداللہ بن محمد بن جعفر محمد بن نصیر ، اسماعیل بن عمر بجلی سلام الطّویل ، ثور ، خالد بن معدان ، حضرت معاذ فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا اے لوگو تقویٰ اختیار کرو کوشش اور تجارت کے بغیر تمہیں رزق ملے گا۔[3]

یہ حدیث ثور کی سند سے غریب ہے۔

۷۹۵۳ فاروق ، ابومسلم کشی ، عصمہ بن سلیمان ، الخزار ، حازم مولیٰ بنی ہاشم ، لمازۃ ، ثور ، خالد ، معاذ فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ کے سامنے ایک صحابی کی جائیداد کا ذکر کیا گیا آپ ﷺ نے اس کے لئے خیر اور رزق کی کشادگی کی دعا کرتے ہوئے اس کے سامنے دف

۱۔ :اتحاف السادة المتقين ۱/ ۴۰۹. وتخريج الاحياء ۱/ ۷۲.

۲۔ تاريخ أصبهان للمصنف ۲/ ۲۱۷، ومجمع الزوائد ۸/ ۱۹۵. والمعجم الصغير للطبرانى ۲/ ۱۴۹. وميزان الاعتدال ۳۱۹۵. ولسان الميزان ۳/ ۱۰۷. والمجروحين ۱/ ۳۱۲. وكشف الخفا ۱/ ۱۳۵. وتنزيه الشريعة ۲/ ۱۳۵. والفوائد المجموعة ۷۰، ۲۶۱. وتذكرة الموضوعات ۲۰۵. والدر المنتثرة ۱۴. وتاريخ بغداد ۸/ ۵۷. واللآلى المصنوعة ۲/ ۴۳. واتحاف السادة المتقين ۸/ ۵۳. والموضوعات لابن الجوزى ۲/ ۱۶۵. ۱۶۶.

۳۔ مسند الفردوس للديلمى ۸۱۵۴. ومجمع الزوائد ۷/ ۱۲۵. واتحاف السادة المتقين ۴/ ۱۵۷ وكشف الخفا ۱/ ۳۷. وكنز العمال ۵۶۶۲.

بجانے کا حکم دیا چنانچہ دف لاکر اس کے قریب بجایا گیا اس کے بعد تشتریوں میں میوے اور نبیذ پیش کی گئی لیکن صحابہ کرم نے اس سے اپنے ہاتھ روک لئے آپ ﷺ نے ان سے اس کی وجہ پوچھی تو انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول ﷺ آپ نے اس سے منع فرمایا ہے آپ ﷺ نے فرمایا لیکن خوشیوں کے موقع پر اس کی اجازت ہے چنانچہ اللہ کے رسول ﷺ سمیت سب نے اسے تناول فرمایا[۱]

یہ حدیث ثور کی سند سے غریب ہے۔ ہم اس کو حازم عن المازۃ کی سند سے روایت کرتے ہیں۔

۷۹۵۴ ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، عمرو بن عثمان حمصی، بقیہ بن ولید، ثور، خالد، حضرت معاذ نے آپ ﷺ کا ارشاد نقل فرمایا ہے کہ جو شخص بدعتی کی تعظیم کے لئے چلا اس نے اسلام کے منہدم کرنے میں مدد کی[۲]

اس حدیث کو بقیہ نے اسی طرح روایت کیا ہے نیز اس حدیث کو عیسیٰ بن یونس نے ثور عن خالد عن عبداللہ بن بسر کی سند سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۷۹۵۵ ابوحسن سھل بن عبداللہ تستری، حسن بن عبدالعزیز مجوز، ابوعاصم نبیل، ثور، خالد، ابوامامہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کے کھانے کے حاضر ہونے کے وقت فرماتے ''الحمد للہ کثیرا طیبا مبار کاً فیہ غیر مکفی ولا مودع ولا مستغن عنہ ربنا''[۳]

ثوری نے اس حدیث کو ثور کی سند سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۷۹۵۶ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، ہارون بن معروف، محمد بن قاسم، ثور، خالد، ابوامامہ فرماتے ہیں کہ محمد عربی ﷺ نے فرمایا زمین پر اللہ کے کچھ لوگ خاص برتن ہیں جو صالحین کے قلوب ہیں[۴]

یہ حدیث ثور کی سند سے ضعیف ہے۔ ہم اس حدیث کو محمد بن قاسم کی سند سے روایت کرتے ہیں۔

۷۹۵۷ ابوعمرو بن حمدان، محسن بن سفیان، عباس بن ولید بن صبح، عبدالسلام بن عبدالقدوس، ثور، خالد، ابوامامہ نے رسول خدا ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ آخری زمانہ میں لوگ شراب کا نام تبدیل کر کے اسے نوش کریں گے[۵]

ہم نے اس حدیث کو ابوامامہ کی سند سے اسی طرح روایت کیا ہے نیز یہ حدیث ثور عن خالد عن ابی ہریرہؓ کی سند سے اسی طرح روایت کی گئی ہے۔

۷۹۵۸ سلیمان بن احمد، خطاب بن سعید دمشقی، ہشام بن عمار، محمد بن شعیب، ثور، خالد، ابوامامہ نے آپ ﷺ کا ارشاد نقل فرمایا ہے کہ صبح کو تعلیم و تعلم کے لئے مسجد جانے والے شخص کو ایک حج تام کا ثواب ملتا ہے[۶]

۷۹۵۹ عبدالملک بن حسن سقطی معدل، احمد بن ابی عوف، احمد بن عبدالصمد، ابوسعید، ثور بن یزید، خالد بن معدان، ابودرداء کہتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ کا ارشاد ہے جماعت کے فوت ہونے کے خوف سے اس کے لئے جلدی کرنے والے کے لئے من جانب اللہ جنت

---

[۱] الموضوعات لابن الجوزی ۲/۲۶۵. واللآلی المصنوعة ۲/۹۱. ومجمع الزوائد ۴/۵۲، ۲۹۰. وکنز العمال ۴۵۵۷۱.

[۲] مجمع الزوائد ۱/۱۸۸. واللآلی المصنوعة ۱/۱۳۱. وکنز العمال ۱۱۲۳.

[۳] صحیح البخاری ۷/۱۰۶. والمستدرک ۱/۵۲۸، ۴/۱۳۶. ومسند الامام أحمد ۲/۲۵۲، ۲۵۶، ۲۶۱، ۲۶۷ ۲۶۷. والسنن الکبری للبیهقی ۷/۲۸۶. والمعجم الکبیر للطبرانی ۸/۱۱۰. وفتح الباری ۹/۵۸. والترغیب والترهیب ۲/۴۴۳. وعمل الیوم واللیلة لابن السنی ۴۳۸، ۴۶۲، ۴۷۸.

[۴] کنز العمال ۱۲۲۵.

[۵] فتح الباری ۱۰/۵۱، ۵۲. وکنز العمال ۱۳۱۹۸.

[۶] تاریخ ابن عساکر ۵/۱۷۰. (التهذیب)

واجب ہو جاتی ہے کاہلی کی وجہ سے چھوڑنے والا ایک سال تک کسی عمل کے ذریعہ بھی اس کی فضیلت حاصل نہیں کرسکتا۔[۱]

یہ حدیث ثور کی سند سے غریب ہے ہم اس کو فقط اسی طریق سے روایت کرتے ہیں۔

۷۹۶۰ ابوبکر بن خلاد، سعید بن نصیر طبری، محمد ابن ابان بلخی ابو ہمام اہوازی، ثور، خالد، ابوزہیر انماری فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ بوقت آرام یہ دعا (اللّٰھم اغفرلی ذنبی واخسأ شیطانی وفک رھانی و تقل میزانی واجعلنی فی الندا الاعلیٰ) پڑھتے تھے۔[۲]

۷۹۶۱۔سلیمان بن احمد، مقدان بن داؤد، اسد بن موسیٰ، ابوبکر داہری، ثور، خالد عن مجاہد کی سند سے مروی ہے عمر بن خطاب حضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں:

اے ابن آدم جو تیرے پاس ہے وہ تجھے کافی ہے جب کہ تو اس کی تلاش میں ہے جو تجھے سرکش بنادے۔ابن آدم! نہ تو تھوڑے پر قناعت کرتا نہ زیادہ سے تیرا پیٹ بھرتا۔ابن آدم جب تیرا بدن تندرست ہو اور تجھے کوئی خوف نہ ہو اور تیرے پاس دن بھر کی روزی ہو تو دنیا کے خزانے تیرے لئے بیکار ہیں۔ الکامل ابن عدی ۱۴۵۸/۴ .تاریخ ابن عساکر ۹۴/۵.

یہ حدیث ثور کی سند سے غریب ہے۔اس حدیث کی سند میں ابوہمام متفرد ہیں۔

۷۹۶۲۔سلیمان بن احمد، محمد بن حسن خثعمی، اسماعیل بن موسی سدی، (دوسری سند) عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن محمد بن مسقرہ، رزق اللہ بن موسیٰ، دونوں سند) محمد بن یعلیٰ، عمر بن صبیح، ثور، مکحول، شداد بن اوس کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فرمان قدسی عزوجل ہے:

میری عزت کی قسم میں اپنے بندے پر دوامن جمع کرتا ہوں اور نہ دوخوف۔اگر وہ مجھ سے دنیا میں پرامن رہا تو میں اس کو اس دن ڈراؤں گا جس دن میں اپنے بندوں کو جمع کروں گا۔اگر وہ مجھ سے دنیا میں خوف زدہ رہا تو میں اس کو اس دن امن میں رکھوں گا جس دن میں اپنے بندوں کو جمع کروں گا۔صحیح ابن حبان ۲۴۹۴ .الاحادیث الصحیحہ ۷۴۲.

۷۹۶۳۔علی بن احمد بن علی مصیصی، احمد بن خلید حلبی، ابوتوبہ، ربیع بن نافع، یحییٰ بن حمزہ، ثور، بشر بن عبیداللہ، ابوادریس خولانی کی سند سے مروی ہے ابودرداءؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میں سورہا تھا کہ میں نے دیکھا میرے سر کے نیچے سے کتاب نکلی اور بلند ہونے لگی، مجھے ڈر لگا کہ اسے اٹھا نہ لیا جائے۔میں نے اس کے پیچھے نگاہیں دوڑائیں تو دیکھا کہ وہ ملک شام جا کر اتری۔خبردار! ایمان وہیں ہے جہاں فتنے واقع ہوں گے یعنی ملک شام میں۔(مسند احمد ۱۹۹/۵ .البدایہ والنہایہ ۲۵۱/۱.)

۷۹۶۴ ابوعلی محمد بن احمد بن حسن، حسن بن علی فسوی، احمد بن حاتم طویل، عمر بن ہارون، ثور بن یزید بن شریح، جبیر بن نصیر، نواس بن سمعان کا قول ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تیرا اپنے مسلمان بھائی سے اس طریقہ پر بات کرنا کہ وہ تیری بات کی تصدیق کرنے والا ہو اور تو اس کی تکذیب کرنے والا ہو سب سے بڑی خیانت ہے۔[۳]

یہ حدیث ثور کی سند سے غریب ہے۔اس حدیث کی سند میں عمر بن ہارون بلخی متفرد ہیں۔

۷۹۶۵ ابوقاسم عبدالرحمٰن بن عباس بن عبدالرحمٰن، ابوحنیفہ محمد بن حنیفہ بن ماہان واسطی، عمی، ابی، طلحہ ابن زید، اوزاعی، ثور، راشد بن سعد، ابوادریس. معاویہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا کہ کفر پر موت اور ناحق خون کے علاوہ انسان کے ہر گناہ کے معاف کئے جانے کی امید ہے۔[۴]

ہم اس حدیث کو فقط طلحہ عن اوزاعی عن ثور کی سند سے روایت کرتے ہیں۔

۷۹۶۶ محمد بن جعفر بن ہیثم، ابراہیم بن اسحاق حربی، مسعود، یحییٰ بن سعید، ثورؒ حبیب بن عبید، مقدام بن معدی کرب نے محمد عربی ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ جب تم کسی سے محبت کرو تو اسے تعلیمات رسول کا سبق دو۔[۵]

یہ حدیث ثور کی سند سے غریب ہے، ہم اس حدیث کو فقط یحییٰ کی سند سے روایت کرتے ہیں۔

۱۔ کنز العمال ۱۹۲۶۸

۲۔ عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی ۷۱۰ وفتح الباری ۱۲۷/۱۱ . وکنز العمال ۱۸۲۳۶

۳۔ سنن أبی داؤد ۴۹۷۱ . ومسند الامام أحمد ۱۸۳/۴ . والسنن الکبری للبیھقی ۱۹۹/۱۰ . ومجمع الزوائد ۱۴۲/۱ . ۹۸/۸ . والأدب المفرد ۳۹۳ . ومشکاۃ المصابیح ۴۸۴۵ . واتحاف السادۃ المتقین ۵۱۱/۷ . والکامل لابن عدی ۱۴۲۲/۴ . وتخریج الاحیاء ۱۳۱/۳ .

۴۔ سنن أبی داؤد ۴۲۷۰ . وسنن النسائی ۸۱/۷ . ومسند الامام أحمد ۹۹/۴ . والسنن الکبری للبیھقی ۳۳۵/۲ . ۳۵۹ . ۲۱/۸ . والمستدرک ۳۵۱/۴ . وصحیح ابن حبان ۵۱ . ومجمع الزوائد ۲۹۶/۷ .

۵۔ المستدرک ۱۷۱/۴ . ومسند الامام أحمد ۱۴۵/۵ . ۱۷۳ . وعمل الیوم واللیلۃ ۱۹۳ . والأدب المفرد ۵۴۲ . وصحیح ابن حبان ۲۵۱۴ . وتاریخ بغداد ۵۹/۴ . واتحاف السادۃ المتقین ۲۲۱/۶ .

۷۹۶۷ ابراہیم بن عبداللہ، عبداللہ بن محمد بن شیرویہ، اسحاق بن ابراہیم، بقیہ بن ولید، ثور، عبدالرحمن بن جبیر بن نضیر کا قول ہے کہ کسی کی تعریف کرنا اس کے حلق پر استرہ چلانے کے مترادف ہے۔ جبیر بن نفیر کہتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت ابن عمر کے سامنے ان کی تعریف کی ابن عمر نے فرمایا میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ تعریف کرنے والے کے چہرے پر مٹی ڈال دو اس کے بعد حضرت ابن عمر نے ہاتھ میں مٹی لے کر اس تعریف کنندہ کے منہ پر ماری۔

یہ حدیث ثور کی سند سے غریب ہے ہم اس حدیث کو فقط بقیہ کی سند سے روایت کرتے ہیں۔

۷۹۶۸ ابراہیم بن عبداللہ، عبداللہ بن محمد بن شیرویہ، اسحاق بن راہویہ، عیسیٰ بن یونس، ثور، ابومنیب کہتے ہیں کہ ایک بار ابن عمر نے ایک شخص کو طویل نماز پڑھتے ہوئے دیکھ کر لوگوں سے اس کے بارے میں پوچھا ایک شخص نے کہا کہ میں اس شخص سے واقف ہوں۔ ابن عمر نے فرمایا کہ اگر میں اسے پہچانتا تو میں اس کو کثرت سجود و رکوع کا حکم دیتا، اس لئے کہ میں نے رسول خدا ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ نماز کی حالت میں نمازی کے گناہ اس کے کندھوں پر رکھ دئے جاتے ہیں تو پھر وہ جب رکوع یا سجدہ کرتا ہے تو وہ گناہ ساقط ہو جاتے ہیں۔[1]

یہ حدیث ابومسیب اور ثور کی سند سے غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو فقط عیسیٰ بن یونس کی سند سے روایت کرتے ہیں۔

۱۳۳۸ ابوزاہریہ حدیر بن کریب[2]

آپ لوگوں کو خوف خدا کی دعوت دیکر ان کو معاصی سے باز رہنے کی طرف بلاتے تھے۔

۷۹۶۹ ابی، ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، حمد بن سعید، ابن وہب، معاویہ صالح، ابوزاہریہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک کتاب میں پڑھا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں آخری زمانہ میں علم نازل کروں گا جسے اس زمانہ کے مرد و عورت، آزاد و غلام چھوٹے، بڑے سب حاصل کریں گے اس وقت میں اپنے حق کے ضائع کرنے پر ان سے مؤاخذہ کروں گا۔

۷۹۷۰ ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید، عبداللہ بن وہب، معاویہ بن صالح، ابوزاہریہ نے بیان کیا ہے کہ دعا کے بغیر کھانا کھانا چوری کر کے کھانے کے مترادف ہے۔

۷۹۷۱ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، لیث بن سعد، معاویہ بن صالح نے بحوالہ ابوہریرہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ ہر دن ایک منادی اعلان کرتا ہے کہ اے لوگو سنبھل کر چلو، سنبھل کر چلو کیونکہ اللہ کو پوری قدرت اور دسترس حاصل ہے اور تمہارا خون بہنے والا ہے، اگر خاشعین، دودھ پینے والے بچے اور چرنے والے جانور نہ ہوتے تو عذاب الٰہی کے ذریعہ تمہیں پیس دیا جاتا۔[3] اس حدیث کو ابوزاہریہ نے عن ابی درداء و حذیفہ کی سند سے مرسلا روایت کیا ہے۔

۷۹۷۲ ابوبکر بن محمد بن احمد بن محمد، احمد بن عبدالرحمن واسطی، یزید بن ہارون، اصبغ بن زید، ابوبشر، ابوزاہریہ، کثیر بن مرۃ حضرمی نے بحوالہ ابن عمر محمد عربی ﷺ کا قول نقل کیا ہے کہ چالیس روز تک کھانے کی ذخیرہ اندوزی کرنے والا اللہ اور اس کے رسول سے بری الذمہ ہے اسی طرح جس کے قریب میں بھوکا زندگی گزار رہا ہو اس سے بھی اللہ اور اس کے رسول کا ذمہ بری ہے۔[4]

۷۹۷۳ سلیمان بن احمد، بکر بن سھل، نعیم بن حماد، بقیہ، سعید بن سنان، ابوزاہریہ، کثیر بن مرۃ نے بواسطہ عمر نقل کیا ہے کہ اللہ کے رسول

---

[1] السنن الكبرى للبيهقي ١٠/٣. ومجمع الزوائد ٣٠١/١. الدر المنثور ٣٥٥/٣. وشرح السنة ١٥٠/٣. وتاريخ ابن عساكر ٤٣٨/٥. وكنز العمال ١٨٩٠٨. والأحاديث الصحيحة ١٢١٣. ١٣٩٨.

[2] طبقات ابن سعد ٤٥٠/٧. والتاريخ الكبير ٣/ت ٣٤٠. والجرح ٣/ت ١٣١٣. والجمع ١/ت ٤٥٩. وتهذيب الكمال ١١٤٤.

[3] تلخيص الحبير ٩٧/٢. وكنز العمال ٤٣٧٣٢.

[4] مسند الامام أحمد ٣٣/٢. والمستدرك ١٢/٢. والمصنف لابن أبى شيبة ١٠٤/٦. والترغيب والترهيب ٥٨٢/٢، واتحاف السادة المتقين ٤٧٨/٥. ومشكاة المصابيح ٢٨٩٦. وفتح البارى ٣٤٨/٤.

ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ نے پوری دنیا اٹھا کر میرے سامنے کر دی میں نے اپنے ہاتھ کی طرح اسے تا قیامت اس میں ہونے والے واقعات کا مشاہدہ کیا ہے اللہ نے انبیائے سابقین کے سامنے دنیا واضح کرنے کی طرح میرے سامنے بھی اسے واضح کر دیا۔[1]

۹۷۴۷ابی ،ابراہیم بن محمد بن حسن ،محمد بن یعقوب ،ابو یمان ،ابومھدی ،سعید بن سنان ،ابوزاہریہ ،کثیر بن مرہ نے بحوالہ ابن عمر نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ کا ارشاد ہے ایک بدکار عورت ایک ہزار فاجر مردوں کے برابر ہے اور ایک صالح عورت ستر صدیقوں کے برابر ہے۔[2]

۹۷۷۵ابی ،مریم بن محمد ،محمد بن یعقوب ،ابو یمان ،ابومھری ،ابوزاہریہ ،کثیر بن مرۃ نے بحوالہ ابن عمر نقل کیا ہے کہ محمد عربی ﷺ نے فرمایا بدنظری اول بار غلطی سے ہوتی ہے دوسری بار بالقصد ہوتی ہے اور تیسری بار ہلاکت کا ذریعہ بنتی ہے ،مؤمن انسان کی بدنظری ابلیس کے زہریلے تیروں میں سے ایک تیر ہے۔خوف الٰہی اور ثواب کی امید پر بدنظری سے اجتناب کرنے والے کو آخرت میں اس کے عوض لذت حاصل ہوگی۔[3]

۹۷۷۶۔ابو احمد جرجانی ،عبداللہ بن شیرویہ ،اسحاق بن راہویہ ،بقیہ ،سعید بن سنان ،ابوزاہریہ نے بواسطہ ابودرداء آپ ﷺ کا قول نقل کیا ہے کہ فتنہ آتے وقت غیر واضح اور جاتے وقت واضح ہوتا ہے فتنہ بلاد خدا میں چکر لگاتا ہے اس لئے کسی کو اس کی نکیل پکڑنے کی اجازت نہیں ہے اس کی نکیل پکڑنے والے کے لئے ہلاکت ہے[4]۔یہ جملہ تین بار ارشاد فرمایا۔

۳۳۹ حبیب بن عبید[5]

آپ اولیاء اللہ میں سے تھے۔

۹۷۷۷۔ابوبکر بن مالک ،عبداللہ بن احمد بن حنبل ،ابی ،ابومغیرہ ،جریر بن عثمان ،حبیب بن عبید کا قول ہے علم دین حاصل کرو اسے سمجھو اس سے نفع حاصل کرو زیب وزینت کے لئے علم مت حاصل کرو عنقریب لوگ علم دین اسی نیت سے حاصل کریں گے۔

۹۷۷۸ابی ،ابراہیم بن محمد بن حسن ،یحییٰ بن عثمان ،احمد بن سعید کندی ،بقیہ بن ولید ،ابن ابی مریم ،حبیب بن عبید ،نے بیان کیا ہے کہ دلیجہ کے چلتے وقت عبادت کی وجہ سے پاؤں کانپتے تھے ان سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو انہوں نے فرمایا کہ یہ شوق کی وجہ سے ہے۔کہا گیا: آپ کو خوشخبری ہو امیر نے مسلمانوں کے لشکر کی طرف ایک پیغام بھیجا ہے اور ان کو بلایا ہے۔امیر کہتے ہیں دلیجہ میرا شوق نہیں ہے میرا مشتاق وہ شخص ہے جو اس کو برانگیختہ کرے۔فیقول دلیجة لیس شوقی الیٰ ذالک ان شوقی الی من یحثها .آخری عبارت اس عربی عبارت کا ترجمہ ہے واللہ اعلم بالصواب۔

حبیب بن عبید۔نے معاذ بن جبل ،عمر بن عبسہ ،ابی درداء ،ابی امامہ ،مقدام ،عرباض ،اور عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

۹۷۷۹سلیمان بن احمد ،احمد بن عبدالوہاب ،مغیرہ . سلیمان بن احمد ،احمد بن خلید ،ابو یمان ،ابوبکر بن ابی مریم ،حبیب بن عبید نے بحوالہ معاذ بن جبل سے نقل کیا ہے کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا آخری زمانہ میں لوگ ظاہراً آپس میں بھائی بھائی ہوں گے لیکن حقیقت میں ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے۔آپ ﷺ سے سوال کیا گیا یہ کیسے ہوگا؟ آپ نے فرمایا بعض کے بعض کی طرف رغبت اور بعض کے بعض سے خوف کی وجہ سے ایسا ہوگا۔[6]

۱۔ مجمع الزوائد ۸/۲۸۷. والأحاديث الضعيفة ۹۵۷. والجامع الكبير ۴۸۴۹. وكنز العمال ۳۱۸۱۰. ۳۱۹۷۹.

۲۔ كنز العمال ۴۵۰۸۹.

۳۔ كشف الخفا ۲/۴۵۵.

۴۔ كنز العمال ۳۱۰۷۱. والجامع الكبير للسيوطى ۵۷۶۳.

۵۔ لتاريخ الكبير ۲/۲۶۱۸. والجرح ۳/۴۸۸. والجمع ۱/ت ۳۸۲. والكاشف ۱/۲۰۳. وتهذيب الكمال ۱۰۹۴.

۶۔ كنز العمال ۲۴۸۵۶.

۷۹۸۰ سلیمان بن احمد، احمد بن محمد بن حارث، محمد بن عبدالرحمٰن بن عرق حمصی، ابی، بقیہ، ابوبکر بن ابی مریم، حبیب بن عبید، مقدام بن معدیکرب کہتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا عنقریب ایسا زمانہ آئے گا کہ جس کے پاس زرد یا سفید نہیں ہوگا اس کی زندگی خراب ہوگی۔

۷۹۸۱ ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، کثیر بن عبید، بقیہ، ابوبکر بن ابی مریم، حبیب بن عبید نے بحوالہ عرباض بن ساریہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل فرمایا ہے کہ اللہ کا فرمان ہے جب میں اپنے بندہ سے اس کی محبوب چیز چھین لیتا ہوں تو اس کے عوض میرے پاس اس کے لئے جنت کے علاوہ کوئی چیز نہیں ہوتی۔[۱]

۷۹۸۲ سلیمان بن احمد، ابوزرعہ دمشقی، ابومسہر، یحییٰ بن حمزہ، ثور بن یزید، حبیب بن عبید نے عتبہ بن عبدالسلمی کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار میری موجودگی میں رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک دیہاتی آیا اس نے عرض کیا کہ یارسول اللہ میں نے آپ سے سنا ہے کہ جنت میں ایک کانٹے دار درخت ہے میری مراد اس سے طلح نامی درخت ہے جس کی مثل دنیا میں کوئی درخت نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس کے کانٹے بڑے بڑے ہوں گے اور اس میں ستر قسم کے کھانے ہوں گے۔[۲] اس حدیث کو عبداللہ بن مبارک نے یحییٰ بن حمزہ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۷۹۸۳ احمد بن یعقوب بن مھر جان، ابوشعیب حرانی، یحییٰ بن عبداللہ بابلی، ابوبکر بن ابی مریم، حبیب بن عبید نے بحوالہ عائشہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرمایا ہے کہ برے اخلاق والا شخص منحوس ہوتا ہے[۳] ان احادیث میں حبیب ابوبکر بن ابی مریم اور ثور بن یزید کی سند سے تفرد ہے۔

۳۴۰ ضمرۃ بن حبیب[۴]

آپ صوفی باصفا انسان تھے۔

۷۹۸۴ ابی، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید حمصی، بقیہ ارطاۃ کہتے ہیں کہ ضمرۃ نماز پڑھتے وقت سب سے بڑے زاہد اور دنیاوی کام کرتے وقت سب سے بڑے دنیادار معلوم ہوتے تھے۔

۷۹۸۵ ابی، ابراہیم بن محمد، احمد، بقیہ، عتبہ بن ضمرہ بن حبیب اپنے والد کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں کہ دو جگہوں پر مسکرانا نامناسب ہے (۱) ٹڈیوں کو دیکھتے وقت (۲) احوال قبر پر مطلع ہونے کے وقت۔

۷۹۸۶ ابی، ابراہیم، احمد، عثمان بن سعید، عتبہ بن ضمرہ اپنے والد کا قول نقل کرتے ہیں کہ قبر کے جوان تین ہیں (۱) انکر (۲) ناکور (۳) رومان۔

۷۹۸۷ ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید، عثمان بن سعید، عتبہ بن ضمرۃ کہتے ہیں کہ ضمرۃ بن حبیب کا قول ہے کہ میری پھوپی کی وفات کے بعد میں نے انہیں خواب میں دیکھا، میں نے ان سے حال احوال لئے، انہوں نے کہا اے بھتیجے میں خیریت سے ہوں اللہ تعالیٰ نے میرے اعمال کا بدلہ مجھے دیا ہے۔

۷۹۸۸ ابومحمد بن حیان، ابویحییٰ رازی، ہناد بن سری، عیسیٰ بن یونس، ابوبکر بن عبداللہ بن ابی مریم ضمرہ کا قول ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ کو گھر کے داخلی معاملات کی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو گھر کے خارجی معاملات کی ذمہ داری سپرد فرمائی۔

۱: اتحاف السادۃ المتقین ۶/۳۶۱.

۲: مجمع الزوائد ۱۰/۴۱۴. ۸/۲۵.

۳: مسند الامام أحمد ۶/۸۵. ومجمع الزوائد ۸/۲۵. والترغیب والترھیب ۳/۴۱۳. وکشف الخفا ۲/۱۶۱. والدر المنثور ۲/۷۳. والفوائد المجموعۃ ۲۵۳. والأحادیث الضعیفۃ ۷۹۳.

۴: طبقات ابن سعد ۷/۴۶۴. والتاریخ الکبیر ۴/۳۰۴۳. والجرح ۴/۲۰۵۱. والمیزان ۲/ت ۳۹۵۸. وتھذیب الکمال ۲۹۳۶.

۷۹۸۹ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، ابومغیرہ، عتبہ بن ضمرہ بن حلیب بن صہیب کہتے ہیں کہ تم کسی شخص کی نماز اور روزہ سے متاثر مت ہو بلکہ اس کے تقویٰ سے متاثر ہوا گر وہ عابد ہونے کے ساتھ ساتھ متقی بھی ہے تو وہ حقیقت میں اللہ کا بندہ ہے۔

۷۹۹۰ ضمرہ نے بحوالہ ابی درداء، عبداللہ بن عمر، شداد بن اوس، نعمان بن بشر اسے سنداً روایت کیا ہے۔

۷۹۹۱ سلیمان بن احمد، ابراہیم بن محمد بن عرق، عبدالوہاب بن ضحاک اسماعیل بن عیاش، ابوبکر بن ابی مریم، ضمرہ نے بحوالہ ابودرداء آپ ﷺ کا ارشاد نقل فرمایا ہے کہ من جانب اللہ تمہیں وفات کے وقت صدقہ کا حکم دیا گیا ہے[1]

یہ احادیث ضمرہ کی سند سے غریب ہیں نیز ابوبکر بن ابی مریم کا ضمرہ سے روایت کرنا تفرد ہے۔

۷۹۹۲ احمد بن جعفر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، حکم بن نافع ابن ابی مریم نے بحوالہ ضمرہ ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار مجھے اللہ کے رسول ﷺ نے چھری لانے کا حکم دیا چنانچہ میں چھری لے آیا پھر آپ نے اسے تیز کروا کر میرے حوالے کرتے ہوئے فرمایا کل صبح اسے علی کے حوالے کر دینا چنانچہ میں نے آپ کا فرمان پورا کر دیا حضرت علی اپنے رفقاء کے ہمراہ بازار تشریف لے گئے جہاں شام سے شراب کی بوتلیں آئی تھی حضرت علی نے اس چھری سے شراب کی تمام بوتلیں توڑ دیں اس کے بعد آپ نے چند ساتھی مجھے معاونت کے طور پر دے کر فرمایا کہ بازار چلے جاؤ اور شراب کی تمام بوتلیں توڑ دو چنانچہ میں نے ان کو ساتھ لے کر شراب کی بوتلیں توڑ دیں۔

۷۹۹۳ سلیمان بن احمد، ابراہیم بن محمد بن عرق، سلیمان بن سلمہ خبائری بقیہ، ابوبکر ضمرہ عطیہ بن قیس، نعمان بن بشیر کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے انگور کے دوخوشے ایک میرا اور میری والدہ کا عطا کئے اتفاقاً رسول اللہ ﷺ کی میری والدہ سے ملاقات ہوگئی آپ نے ان سے انگور کے خوشے کے متعلق دریافت فرمایا تو انہوں نے نفی میں جواب دیا اللہ کے رسول نے میرا کان پکڑ کر فرمایا اے دھوکہ باز۔

۷۹۹۴ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ہیثم بن خارجہ، معافا بن عمران ابن ابی مریم، ضمرہ کا قول ہے کہ عبداللہ کی والدہ اور شداد بن اوس کی بہن نے افطاری کے وقت آپ ﷺ کی خدمت میں دودھ کا پیالہ بھیجا آپ نے واپس کرتے ہوئے فرمایا یہ دودھ تم کہاں سے لائے انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ یہ میری بکری کا ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے پاس بکری کہاں سے آگئی؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے خریدی ہے شداد بن اوس کی بہن دوسرے دن خود آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ یارسول اللہ میں نے اتنی محنت سے آپ کی خدمت میں دودھ بھیجا لیکن آپ ﷺ نے اسے قبول نہیں فرمایا آپ ﷺ نے جواب میں فرمایا انبیاء سابقین کو پاکیزہ مال اور اعمال صالحہ کا حکم دیا گیا اور یہی مجھے حکم دیا گیا ہے[2]

۳۴۱ ربیعہ جرشی[3]

آپ کا تعلق جماعت صحابہ سے تھا۔

۷۹۹۵ عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن محمد بن علی الخزاعی، محمد بن کثیر عبدی، حماد بن سلمہ، ثابت، بشیر بن عدوی، ربیعہ معاویہ کے زمانہ

۱۔ مسند الامام أحمد ۴۴۱/۶. ومجمع الزوائد ۲۱۲/۴. وسنن الدار قطنی ۱۵۰/۴ .وتلخیص الحبیر ۹۱/۳. والمطالب العالیة ۱۴۶۵ . ولسان المیزان ۱۲۳۱ . وکشف الخفا ۳۸۸/۱. والکامل لابن عدی ۷۹۴/۲. ونصب الرایة ۳۹۹/۴. ۴۰۰. واللالی المصنوعة ۶۸/۲.

۲۔ المستدرک ۱۲۵/۴ . ۱۲۶ . والتاریخ الکبیر ۱۳۳/۶ . ۱۳۹ . ۳۳۹. ومجمع الزوائد ۲۹۱/۱۰. وتفسیر ابن کثیر ۴۷۱/۵. والدر المنثور ۱۰/۵ . وکنز العمال ۹۲۵۰. ۱۶۹۹۰.

۳۔ طبقات ابن سعد ۴۳۸/۷. والتاریخ الکبیر ۳/ت ۹۶۳. والجرح ۳/ت ۲۱۱۶. والکاشف ۳۰۷/۱. والاستیعاب ۴۹۳/۲. وتهذیب الکمال ۱۸۸۵. والاصابة ۵۱۰/۱.

میں کہتے ہیں کہ قیامت کے روز تمام لوگوں کو ایک کھلے میدان میں جمع کیا جائے گا پھر منادی اعلان کرے گا کہ عنقریب اہل عزت اور اہل کرامت لوگ تمہارے سامنے آجائینگے، اس کے بعد وہ کہے گا وہ لوگ کہاں ہیں جن کے بارے میں قرآنی آیت نازل ہوگئی ہے (ترجمہ) ان کے پہلو بچھوں سے الگ رہے ہیں (اور) وہ اپنے پروردگار کو خوف وامید سے پکارتے اور جو (مال) ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں) از سجدہ ۱۵ تا ۱۶۔ چنانچہ اس اعلان پر ایک مختصر سی جماعت کھڑی ہوگی پھر ایک مدت کے بعد یہی اعلان ہوگا کہ وہ لوگ بھی کھڑے ہوجائیں جن کے بارے میں ارشاد خداوندی ہے (ترجمہ) (یعنی ایسے) لوگ جن کو خدا کے ذکر اور نماز پڑھنے اور زکوۃ دینے سے نہ سوداگری غافل کرتی ہے نہ خرید وفروخت وہ اس دن سے جب دل (خوف اور گھبراہٹ کے سبب) الٹ جائینگے اور آنکھیں (اوپر چڑھ جائینگی) ڈرتے ہیں (از نور ۳۶ تا ۳۷) اس اعلان پر گزشتہ جماعت سے کچھ بڑی جماعت کھڑی ہوگی پھر ایک زمانہ کے بعد اعلان ہوگا کہ ہر وقت اللہ کو یاد کرنے والے کھڑے ہوجائیں راوی کہتا ہے کہ اس اعلان پر گزشتہ دونوں جماعتوں کے مقابلہ میں ایک بڑی جماعت کھڑی ہوگی۔

۷۹۹۶ ابوجعفر محمد بن محمد بن احمد مقری، محمد بن عبداللہ حضرمی، عبدالرحمٰن بن سلام، محمد بن حسن بن علی یقطینی علی بن عبدالحمید حلبی، مجاہد بن موسیٰ ریحان بن سعید، عباد بن منصور، ایوب، ابوقلابہ، عطیہ، ربیعہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ آپ کی آنکھیں سوتی ہیں، کان سنتے ہیں اور قلب بیدار رہتا ہے؟ آپ نے اثبات میں جواب دیا بعض کا قول ہے کہ ایک سردار نے محل تیار کروا کر اس پر دسترخوان لگوایا پھر ایک شخص کے ذریعے تمام لوگوں کو اس دسترخوان پر مدعو کیا گیا ظاہر ہے کہ جو دعوت قبول کرے گا وہ گھر میں داخل ہو کر دعوت کھالے گا اور جو قبول نہیں کرے گا وہ محروم رہے گا اور سردار بھی اس سے ناراض ہوجائے گا اسی طرح اللہ سردار ہے اور محمد عربی ﷺ داعی ہیں اور دین اسلام بمنزلہ گھر ہے اور جنت بمنزلہ دسترخوان ہے۔

۳۴۲ ابوعمرو شیبانی[1]

آپ خداترس انسان تھے۔

۷۹۹۷ عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابوبکر بن محمد بن احمد بن راشد، عبداللہ بن ہانی، ضمرہ، شیبانی کا قول ہے کہ توراۃ میں لکھا ہے کہ نیکی کرنے والے کا ثواب ضائع نہیں ہوتا نیکی اللہ اور اس کے بندے کے درمیان ضائع نہیں ہوتی۔

۷۹۹۸ ابومحمد بن حیان، ابوبکر بن معدان، عبداللہ بن ہانی، ضمرہ نے بحوالہ شیبانی نقل کیا ہے کہ کتب سماویہ میں لکھا ہے کہ بیت المقدس اس سونے کے گلاس کی مانند ہے جو بچھوؤں سے بھرا ہوا ہو۔

۷۹۹۹ ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، ابوعمیر نحاس، ضمرہ، شیبانی، عمرو بن عبداللہ حضرمی، ابوامامہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ نے شام میرے سامنے اور یمن میری پشت کی طرف کر کے فرمایا اے محمد میں نے تیرے سامنے مال غنیمت، رزق، اور تیرے پیچھے مدد کو کیا اور اللہ مسلسل اضافہ کرتا رہے گا اسلام اور اہل اسلام کو ذی عزت اور شرک اور اہل شرک کو رسوا کرتا رہے گا حتیٰ کہ مسافر بےخوف وخطر پرامن سفر کرے گا[2]

یہ حدیث شیبانی کی سند سے غریب ہے اس حدیث میں حمزہ بن ربیعہ کی سند سے تفرد ہے۔

۱۔ طبقات ابن سعد ۷/ ۴۵۸. ولتاریخ الکبیر ۸/ت ۳۰۴۸. والجرح ۹/ت ۷۳۵. والکاشف ۳/ت ۶۳۲۸. ومیزان الاعتدال ۴/ ۹۵۹۶. وتھذیب الکمال ۲۸۹۳.

۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۸/ ۱۷۱. وتاریخ ابن عساکر ۱/ ۸۸. ومجمع الزوائد ۱۰/ ۶۰. والأحادیث الصحیحۃ ۳۵. وکنز العمال ۳۱۷۸۱، ۳۵۴۰۷.

۸۰۰۰ابوعمرو، حسن، ابوعمیر، ضمرہ، یحییٰ بن ابوعمرو شیبانی، عمرو بن عبداللہ حضرمی، ابوامامہ کہتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ میری امت میں حضرت عیسیٰ کا نزول ہوگا جو امام عادل ہوں گے، عدل کے تحت فیصلے فرمائینگے، صلیب کو توڑ دینگے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ قائم کریں گے، صدقہ قبول نہیں کریں گے، بکری اور اونٹ پر کسی کو ظلم کی ہمت نہیں ہوگی بخل اور حسد اٹھالیا جائے گا ہر جانور باحمیت ہوگا حتیٰ کہ بچہ کو سانپ کے منہ میں ہاتھ رکھنے سے کوئی نقصان نہیں ہوگا، اسی طرح اگر بچہ شیر کے سامنے ڈال دیا جائے گا، تو وہ اس سے محفوظ رہے گا، بکریوں میں بھیڑیا حفاظتی کتے کا کام دے گا پورے روئے زمین پر عدل اور اسلام کا دور دورہ ہوگا، کفار کی سلطنت کا خاتمہ ہو جائے گا، زمین چاندی کے دسترخوان کی مانند ہوگی، زمین کی پیداوار حضرت آدمؑ کے دور کی پیداوار کی طرح ہوگی، انگور کے ایک خوشہ یا ایک انار سے متعدد افراد شکم سیر ہو جائیں گے، بیل اور گھوڑے چند درہموں میں فروخت ہوں گے۔[1]

۸۰۰۱احمد بن اسحاق، عبداللہ بن سلیمان بن اشعث، محمد بن مصفیٰ، بقیہ بن ولید، اوزاعی، یحییٰ بن ابی عمرو شیبانی، ابومریم بحوالہ ابوہریرۃ کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا اے لوگو! اقراد سے بچو ہم نے رسول ﷺ سے اس کی تشریح پوچھی آپ نے فرمایا تم میں سے ایک شخص امیر یا عامل ہوگا اس کے پاس محتاج و یتیم اور مساکین اپنی حاجتوں کے سلسلہ میں آئینگے، وہ انہیں تسلی دیتے ہوئے بیٹھنے کا حکم دے گا لیکن ان کی حاجت پوری نہیں کرے گا اس کے بعد ایک شریف مالدار آ کر اس مسکین کے نزدیک بیٹھ جائے گا پھر وہ اس سے اس کی حاجت کے بارے میں دریافت کرے گا وہ اس کے سامنے اپنی حاجت بیان کرے گا جسے سن کر غنی کہے گا اس کی حاجت پوری کرو۔

۳۴۳عثمان بن ابی سودہ[2]

آپ کم گو اور عاشق حدیث تھے۔ عمر بن عبدالعزیز نے آپ کو عہدۂ قضاء پیش کیا تو آپ نے اسکی قبولیت سے انکار کر دیا۔

۸۰۰۲محمد بن معمر، ابوشعیب حرانی، یحییٰ بن عبداللہ و احمد بن اسحاق، عبداللہ بن سلیمان، عبداللہ بن سعید، عیسیٰ بن یونس، اوزاعی کہتے ہیں کہ عثمان بن ابی سودہ نے ارشاد باری تعالیٰ "والسابقون السابقون اولئک المقربون" کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا "والسابقون" سے اول اول مسجد جانے والے اور اول اول راہ خدا میں نکلنے والے افراد مراد ہیں۔

۸۰۰۳سلیمان بن احمد، احمد بن عبدالوہاب، ابومغیرہ، وعبداللہ بن اسحاق، عبداللہ بن سلیمان محمود بن خالد، ولید بن مسلم، عمر بن عبد الواحد، اوزاعی عثمان بن ابی سودۃ کا قول ہے کہ پہلے لوگ میت کو دفن کر کے قبرستان سے یہ دعا پڑھتے ہوئے لوٹتے تھے اے باری تعالیٰ اس کے اجر سے ہمیں محروم نہ فرما اور اس کے بعد ہمیں گمراہ نہ فرما۔

۸۰۰۴سلیمان، ابوشعیب، یحییٰ بن عبداللہ، اوزاعی، عثمان بن ابی سودہ نے بیان کیا ہے کہ جب بھی کوئی قافلہ شام سے زیتون لے کر لوٹتا تو عبداللہ بن زبیر اس سے ملاقات کر کے سر پر زیتون لگاتے، چنانچہ ایک بار انہوں نے اسی طرح کیا اسی حالت میں اچانک ان کی حضرت عمر سے ملاقات ہوگئی حضرت عمر نے ان کی گدی پکڑ کر فرمایا سر کے بال خشک ہونے کے باوجود تیل لگاتے ہو پھر اپنے حلہ کو دیکھ کر تکبر کرتے ہو؟ آج میں تمہارے بال صاف کر کے تمہیں جانے دوں گا۔

۸۰۰۵احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی داؤد، علی بن خشرم، عیسیٰ بن یونس، رجل، عثمان بن ابی سودہ کا قول ہے "صلاۃ الاوابین" یہ ہے کہ انسان گھر سے نکلتے اور اس میں داخل ہوتے وقت دو رکعت نفل پڑھ لے۔

۸۰۰۶سلیمان بن احمد، حسین بن اسحاق، عمرو بن ہشام دورقی عثمان بن عبدالرحمن، عبدالرحمن بن ثابت بن ثوبان، یزید بن ابی سودہ بحوالہ اپنے بھائی عثمان بن ابی سودہ نقل کرتے ہیں کہ میں نے عبادہ بن

---

[1] ـ مسند الامام احمد ۲/ ۲۹۰. والدر المنثور ۲/ ۲۴۲

[2] ـ التاریخ الکبیر ۶/ت ۲۲۴۱. والجرح ۶/ت ۸۴۱. والکاشف ۲/ت ۳۷۵۲. والمیزان ۳/ت ۵۵۱۷. وتهذیب الکمال ۳۸۲۱

صامت کو اس دیوار پر سینہ پر ہاتھ رکھ کر گریہ کناں دیکھا میں نے ان سے اس کی وجہ دریافت کی انہوں نے جواب دیا کہ اس جگہ کے متعلق ہمیں اللہ کے رسول نے خبر دی کہ آپ ﷺ نے اس جگہ دوزخ کو دیکھا ہے۔

۳۴۴ابوزید غوثی

۸۰۰۷احمد بن اسحاق، عبداللہ بن سلیمان بن اشعث، محمد بن خالد، فریابی، اوزاعی، ابوزید فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ کون سی موت افضل ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا قتل فی سبیل اللہ سب سے افضل ہے اس کے بعد سرحد کی حفاظت کرتے ہوئے دنیا سے چلے جانا، اس کے بعد حج یا عمرہ کی حالت میں دنیا سے کوچ کرنا افضل ہے لیکن تم تاجر ہو کر دنیا سے مت جاؤ۔

۳۴۵عبدالرحمٰن بن میسرہ[۱]

۸۰۰۸ابومحمد بن حیان، محمد بن عباس بن ایوب اخرم، جعفر بن محمد بن فضیل، ابومغیرہ، صفوان بن عمرو، عبدالرحمٰن بن میسرہ حضرمی کہتے ہیں کہ ایک فرشتہ کا نام روبیل ہے اس کا نصف حصہ برف اور نصف حصہ نور کا ہے وہ کہتا رہتا ہے کہ اے باری تعالیٰ اس برف اور نور کے درمیان الفت ومودت پیدا کرنے کی مانند مؤمن بندوں کے درمیان بھی الفت ومودت قائم فرما۔

۸۰۰۹حبیب بن حسن، علی بن ہارون، احمد بن حسن بن عبدالجبار، ہیثم بن خارجہ، اسماعیل بن عیاش، صفوان بن عمرو، عبدالرحمٰن بن میسرہ حضرمی، عرباض بن ساریہ کہتے ہیں کہ رسول ﷺ کا ارشاد ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ مجھے میرے جلال کی قسم محتاج ومساکین لوگ قیامت کے روز میرے عرش کے سایہ تلے ہوں گے[۲]

۸۰۱۰ابوعمرو بن حمادان، حسن بن سفیان، ولید بن عتبہ دمشقی، بقیہ، صفوان بن عمرو، عبدالرحمٰن بن میسرہ حضرمی، عمرو بن عبسہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا شیطان اور کفار کے علاوہ ہر شئے اللہ کی حمد بیان کرتی ہے۔[۳]

۳۴۶ عمرو بن قیس کندی[۴]

۸۰۱۱ابواحمد، محمد بن احمد، عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز، حاجب بن ولید، زید بن حازم، ثور بن یزید، عمرو بن قیس کا قول ہے کہ موت کا کوئی وقت مقرر نہیں ہے دنیا سے محبت کرنے والا انسان ذلیل ہوتا ہے دین کی خاطر ذلت برداشت کرنے والے انسان کو اللہ قیامت کے روز عزت دیں گے ذکر الٰہی کے بغیر نوش عیشی میں زندگی گزارنے والا جسم عنداللہ سب سے زیادہ مبغوض ہے۔

۸۰۱۲علی بن ہارون، جعفر فریابی، سلیمان بن عبدالرحمٰن، اسماعیل بن عیاش عمرو بن قیس سکونی، عبداللہ بن بسر مازنی کہتے ہیں کہ دو بدو آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے ان میں سے ایک نے خیر الناس کے بابت دریافت کیا؟ آپ نے فرمایا کہ لمبی عمر پا کر اعمال حسنہ کرنے والا انسان سب سے افضل ہے دوسرے نے خیر العمل کے بارے میں سوال کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا ذکر الٰہی میں مشغول رہتے ہوئے دنیا سے رخصت ہونا سب سے افضل عمل ہے۔[۵]

۱۔ طبقات ابن سعد ۷/۴۵۷. والجرح ۵/ت ۱۳۶۲. والکاشف ۲/ت ۳۳۶۹. والمیزان ۲/ت ۴۹۸۶. وتھذیب الکمال ۳۹۷۳.

۲۔ مسند الامام أحمد ۵/۲۳۳، ۳۲۸. وصحیح ابن حبان ۲۵۱۰. والترغیب والترھیب ۴/۱۸.

۳۔ الدر المنثور ۴/۱۸۳. وعمل الیوم واللیلة لابن السنی ۱۴۶. والأذکار ۸۱. وکنز العمال ۱۹۳۶۴.

۴۔ طبقات ابن سعد ۴۵۹. والتاریخ الکبیر ۶/ت۲۶۴۵. والجرح ۶/ت ۱۴۰۵. والمیزان ۳/ت ۶۴۲۶. وتھذیب الکمال ۴۴۳۵.

۵۔ مشکاة المصابیح ۲۲۷۰. واتحاف السادة المتقین ۷/۳۳۸، ۱۰/۱۲۰. وشرح السنة ۵/۱۱۶. والزھد لابن المبارک ۴۷۶. والاسرار المرفوعة ۲۲۶. والاحادیث الصحیحة ۱۸۳۶.

اس حدیث کو معاویہ بن صالح نے عمرو بن قیس کی سند سے اسی کی مثل روایت کیا ہے۔

۳۴۷ محمد بن زیاد الالہانی[1]

۸۰۱۳ سلیمان بن احمد، موسیٰ بن عیسیٰ بن منذر حمصی، ابی، بقیہ کہتے ہیں کہ محمد بن زیاد نے مجھے ایک دینار دے کر فرمایا اس کے زیتون خرید کر لاؤ لیکن قیمت کم مت کرانا اس لئے کہ میں نے ایک قوم کو ایسا کرتا دیکھا ہے۔

۸۰۱۴ ابی، ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سوید کندی، بقیہ، محمد بن زیاد کہتے ہیں کہ چند اللہ والوں نے جمع ہو کر موت کا تذکرہ کیا ان میں سے ایک نے کہا کہ اگر موت کا وقت مقرر نہ ہوتا تو میں تم سب سے پہلے لقاء الٰہی کے شوق کی وجہ سے دنیا سے چلا جاتا۔

۸۰۱۵ ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، ولید بن عتبہ، بقیہ، محمد کا قول ہے کہ ابو امامہ میرا ہاتھ پکڑ کر گھر کی طرف چل دیئے راستہ میں ہر مسلمان، نصرانی اور چھوٹے بڑے کو انہوں نے سلام علیکم سلام علیکم کہا، جب گھر پہنچے تو میری طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے اللہ کے رسول نے ہمیں سلام عام کرنے کا حکم دیا ہے۔

۳۴۸ عبدہ بن ابولبابہ[2]

۸۰۱۶ سلیمان بن احمد، احمد بن عبدالوہاب، ابو مغیرہ، اوزاعی عبدۃ کا قول ہے کہ لوگوں میں ریا کے سب سے زیادہ قریب اس کے لئے ہی ایمان لانے والا شخص ہے۔

۸۰۱۷ سلیمان بن احمد، احمد، ابو مغیرہ، اوزاعی، عبدہ نے بیان کیا ہے کہ دن میں قرآن پاک مکمل کرنے والے شخص پر فرشتے رات تک اور رات میں قرآن پاک مکمل کرنے والے شخص پر فرشتے صبح تک رحمت بھیجتے ہیں۔

۸۰۱۸ سلیمان بن احمد، احمد، ابو مغیرہ، اوزاعی، عبدہ کہتے ہیں کہ ابن زبیر کے فتنہ کی مدت ۹ سال ہے اس عرصہ میں شریح بالکل غیر جانبدار رہے۔

۸۰۱۹ محمد بن معمر، ابو شعیب حرانی، یحییٰ بن عبداللہ، اوزاعی، عبدۃ فرماتے ہیں کہ جنتی جب ایک بار اپنی بیوی کے پاس سے آئے گا تو ستر گنا محبت بڑھنے کے بعد دوبارہ اس کے پاس جائے گا۔

۸۰۲۰ سلیمان بن احمد، احمد بن مسعود مقدسی، عمرو بن ابی سلمہ اوزاعی نے بحوالہ عبدہ نقل کیا ہے کہ شریح اپنی اہلیہ کے پاس جاتے وقت برکت کی دعا فرماتے اس کے بعد اسے کہتے میرے ساتھ رکوع کر ان کے رکوع سے فارغ ہونے کے بعد ان کی اہلیہ کھڑی ہو جاتی حتیٰ کہ ان کے پہلو میں بیٹھ جاتی پھر ان سے ان کی اہلیہ کہتی کہ تقدیر الٰہی نے ہم دونوں کو جمع کر دیا اس لئے آپ جو چاہیں مجھے حکم دیں اس کے بعد شریح کی اہلیہ شریح سے کہتی شاید تم میری والدہ کے میرے پاس آنے سے خوش نہیں ہو؟ شریح کہتے کہ ایسا ہی ہے اس کے بعد ان کی اہلیہ نے ان کو دو سال تک آنے سے منع کر دیا چنانچہ وہ دو سال تک نہیں آئی دو سال گزرنے کے بعد جب ان کی والدہ ان کے پاس آئی تو انہیں بڑی مشکل سے پہچانا، شریح نے کہا کہ یہ تمہارے لڑکے کی بیوی کی لڑکی ہے۔

۸۰۲۱ احمد بن اسحاق، عبداللہ بن سلیمان، محمود بن خالد، عمر بن عبدالواحد، اوزاعی، عبدہ نے کہا کہ دنیا کی آگ بھی دوزخ کی آگ سے پناہ مانگتی ہے۔

---

[1] التاریخ الکبیر ۱/ت ۲۲۳. والجرح ۷/ت ۱۴۰۸. والکاشف ۳/ت ۴۹۲۶. والمیزان ۳/ ۷۵۴۴.

[2] طبقات ابن سعد ۶/ ۳۲۸. والتاریخ الکبیر ۶/ت ۱۸۷۷. والجرح ۶/ت ۴۵۵. والکاشف ۲/ ۳۵۷۵. وتهذیب الکمال ۳۶۱۸.

۸۰۲۲احمد، عبداللہ، عباس بن ولید بن مزید، ابی، اوزاعی، عبدہ کا قول ہے ابلیس کہتا ہے کہ انسان مجھے دو چیزوں میں عاجز نہیں کر سکتا (۱) مال کو حلال وحرام طریقوں سے حاصل کرنے میں (۲) اسے صحیح اور غلط کاموں پر لگانے میں۔

۸۰۲۳احمد، عبداللہ، عباس، ابی، اوزاعی، عبدہ کہتے ہیں کہ ہر روز سورج کو قبل از طلوع دو بار ضرب لگائی جاتی ہے جس کے بعد وہ سمٹ کر اعلان کرتا ہے کہ کچھ بے وقوف لوگ اللہ کو چھوڑ کر میری عبادت کرنے والے ہیں۔

۸۰۲۴احمد، عبداللہ عباس، ابی، اوزاعی کہتے ہیں کہ عبدہ سے یاجوج ماجوج کے بارے میں سوال کیا گیا؟ انہوں نے جواب دیا کہ ایک ہزار ان میں سے اور ایک ہم میں سے ہوگا۔

۸۰۲۵احمد، عبداللہ حسن بن احمد بن ابی شعیب، مسکین بن بکیر، اوزاعی، عبدہ کا قول ہے کہ جنت میں ایک درخت ہے جس کے پھل زبرجد، یاقوت اور موتیوں کے ہیں اللہ تعالیٰ ایک ہوا بھیجے گا جس سے بہت سریلی آواز نکلے گی۔

۸۰۲۶عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابراہیم بن محمد بن حسن، عبدالسلام بن عتیق، عقبہ بن علقمہ کہتے ہیں کہ میں نے اوزاعی کو کہتے سنا کہ عبدہ مسجد میں دنیاوی باتیں بالکل نہیں کرتے تھے۔

۸۰۲۷سلیمان بن احمد، ابوزرعہ دمشقی محمد بن ابی اسامہ، ضمرہ رجاء بن ابی سلمہ کہتے ہیں کہ میں نے عبدہ کو کہتے سنا ہے کہ کاش دنیا میں مجھے یہ چیز حاصل ہوتی کہ دنیا والے نہ مجھ سے کوئی سوال کرتے اور نہ میں ان سے کوئی سوال کرتا۔

۸۰۲۸ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق بن رافع، زید بن حباب، رجاء بن ابی سلمہ کہتے ہیں کہ عبدہ سے ایک شخص نے کسی مسئلہ میں ان کی رائے معلوم کی انہوں نے فرمایا کہ مجھے تو یہ بات پسند ہے کہ میں ان سے اور وہ مجھ سے کوئی سوال نہ کریں۔

۸۰۲۹ابو حامد بن جبلہ، محمد، عبداللہ بن عمر قرشی، ابواسامہ نے اوزاعی کا قول نقل کیا ہے کہ ہمارے پاس عبدہ بن ابولبابہ اور حسن بن حر سے افضل کوئی شخص نہیں آیا۔

۸۰۳۰ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عبدالعزیز جروی، ابوحفص تنیسی اوزاعی کہتے ہیں کہ میں نے عبدہ کو کمزوری کی حالت میں طواف کرتے دیکھ کر ان سے نفس کے ساتھ نرمی کی درخواست کی انہوں نے فرمایا مؤمن تو طاقت سے زیادہ مشقت برداشت کرتا ہے۔

۸۰۳۱ابوبکر، عبداللہ، ابی ابومغیرہ، اوزاعی کہتے ہیں کہ میں نے عبدہ کو کہتے سنا ہے کہ مؤمن کو چالیس روز میں ایک بار ضرور خوف لاحق ہوتا ہے۔

۸۰۳۲قاضی ابواحمد، ابوعبدالرحمن احمد بن علی عیسیٰ بن احمد عسقلانی، بقیہ بن ولید، مطعم بن مقدم کہتے ہیں کہ میں نے عبدہ کو کہتے سنا ہے کہ لوگ کہتے ہیں کہ فجر کی دو رکعتیں زمانہ کی تمام اشیاء سے افضل ہیں اور فرض نماز کا ایک حصہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

۸۰۳۳سلیمان بن احمد، احمد بن عبدالوہاب، ابومغیرہ، سلیمان، عبداللہ بن سعید بن ابی مریم، محمد بن یوسف فریابی، اوزاعی عبدہ نے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ رسول خدا ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا ابن عمر اللہ کی عبادت ایسے کر گویا تو اسے دیکھ رہا ہے اور دنیا میں اجنبی مسافر کی طرح رہ۔[1]

اس حدیث کو فریابی نے اوزاعی مجاہد ابن عمر کی سند سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۸۰۳۴حبیب بن حسن، احمد بن عبید، محمد بن مسروق طوسی، محمد بن حسان سمی، عبداللہ بن ابوعثمان حمصی، اوزاعی، عبدہ، ابن عمر کہتے ہیں کہ

۱۔ مسند الامام احمد ۱۳۲/۲. ومجمع الزوائد ۴۰/۲، ۲۱۸/۴. والمطالب العالیة ۳۰۹۶. ۳۰۹۷. والترغیب والترهیب ۲۶۸/۱. ۵۹۲/۳. ۲۴۷/۴. وفتح الباری ۲۳۴/۱۱. واتحاف السادة المتقین ۱۲۴/۲. ۴۵۳/۷. ۵۹/۱۰. وکنز العمال ۵۲۵۰. ۵۲۵۱. ۵۲۵۶. ۵۲۷۹. ۴۱۵۴.

رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے نفع کے لئے کچھ بندوں کو خاص طور پر نعمتیں عطا کیں ہیں جب تک وہ نعمتوں سے دوسروں کو فائدہ پہنچاتے ہیں تو اللہ وہ نعمتیں انہیں عطا کرتا رہتا ہے لیکن جب وہ ان نعمتوں سے دوسروں کو فائدہ پہنچانا چھوڑ دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ وہ نعمتیں ان سے چھین کر دوسروں کو عطا کر دیتا ہے۔[1]

ابو عثمان کا پورا نام عبداللہ بن زید کلبی ہے۔ اس حدیث میں یہ اوزاعی سے روایت کرنے میں متفرد ہیں اس حدیث کو احمد بن یونس ضبی نے ابو عثمان سے روایت کیا ہے اور اس کو معاویہ بن یحییٰ کا نام دیا ہے

۸۰۳۵ابو محمد بن حیان، احمد بن احمد بن معدان، احمد بن یونس معاویہ بن یحییٰ، ابو عثمان نے بحوالہ اوزاعی گزشتہ حدیث کی مانند روایت کیا ہے۔

۸۰۳۶عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ محمد بن عبید، خطاب بن عثمان، یوسف بن سفر، اوزاعی، عبدہ، شقیق بن سلمہ نے بحوالہ عبداللہ بن مسعود رسول اللہ ﷺ کا قول نقل کیا ہے کہ تم کسب رزق میں ایک دوسرے سے نہیں بڑھ سکتے اس لئے کہ اللہ نے موت اور مصیبت لکھ دی ہے اور معیشت اور عمل تقسیم فرمادیا ہے لوگوں کو ان چیزوں کی طرف دھکیلا جارہا ہے۔[2]

یہ حدیث اوزاعی اور عبدہ کی سند سے غریب ہے۔

۸۰۳۷محمد بن مظفر، عبداللہ بن محمد بن جعفر، اسد بن محمد مصیصی، سعید بن مغیرہ، ابو اسحاق فزاری، اوزاعی، عبدہ، زر بن حبیش، عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے کہ ذی الحجہ کے ابتدائی دس دنوں میں قربانی کا عمل کرنا عنداللہ سب سے افضل عمل ہے۔ آپ سے دریافت کیا گیا راہ خدا میں جہاد کرنے سے بھی افضل ہے آپ ﷺ نے فرمایا (اس شخص کے علاوہ جو مال و جان لے کر راہ خدا میں قتال کے لئے گیا اور پھر شہادت کے بغیر واپس نہیں لوٹا) راہ خدا میں جہاد کرنے سے بھی افضل ہے۔

یہ حدیث اوزاعی اور عبدہ کی سند سے غریب ہے۔

۸۰۳۸سلیمان بن احمد، ابو زنباع روح بن فرج، اسحاق بن ابراہیم بن رزیق، ابو یمان، اوزاعی عبدہ، زر بن حبیش کہتے ہیں کہ میں نے حذیفہ کو کہتے سنا ہے کہ رسول خدا ﷺ کا ارشاد ہے اللہ نے بذریعہ وحی مجھ سے فرمایا اے مرسلین و منذرین کے بھائی اپنی قوم کو حکم دیجئے کہ وہ میرے گھر میں قلب کا تزکیہ کر کے داخل ہوں اس لئے کہ اس کے بغیر داخل ہونے والے پر میں اس کے نماز میں مشغول رہنے تک اس پر لعنت کرتا ہوں تا آنکہ وہ اپنا قلب صاف کر لے، پھر جب وہ اپنے قلب کا تزکیہ کر لیتا ہے تو میں اس کا کان، آنکھ بن جاتا ہوں جن کے ذریعے وہ دیکھتا اور سنتا ہے اور وہ میرے اولیاء اور اتقیاء میں سے بن جاتا ہے اور وہ جنت میں انبیاء، صدیقین اور شہداء کے ساتھ میرا پڑوسی ہوگا۔[3]

یہ حدیث اوزاعی عن عبدہ کی سند سے غریب ہے اس حدیث کو علی بن معبد نے اسحٰق بن ابی یحیٰی عن اوزاعی کی سند سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱/۳۸۵. واتحاف السادۃ المتقین ۸/۱۷۵. وتاریخ أصبھان ۲/۲۷۶. وتخریج الاحیاء ۳/۲۳۹.

۲۔ کنز العمال ۵۰۳.

۳۔ تفسیر القرطبی ۲/۱۱۵.

۳۴۹ راشد بن سعد[۱]

احمد بن جعفر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابو ہمام، عثمان بن سعید، جریر بن عثمان کہتے ہیں کہ راشد بن سعد سے نعیم کے بابت سوال کیا گیا انہوں نے فرمایا نعیم ''طیب نفس'' کا نام ہے پھر ان سے غناء کی تعریف پوچھی گئی تو انہوں نے جواب میں فرمایا کہ غناء جسم کی صحت کا نام ہے۔

۸۰۳۹ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، ابی، ابو یمان، جریر نے راشد کے حوالہ سے گزشتہ قول کے مانند روایت کیا ہے۔

۸۰۴۰ ابو محمد بن حیان، اسحاق بن ابراہیم، محمد بن سھل، عبداللہ بن صالح، راشد بن سعید کہتے ہیں کہ حضرت موسیٰ چالیس روز کے بعد جب اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہونے کے لئے کوہ طور پر تشریف لے گئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ تیری قوم بچھڑے کی وجہ سے فتنہ میں مبتلا ہوگئی ہے۔ حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ یہ کیونکر ممکن ہے جب کہ آپ نے ان کو فرعون کے ظلم اور دریا میں غرق ہونے سے نجات دی اور آپ نے اس کے علاوہ بھی ان پر انعامات کئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ تیرے بعد انہوں نے بچھڑے کی پرستش شروع کردی ہے۔ حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ اس میں روح کس نے ڈالی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے۔ حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ پھر تو خود آپ نے انہیں فتنہ میں مبتلا کیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے میرے کلیم میں نے ان کے قلوب کو اس کی طرف مائل پایا جس کی وجہ سے میں نے ان کے لئے یہ کام آسان کردیا۔

۸۰۴۱ سلیمان بن احمد، ابوزرعہ عبدالرحمٰن بن عمرو ابو یمان، وابوابوبکر بن ابی مریم، راشد، سعد کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے روز اللہ تعالیٰ میری امت کے بارے میں ضرور میری سفارش قبول فرمائے گا[۲]۔

۸۰۴۲ سلیمان، عبداللہ بن محمد بن سعید بن ابی مریم، محمد بن یوسف فریابی، سفیان ثوری، ثور بن یزید، راشد، معاویہ کا قول ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہتے سنا ہے کہ جب تو لوگوں کے عیوب تلاش کرے گا تو تو ان کو خراب کردے گا[۳]۔

۸۰۴۳ ابو بحر محمد بن حسن، محمد بن شاذان جوہری، زکریا بن عدی، بقیہ صفوان بن عمر، راشد، ثوبان کہتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا دس افراد پر بھی بننے والے حاکم کو قیامت کے روز گردن کے ساتھ بندھے ہوئے ہاتھ کی شکل میں لایا جائے گا اس کے بعد اس کا عدل اسے آزاد کرائے گا یا اس کا ظلم اسے ہلاک کردے گا[۴]۔

۸۰۴۴ ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، حکیم بن یوسف علی بن مجر، عیسیٰ بن یونس، ابوبکر بن ابی مریم، راشد، ثوبان نے بیان کیا ہے کہ آپ ﷺ ایک جنازہ میں تشریف لے گئے چند شرکاء جنازہ کو آپ نے سواری پر چلتے ہوئے دیکھ کر فرمایا تم اس بات سے حیاء نہیں کرتے کہ فرشتے پیادہ پا چل رہے ہیں اور تم سواری پر سوار ہو[۵]۔

۸۰۴۵ سلیمان بن احمد، بکر بن سہل، عبداللہ بن صالح، معاویہ بن صالح، راشد، ابوامامہ نے بیان کیا ہے کہ رسول کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے آسمان تلے غیر اللہ کی عبادت کرنے والا سب سے بڑا خواہش پرست ہے۔

۱۔ طبقات ابن سعد ۴۵۶/۷. والتاریخ الکبیر ۳/ت ۹۹۴. والجرح ۳/ت ۲۱۸۷. والمیزان ۲/ت ۲۰۶. وتھذیب الکمال ۱۸۲۶

۲۔ کنز العمال ۳۴۴۷۰

۳۔ شرح السنة ۱۰۶/۱۳. ومشکاة المصابیح ۳۷۰۹.

۴۔ اتحاف السادة المتقین ۳۱۴/۸. وتخریج الاحیاء ۳۱۵/۳. واللآلئ المصنوعة ۲۴۸/۱. وکنز العمال ۱۴۷۲۸.

۵۔ سنن ابن ماجة ۱۴۸۰. وسنن الترمذی ۱۰۱۲. والسنن الکبری للبیهقی ۲۳/۴.

۸۰۴۶ ابوعمرو، حسن، حیان بن موسیٰ، ابن مبارک، ابوبکر بن ابی مریم، راشد حبیب، ابوامامہ کا قول ہے کہ آپ ﷺ نے کھانا کھانے کے بعد مجھے یہ دعا پڑھنے کا حکم دیا اے باری تعالیٰ آپ ہی نے مجھے کھانا کھلایا سیر کیا اور سیراب کیا لہذا تمام تعریفیں آپ ہی کے لئے ہیں۔
ان احادیث میں راشد کی سند سے تفرد ہے، چنانچہ سعد کی حدیث میں ابن ابی مریم، معاویہ کی حدیث میں ثور ثوبان کی حدیث میں صفوان نیز ثوبان کی حدیث فی الجنازۃ میں ابوبکر، ابوامامہ کی حدیث فی الفراسۃ میں معاویہ بن صالح، نیز امامۃ کی حدیث فی متابعۃ الھویٰ میں عیسیٰ بن ابراہیم اور امامہ کی حدیث فی الدعاء میں ابن ابی مریم کی سند سے تفرد ہے۔

۳۵۰ ہانی بن کلثوم[۱]

آپ کم گو اور عاشق حدیث تھے۔ عمر بن عبدالعزیز نے آپ کو عہدۂ قضاء پیش کیا تو آپ نے اسکی قبولیت سے انکار کر دیا۔
۸۰۴۷ ابی وابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، عیسیٰ بن خالد، ابویمان، اسماعیل بن عیاش، اسید بن عبدالرحمٰن خثعمی، ہانی بن کلثوم کا قول ہے کہ مؤمن فقیر اس مریض کی مانند ہے جس کے مرض کی تشخیص کر کے ڈاکٹر اسے چند اشیاء سے روک دے اسی طرح اللہ نے مؤمن کو دنیا سے روک دیا ہے۔
۸۰۴۸ سلیمان بن احمد، عبدالرحمٰن بن ابراہیم بن رحیم، ابی محمد بن شعیب بن شابور، خالد بن دہقان، ہانی بن کلثوم کہتے ہیں کہ میں نے محمود بن ربیعہ سے بحوالہ عبادہ بن صامت رسول اللہ ﷺ کا ارشاد سنا ہے کہ مؤمن ناحق خون سے قبل آزاد صالح رہتا ہے لیکن اس کے ارتکاب کرنے کے بعد خراب ہو جاتا ہے۔
۸۰۴۹ عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، عبدالاعلیٰ، ابومسہر، صدقہ بن خالد، خالد بن دہقان نے اسی کی مثل روایت کیا ہے۔

۳۵۱ عروہ بن رویم[۲]

۸۰۵۰ سلیمان بن احمد، احمد بن عبدالوہاب بن نجرہ، ابومغیرہ وابومحمد بن حیان، ابویحییٰ رازی، ہناد بن سری، وکیع، اوزاعی، عروہ بن رویم لخمی کا قول ہے کہ رسول خدا ﷺ کا ارشاد ہے میری امت کے بہترین لوگ اللہ کی وحدانیت اور اس کے رسول کی رسالت کی گواہی دینے والے ہیں جو اچھائی کر کے خوش ہوتے ہیں اور برائی کر کے استغفار کرتے ہیں اور میری امت کے بدترین لوگ وہ ہیں جو صبح وشام نعمتوں میں پلنے والے ہیں اور ان کی خواہش قسم قسم کے کھانے اور کپڑوں کے علاوہ کچھ نہیں ہے اور وہ لایعنی باتوں میں مشغول ہونے والے ہیں۔
۸۰۵۱ عبداللہ بن محمد بن جعفر، علی بن سعید عسکری، یعقوب دورقی، ہشام بن مفضل فزاری، ولید بن مسلم، سعید بن عبدالعزیز تنوخی، عروہ کا قول ہے کہ حضرت موسیٰ کی وفات کے وقت ان کی اہلیہ نے ان سے کہا میں چالیس سال سے آپ کے ساتھ ہوں لہذا آپ مجھے اپنا ایک دیدار کرا دیجئے کیونکہ حضرت موسیٰ اللہ کی تجلی کے بعد اپنا چہرہ ڈھانپ کر رکھتے تھے اور جب بھی آپ اپنا چہرہ کھولتے تھے لوگوں پر غشی طاری ہو جاتی تھی چنانچہ آپ نے اپنی اہلیہ کے لئے چہرہ کھولا تو آپ پر غشی طاری ہوگئی اس نے حضرت موسیٰ سے کہا کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ اللہ جنت میں آپ سے میری شادی کر دے حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ اگر تو یہ چاہتی ہے تو میرے بعد کسی سے شادی نہ کرنا، صفراء کہتی ہیں کہ حضرت موسیٰ نے مجھے دوسری وصیت یہ کی کہ لوگوں سے کسی قسم کا سوال نہ کرنا۔
۸۰۵۲ احمد بن سندی، حسن بن علویہ قطان، اسماعیل بن عیسیٰ عطار، اسحاق بن وہب، اوزاعی، ابوبکر، ہزلی محمد بن فضل، سلیمان اعمش

۱۔ التاریخ الکبیر ۸/ت ۲۸۲۳. والجرح ۹/ت ۴۲۴. والکاشف ۳/ت ۲۰۳۲. وتھذیب الکمال ۶۵۴۷ .۱
۲۔ طبقات ابن سعد ۲۶۰/۷. والتاریخ الکبیر ۷/ت ۱۴۳. والجرح ۶/ت ۲۲۱۱. والکاشف ۲/ت ۳۸۲۶. وتھذیب الکمال ۳۹۰۴.

عروۃ خالد بن یزید قرشی کہتے ہیں کہ ایک بار مجھے جزیرہ میں کام تھا اس لئے میں خفیہ راستہ سے جزیرہ کے ارادہ سے چلا اسی اثناء میں ایک راہب اور خادم سے میری ملاقات ہوگئی راہب عاقل اور ذی رائے شخص تھا میں نے ان سے جمع ہونے کی وجہ پوچھی انہوں نے جواب دیا کہ یہاں ہمارے ایک شیخ ہیں سال میں ایک بار ہم ان کی زیارت کے لئے جمع ہوتے ہیں اور دینی معاملات میں ہم ان کے مشوروں کے مطابق عمل کرتے ہیں میں نے کہا کہ میں ان کے قریب ہو کر ان سے کچھ مفید باتیں سن لوں تا کہ مجھے بھی فائدہ حاصل ہو چنانچہ میں ان کے قریب ہوا انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ تمہارا تعلق امت محمدیہ سے ہے میں نے کہا کہ ہاں پھر اس نے دریافت کیا کہ تمہارا تعلق امت محمدیہ کے علماء سے ہے یا جہال سے میں نے کہا کہ کسی سے نہیں پھر اس نے کہا کہ تمہاری کتاب میں ہے کہ جنتی لوگ کھائیں گے پئیں گے لیکن بول و براز نہیں کریں گے میں نے اثبات میں جواب دیا انہوں نے کہا کہ ہم بھی یہی کہتے ہیں پھر انہوں نے دنیا میں مجھ سے اس کی مثال دریافت کی میں نے کہا کہ دنیا میں اس کی مثال ماں کے پیٹ میں بچہ کی ہے جو بول و براز کے بغیر کھاتا پیتا ہے۔ اس کے بعد اس نے کہا کہ تم یہ نہیں کہتے کہ جنتی اشیاء میں کھانے سے کوئی کمی واقع نہیں ہوگی میں نے کہا کہ بالکل اس نے کہا کہ دنیا میں اس کی مثال پیش کرو میں نے کہا کہ اس کی مثال اس ماہر عالم کی مانند ہے جس کے علم سے لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں لیکن اس سے اس کے علم میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی، پھر اس نے کہا کہ کیا تم نماز میں یہ نہیں کہتے ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلامتی ہو میں نے کہا کہ اسی طرح ہے اس کے بعد وہ اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہنے لگا کہ سب سے زیادہ امت محمدیہ کو خیر سے نوازا گیا ہے اس لئے کہ امت محمدیہ کے ایک شخص کے السلام علینا و علیٰ عباد اللہ الصالحین کہنے پر روئے زمین کے تمام مؤمنین کے لئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اس کے بعد اس نے مجھ سے کہا کیا تم مؤمنین اور مؤمنات کے لئے استغفار نہیں کرتے ہو؟ میں نے اثبات میں جواب دیا پھر اس نے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا امت محمدیہ کا جب کوئی فرد مؤمنین اور مؤمنات کے لئے استغفار کرتا ہے تو آسمان پر موجود تمام فرشتوں اور روئے زمین کے تمام مؤمنین کے لئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اس کے بعد وہ مجھ سے مخاطب ہو کر کہنے لگا کہ اس کی کوئی دنیا میں مثال پیش کرو میں نے کہا کہ اس کی مثال دنیا میں اس شخص کی مانند ہے جو کسی چھوٹی یا بڑی جماعت کے پاس سے گزرتے ہوئے اسے سلام کرے اور وہ اس کے سلام کا جواب دیں راوی کہتا ہے کہ اس کے بعد اس کے غصہ میں کمی واقع ہوگئی۔ پھر اس نے کہا کہ میں نے امت محمدیہ میں تجھ سے بڑا عالم کوئی نہیں دیکھا مجھ سے جو سوال کرنا چاہتا ہے کر میں نے کہا میں اللہ کے لئے اولاد کا عقیدہ رکھنے والے شخص سے کیا سوال کروں میری بات سن کر اس نے چہرہ سے نقاب اٹھا کر ہاتھوں کو بلند کرتے ہوئے کہا ایسے شخص کی اللہ مغفرت نہ کرے ہم اس قسم کے عقیدے سے برائت کا اظہار کرتے ہیں پھر اس نے مجھ سے کہا میں تم سے ایک سوال کرنا چاہتا ہوں کیا تم مجھے اس کا جواب دو گے؟ میں نے کہا کہ کیوں نہیں اس نے کہا کہ کیا تمہاری ایسی حالت ہوگئی ہے کہ تم میں بچہ بے دھڑک گالی دینا شروع کر دے میں نے کہا کہ ہاں اس نے کہا کہ اس وقت تمہارے نزدیک دین کی وقعت ختم ہو کر دنیا کی وقعت بڑھ جائے گی۔

۸۰۵۳ ابو محمد بن حیان، عبدان بن احمد، ابن الطباع، احمد بن مفضل ولید بن مسلم، سعید بن عبدالعزیز عروۃ بن رویم کا قول ہے کہ حضرت موسیٰ کی اہلیہ نے ان سے کہا کہ میرے والدین آپ پر قربان ہوں جب سے آپ اللہ سے ہم کلام ہوئے ہیں اس وقت سے میں آپ سے جدا ہوں کیونکہ حضرت موسیٰ نے اللہ سے ہم کلام ہونے کے بعد سے اپنی بیویوں سے جدائی اختیار کر لی تھی اور اپنے چہرہ پر کپڑا ڈال کر رکھتے تھے اور وفات تک آپ کو کسی نے نہیں دیکھا البتہ حضرت موسیٰ نے ایک بار اپنا چہرہ اپنی اہلیہ صفرا کے لئے کھولا تو ان پر غشی طاری ہوگئی اور وہ سجدہ ریز ہوگئی۔

۸۰۵۴ سلیمان بن احمد، احمد بن عبدالوہاب، ابو مغیرہ، اوزاعی عروۃ کا قول ہے کہ فجر کی دو رکعت سنت مؤکدہ پڑھ کر فرض ادا کرنے والے شخص کی نماز مقبول ہوتی ہے اور اس کا نام متقین کی فہرست میں لکھا جاتا ہے۔

۸۰۵۵ قاضی ابواحمد، موسیٰ بن اسحاق، محمد بن بکار، فرج بن فضلہ، عروۃ کہتے ہیں کہ ایک روز حضرت موسیٰ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہوئے سوال کیا کہ اے باری تعالیٰ شیطان انسان کی کس جگہ پر حملہ کرتا ہے، فوراً پردہ ہٹا حضرت موسیٰ کیا دیکھتے ہیں کہ شیطان کا سانپ کی مثل سر ہے جسے وہ انسان کے قلب پر رکھتا ہے جب انسان اللہ کا ذکر کرتا ہے تو وہ اسے دور کر لیتا ہے اور جب ذکر چھوڑ دیتا ہے تو پھر وہ اپنا سر انسان کے قلب پر رکھ دیتا ہے۔ راوی کہتا ہے کہ قول باری تعالیٰ ''ومن شر الوسواس الخناس'' کی یہی تشریح ہے۔

۸۰۵۶ احمد بن اسحاق، عبداللہ بن سلیمان، محمد بن خلف عسقلانی، فریابی، اوزاعی، کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا میری امت کے اولین و آخرین عمدہ افراد ہوں گے، اس لئے کہ اولین میں میں خود اور آخرین میں عیسیٰ بن مریم ہوں گے، البتہ دونوں کے درمیان کے افراد خراب ہوں گے۔[1]

۸۰۵۷ ابوبکر آجری، احمد بن یحییٰ حلوانی، شیبان بن فروخ، مسرور بن سعید تمیمی، اوزاعی، عروہ، علی فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے تم اپنی پھوپھی درخت کھجور کا اکرام کرو اس لئے کہ وہ تمہارے والد کی باقیماندہ خاک سے پیدا کیا گیا ہے جس درخت کے نیچے حضرت مریم نے بچہ جنا وہ درخت عنداللہ سب سے زیادہ مکرم ہے لہٰذا تم اپنی عورتوں کو رطب (کھجوریں) کھلاؤ اگر رطب نہ ہوں تو تمر کھلاؤ۔[2]

یہ حدیث اوزاعی عن عروہ کی سند سے غریب ہے، اس حدیث کی سند میں مسرور بن سعید کی سند سے تفرد ہے۔

۸۰۵۸ سلیمان بن احمد، احمد بن عبدالرحمٰن بن عقال الحرانی، ابوجعفر نفیلی، عباد بن کثیر رملی، عروۃ، انس بن مالک نے بیان کیا ہے کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا جب میری امت پانچ اعمال میں مبتلا ہوگی تو ان کی ہلاکت یقینی ہے (۱) ایک دوسرے پر لعنت کرنا (۲) شراب نوشی (۳) ریشم کا استعمال (۴) گانے والیوں کو اپنے پاس رکھنا (۵) مرد مردوں کو اور خواتین خواتین کو کافی ہوں۔[3]

یہ حدیث عروہ عن انس کی سند سے غریب ہے، اس حدیث کی سند میں عباد بن کثیر کی سند سے تفرد ہے۔

۸۰۵۹ علی بن محمد بن اسماعیل طوسی، محمد بن اسحاق بن خزیمہ، محمد بن ابان، یونس بن بکیر، ابی فروہ یزید بن سنان، عروۃ کہتے ہیں کہ میں نے ابوثعلبہ خشنی کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ رسول خدا ﷺ ایک غزوہ سے واپسی پر مسجد تشریف لے گئے اور آپ ﷺ نے دو رکعت نماز ادا کی اور غزوہ سے واپسی پر آپ کا ہمیشہ یہی معمول رہا، اس کے بعد آپ ﷺ حضرت فاطمہ کے ہاں تشریف لے گئے حضرت فاطمہ آپ کے چہرہ کو بوسہ دے کر رونے لگیں، رسول خدا ﷺ نے ان سے رونے کی وجہ دریافت فرمائی حضرت فاطمہ نے فرمایا کہ آپ کے چہرہ مبارک کے متغیر ہونے کی وجہ سے رو رہی ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے فاطمہ تیرے باپ کو ایسا دین دے کر بھیجا گیا ہے جو ہر کچے پکے گھر میں پہنچ کر رہے گا۔[4]

یہ حدیث عروہ کی سند سے غریب ہے، اس حدیث کی سند میں ابوفروہ کی سند سے تفرد ہے۔

۸۰۶۰ ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، عبدالوہاب بن ضحاک، ابن عیاش، عاصم بن رجاء بن حیوۃ، عروۃ، قاسم، ابوامامہ نے آپ ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ بائیں جانب والا فرشتہ چھ گھنٹے تک انتظار کرتا ہے اگر وہ اس مدت میں توبہ کر لیتا ہے تو

۱۔ کنز العمال ۳۲۴۵۶، ۳۸۸۵.

۲۔ الموضوعات لابن الجوزی ۱/۱۸۳. والضعفاء للعقیلی ۴/۲۵۶. والکامل لابن عدی ۶/۲۴۲۴. والدر المنتثرة للسیوطی ۴۲. والبدایة والنهایة ۲/۶۲.

۳۔ کنز العمال ۴۴۰۱۳.

۴۔ المستدرک ۱/۴۸۹. وکنز العمال ۳۲۱۶۴.

فبہا ورنہ اس کا گناہ لکھتا ہے[1]۔

یہ حدیث عروہ کی سند سے غریب ہے۔

۳۵۲ سعید بن عبدالعزیز کے اقوال زرین

۸۰۶۱ احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، اسحاق بن موسیٰ انصاری، ولید بن مسلم، سعید بن عبدالعزیز کہتے ہیں کہ حضرت داؤد دعا میں مایا کرتے تھے پاک ہے وہ ذات جس نے عطا کے ذریعہ شکر کا درواز کھولا اور دعاؤں کے ذریعے بلاؤں کو دور کیا۔

۸۰۶۲ احمد، عبداللہ، ابی، حکم بن نافع، سعید بن عبدالعزیز فرماتے ہیں کہ عیسیٰ بن مریم کا قول ہے کہ سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ انسان عند اللہ کاذب ہونے کے باوجود اپنے بارے میں صادق ہونے کا دعویٰ کرے۔

۸۰۶۳ احمد، عبداللہ، ابی، ابومغیرہ، عبدالعزیز کا قول ہے کہ حضرت عیسیٰؑ بن مریم کو مسکین کہا جانا سب سے زیادہ محبوب تھا۔

۸۰۶۴ حضرت عیسیٰ کا قول ہے کہ میرے ارادے اور مشیت کے بجائے اللہ کا ارادہ اور مشیت چلے گی۔

۸۰۶۵ ابی، ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، عمران بن موسیٰ طرسوسی، موسیٰ بن ایوب، عقبہ ابن علقمہ، سعید بن عبدالعزیز فرماتے ہیں کہ دنیا آخرت کی غنیمت ہے۔

۸۰۶۶ سلیمان بن احمد، ابوزرعہ دمشقی، کہتے ہیں کہ میں نے ابومسہر کو کہتے سنا کہ ایک شخص نے سعید بن عبدالعزیز سے کہا اللہ تعالیٰ آپ کی زندگی دراز کرے سعید بن عبدالعزیز نے ناراض ہوکر جواب دیا یوں کہو کہ اللہ مجھے جلد اپنی رحمت کی طرف بلالے۔

۸۰۶۷ عبداللہ بن محمد بن جعفر، عمر بن بحر، احمد بن ابی الحواری، مروان، سعید بن عبدالعزیز کا قول ہے حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کے سامنے احکام بیان کرنے کے لئے بیعہ جاتے وقت حضرت یوشع کے ہمراہ جاتے تھے، بیعہ پہنچنے کے بعد حضرت موسیٰ احکام بیان کرنے کے لئے بیٹھ جاتے اور یوشع ان کے نزدیک کھڑے ہوتے پھر حضرت موسیٰ کی وفات سے ایک سال قبل وحی کا سلسلہ بند ہوگیا حضرت جبرائیل نے حضرت یوشع کے پاس آمدورفت شروع کردی اور بیعہ پہنچنے کے بعد حضرت یوشع آگے ہوتے حضرت موسیٰ ان کے نزدیک کھڑے ہوتے اس وقت حضرت موسیٰ نے بارگاہ الٰہی میں التجا کی کہ اے باری تعالیٰ میں اس ذلت کو برداشت کرنے کی طاقت نہیں رکھتا لہٰذا آپ مجھے اپنے پاس بلالیں۔

۸۰۶۸ عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابوبکر بن ابی عاصم، محمد بن مصفّی، محمد بن مبارک صوری کہتے ہیں کہ میں نے سعید بن عبدالعزیز کو جماعت فوت ہونے کی وجہ سے اپنی ریش پکڑ کر روتے دیکھا۔

۸۰۶۹ ابومحمد بن حیان، عیسیٰ بن عبدالملک، داؤد ابن رشید، ولید، سعید بن عبدالعزیز کہتے ہیں کہ حضرت سلیمان نے اپنے صاحبزادے سے کہا اے میرے لخت جگر علم میں غور کرنے سے میرے ارادے میں اور حکمت میں غور کرنے سے میری عمر میں اضافہ ہوا ہے۔ اور میں نے غور کیا تو مجھے صحت کے ساتھ بیماری جوانی کے ساتھ بڑھاپا حیات کے ساتھ موت نظر آئی، اور میرے اور بے وقوف کے درمیان توبہ کے اعتبار سے مساوات ہے۔

۸۰۷۰ عبداللہ بن محمد، جعفر، ابوعبیدہ شعرانی، عباس بن ولید بن مزید کا قول ہے کہ سعید بن عبدالعزیز سے کفاف رزق کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا ایک روز شکم سیری اور ایک روز غیر شکم سیری کفاف رزق ہے۔

۸۰۷۱ عبداللہ بن محمد، اسحاق بن ابی حسان، احمد بن ابی الحواری، مروان بن محمد کہتے ہیں کہ میں نے سعید کو کہتے سنا کہ کاہلی دین دشمنی کی

---

[1] المعجم الكبير للطبراني ٢١٨/٨. والاحاديث الصحيحة ١٢٠٩.

علامت ہے۔

۸۰۷۲سلیمان بن احمد، محمد بن ابراہیم صوری، ابو عامر نحوی، سلیمان بن عبدالرحمٰن دمشقی، عبداللہ بن کثیر طویل قاری سعید بن عبدالعزیز نافع، ابن عمر کا قول ہے کہ میں یوم عاشورہ کو رسول اللہ ﷺ کے پاس تھا آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس روز اہل جاہلیت روزہ رکھتے تھے اس لئے تم میں سے جو روزہ رکھنا چاہے رکھ لے ورنہ افطار کر لے۔[1]

اس حدیث کو عدۃ نے نافع سے روایت کیا ہے۔

۸۰۷۳عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن احمد بن سعید واسطی واسحاق بن احمد بن علی، ابراہیم بن یوسف بن خالد، ہشام بن خالد بن مروان ولید بن مسلم، سعید بن عبدالعزیز فرماتے ہیں کہ ایک بار ہشام بن عبدالملک نے زہری کی طرف سے سات ہزار دینار قرض ادا کئے اور انہیں آئندہ قرض نہ لینے کی تاکید کی زہری نے ہشام کے سامنے حدیث بیان کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا مؤمن کو ایک سوراخ سے دوبار نہیں ڈسا جا سکتا۔[2]

اس حدیث کی سند میں ولید کے سعید سے روایت کرنے میں تفرد ہیں۔

۸۰۷۴ابوالحسن علی بن احمد بن عبداللہ مقدسی، ابو عبدالرحمٰن احمد بن شعیب نسائی، عمرو بن یزید بصری، سیف بن عبداللہ بن سلمہ عیار، سعید بن عبدالعزیز زہری سعید بن مسیب، ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ کے سامنے ہم نے عرض کیا کہ کیا ہم اللہ کو دیکھتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم بادل نہ ہونے کے روز سورج کو دیکھتے ہو؟ کیا تم بادل نہ ہونے کی رات چاند کو دیکھتے ہو؟ ہم نے اثبات میں جواب دیا آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم عنقریب اللہ کو دیکھو گے حتیٰ کہ تم میں سے ایک شخص اللہ کے دربار میں حاضر ہوگا اللہ اس سے فرمائے گا اے میرے بندے تو نے فلاں فلاں گناہ نہیں کیا وہ کہے گا کہ اے باری تعالیٰ کیا آپ نے میرا وہ گناہ معاف نہیں کر دیا اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میرے معاف کرنے کی وجہ سے تو تو یہاں تک پہنچا ہے۔[3]

یہ حدیث سعید اور سلمہ کی سند سے غریب ہے۔

۸۰۷۵ابو احمد محمد بن احمد، عبداللہ بن شیرویہ، اسحاق بن ابراہیم، ولید بن مسلم، سعید بن عبدالعزیز زہری، سعید بن مسیب نے بحوالہ ابو ہریرہ رسول خدا ﷺ کا ارشاد نقل فرمایا ہے کہ سبقت کے خوف سے دو گھوڑوں کے درمیان اپنا گھوڑا داخل کرنا قمار میں شامل نہیں ہے۔[4]

یہ حدیث سعید کی سند سے غریب ہے اس حدیث کی سند میں ولید کی طرف سے تفرد ہے۔

۸۰۷۶محمد بن علی، محمد بن عبداللہ طائی، عباس بن ولید بن مزید، ابی، سعید بن عبدالعزیز، زید بن اسلم نے بحوالہ ابن عمر رسول خدا ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ تعریف کرنے والے کے منہ میں مٹی ٹھونس دو۔

اس حدیث میں سعید کی سند سے تفرد ہے۔

۱۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام باب ۱۹. وسنن ابن ماجۃ ۱۷۳۷. وفتح الباری ۲۴۶/۴.

۲۔ سنن ابن ماجہ ۳۹۸۲، ۳۹۸۳. وسنن ابی داؤد ۴۸۶۲. والسنن الکبری للبیہقی ۳۲۰/۶. ۱۲۹/۱۰. والمعجم الکبیر للطبرانی ۲۷۸/۱۲. ۱۹/۱۷. وسنن الامام أحمد ۱۱۵٫۲. ومجمع الزوائد ۹۰/۸. وفتح الباری ۵۲۰/۱۰. والدر المنتثرۃ ۱۷۸.

۳۔ السنۃ لابن أبی عاصم ۱۹۴/۱، ۲۸۲. والدر المنثور ۲۹۱/۶. وکنز العمال ۳۹۲۱۷.

۴۔ سنن أبی داؤد، کتاب الجهاد باب ۶۹. وسنن ابن ماجۃ ۲۸۷۶. ومسند الامام أحمد ۵۰۵/۲. والمستدرک ۱۱۴/۲. والسنن الکبری للبیہقی ۲۰/۱۰. والمعجم الصغیر للطبرانی ۱۶۹/۱.

۸۰۷۷ابوبکر بن مالک ،عبداللہ بن احمد ،ابی ،مسکین بن بکیر ،سعید بن عبدالعزیز ،مکحول ،عروہ .حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول خدا ﷺ کوتین یمنی چادروں میں غسل دیا گیا۔

۸۰۷۸ابوبکر بن خلاد ،حارث بن ابی اسامہ ،عمر بن سعید تنوخی ،سعید بن عبدالعزیز ،مکحول ،محمد بن سوید فہری ،حذیفہ بن یمان کہتے ہیں کہ ایک بار میں عشاء کے بعد آپ ﷺ کے پاس گیا میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ آج شب مجھے ساتھ گزارنے دیجئے؟ اس کے بعد میں آپ ﷺ کے ساتھ ایک کنویں پر گیا ہم نے ایک دوسرے کی آڑ لے کر غسل کیا اس کے بعد آپ مسجد تشریف لے گئے آپ نے مجھے اپنی دائیں جانب کھڑا کیا اور نماز میں سورۂ بقرہ پوری پڑھی پھر اسی قدر رکوع اور سجدہ کیا پھر دوسری رکعت میں سورہ آل عمران مکمل کی پھر اسی قدر رکوع اور سجدہ کیا۔ پھر اس کے بعد اذان فجر ہوگئی حضرت حذیفہ فرماتے ہیں کہ آج شب کی عبادت مجھ پر سب سے زیادہ سخت تھی۔

یہ حدیث سعید اور محمد کی سند سے غریب ہے۔

۸۰۷۹علی بن احمد مصیصی ،عمر بن سعید بن سنان منبجی ،دحیم ،ولید بن مسلم ،سعید بن عبدالعزیز نے متعدد طرق سے آپ ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ جس امت میں کمزور کا حق مارا جائے گا اس امت کے لئے ہلاکت ہے[1]

اس حدیث کو بقیہ نے سعید عن یونس بن میسرہ عن معاویہ عبداللہ کی سند سے اسی طرح مرفوعاً روایت کیا ہے۔

۸۰۸۰سلیمان بن احمد ،ابوزرعہ دمشقی ،یحییٰ بن صالح وحاظی ،سعید بن عبدالعزیز ،عبدالرحمٰن بن سلمہ جمحی ،عبداللہ بن عمرو ،آپ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ اسلام لانے کے بعد کفاف رزق پر قناعت کرنے والا شخص کامیاب ہے[2]

یہ حدیث سعید بن عبدالرحمٰن کی سند سے غریب ہے۔

۸۰۸۱عبداللہ بن جعفر اسماعیل بن عبداللہ ،عبدالاعلیٰ بن مسہر سعید بن عبدالعزیز ،زیاد بن ابی سودہ کہتے ہیں کہ عبادہ بن صامت کو بیت المقدس کی مشرقی جانب روتا ہوا دیکھ کر لوگوں نے ان سے رونے کی وجہ پوچھی انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اسی جگہ ہمیں خبر دی کہ میں دوزخ دیکھ کر آیا ہوں۔

یہ حدیث سعید کی سند سے غریب ہے۔

۸۰۸۲ابوبکر بن خلاد حارث بن ابی اسامہ ،عمر ابن سعید تنوخی دمشقی ،عبداللہ بن جعفر ،اسماعیل بن عبداللہ عبدالاعلیٰ بن مسہر سعید بن عبدالعزیز ،سلیمان بن موسیٰ نافع کا قول ہے کہ میں ایک بار عبداللہ بن عمر کے ساتھ جارہا تھا انہوں نے بانسری کی آواز سن کر اپنے کانوں میں انگلیاں دے لیں اور فرمایا کہ میں نے آپ ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔

۱۔ کنز العمال ۵۶۰۸. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۹/۳۸۸. والمصنف لابن أبی شیبة ۶/۵۹۲. والترغیب والترهیب ۲/۶۱۱.

۲۔ صحیح مسلم ، کتاب الزکاة ۱۲۵. ومسند الامام أحمد ۲/۱۶۸، ۱۷۳. والسنن الکبری للبیهقی ۴/۱۹۶. والترغیب والترهیب ۱/۵۸۹. ۴/۱۶۹.

۳۵۳ عبداللہ بن شوذب ا

۸۰۸۳ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ہارون بن معروف، محمد بن علی، ابوالعباس بن قتیبہ، ابوعمر رملی ضمرہ، ابن شوذب نے قول باری تعالیٰ "یفجرونھاتفجیرا" کے بارے میں فرمایا کہ جنتیوں کے پاس سونے کی ٹہنی ہوگی جس کے ذریعہ ان کے لئے جنت میں چشمہ جاری ہوگا۔

۸۰۸۴ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حکم بن موسیٰ، ضمرہ، عبداللہ بن شوذب فرماتے ہیں حضرت عیسیٰ کا قول ہے کہ عمدہ لباس قلبی کبر کی علامت ہے۔

۸۰۸۵ ابوبکر، عبداللہ، حسن بن عبدالعزیز جروی، ضمرہ، شوذب کا قول ہے کہ حضرت سلیمان سر کا حلق کرایا کرتے تھے ان سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو انہوں نے فرمایا اصل زندگی تو آخرت کی زندگی ہے۔

۸۰۸۶ محمد بن علی، احمد بن علی بن مثنیٰ، ابومسلم مؤدب، ضمرہ، ابن شوذب کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی حضرت موسیٰ سے فرمایا اے موسیٰ میں نے رسالت اور اپنے سے ہم کلامی کے ذریعہ تمہیں کیوں نوازا ہے حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ آپ مجھ سے زیادہ جانتے ہیں اللہ نے فرمایا سب سے زیادہ تواضع کی وجہ سے میں نے تم کو اس شرف سے نوازا ہے۔

۸۰۸۷ محمد، عبداللہ بن ابان بن شداد عسقلانی بکیر بن نصر عسقلانی، ضمرہ بن ربیعہ، ابن شوذب کا قول ہے کہ سلیمان نے حجاج کی وفات کے بعد خلیفہ بننے کے بعد لوگوں کے نام اراضی الاٹ کیں اور لوگوں نے بخوشی اس سے وہ حاصل کیں ابن الحسن نے بھی اس کے بارے میں اپنے والد سے بات چیت کی ان کے والد نے فرمایا کہ خاموش ہو جاؤ زمین کا چھوٹا سا ٹکڑا بھی ملنا مجھے پسند نہیں۔

۸۰۸۸ محمد، عبداللہ بن ابان، بکیر، ضمرہ، ابن شوذب کہتے ہیں کہ مسلم بن یسار اپنے گھر میں نماز پڑھنے کے وقت گھر والوں سے کہتے کہ تم باتوں میں مشغول رہو اس لئے کہ میں تمہاری باتیں نہیں سنتا۔

۸۰۸۹ محمد، عبداللہ، بکیر، ضمرہ، ابن شوذب فرماتے ہیں کہ میں سنہ ۱۰۶ میں طاؤس کے جنازہ میں حاضر ہوا تھا اس وقت میں نے لوگوں کو کہتے سنا اے ابوعبدالرحمٰن اللہ تجھ پر رحم فرمائے تو نے چالیس حج کئے۔

۸۰۹۰ محمد، عبداللہ، بکیر، ضمرہ، ابن شوذب، مطرف نے قول باری تعالیٰ (انی متوفیک ورافعک الی) (از عمران ۵۵) کے بارے میں فرمایا اس وفات سے موت کے بجائے عالم دنیا سے آسمانوں پر اٹھانا مراد ہے۔

۸۰۹۱ عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن احمد بن راشد، ابوعمیر رملی، ضمرہ، ابن شوذب کا قول ہے کہ ایک جماعت نے جمع ہو کر آپس میں مذاکرہ کیا کہ اللہ کی نعمتوں میں سے کون سی نعمت افضل ہے۔ ایک شخص نے کہا کہ اللہ کی نعمتوں میں سے سب سے زیادہ افضل نعمت یہ ہے کہ اللہ نے لوگوں کے عیوب کو ایک دوسرے سے پوشیدہ رکھا ہوا ہے بقیہ تمام لوگوں نے اس کی تصدیق کی۔

۸۰۹۲ عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن احمد بن راشد، ابوعمیر رملی، کثیر بن ولید کہتے ہیں کہ ابن شوذب کو دیکھ کر مجھے اللہ کے فرشتے یاد آجاتے ہیں۔

۸۰۹۳ سلیمان بن احمد، یحییٰ بن عثمان بن صالح، سعید بن اسد بن موسیٰ، ضمرہ بن ربیعہ ابن شوذب حسن فرماتے ہیں کہ ایک بار حجاج نے حضرت انس کو بلوا کر پوچھا کہ رسول اکرم ﷺ کی سب سے زیادہ سخت سزا کیا تھی؟ حضرت انس نے جواب دیا کہ ایک بار اللہ کے رسول

ا۔ التاریخ الکبیر ۵/ت ۳۵۰۔ والجرح ۵/ت ۳۸۲۔ والکاشف ۲/ت ۲۸۰۶۔ والمیزان ۲/ت ۴۳۸۲۔ وتھذیب الکمال ۳۳۳۵۔

نے لوگوں کے ہاتھ پاؤں کاٹ کر ان کی آنکھوں میں سلائی بھر کر انہیں دھوپ میں ڈلوا دیا اور ان کو کھلایا پلایا بھی نہیں حتیٰ کہ اسی حالت میں ان کی وفات ہوگئی حجاج نے سن کر کہا کہ یہ لوگ ہم پر سزا کے بارے میں اعتراض کرنے والے کون ہوتے ہیں جب کہ اللہ کے رسول نے سزا دی ہے۔ حجاج کی یہ بات حضرت حسن کو پہنچی تو انہوں نے فرمایا حضرت انس نے حجاج جیسے شیطان کے سامنے اس قسم کی باتیں کر کے نادانی کا مظاہرہ کیا ہے۔

۸۰۹۴عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، حسن ابن رافع ،ضمرہ ،ابن شوذب ، ثابت بنانی بحوالہ انس نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کے سامنے ایک قاتل کو لایا گیا اسے مقتول کے ولی کے حوالے کر دیا گیا آپ ﷺ نے ولی مقتول سے فرمایا اسے معاف کر دو یا دیت لے لو لیکن اس نے ان دونوں چیزوں سے انکار کر دیا، آپ نے فرمایا جا اسے قتل کر دے تم دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے، اس کے بعد ولی مقتول کو رسی کے ساتھ گھسیٹتے ہوئے دیکھا گیا، ابن شوذب کہتے ہیں کہ میں نے یہ بات عبداللہ بن قاسم کے سامنے ذکر کی تو انہوں نے فرمایا یہ بات اسی ولی مقتول کے ساتھ خاص تھی۔

گزشتہ اور اس حدیث کی سند میں ابن شوذب کی طرف سے تفرد ہے۔

۸۰۹۵محمد بن حسن بن علی ، محمد بن ابراہیم ، محمد بن حسن ، احمد بن زید خزاز ایوب بن سوید ، ابن شوذب ، ابی التیاح بحوالہ انس آپ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ امانت امانت دار کے حوالے کر دو اور خیانت کرنے والے سے خیانت مت کرو۔[1]

۸۰۹۶سلیمان بن احمد ، احمد بن اسماعیل سکونی ، احمد بن مسعود مقدسی ، محمد بن کثیر ، معمر ، عبداللہ بن شوذب ، محمد بن زیاد بحوالہ ابو ہریرہؓ رسول کریم ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ اے لوگو جوتا پہنتے وقت پہلے دائیں پاؤں میں جوتا پہنو اور نکالتے وقت پہلے بائیں پاؤں کا جوتا اتارو۔[2]

۸۰۹۷عبداللہ بن محمد بن جعفر ، ابراہیم بن محمد بن حسن ، عباس بن ولید ابی ، ابن شوذب ، مطر الوراق ، عقبہ بن عبد الغافر ، ابو سعید خدری فرماتے ہیں کہ ایک بار رسول کریم ﷺ نے فرمایا گزشتہ زمانہ میں ایک بہت بڑا مالدار شخص تھا وفات کے وقت اس نے اپنے لڑکوں کو بلا کر اپنے بارے میں سوال کیا اولاد نے کہا کہ آپ ہمارے لئے بہترین والد ہیں، اس کے بعد اس نے اپنے لڑکوں سے کہا موت کے بعد مجھے اللہ کے عذاب کا خطرہ ہے اس لئے میری وفات کے بعد مجھے جلا کر راکھ بنا کر ہوا میں اڑا دینا چنانچہ اس کے لڑکوں نے اس کی وفات کے بعد اس کی وصیت پر عمل کیا لیکن اللہ نے اس کی راکھ کو زندہ ہونے کا حکم دیا چنانچہ وہ زندہ ہو کر اللہ کے سامنے کھڑا ہو گیا اللہ نے اس سے پوچھا تو نے ایسا کیوں کیا؟ اس نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ آپ کی سزا کے خوف کی وجہ سے اسی پر اللہ نے اس کی مغفرت کر دی۔[3]

۸۰۹۸احمد بن عبداللہ بن محمود ، عبداللہ بن وہب ، ابو عمیر نحاس ، ضمرہ ، ابن شوذب ، مطر الوراق ، حمید بن ہلال ، عبداللہ بن صامت ، ابوذر فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا گدھا ، عورت اور کالا کتا نماز کو فاسد کر دیتے ہیں ، عبداللہ بن صامت کہتے ہیں کہ میں نے ابوذر سے سرخ و زرد کتے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا میں نے بھی یہ سوال آپ ﷺ سے کیا تھا تو آپ نے فرمایا تھا کہ اصل میں سیاہ کتا شیطان ہوتا ہے۔[4]

۸۰۹۹عبداللہ بن جعفر ، اسماعیل بن عبداللہ ، حسن بن رافع زملی ، ضمرہ ، ابن شوذب ، توبۃ العنبری ، سالم بن عبداللہ ، ابی ، ابن عمر کہتے ہیں

۱۔ سنن أبی داؤد ۳۵۳۴. وسنن الترمذی ۱۲۶۴. ومسند الامام أحمد ۴۱۴/۳. والسنن الکبری البیہقی ۲۷۱/۱۰. والمستدرک ۴۶/۲. والمعجم الکبیر للطبرانی ۲۳۴/۱. ۱۵۰/۸. وسنن الدارقطنی ۳۵/۳. والمعجم الصغیر للطبرانی ۱۷۱/۱. ومجمع الزوائد ۱۴۵/۴. وکشف الخفا ۷۵/۱. والکنی للدولابی ۶۳/۱. والأحادیث الصحیحۃ ۴۲۴.

۲۔ صحیح البخاری ۱۹۹/۷. وصحیح مسلم، کتاب اللباس، ۶۷.

۳۔ کنز العمال ۱۰۴۵۸.

۴۔ صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ باب ۵. وسنن النسائی، کتاب القبلۃ باب ۷. وسنن الترمذی ۳۳۸ وسنن أبی داؤد کتاب الصلاۃ باب ۱۱۰. وسنن ابن ماجۃ ۹۵۲. ومسند الامام أحمد ۱۴۹/۵. ۱۵۱. ۱۵۶. ۱۶۰. والسنن الکبری للبیہقی ۲۷۴/۲. وصحیح ابن خزیمۃ ۸۳۰، ۸۳۱.

کہ رسول کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے اے باری تعالیٰ ہمارے صاع اور مد میں برکت عطا فرما آپ ﷺ نے تین بار یہ الفاظ ارشاد فرمائے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ عراق کے لئے بھی دعا فرما دیجئے آپ ﷺ نے فرمایا وہاں پر فساد اور فتنے رونما ہوں گے وہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا۔[۱]

۸۱۰۰عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن جامع حلوانی، عباس بن ولید بن مزید، ابی، ابن شوذب، عبداللہ بن قاسم، مطر، کثیر، ابوسہل، توبہ سالم اپنے والد کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا اے اللہ ہمارے لئے صاع اور مد میں برکت عطا فرما ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ عراق کے لئے بھی دعا کر دیجئے۔ آپ ﷺ نے اس سے اعراض کرتے ہوئے فرمایا یہاں پر فساد اور فتنے رونما ہوں گے یہیں سے شیطان کا سینگ نکلے گا۔[۲]

۸۱۰۱علی بن محمد نصر الوراق، یوسف بن یعقوب واسطی، زکریا بن یحیٰ رحمویہ، عمر بن ہارون بلخی، عبداللہ بن شوذب، عبداللہ بن قاسم، کثیر عبدالرحمٰن بن سمرہ کہتے ہیں کہ جیش العسرہ کے موقع پر میری موجودگی میں حضرت عثمان نے ایک ہزار دینار رسول خدا ﷺ کی خدمت میں پیش کئے آپ ان دینار کو الٹ پلٹ کرتے ہوئے فرما رہے تھے آج کے بعد عثمان کو اس کا کوئی عمل نقصان نہیں دے گا۔[۳]

۸۱۰۲عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، نعیم بن حماد، ابن المبارک، ابن شوذب، عامر بن عبدالواحد، عبداللہ بن بریدہ، عبدالرحمٰن بن عمرو فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ، مال غنیمت تقسیم کرتے وقت حضرت بلال کے ذریعہ لوگوں میں اعلان کرواتے تھے، ایک بار مال غنیمت کی تقسیم کے بعد ایک آدمی رسول کریم ﷺ کے پاس کوئی چیز لے کر آیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ یہ مال غنیمت میں سے میرے پاس رہ گئی تھی آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تو نے بلال کا اعلان نہیں سنا، اس نے کوئی عذر پیش کیا آپ نے فرمایا کہ میں اسے کبھی بھی قبول نہیں کروں گا حتی کہ تو قیامت کے روز اس کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔[۴]

۸۱۰۳سلیمان بن احمد، عبداللہ بن حسین، محمد بن کثیر صنعانی، ابن شوذب، ابوہارون عبدی، ابوسعید خذری فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے نبیذ الجر سے منع فرمایا۔[۵]

۸۱۰۴محمد بن علی، محمد بن حسن بن قتیبہ، ابراہیم ابن محمد بن یوسف، ضمرہ، ابن شوذب، محمد بن عمرو، ابوسلمہ، ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے جب تم میں کوئی اپنے بھائی کی طرف لوہے سے اشارہ کرتا ہے تو فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں اگرچہ وہ اس کا حقیقی بھائی ہو۔[۶]

۸۱۰۵محمد بن علی، محمد بن حسین، ابراہیم بن محمد، ضمرہ، ابن شوذب، محمد بن ابی سلمہ، ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دو شخصوں کو

۱۔ صحیح البخاری ۳/۳۰، ۴/۲۲، ۸/۹۹. وصحیح مسلم، کتاب الحج ۴۷۶.

۲۔ کتاب الحج ۴۷۴، ۴۷۶، وسنن ابن ماجۃ ۳۳۲۹، والسنن الکبری للبیھقی ۴/۱۲۸، ۵/۲۰۱. ومسند الامام أحمد ۲/۱۲۴. والأدب المفرد ۳۹۲. ومجمع الزوائد ۳/۳۰۵.

۳۔ تاریخ ابن عساکر ۱/۱۱۱.

۴۔ صحیح ابن حبان ۱۶۷۷. وتفسیر القرطبی ۴/۲۵۷.

۵۔ سنن الترمذی ۱۸۶۷. وسنن النسائی ۸/۳۰۳. ومسند الامام أحمد ۱/۲۸۸، ۲/۲۹، ۵۶، ۱۵۳، ۳/۷۸، ۴/۶، ۸۷، ۹۶، ۹۹، ۲۳۵، ۲۴۴. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۲، ۴۳، ۴۳، ۲۱۲، ۳۹۳.

۶۔ سنن الکبری للبیھقی ۸/۲۳. واتحاف السادۃ المتقین ۹/۱۲۸. وکنز العمال ۴۰۱۱۹.

ایک دوسرے کوتلوار دیتے ہوئے دیکھ کر فرمایا کیا میں نے تم کو اس سے منع نہیں کیا تھا ایسے شخص پر اللہ کی لعنت ہو[1]

۸۱۰۶ سلیمان بن احمد، عبداللہ بن محمد بن حنبل، یونس بن عبدالرحیم عسقلانی ضمرہ، ابن شوذب، محمد بن عمرو ابوسلمہ، ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا قرآن کے بابت نزاع کفر ہے[2]

۳۵۴ ابوعمرو اوزاعی[3]

آپ یکتائے زمانہ، امام العصر اور فقط اللہ کا خوف رکھنے والے تھے۔

۸۱۰۷ ابراہیم بن عبداللہ، محمد اسحاق بن ابراہیم، سلمہ بن جنادہ، ابوسعید ثعلبی کہتے ہیں کہ ابراہیم اور محمد کے ابوجعفر منصور کے خلاف بغاوت کے بعد ابوجعفر نے اہل سرحد سے مدد لینے کی کوشش کی لیکن انہوں نے انکار کر دیا اسی اثنا میں اتفاق سے رومی بادشاہ کے ہاتھوں مسلمانوں کی ایک بڑی جمعیت قیدی بن گئی رومی بادشاہ قیدیوں کا تبادلہ چاہتا تھا لیکن امیر المؤمنین ابوجعفر کی رائے اس کے خلاف تھی جس کی وجہ سے اوزاعی نے ابوجعفر کو اپنی رائے تبدیل کرنے کے بارے میں ایک خط لکھا جس کا حاصل یہ تھا ''امابعد'' اللہ تعالیٰ نے آپ کو مسلمانوں کا امیر بنایا ہے تاکہ ان میں عدل قائم کریں اور اس کے محبوب پیغمبر ﷺ کے رحم وکرم کی مانند ان پر رحم وکرم کریں میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ اس امت کی باگ ڈور آپ کے ہاتھ میں رکھے اور وہ آپ کے دل کو نرم کرے اس لئے کہ گزشتہ سال مشرکین کی جماعت مسلمانوں پر غالب آگئی انہوں نے مسلمانوں کی بے حرمتی کی اور ان کو انکی اولاد سمیت پناہ گاہ اور قلعوں سے نیچے اتار لیا اور یہ سب کچھ مسلمانوں کے گناہوں کی بدولت ہوا اور اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے متعدد جرائم تو معاف فرما دیئے، اسی وجہ سے مسلمان بے یارومددگار رہو گئے ہیں ان کا کوئی پرسان حال نہ تھا، وہ برہنہ سروپا تن تنہا رہ گئے اور یہ سب کچھ ہماری آنکھوں کے سامنے ہوا، لہٰذا امیر المؤمنین کو خوف خدا رکھتے ہوئے کفار کے نرغہ سے مسلمانوں کو آزاد کرانا چاہیے تاکہ وہ روز قیامت اللہ کے سامنے سرخ رو ہو سکے جیسا کہ قرآن میں رسول خدا ﷺ کے لئے ارشاد خداوندی ہے (ترجمہ) (اور تم کو کیا ہوا کہ خدا کی راہ میں اور ان بے بس مردوں اور عورتوں اور بچوں کی خاطر نہیں لڑتے جو دعائیں کرتے ہیں کہ اے پروردگار ہم کو اس شہر سے جس کے رہنے والے ظالم ہیں نکال کر کہیں اور لے جا اور اپنی طرف سے کسی کو ہمارا حامی بنا اور اپنی ہی طرف سے کسی کو ہمارا مددگار مقرر فرما (از نساء ۷۵) اسی طرح دوسرے مقام پر ارشاد خداوندی ہے ترجمہ: ہاں جو مرد اور عورتیں اور بچے بے بس ہیں کہ نہ تو کوئی چارہ کر سکتے ہیں اور نہ راستہ جانتے ہیں (از نساء ۹۸) نیز رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میں جب نماز میں بچہ کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو اس کی والدہ کی تکلیف کے خوف سے نماز کو مختصر کر دیتا ہوں، اے امیر المؤمنین مسلمانوں کو کیسے کفار کے پاس چھوڑ دیا جائے کہ وہ ان کی اہانت اور بے حرمتی کرتے رہیں آپ اللہ کی طرف سے اس کی رعیت پر نگہبان ہیں اور ایک دن ضرور اللہ کی بارگاہ میں آپ کی پیشی ہوگی اور آپ کو آپ کے اعمال کا پورا پورا بلا ظلم بدلہ دیا جائے گا جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے (ترجمہ) اور ہم قیامت کے دن انصاف کی ترازو کھڑی کریں گے تو کسی شخص کی ذرا بھی حق تلفی نہ کی جائے گی اور رائی کے دانے کے برابر بھی اگر کسی کا کوئی عمل ہوگا تو ہم اس کو لا موجود کریں گے اور ہم حساب کرنے کو کافی ہیں (از انبیاء ۴۷) جب اوزاعی کا یہ خط امیر المؤمنین ابوجعفر کو ملا تو اس نے اپنی رائے تبدیل کرتے ہوئے قیدیوں کے تبادلہ کا حکم دے

۱۔ علل الحدیث لابن أبی حاتم ۲۷۵۲.

۲۔ المستدرک ۲/۲۲۳. والدر المنثور ۸/۲. وکشف الخفا ۱/۳۹۷. وکنز العمال ۲۸۳۷.

۳۔ طبقات ابن سعد ۷/۴۸۸. والتاریخ الکبیر ۵/ت ۱۰۳۴. والجرح ۵/ت ۱۲۵۷. والمیزان ۲/۴۹۲۹. وتهذیب الکمال ۳۹۱۸.

دیا۔

۸۱۰۸سلیمان بن احمد، احمد بن یزید حوطی، محمد بن مصعب قرقسانی، عبداللہ بن محمد بن عثمان واسطی، محمد بن محمد بن سلیمان، محمد بن مخلد، احمد بن عبید بن ناصح، محمد بن مصعب قرقسانی، اوزاعی کہتے ہیں کہ میں ایک روز ساحل پر تھا کہ امیر المؤمنین ابو جعفر نے مجھے بلایا چنانچہ میں اس کے پاس گیا اور میں نے اسے سلام کیا اس نے میرے سلام کا جواب دے کر مجھے اپنے پاس بیٹھنے کا حکم دیا پھر اس نے مجھے تاخیر سے آنے کے بارے میں سوال کیا میں نے کہا کہ امیر المؤمنین میں نے اسی وجہ سے تاخیر کی جس کا آپ ارادہ کر رہے ہیں اس نے کہا کہ اے اوزاعی میں تو آپ سے کچھ حاصل کرنا چاہتا ہوں اوزاعی نے کہا کہ اے امیر سوچ کر بات کیجئے اور میری بات سے بے التفاتی مت کیجئے ابو جعفر نے کہا کہ میں آپ کی بات سے بے التفاتی کیونکر کر سکتا ہوں جب کہ میں نے تو آپ کو بلوایا ہے اور میں آپ سے علم کے بارے میں سوال کر رہا ہوں اوزاعی نے کہا کہ میرا مقصد یہ ہے کہ آپ سنتے تو ہیں لیکن اس پر عمل نہیں کرتے، راوی کہتا ہے کہ ربیع نے میری طرف تلوار سے اشارہ کیا منصور نے اسے ڈانٹ کر کہا یہ سزا کی مجلس نہیں ہے اس لئے خبر دار دوبارہ ایسا مت کرنا اس کے بعد میری جان میں جان آئی میں نے کہا کہ اے امیر المؤمنین مکحول نے بحوالہ عطیہ مجھ سے بیان کیا ہے کہ اللہ کے رسول نے ارشاد فرمایا جس شخص کے پاس من جانب اللہ دین کے بارے میں کوئی نصیحت آئے تو وہ اسے اللہ کی نعمت تصور کرے، اگر اس نے شکر ادا کرتے ہوئے اسے قبول کیا تو فبہا ورنہ وہ اس کے خلاف حجت ہوگی جس سے اس کے گناہوں میں اضافہ ہوگا، اے امیر امؤمنین مجھ سے مکحول نے بواسطہ عطیہ بن بسر نقل کیا ہے کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا، رعیت کی طرف سے غفلت کی حالت میں رات گزارنے والے حاکم کے لئے من جانب اللہ جنت حرام ہے۔

اے امیر المؤمنین حق کو ناپسند کرنے والا عند اللہ ناپسند ہے اے امیر رسول اللہ ﷺ کی قرابت کی وجہ سے اللہ نے عوام کے قلوب کو تمہارے لئے نرم کیا ہے کہ انہوں نے آپ کو اپنا حاکم بنایا، لہذا اب آپ پر لازم ہے کہ آپ ان میں حق قائم کریں اور ان کے بارے میں عدل و انصاف سے کام لیں اور ان کی خواتین کی حفاظت کریں اور ان کی خوشحالی سے آپ خوش اور ان کی تکلیف سے آپ بے چین ہوں اے امیر المؤمنین تمام لوگوں کے حاکم بننے کے باوجود آپ کو صرف اپنی فکر لاحق ہے حالانکہ ہر ایک سے عدل و انصاف سے پیش آنا آپ پر لازم ہے۔ اس وقت آپ کا کیا حال ہوگا جب کہ تمام لوگ آپ کی طرف سے تکلیف اور زیادتی کی شکایت کرنے لگیں گے۔

اے امیر المؤمنین مجھ سے مکحول نے عروہ رویم کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ میں ایک ٹہنی تھی جس سے آپ مسواک کر رہے تھے اور منافقین کو ڈرا رہے تھے حضرت جبرائیل آپ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ اے محمد اس ٹہنی کے ذریعے آپ کی امت کے سینگ ٹوٹ رہے ہیں اور ان کے قلوب مرعوب ہو رہے ہیں لیکن اس وقت کیا حال ہوگا جب آپ کی امت کے لوگ ایک دوسرے کو قتل کر رہے ہوں گے اور گھروں کو ویران کریں گے اور ان کو ان کے شہروں سے جلاوطن کیا جائے گا، اے امیر المؤمنین مجھ سے مکحول نے بحوالہ زیاد بن جاریہ عن حبیب بن مسلمہ نقل کیا ہے کہ رسول خدا ﷺ نے ایک اعرابی کو بلا قصد زخمی کر دیا تو آپ نے اسے بلوا کر کہا کہ مجھ سے بدلہ لے لے اعرابی نے کہا کہ میں نے آپ کو معاف کر دیا اگر آپ مجھے قتل بھی کر دیں تو پھر بھی میں آپ سے قصاص نہیں لوں گا آپ نے اس کے لئے خیر کی دعا فرمائی۔

اے امیر المؤمنین خواہش نفس کی پیروی مت کیجئے نفس کے بجائے اللہ کو راضی کیجئے اور اس جنت کے بارے میں رغبت کیجئے جس کا عرض آسمان و زمینوں سے کہیں زیادہ ہے اور جس کی بابت اللہ کے رسول نے فرمایا جنت میں تم سے کسی ایک کی کمان کا قبضہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے، اے امیر اگر حکومت گزشتہ بادشاہوں کے پاس رہتی تو آپ کو نہ ملتی اسی طرح آپ کے پاس بھی نہیں رہے گی۔ اے امیر المؤمنین آپ کو اس قرآنی آیت (مالھذا الکتاب لایغادر صغیرۃ ولا کبیرۃ الا احصاھا) (از کھف ۴۹) کے بارے

میں معلوم ہے کہ آپ کے دادا نے اس کی کیا تشریح فرمائی ہے؟ انہوں نے فرمایا اس آیت میں صغیرہ سے تبسم اور کبیرہ سے ضحک مراد ہے تو ہاتھوں اور زبان سے صادر ہونے والے اعمال کا تو کیا حال ہوگا۔ اے امیر المؤمنین مجھ تک حضرت عمر کا یہ قول پہنچا ہے کہ اگر دریائے فرات کے کنارے ایک بکری کا بچہ بھی مر گیا تو مجھے اس کے بارے میں قیامت کے روز سوال کئے جانے کا خطرہ ہے تو آپ اپنے دور حکومت میں ظلم کا شکار بننے والے افراد کے بارے میں اللہ کے حضور کیا جواب دیں گے۔

اے امیر المؤمنین آپ کو معلوم ہے کہ آپ کے دادا حضرت عباس نے قرآن کی اس آیت (یاداؤد انا جعلناک خلیفة فی الارض فاحکم بین الناس بالحق و لا تتبع الھویٰ) کی کیا تشریح کی ہے؟ انہوں نے اس آیت کی تشریح کے بارے میں فرمایا اے داؤد جب خصمین آپ کے سامنے آکر بیٹھ جائیں اور کسی ایک کی طرف آپ کا دل مائل ہو تو آپ یہ مت سمجھیں کہ وہ حق پر ہے جس کی وجہ سے وہ اپنے ساتھی پر غالب آجائے گا اگر آپ ایسا کرو گے تو یاد رکھو پھر میں تمہارا نام نبوت کی فہرست سے نکال دوں گا پھر تم میرے خلیفہ نہیں رہو گے اے داؤد میں نے اپنے رسولوں کو اپنے بندوں کا اونٹ کے نگہبان کی مانند نگھبان بنایا ہے تا کہ وہ شکستہ قلوب کو جوڑیں اور محتاجوں کے لئے سہارا بنیں۔

اے امیر المؤمنین آپ کو ایسے امر عظیم کے ذریعے آزمائش میں مبتلا کیا گیا ہے کہ اگر اسے آسمانوں اور زمین پر پیش کیا جاتا تو وہ اس کے بارے میں ڈر جاتے اے امیر المؤمنین متعدد طرق کے ذریعہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ حضرت عمر نے ایک انصاری شخص کو صدقہ پر عامل مقرر کیا چند روز کے بعد حضرت عمر کو اس کے اپنی ڈیوٹی پر نہ جانے کا معلوم ہوا تو اسے بلوا کر فرمایا کیا تجھے معلوم ہے کہ تیرے کام کا ثواب اللہ کے راستے میں جہاد کرنے کی مانند ہے اس کے باوجود تو نے اپنی ڈیوٹی کیوں نہیں انجام دی، اس نے کہا کہ اے خلیفہ مجھے آپ کا ارشاد معلوم ہوا ہے کہ حاکم کو قیامت کے روز دوزخ کے پل پر کھڑا کیا جائے گا اس وقت اس کے تمام اعضا جدا جدا ہو جائیں گے پھر دوبارہ اسے صحیح و سالم کھڑا کیا جائے گا بعد ازاں اس کا حساب ہوگا جس کے بعد وہ حسنات کی وجہ سے نجات پائے گا یا گناہوں کی بدولت ہلاک ہو جائے گا حضرت عمر نے فرمایا کہ یہ حدیث تو نے کس سے سنی ہے اس نے کہا کہ ابوذر اور سلیمان سے حضرت عمر نے ایک شخص کے ذریعے سے ان دونوں سے اس کی تصدیق کروائی تو انہوں نے اس کی تصدیق کر دی حضرت عمر نے فرمایا کہ اب کون ہمت کرے گا کہ وہ اس قسم کے کاموں کا والی بنے۔

اس کے بعد ابو جعفر نے رومال منگوایا اور وہ بہت رو رہا تھا حتیٰ کہ اس نے ہمیں بھی رلا دیا میں نے کہا کہ اے امیر المؤمنین آپ کے دادا حضرت عباس نے آپ ﷺ سے مکہ اور طائف کی امارت طلب کی تو آپ ﷺ نے فرمایا اے میرے چچا محکوم کی قلیل زندگی حاکم کی طویل زندگی سے بہتر ہے گویا آپ نے اپنے چچا کو نصیحت فرمائی کیونکہ آپ ﷺ ان سے عذاب الٰہی دفع نہیں کر سکتے تھے جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے (ترجمہ) اور اپنے قریب کے رشتہ داروں کو ڈر سنا دو) (از شعرا ۲۱۴) آپ ﷺ نے فرمایا اے میرے چچا میں آپ سے عذاب الٰہی دفع نہیں کر سکتا، میرے اعمال میرے لئے اور تمہارے اعمال تمہارے لئے ہوں گے نیز حضرت عمر نے فرمایا مضبوط العقل ذی رائے شخص ہی حاکم بن سکتا ہے۔[۱]

نیز حضرت عمر نے فرمایا حاکم چار قسم کے ہوتے ہیں (۱) اپنی اور اپنے عمال کی گناہوں سے حفاظت کرنے والا ایسا حاکم راہ خدا میں جہاد کرنے والے شخص کی مانند ہے (۲) خود تو گناہوں سے دور رہا لیکن عمال کی حفاظت نہیں کی ایسا حاکم ہلاکت کے دہانہ پر کھڑا ہے الا یہ کہ اللہ اس پر رحم فرما دے (۳) عمال کی تو گناہوں سے حفاظت کی لیکن خود گناہوں میں مبتلا ہو گیا یہ حاکم وہی حطمہ ہے جس کے لئے

۱۔ مسند الامام أحمد ۵/۶۴. والمعجم الكبير للطبراني ۱۸/۱۸. واتحاف السادة المتقين ۷/۷۷. وتخريج الاحياء ۲/۳۴۴. وكنز العمال ۱۴۷۰۷.

اللہ کے رسول نے فرمایا سب سے برا حاکم حطمہ ہے جو صرف خود ہلاک ہونے والا ہے (۴) حاکم اور عمال سب گناہوں میں مبتلا ہو گئے یہ سب ہلاک ہونے والے ہیں۔

اے امیر المؤمنین مجھے معلوم ہوا ہے کہ ایک بار حضرت جبرائیل آپ ﷺ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ میں آپ کے پاس اس وقت آیا جبکہ اللہ نے چند کارندوں کو روز قیامت تک آگ بھڑکانے کا حکم دیا' اللہ کے رسول نے فرمایا اے جبرائیل میرے سامنے کچھ دوزخ کا حال بیان کیجئے، حضرت جبرائیل نے فرمایا اے محمد اولاً اللہ تعالیٰ نے دوزخ کی آگ روشن کرنے کا حکم دیا، چنانچہ وہ ایک ہزار سال تک جلتی رہی حتیٰ کہ وہ سرخ ہوگئی پھر بعد ازاں ایک ہزار سال تک وہ جل کر زرد ہوگئی' پھر ایک ہزار سال تک جل کر وہ سیاہ ہوگئی اب وہ ایک سخت سیاہ ہے اس کا کوئی شعلہ اور انگارہ روشن نہیں ہے۔

خدا کی قسم اگر دوزخ کا ایک کپڑا بھی اہل ارض کے لئے ظاہر ہو جائے تو روئے زمین کے تمام افراد ہلاک ہو جائیں اور اگر دوزخ کے پانی کا ایک قطرہ بھی زمین کے پانی میں مل جائے تو سارا پانی کڑوا ہو جائے اور اگر ایک دوزخی باہر آجائے تو روئے زمین کے تمام لوگ اس کی بدبو سے ہلاک ہو جائیں نار دوزخ کا یہ حال سن کر رسول اللہ ﷺ پر گریہ طاری ہو گیا آپ ﷺ کی وجہ سے حضرت جبرائیل پر گریہ طاری ہو گیا، حضرت جبرائیل نے فرمایا اے محمد اگلے پچھلے گناہوں کے معاف ہونے کے باوجود بھی آپ ﷺ پر گریہ طاری ہو گیا آپ نے فرمایا اے جبرائیل کیا میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔ روح الامین ہونے کے باوجود آپ پر کیوں گریہ طاری ہو گیا حضرت جبرائیل نے جواب میں فرمایا اس چیز میں مبتلا ہونے کے خوف سے جس میں ہاروت و ماروت مبتلا ہو گئے تھے مجھ پر گریہ طاری ہو گیا اسی چیز نے روح الامین کے مرتبہ پر اعتماد کرنے سے مجھے روک دیا آپ ﷺ اور حضرت جبرائیل دونوں پر مسلسل گریہ طاری رہا حتیٰ کہ آسمان پر سے ندا آئی اے محمد و جبرائیل آپ دونوں کو اس چیز سے محفوظ رکھا ہے کہ آپ اللہ کی نافرمانی کرو جس کی وجہ سے آپ دونوں کو من جانب اللہ عذاب ہو، اسی وجہ سے جبرائیل کے افضل الملائکہ ہونے کی مانند آپ ﷺ بھی افضل الانبیاء بن گئے۔

نیز اے امیر المؤمنین مجھے معلوم ہوا ہے کہ حضرت عمر نے اللہ کے حضور عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ اگر فیصلہ کے وقت خصمین میں سے کسی کی طرف مائل ہو جاؤں تو مجھے اسی وقت ہلاک کر دینا اے امیر کسی کے حق کے بدلہ میں بارگاہ الٰہی میں حاضری سب سے زیادہ سخت چیز ہے اور عند اللہ سب سے زیادہ مکرم چیز تقویٰ ہے اللہ اپنی اطاعت کے ذریعے طالب عزت کو اللہ بلند اور اپنی معصیت کے ذریعے طالب عزت کو اللہ لوگوں کے سامنے ذلیل کرتا ہے یہ تمام باتیں میں نے نصیحت کے طور پر آپ سے عرض کر دیں فقط والسلام اس کے بعد میں نے اس سے واپسی کی اجازت طلب کی تو اس نے پوچھا کہاں کا ارادہ ہے میں نے کہا کہ با جازت امیر المؤمنین واپسی کا ارادہ ہے اللہ ہی خیر کی توفیق دینے والا اور مددگار ہے، محمد بن مصعب کا قول ہے کہ اس موقع پر ابو جعفر نے اوزاعی کو کچھ رقم ہدیہ کے طور پر پیش کی تو اوزاعی نے اس کے قبول کرنے سے انکار کرتے ہوئے کہا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں اس لئے کہ میں اپنی نصیحت کو دنیاوی مال ومتاع کے بدلے فروخت نہیں کرنا چاہتا اس کے بعد منصور نے اس کے قبول کرنے پر اوزاعی سے اصرار نہیں کیا۔

۸۱۰۹ ابو علی محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، عبداللہ بن صالح عجلی، یحییٰ بن عبدالملک بن ابی غنیّہ کہتے ہیں کہ امام اوزاعی نے اپنے بھائی کو ایک خط لکھا امابعد اے برادرم چاروں طرف سے آپ کا گھیراؤ ہو چکا ہے جس میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے اس لئے اللہ کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرو ہو سکتا ہے کہ میری یہ آپ سے آخری ملاقات ہو فقط والسلام۔

۸۱۱۰ ابراہیم بن عبداللہ، محمد اسحاق، حسن بن عبدالعزیز، عبدالرحمٰن بن علی، ہقل کہتے ہیں کہ اوزاعی نے حکم بن غیلان قیسی کو خط لکھا جس کا حاصل یہ تھا اللہ تعالیٰ ہمارے حال پر رحم فرمائے اور وہ کسی معاملے میں آپ کو اپنے سامنے نہ کھڑا کرے اور آپ کے دشمن کو نا کام کرے اور غیر کو آپ پر ترجیح نہ دے آپس میں جدال سے احتراز کرو کیونکہ یہ قلوب کو مردہ کرنے اور فتنہ میں ڈالنے والی چیز ہے اور قول وفعل میں

کمزوری کا باعث ہے میں اللہ تعالیٰ سے پاکیزہ رزق اور علم نافع کا خواستگار ہوں اور قیامت کے روز وحشت سے امن کا خواہاں ہوں بلاشبہ وہی ارحم الراحمین ہے والسلام علیک۔

۸۱۱۱اسحاق بن احمد، ابراہیم بن یوسف بن خالد، احمد بن الحواری، محمد بن یوسف فریابی، اوزاعی کہتے ہیں کہ مجھ سے عبداللہ بن علی اور مسودہ نے سوال کیا کہ خلافت رسول اللہ ﷺ کی طرف سے وصیت نہیں تھی پھر اس کے باوجود حضرت علی نے جنگ صفین پر قتال کیوں کیا میں نے ان سے کہا اگر یہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے وصیت ہوتی تو حضرت علی حکمین مقرر نہ فرماتے اس پر وہ خاموش ہو گئے۔

۸۱۱۲ابی، ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، عباس بن ولید بن مزید، ابی، اوزاعی نے بیان کیا ہے کہ حضرت سلیمان نے اپنے صاحبزادے کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا خشیت الٰہی کو لازم پکڑو کیونکہ وہ ہر چیز پر غالب آنے والی ہے نیز فرمایا اے متکبرین کی جماعت جب تم جبار کو دیکھو گے تو تمہارا کیا حال ہوگا جب فیصلہ کے لئے میزان قائم کردی جائے گی تو تمہارا کیا حال ہوگا نیز فرمایا برائی کرنے والا شخص اپنا ہی نقصان کرتا ہے، نیز فرمایا ہر امّی دل کا امّی نہیں ہوتا، نیز فرمایا علماء کا لہو جہلاء کی حکمت سے بہتر ہے۔

۸۱۱۳ابوحامد غطریفی، ابونعیم بن عدی، عباس بن ولید بن مزید، ابی، اوزاعی کا قول ہے کہ علماء کا لہو جہلاء کی حکمت سے بہتر ہے۔

۸۱۱۴ابی، ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، عباس بن ولید، ابی اوزاعی فرماتے ہیں کہ غیر رضائے الٰہی کی خاطر نصیحت کرنا بے کار ہے، نیز فرمایا قیامت کے روز ایک ایک گھڑی کے بارے میں باز پرس ہوگی، نیز فرمایا قیامت کے روز دنیا میں بلا ذکر الٰہی گزرنے والی ایک ایک گھڑی پر ندامت ہوگی، تو جن لوگوں کے گھنٹے یا ایام یا سال ذکر الٰہی کے بغیر گزرے ہوں گے ان کا کیا حال ہوگا۔

۸۱۱۵گزشتہ اسناد کے ساتھ اوزاعی کا قول ہے کہ مؤمن بات کم اور عمل زیادہ کرتا ہے لیکن منافق کا حال اس کے برعکس ہوتا ہے۔

۸۱۱۶محمد بن معمر، ابوشعیب حرانی، یحییٰ بن عبداللہ، اوزاعی کہتے ہیں کہ ہر دن آسمان پر ایک فرشتہ اعلان کرتا ہے اے لوگو تم نے ایک دن دنیا سے جانا نہیں ہے اس وقت تمہیں اپنا مقصد زندگی معلوم ہوگا۔

۸۱۱۷محمد بن عمر بن مسلم، جعفر بن محمد فریابی، میسب بن واضح، ابواسحاق فزاری اوزاعی کہتے ہیں کہ اصحاب رسول اور تابعین کا پانچ چیزوں پر دوام تھا (۱) لزوم جماعت (۲) اتباع سنت (۳) مساجد کو آباد کرنا (۴) تلاوت قرآن کریم (۵) جہاد۔

۸۱۱۸ابوبکر بن ملاک، عبداللہ بن احمد، حسن بن عبدالعزیز، عمرو بن ابی سلمہ تنیسی، اوزاعی فرماتے ہیں کہ میں نے خواب دیکھا کہ دو فرشتے مجھے اٹھا کر اللہ کے سامنے لے گئے اللہ نے فرمایا تو ہی میرا بندہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والا عبدالرحمٰن ہے میں نے عرض کیا کہ آپ زیادہ جانتے ہیں اس کے بعد ان فرشتوں نے مجھے اٹھا کر اپنی جگہ پر پہنچا دیا۔

۸۱۱۹ابوجعفر محمد بن عبداللہ بن سلم قابنی، محمد بن ابن منصور بھرونی، عبداللہ بن عروۃ، یوسف بن موسیٰ قطان، اوزاعی کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں اللہ کی زیارت کی اللہ نے فرمایا تو ہی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والا میرا بندہ ہے میں نے عرض کیا کہ آپ کے فضل سے میں ہی ہوں پھر میں نے درخواست کی کہ اے باری تعالیٰ اسلام پر میرا خاتمہ فرما اللہ نے فرمایا کہ یوں کہو سنت پر میرا خاتمہ فرما۔

۸۱۲۰احمد بن علی بن حارث موہبی، محمد بن علی بن حبیب، سلیمان بن عمر، ابی، موسیٰ بن اعین کہتے ہیں کہ مجھ سے اوزاعی نے کہا اے ابوسعید اب تک ہم آزاد تھے لیکن مقتدیٰ بننے کے بعد ہم تبسم سے بھی احتراز کرتے ہیں۔

۸۱۲۲ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، حسن بن عبدالعزیز، ابوحفص عمرو بن ابی سلمہ، اوزاعی کا قول ہے موت کو کثرت سے یاد کرنے والا شخص کم پر کفایت کرے گا اور زبان کے بارے میں حساب سے ڈرنے والا شخص کم بات کرے گا، ابوحفص کہتے ہیں کہ میں نے سعید کو کہتے سنا ہے کہ ہم نے اوزاعی کی اس بات سے زیادہ کوئی عجیب بات نہیں دیکھی۔

۸۱۲۳احمد بن علی بن حارث، محمد بن علی بن حبیب، ابراہیم بن سعید جوہری، بشر بن ولید کہتے ہیں کہ میں نے اوزاعی کو اس حد تک خشوع

وخضوع کرتے ہوئے دیکھا گویا وہ خشوع کی وجہ سے پست ہو کر چلتے ہیں۔ خود اوزاعی کا قول ہے کہ میرے والد نے مجھ سے فرمایا اگر ہم عوام کی ہر چیز قبول کرلیں تو ہمیں بھی انہیں ہدیہ پیش کرنا پڑے گا۔

۸۱۲۴ اسحاق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی الحواری کا قول ہے کہ ایک شخص نے اوزاعی کو شہد کا ڈبہ ہدیتاً پیش کرتے ہوئے ان سے کہا کہ میرے لئے والی بعلبک کے نام ایک سفارش لکھ دیجئے اوزاعی نے کہا کہ اس صورت میں میں تمہارا یہ ہدیہ قبول نہیں کروں گا ورنہ میں سفارش نہیں لکھوں گا، راوی کہتا ہے کہ اوزاعی نے شہد کا ڈبہ واپس کر کے بعلبک حاکم کے نام اس کے لئے سفارش لکھ دی جس کی وجہ سے بعلبک کے حاکم نے اس شخص کے تیس دینار معاف کر دیئے۔

۸۱۲۵ سلیمان بن احمد، ابراہیم بن محمد بن عرق حمصی محمد بن مصفیٰ عمرو بن عثمان، عبدالملک بن محمد کہتے ہیں کہ اوزاعی نماز فجر کے بعد ذکر الٰہی میں مشغول ہو جاتے تھے اگر کوئی بات کرتا تو اس کی بات کا جواب دے دیتے ورنہ خاموش رہتے۔

۸۱۲۶ محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، معاویہ بن عمرو، ابواسحاق فزاری کہتے ہیں کہ اوزاعی کا قول ہے کہ اپنے نفس کو سنت کے مطابق چلاؤ تفردمت اختیار کرو سلف کی راہ پر چلو۔ اس لئے کہ جوان کو کافی ہوا تھا تجھے بھی کافی ہو جائے گا، سلف کے نزدیک ایمان، ایمان اور عمل دونوں کے مجموعہ کا نام تھا، لہذا جس شخص نے زبان سے اقرار اور قلب سے تصدیق کی اسی کا ایمان قابل قبول ہے وگرنہ صرف زبان سے ایمان قابل قبول نہیں اور آخرت میں یہ شخص خاسرین میں سے ہوگا۔

۸۱۲۷ ابوعبداللہ محمد بن احمد بن علی بن مخلد، محمد بن یوسف بن طباع، محمد بن کثیر مصیصی، عبداللہ بن جعفر اسماعیل بن عبداللہ، محمد بن معمر، محمد بن علی بن حبیش، احمد بن سندی، ابوشعیب حرانی، یحییٰ ابن عبداللہ حرانی، اوزاعی، محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب ابوجعفر، سعید بن مسیب ابن عباس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا صدقہ کر کے رجوع کرنے والا شخص کتے کی مانند ہے جو کھا کر قے کرلے پھر اسے کھالے۔[1]

۸۱۲۸ محمد بن علی، محمد بن عبداللہ طائی، محمد بن ابی عوف، ابوالیمان، ابن عیاش، عبدالرحمٰن بن عمرو، زہری، سعید بن المسیب، ابن عباس کہتے ہیں کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو کہتے سنا ہے کہ ہبہ کر کے رجوع کرنے والا شخص اس کتے کی مانند ہے جو قے کر کے کھالے۔

۸۱۲۹ سلیمان بن احمد، حسن بن جریر صوری، اسماعیل بن ابی الزناد، ابراہیم، اوزاعی کہتے ہیں کہ میں مدینہ آیا وہاں پر محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب سے میں نے قول باری تعالیٰ (یمحو اللہ مایشاء و یثبت و عندہ ام الکتاب) کے بارے میں سوال کیا انہوں نے فرمایا اسی آیت کے بارے میں میرے دادا نے آپ ﷺ سے سوال کیا تھا تو آپ نے فرمایا کہ اے علی میرے بعد میری امت کو خوشخبری سنا دینا صدق دل سے صدقہ کرنا، نیکی کرنا، والدین سے حسن سلوک کرنا اور صلہ رحمی شقاوۃ کو سعادت میں تبدیل کرنے والی عمر میں زیادتی کرنے والی دفع بلاء کا سبب ہے۔[2]

یہ حدیث غریب ہے۔ اس حدیث کی سند میں ابوزناد اور ابراہیم کی طرف سے تفرد ہے۔

۸۱۳۰ حبیب بن حسن عبداللہ بن محمد، عمر بن حسن ابوحفص قاضی حلبی محمد کامل بن میمون بن زیات، محمد بن اسحاق عکاشی اوزاعی کہتے ہیں کہ میں ہشام کے دور خلافت میں مدینہ آیا وہاں پر موجود لوگوں سے میں نے پوچھا کہ یہاں پر کوئی عالم دین موجود ہے؟ انہوں نے کہا محمد بن منکدر، محمد بن کعب، قرظی، محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس اور محمد بن علی بن حسین بن فاطمہ بنت رسول موجود ہیں میں نے کہا کہ خدا کی قسم یہ تو تم سے پہلے کے موجود ہیں اس کے بعد میں مسجد گیا وہاں پر موجود ایک شخص سے میں نے سلام کیا اس نے میرا ہاتھ پکڑ کر

۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/۳۵۲. ومعناه فی صحیحی البخاری ومسلم.

۲۔ أمالی الشجری ۲/۱۴۴.

اپنے قریب بٹھایا پھر اس نے کہا کہ برادرم تم کہاں سے آئے ہو؟ میں نے کہا کہ شام سے اس نے کہا کہ شام کے کون سے علاقے سے تمہارا تعلق ہے؟ میں نے کہا کہ دمشق سے اس نے کہا بہت اچھا پھر اس نے کہا کہ میرے والد نے مجھے بتایا کہ ان کے والد نے رسول کریم ﷺ کو کہتے سنا لوگوں کے لئے تین جائے پناہ ہوں گی (۱) دمشق (۲) فتنہ دجال کے وقت بیت المقدس (۳) یاجوج ماجوج کے وقت طور سینا۔[۱]

۸۱۳۱ابوعلی محمد بن احمد بن حسن محمد بن علی بن حبیش ، ابوشعیب حرانی ، ابی ، مسکین بن بکیر ، اوزاعی ، زہری ، انس بن مالک کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر پانی نوش فرمایا۔

اس حدیث کی سند میں مسکین بن بکیر عن الاوزاعی کی سند سے تفرد ہے۔

۸۱۳۲ابوعبداللہ بن احمد بن علی بن مخلد ، یوسف بن طباع محمد بن مصعب ، اوزاعی ، محمد بن منکدر ، جابر فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول سے مقبول حج کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کھانا کھلانا حسن اخلاق اختیار کرنا۔[۲]

۸۱۳۳احمد بن ابراہیم ، محمد بن حسن بن قتیبہ ، محمد ابن ایوب بن سوید ، اوزاعی ، ابن المنکدر ، ثوبان فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا انسان کی وفات کے بعد نماز اس کے سر کے پاس صدقہ دائیں جانب اور روزہ سینہ کے پاس ہوگا۔[۳]

یہ حدیث اوزاعی اور ابن المنکدر کی سند سے غریب ہے۔ اس حدیث کی سند میں محمد بن ایوب عن ابیہ کی سند سے تفرد ہے۔

۸۱۳۴سلیمان بن احمد ، احمد بن مسعود دمشقی ، عمرو بن ابی سلمہ ، صدقہ بن عبداللہ ، اوزاعی ، ابوزبیر ، جابر نے فرمایا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا باطل سے مزین انسان جھوٹ کے دو کپڑے پہننے والے کی مثل ہے۔[۴]

صدقہ نے اس حدیث کو اوزاعی عن ابی زبیر کی سند سے اسی طرح روایت کیا ہے لیکن ان کی سند میں تفرد ہے۔ اصل یہ حدیث ایوب بن سوید عن الاوزاعی عن محمد بن منکدر عن جابر کی سند سے مشہور ہے۔

۸۱۳۵ابوعبداللہ بن محمد بن احمد بن علی ، ابراہیم بن ہیثم بلدی محمد بن کثیر ، اوزاعی ، محمد بن عجلان ، سعید ، ابی ، ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ کا ارشاد ہے ایمان کے ستر سے کچھ زائد درجے ہیں سب سے بڑا درجہ لا الہ الا اللہ کی گواہی دینا اور سب سے کم درجہ تکلیف دہ چیز کا راستہ سے دور کر دینا ہے۔[۵]

۸۱۳۶حبیب بن حسن ، ابومسلم کشی ، ابوعاصم نبیل ، اوزاعی ، محمد بن موسیٰ ، قاسم بن مخیمرہ نے بحوالہ ابوموسیٰ نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ کے سامنے پانی میں جوش دی ہوئی نبیذ لائی گئی آپ نے فرمایا اسے دیوار پر دے مارو اس لئے کہ اللہ اور یوم آخرت پر ایمان نہ لانے والا اسے نوش کرتا ہے۔

۸۱۳۷محمد بن حمید بن سہل ، محمد بن ہارون ، حوثرہ بن محمد منقری ، معاذ بن ہشام ، ابی ، قتادہ ، اوزاعی ، محمد بن ابی موسیٰ ، قاسم بن مخیمرہ ، ابوموسیٰ اشعری فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے نبیذ لائی گئی تو آپ نے فرمایا اسے دیوار پر مارو اس لئے کہ اللہ اور یوم آخرت پر ایمان نہ لانے والا شخص اسے نوش کرتا ہے۔

۱۔ کنز العمال ۳۸۶۴۹.

۲۔ المستدرک ۱/۴۸۳. والسنن الکبری للبیہقی ۵/۲۶۲. واتحاف السادۃ المتقین ۴/۴۳۴. والدر المنثور ۱/۲۱۰.

۳۔ کنز العمال ۴۲۳۰۲

۴۔ الکامل لابن عدی ۱/۳۵۶. وکنز العمال ۶۴۷۳. والعلل للرازی ۲۳۲۸. ۲۴۴۸.

۵۔ صحیح مسلم ، کتاب الایمان ۵۷. وسنن النسائی ۸/۱۱۰. واتحاف السادۃ المتقین ۲/۲۶۰. ۸/۵۱۲.

۸۱۳۸احمد بن اسحاق، عبداللہ بن ابی داؤد، محمد بن بشار بن بندار، یحییٰ بن سعید قطان، اور محمد بن علی بن حبیش، علی بن اسحاق بن زاطیا، محمد بن حسان، روح بن عبادۃ، اوزاعی نے بحوالہ محمد بن ابی موسیٰ گذشتہ روایت کی مثل نقل کیا ہے۔

مؤلف کتاب فرماتے ہیں کہ یہاں تک صحابہ تابعین اور تبع تابعین کے طبقے عمروں اور شہروں کی ترتیب پر بیان کئے گئے ہیں، اس کے بعد مشہور و معروف اولیاء اللہ، عابدوں اور زاہدوں کی جماعت کا بیان کیا جائے گا۔ صحابہ، تابعین اور تبع تابعین کے طبقے معادن اور جواہر کی مانند ہیں جن کے مقام سے صرف مستنبطین ہی واقف ہو سکتے ہیں کیونکہ وہ دین کے ستون ہیں۔

طبقہ عابدین اور زاہدین کا بیان

۳۵۵ حبیب الفارسی

آپ بصرہ کے ساکن، صاحب کرامات، مستجاب الدعوات تھے، حسن بن ابی حسن کی مجالس میں شرکت کی وجہ سے آپ کی زندگی میں یکسر انقلاب آ گیا تھا، ایک روز چار دفعات میں چالیس ہزار دینار صدقہ کیا شروع دن میں دس ہزار صدقہ کر کے دربار خداوندی میں عرض کیا کہ اے اللہ! میں نے اپنے آپ کو ان کے عوض میں خرید لیا پھر اس کے دس ہزار مزید صدقہ کر کے کہا اے اللہ! یہ جو آپ نے مجھے توفیق دی اس کے شکر کے طور پر کیا ہے پھر مزید دس ہزار نکال دیا اور عرض کیا کہ اے اللہ! اگر آپ نے پہلے اور دوسرے والے صدقے کو قبول نہ کیا ہو تو اس کو قبول فرمالیں پھر دس ہزار مزید صدقہ کیا اور عرض کیا کہ اے اللہ! یہ اس تیسرے صدقے کی قبولیت کے شکر کے طور پر صدقہ کرتا ہوں۔

۸۱۳۹ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی یونس کہتے ہیں کہ میں نے مشائخ کو کہتے سنا کہ ہر روز حسن کی مجلس وعظ ہوتی تھی جس میں دیندار لوگ شریک ہوتے تھے اور حبیب ابو محمد کی مجلس بھی ہوتی تھی جس میں دنیا دار اور تاجر لوگ شریک ہوتے تھے، حبیب حسن کی باتوں پر بالکل توجہ نہیں دیتا تھا بالآخر ایک روز حبیب نے حسن کی مجلس کے بارے میں سوال کر ہی لیا اسے بتایا گیا کہ حسن کی مجلس میں جنت، دوزخ، آخرت کی طرف رغبت اور دنیا سے اعراض کی باتیں ہوتی ہیں، اس نے کہا کہ پھر مجھے بھی ان کی مجلس میں لے چلو چنانچہ لوگ حبیب کو مجلس میں لے گئے حسن کی مجلس کے شرکاء نے کہا اے ابو سعید یہ ابو محمد حبیب ہیں آپ کے پاس آپ کی نصیحانہ باتیں سننے کے لئے آئے ہیں، چنانچہ حسن نے ان کے سامنے جنت و دوزخ کا تذکرہ کیا، آخرت کی طرف شوق اور دنیا سے زہد کی ترغیب دی اور پھر حبیب نے وہاں سے واپسی کی اور گھر آ کر ساری جائیداد اور مال و دولت و متاع راہ خدا میں خرچ کر دیا۔

۸۱۴۰احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، یونس کہتے ہیں کہ ایک شخص حبیب ابو محمد کے پاس آیا اور ان سے قرض چڑھنے کی درخواست کی، حبیب نے اس سے کہا کہ جاؤ کسی سے قرض لے لو میں ضامن ہوں۔ راوی کہتا ہے کہ اس نے ایک شخص سے پانچسو درہم قرض لئے اور کہا کہ ابو محمد میرا ضامن ہے کچھ روز کے بعد قرض دینے والے شخص نے ابو محمد سے اپنے قرض کا مطالبہ کر دیا، حبیب ابو محمد نے اسے کل دوبارہ آنے کے لئے کہا اس کے بعد حبیب مسجد تشریف لے گئے اور وضو کر کے دو رکعت صلوٰۃ الحاجہ پڑھی اور اس سلسلے میں اللہ سے دعا کی۔ کل دوبارہ وہ شخص آیا اور اس نے حبیب سے اپنی رقم کا مطالبہ کیا حبیب نے اسے کہا کہ مسجد چلے جاؤ اگر وہاں کوئی چیز ملے تو اسے اٹھا لو چنانچہ وہ شخص مسجد گیا اور اسے وہاں ایک تھیلی ملی جس میں پانچ سو درہم تھے وہ شخص اس کو اٹھا کر لے گیا۔ دوسرے روز اس نے اس تھیلی کو دیکھا تو رقم میں اضافہ ہو گیا وہ شخص دوبارہ حبیب کے پاس آیا اور اس کے سامنے رقم کی زیادتی کا بیان کیا حبیب نے کہا کہ چلے جاؤ یہ سب تمہارے لئے ہے۔

۸۱۴۱محمد بن ابراہیم محمد بن حسن بن قتیبہ، احمد بن مزید خزاز، ضمرۃ، سری بن یحییٰ، حبیب ابو محمد کہتے ہیں کہ ایک بار لوگ سخت بھوک میں مبتلا ہو گئے میں نے ادھار پر آٹا اور ستو خرید کر لوگوں میں تقسیم کر دیا اور اپنے تھیلے کا منہ بند کر کے اسے اپنے بستر کے نیچے رکھ دیا، پھر میں نے اللہ سے دعا کی کچھ روز کے بعد قرض خواہ آ گئے اور انہوں نے اپنے حق کا مجھ سے مطالبہ کیا میں نے وہ تھیلا نکال کر اس کا منہ کھولا تو وہ اشرفیوں سے بھرا ہوا تھا میں نے ان کو اس کے وزن کے لئے کہا انہوں نے وزن کیا تو اس کا وزن ان کے حقوق کے مطابق تھا۔

۸۱۴۲ ابو احمد محمد بن احمد جرجانی، حسن بن سفیان، غالب بن وزیر غزی، ضمرہ، سری بن یحییٰ نے بیان کیا ہے کہ ایک شخص خراسان سے اپنا مکان فروخت کر کے سکونت کی غرض سے بصرہ آیا اس کے پاس دس ہزار درہم تھے اس نے حج پر جانے کا ارادہ کیا اور لوگوں سے پوچھا کہ یہ رقم وہ کس کے پاس امانت رکھے لوگوں نے اسے حبیب ابو محمد کے بارے میں مشورہ دیا چنانچہ وہ حبیب کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ میرے پاس دس ہزار درہم ہیں جو میں نے مکان خریدنے کے لئے رکھے ہوئے ہیں اب میرا حج پر جانے کا ارادہ ہے اور یہ رقم میں آپ کے پاس امانت کے طور پر رکھنا چاہتا ہوں، اگر آپ کو کوئی مناسب مکان مل جائے تو میرے لئے اسے خرید لینا ورنہ میری رقم حفاظت سے رکھنا میں حج سے واپسی پر اپنی رقم آپ سے وصول کرلوں گا حبیب نے کہا کہ بہت اچھا۔

اس کے بعد وہ شخص اپنی اہلیہ کے ہمراہ حج پر چلا گیا کچھ روز کے بعد لوگوں کو فاقہ کی نوبت آ گئی حبیب نے اس رقم سے آٹا خرید کر صدقہ کرنے کے بارے میں اپنے رفقاء سے مشورہ کیا انہوں نے کہا کہ یہ رقم تو آپ کے پاس مکان خریدنے کے لئے ہے حبیب نے کہا کہ میں اس رقم کو صدقہ کر کے اس شخص کے لئے اللہ سے جنت میں مکان خرید لیتا ہوں اس کا مالک حج سے واپسی پر اگر اس پر راضی ہوگیا تو فبہا ورنہ میں اسے دراہم دیدوں گا چنانچہ حبیب نے وہ رقم صدقہ کر دی، کچھ روز کے بعد اس خراسانی کی حج سے واپسی ہوئی تو اس نے حبیب سے اپنی رقم کے بارے میں سوال کیا حبیب نے کہا کہ اس رقم سے میں نے تمہارے لئے ایک محل خریدا ہے جس میں درخت، پھل اور نہریں ہیں وہ خراسانی اپنی اہلیہ کے پاس گیا اور اسے صورتحال سے آگاہ کیا دوسرے روز کے بعد وہ خراسانی پھر حبیب کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ وہ مکان میرے حوالے کر دیجئے اس وقت حبیب ابو محمد نے اس شخص سے کہا کہ میں نے تمہارے لئے اللہ تعالیٰ سے جنت میں ایک محل خرید لیا ہے اس نے اپنی بیوی کو یہ بات بتائی اس نے کہا کہ زندگی کا کوئی معلوم نہیں اس لئے تم جا کر حبیب سے اس بارے میں ایک تحریر لکھوا کر لے آؤ چنانچہ اس شخص نے حبیب سے تحریر کا مطالبہ کیا تو حبیب نے اسے ایک تحریر لکھ دی جس کا حاصل یہ تھا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یہ تحریر حبیب نے لکھ کر دی ہے اس نے خراسانی کے لئے جنت میں ایک مکان خریدا ہے لہذا میں اللہ سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ ایک محل خراسانی کے حوالہ کر کے مجھے اس سے بری کر دے۔

وہ خراسانی تحریر اپنی اہلیہ کے پاس لے گیا اس کے سوا ماہ کے بعد اس خراسانی کا انتقال ہوگیا انتقال کے وقت اس خراسانی نے اپنی اہلیہ کو اس تحریر کو اپنے کفن میں رکھنے کے بارے میں وصیت کی چنانچہ اس کے اہل خانہ نے اس کی وصیت کے مطابق اسے دفن کر دیا کچھ روز کے بعد لوگوں کو قبر پر ایک تحریر ملی جس کا حاصل یہ تھا حبیب نے جو محل خراسانی کے لئے خریدا تھا وہ محل اللہ نے اس کے حوالے کر دیا ہے اب حبیب بری الذمہ ہے حبیب نے اس تحریر کو لے کر پڑھا اسے بوسہ دیا اور اس پر انہیں رونا آ گیا بعد ازاں انہوں نے وہ تحریر اپنے رفقاء کو دکھائی۔

۸۱۴۳ ابو بکر عبداللہ بن محمد، ابو طالب عبداللہ بن محمد بن سوادہ، عیسیٰ بن ابی حرب، ابی، رجل، نے بحوالہ دادا نقل کیا ہے کہ ہماری موجودگی میں ایک شخص حبیب کے پاس آیا اس نے ان کے سامنے اپنے پاؤں میں درد کی شکایت کی حبیب نے اسے کہا کہ بیٹھ جاؤ لوگوں کے چلے جانے کے بعد حبیب نے ایک تعویز اس کے گلے میں باندھ دیا اور اللہ سے دعا کی کہ اے باری تعالیٰ مجھے لوگوں کے سامنے رسوا مت کیجئے اے اللہ اس کی گھر واپسی سے قبل اسے شفا عطا فرما چنانچہ اللہ نے اسے شفا عطا فرما دی اور اس کے بعد اسے یاد بھی نہیں رہا کہ کون سے پاؤں میں درد تھا۔

۸۱۴۴ ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبداللہ بن ابی بکر مقدمی، جعفر بن سلیمان کہتے ہیں کہ میں نے حبیب کو کہتے سنا ہمارے پاس ایک سائل آیا عمرۃ نے آٹا گوندھا پھر وہ اس کو پکانے کے لئے آگ کی تلاش میں نکلی میں نے سائل سے کہا کہ یہ آٹا اٹھا لو چنانچہ اس نے اٹھا لیا کچھ دیر کے بعد عمرۃ آئی اور اس نے آٹے کے بارے میں سوال کیا میں نے کہا کہ ذرا انتظار کرو اس کی روٹیاں پک کر آ رہی

ہیں لیکن جب اس نے حد سے اصرار کیا تو میں نے حقیقت حال سے اسے آگاہ کر دیا اس نے کہا کہ اب تم پر ہمارے کھانے کا انتظام کرنا لازم ہے تھوڑی دیر کے بعد ایک شخص روٹی اور گوشت سے بھرا ہوا ایک پیالہ لایا عمرۃ نے کہا کہ آپ نے بہت جلد ہمارے کھانے کا انتظام فرما دیا۔

۸۱۴۵ احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبدا بن ابی بکر مقدمی، جعفر بن سلیمان کہتے ہیں کہ میں نے حبیب کو کہتے سنا کہ ہمارے پاس ایک قوم کا سردار آیا ہم نے اس کے لئے مچھلی تیار کی اس نے آنے میں دیر کی جب وہ آ گیا تو میں نے عمرۃ سے کہا جلد کھانا لے آؤ تا کہ ہم کھائیں چنانچہ وہ مچھلی تیار کر کے لائی تو وہ ایک جمے ہوئے خون کی مانند تھی ہم نے اسے گھاس پر پھینک دیا۔

۸۱۴۶ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، یسار، جعفر کہتے ہیں کہ میں نے حبیب کو کہتے سنا شیطان قراء کے ساتھ بچوں کے اخروٹ سے کھیلنے کی مانند کھیلتا ہے اگر اللہ نے قیامت کے روز مجھ سے پوچھ لیا کہ اے حبیب تو کوئی صحیح عبادت لایا ہے تو میرے لئے اثبات میں جواب دینا مشکل ہوگا نیز فرمایا اے لوگو اطمینان سے مت بیٹھو اس لئے کہ موت آنے والی ہے۔

۸۱۴۷ ابوبکر بن مالک نے متعدد طرق سے حبیب کا قول نقل کیا ہے کہ آخرت میں اللہ کے سامنے صحراء میں زیر سایہ رہنا مجھے جنت سے زیادہ محبوب ہوگا۔

۸۱۴۸ ابوبکر نے متعدد حوالوں سے حبیب کا قول نقل کیا ہے کہ انسان کا گناہوں سے پاک ہو کر دنیا سے جانا اس کی سعادت کی نشانی ہے۔

۸۱۴۹ ابو محمد نے متعدد واسطوں سے نقل کیا ہے کہ ایک روز حبیب کے پاس ایک عورت نے آ کر اپنی حاجت کا ان سے سوال کیا حبیب نے اس سے اس کے بچوں کی تعداد کے بارے میں سوال کیا اس نے اپنے بچوں کی تعداد بتائی حبیب نے وضو کر کے اس کے لئے دعا کی اس کے بعد حبیب کی چادر کے نیچے سے پچاس درہم نکلے جو انہوں نے اس عورت کو دے دیئے۔

۸۱۵۰ عبداللہ بن محمد نے متعدد حوالوں سے نقل کیا ہے کہ حبیب تاجروں سے سامان خرید کر لوگوں پر صدقہ کرتے تھے ایک بار تاجر کو دینے کے لئے حبیب کے پاس رقم نہیں تھی انہوں نے بارگاہ الٰہی میں اپنی حاجت کا سوال کیا تو اللہ نے ان کی حاجت پوری فرما دی۔

۸۱۵۱ ابوبکر محمد بن جعفر مؤدب نے مختلف واسطوں سے نقل کیا ہے کہ ایک روز حبیب نے حاضرین مجلس کو صدقہ کرنے کے بارے میں خوب ترغیب دی اس کے بعد کھڑے ہو کر انہوں نے بارگاہ الٰہی میں خوب دعائیں کیں دعا سے فارغ ہونے کے بعد حبیب نے حاضرین میں سے مساکین پر صدقہ کیا۔

۸۱۵۲ ابو محمد بن حیان، محمد بن عباس بن ایوب، عبدالرحمٰن بن واقد، ضمرہ، سری بن یحییٰ کا قول ہے کہ حبیب ابو محمد ترویہ کے روز بصرہ میں موجود ہونے کے باوجود عرفہ کی شام میدان عرفات میں نظر آتے تھے۔

۸۱۵۳ عبداللہ بن محمد، ابراہیم بن سفیان، ابراہیم ابن نصر، حسام ابن عبادہ اپنے والد کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں ایک روز سلیمان تیمی کے ہمراہ حبیب ابو محمد کے پاس گیا اس نے کہا کہ ابو محمد ہمارے لئے دعا کیجئے انہوں نے فرمایا کہ میں تمہاری دعا کا زیادہ محتاج ہوں۔

۸۱۵۴ احمد بن جعفر بن مسلم، احمد بن علی ابار، احمد بن ابی الحواری، ابو قرہ محمد بن ثابت نے حبیب ابو محمد کا قول نقل کیا ہے کہ اے باری تعالیٰ آپ کی ذات کے ذریعہ خوشی حاصل نہ کرنے والے اور آنکھیں ٹھنڈی نہ کرنے والے کی آنکھیں ٹھنڈی نہ ہوں اور اسے خوشی حاصل نہ ہو آپ کی ذات کی قسم آپ کو معلوم ہے کہ مجھے آپ سے بے انتہا محبت ہے۔

۸۱۵۵ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، کہتے ہیں کہ حبیب ابو محمد سب سے زیادہ خوف الٰہی کی وجہ سے رونے والے تھے ایک شب ان پر خوب گریہ طاری رہا عمرۃ نے ان سے اس کی وجہ دریافت کی تو فرمایا کہ مجھے میرے حال پر چھوڑ دو اس لئے کہ میں ایسی راہ پر چلنا چاہتا ہوں کہ اس پر مجھ سے قبل کوئی نہ چلا ہو۔

۸۱۵۶محمد بن علی، ابو بشر دولابی، زکریا بن یحییٰ وقاد، حصیب بن صالح، صالح مری، حبیب ابو محمد فارسی فرزدق کہتے ہیں کہ میری ابو ہریرہ سے ملاقات ہوئی انہوں نے مجھ سے سوال کیا کہ تم ہی فرزدق ہو میں نے کہا کہ ہاں پھر انہوں نے فرمایا تم ہی شاعر ہو میں نے اثبات میں جواب دیا اس کے بعد انہوں نے فرمایا ہوسکتا ہے کہ تم پر ایسا وقت آجائے کہ لوگ کہیں کہ تمہاری توبہ قبول نہیں ہوگی اس وقت تم رحمت الٰہی سے مایوس مت ہونا۔

۳۵۶عبدالواحد بن زید

آپ عابد، زاہد اور بہترین واعظ تھے۔

۸۱۵۷اسحاق بن احمد بن علی، ابراہیم بن یوسف بن خلاد، احمد بن ابی الحواری، ابوسلیمان درانی کہتے ہیں کہ عبدالواحد بن زید پر فالج کا حملہ ہوگیا انہوں نے اللہ تعالیٰ سے بوقت وضو اس مرض کے دور ہونے کی دعا کی چنانچہ وضو کے وقت ان سے فالج کا مرض دور ہوجاتا وضو کے بعد پھر لاحق ہوجاتا۔

۸۱۵۸اسحاق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی الحواری سباع ابو محمد موصلی، عبدالواحد بن زید کا قول ہے کہ اے لوگو تم روٹی اور نمک کو اپنی غذا بناؤ اس لئے کہ یہ انسان کی چربی کو پگھلانے والی اور اس کے یقین میں زیادتی کرنے والی ہے۔

۸۱۵۹اسحاق بن ابراہیم، احمد، ابوسلیمان کہتے ہیں کہ ایک بار کچھ ساتھیوں کے ہمراہ ایک راہب کے پاس سے گزرا میں نے اس سے نصیحت کی درخواست کی اس نے پردہ ہٹا کر کہا اے عبدالواحد اگر تم علم الیقین حاصل کرنا چاہتے ہو تو اپنے اور شہوات کے درمیان ایک دیوار کھڑی کرلو اس کے بعد اس نے پردہ ڈال دیا۔

۸۱۶۰اسحاق، ابراہیم، احمد، احمد بن غسان، احمد ہجیمی کہتے ہیں کہ میں نے عبدالواحد سے دو شخصوں کی فضیلت کے بارے میں سوال کیا کہ ان میں سے ایک اطاعت الٰہی کی وجہ سے زندگی کا دوسرا لقاء الٰہی کے شوق کی وجہ سے موت کا طالب ہے انہوں نے جواب دیا کہ لقاء الٰہی کے شوق کی وجہ سے موت کا طالب افضل ہے۔

۸۱۶۱ابی، احمد بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن ادریس، زہیر بن عباد، سری بن حسان، عبدالواحد کہتے ہیں کہ رضاء الٰہی وصول الی اللہ کے لئے بڑا دروازہ ہے دنیا میں جنت اور عابدین کے لئے ذریعہ راحت ہے۔

۸۱۶۲ابی، ابوحسن، احمد بن محمد بن عمر عبداللہ بن محمد بن سفیان، عبدالرحیم بن یحییٰ، عثمان بن عمارہ عبدالواحد بن زید کا قول ہے کہ ایک بار میں چند احباب کے ہمراہ فارس ایک دوست کی زیارت کے لئے گیا، زمہریر مقام پر سطح پہاڑ پر ہمیں ایک روشنی دکھائی دی ہم اس کی طرف گئے تو وہاں پر ایک شخص ہم نے دیکھا جس سے خون اور پیپ نکل رہے تھے ہمارے ایک ساتھی نے اسے شہر جا کر اس کے علاج کا مشورہ دیا اس نے آسمان دنیا پر ایک نظر اٹھا کر کہا اے باری تعالیٰ یہ لوگ مجھے آپ کی نافرمانی کا مشورہ دے رہے ہیں مجھے آپ کی ذات کی قسم میں آپ کی کبھی مخالفت نہیں کروں گا۔

۸۱۶۳عبداللہ بن محمد بن جعفر، اسحاق بن ابی حسان، احمد بن ابی الحاری، ابوعلی ازدی، عبدالواحد بن زید کہتے ہیں کہ ایک بار میں محمد بن واسع اور مالک بن دینار کے ہمراہ بیت المقدس گیا صافہ اور حمس کے درمیان ریت کے ٹیلوں سے ایک منادی کی آواز سنائی دی کہ اے محفوظ و مستور انسان اپنے حفاظت کنندہ کی شناخت کرو ورنہ دنیا سے ڈر اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو دنیا کو کانٹے کی مانند خیال کر اور اپنا پاؤں سوچ کر رکھ۔

۸۱۶۴ابو محمد بن حیان، علی بن سعید، ابن ادریس، عبداللہ بن عبید، مضر القاری، عبدالواحد بن زید کا قول ہے کہ اے باری تعالیٰ آپ کی

عزت کی قسم میرے لئے آپ کی ملاقات و دیدار سے بڑھ کر کوئی چیز فرحت بخش نہیں ہے اے صادقین کو جنت اور گناہ گاروں کو توبہ کی توفیق دینے والے قیامت کے روز مجھے اور میرے ساتھیوں کو اپنا مقرب بنالے اور پھلوں سے لبریز جنت عطا کر۔

۸۱۶۵ عبداللہ بن محمد، محمد بن معدان، احمد بن غالب، محمد بن عبداللہ، عبدالواحد کہتے ہیں کہ اصلاح باطن کرنے والے شخص کا دین اور اعمال صالحہ مضبوط ہوں گے اور باطن کی اصلاح نہ کرنے والا شخص امّی عابد کی مانند ہے۔

۸۱۶۶ ابوبکر محمد بن احمد بن محمد، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن عبید، محمد بن حسینؒ، عمار بن عثمان، مسمع بن عاصم کہتے ہیں کہ میں عبدالواحد کے ہمراہ ایک مریض کی عیادت کے لئے گیا عبدالواحد نے اس سے کسی چیز کی خواہش کا سوال کیا اس نے کہا کہ جنت کی خواہش ہے عبدالواحد نے کہا کہ پھر تم دنیا سے ناامید کیسے ہوگئے تو اس نے کہا کہ مجالس ذکر میں شرکت اور اللہ کی نعمتوں کے شمار کرنے کی وجہ سے عبدالوحد نے کہا کہ اسی کے ذریعے آخرت میں کامیابی ممکن ہے۔

۸۱۶۷ ابی، ابوحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، عمار بن عثمان، حصین بن قاسم، عبدالواحد فرماتے ہیں کہ دو قلبوں کے درمیان ایک راستہ ہے وہاں سے ایک چیز ایسی گزرتی ہے جسے کوئی نہیں روک سکتا وہ متکلم کے قلب سے نصیحت نکل کر سامع کے قلب میں من وعن موجزن ہوجاتا ہے۔

۸۱۶۸ ابی، ابوحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، عبداللہ بن عمر جبشمی، مضر القاری، عبدالواحد بن زید فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص حسن سے کثرت گناہوں کی شکایت کرتا تو وہ اسے مشورۃً کہتے اپنے اور گناہوں کے درمیان سمندر حائل کرلو نیز فرمایا کرتے تھے ہر راستہ کے لئے ایک شاٹ کٹ ہوتا ہے حصول جنت کے لئے شاٹ کٹ راستہ جہاد ہے۔

۸۱۶۹ ابی، ابوحسن، ابوبکر بن عبید، محمد ابن حسین، عبداللہ بن محمد، معاذ بن زیاد، عبدالواحد بارہا فرمایا کرتے تھے بصرہ کے تمام اموال اور پھل مجھے دو پیسوں کے بدلے بھی پسند نہیں۔

۸۱۷۰ عثمان بن محمد عثمانی، ابوحسن واعظ بغدادی، احمد بن الحواری، ابوسلمان، عبدالواحد نے بیان کیا ہے کہ ایک روز میں اپنے وظائف سے فارغ ہوکر محو آرام تھا تو خواب میں میں نے ریشمی لباس میں ملبوس ایک انتہائی حسین وجمیل لڑکی دیکھی اس کے دونوں پاؤں میں جو تیاں تھیں دونوں جوتیاں اللہ کی حمد بیان کررہی تھیں۔ وہ لڑکی مجھے مخاطب ہوکر کہنے لگی اے ابن زید میری طلب میں خوب کوشش کر اس لئے کہ میں بھی تیری طلب میں کوشاں ہوں اس کے بعد اس نے سریلی آواز میں شعر کہا مجھے خریدنے والے اور میرے ہمراہ رہنے والے کے لئے سوفیصد نفع ہی نفع ہے اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی میں نے آج کے بعد رات کو نہ سونے کی قسم اٹھالی۔

۸۱۷۱ عثمان بن محمد عثمانی، ابوحسن محمد بن احمد، عمر بن محمد بن یوسف، ابوجعفر صفار، فیض بن اسحاق رقی، فضیل بن عیاض کہتے ہیں کہ میں نے عبدالواحد کو کہتے سنا کہ میں نے تین دن تک اللہ سے اپنی جنتی زوجہ کی زیارت کے بارے میں سوال کیا چوتھے روز خواب دیکھا کہ ایک شخص مجھے ندادے کر کہہ رہا ہے جنت میں تمہاری رفیقہ حیات کا نام سودہ ہے میں نے اس سے پوچھا کہ اب وہ کہاں ہے اس نے کہا کہ کوفہ میں آل بنی فلاں میں ہے اس کے بعد میں کوفہ گیا وہاں پر اس کے بارے میں سوال کیا تو مجھے بتایا گیا کہ وہ مجنونہ لڑکی ہے جو ہماری بکریاں چراتی ہے میں نے ان سے کہا کہ میں اس کی زیارت کا مشتاق ہوں انہوں نے کہا کہ جنگل کی طرف چلے جاؤ چنانچہ جب میں جنگل میں پہنچا تو وہ نماز میں مشغول تھی اس نے اپنے سامنے ایک سترہ رکھا ہوا تھا جس پر اون کا جبہ تھا اس پر لکھا ہوا تھا اس کی خرید و فروخت منع ہے وہاں پر میں نے بھیڑ اور بکریوں کا اجتماع بلانزع دیکھا اس نے مجھے دیکھ کر اپنی نماز مختصر کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد اس نے مجھے کہا اے ابن زید واپس چلا جا کیوں کہ ہماری وعدہ گاہ اس کے علاوہ ہے میں نے اس سے پوچھا کہ تمہیں میرے ابن زید ہونے کا کیسے علم ہوا اس نے کہا کہ عالم ارواح میں روحوں کے اجتماع کے وقت جن روحوں نے ایک دوسرے کو پہچان لیا تو ان میں اللہ

نے محبت پیدا کردی پھر میں نے اس سے نصیحت کی درخواست کی اس نے کہا کہ اے ابن زید جسے اللہ نے دنیا عطا کی پھر اس نے اللہ سے مزید کا سوال کیا تو وہ اللہ سے بہت دور ہو جاتا ہے پھر اس نے شعر کہے (۱) اے قوم کو گناہوں سے منع کرنے والے واعظ (۲) تو دوسروں کو منع کرنے کے باوجود خود گناہ میں مبتلا ہے یہ بڑی عجیب بات ہے۔

پھر میں نے اس سے بکریوں کے ساتھ بھیڑیوں کے جمع ہونے کی وجہ پوچھی تو اس نے کہا کہ میں نے اللہ سے صلح کر لی جس کی برکت سے اللہ نے ان کے درمیان صلح کرادی۔

۸۱۷۲ عبدالواحد بن احمد، محمد بن احمد بن نضر، عبدالرحمٰن بن محمد بن ادریس، محمد بن یحییٰ بن عمرو واسط، محمد بن حسین، حکیم بن جعفر، حارث بن عبید کہتے ہیں کہ عبدالواحد بن زید میرے ہمراہ مالک بن دینار کی مجلس وعظ میں شریک ہوتے تھے میں عبدالواحد بن زید کے بہت زیادہ رونے کے سبب مالک بن دینار کی بات نہیں سمجھ سکتا تھا۔

۸۱۷۳ ولید، محمد، عبدالرحمٰن، محمد بن یحییٰ بن بسطام، حاتم بن سلیمان طائی کہتے ہیں کہ میں عبدالواحد بن زید کے ہمراہ حوشب کے جنازہ میں شریک تھا ان کے دفن کے وقت عبدالواحد کی زبان پر یہ الفاظ جاری تھے اے ابوبشر تو اس روز سے بہت ڈرتا تھا اللہ تجھ پر رحم فرمائے اے ابوبشر تجھے موت کا سخت خوف تھا تیری وفات کے بعد سے میں بھی خوب اس دن کے لئے تیاری کروں گا چنانچہ اس کے بعد بھرپور طریقہ سے عبدالواحد بن زید نے موت کی تیاری شروع کردی۔

۸۱۷۴ ولید، محمد، عبدالرحمٰن، محمد بن یحییٰ، عمار بن عثمان حلبی، حصین بن قاسم وزان کا قول ہے کہ ہم ایک بار عبدالواحد کے وعظ میں تھے دوران وعظ مسجد کے کونے سے ایک شخص نے کہا اے ابوعبیدہ بس کیجئے آپ کے وعظ سے میرا قلب پھٹنے کے قریب ہے لیکن عبدالواحد نے اپنا وعظ جاری رکھا حتیٰ کہ اسی حالت میں اس شخص کی موت واقع ہوگئی راوی کہتا ہے کہ میں اس شخص کی نماز جنازہ میں شریک تھا میں نے اس روز اس سے زیادہ رونے والا کسی کو نہ دیکھا۔

۸۱۷۵ ولید و محمد، عبدالرحمٰن، محمد، عمار بن عثمان حلبی، حصین وزان نے بیان کیا ہے کہ عبدالواحد کا ایک لڑکا ابن متعبد تھا عبدالواحد اس کی ضروریات کا بہت خیال رکھتے تھے اس کے انتقال پر عبدالواحد کو شدید صدمہ ہوا ایک روز اس کے تذکرہ آنے پر ان کی آنکھیں نم ہوگئیں اور فرمایا کہ اس کی وفات کے بعد زندگی بے مزہ ہو کر رہ گئی۔

۸۱۷۶ احمد بن اسحاق، ابوصالح عبدالرحمٰن بن احمد، عبداللہ بن سعد، ابن عائشہ، اسماعیل بن ذکوان کہتے ہیں کہ عبدالواحد بن زید فرمایا کرتے تھے اہل دین کی ہم نشینی اختیار کرو اگر یہ میسر نہ ہو تو پھر اہل مروت کی اس لئے کہ اس قسم کے لوگوں کی مجالس فحش گوئی سے پاک ہوتی ہیں۔

۸۱۷۷ محمد بن احمد بن عمر، ابی، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، یحییٰ بن راشد، عبدالواحد بن زید کہتے ہیں کہ میں نے زیاد نمیری سے خوف کی انتہا کے بارے میں سوال کیا جواب دیا گناہ کرتے وقت خوف الٰہی اس کے ارتکاب سے مانع بن جائے، پھر میں نے ان سے رجا کی انتہا کے بارے میں سوال کیا انہوں نے فرمایا ہر وقت اللہ سے امید وابستہ رکھنا۔

۸۱۷۸ ابی، ابوحسن بن ابان، عبداللہ بن محمد بن سفیان، محمد، روح بن سلمہ وراق، مسلم عبادانی کہتے ہیں کہ ایک روز عبدالواحد، صالح مری عبدالواحد بن زید، عتبہ غلام سلمہ اسواری ہمارے پاس تشریف لائے ساحل سمندر پر ان کا قیام تھا ایک شب میں نے ان کو کھانے پر مدعو کیا جب ان کے سامنے کھانا پیش کیا گیا تو ساحل سمندر سے گزرنے والے ایک شخص نے آواز بلند ایک شعر کہا دنیاوی کھانوں نے مجھے آخرت کے کھانوں سے بے نیاز کردیا یا درکھ نفس کی لذت غیر نفع بخش ہے۔

راوی کہتا ہے کہ عتبہ نے زور سے ایک چیخ ماری اور بے ہوش ہو گئے اس کے بعد ساری قوم پر گریہ طاری ہو گیا تھا کھانا اٹھالیا

گیا خدا کی قسم انہوں نے اس میں سے ایک لقمہ بھی نہیں چکھا۔

۸۱۷۹ ابی، ابوحسن، عبداللہ بن محمد، محمد بن حسن، مالک بن ضیغم، بکر بن معاذ، عبدالواحد بن زید کہتے ہیں کہ اے لوگو تم قیامت کے روز کی شدت پیاس سے کیوں نہیں روتے ہو نار دوزخ کے خوف سے گریہ کیوں طاری نہیں ہوتا اس کے بدلے امید ہے کہ صحابہ اور تابعین کی معیت میں تم کو حوض کوثر نصیب ہو جائے اس کے بعد عبدالواحد روتے رہے حتیٰ کہ بے ہوش ہو گئے۔

۸۱۸۰ ابی، احمد، عبداللہ، محمد، محمد بن حسین، عمار بن عثمان کہتے ہیں کہ میں نے حصین بن قاسم کو کہتے سنا اگر عبدالواحد کا غم اہل بصرہ پر تقسیم کیا جائے تو انہیں کافی ہو جائے میں نے انہیں نصف شب میں مرہون گھوڑے کی طرح دیکھا اور وہ محراب میں ایسے کھڑے ہوتے تھے گویا ان سے خطاب کیا جا رہا ہے۔

۸۱۸۱ ابی، محمد بن احمد، ابوحسن بن ابان، ابوبکر بن سفیان، محمد بن حسین، حکیم بن جعفر، حیان اسود، عبدالواحد بن زید کہتے ہیں کہ ایک بار میرے پاؤں میں شدید درد تھا اس کے باوجود میں نے شب میں تہجد پڑھی لیکن مرض کی شدت میں بہت زیادہ اضافہ ہو گیا جس کی وجہ سے میں چادر لپیٹ کر لیٹ گیا اور میری آنکھ لگ گئی خواب میں مجھے ایک حسین وجمیل باندی نظر آئی اس نے دیگر باندیوں کو میرے اٹھانے کا حکم دیا اور کچھ باندیوں کو بستر بچھانے کا حکم دیا چنانچہ انہوں نے اٹھا کر مجھے بستر پر لٹا دیا میں بڑا حیران تھا پھر اس نے بستر پر یاسمین چھڑکوائی بعد ازاں میرے مرض کی جگہ پر اپنا ہاتھ پھیرا اس کے بعد وہ کہنے لگی اللہ تجھے شفاء عطا فرمائے کھڑے ہو کر نماز میں مشغول ہو جا اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی اور میں اپنے مرض سے بالکل صحت یاب ہو گیا اس کے اس جملہ قم شفاک اللہ الی صلاتک غیر مضرور کی لذت آج تک میں اپنے قلب میں محسوس کر رہا ہوں۔

۸۱۸۲ عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن عباس، سلمہ بن شبیب، ابراہیم بن جنید، ابی، ابوحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین عبداللہ بن عمرو بن جبلہ، ابوعاصم عبادانی، عبدالواحد بن زید کا قول ہے ہم ایک غزوہ میں تھے میں ایک بڑے دستے کے ساتھ تھا ایک جگہ پر ہم نے پڑاؤ کیا تمام ساتھی سو گئے میں تلاوت قرآن کریم میں مشغول ہو گیا جب میں فارغ ہوا تو نیند کا مجھ پر سخت غلبہ تھا میں نے بستر استراحت پر لیٹ کر خیال کیا کاش دیگر ساتھیوں کی طرح میں بھی سو جاتا پھر صبح اٹھ کر قرآن کی تلاوت کر لیتا اس کے بعد مجھے نیند آ گئی خواب میں نے ایک نوجوان دیکھا جو میرے نزدیک کھڑا تھا اس کے ہاتھ میں چاندی کی مثل ایک ورقہ تھا میں نے اس کے بارے میں سوال کیا تو اس نے وہ میرے حوالے کر دیا اس پر یہ دو شعر مکتوب تھے (۱) جس نے چاہا وہ غفلت سے سو گیا نیند موت کی طرح ہے اس لئے اس پر کبھی بھی اعتبار مت کرنا (۲) اس کی وجہ سے انسان کے اعمال کا سلسلہ موت کی وجہ سے منقطع ہونے کی طرح منقطع ہو جاتا ہے

عبدالواحد کہتے ہیں اس کے بعد وہ نوجوان میری نظروں سے اوجھل ہو گیا عبدالواحد اسے یاد کرتے ہوئے بہت روتے تھے۔

۸۱۸۳ ابی، احمد بن احمد بن عمر، عبداللہ بن محمد ابن سفیان، محمد بن حسین، عمار بن عثمان حلبی، سوار غنوی کہتے ہیں کہ عبدالواحد کو میں نے سنا اجابت اور اخلاص کبھی جدا نہیں ہو سکتے۔

۸۱۸۴ ابی، احمد، عبداللہ، محمد، عمار، حصین بن قاسم وزان، عبدالواحد فرماتے ہیں میں نے اللہ سے وفات کے دن میں نہ کھانے کا عہد کیا ہوا ہے حصین کہتے ہیں کہ شدید مرض کی حالت میں بھی عبدالواحد نے کچھ نہیں کھایا حتیٰ کہ اسی حالت میں ان کی موت آ گئی۔

۸۱۸۵ ابومحمد بن حیان، علی بن سعید، ابراہیم بن جنید، محمد بن حسین، سعید بن یزید قسام، خلف بن مضر القاری، عبدالواحد بن زید کہتے ہیں کہ رضائے الہی کے علاوہ صبر سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں ہے اور میرے علم کے مطابق رضائے الہی سے بڑھ کر کسی چیز کا درجہ نہیں ہے اور یہی چیز محبت کی بنیاد ہے۔

۸۱۸۶ ابومحمد، عبداللہ بن محمد بن زکریا، سہل بن عثمان، ابن سماک، عبدالواحد کا قول ہے علم پر عمل کرنے والے انسان پر اللہ معلومات کا

روانہ دھوں دیتا ہے۔

۸۱۸۷ ابومحمد، احمد بن روح، احمد بن غالب، محمد بن عبداللہ خزاعی کہتے ہیں کہ عبدالواحد بن زید نے چالیس سال تک عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا کی ہے۔

۸۱۸۸ ابی، احمد بن محمد بن عمر بن عمر، عبداللہ بن محمد، علی بن ابی مریم، محمد بن حسین، حکیم بن جعفر، مسمع بن عاصم، عبدالواحد بن زید کا بیان ہے کہ اطاعت الٰہی اور معاصی سے اجتناب کی نیت کرنے والے کی من جانب اللہ مدد کی جاتی ہے، نیز فرمایا اے سیار تیرا کیا خیال ہے کہ محبت الٰہی کی وجہ سے ترک خواہشات پر تجھے من جانب اللہ صبر کی توفیق نہیں ہوگی اللہ تعالیٰ کے لئے اس قسم کا گمان رکھنے والے کے لئے افسوس ہے۔ راوی کہتا ہے کہ اس کے بعد عبدالواحد پر گریہ طاری ہو گیا حتیٰ کہ وہ بیہوش ہونے کے قریب ہو گئے اس کے بعد فرمایا اے صبح وشام اہل معاصی پر انعامات کرنے والی ذات تیرے محبوب بندے کیسے تیری رحمت سے مایوس ہو سکتے ہیں۔

۸۱۸۹ ابومحمد بن حیان، عمر بن بحر، احمد بن ابی الحواری، عبداللہ تیاحی نے بیان کیا ہے کہ عبدالواحد کو بتایا گیا کہ ایک بصری شخص پچاس برس سے روزہ نماز میں مشغول ہے انہوں نے فرمایا تیرے صوم وصلاۃ سے تیرے عمل میں زیادتی ہوگی اگر مجھے حیا مانع نہ ہوتی تو میں تجھے بتاتا کہ تیرے ثواب میں تیرے عمل کا دخل ہے۔

۸۱۹۰ ابی، ابوحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، داؤد بن محبر، عبدالواحد بن زید، حسن کہتے ہیں کہ نسیان اور امید انسان کے لئے بڑی نعمتیں ہیں۔

۸۱۹۱ سلیمان بن احمد، محمد بن التمار، قرہ بن حبیب، عبدالواحد بن زید، اسلم کوفی، مرۃ الطیب، زید بن ارقم کہتے ہیں کہ حضرت صدیق اکبرؓ نے پانی طلب فرمایا تو انہیں پانی میں شہد ملا کر پیش کیا گیا انہوں نے اس کو ہاتھ میں لے کر واپس کر دیا اور مسلسل روتے رہے حتیٰ کہ ان کے اردگرد لوگ بھی رو پڑے جب ان کا رونا بند ہوا تو لوگ ان کے پاس اس بارے میں پوچھنے کے لئے گئے پھر دوبارہ صدیق اکبر رو پڑے حتیٰ کہ وہی کیفیت طاری ہو گئی حتیٰ کہ لوگ ان سے اس بات سے ناامید ہو گئے کہ وہ آج ان کے سوال کا جواب دیں گے لیکن دوبارہ جب ان کا رونا بند ہوا تو انہوں نے اپنے چہرے سے اپنے آنسو صاف کئے تو پھر لوگ ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ آج ہم آپ سے سوال کرنے سے ناامید ہو گئے تھے آج جو کیفیت آپ پر طاری ہوئی تھی اس کا کیا سبب ہے؟ حضرت صدیق اکبر نے جواب دیا ایک روز میری موجودگی میں اچانک آپ ﷺ نے فرمایا دور ہو جا مجھ سے دور ہو جا لیکن مجھے کوئی چیز نظر نہیں آئی اس لئے میں نے آپ سے اس کی وجہ دریافت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا اے میرے صدیق اس وقت پوری دنیا میرے سامنے پیش کی گئی تھی اس لئے میں نے کہا تھا کہ اس منحوس شئے کو مجھ سے دور کرو، حضرت صدیق اکبر نے فرمایا مجھے بھی آج اسی چیز کا خطرہ ہو گیا تھا اس لئے مجھ پر یہ کیفیت طاری ہو گئی تھی۔

۸۱۹۲ ابواحمد محمد بن احمد جرجانی، محمد بن جنید نیساپوری عبداللہ بن محمد، احمد بن زیاد قصوصی، ابوسہل مضر العابد، عبدالواحد بن زید، حسن، ابی ہریرہؓ کہتے ہیں کہ ارشاد نبوی ﷺ ہے دین کی عزت کرنے والا شخص درحقیقت اپنے نفس کو عزت بخشتا ہے اور نفس کی عزت کرنے والا شخص دین کی توہین کرتا ہے حالانکہ وہ دین کا کوئی نقصان نہیں کرتا بلکہ اپنا ہی نقصان کرتا ہے اور دین کو تقویت پہنچانے والا انسان درحقیقت دین اور اپنے نفس دونوں کو تقویت پہنچاتا ہے۔

۸۱۹۳ ابی، ابوعبداللہ محمد بن احمد بن یزید، عبداللہ بن عبدالوہاب، محمد بن عبداللہ، ابراہیم بن اشعث، محمد بن فضل بن عطیہ، عبدالواحد بن زید، حسن نے رسول اللہ ﷺ کا قول نقل فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب بندہ ہمہ تن میری طرف متوجہ ہو جاتا ہے تو اس کو میرے ذکر میں لذت محسوس ہونے لگتی ہے اس وقت وہ میرے مقربین میں سے بن جاتا ہے جس کی وجہ سے اس کے اور میرے درمیان حائل

پردے اٹھ جاتے ہیں اور ہر وقت اس کو میرا دھیان رہتا ہے پھر وہ دیگر لوگوں کی مثل مجھے بھولتا نہیں ہے ان لوگوں کی باتیں انبیاء جیسی ہوتی ہیں اور جب میں لوگوں کو ان کی نافرمانیوں کی وجہ سے عذاب دینے کا ارادہ کرتا ہوں تو ان ہی لوگوں کی وجہ سے اپنا ارادہ ترک کر دیتا ہوں [1]

اس حدیث کو عبدالواحد نے حسن سے اسی طرح روایت کیا ہے لیکن یہ حدیث مرسل غیر مقبول ہے۔

۳۵۷ صالح بن بشیر مری [2]

آپ بہترین قاری، متقی واعظ اور خداترس انسان تھے۔

۸۱۹۴ ابوبکر احمد بن سندی، محمد بن عباس مؤدب، خالد بن خراش صالح مری، کا قول ہے کہ مجھے اس قوم پر تعجب ہے جسے توشہ تیار کر کے کوچ کا حکم دیا گیا ہے لیکن اس کے باوجود کھیل کود میں مشغول ہے۔

۸۱۹۵ عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبدالوہاب، محمد بن زکریا، حسن بن حسان کہتے ہیں کہ ایک روز ہم صالح مری کے وعظ میں موجود تھے صالح مری نے دوران وعظ سامنے بیٹھے ہوئے ایک شخص کو قرآن پڑھنے کا حکم دیا، اس نے قرآن کی ایک آیت تلاوت کی (ترجمہ) اور ان کو قریب آنے والے دن سے ڈراؤ جب کہ دل غم سے بھر کر گلوں تک آرہے ہوں گے (اور) ظالموں کا کوئی دوست نہیں ہوگا اور نہ کوئی سفارشی جس کی بات قبول کی جائے (از غافر ۱۸) اس آیت کی تلاوت کے بعد صالح نے اسے ٹھہرنے کا حکم دیا پھر فرمایا قیامت کے روز اللہ کے نہ چاہنے کے باوجود ظالمین کے لئے شفیع حمیم کیسے ہوسکتا ہے، قیامت کے روز جب اہل معاصی اور ظالم طوقوں میں جکڑے ہوئے ہوں گے برہنہ جسم ہوں گے ان کے چہرے سیاہ اور ان کی آنکھیں نیلی ہوں گی جسم پگھلنے والے ہوں گے وہ پکار رہے ہوں گے ہائے افسوس ہائے ہلاکت ہمیں کہاں لے جایا جارہا ہے اور فرشتے ان کو آگ کے گرزوں سے دوزخ کی طرف ہانک رہے ہوں گے ان کی آنکھوں سے پانی کے بجائے خون کے آنسو ٹپک رہے ہوں گے اس حالت میں اگر تم دوزخیوں کو دیکھ لو تو خوف کی وجہ سے تمہارے کلیجے پھٹ جائیں۔

اس کے بعد صالح مری نے زور سے چیخ ماری خود بھی روئے اور دوسروں کو بھی رلایا، اسی اثناء میں ایک مخنث نے صالح مری سے سوال کیا اے ابوبشر کیا یہ سب کچھ قیامت کے روز ہوگا صالح مری نے جواب دیا ہاں بلکہ اس روز اس سے بھی زیادہ خوفناک واقعات ہوں گے اور مجھے بھی معلوم ہوا ہے کہ چلا چلا کر دوزخیوں کی آواز ختم ہو جائیگی، وہ دائمی مریض کی طرح صرف آہ آہ کر سکیں گے، اس مخنث نے چیخ مار کر کہا ہائے افسوس کہ میری ساری زندگی اللہ کی نافرمانی اور غفلت میں گزر گئی پھر اس پر گریہ طاری ہوگیا اور قبلہ رو ہو کر اس نے صدق دل سے اللہ کے حضور توبہ کی اور بارگاہ الٰہی میں التجا کی کہ اے باری تعالیٰ میرے گزشتہ تمام گناہوں اور کوتاہیوں کو معاف فرما دیجئے آئندہ کبھی بھی تیری نافرمانی نہیں کروں گا آج اگر تو نے معاف نہیں کیا تو میری ہلاکت یقینی ہے اس کے بعد اس پر غلبہ حال ہو گیا اور بیہوش ہوگیا اسی حالت میں اسے لوگوں کے درمیان سے اٹھایا گیا لوگوں پر بھی اسے دیکھ کر گریہ طاری ہوگیا اور لوگوں نے اس کے لئے دعا کی۔ راوی کہتا ہے کہ ہم صالح مری کی مجلس وعظ میں موجود تھے وعظ ختم کے بعد صالح اللہ کے حضور دعاء میں مشغول ہو گئے اس وقت ایک مخنث کا وہاں سے گزر ہوا وہ کھڑے ہو کر صالح کی دعا سننے لگا صالح اس وقت یہ کہہ رہے تھے اے باری تعالیٰ ہمارے قلوب

[1] کنز العمال ۱۸۷۲.

[2] التاریخ الکبیر ۴/ت ۲۷۷۲. والجرح ۴/ت ۱۷۳۰. والکاشف ۲/ت ۲۴۵. والمیزان ۲/ت ۳۷۷۳. وتھذیب الکمال ۲۷۹۶.

کے سخت ہونے کے باوجود ہماری بخشش فرمادیجئے اس بات کے سننے کے بعد مخنث کی موت واقع ہوگئی کسی نے اسے خواب میں دیکھا اس نے اس سے پوچھا اللہ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ فرمایا اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے صالح کی دعا کی برکت سے میری مغفرت فرمادی۔

۸۱۹۶ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق ثقفی، حاتم بن لیث جوہری، علی بن عبداللہ مدینی، عبدالرحمٰن بن مہدی کہتے ہیں کہ میں ایک بار سفیان ثوری کے ساتھ صالح مری کی مسجد میں تھا، صالح نے کوئی بات کی میں نے دیکھا کہ سفیان روتے ہوئے کہہ رہے تھے یہ قصہ گو نہیں ہے بلکہ قوم کو ڈرانے والا ہے۔

۸۱۹۷ ابراہیم، محمد جوہری، خلف بن ولید کہتے ہیں کہ صالح وعظ کے وقت قرآن کریم منگوا کر ساتھ رکھتے تھے، وعظ میں قرآن کی تلاوت کرتے، پھر دعا کرتے اور دعا میں اللہ کے سامنے خوب روتے۔

۸۱۹۸ ابراہیم بن عبدالملک، محمد بن اسحاق، حاتم بن لیث، عفان بن مسلم کا قول ہے کہ ہم صالح کے وعظ میں جاتے تھے وعظ کے اثنا میں ایسا لگتا تھا کہ وہ غم کی وجہ سے ہلاک ہوجائیں گے اور ایک غم زدہ عورت کی مانند روتے اور ان پر خوف الٰہی غالب رہتا۔

۸۱۹۹ ابی، ابوحسن بن ابان، ابوبکر بن سفیان، محمد بن حسین، عبداللہ بن محمد کہتے ہیں کہ صالح مری کا وعظ پند ونصائح، گزشتہ اقوام کے واقعات اور ترغیب وترہیب پر مشتمل ہوتا تھا، دوران وعظ خود بھی روتے تھے اور لوگوں کو بھی رلاتے تھے۔

۸۲۰۰ ابی، ابوحسن، ابوبکر، محمد بن حسین، احمد بن اسحاق حضرمی، صالح مری کہتے ہیں کہ خوف الٰہی کی وجہ سے گریہ معاصی کی یادگیری کا سبب ہوتا ہے، اس وقت انسان اگر صدق دل سے توبہ تائب ہوجائے تو فبہا ورنہ اس پر آفات ومصائب کا نزول ہوتا ہے، اس کے بعد بھی اگر توبہ کرلے تو ٹھیک ورنہ اسے دوزخ میں ڈالا جائے گا، اس کے بعد صالح پر گریہ طاری ہوگیا اور بیہوش ہوگئے، حاضرین دھاڑیں مار مار کر رونے اور چلانے لگے۔

۸۲۰۱ محمد بن احمد بن عمر، ابی، عبداللہ بن محمد ابن عبید، محمد بن حسین، بشر بن میمون نجدی، صالح مری اپنے وعظ میں فرمایا کرتے تھے دنیا کی بے وفائی کی شناخت کرنے والی آنکھ دنیا میں کیسے قرار پاسکتی ہے اس کے بعد ان پر گریہ طاری ہوجاتا اور فرماتے اے گذشتہ لوگوں کے جانشینو! موت سے قبل موت کی تیاری کرو تمہاری کوچ کا وقت قریب ہے۔

۸۲۰۲ محمد بن احمد، ابی، عبداللہ، محمد بن حسین، احمد بن اسحاق حضرمی کہتے ہیں کہ صالح مری وعظ میں روتے ہوئے کہتے اے لوگو تمہارا سفر طویل ہے اس لئے اس کے لئے تیاری کرو۔

۸۲۰۳ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، ابن زنجویہ، یزید بن خالد ابومہلب اپنے والد کے حوالہ سے صالح کا قول نقل کرتے ہیں کہ ایک بار خواب میں مجھے صحیفہ دیا گیا جس پر لکھا تھا اے گناہوں کے انجام سے واقف شخص اپنے نفس کو معاصی کے ارتکاب سے اجتناب پر تیار کر

۸۲۰۴ ابراہیم، محمد، عبداللہ بن محمد، ابوابراہیم ترجمانی، صالح مری ابی بشر کہتے ہیں کہ خواب میں مجھے ایک کہنے والے نے کہا اگر تو مستجاب الدعوات بننا چاہتا ہے تو اس دعا کو لازم پکڑ "اللھم انی اسئلک خوفاً غیر ناھض ولا قاطع خوفاً حاجزاً عن معصیتک مقویاً علی طاعتک وصبر اعنً معصیتک"۔

۸۲۰۵ ابراہیم، محمد، ابوحسن باہلی، ابن عائشہ کہتے ہیں کہ صالح دعا میں یہ الفاظ کہتے تھے "اللھم انی اسئلک باسمک المخزون المکنون المبارک الطاھر المطھر المقدس

۸۲۰۶ ابراہیم بن محمد، عبیداللہ بن جریر جبلہ، عباد بن جریر کہتے ہیں کہ ہم صالح مری کی مجلس میں حاضر ہوتے تھے صالح کی تقریر الحمد للہ سے شروع ہوتی تھی، اسی وقت لوگوں پر گریہ طاری ہوجاتا تھا۔

۸۲۰۷ ابراہیم ،محمد ،سوار بن عبداللہ عنبری ،ابی ،صالح کہتے ہیں کہ مرزبانی کے گھر کے ویران ہونے کے وقت میں ان کے گھر میں گیا تو مجھے قرآن کی یہ آیات یاد آگئیں (ترجمہ) سو یہ ان کے مکانات ہیں جو ان کے بعد آباد ہی نہیں ہوئے مگر بہت کم) (از قصص ۵۸) (ترجمہ) وہ لوگ بہت سے باغ اور چشمے چھوڑ گئے (از از دخان ۲۵) صالح کہتے ہیں کہ اس وقت گھر کے ایک گوشہ سے ایک کالا سانپ میرے سامنے آکر کہنے لگا اے عبداللہ یہ لوگوں کے لوگوں سے ناراض ہونے کا نتیجہ ہے تو خالق کی ناراضگی کا نتیجہ کیا ہوگا صالح کہتے ہیں کہ اس کے بعد وہ غائب ہوگیا۔

۸۲۰۸ ابراہیم ،محمد جوہری ،غسان ابو معاویہ غلابی کا قول ہے ،صالح کا کلام براہ راست قلب پر اثر انداز ہوتا تھا اور میں نے صالح سے بڑھ کر کسی کو غمزدہ نہیں دیکھا اور صالح کے کلام سے بہتر کسی کا کلام نہیں سنا۔

۸۲۰۹ محمد بن احمد بن عمر ،ابی ،عبداللہ بن محمد ابن عبید ،عبدالرحیم بن یحییٰ دیلمی ،عثمان بن عمارہ ،صالح مری کہتے ہیں کہ ایک بار ابن سماک میرے پاس تشریف لائے انہوں نے مجھ سے چند بندگان خدا کے دکھانے کے بارے میں فرمائش کی ،چنانچہ میں انہیں ایک جگہ پر ایک شخص کے پاس لے گیا وہاں پہنچ کر ہم نے اس سے اندر داخل ہونے کی اجازت طلب کی تو اس نے اجازت دے دی ہم نے اسے کھجور کے پتوں کا کام کرتے ہوئے پایا میں نے اس کے سامنے قرآن پاک کی ایک آیت تلاوت کی (ترجمہ) جبکہ ان کی گردنوں میں طوق اور زنجیریں ہوں گی اور گھسیٹے جائیں گے (یعنی) کھولتے ہوئے پانی میں پھر آگ میں جھونک دیئے جائیں گے (از غافر ۷۱،۷۲) اس آیت کے سننے کے بعد اس نے زور سے چیخ ماری اور بیہوش ہوگیا ہم اسے اس کے حال پر چھوڑ کر دوسرے شخص کے پاس چلے گئے ہم نے اس سے اجازت طلب کی اس نے کہا کہ اجازت ہے بشرطیکہ تم مجھے یاد الٰہی سے غافل نہ کرو ،چنانچہ ہم داخل ہوئے تو وہ شخص مصلے پر بیٹھا ہوا تھا میں نے اس کے سامنے قرآن کی ایک اور آیت پڑھی (ترجمہ) یہ اس شخص کے لئے ہے جو (قیامت کے روز میرے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرے اور میرے عذاب سے خوف کرے (از ابراہیم ۱۴) اس نے اس زور سے چیخ ماری کہ اس کے حلق سے خون جاری ہوگیا اور وہ اپنے خون میں لت پت ہوگیا ہم نے اسے بھی اس کے حال پر چھوڑ دیا ،میں اس کے بعد دیگرے چھ شخصوں کے پاس لے گیا اور سب کو ہم نے اسی حالت پر چھوڑا ،اس کے بعد میں اسے ساتویں شخص کے پاس لے گیا ،حسب سابق ہم نے اس سے اجازت طلب کی اس کی باپردہ زوجہ نے ہم کو اندر داخل ہونے کی اجازت دی ہم داخل ہوئے تو ہم نے ایک شیخ کو مصلے پر بیٹھا ہوا دیکھا ہم نے اسے سلام کیا تو اس نے ہمارے سلام پر توجہ نہیں دی میں نے بلند آواز میں اسے کچھ کہا اس نے کہا کہ میرے سامنے کون ہے پھر وہ مدہوشی کی حالت میں ہوگیا ،اس کی اہلیہ نے کہا کہ اب تم اس کے پاس سے چلے جاؤ اس لئے کہ تم اس حالت میں اس سے نفع حاصل نہیں کر سکتے ہو ،دوسرے روز میں نے ان ساتوں کے بارے میں لوگوں سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ ان میں تین اللہ کو پیارے ہوگئے اور تین صحیح و سالم ہوگئے اور شیخ کی تین دن تک مدہوشی کی حالت رہی پھر تین دن کے بعد وہ صحیح ہوگیا۔

۸۲۱۰ محمد بن احمد بن نضر ،ولید بن احمد ،عبدالرحمٰن بن ابی حاتم ،محمد بن یحییٰ بن عمرو واسطی ،محمد بن حسین ،حکیم بن جعفر سعدی کہتے ہیں کہ میں نے صالح کو کہتے سنا ایک روز میں سخت گرمی میں قبرستان گیا میں نے قبروں کو دیکھا گویا وہ ایک خاموش قوم ہیں ،میں نے کہا اے دنیا سے جانے والو! پاک ہے وہ ذات جو تمہاری جدائی کے بعد تمہیں جمع کرے گی اور دوبارہ تمہیں زندہ کرے گی ان ہی قبروں کے درمیان میں سے ایک منادی نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے قرآن کی یہ آیت تلاوت کی (ترجمہ) اور اسی کے نشانات (اور تصرفات) میں سے ہے کہ آسمان اور زمین اس کے حکم سے قائم ہیں ،پھر جب وہ تم کو زمین میں سے (نکلنے کے لئے) آواز دے گا تو تم جھٹ نکل پڑو گے (از روم ۲۵) صالح کہتے ہیں کہ میں اس کی آواز سن کر خوف کی وجہ سے زمین پر گر پڑا۔

۸۲۱۱ محمد بن احمد ،ولید بن احمد ،عبدالرحمٰن بن ابی حاتم ،محمد بن یحییٰ ،عبیداللہ بن محمد تیمی ،صالح مری کہتے ہیں کہ ایک بار میرے گھر والوں پر

فالج کا حملہ ہو گیا میں نے قرآن کی کچھ آیات پڑھ کر ان پر دم کیا تو وہ صحت یاب ہو گئے میں نے غالب قطان سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا اگر تم میرے سامنے یہ بیان کرتے کہ ایک مردہ میرے قرآن کی وجہ سے زندہ ہو گیا تو میں اس پر بھی تعجب نہیں کرتا۔

۸۲۱۲ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابو معاویہ غلابی، ابو سائب عبدی کہتے ہیں کہ ایک بار صالح ہمارے پاس تشریف لائے ہم نے ان سے سوال کیا کہ آپ کہاں سے آرہے ہیں انہوں نے فرمایا میں اپنے گھر سے نکل کر چند مقامات کو قطع کرتے ہوئے تمہارے پاس پہنچا ہوں میں ایک گھر کے پاس سے گزرا تو اس میں سے ایک آواز آئی کہ اے صالح مری ایک نصیحت پلے باندھ لے، وہ یہ ہے کہ میرے اندر اترنے والا ہمیشہ میرے پاس نہیں رہا اس کے بعد چند مکانات سے میرا گزر ہوا تو سب میں سے یہی آواز آئی حتیٰ کہ میں تمہارے پاس پہنچ گیا۔

۸۲۱۳ عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن عباس، سلمہ بن شبیب، داؤد بن محبر، صالح مری، زیاد نمیری کہتے ہیں کہ مجھے خواب میں ایک منادی نے کہا اے زیاد تہجد اور قیام اللیل کو لازم پکڑ اس لئے کہ یہ اس نیند سے جو تیرے بدن کو مست اور تیرے قلب کو توڑنے والی ہے بہتر ہے، اس کے بعد گھبرا کر میں اٹھا لیکن نیند نے دوبارہ مجھ پر حملہ کر دیا پھر خواب میں مجھے کسی نے کہا اے زیاد نیند سے بیدار ہو جا کیونکہ دنیا میں عابدین کے علاوہ کسی کے لئے بھلائی نہیں ہے پھر دوبارہ میں گھبرا کر نیند سے اٹھ گیا۔

۸۲۱۴ ابو محمد بن حیان، اسحاق بن ابراہیم، احمد بن ابی الحواری، ابو سعید براقعی، عبید اللہ بن زحر ابو محمد حداد، صالح مری، حوشب، حسن کہتے ہیں کہ حلاوۃ تین چیزوں (نماز، قرآن اور ذکر) میں تلاش کرو اگر مل جائے تو فبہا ورنہ فکر کرو۔

۸۲۱۵ عثمان بن محمد عثمانی محمد بن احمد بغدادی، احمد بن محمد بن مسروق محمد بن حسین، عمار بن عثمان حلبی کہتے ہیں کہ میں نے صالح کو کہتے ہوئے سنا جو اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی لوگوں کے لئے پسند کر اس سے ہر امر میں تیرے لئے بھلائی ہو گی۔

۸۲۱۶ محمد بن احمد بن عمر، ابی، عبداللہ بن محمد، زیاد بن ایوب، سعید بن عامر کہتے ہیں کہ صالح کی دعا ان کلمات پر مشتمل ہوتی تھی اے باری تعالیٰ اپنی اطاعت اور امور کے عزائم پر مجھے صبر عطا کر۔

۸۲۱۷ ابی، ابو حسن بن ابان، ابو بکر بن عبید، خالد بن خداش کہتے ہیں کہ صالح فرمایا کرتے تھے اگر صبر شیریں ہوتا تو اللہ آپ ﷺ کو صبر کا حکم نہ دیتے جیسا کہ اللہ نے فرمایا اے محمد صبر کیجئے اس لئے کہ صبر کڑوا ہوتا ہے۔

۸۲۱۸ عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسن بن ہارون بغدادی، اسماعیل بن زیاد ایلی، عبداللہ بن بکر سہمی، صالح کہتے ہیں کہ ایک جماعت نے سفر کا ارادہ کیا ایک نوجوان بھی ان کا شریک سفر بن گیا خدا کی قدرت کہ راستہ میں اس نوجوان کا انتقال ہو گیا لوگوں نے غسل کے ارادے سے اس کے جسم سے کپڑے اتارے تو اس کے قدموں پر واضح طور پر لکھا ہوا تھا اس کو خوب اچھی طرح غسل دو اس لئے کہ اس کی بخشش کر دی گئی ہے۔

۸۲۱۹ ابو بکر محمد بن عمر بن مسلم، عبداللہ بن عبدالرحمٰن، زکریا بن یحییٰ، اصمعی کہتے ہیں کہ میں صالح کے ساتھ ایک شخص کی والد کی تعزیت کے لئے گیا صالح نے تعزیت کرتے ہوئے اس سے کہا اگر تیرے والد کی وفات سے تو نے سبق حاصل نہیں کیا تو تیرے والد کی وفات کی مصیبت سے تیرے لئے بڑی مصیبت ہو گی۔

۸۲۲۰ ابو بکر محمد بن احمد مؤدب، احمد بن محمد بن عمر ابن ابان، ابو بکر بن عبید محمد حسین، داؤد بن محبر، صالح مری کہتے ہیں کہ حسن نے قرآن کی اس آیت (وقیل من راق وظن انه الفراق والتفت الساق بالساق) کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا خدا کی قسم وہ دونوں تیری پنڈلی ہوں گی۔

۸۲۲۱ محمد، احمد، ابو بکر، فریح الرقاشی، صالح نے اپنے لڑکے سے فرمایا جبکہ وہ قرآن کی تلاوت میں مشغول تھا اے لڑکے غموں پر ابھارنے اور عظیم گناہوں کو یاد دلانے والی کتاب میرے پاس لا۔

۸۲۲۲ محمد بن احمد، احمد، ابوبکر، محمد بن حسین، شعیب بن محرز، صالح کہتے ہیں کہ عطاء سلیمی کی وفات پر میں سخت غمگین تھا، ایک شب میں نے انہیں خواب میں دیکھا تو میں نے ان سے سوال کیا کہ کیا آپ مردوں کی جماعت میں شامل نہیں ہو گئے؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا، پھر میں نے ان سے دریافت کیا کہ موت کے بعد تمہیں کیا ملا؟ انہوں نے جواب دیا کہ وفات کے بعد خیر کثیر اور رب مشکور مجھے ملا پھر میں نے ان سے دریافت کیا کہ دنیا میں آپ بہت غم زدہ نہیں رہتے تھے، میری اس بات پر عطا نے مسکرا کر کہا اسی کے عوض آخرت میں مجھے طویل راحت اور دائمی خوشی حاصل ہوئی ہے، پھر میں نے ان سے کہا جنت میں آپ کو کون سا درجہ ملا تو انہوں نے قرآن کی یہ آیت تلاوت کی (ترجمہ) ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر خدا نے بڑا فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ اور ان لوگوں کی رفاقت بہت خوب ہے (از نساء ۶۹)۔

۸۲۲۳ ابی، ابوحسن بن ابان، عبداللہ بن محمد بن سفیان، اسماعیل بن ابراہیم، صالح، مالک بن دینار کہتے ہیں کہ قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں ملک الملوک ہوں، بادشاہوں کے قلوب میرے قبضے میں ہیں، اپنے مطیعین پر میں انہیں نرم اور غیر مطیعین پر سخت کر دیتا ہوں لہٰذا ان کے بجائے تم میری طرف متوجہ رہو اور مجھ سے توبہ کرو اس کی برکت سے میں ان کو تم پر نرم کر دوں گا۔

۸۲۲۴ ابوبکر احمد بن جعفر بن مسلم، احمد بن علی ابار، ابراہیم بن سعید، خالد بن خداش کہتے ہیں کہ حماد بن زید کے سامنے فضیلت قرآن پر صالح مری سے مروی حدیث کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے فرمایا صالح قرآن کے عاشق تھے ہوسکتا ہے کہ انہوں نے یہ حدیث سنی ہو اور میں نے اس کا سماع نہ کیا ہو۔

۸۲۲۵ قاضی ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم، ابوعلی حسن بن حمران بن داؤد انماطی، یوسف بن سعید بن مسلم، عمرو بن حمزہ، صالح، حسن، انس کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا حکمت شریف کے شرف میں اضافہ کرتی ہے اور غلاموں کو بادشاہوں کی مجلس میں لا بٹھاتی ہے[1]۔

یہ حدیث حسن کی سند سے غریب ہے اس حدیث میں صالح کی سند سے عمر متفرد ہیں۔

۸۲۲۶ محمد بن علی بن حبیش، احمد بن قاسم بن مساور، ابوابراہیم ترجمانی، صالح بن بشیر مری ابوبشر، حسن، انس کہتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے محمد چار چیزیں ہیں ان میں سے ایک میرے اور تیرے درمیان، دوسری تیرے اور میرے بندوں کے درمیان، تیسری صرف میرے لئے، چوتھی صرف تیرے لئے، جو میرے ساتھ خاص ہے وہ یہ ہے کہ آپ صرف میری عبادت کریں، جو آپ کے ساتھ مخصوص ہے وہ یہ ہے کہ میں آپ کے ہر عمل کی آپ کو جزا دوں اور جو میرے اور تیرے درمیان ہے وہ یہ ہے کہ آپ پر دعا لازم ہے اور مجھ پر اس کی قبولیت لازم ہے، اور جو تیرے اور بندوں کے درمیان ہے وہ یہ ہے کہ آپ ان کے لئے وہی پسند کریں جو اپنے لئے پسند کرتے ہیں۔

یہ حدیث حسن کی سند سے غریب ہے۔

[1] الکامل لابن عدی ۵. ۱۷۹۳. والمجروحین ۱. ۲۷۳. واتحاف السادۃ المتقین ۶. ۱۷۳، وکنز العمال ۲۸۷۴۲.

۸۲۲۷عبداللہ بن جعفر، معبد، عبداللہ بن محمد بن نعمان، عبدالرحمٰن بن مبارک عبسی، صالح مری، ثابت بنانی، انس بن مالک کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ کی مساجد کو آباد کرنے والے ہی حقیقت میں اللہ والے ہیں۔[1]

۸۲۲۸سلیمان بن احمد، ابراہیم بن ہاشم، سعید بن ابی الربیع السمان، صالح مری، ثابت بنانی، میمون بن سیاہ، جعفر بن زید، انس بن مالک نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول خدا ﷺ کو فرماتے سنا صبح کی نماز ادا کرنے والا شخص اللہ کی امان میں ہوتا ہے، تم اپنے کو من جانب اللہ مطالبہ سے بچاؤ۔[2]

۸۲۲۹ابی، احمد بن محمد بن سعید مروزی، زیاد بن ایوب، زیاد بن حباب، صالح مری، قتادۃ، زرارۃ ابن ابی اوفیٰ ابن عباس فرماتے ہیں کہ ایک شخص دنے رسول خدا ﷺ سے دریافت کیا کہ اے اللہ کے رسول سب سے افضل عمل کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم پر حالِ مرتحل لازم ہے آپ اسے عرض کیا گیا کہ حالِ مرتحل کیا چیز ہے؟ فرمایا صاحب قرآن جو ابتداء سے چلے حتیٰ کہ انتہاء کرے اور پھر آخر سے چلے حتیٰ کہ اول کو پہنچ جائے جب بھی ختم کرے کوچ کرے۔ (ہر وقت تلاوت قرآن کریم میں مشغول رہو)۔[3]

یہ حدیث قتادۃ کی سند سے غریب ہے۔ میری رائے کے مطابق اس سے سوا صالح کے کسی صاحب نے روایت نہیں کیا ہے۔

۸۲۳۰محمد بن فتح، عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز، صالح بن مالک، صالح مری کہتے ہیں کہ میری موجودگی میں بکر بن عبداللہ سے ایک شخص نے آپ ﷺ کے تلبیہ کے بارے میں سوال کیا انہوں نے عبداللہ بن عمر کے حوالہ سے نقل کیا کہ رسول خدا ﷺ کے تلبیہ کے یہ الفاظ تھے ''لبیک اللھم لبیک لبیک لاشریک لک لبیک ان الحمد والنعمة لک والملک لاشریک لک''۔[4]

۸۲۳۱ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، داؤد بن محبر، صالح مری، جعفر بن زید، انس بن مالک فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے روز انسان کو حاضر کر کے ایک فرشتہ کی نگرانی میں میزان کے دونوں ترازوں کے سامنے کھڑا کیا جائے گا اگر نیکیوں کا ترازو غالب آ گیا تو فرشتہ تمام مخلوق کے سامنے اعلان کرے گا کہ فلاں بن فلاں کامیاب ہو گیا آج کے بعد وہ کبھی ناکام نہیں ہوگا اور اگر معاصی کا ترازو غالب آ گیا تو تمام لوگوں کے سامنے فرشتہ اعلان کرے گا کہ فلاں بن فلاں ناکام ہو گیا آج کے بعد وہ کبھی کامیاب نہیں ہوگا۔[5]

اس حدیث کی سند میں داؤد عن صالح عن جعفر سے روایت کرنے میں متفرد ہیں، اور عن داؤد عن صالح ثابت ومنصور بن اذان عن انس کی سند سے بھی مروی ہے۔

۸۲۳۲قاضی ابواحمد، محمد بن احمد بن راشد، اسماعیل بن ابی الحارث، داؤد بن محبر، صالح مری، ثابت، منصور بن زاذان حضرت انس مرفوعاً بیان کرتے ہیں کہ قیامت کے روز انسان کو حاضر کر کے میزان کے سامنے کھڑا کیا جائے گا اس کے بعد گذشتہ حدیث بیان کی۔

۸۲۳۳سلیمان بن احمد، احمد بن قاسم بن مساور، اسماعیل بن عیسیٰ قنادیلی، صالح مری، جعفر بن زید، میمون بن سیاہ، انس بن مالک کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہر صبح و شام زمین کا ایک حصہ دوسرے حصے سے سوال کرتا ہے کہ اے میرے ہمسائے آج کوئی عابد صالح گزرا ہے جس نے نماز پڑھی ہو یا اللہ کا ذکر کیا ہو اگر وہ اثبات میں جواب دیتا ہے تو وہ اس کو کہتا ہے کہ تو مجھ سے افضل ہے۔

۱۔ مجمع الزوائد ۲/۵۱. والمطالب العالیة ۸۲۸۶. والمجروحین ۱/۳۷۲. وتذکرة الموضوعات لابن القیسرانی ۹۹.

۲۔ المطالب ۴۹۴. وکنز العمال ۲۰۳۴۰.

۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۲/۱۷۰. ومجمع الزوائد ۱/۲۹۷. ۲۹۶. واتحاف السادة المتقین ۱۰/۳۰۷. والکامل لابن عدی ۴/۱۳۷۸. والدر المنثور ۱/۲۹۹. وکنز العمال ۱۹۳۰۶. ۱۹۳۱۹.

۴۔ الترغیب والترهیب ۳/۳۶۳. تنزیه الشریعة ۲/۳۰۱. والفوائد المجموعة ۲۳۴. وتاریخ بغداد ۱۲/۹۹. وصحیح ابن حبان ۱۲۳۲. والکامل لابن عدی ۳/۱۰۹۹. والموضوعات لابن الجوزی ۳/۱۲۵. وکنز العمال ۴۳۹۶۴. ۳۰۷۵۳.

۵۔ کنز العمال ۳۹۴۵۴.

یہ حدیث صالح کی سند سے غریب ہے اس حدیث کی سند میں اسماعیل متفرد ہیں۔

۸۲۳۴ابو محمد محمد بن حسن بن بندار بن ہرمز تستری، حسن بن عثمان، ابوسعید مازنی، حجاج بن منہال، صالح مری، یزید رقاشی، انس بن مالک فرماتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے چار انسان بدبخت ہیں (۱) خوف الٰہی کی وجہ سے نہ رونے والا شخص (۲) خوف الٰہی سے خالی ہونے کی وجہ سے سخت قلب والا شخص (۳) لالچی انسان (۴) لمبی لمبی امیدیں باندھنے والا انسان۔

اس حدیث کی سند میں صالح حجاج کی طرف سے تفرد ہے متصلاً روایت کرنے کی وجہ سے

۸۲۳۵ابوفضل نصر بن ابی نصر طوسی، محمد بن مخلد، عبداللہ بن ایوب، داؤد بن محبر، صالح مری، یزید رقاشی انس بن مالک کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا ایسا زمانہ بھی آئے گا انسان سب کے لئے دعا کرے گا لیکن اللہ تعالیٰ فرمائے گا صرف اپنے لئے دعا کر اس وقت تیری دعا قبول ہوگی اس لئے کہ تیرے علاوہ میں سب لوگوں سے ناراض ہوں۔

یہ حدیث صالح کی سند سے غریب ہے اس حدیث کی سند میں داؤد متفرد ہیں۔

۸۲۳۶عبداللہ بن محمد بن جعفر، علی بن اسحاق، حسین بن حسن مروزی، ہیثم بن جمیل، صالح، یزید، انس فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا سب سے کم درجہ والے جنتی کو بھی یہ اعزاز حاصل ہوگا کہ ہر وقت دس ہزار خادم اس کے سامنے حاضر باش ہوں گے ہر خادم کے ہاتھ میں ایک پیالہ سونے اور ایک چاندی کا ہوگا ہر پیالہ کا رنگ جدا ہوگا وہ جنتی ان تمام پیالوں سے کھائے گا اور اسے سب کی لذت یکساں محسوس ہوگی اس کے بعد اسے خوشبودار پسینہ اور ڈکار آئے گی لیکن بول و براز کی حاجت پیش نہیں آئیگی۔

۸۲۳۷حبیب بن حسن، فضل بن احمد بن عباس، محمد بن محمد بن مرزوق، اسماعیل بن نصر، صالح مری کہتے ہیں کہ عطا سلیمی دعا میں اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال نہیں کرتے تھے میں نے ان کے سامنے حدیث بیان کی کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ بندہ کا اعمال نامہ دیکھے گا اگر اس میں یہ ہوگا کہ اس بندہ نے دنیا میں کبھی جنت کا سوال کیا تھا تو اللہ تعالیٰ اسے جنت عطا فرمائے گا اگر اس میں یہ ہوگا کہ اس بندہ نے دنیا میں اللہ سے دوزخ سے نجات طلب کی تھی تو اللہ تعالیٰ اسے دوزخ سے نجات عطا کرے گا اس پر عطا نے کہا دوزخ سے نجات ملنا ہی میرے لئے کافی ہے۔[۱]

یہ حدیث صالح کی سند سے غریب ہے ہم نے اسے ہیثم کی سند کے سوا کہیں مرفوعاً نہیں لکھا ہے۔

۸۲۳۸احمد بن جعفر بن معبد، احمد بن عمر بن عبدالخالق البزاز، حسن بن یحییٰ بن ہشام، ابن حسان، محمد بن سیرین، ابوہریرۃ فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص یہ جاننے کی کوشش کرتا ہے کہ اللہ کے ہاں اس کے لئے کیا ہے تو اس کے لئے یہ جاننا بھی لازم ہے کہ اس کے پاس اللہ کے لئے کیا ہے۔[۲]

یہ حدیث صالح کی سند سے غریب ہے، اس حدیث کی سند میں عاصم متفرد ہیں۔

۸۲۳۹حسن بن اسحاق بن ابراہیم، عمرو بن محمد بن جعفر، احمد بن محمد بن اسماعیل دمشقی، موسیٰ بن عامر، عیسیٰ بن خالد یمانی، صالح، ہشام، محمد، ابوہریرہ نے نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ دنیا میں گناہ کرنے کے بعد اس کے یاد آنے پر گناہ گار کے غم زدہ ہونے پر قیامت کے روز من جانب اللہ اس کی مغفرت کا فیصلہ ہوگا۔[۳]

یہ حدیث صالح اور ہشام کی سند سے غریب ہے، ہم اسے فقط عیسیٰ کے طریق سے لکھتے ہیں۔

۱۔ الاتحافات یراجع ۸۶.

۲۔ الکامل لابن عدی ۱۳۸۰/۴. وکنز العمال ۳۰۷۹۰

۳۔ تاریخ ابن عساکر ۱۵۶/۴. وکنز العمال ۱۰۱۹۰. والجامع الکبیر ۵۷۰۰.

۸۲۴۰ابواحمد محمد بن احمد بن اسحاق انماطی، عبدان بن احمد، عبداللہ بن میمون، صالح، سعید الجروی، ابوعثمان نہدی، ابوہریرۃ فرماتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے اے لوگو جب تمہارے حکماء تم میں سے بہترین لوگ ہوں، تمہارے مالدار تم میں سے سخی ہوں اور تمہارے معاملات باہم مشورہ سے طے ہوں تو (سمجھ لینا کہ) زمین کا ظاہر اس کے باطن سے تمہارے لئے بہتر ہوگا اس کے خلاف صورت میں باطن زمین ظاہر زمین سے تمہارے لئے بہتر ہوگا۔

یہ حدیث سعید اور صالح کی سند سے غریب ہے ہم اس حدیث کو فقط عبداللہ بن معاویہ (جوجمحی سے مشہور ہیں) کے طریق سے لکھتے ہیں۔

۸۲۴۱سہل بن عبداللہ ابوحسن تستری، احمد بن زید بن حریش، عبداللہ بن معاویہ، صالح، جریدی، ابوعثمان کہتے ہیں کہ سلیمان نے ابودرداء کو لکھا اے برادرم مسجد کو لازم پکڑو اس لئے کہ میں نے رسول خدا ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ مسجد ہر مؤمن کا گھر ہے۔

یہ حدیث صالح کی سند سے غریب ہے ہم اس کو فقط اسی طریق سے لکھتے ہیں۔[۱]

۸۲۴۲سلیمان بن احمد، ابوالزنباع، روح بن فرج، عبداللہ بن عباد عبادانی، صالح مری، قیس بن سعد، محمد ابن سیرین، ابوہریرہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جمعہ کے دن قبولیت کی ایک گھڑی ایسی ہوتی ہے کہ اس میں ہر دعا کرنے والے کی دعا قبول ہوتی ہے۔[۲]

یہ حدیث صالح اور قیس کی سند سے غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو فقط عبداللہ کے طریق سے لکھتے ہیں۔

۳۵۸عمران قصیر[۳]

آپ صاحب بصیرت، واعظ اور بیدار مغز انسان تھے۔

۸۲۴۳احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، ابومعاویہ غلابی، رجل، عمران قصیر فرمایا کرتے تھے کیا کوئی آزاد شخص ہے جو چندروزہ دنیاوی زندگی میں ترک معاصی پر صبر کرنے والا ہو۔

۸۲۴۴محمد بن احمد بن عمر، ابی، ابوبکر محمد بن ادریس، علی بن میسرہ، عبدالعزیز بن ابی عثمان، عثمان بن زائدہ، عمران قصیر فرمایا کرتے تھے چندروزہ دنیاوی زندگی میں ترک معاصی پر صبر کرنے والا کریم انسان ہے۔ اے لوگو زہد کے بغیر حلاوۃ ایمان کا حصول ناممکن ہے۔

۸۲۴۵ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل ومحمد بن جعفر، اسحاق بن ابراہیم، علی بن مسلم، سیار، جعفر، عمران القصیر کہتے ہیں کہ ایک بار حضرت موسیٰ نے بارگاہ الٰہی میں التجا کی کہ اے باری تعالیٰ میں آپ کو کہاں تلاش کروں اللہ کی طرف سے جواب آیا اے میرے کلیم شکستہ قلوب لوگوں کے پاس مجھے تلاش کرو اس لئے کہ روزانہ میرے قرب میں ان کے لئے اضافہ ہوتا ہے اگر اس طرح نہ ہو تو وہ ہلاک ہوجائیں۔

۸۲۴۶ابوالعباس ولید بن احمد، محمد بن احمد بن نضر، ابومحمد بن ابی حاتم، محمد بن یحییٰ بن عمر، عبیداللہ بن محمد تیمی، زہیر سلولی کہتے ہیں کہ ایک بار میں ہارون بن رباب کے پاس چند مشائخ کے ہمراہ حاضر ہوا۔ عمران القصیر گفتگو فرمارہے تھے۔ ان مشائخ کے ساتھ دونوجوان بھی بیٹھے ہوئے تھے ان پر گریہ طاری تھا نہ کہ مشائخ پر میں نے دل میں سوچا کہ یہ نوجوان ان مشائخ سے بہتر ہیں، راوی کہتا ہے کہ وعظ ختم ہونے کے بعد لوگ واپس ہوئے تو وہ دونوں نوجوان آپس میں باتیں کرتے ہوئے ہنس رہے تھے لیکن مشائخ کی ابتدا سے انتہا تک یکساں

۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۳۱۳/۶. ومجمع الزوائد ۲۲/۲. والترغیب والترھیب ۲۲۰/۱، وکشف الخفا ۲۸۷/۲. ۴۱۱. وکنز العمال ۲۰۳۴۹، ۲۱۰۲۹. ۴۴۲۴۱.

۲۔ صحیح مسلم، کتاب الجمعۃ ۱۴، ۱۵. وسنن النسائی ۱۱۵/۳. ۱۱۶. وسنن ابن ماجہ ۱۱۳۷، ومسند الامام أحمد ۱۶۴/۲، ۱۸۵، ۲۳۰، ۲۳۴، ۲۵۵، ۲۷۲، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۴، ۴۰۱، ۴۸۱، ۴۸۹، ۶۵/۳، ۴۵۳/۵.

۳۔ التاریخ الکبیر ۶/ت ۲۸۴۰. والجرح ۱۶۹۰/۶. والکاشف ۴۳۳۹/۲. والمیزان ۳/ت ۶۳۱۳. وتھذیب الکمال ۴۵۰۲.

حالت تھی یعنی وہ مکمل طور پر خاموش تھے۔

۸۲۴۷ولید، محمد، عبدالرحمٰن، محمد عبداللہ بن مغیث بن سعدان، یشکری، عمران القصیر کی صاحبزادی بیان کرتی ہیں کہ میرے والد نے شب بیداری پر قسم اٹھا رکھی تھی اور انہوں نے پوری زندگی اطاعت الٰہی میں گزارنے کا عزم مصمم کیا ہوا تھا اور فرمایا کرتے تھے اگر رکوع، سجدہ اور قرآن کی تلاوت مجھے حاصل نہ ہوتی تو مجھے دنیا میں زندہ رہنے کی کوئی حاجت نہیں تھی، چنانچہ اسی حالت میں ان کی وفات ہوگئی میں نے ان سے کہا وفات کے وقت میں نے آپ سے معاہدہ نہیں کیا تھا انہوں نے کہا اے میری بیٹی دنیا سے کوچ کر کے قبر اور اس کی ظلمت کی طرف چلے جانے والے انسان سے تو نے کیسے معاہدہ کرلیا اس کے بعد میں نے ان کی خیریت دریافت کی انہوں نے کہا کہ میں اچھے حال میں ہوں یہاں پر ہمارے لئے مکانات اور بستر تیار کیے گئے ہیں ہم صبح وشام جنت کا کھانا کھاتے ہیں پھر میں نے ان سے سوال کیا اس مقام تک آپ کیسے پہنچے انہوں نے جواب دیا قلب صالح اور کثرت تلاوت کے ذریعہ۔

۸۲۴۸ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، عبدالرحمٰن، شعبہ، عمران القصیر کہتے ہیں کہ میں نے ابورجاء کو کہتے سنا کہ ابودرداء فرمایا کرتے تھے سو بار اللہ اکبر کہنا مجھے سو دینار صدقہ کرنے سے زیادہ پسند ہے۔

۸۲۴۹ابوبکر، عبداللہ بن نمیر، ابن یمان، سفیان، عمران کہتے ہیں کہ ایک شخص نے حسن سے فقیہ کے بارے میں سوال کیا انہوں نے جواب دیا دنیا سے زہد اختیار کرنے والا، گناہوں کو یاد کرنے والا، اللہ کی عبادت پر مداومت کرنے والا شخص فقیہ ہے۔

۸۲۵۰احمد بن اسحاق، حاجب بن ارکین، حماد بن حسن، سیار، خلید عصری، عمران، حسن کہتے ہیں کہ اہل وعیال پر خرچ میں تنگی کرنے والے شخص کا عمل فیما بینہ و بین اللہ تعالیٰ خبیث ہوتا ہے۔

۸۲۵۱محمد بن عمر بن سلم محمد بن جریر، محمد بن علی، حماد بن مسعدہ، عمران کہتے ہیں کہ جعفر بن یزید کہا کرتے تھے اے باری تعالیٰ صالحین کی زبانوں پر آپ کا ذکر کس قدر شیریں اور مؤمنین کے قلوب میں کس قدر عظیم ہے۔

۸۲۵۲ابواحمد محمد بن احمد بن اسحاق انماطی، احمد بن سہل بن ایوب علی بن بحر، محمد بن جعفر بن حفص المعدل، محمد بن عباس بن ایوب عبدالرحمٰن بن یونس، سوید بن عبدالعزیز، عمران، حسن، انس فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ اور شیخین بسم اللہ آہستہ پڑھتے تھے۔

۸۲۵۳عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن عیسیٰ بن ماہان بن رازی، محمد بن مصفیٰ، بقیہ، عباد بن کثیر، عمران، انس کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میری امت کے اعمال ہر جمعہ مجھ پر پیش کیے جاتے ہیں اور زانیوں سے اللہ بہت ناراض ہوتا ہے۔[1]

۸۲۵۴قاضی ابواحمد بن عبداللہ بن نعمان، محمد بن عامر، ابی، نعمان، ابوبکر، عمران، انس فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے تھے اے باری تعالیٰ میں آپ ﷺ سے ایمان دائمی، صراط مستقیم اور علم نافع کا سوال کرتا ہوں۔[2]

اس حدیث کی سند میں سوید عمران سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۸۲۵۵ابوعمرو بن حمران، حسن بن سفیان، محمد بن قتیبہ بن سعید، کثیر بن ہشام، جعفر بن برقان، عمران، انس فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی دس سال خدمت کی کبھی بھی آپ نے کسی کام کے نہ ہونے پر آزردگی کا اظہار نہیں فرمایا۔

۸۲۵۶محمد بن علی بن حبیش، عمر بن ایوب سقطی، داؤد بن رشید، سوید بن عبدالعزیز، عمران قصیر، انس بن سیرین، انس بن مالک فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اونٹ پر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا جس طرف سواری کا رخ تھا اسی طرف آپ نماز پڑھ رہے تھے۔

۸۲۵۷ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، سلیمان بن احمد، معاذ بن مثنیٰ، مسدد، اور محمد بن مظفر، حامد بن شعیب، عبیداللہ بن

۱۔ الجامع الکبیر ۶۲۳۰. و کنز العمال ۱۳۶۱۶.

۲۔ کنز العمال ۳۷۸۹. واتحاف السادۃ المتقین ۳۶۲/۴. والجامع الکبیر ۹۹۳۰.

عمرو، ابواسحاق بن حمزہ، ابوعروبہ، محمد بن بشار، یحییٰ بن سعید، عمران ابوبکر قصیر، عطاء بن ابی رباح کہتے ہیں کہ مجھ سے ابن عباس نے فرمایا تو جنتی عورت کی زیارت کرنا چاہتا ہے میں نے کہا کہ کیوں نہیں انہوں نے فرمایا سوداء عورت ایک بار آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ سے کسی پریشانی کی شکایت کرتے ہوئے اس کے دفع کے لئے دعا کی درخواست کی آپ نے فرمایا اگر تو پریشانی کا دفع چاہتی ہے تو میں اس کے لئے دعا کر دیتا ہوں اگر جنت چاہتی ہے تو اس پر صبر کر انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ میں جنت چاہتی ہوں چنانچہ آپ نے اس کے لئے جنت کی دعا فرمادی۔[1]

۸۲۵۸ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، یحییٰ بن سعید، عمران قصیر، ابورجاء، عمران بن حصین کہتے ہیں کہ قرآن پاک میں آیت متعہ نازل ہوئی اور ہم نے رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں اس پر عمل کیا اور بعد میں اس کے لئے کوئی آیت ناسخ نازل نہیں ہوئی اور نہ ہی وفات تک آپ ﷺ نے اس سے منع فرمایا۔

۸۲۵۹ابومحمد بن حیان، احمد بن علی خزاعی، حفص بن عمر حوضی، شعبہ، عمران قصیر کہتے ہیں کہ ابورجاء نے ابودرداء کا قول نقل کیا ہے کہ مجھے سو دینار صدقہ کرنے سے سو بار اللہ اکبر کہنا زیادہ محبوب ہے۔

۸۲۶۰عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابراہیم بن محمد بن حارث، شیبان بن فروخ، محمد بن راشد، عمران القصیر، محمد بن سیرین، ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے جبتک انسان مسجد میں گفتگو کئے بغیر اپنی جگہ بیٹھا رہتا ہے اس وقت تک فرشتے اس کے لئے کہتے رہتے ہیں اے اللہ اس کی مغفرت کر اس پر رحم فرما۔[2]

۸۲۶۱محمد بن احمد بن احمد مقری، محمد بن عبداللہ حضرمی، ابوبکر بن ابی شیبہ، سعید بن عمر، ضرار بن صرد، سلیمان بن احمد حضرمی، حسین بن اسحاق تستری، یحییٰ حمانی، حاتم بن اسماعیل، عمران بن مسلم قصیر، سعید بن سلمان، یزید بن نعامہ ضبی کہتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم آپس میں ملو تو ایک دوسرے سے اس کے اور اس کے والد کا نام دریافت کرو اس سے تمہارے درمیان آپس میں محبت میں اضافہ ہوگا۔[3]

۸۲۶۲مخلد بن جعفر، جعفر بن محمد فریابی، شیبان بن فروخ، مہدی بن میمون، عمران، قیس بن سعد، طاؤس، ابن عباس فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ تہجد میں یہ دعا مانگتے تھے، اللھم لک الحمد انت قیام السمٰوات والارض ولک الحمد انت نور السمٰوات والارض ولک الحمد انت رب السمٰوات والارض ومن فیھن انت الحق وقولک الحق ووعدک الحق ولقائک حق والجنۃ حق والنار حق والشفاعۃ حق انت الھی اللھم اسلمت، وبک آمنت وعلیک توکلت والیک انبت وبک خاصمت، والیک حاکمت، انت ربنا والیک المصیر، رب اغفرلی ما اسررت وما اعلنت وما قدمت وما اخرت لاالہ الاانت۔

۸۲۶۳ابی جعفر بن محمد بن یعقوب، ابومحمد بن حیان، جعفر بن محمد بن مہرجان، حسن بن عرفہ، یحییٰ بن سلیم، عمران القصیر، عبداللہ بن دینار ابن عمر فرماتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے غافلین میں ذکر الٰہی کرنے والا شخص قتال کرنے والے کی مانند ہے نیز تاریک گھر میں چراغ ہے

---

[1] صحیح البخاری ۱۵۰/۸، وصحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ ۵۴. وفتح الباری ۱۱۴/۱۰.

[2] الزھد للامام أحمد ۲۱. وصحیح مسلم، کتاب المساجد ۲۷۳. وفتح الباری ۱۸۵/۲. وسنن النسائی ۵۵/۲. والسنن الکبری للبیھقی ۱۸۵/۲. والکامل لابن عدی ۱۷۴۶/۵.

[3] سنن الترمذی ۲۳۹۲. والتاریخ الکبیر ۳۱۴/۸. وکشف الخفا ۷۲/۱. والمطالب العالیۃ ۲۷۴۶. ومشکاۃ المصابیح ۵۰۲۰. وطبقات ابن سعد ۴۳/۶.

درختوں کے درمیان سبز درخت کی مثل ہے، نیز اسے اللہ تعالیٰ جنت میں اس کا مقام دکھاتے ہیں، نیز تمام انسانوں اور چوپائیوں کی بقدر اس کی مغفرت فرمادیتے ہیں۔

۸۲۶۴عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن عباس، علی بن داؤد قنطری، آدم بن ابی ایاس، ہیثم بن حجاز، ابوبکر عمران القصیر، نافع، ابن عمر کہتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا اے لوگو تقدیر کے بارے میں سکوت اختیار کرو کیوں کہ وہ راز خداوندی ہے لہذا تم اللہ کے راز افشاء نہ کرو۔[1]

۸۲۶۵سلیمان بن احمد، احمد بن عمرو بزاز حوثرہ ابن محمد منقری، حماد بن مسعدہ، عمران بن مسلم، ابی غالب، ابوامامہ خوارج کے سردار کہتے ہیں کہ آسمان تلے قتل ہونے والے بدترین لوگ ہیں' ابو غالب کہتے ہیں کہ میں نے ان سے دریافت کیا کہ یہ بات آپ نے اپنی طرف سے بیان کی ہے یا رسول خدا ﷺ سے سنی ہے؟ انہوں نے سات بار کہا کہ یہ بات رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔

۸۲۶۶قاضی ابواحمد، محمد بن حسن بن بدینا، عباس بن عبدالعظیم، ایوب بن سلیمان بن یسار، عمر بن محمد بن معدان، عمران القصیر، عبداللہ بن ابی القلوص، مطرف بن عبداللہ بن شخیر، عمران بن حصین نے فرمایا کہ آج میں تمہیں ایسی حدیث سناتا ہوں کہ اعتراض کے خوف سے آج تک میں نے اسے کسی کے سامنے بیان نہیں کیا وہ یہ ہے کہ صدق قلب سے اللہ کی وحدانیت اور رسول کی رسالت کی تصدیق کرنے والے انسان پر اللہ تعالیٰ دوزخ کی آگ حرام کردیتا ہے۔[2]

۸۲۶۷حسین بن محمد، نصر بن ابی نصر شیرازی، اسماعیل بن ابی الحارث، کثیر بن ہشام، کلثوم بن جوشن، عمران القصیر، عاصم، زر، صفوان بن عسال فرماتے ہیں کہ توبہ کا دروازہ مغرب کی طرف سے طلوع شمس سے قبل ستر یا چالیس سال تک کھلا ہوا ہے۔

۳۵۹ غالب قطان[3]

آپ بہت بڑے عابد اور مخلوق خدا کے خیر خواہ انسان تھے۔

۸۲۶۸ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، سیار، جعفر کہتے ہیں کہ میں نے غالب قطان کو کہتے ہوئے سنا اے باری تعالیٰ دنیا میں ہمارے حال پر رحم فرما موت کے وقت آسانی فرما قبر کی وحشت دور فرما اور ہماری محتاجگی دور فرما۔

۸۲۶۹ابراہیم بن عبدالملک، محمد بن اسحاق، قتیبہ ابن سعید، مروان بن سالم قرشی' موعدہ بن یسع بن قیس باہلی، سلیمان بن ابی محمد، غالب قطان کہتے ہیں کہ ایک روز کچھ لوگ میراث کی تقسیم کے سلسلہ میں میرے پاس آئے میں نے ان کے درمیان میراث تقسیم کرکے شام کو فارغ ہوا۔ تھکاوٹ کی وجہ سے گھر آنے کے بعد میں بستر پر لیٹ گیا اسی وقت مجھے نیند آگئی مؤذن نے نماز کے وقت آکر نماز کے لئے مجھے بیدار کیا میری اہلیہ نے بھی مجھے کئی بار بیدار کیا میں نے ان سے کہا کہ مجھے چھوڑ دو اس لئے کہ آج میں نے اتنا کام کیا ہے کہ تم اس کا اندازہ نہیں کرسکتے ہو، حتیٰ کہ نصف شب کو بیدار ہوکر میں نے نماز ادا کی اور چوبیس بار میں نے نماز کا اعادہ کیا اس کے بعد میں بستر پر لیٹ گیا میں نے خواب میں دیکھا کہ گھر سے نکل کر دکان کی طرف گیا، راستہ میں مجھے چار دینار ملے میں نے ان کو تھیلی میں رکھ لیا پھر ایک شخص نے مجھ سے ان دینار کا مطالبہ کیا میں نے وہ دینار اس کے حوالہ کرنے کے لئے تھیلی اٹھائی تو وہ پھٹی ہوئی تھی اور اس میں وہ

۱۔ اتحاف السادة المتقين ۹/۴۰۲. والكامل لابن عدى ۷/۲۵۶۱. وتخريج الاحياء ۴/۲۴۳، وكنز العمال ۶۲۱. وتذكرة الموضوعات لابن القيسرانى ۹۶۵.

۲۔ المعجم الكبير للطبرانى ۱۸/۱۲۴. ومجمع الزوائد ۱/۱۹. ۲۲. والتاريخ الكبير ۶/۴۰۸. وكنز العمال ۲۵۷. ۳۲۳.

۳۔ طبقات ابن سعد ۷/۲۷، والتاريخ الكبير ۷/ت ۴۴۲. والميزان ۳/ت ۶۶۴۲. وتهذيب الكمال ۸/۴۶۷.

دینار نہیں تھے میں نے اسے کہا کہ ان کے عوض مجھ سے کوئی شئے خرید لو لیکن اس نے میرے کپڑوں کا کنارہ پکڑ کر کہا مجھے وہی دینار دو اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔ میں ابن سیرین کے پاس گیا اور ان کے سامنے میں نے خواب بیان کیا تو انہوں نے کہا تم نماز کے وقت سو گئے تھے اس پر اللہ سے استغفار کرو اور دوبارہ ایسا مت کرنا۔

سلیمان نے غالب قطان کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار پھر میرے ساتھ اسی قسم کا واقعہ پیش آیا میں سو گیا مؤذن نے نماز کے وقت مجھے بیدار کیا اور میری اہلیہ نے کہا کہ تو ایک بار پہلے بھی اسی وقت سو گیا تھا میں نیند سے بیدار ہوا اور میں نے اول بار کی مثل نماز ادا کی پھر میں سو گیا میں نے خواب میں دیکھا کہ میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ عمدہ چال کے ترکی گھوڑوں پر سوار ہوں اور کچھ لوگ ہم سے آگے اونٹوں پر سوار ہیں میں ان کے ساتھ ملنے کی کوشش کر رہا ہوں لیکن میں ان تک پہنچ نہیں پا رہا حتیٰ کہ میں نے ان کو پکار کر اس کی وجہ دریافت کی انہوں نے جواب دیا کہ ہم نے عشاء با جماعت اور تم نے تنہا پڑھی ہے اس لئے کبھی بھی تم ہم تک نہیں پہنچ سکتے ہو، صبح ہونے کے بعد میں نے اپنا خواب ابن سیرین سے بیان کیا تو انہوں نے فرمایا واقعی تم ان سے نہیں مل سکتے ہو۔

۸۲۷۰ ابی، عبداللہ بن محمد بن یعقوب، ابو حاتم رازی، محمد بن مثنیٰ، مفضل بن نوح راسبی کہتے ہیں کہ میں نے غالب قطان کو کہتے سنا کہ ایک بار میں اپنی زمین سے تھکا ماندہ گھر آ کر لیٹ گیا اتنے میں عشاء کی نماز کا وقت ہو گیا، میری اہلیہ نے مجھے نماز کے لئے کہا میں نے کہا کہ مجھے چھوڑو اس لئے کہ میں تھکا ہوا ہوں، اس کے بعد اٹھ کر میں نے نماز ادا کی اور میں نے سوچا کہ اگرچہ مجھ سے جماعت فوت ہو گئی لیکن بحرحال نماز فوت نہیں ہوئی، پھر میں سو گیا خواب میں مجھ سے ایک شخص نے چار دینار کا مطالبہ کیا میں نے اسے چار دینار نکال کر دئے تو اس نے لینے سے انکار کر دیا صبح میں نے ابن سیرین کے سامنے خواب بیان کیا تو انہوں نے فرمایا یہ وہ نماز تھی جسے تم نے چھوڑ کر نیند کو ترجیح دی۔

۸۲۷۱ ابی، عبداللہ بن محمد، ابو حاتم، حسین ابن عیسیٰ بن عمران، ابو عبدالرحمٰن الزراد، غالب قطان کہتے ہیں کہ ایک شب میں نماز کے وقت سو گیا میں نے خواب میں دیکھا کہ میں کچھ افراد کے ساتھ ترکی گھوڑے پر سوار ہوں اور ہمارے سامنے کچھ لوگ اونٹوں پر سوار ہیں ان کی رفتار سست اور ہماری رفتار بہت تیز تھی لیکن اس کے باوجود ہم ان تک پہنچنے سے قاصر رہے صبح میں نے اپنا خواب محمد بن سیرین کو سنایا تو انہوں نے مجھ سے سوال کیا کہ تم نے گزشتہ شب تنہا نماز ادا کی یا جماعت کے ساتھ میں نے کہا کہ میری جماعت فوت ہو گئی تھی ابن سیرین نے فرمایا کہ انہوں نے نماز عشاء جماعت سے اور تم نے جماعت کے بغیر ادا کی لہٰذا تم ان کی فضیلت حاصل نہیں کر سکتے ہو

۸۲۷۲ محمد بن احمد بن محمد، حسن بن محمد، ابو زرعہ، سعید بن عبدالجبار، ابن ابی الفرات کہتے ہیں کہ میں نے غالب قطان کو کہتے سنا کہ ایک شب میں نے خواب میں ایک جماعت کو اونٹوں پر سوار دیکھا اور میں چند ساتھیوں کے ساتھ عمدہ گھوڑے پر سوار ہوں وہ درمیانہ چال اور ہم تیز رفتار چال چل رہے ہیں لیکن اس کے باوجود ہم ان تک پہنچ نہیں پا رہے ہیں میں نے سوچا کہ نامعلوم اس کی کیا وجہ ہے ایک شخص نے کہا انہوں نے گزشتہ شب نماز عشاء با جماعت اور تم نے بلا جماعت ادا کی ہے لہٰذا تم انہیں نہیں پا سکتے ہو۔

۸۲۷۳ عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن عمران، ایوب بن عمران، غالب قطان کہتے ہیں کہ ایک شب مجھ سے نماز عشاء با جماعت فوت ہو گئی میں نے جماعت کی فضیلت حاصل کرنے کے لئے پچیس بار اس نماز کو ادا کیا اس کے بعد میں سو گیا خواب میں میں نے دیکھا کہ میں تیز رفتار ترکی گھوڑے پر سوار ہوں اور کچھ لوگ اونٹوں پر سوار ہیں لیکن اس کے باوجود میں ان سے پیچھے ہوں، غیب سے ندا آئی انہوں نے جماعت سے اور تم نے بلا جماعت نماز ادا کی ہے اس لئے تم انہیں نہیں پا سکتے ہو۔

۸۲۷۴ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن ابراہیم، عثمان بن محمد عثمانی، ابوبکر متوثی، ابو اشعث، ابن علیہ، غالب قطان فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں حسن کو موالی کی گلی میں دیکھا ہم دونوں کے درمیان ایک نالی حائل تھی ان کے ہاتھ میں ریحان تھا وہ اپنے پاؤں کی چکناہٹ صاف کرنے میں مصروف تھے میں نے ان سے کہا ایسا عمل بتائے کہ عمل چھوٹا ہو لیکن اس پر ثواب بڑا ہو انہوں

نے فرمایا قلب میں ہر ایک کی خیر خواہی سوچ اور زبان کو ذکر الٰہی سے تر رکھ۔

۸۲۷۵ ابی احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد ابن عبید، محمد بن موسیٰ عبدالعزیز قرشی، جعفر بن سلیمان، غالب قطان فرماتے ہیں کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے تکلیف زیادہ ہونے، قید کے طویل ہونے کپڑوں کے میلے ہونے بال پراگندہ ہونے کے وقت اللہ تعالیٰ کے حضور درخواست کی کہ اے باری تعالیٰ میں اپنے دوست و دشمن کی تیری بارگاہ میں شکایت کرتا ہوں میرے دوستوں نے مجھے فروخت کر دیا اور دشمنوں نے مجھے قید کر دیا اے باری تعالیٰ میرے لئے جیل سے رہائی کی کوئی سبیل فرما چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمالی۔

۸۲۷۶ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، عبیداللہ ابن عمر قواریری، منہال بن عیسیٰ عبدی، غالب قطان، بکر بن عبداللہ مزنی کہتے ہیں کہ گناہ کر کے اس پر ہنسنے والا شخص روتے ہوئے دوزخ میں داخل کیا جائے گا۔

۸۲۷۷ ابی، احمد ابراہیم، ابی یحیٰی مدینی، محمد بن یحیٰی زمانی، بشر بن مفضل، غالب کہتے ہیں کہ میں نے حسن سے کہا آپ کے شرکاء میں سے بعض نے جمعہ کے روز مسجد میں ''اللھم غفرلنا'' کہنے سے منع فرمایا ہے کیونکہ (مسجد میں گناہ گار بھی ہوتے ہیں پولیس والے اور لواطت کرنے والے وغیرہ وغیرہ تو اللھم اغفرلنا میں سب کے لئے دعا ہے) جمعہ کے روز مسجد میں شرطی، لوطی ہر طرح کا شخص ہوتا ہے، حسن نے فرمایا اے رجل جمعہ کے روز خوب دعا کر اور عام نصیحت کر اگر اللہ نے تیرا سوال پورا کر دیا تو فبھا ورنہ نصیحت کی فضیلت تو تجھے حاصل ہو ہی جائے گی۔

۸۲۷۸ ابواسحاق بن حمزہ، حبیب بن حسن، یوسف قاضی، محمد بن ابی بکر، ابواحمد محمد بن احمد، ابوخلیفہ، ابوولید طیالسی ابی، احمد بن ابراہیم بن ابی یحیٰی محمد بن یحیٰی بن فیاض زمانی، بشر بن مفضل، غالب، بکر بن عبداللہ، انس بن مالک کہتے ہیں کہ ہم سخت گرمی میں رسول اللہ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے نا قابل برداشت گرمی کے وقت زمین پر کپڑا ڈال کر اس پر سجدہ کرتے تھے۔

۸۲۷۹ ابواحمد محمد بن احمد، حسن بن سفیان، حبان بن موسیٰ، عبداللہ بن مبارک، ابواسحاق بن حمزہ، علی بن احمد بن بسطام، وہب بن بقیہ، خالد بن عبد اللہ واسطی، خالد بن عبدالرحمٰن سلمی، غالب، بکر، انس فرماتے ہیں کہ ہم نماز ظہر آپ ﷺ کے پیچھے پڑھتے تھے گرمی کی شدت کی وجہ سے اپنے کپڑے پر سجدہ کرتے تھے۔

۸۲۸۰ محمد بن اسحاق بن ایوب، ابراہیم بن سعدان، بکر بن بکار، خالد بن عبداللہ سلمی، غالب، بکر، حضرت انس فرماتے ہیں کہ ہم حضرت زبیر بن عوام کی اقتدا میں نماز ادا کرتے تھے وہ نماز کو مختصر کرتے تھے ایک روز میں نے ان سے اس کی وجہ پوچھی انہوں نے فرمایا نماز میں شیطانی وساوس کے زیادہ آنے کی وجہ سے ہم ایسا کرتے ہیں لیکن اہل عراق نماز کو خوب طویل کرتے ہیں حتیٰ کہ ان کا قلب نماز میں سب طرف سے یکسو ہو کر ہمہ تن اللہ کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔

۸۲۸۱ سلیمان بن احمد، یحیٰی بن عثمان، صالح، عبداللہ بن یوسف تنیسی، عمر بن مغیرہ، غالب، بکر بن عبداللہ، ابن عمر فرماتے ہیں کہ ہم مومن کے قاتل اور مرتکب کبیرہ کو دوزخی سمجھتے تھے، حتیٰ کہ قرآن کی یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (ترجمہ) خدا اس گناہ کو نہیں بخشے گا کہ کسی کو اس کا شریک بنایا جائے اور اس کے سوا اور گناہ جس کو چاہے گا بخش دے گا (از نساء ۴۸) اس آیت کے نزول کے بعد ہم قاتل مومن اور کبیرہ گناہ کے مرتکب کو دوزخی نہیں سمجھتے تھے بلکہ ان کے بارے میں جنت کی امید رکھتے تھے اور ان کے بارے میں اپنے گزشتہ گمان پر نادم تھے۔

۸۲۸۲ حسن بن احمد بن صالح سبیعی، احمد بن صقر بن ثوبان، یحیٰی بن خلف ابوسلمہ باہلی، فضل بن یسار، غالب قطان حسن، انس فرماتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے قیامت کے روز حساب کے لئے لوگوں کے قیام کے وقت ایک جماعت تلوار سونتے ہوئے آئیگی ان سے خون جاری ہوگا جنت کے دروازہ پر ازدحام ہوگا، ان کے بارے میں سوال ہوگا یہ کون ہیں؟ جواب آئے گا یہ راہ خدا کے شہداء ہیں جو مرنے کے بعد زندہ تھے اور کھاتے پیتے تھے، اس کے بعد اعلان ہوگا جن لوگوں کا اجر اللہ کے ذمہ واجب ہے وہ آئیں اور جنت میں چلے جائیں، ان سے پوچھا جائے گا کہ ایسے کون لوگ ہیں؟ جواب ملے گا لوگوں کو معاف کرنے والے انسان، اس کے بعد پھر یہی اعلان ہوگا جس پر ایک جماعت کھڑی ہوگی اور یہ سب لوگ بلا حساب و کتاب جنت میں داخل کئے جائیں گے[1]

یہ حدیث حسن کی سند سے غریب ہے۔ اس حدیث کی سند میں فضل غالب سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

[1] مجمع الزوائد ۲۹۵/۵. والترغیب والترهیب ۳۱۸/۲، ۳۰۹/۳. والدر المنثور ۱۱/۶.

۸۲۸۳ابونصر محمد بن احمد البستی النیشاپوری، محمد بن مسیب ارغیانی، محمد بن یعقوب، غطیف بن سعید، ہشام ابن صالح، غالب، حسن نے بحوالہ انس آپ ﷺ کا ارشاد نقل فرمایا ہے کہ جو شخص بھی خیر کے لئے اللہ کے سامنے ہاتھ پھیلاتا ہے تو اللہ اس کے ہاتھوں کو چھوڑ نے سے قبل اسے وہ چیز عطا فرمادیتا ہے۔

یہ حدیث حسن کی سند سے غریب ہے اس حدیث میں ہشام غالب سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۸۲۸۴سلیمان بن احمد، ابراہیم بن نائلہ، عبدان بن احمد، عمار بن عمر بن مختار، ابی، غالب قطان فرماتے ہیں کہ ایک بار میں کوفہ آیا وہاں پر اعمش کے قریب میرا قیام تھا ایک شب میں نے ان کو قرآن کی یہ آیت تلاوت کرتے ہوئے سنا (ترجمہ) خدا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور فرشتے اور علم والے لوگ جو انصاف پر قائم ہیں وہ بھی گواہی دیتے ہیں کہ اس غالب حکمت والے کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں۔ (از عمران ۱۸) اس کے بعد انہوں نے فرمایا جس بات کی خدا فرشتے اور اہل علم گواہی دیتے ہیں میں بھی اس کی گواہی دیتا ہوں، اور اے باری تعالیٰ میں یہ گواہی موت، دخول قبر اور آپ سے ملاقات تک آپ کے پاس امانت رکھتا ہوں، اس کے بعد میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے ان سے کہا گذشتہ شب آپ نے قرآن کی ایک آیت تلاوت کی اور اس کے بعد چند باتیں کیں انہوں نے مجھ سے پوچھا تم نے کوئی بات سنی ہے میں نے جواب دیا کہ نہیں انہوں نے فرمایا خدا کی قسم ایک سال تک میں تم سے کوئی حدیث بیان نہیں کروں گا میں نے ان کی قسم کی تاریخ نوٹ کر لی، جب سال مکمل ہو گیا تو میں نے کہا اے ابو محمد سال مکمل ہو گیا ہے۔ اس وقت انہوں نے عبداللہ بن مسعود کے حوالہ سے ایک حدیث میرے سامنے بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس آیت کے قاری کو قیامت کے روز اللہ کے سامنے لایا جائے گا اللہ فرمائے گا اس بندہ نے مجھ سے ایک عہد کیا تھا جس کی تکمیل مجھ پر لازم ہے وہ یہ ہے کہ تم اسے جنت میں داخل کر دو۔

یہ حدیث اعمش کی سند سے غریب ہے اس حدیث میں عمر بن مختار غالب سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۳۶۰ سلام بن ابی مطیع[1]

آپ شاکر، بلند مرتبہ اور متبع شریعت انسان تھے۔

۸۲۸۵ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ہدبہ ابن خالد کا قول ہے سلام بن ابی مطیع نماز کی حالت میں بالکل سکون کے ساتھ کھڑے ہوتے تھے۔

۸۲۸۶ابراہیم بن عبداللہ بن اسحاق، محمد بن اسحاق، عبداللہ بن محمد، احمد بن محمد بن شریح، محمد بن یحییٰ نیشاپوری، سلام کہتے ہیں کہ اے انسان اللہ کی طرف سے کلمہ کی دولت عطا کئے جانے پر اللہ کا شکر ادا کر۔

۸۲۸۷محمد بن احمد بن ابان، ابی، عبداللہ بن محمد ابن عبید، محمد بن ادریس، عبدہ بن سلیمان، عبداللہ بن مبارک، سلام کا قول ہے کہ زاہد کی تین قسمیں ہیں (۱) جس کا قول وعمل خالصۃً لوجہ اللہ تعالیٰ ہو (۲) مناسب باتوں پر عمل کرتے ہوئے نامناسب باتوں کو ترک کر دے (۳) حلال پر عمل کرنا یہ زہد کا سب سے آخری درجہ ہے۔

۸۲۸۸ابی، احمد بن محمد بن عمر، ابوبکر بن سفیان، سعید بن عامر، سلام کا قول ہے جب بھی تو اپنے اوپر ہونے والی اللہ کی نعمتوں کا مشاہدہ کرنا چاہے تو کر سکتا ہے، اگر نہیں کرے گا تو کوئی دوسرا شخص آ کر تجھے اللہ کی نعمتوں کا مشاہدہ کرائے گا۔

۱۔ التاریخ الکبیر ۴/ت ۲۲۲۹. والجرح ۴/ت ۱۱۱۸. والجمع ۱/ ۱۹۶. والکاشف ۱/ت ۲۲۳۳. وتهذیب الکمال ۲۶۶۳.

۸۲۸۹ابی، احمد بن محمد، ابوبکر بن سفیان، ابی خیثمہ، ابوزہیر غسانی، سلام بن ابی مطیع کہتے ہیں کہ میں ایک مریض کی عیادت کے لئے گیا وہ ناشکری کرنے لگا میں نے اس سے کہاراہ میں پڑے ہوئے لوگوں پر نظر کرو کہ ان کا کوئی خادم اور ٹھکانہ نہیں ہوتا پھر کچھ روز بعد میں اس کی عیادت کے لئے گیا تو اس وقت اس نے ناشکری کا اظہار نہیں کیا۔

۸۲۹۰ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ہدبہ بن خالد، سلام فرماتے ہیں کہ ایک شب میں مالک بن دینار کے گھر گیا تو وہ اندھیرے میں ہاتھ میں روٹی لئے توڑ رہے تھے میں نے ان سے عرض کیا کہ آپ کے پاس چراغ اور روٹی رکھنے کے لئے کوئی چیز نہیں ہے؟ انہوں نے فرمایا مجھے چھوڑ دو خدا کی قسم میں گذشتہ گناہوں پر نادم ہوں۔

۸۲۹۱ابی، ابوحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، ابواسحاق ضریر، سلام فرماتے ہیں کہ حسن کے پاس افطاری کے لئے پانی لایا جب انہوں نے پانی منہ کے قریب کیا تو ان کی آنکھیں پرنم ہوگئیں اور فرمانے لگے مجھے اہل دوزخ کے بارے میں نازل شدہ آیت یاد آگئی (ترجمہ) اور دوزخی بہشتیوں سے گڑگڑا کر کہیں گے کہ کسی قدر ہم پر پانی بہاؤ (ازاعراف ۵۰) اور مجھے ان کے سوال کے جواب میں نازل شدہ آیت یاد آگئی (ترجمہ) وہ جواب دیں گے خدا نے بہشت کا پانی اور رزق تم پر حرام کردیا ہے (ازاعراف ۵۰)۔

۸۲۹۲ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، علی بن مسلم، سعید ابن عامر، سلام بن یونس کہتے ہیں کہ میں نے حسن سے بڑا متقی نہیں دیکھا۔

۸۲۹۳ابوبکر محمد بن احمد مؤذن، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن سفیان، محمد بن حسین، ابراہیم بن مہدی، ربعی بن ابراہیم، سلام، ثابت بنانی کہتے ہیں کہ میت کو قبر میں رکھنے کے بعد چاروں طرف سے اس کے اعمال صالحہ اس کا احاطہ کرلیتے ہیں جو عذاب کے فرشتہ کو اس کے قریب آنے نہیں دیتے۔

۸۲۹۴محمد بن جعفر بن ہیثم، محمد بن احمد بن ابی العوام، سعید بن عامر، سلام، ایوب کہتے ہیں کہ میرے نزدیک حسنات کے مضاعف ہونے کی مانند ثنا بھی مضاعف ہوتی ہے۔

۸۲۹۵ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، جوہری، حاتم بن لیث، عبداللہ بن محمد تیمی، سلام کہتے ہیں کہ میں نے حسنؒ ثابت اور مالک بن دینار کا زمانہ پایا ہے اور قتادۃ شعیب بن حجاب، معمر اور کوفیین میں سے سعید بن مسروق جابر جعفی وغیرہ سے سماع کیا ہے۔

۸۲۹۶ابوبکر بن خلاد، محمد بن فرج ازرق، یونس بن محمد مؤدب، سلام، قتادہ، حسن، سمرہ بن جندب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا حسب سے مراد مال اور کرم سے مراد تقویٰ ہے۔[1]

۸۲۹۷ابوبکر طلحی، عبداللہ بن غنام، ابوبکر بن ابی شیبہ، سلیمان بن احمد، معاذ بن مثنیٰ، علی بن مدینی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، ابی، عبداللہ بن محمد، ابویعلی، ابوخیثمہ، یونس بن محمد مؤدب، سلام نے گذشتہ حدیث کی مانند روایت کیا ہے۔

۸۲۹۸ابوعمرو بن حمدان، عبداللہ بن محمد شیرویہ، اسحاق بن راہویہ، سلام بن مطیع نے بواسطہ قتادہ گذشتہ حدیث کی مانند روایت کیا ہے۔

۸۲۹۹جعفر بن عمر، ابوحصین وداعی، یحییٰ حمانی، ابن المبارک نے بحوالہ سلام گذشتہ حدیث کی مثل روایت کیا ہے۔

۸۳۰۰ابوبحر محمد بن حسن، محمد بن غالب بن حرب، عبدالرحمٰن بن عمرو بن جبلہ، سلام بن ابی مطیع، قتادہ، حسن، سمرہ فرماتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے مشورہ طلب کرنا امانت ہے۔[2]

---

[1] سنن الترمذی ۳۲۷۱. وسنن ابن ماجة ۴۲۱۸، ۴۲۱۹. والمستدرک ۱۶۳/۲، ۳۲۵/۴. ومسند الامام أحمد ۱۰/۵. والسنن الکبری للبیهقی ۱۳۶/۷. والمعجم الکبیر للطبرانی ۲۶۵/۷. وفتح الباری ۱۳۵/۹. ومشکاة المصابیح ۴۹۰۲.

[2] سنن أبی داؤد ۵۱۲۸. وسنن الترمذی ۲۸۲۲، ۲۸۲۳. وسنن ابن ماجة ۳۷۴۵، ۳۷۴۶. ومسند الامام أحمد ۲۷۴/۵. والسنن الکبری للبیهقی ۱۱۲/۱۰. وسنن الدارمی ۲۱۹/۲. والمستدرک ۱۳۱/۴. وصحیح ابن حبان ۱۹۹۱. والمعجم الکبیر للطبرانی ۴۰۹/۱۲، ۲۲۹/۱۷، ۲۵۷/۱۹، ۲۵۹. والکنی للدولابی ۶۱/۱. والأحادیث الصحیحة ۱۶۴۱. وکشف الخفا ۲۸۷/۲. والدر المنثور ۱۴۲.

یہ حدیث سلام کی سند سے غریب ہے۔

۸۳۰۱سلیمان بن احمد، ابراہیم بن ہاشم، عبدالرحمٰن بن عمر بن جبلہ، سلام بن ابی مطیع، قتادہ، حسن سمرہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا جب دو ولی نکاح کر دیں تو وہ اول کے لئے ہوتا ہے نیز فرمایا جب جبراً دو شخص کوئی شئے فروخت کریں تو وہ بیع اول کے لئے نافذ ہوتی ہے۔[1]

یہ حدیث سلام کی سند سے غریب ہے۔ اس حدیث کو قتادہ سے ہشام، حماد بن سلمہ سعید بن ابی عروبہ اور ہمام نے روایت کیا ہے۔

۸۳۰۲عبداللہ بن محمد، محمد بن علی، ابویعلی، ابراہیم بن حجاج، سلام، قتادہ حسن، سمرۃ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا بچہ کا عقیقہ کرنا سنت ہے۔[2]

۸۳۰۳سلیمان بن احمد، ابوعبیدہ، عبدالوارث بن ابراہیم عسکری، عبدالرحمٰن بن عمرو بن جبلہ، سلام بن ابی مطیع، قتادہ، حسن سمرہ فرماتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے ازار کی انتہا ٹخنوں کے بجائے نصف ساق تک ہے۔[3]

یہ حدیث قتادہ اور سلام کی سند سے غریب ہے۔

۸۳۰۴جعفر بن علی بن عمرو، ابوحصین وداعی، یحیٰی بن عبدالحمید، عبداللہ بن مبارک، سلام، شعیب بن حبحاب، انس بن مالک فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص کی نماز جنازہ میں سو آدمی شریک ہوں اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔

یہ حدیث سلام اور شعیب کی سند سے غریب ہے۔

۸۳۰۵محمد بن احمد بن حسن، یوسف بن یعقوب، ابوولید طیالسی، سلام، معمر، زہری عامر بن سعید، سعد بن ابی وقاص فرماتے ہیں کہ ایک بار نبی اکرم ﷺ نے لوگوں میں کوئی چیز تقسیم فرماتے ہوئے بعض کو دی اور بعض کو نہیں دی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے فلاں مؤمن کو دی آپ ﷺ نے فرمایا کہ مؤمن کے بجائے مسلم کہو۔[4]

یہ حدیث زہری کی سند سے صحیح متفق علیہ ہے۔ شعیب وغیرہ نے اس حدیث کو زہری سے روایت کیا ہے۔ معتمر بن سلیمان نے اس حدیث کو عبدالرزاق عن معمر کی سند سے روایت کی ہے۔

۸۳۰۶ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق ثقفی، عبدالاعلیٰ بن حماد سلام، سعید بن مسروق، تمیم بن سلمہ، ابن عمر فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو عزیمت پر عمل کرنے کی طرح رخصت پر عمل کرنا بھی پسند ہے۔

اس حدیث کو تمیم نے ابن عمر سے اسی طرح موقوفاً روایت کیا ہے۔ لیکن نافع وغیرہ نے اس حدیث کو ابن عمر سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

۸۳۰۷ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، عباس ابن الفضل بصری، محمد بن احمد بن علی بن مخلد، محمد بن یونس شامی، یحیٰی بن حماد، سلام بن ابی مطیع، جابر جعفی، شعبی یحیٰی بن جزار، عائشہ فرماتی ہیں کہ ارشاد نبوی ہے میت کو صحیح طریقہ پر غسل دینے والا پیدائش کے دن کی مثل گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے، میت کا سب سے زیادہ قریبی اس کا ولی ہوتا ہے، اگر وہ نہ ہو تو پھر دیگر لوگوں میں سے امین و متقی شخص اس کا ولی ہوتا ہے۔[5]

۱: المستدرک ۱۷۵/۲. ومسند الامام أحمد ۱۴۹/۴. وشرح السنة ۵۶/۹. وكنز العمال ۴۴۶۸۴، ۴۴۶۸۳.

۲۔ وسنن ابن ماجة ۳۱۶۵. وسنن النسائی ۷۔۱۶۶. ومسند الامام أحمد ۱۷/۵. والمعجم الكبير للطبرانی ۲۴۳/۷. وسنن الدارمی ۸۱/۲. واتحاف السادة المتقين ۳۱۸/۶.

۳۔ لمعجم الكبير للطبرانی ۲۶۶/۷. وسنن النسائی ۲۰۶/۸ وكنز العمال ۴۱۱۵۳.

۴۔ فتح الباری ۸۰/۱. وسنن النسائی، كتاب الايمان باب ۷، والدر المنثور ۱۰۰/۶.

۵۔ مسند الامام أحمد ۱۱۹/۶. والمعجم الكبير للطبرانی ۳۳۷/۸. والمستدرک ۳۵۴/۱. ۳۶۲. ومجمع الزوائد ۲۱/۳. والترغيب والترهيب ۳۳۹/۴.

یہ حدیث سلام بن جابر کی سند سے غریب ہے، اس حدیث کو حسین بن عمران نے جابر وغیرہ سے روایت کیا ہے۔

۳۶۱ ابوالمہاجر ریاح بن عمرو قیسی

آپ خاشع اور خدا ترس انسان تھے۔

۸۳۰۸ عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابویعلیٰ موسیٰ، محمد بن حسین برجلانی، مالک بن ضیغم کہتے ہیں کہ ایک بار نماز عصر کے بعد ریاح ہمارے پاس تشریف لائے انہوں نے ہمارے والد کے بارے میں سوال کیا ہم نے کہا کہ اس وقت وہ سو رہے ہیں انہوں نے فرمایا کہ عصر کے بعد کوئی سونے کا وقت ہے؟ یہ کہہ کر ریاح واپس چلے گئے ہم نے ان کے پیچھے ایک آدمی بھیجا کہ وہ ان کو جا کر بتائے کہ ہمارے والد آپ کی آمد کی خبر سن کر بیدار ہو گئے ہیں، اس لئے آپ واپس تشریف لے آئیں وہ شخص مغرب کے بعد آیا ہم نے اس سے پوچھا کہ اس نے ریاح تک ہمارا پیغام پہنچا دیا ہے اس نے کہا میں جب ریاح سے ملا تو وہ قبرستان میں داخل ہو چکے تھے اور وہ اپنے نفس کو ملامت کرتے ہوئے کہہ رہے تھے اے نفس تو دوسروں کو عصر کے بعد سونے پر ملامت کرتا ہے مجھے دوسروں کو ملامت کرنے کا کیا حق پہنچتا ہے اور تو نے اللہ سے ایک عہد کیا ہوا ہے کہ ایک سال تک تو نیند نہیں کرے گا تجھ پر اس کا ایفا لازم ہے راوی کہتا ہے کہ جب میں نے ان کی یہ بات سنی تو میں واپس آ گیا۔

۸۳۰۹ ابی، احمد بن محمد بن عمر، ابوبکر بن عبید، عبدالرحیم بن یحییٰ، عثمان، مخنہ عابدہ کہتی ہیں کہ میں نے ایک شب ریاح کو مقام ابراہیم کے پیچھے کھڑا ہوا دیکھا میں بھی جا کر ان کے پیچھے کھڑی ہو گئی، حتیٰ کہ میں کھڑی کھڑی تھک گئی جس کی وجہ سے میں لیٹ گئی اور وہ اسی حالت میں کھڑے تھے، میں نے غمزدہ آواز میں کہا عابدین مجھ سے سبقت لے گئے اور میں اکیلی رہ گئی لیکن ریاح اس وقت اپنے نفس کو ملامت کرتے ہوئے کہہ رہے تھے ہائے نفس تیری ہلاکت ہو پھر انہوں نے ایک چیخ ماری اور بیہوش ہو کر گر پڑے اور ان کا دہن ریت سے بھر گیا، صبح تک ان کی مسلسل یہی کیفیت رہی صبح ہونے کے بعد انہیں افاقہ ہوا۔

۸۳۱۰ ابی، احمد، ابوبکر، محمد بن حسین، ابوعمر وضریر، حارث بن سعید کہتے ہیں کہ ایک روز ریاح نے میرا ہاتھ پکڑ کر کہا اے ابومحمد آؤ ہم چل کر گذشتہ معاصی پر گریہ کریں سعید کہتے ہیں کہ ہم چلتے چلتے ایک قبرستان کے نزدیک پہنچے، ریاح قبروں کو دیکھتے ہی بیہوش ہو کر گر پڑے میں ان کے سر کے نزدیک بیٹھا ہوا روتا رہا، جب ان کو افاقہ ہوا تو انہوں نے مجھ سے رونے کی وجہ پوچھی میں نے عرض کیا کہ مجھ پر آپ کے رونے کی وجہ سے گریہ طاری ہوا انہوں نے فرمایا کہ اے سعید اپنے نفس کی وجہ سے رو پھر وہ اپنے نفس کو مسلسل ملامت کرتے رہے حتیٰ کہ بیہوش ہو گئے مجھے ان کی جان پر رحم آنے لگا اور میں ان کے سرہانے بیٹھا رہا حتیٰ کہ انہیں افاقہ ہوا، راوی کہتا ہے کہ پھر ریاح زور سے کہنے لگے ہائے قیامت کے روز کی وحشت، ہائے قیامت کے روز کی وحشت، اس کے بعد ریاح ساکت حالت میں وہاں سے چل کر اپنے گھر پہنچ گئے اور اندر داخل ہو کر دروازہ بند کر لیا، میں اپنے گھر آ گیا اس کے کچھ ہی عرصہ بعد ریاح نے اس دار فانی سے رحلت فرمائی۔

۸۳۱۱ ابی، احمد، ابوبکر، ابراہیم بن عبدالملک، اسحاق بن ابراہیم ثقفی، ریاح بن عمرو قیسی کہتے ہیں کہ ایک بار میں بنی سعد میں ابرد بن ضرار کے پاس گیا، انہوں نے مجھ سے فرمایا کیا لقاء الٰہی کے شوق میں تمہارے شب و روز طویل نہیں ہو گئے میں ان کے سوال کا جواب دیئے بغیر خاموشی سے رابعہ بصریہ کے پاس گیا میں نے ان سے کہا نقاب پہن کر خفیہ طریقہ سے اپنی جدوجہد جاری رکھو، اس لئے کہ ابرد نے آج مجھ سے ایسا سوال کیا کہ میں نے اس کا جواب نہیں دیا انہوں نے مجھ سے ابرد کا سوال دریافت کیا تو میں نے ان کے سامنے ذکر کر دیا انہوں نے مجھ سے دریافت کیا تم نے اس کا کیا جواب دیا میں نے عرض کیا کہ میں نے تکذیب کے خوف سے نعم اور نفس کی ہجو کے خوف

سے لا کہنے سے احتراز کیا اور میں خاموش رہا، رابعہ نے کہا لیکن میرے نزدیک اس کا جواب نعم ہے۔

۸۳۱۲محمد بن احمد بن ابان، ابی، عبداللہ بن محمد بن سفیان، محمد بن حسین، معاذ ابوعوان ضریر فرماتے ہیں کہ ایک بار مغرب کے بعد محراب میں میرے نزدیک سے ریاح گزرے، اس وقت وہاں پر صرف ہم دونوں تھے، ریاح چلا چلا کر فرما رہے تھے کب تک میرے شب و روز غفلت میں گزریں گے، وہ مسلسل یہی کہتے رہے حتیٰ کہ وہ میرے سامنے سے غائب ہو گئے۔

۸۳۱۳محمد بن احمد، ابی، عبداللہ بن محمد، علی بن حسن بن ابی مریم ریاح کا قول نقل کرتے ہیں کہ میں نے چالیس سے کچھ زائد گناہ کئے ہیں اور ہر گناہ پر ایک لاکھ بار استغفار کیا ہے۔

۸۳۱۴ابی، احمد بن محمد بن عمر، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، عبیداللہ بن محمد تیمی، ریاح فرماتے ہیں کہ دنیا میں شکم سیری خلاف عقل ہے اسی وجہ سے میں کبھی شکم سیر نہیں ہوا۔

۸۳۱۵ابی، احمد، ابوبکر، محمد، معاذ ابوعوان الضریر، عبدالمؤمن صائغ فرماتے ہیں کہ ایک شب میں نے ریاح کو اپنے گھر کھانے پر مدعو کیا چنانچہ وہ سحر کے وقت تشریف لائے ہم نے ان کے سامنے کھانا پیش کیا تو انہوں نے اس میں سے کچھ تناول کر کے بس کر دی۔ ہم نے ان سے شکم سیر ہونے کی درخواست کی تو انہوں نے زور سے ایک چیخ ماری جس سے ہم گھبرا گئے اور فرمایا آخرت میں گناہ گاروں کے کھانے درخت زقوم کے معلوم ہونے کے باوجود میں دنیا میں کیسے شکم سیر ہو سکتا ہوں اس کے بعد ہم نے ان کے سامنے سے کھانا اٹھا لیا اور ان سے عرض کیا کہ ہماری اور آپ کی شان یکساں نہیں ہے۔

۸۳۱۶عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین بن نصر، احمد بن ابراہیم، ابراہیم بن جنید محمد بن عیسیٰ، محمد بن یحییٰ، ریاح فرماتے ہیں کہ سورج کی شعاؤں کی طرف لوگوں کی آنکھوں کے نہ دیکھ سکنے کی مثل دنیا سے محبت رکھنے والے قلوب بھی کبھی نور حکمت کی طرف نہیں دیکھ سکتے ہیں۔

۸۳۱۷ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوبکر حامد بن جبلہ محمد بن اسحاق علی بن مسلم، سیار، ریاح بن عمرو کہتے ہیں کہ میں نے مالک بن دینار کو کہتے سنا انسان صدیقین کا درجہ حاصل نہیں کر سکتا جب تک کہ وہ اپنی اہلیہ کو بیوہ عورتوں کی مثل چھوڑ کر صحراء نشینی نہ اختیار کر لے۔

۸۳۱۸ابی، احمد بن محمد بن عمر، ابوبکر بن عبید، محمد بن قدامہ، موسیٰ بن داؤد، ریاح، حسن فرماتے ہیں کہ جب کیڑا حضرت ایوب کے بدن سے نیچے گر جاتا تھا تو وہ اسے اٹھا کر اس کی جگہ پر رکھ دیتے تھے اور اسے کہتے تھے رزق الٰہی سے کھا۔

۸۳۱۹عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین بن نصر، احمد بن ابراہیم، ابراہیم بن جنید، محمد بن حسین، ابومعمر عبداللہ بن عمرو کہتے ہیں کہ رابعہ نے ریاح کو ایک بچہ کو اٹھا کر پیار کرتے ہوئے دیکھ کر فرمایا میں تو سمجھتی تھی کہ تمہارے قلب میں غیر اللہ کے سوا کسی کی محبت نہیں ہے، راوی کہتے ہیں کہ ریاح رابعہ کی یہ بات سن کر بیہوش ہو کر گر پڑے افاقہ ہونے پر چہرہ سے پسینہ صاف کرتے ہوئے فرما رہے تھے اللہ نے بچوں کے لئے بندوں کے قلب میں رحم رکھا ہے۔

۸۳۲۰عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم محمد بن مسلم، سیار، ریاح فرماتے ہیں کہ مجھے عتبہ نے کہا ہمارے ساتھ تعاون نہ کرنے والا ہمارا مخالف ہے۔

۸۳۲۱ابی، احمد بن محمد، عبداللہ بن محمد، محمد بن یحییٰ بن ابی حاتم جعفر بن ابی جعفر، ریاح فرماتے ہیں کہ ہمارے ہاں ایک شخص تھا جو شب روز میں ایک ہزار رکعت کھڑے ہو کر اور ہزار رکعت بیٹھ کر پڑھتا تھا، اور نماز عصر کے بعد قبلہ رخ کھڑے ہو کر کہتا تھا اے باری تعالیٰ مجھے تیرے سوا سے محبت رکھنے والے خلیفہ پر تعجب ہے۔

۸۳۲۲ابی، احمد، عبداللہ، محمد بن حسین، عبیداللہ بن محمد، محمد بن مسعر فرماتے ہیں کہ ریاح کے پاس لوہے کا ایک طوق تھا شب ہوتے ہی

اسے گلے میں لٹکا کر صبح تک روتے رہتے۔

۸۳۲۳ابوبکر بن محمد بن جعفر بن یوسف، المکتب، اسحاق بن ابراہیم علی بن مسلم طوسی، سیار بن حاتم، ریاح، ثور بن یزید کہتے ہیں کہ میں نے (توراۃ) میں پڑھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں اے میرے حواریو! لوگوں سے کم اور اللہ سے زیادہ باتیں کرو، انہوں نے حضرت عیسیٰ سے اس کا طریقہ دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا اللہ سے تخلیہ میں مناجات کرو۔

۸۳۲۴ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل علی بن مسلم، سیار، ریاح، حسان بن ابی سنان فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم میں نے کبھی بھی حسن کی مجلس میں دنیا کا تذکرہ نہیں سنا۔

۸۳۲۵ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد محمد بن جعفر، اسحاق بن ابراہیم علی بن مسلم، سیار، ریاح، حسان فرماتے ہیں کہ میں نے حسن کو کہتے سنا کہ میں نے ستر بدری صحابہ کی زیارت کی ہے اور ان کے پیچھے نماز ادا کی ہے۔

۸۳۲۶ابی، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن یزید مستملی، داؤد بن محمد کہتے ہیں کہ ایک شخص نے ریاح کو پیالہ میں نمک سے روٹی کھاتے دیکھا تو اس نے ان سے کہا آپ اس سبزہ زار میں نمک سے روٹی تناول فرمارہے ہیں انہوں نے فرمایا ہاں ہمارے لئے عمدہ کھانے آخرت میں ہیں، نیز فرماتے ہیں کہ ایک بار ریاح ایک جماعت کے ہمراہ حجاب پیدل گئے، راستہ میں قبرستان کے نزدیک ایک گھڑسوار اپنے ہمراہ گھوڑا لئے ہوئے کھڑا تھا، اس گھڑسوار نے وہ گھوڑا ریاح کے حوالہ کیا اور خود غائب ہوگیا کوئی پتہ نہیں چلا کہ وہ کہاں گیا۔

۸۳۲۷ابوعلی محمد بن احمد بن حسن، ابراہیم بن ہاشم بغوی، اسماعیل بن سیف، عوین بن عمرو، ریاح، جریری ابن بریدہ اپنے والد کا قول نقل کرتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے قرآن کو تفکر کی حالت میں پڑھو اس لئے کہ اس کا نزول اسی طرح ہوا ہے۔[۱]

۸۳۲۸سلیمان بن احمد، عباس بن مفضل اسقاطی، سیرین، ابی ہریرہ فرماتے ہیں کہ ایک بار ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے ایک نوجوان کو ہم نے دیکھ کر کہا کاش اس کی جوانی اور طاقت راہ خدا میں خرچ ہوتی ہماری گفتگو سن کر اللہ کے رسول نے فرمایا والدین کا خادم اور اہل و عیال پر خرچ کی فکر کرنے والا بھی اللہ کے راستہ میں ہوتا ہے البتہ فخر کرنے والا سرکشی کی راہ پر ہوتا ہے۔[۲]

اس حدیث میں ریاح ایوب سختیانی سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۸۳۲۹ابی، عبداللہ بن محمد بن عمران، عبداللہ بن عمرو، ریاح بن عمرو، صالح مری، زیاد نمیری، انس فرماتے ہیں کہ فرمان رسول ہے قیامت کے روز اللہ تعالیٰ مشرکین کے لئے ان کے معبودوں کی شکل بنا کر ان کے سامنے پیش کرے گا وہ انہیں دیکھ کر ان کی اتباع شروع کردیں گے البتہ موحدین باقی رہ جائیں گے اللہ تعالیٰ ان سے پوچھے گا جہاں دیگر لوگ گئے تم کیوں نہیں گئے وہ کہیں گے ہمارا ایک ہی رب ہے جس کی ہم عبادت کرتے تھے، اللہ تعالیٰ ان سے پوچھے گا کیا تم نے اسے دیکھا ہے؟ وہ نفی میں جواب دیں گے پھر اللہ تعالیٰ ان سے پوچھے گا تم اس کی عبادت کیوں کرتے تھے؟ وہ جواب دیں گے کہ اس نے کتاب اور رسول ہمارے پاس بھیجے تھے جن پر ہم ایمان لائے اس کے بعد اللہ ان سے سوال کرے گا کہ اگر تم اپنے رب کو دیکھ لو تو اسے پہچان لوگے وہ جواب دیں گے کہ اگر وہ چاہے تو ہم اسے پہچان لیں گے پھر اللہ تعالیٰ ان کے لئے تجلی فرمائے گا تو وہ فوراً سجدہ ریز ہوجائیں گے اس کے بعد ان سب کو جنت میں داخل کردیا جائے گا۔

یہ حدیث صالح اور ریاح کی سند سے غریب ہے۔[۳]

۱۔ مجمع الزوائد ۱۶۹/۷. والمطالب العالیة ۳۴۹۸. ومیزان الاعتدال ۸۹۳. وأمالی الشجری ۱۰۵/۱. وکنز العمال ۲۷۷۷.

۲۔ السنن الکبری للبیهقی ۲۵/۹. وکنز العمال ۹۲۵۲.

۳۔ الدر المنثور ۲۹۲/۶. واتحاف السادة المتقین ۵۷۰/۱۰.

۳۶۲ حوشب بن مسلم[1]

آپ بہت بڑے عابد اور دنیا سے کنارہ کش انسان تھے۔۔

۸۳۳۰عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن زکریا، علی بن قرین، جعفر بن سلیمان کہتے ہیں کہ ایک شب ہم مالک بن دینار کے پاس تھے ایک شخص ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے کہنے لگا میں نے خواب دیکھا ہے کہ ایک منادی اعلان کر رہا ہے کہ اے لوگو اللہ کی طرف کوچ کرو پھر میں نے سب سے پہلے حوشب کو کوچ کرتے ہوئے دیکھا اس کا خواب سننے کے بعد مالک قبلہ رخ ہو کر نماز عصر تک روتے رہے اور تمام نمازوں میں ان کی یہی کیفیت رہی پھر فرمانے لگے حوشب جنگل کی طرف چلا گیا حوشب جنگل کی طرف چلا گیا۔

۸۳۳۱ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، حسین بن محمد، ابو بشر بصری، حسن فرماتے ہیں کہ حق لوگوں اور ان کی شہوتوں کے درمیان حائل ہو گیا، خدا کی قسم حق پر حق کی فضیلت اور اس کے انجام سے واقف انسان ہی صبر کر سکتا ہے۔

۸۳۳۲ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، ابی، سیار، جعفر، حوشب کہتے ہیں کہ میں نے ابوسعید سے سوال کیا کہ ایک صاحب ثروت شخص مال جمع کرتا ہے صدقہ کرتا ہے صلہ رحمی کرتا ہے، کیا اس کے لئے اس مال کے ذریعہ آسائش جائز ہے؟ حسن نے جواب دیا نہیں بلکہ اس پر بھی کفایت شعاری لازم ہے باقیماندہ مال کام آنے والے دن کے لئے آگے بھیجنا لازم ہے، صحابہ، تابعین اور تبع تابعین کا مال کے بارے میں یہی معمول تھا۔

۸۳۳۳ابوبکر، عبداللہ، ہارون علی بن مسلم، سیار، جعفر، حوشب کہتے ہیں کہ میں نے حسن کو فرماتے سنا خدا کی قسم بنی اسرائیل نے حب دنیا کی وجہ سے عبادت الٰہی کے بعد بتوں کی عبادت کی۔

۸۳۳۴ابوبکر، عبداللہ، ہارون علی بن مسلم، سیار، جعفر، حوشب کہتے ہیں کہ میں نے حسن کو کہتے سنا اہل دوزخ اس حال میں دوزخ میں داخل ہوں گے کہ ان کے قلوب تعریف الٰہی سے لبریز ہوں گے ان کے پاس اللہ کے خلاف کوئی دلیل وحجت نہیں ہوگی۔

۸۳۳۵ابوبکر، عبداللہ، ابی علی بن مسلم، عبداللہ بن محمد بن جعفر علی بن سعید، حماد بن حسن، سیار، جعفر، حوشب، حسن فرماتے ہیں کہ اے انسان اگر تو قرآن پڑھ کر ایمان لائے گا تو دنیا میں تیرا غم طویل ہوگا، تیرا خوف سخت ہوگا تیرے رونے میں اضافہ ہوگا۔

۸۳۳۶ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، ابی، ابوعبدالصمد عمی، حوشب، حسن فرماتے ہیں کہ عورت کا مطیع شخص منہ کے بل دوزخ میں داخل کیا جائے گا۔

۸۳۳۷ابی، ابراہیم بن محمد بن حسن، جعفر بن محمد مدائنی، عمر بن حفص عبدی، حوشب، حسن فرماتے ہیں کہ مالداروں کی دوستی اللہ کی ناراضگی کا سبب ہے۔

۸۳۳۸ابی، ابراہیم، محمد بن یزید مستملی، عمار بن عثمان حلبی، حصین بن قاسم، عبدالواحد بن زید نے حوشب سے کہا اے ابوبشر اگر آپ دنیا سے ہم سے پہلے چلے جائیں تو آپ ہمیں اپنے حالات سے مطلع کرنا، حوشب نے کہا کہ بہت بہتر، چنانچہ حوشب کی وفات مرض طاعون میں عبدالواحد کی وفات سے قبل ہوگئی، عبدالواحد فرماتے ہیں کہ ایک روز خواب میں مجھے حوشب کی زیارت ہوئی میں نے انہیں ان کا وعدہ یاد دلایا تو انہوں نے فرمایا مجھے یاد ہے پھر میں نے ان کی خیریت دریافت کی انہوں نے فرمایا کہ عفو الٰہی کی وجہ سے ہماری نجات ہوگئی پھر

۱۔ طبقات ابن سعد ۷/۲۷۰. والتاریخ الکبیر ۳/ت ۳۴۷. والجرح ۳/ت ۱۲۵۴. والمیزان ت ۲۴۸۱. وتهذیب الکمال ۱۵۷۲.

میں نے ان سے حسن کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا وہ علیین میں سے ہیں اور ہم ایک دوسرے کی زیارت نہیں کر سکتے آخر میں میں نے ان سے نصیحت کی درخواست کی تو انہوں نے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا ذکر کی مجالس میں ضرور شرکت کرو اور اللہ کے بارے میں حسن ظن رکھو ان دونوں چیزوں میں تمہاری کامیابی مضمر ہے۔

۸۳۳۹عبداللہ بن محمد بن عمر، عبداللہ بن عباس طیالسی، ابو محمد بن حیان، محمد بن ابی جعفر، عبدالرحمٰن بن داؤد، ہلال بن علاء، ابی عمر بن حفص عبدی، حوشب، مطر، حسن، عمران بن حفص کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک بار پیچھے سے میرے عمامہ کا شملہ پکڑ کر فرمایا اے عمران خرچ کر بخل مت کر تجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ کو سخاوت اور شجاعت پسند ہے اگر چہ چند کھجوروں اور سانپ کے قتل کرنے کے ساتھ ہی ہو اسی طرح اللہ تعالیٰ کو شبہات کے پیش آنے کے وقت عقل کامل پسند ہے۔

۸۳۴۰ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلم، سیار، جعفر، حوشب، حسن کہتے ہیں کہ فرمان نبوی ہے عنقریب میری امت کے لئے مشرق و مغرب فتح ہوں گے لیکن ان کے عمال متقی اور امین کے علاوہ دوزخی ہوں گے

۸۳۵۱ابوبکر محمد بن اسحاق بن ایوب، محمد بن احمد بن یونس، اسماعیل بن بشر منصور، مسکین، حوشب، حسن، ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے مجھے تین چیزوں کی وصیت فرمائی (۱) رات کو سونے سے قبل وتر کی ادائیگی (۲) ہر ماہ تین روزہ رکھنا (۳) جمعہ کے روز غسل کرنا۔

۳۶۳سعید بن ایاس جریری[۲]

آپ کامل مؤمن اور متبع شریعت انسان تھے۔

۸۳۴۱محمد بن احمد بن ابان، ابی، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، سعید بن عامر، سلام بن ابی مطیع کہتے ہیں کہ بصری شیخ جریری حج سے واپسی پر میرے پاس تشریف لائے اور فرمانے لگے سفر حج ہمارے لئے بڑی آزمائش تھی، اس کے بعد فرمایا اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شمار کرنا بھی شکر الٰہی ہے۔

۸۳۴۲ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق سراج، عبیداللہ بن سعد زہری، حسن بن موسیٰ، حماد بن سلمہ، سعید جریری کا قول ہے متقدمین شروع دن میں کام کاج سے فارغ ہو کر آخر دن میں عبادت الٰہی میں مشغول ہو جاتے تھے۔

۸۳۴۳ابو حامد بن جبلہ، محمد، رجاء بن جارود، عفان ابو عوانہ فرماتے ہیں کہ ہم ایام عشرہ ذی الحجہ میں سعید جریری کے پاس جاتے تھے وہ فرماتے تھے کہ یہ ایام مصروفیت کے ایام ہیں اور انسان جلد تنگ دل ہو جاتا ہے۔

۸۳۴۴محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، وہب بن بقیہ، خالد بن عبداللہ، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی اسماعیل بن علیہ، جریری ابو سلیل کہتے ہیں کہ غنم بن قیس نے مجھ سے فرمایا ہم شروع اسلام میں ایک دوسرے کو چار باتوں کی نصیحت کرتے تھے (۱) مصروفیت سے قبل فراغت کے زمانہ میں عمل کرنا (۲) بیماری سے قبل صحت کے زمانہ میں عمل کرنا (۳) بوڑھاپے سے قبل جوانی میں عمل کرنا (۴) موت سے قبل زندگی میں عمل کرنا۔

۸۳۴۵احمد، عبداللہ بن احمد، ابی، عبدالرحمٰن بن مہدی، حماد بن زید، جریری نے مطرف کو کہتے سنا اے باری تعالیٰ میں گزشتہ گناہوں پر آپ کے سامنے توبہ و استغفار کرتا ہوں، جریری نے اسے فرمایا اپنی توبہ پر قائم رہنے کی کوشش کرنا۔

۱۔ كنز العمال ۱۴۶۶۷.

۲۔ طبقات ابن سعد ۷/ ۲۶۱. والتاريخ الكبير ۳/ت ۱۵۲۰. والجرح ۴/ت ۱. والميزان ۲/ ۳۱۴۲. وتهذيب الكمال ۲۲۴۰.

اس حدیث کی سند میں سلام قتادہ سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔ اس حدیث کو متعدد ائمہ (جن میں ابوبکر بن ابی شیبہ علی بن المدینی احمد بن حنبل اور ابوخیثمہ شامل ہیں) نے یونس عن سلام کی سند سے روایت کیا ہے۔

۸۳۴۶ محمد بن جعفر بن یوسف، اسحاق بن ابراہیم بن جمیل علی بن مسلم، سیار، جعفر، سعید جریری فرماتے ہیں کہ عامر بن عبداللہ بن عبدقیس شام جاتے ہوئے اپنے بھائیوں کو اپنے ہمراہ لے گیا ظہر مربد مقام پر اس نے ان سے کہا مجھ پر ایمان لے آؤ، انہوں نے کہا ہمیں آپ سے اس کی توقع نہیں تھی۔

۸۳۴۷ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، سیار، ہلال بن حق، سعید جریری فرماتے ہیں کہ میں نے حسن سے کہا اے ابوسعید ایک شخص بار بار گناہ کر کے توبہ کرتا ہے حتیٰ کہ اسی حالت میں اس کی موت آجاتی ہے اس کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے حسن نے فرمایا کہ یہ مؤمنین کے اخلاق ہیں۔

۸۳۴۸ ابومحمد بن حیان، عمر بن بحر، احمد بن ابی الحواری، سعید جریری فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ کو بذریعہ وحی بتایا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ آپ مجھ سے کوئی سوال نہیں کر رہے لیکن جب آپ نے کسی موقع پر ماشاء اللہ کہہ دیا تو گویا آپ نے ہر سوال مجھ سے کر لیا۔

۸۳۴۹ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ہارون بن عبداللہ، سیار، جعفر، سعید نے بعض شیوخ کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ ابو الدرداء نے ایک شخص کو کسی جنازہ میں یہ کہتے سنا یہ جنازہ کس کا ہے ابودرداء نے فرمایا یہ جنازہ تیرا ہے یہ جنازہ تیرا ہے اس لئے کہ فرمان الٰہی ہے (ترجمہ) (اے پیغمبر) تم بھی مرجاؤ گے اور یہ بھی مرجائیں گے (اززمر ۳۰)

۸۳۵۰ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، اسماعیل بن ابراہیم، سعید فرماتے ہیں کہ ایک سال ابودرداء غزوہ میں تشریف نہیں لے گئے انہوں نے ایک شخص کو لوگوں میں دراہم تقسیم کرنے کے لئے دئے نیز اسے دراہم کی ایک تھیلی دیتے ہوئے فرمایا اگر تجھے لوگوں سے الگ چلتے ہوئے شکستہ حال کوئی شخص نظر آجائے تو اسے یہ تھیلی دے دینا چنانچہ وہ شخص چلا گیا اور اس شخص کی تلاش میں رہا حتیٰ کہ اسے وہ شخص مل گیا اور وہ تھیلی اس کے ہاتھ میں تھما دی اور واپس آکر اس نے بتایا کہ تھیلی کو ہاتھ میں لے کر اس نے آسمان کی طرف نظر اٹھا کر کہا اے باری تعالیٰ تو اپنے سے ڈرنے والے کو نہیں بھولا اسے بھی ایسا کر دے کہ وہ کبھی بھی تجھے نہ بھولے ابودرداء نے اس کی یہ بات سن کر فرمایا نعمت اس کے مستحق تک پہنچ گئی ہے۔

۸۳۵۱ محمد بن احمد المؤذن، ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، حبان بن ہلال، سعید، وہب بن منبہ کہتے ہیں کہ ایک بار ایک بادشاہ نے کسی علاقہ کی سیر کا پروگرام بنایا، اس کے لئے اس نے مختلف قسم کے عمدہ جوڑے اور سواریاں منگوائیں چنانچہ جب یہ چیزیں اس کے سامنے لائیں گئیں تو بمشکل اسے ایک بہت عمدہ جوڑا اور سواری پسند آئی پھر وہ اس جوڑے کو زیب تن کر کے اس سواری پر سوار ہو کر روانہ ہوا بقیہ لشکر اس کے پیچھے روانہ ہوا، اس موقع پر شیطان نے اس پر سخت حملہ کرتے ہوئے اس کے قلب کو غرور و فخر سے بھر دیا جس کی وجہ سے وہ لوگوں کی طرف دیکھنے کے بجائے آسمان کی طرف دیکھنے لگا اسی اثناء میں ایک مفلوک الحال اور کمزور شخص نے اسے سلام کیا لیکن اس نے جواب نہیں دیا اور نہ ہی اس کی طرف دیکھا حتیٰ کہ اس مفلوک الحال شخص نے اس کی سواری کی لگام پکڑ لی اس نے کہا میری سواری کی لگام چھوڑ دے ورنہ میں تجھے عبرت ناک سزا دوں گا لیکن اس کمزور شخص نے کہا کہ سواری سے اترو مجھے آپ سے کام ہے بادشاہ نے کہا کہ ایسا ناممکن ہے، راوی کہتا ہے کہ اس کمزور شخص نے بادشاہ کی سواری کی لگام پکڑ کر زور سے کھینچا اس وقت بادشاہ نے کہا آخر تم کو مجھ سے کیا کام ہے اس نے کہا کہ راز کی بات ہے زرا کان میرے قریب لاؤ تو میں آپ کو بتاؤں چنانچہ اس نے کان قریب کیا تو اس نے کہا میں ملک الموت ہوں یہ سنتے ہی بادشاہ کا رنگ بدل گیا اور اس کی زبان لڑکھڑا گئی اس نے آگے پیچھے جانے کی مہلت طلب کی لیکن بلا مہلت ملک الموت نے اسی وقت اس کی روح قبض کر لی پھر وہ سواری سے گر کر لکڑی کی مانند ہو گیا، جریری فرماتے ہیں کہ اسی

حالت میں ملک الموت کی ایک مؤمن سے ملاقات ہوگئی، ملک الموت نے کہا کہ مجھے آپ سے کام ہے اس نے پوچھا تو اس نے کہا وہ راز کی بات ہے اس لئے اپنا کان میرے قریب کر چنانچہ اس نے اپنا کان اس کے قریب کیا تو اس نے کہا کہ میں ملک الموت ہوں، اس نے کہا کہ مرحبا میں تو بہت دنوں سے آپ کے انتظار میں تھا پھر ملک الموت نے اس سے کہا جس کام کے لئے تم نکلے ہوا سے کر آؤ اس نے کہا لقاء الٰہی سے زیادہ میرے قریب کوئی چیز اہم نہیں ہے، اس کے بعد ملک الموت نے اس سے سوال کیا کس حالت میں تمہاری روح قبض کروں اس نے پوچھا کہ تمہیں اس کا اختیار ہے؟ ملک الموت نے کہا کہ ہاں اس نے کہا کہ سجدہ کی حالت میں چنانچہ سجدہ کی حالت میں ملک الموت نے اس کی روح قبض کرلی۔

۸۳۵۲ عبداللہ بن محمد، عمر بن بحر اسدی، احمد بن ابی الحواری، جریری فرماتے ہیں کہ ایک روز حضرت داؤد ایک اسرائیلی شخص کے ہمراہ دروازہ پر بیٹھے تھے کہ ایک شخص وہاں سے گزرا اور اس نے حضرت داؤد کی طرف گھور کر دیکھا، اسرائیلی اس پر غصہ ہوگیا حضرت داؤد نے اس کو منع کرتے ہوئے فرمایا کہ مجھ سے رضائے الٰہی کے خلاف ایک کام ہوگیا جس کی وجہ سے اللہ نے اسے مجھ پر مسلط فرمایا تم اس پر غصہ مت کرو، اور مجھے تھوڑی دیر کے لئے چھوڑ دو تا کہ میں جا کر اللہ کو راضی کرلوں اس کے بعد تم اس شخص کو میرے قدم چومتے ہوئے دیکھوگے، چنانچہ حضرت داؤد نے وضو کر کے دو رکعت پڑھیں اور اللہ سے عذر خواہی کی پھر اپنی جگہ پر آ کر بیٹھ گئے کچھ دیر کے بعد وہی شخص نادم ہو کر آیا اور حضرت داؤد کے قدموں کو بوسہ دیتے ہوئے آپ سے معافی طلب کی، حضرت داؤد نے فرمایا کہ تم واپس چلے جاؤ مجھے معلوم ہے کہ تم کہاں سے آئے تھے۔

۸۳۵۳ ابی، ابوحسین بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن حارث، سیار، جعفر، جریری فرماتے ہیں کہ حضرت داؤد نے ایک روز حضرت جبرائیل سے سوال کیا کہ رات کا کون سا حصہ افضل ہے انہوں نے فرمایا مجھے معلوم نہیں البتہ سحری کے وقت عرش الٰہی جوش سے حرکت کرتا ہے۔

۸۳۵۴ ابوبکر بن خلاد، اسماعیل بن اسحاق قاضی، عارم ابونعمان سعید بن زید، جریری فرماتے ہیں کہ خانہ کعبہ کے طواف کے دوران ابو طفیل نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا آج کے روز میرے علاوہ تجھے کسی صحابی رسول کی زیارت نہیں ہوگی۔

۸۳۵۵ ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابواسامہ، یزید بن ہارون، جریری، ابونضر، ابوسعید خذری فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول نے فرمایا ضیافت کی مدت تین روز ہے اس کے بعد صدقہ ہے۔

۸۳۵۶ ابوبکر، حارث، یزید، جریری، ابوعلاء، ابومسلم حرمی، جارود کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے لقطہ کے بارے میں سوال کیا آپ نے فرمایا اسے چھپانے کے بجائے لوگوں میں اس کا اعلان کرو اگر اس کا مالک مل جائے تو فبہا ورنہ وہ اللہ کا مال ہے جسے وہ چاہے گا دے گا۔

۸۳۵۷ ابوبکر محمد بن احمد بن یعقوب، احمد بن عبدالرحمٰن السقطی الواسطی یزید بن ہارون، جریری، ابوالورد بن ثمامہ، لجلاج، معاذ بن جبل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو اللہ سے صبر طلب کرتے ہوئے دیکھ کر فرمایا تم نے اللہ سے بلاء کا سوال کیا ہے تم اللہ سے عافیت کا سوال کرو، ایک دوسرے شخص کو اپنی دعا میں تمام نعمت کا اللہ سے سوال کرتے ہوئے دیکھ کر فرمایا تمام نعمت کیا ہے اس نے عرض کیا کہ یہ ایک دعا ہے جس کے ذریعے مجھے اللہ سے خیر کی امید ہے آپ نے فرمایا تمام نعمت دخول جنت کا نام ہے، اور ایک شخص کو یاذا الجلال والاکرام کہتے ہوئے دیکھ کر فرمایا تمہاری دعا قبول ہوگئی۔[1]

۸۳۵۸ محمد بن علی بن مسلم، عثمان بن عمر ضبی، ابوعمر ضریر، عدی بن فضل، سوید جریری، ابونضرہ ابوسعید خدری فرماتے ہیں کہ فرمان رسول ہے اللہ نے جنات عدن کو اپنے ہاتھ سے بنایا جس کی ایک اینٹ سونے اور ایک چاندی کی ہے اس کی مٹی زعفران اور پتھر موتیوں کے

---

[1] سنن الدارمی ۲/۲۶۶. ومجمع الزوائد ۴/۱۶۷.

ہیں اس سب کچھ کے بعد اللہ نے اسے کلام کا حکم دیا تو اس نے قرآن کی یہ آیت تلاوت کی ''قد افلح المؤمنون'' فرشتوں نے اسے مبارک باد دیتے ہوئے فرمایا تو بادشاہوں کا ٹھکانہ ہے۔

اس حدیث کی سند میں جریدی ابونضرہ سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۸۳۵۹ قاضی ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم، موسیٰ بن اسحاق، عبدان بن احمد، وہب بن بقیہ، خالد، جریری، حکیم بن معاویہ اپنے والد کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جنت میں پانی، شراب، شہد اور دودھ کی نہریں ہیں پھر آگے ان سے اور نہریں نکلتی ہیں۔[۱]

یہ حدیث جریری کی سند سے غریب ہے۔

۸۳۶۰ ابواحمد، موسیٰ، عبدان، وہیب، خالد، جریری، حکیم نے بحوالہ اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے جنت کے دروازوں کے درمیان ستر سال کی مسافت کا فاصلہ ہے۔

اس حدیث کی سند میں حکیم کی طرف سے تفرد ہے۔

۸۳۶۱ ابی، ابومحمد بن حیان، محمد بن احمد بن زید بن زہری، مہدی بن حکیم بن مہدی، یزید بن ہارون، جریری، معاویہ بن قرہ، انس فرماتے ہیں کہ فرمان نبوی ہے اے لوگو تمہارے خیال میں جنت کی نہریں زمین میں کھودی گئیں ایسا نہیں ہے بلکہ وہ سطح زمین پر بہہ رہی ہیں ان کے کناروں پر موتیوں کے خیمے ہیں ان کی مٹی خالص مشک کی ہے۔[۲]

۸۳۶۲ ابوعلی بن احمد بن حسن، ابراہیم بن ہاشم بغوی اسماعیل بن سیف، عوین بن عمرو قیسی، جریری عبداللہ بن بریدۃ اپنے والد کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا جنت میں ایک محل ہے جس کے اندر باہر کا اور باہر سے اندر کا حصہ نظر آتا ہے اللہ نے اسے متقیوں کے لئے تیار کیا ہے۔[۳]

۸۳۶۳ احمد بن جعفر بن معبدی، احمد بن مہدی، محمد بن سعید خزاعی، عوین بن عمرو قیسی، ابومسعود سعید جریری، عبداللہ بن بریدہ، یحییٰ بن یعمر، جریر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ میں آپ ﷺ کے ارد گرد لوگوں کے ہجوم کے وقت آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں دروازہ کے پاس کھڑا ہو گیا آپ نے دائیں بائیں دیکھا تو جگہ نہیں تھی اس کے بعد آپ نے اپنی چادر مبارک لپیٹ کر میری طرف پھینک دی اور فرمایا اے جریر اس پر بیٹھ جاؤ میں نے اس چادر کو اٹھا کر بوسہ دیا اور آپ کو واپس لوٹا دی اور میں نے کہا اللہ آپ کا بھی اسی طرح اکرام کرے، اس وقت آپ نے فرمایا جب قوم کا کریم شخص تمہارے پاس آئے تو اس کا اکرام کرو۔[۴]

۱۔ الدر المنثور ۳۲۳/۲. والجامع الکبیر ۴۷۳۷. وکنز العمال ۱۳۱۸۵. ۳۹۲۳۱. ۴۲۴/۱۹. وسنن الدارمی ۳۳۷/۲. ومشکاۃ المصابیح ۵۶۵۰. ۵۶۵۱. وکنز العمال ۳۹۲۳۹

۲۔ الدر المنثور ۳۸/۱.

۳۔ مسند الامام أحمد ۳۴۳/۵. ۱۵۶/۱. وسنن الترمذی ۲۵۲۷. والسنن الکبری للبیھقی ۳۰۱/۴. والمستدرک ۸۰/۱، ۳۷۱. وصحیح ابن حبان ۶۴۱. والمعجم الکبیر للطبرانی ۳۴۲/۳. ومجمع الزوائد ۲۵۴/۲. ۱۹۲/۳. ۲۷۸/۱۰. ۱۶/۵. والترغیب والترھیب ۵۱۶/۴. مشکاۃ المصابیح ۱۲۳۲، ۱۲۳۳. واتحاف السادۃ المتقین ۵۳۰/۱۰. ۳۳۴/۲. وتاریخ بغداد ۱۸۸/۱. والکامل لابن عدی ۸۰۴/۲. واتحاف السادۃ المتقین ۱۸۲/۴. وتخریج الاحیاء ۲۳۰/۱. ۳۵۸. ۹/۲.

۴۔ ۳۳۴/۲. وتاریخ بغداد ۱۸۸/۱. والکامل لابن عدی ۸۰۴/۲. واتحاف السادۃ المتقین ۱۸۲/۴. وتخریج الاحیاء ۲۳۰/۱. ۳۵۸. ۹/۲.

یہ حدیث جریری کی سند سے غریب ہے، گزشتہ حدیث بھی اسی کی طرح غریب ہے۔

۸۳۶۴احمد بن ابراہیم بن یوسف، یعقوب بن ابی یعقوب، سعید بن منصور، ابوقدامہ حارث بن عبید ایادی، سعید بن ایاس، جریری، عبد اللہ بن شقیق عقیلی، عائشہ فرماتی ہیں کہ قرآن کی اس آیت (واللہ یعصمک من الناس) کے نزول تک آپ پر محافظ مقرر تھے، لیکن اس آیت کے نزول کے بعد آپ نے قبہ سے چہرہ نکال کر فرمایا اب تم واپس چلے جاؤ کیونکہ اللہ نے لوگوں سے میری حفاظت فرمادی ہے۔[1]

۸۳۶۵ابوبکر محمد بن حسن، محمد بن غالب بن حرب، عفان جریری، ابومضرۃ، عبداللہ بن مولیٰ، بریدۃ فرماتے ہیں کہ فرمان رسول ہے دنیا تمہارے لئے بقدر کفایت جائز ہے۔

۳۶۴فضل بن عیسیٰ رقاشی[2]

آپ واعظ، ناصح اور پاکیزہ صفت انسان تھے۔

۸۳۶۶ابی، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد ابن عبید، عمر بن ابی الحارث ہمدانی، محبوب بن عبداللہ نمیری نحوی، عبید اللہ بن ابی مغیرہ قرشی نے فضل بن عیسیٰ کو خط لکھا جس کا حاصل یہ تھا کہ امابعد یہ دنیا جس میں ہم موجود ہیں درحقیقت بلاؤں سے بھرپور اور فنا سے موصوف ہے اس میں جو بھی آیا فنا ہونے کے لئے آیا ہے اس کے باشندوں کے احوال مختلف ہیں اس کی عیش مذموم اور سرور غیر دائمی ہے۔ اس کی عیش آفات سے متغیر ہونے کی وجہ سے فانی ہے یہ دنیا بہت برا گھر ہے جس کا سایہ زوال پذیر اور اس کے اہل ختم ہونے والے ہیں، اس لئے کہ وہ مثل مسافر کے ہیں، موت کے بعد قبروں میں جانے والے ہیں جو قیامت کے روز دوبارہ زندہ کئے جائیں گے والسلام راوی کہتا ہے کہ میں نے فضل سے اس کے جواب کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ اس کے جواب سے میں عاجز آ گیا۔

۸۳۶۷ابوعمر عبداللہ بن محمد ضبی، احمد بن عبدالعزیز جوہری، زکریا بن یحییٰ مقری، اصمعی وعتبی، عتبہ ابن ہارون فرماتے ہیں کہ ایک بار رقاشی میری ہمراہی میں قبرستان کے نزدیک سے گزرے تو انہوں نے فرمایا اے وحشتناک گھرو جو زبان حال سے ویرانی اور فنا کو بیان کرنے والے ہیں ایک دوسرے سے قرب کے باوجود ان کے ساکن اجنبی ہیں آج وہ بھائیوں کی طرح ایک دوسرے سے ملاقات اور ہمسایوں کی طرح ایک دوسرے کی زیارت سے محروم ہیں۔

۸۳۶۸ابومحمد بن حیان، احمد بن محمد بن عمر بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، عبیداللہ بن محمد اپنے والد کا قول نقل کرتے ہیں کہ فضل رقاشی فرمایا کرتے تھے قاری قرآن کی حسن صوت سے زیادہ کسی چیز میں لذت نہیں ہے، حسن صوت کے ذریعہ لذت نہ حاصل کرنے والا قلب مردہ ہے۔

۸۳۶۹ابوبکر محمد بن احمد المؤذن، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن سفیان، ابراہیم بن عبدالملک، یزید بن ابی حکیم، حکم بن ابان، فضل بن عیسیٰ کا قول ہے کہ انسان کی موت کے وقت اس کے اعمال نامہ لکھنے والے فرشتہ کو اعمال نامہ بند کرنے کے لئے کہا جاتا ہے لیکن وہ انکار کرتے ہوئے کہتا ہے ہوسکتا ہے کہ وہ کلمہ پڑھے تو میں اس کے اعمال نامہ میں لکھ دوں گا۔

۸۳۷۰محمد بن احمد المؤذن، احمد بن محمد بن عمر، عبدا.بن محمد، محمد بن حسین اپنے والد کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں کہ فضل رقاشی کا قول ہے غم کے بڑھنے کے وقت وہ نرم پڑجاتا ہے اور نرم پڑنے کے بعد ختم ہوجاتا ہے۔

---

[1] ۔سنن النسائی ۸/۳۴۸. وسنن الترمذی ۳۰۴۶. ودلائل النبوۃ للبیہقی ۲/۱۸۴، وکنز العمال ۳۵۴۴۴. وتفسیر القرطبی ۶/۲۴۴. واتحاف السادۃ المتقین ۶/۲۰۶.

[2] ۔التاریخ الکبیر ۷/ت ۵۲۸. والجرح ۷/ت ۳۶۷. والکاشف ۲/ت ۴۵۳۹. والمیزان ۳/ت ۶۷۴۰. وتہذیب الکمال ۴۷۴۴.

۸۳۷۱ محمد بن اسحاق مدینی، عبداللہ بن محمد، ابراہیم بن محمد بن حارث، عبدالاعلیٰ بن حماد نرسی، ابو عاصم عبادانی، فضل رقاشی، محمد بن منکدر جابر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ فرمان نبوی ہے خدا کی قسم ایک شخص اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوتا ہے جس کی وجہ سے اس کی طرف التفات نہیں کرتا لیکن وہ بندہ جب مسلسل دعا کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے کہ میرے بندہ نے میرے علاوہ کسی کو نہیں پکارا اب اس سے اعراض کرنے سے مجھے حیاء آ گئی ہے تم گواہ بن جاؤ میں نے اس کی دعا قبول کر لی۔

ان احادیث کی سند میں فضل محمد بن منکدر سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔[1]

۸۳۷۲ ابو عمر بن حمدان، حسن بن سفیان، سعید بن یعقوب، ابو عاصم عبادانی، رقاشی، محمد بن منکدر، جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ قیامت کے روز ایک شخص کو بلا کر اس سے سوال کرے گا میں نے دنیا میں تمہاری دعا کی قبولیت کا وعدہ کیا تھا کیا تم نے دنیا میں مجھ سے دعا کی تھی؟ وہ جواب دے گا اے باری تعالیٰ میں نے دنیا میں دعا کی تھی پھر اللہ فرمائے گا کہ دنیا میں تم نے فلاں دعا کی تھی جس کے عوض میں نے تم سے فلاں تکلیف دور کی تھی، وہ کہے گا بالکل پھر اللہ فرمائے گا کہ تم نے دنیا میں جو مجھ سے فلاں دعا کی تھی لیکن میں نے اسے قبول نہیں کیا تھا بلکہ تمہارے لئے جنت کی شکل میں ذخیرہ آخرت بنا دیا تھا، اس وقت انسان تمنا کرتے ہوئے کہے گا کاش دنیا میں میری کوئی بھی دعا قبول نہ ہوتی۔[1]

۸۳۷۳ احمد بن جعفر بن حمدان، محمد بن یونس الشامی یعقوب بن اسماعیل السلال ابی محمد بن یحییٰ البصری محمد بن عبدالملک بن ابی الشوارب، ابو عاصم عبادانی، فضل رقاشی، محمد بن منکدر، جابر فرماتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے جب اہل جنت جنت کی نعمتوں میں مشغول ہوں گے تو اچانک ان پر ایک نور ظاہر ہوگا جو جنت کے نور پر غالب آ جائے گا وہ نظر اٹھا کر دیکھیں گے تو اللہ کی طرف سے ندا آئے گی السلام علیکم یا اہل جنت اور یہی بات قرآن کی اس آیت میں بیان کی گئی ہے (ترجمہ) پروردگار مہربان کی طرف سے سلام (کہا جائے گا) (از یٰس ۵۸) سلام کے بعد اللہ تعالیٰ اہل جنت سے فرمائے گا مجھ سے کوئی سوال کرو وہ کہیں گے ہم آپ سے آپ کی رضا کا سوال کرتے ہیں اللہ فرمائے گا میری رضا کی وجہ سے تو تم جنت میں داخل ہوئے ہو اب میں تمہارا اکرام کرنا چاہتا ہوں لہٰذا اب تم کس طرح کا اکرام چاہتے ہو؟ اہل جنت عرض کریں گے اے باری تعالیٰ ہم آپ کی زیارت چاہتے ہیں؟ اس کے بعد زبرجد کی لگام والی سرخ یاقوت کی سواریاں لائی جائیں گی ان پر اہل جنت سوار ہو جائیں گے ان کے کھر زمین سے اٹھنے کے بعد منتہیٰ نظر پر لگ رہے ہوں گے وہ سواریاں اہل جنت کو جنت عدن تک لے جائیں گی اور اللہ تعالیٰ جنت کے درختوں پر بیٹھے ہوئے پرندوں کو حور عین کی باتوں کے جواب دینے کا حکم دے گا وہ حوریں کہیں گی ہماری نزاکت کبھی بھی ختم نہیں ہوگی ہم ہمیشہ زندہ رہیں گی ہم کریم لوگوں کی کریم زوجات ہیں ہم آپس میں ایک دوسرے سے خوش ہیں اور حکم الٰہی سے اہل جنت پر خالص کستوری کی بارش ہوگی فرشتے اہل جنت سے کہیں گے (ترجمہ) اور کہیں گے تم پر رحمت ہو رہی ہے (از رعد ۲۴) پھر ان پر مثیرہ ہوا چلے گی اس کے بعد فرشتے عرض کریں گے اے باری تعالیٰ آپ کی مخلوق آ چکی ہے اللہ تعالیٰ فرمائے گا طائفین اور صادقین کو میری طرف سے خوش آمدید ہو تم جنت عدن میں داخل ہو جاؤ تم پر رحمت ہو یہ تمہاری ثابت قدمی کا بدلہ ہے اور عاقبت کا گھر خوب ہے اس کے بعد اللہ تعالیٰ پردہ دور کر دے گا اسی وقت تمام اہل جنت دیدار الٰہی سے محظوظ ہوں گے اور نور رحمٰن میں ایسے مستغرق ہوں گے کہ ایک دوسرے کو شناخت کرنا بھی چھوڑ دیں گے اس کے بعد ان کو واپسی کا حکم جاری ہوگا، چنانچہ وہ تحائف کے ساتھ اپنی اپنی منزل گاہوں کی طرف واپس لوٹ جائیں گے۔ آپ نے فرمایا یہی چیز قرآن کی اس آیت نے بیان کی (ترجمہ) یہ بخشنے والے مہربان کی طرف سے مہمانی ہے (از فصلت ۳۲) ابن ابی الشوارب فرماتے ہیں کہ مسلسل اہل جنت اللہ اور اللہ اہل جنت کا دیدار کریں گے اور دیدار الٰہی باقی رہنے تک جنتی جنت کی نعمتوں کو بھول جائیں گے اور دیدار الٰہی ختم ہونے کے بعد بھی اس کے نور برکت کا اثر اہل جنت اور ان کے بالاخانوں میں باقی رہے گا۔[2]

---

[1] الاحادیث الضعیفة ۲/۲۹۰۔

[2] سنن ابن ماجة ۱۸۴. والکامل لابن عدی ۶/۲۰۳۹. ومجمع الزوائد ۷/۹۸. واتحاف السادة المتقین ۹/۶۴۹. والترغیب والترهیب ۴/۵۵۲. والدر المنثور ۵/۲۶۴. واللآلی المصنوعة ۲/۲۴۴. وتنزیه الشریعة ۲/۳۸۴. ومشکاة المصابیح ۵۶۶۴.

۸۳۷۴ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، عبدالاعلیٰ بن حماد، ابوعاصم عبادانی، فضل رقاشی، محمد بن منکدر، جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ کا قول ہے گویا میں حوض کوثر اور مقام محمود کے درمیان اپنی امت کے لوگوں کے دور کرنے کو دیکھ رہا ہوں ایک شخص دوسرے شخص سے مل کر پوچھے گا اے فلاں تو حوض کوثر سے سیراب ہوگیا وہ کہے گا ہاں پھر ایک شخص دوسرے شخص سے ملاقات کے وقت سوال کرے گا اے فلاں تو حوض کوثر سے سیراب ہوگیا وہ انکار کرتے ہوئے کہے گا خدا کی قسم میں تو محروم ہوگیا ہوں۔

۸۳۷۵ابوبکر محمد بن جعفر بن حفص المعدل، عبداللہ بن احمد بن سوادۃ عبداللہ بن ابی زیاد سیار ابوعاصم، فضل بن عیسیٰ، محمد بن منکدر، جابر آپ ﷺ کا قول نقل کرتے ہیں کہ مجھ سے جبرائیل نے بیان کیا ہے کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ مجھے خطاب کرتے ہوئے فرمائے گا اے جبرائیل کیا وجہ ہے فلاں بن فلاں دوزخیوں کی صف میں ہے میں عرض کروں گا اے باری تعالیٰ اس کے اعمال نامہ میں کوئی نیکی نہیں ہے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے جبرائیل اس نے زندگی میں ایک بار یا حنان یا منان کہا تھا اس کے پاس جا کر سوال کرو کہ اس سے اس کی کیا مراد تھی حضرت جبرائیل فرماتے ہیں کہ میں اس کے پاس جا کر اس کے بارے میں سوال کروں گا وہ جواب دے گا کہ اس سے میرا مطلب یہ تھا کہ اللہ کے علاوہ کوئی حنان منان نہیں ہے اس کے بعد بحکم ربی میں اسے دوزخیوں کی صف سے نکال کر جنتیوں کی صف میں داخل کردوں گا۔

۸۳۷۶محمد بن حمید، ابویعلی موصلی، محمد بن بکر مقری، معتمر بن سلیمان، فضل بن عیسیٰ، محمد بن منکدر، جابر فرماتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے قیامت کے روز انسان کو اللہ کے سامنے پیشی کے وقت سخت ندامت ہوگی اور وہ اپنے بارے میں دوزخی فیصلہ ہونے کے باوجود اللہ کے سامنے سے دور کئے جانے کی تمنا کرے گا[1]

۸۳۷۷عبداللہ بن جعفر، ابراہیم بن محمد بن حسن، یوسف القطان، علی بن عاصم، فضل بن عیسیٰ، محمد بن منکدر، جابر فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کوہ طور پر حضرت موسیٰ سے اللہ تعالیٰ کی ہم کلامی پہلے والی ہم کلامی سے مختلف تھی حضرت موسیٰ نے اللہ سے اس کی وجہ دریافت کی اللہ نے فرمایا اے میرے کلیم میں تم سے تمام زبانوں میں کلام کرنے کی قوت رکھتا ہوں جب حضرت موسیٰ اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہونے کے بعد بنی اسرائیل کے پاس پہنچے تو بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ سے کلام الٰہی کی کیفیت کے بارے میں سوال کیا حضرت موسیٰ نے فرمایا کلام الٰہی کی کیفیت بیان کرنا میری طاقت سے باہر ہے۔

۳۶۵ کہمس الدعاء

آپ متقی اور خوف خدا رکھنے والے انسان تھے۔

۸۳۷۸ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن ابراہیم، مؤمل بن اسماعیل، عمارہ بن زاذان کہتے ہیں کہ ایک بار کہمس نے کہا اے ابوسلمہ میں ایک گناہ صادر ہونے پر چالیس سال سے رو رہا ہوں میں نے کہمس سے اس گناہ کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا ایک بار ملاقات کے لئے میرا بھائی میرے پاس آیا میں نے ان کے لئے مچھلی تیار کی کھانے سے فراغت پر میں نے ہمسایہ کی دیوار سے تھوڑی سی مٹی لے کر اس سے ہاتھ صاف کر لئے اس گناہ پر میں چالیس سال سے گریہ کناں ہوں۔

۸۳۷۹ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، عباس بن ابی طالب غسان بن مفضل، ابوعبدالرحمٰن حنفی کہتے ہیں کہ ایک بار راستہ میں کہمس کا ایک دینار گر گیا اس کی تلاش کی تو وہ انہیں مل گیا اسے ہاتھ میں لینے کے بعد فرمایا خدا کی قسم نامعلوم یہ دینار میرا ہے یا کسی اور کا ہے۔

۱۔الدر المنثور ۱۱۵.۳. والاسماء والصفات للبیہقی ۲۷۵. والموضوعات ۱۱۳.۱. واللالی المصنوعۃ ۷.۱ وتنزیہ الشریعۃ ۱۴۱.۱

۸۳۸۰عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین بن نصر، احمد بن ابراہیم الدورقی، ہیثم بن معاویہ فرماتے ہیں کہ کہمس کا شب وروز میں ہزار رکعت نفل پڑھنے کا معمول تھا

۸۳۸۱ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، عباس بن ابی طالب، غسان بن فضل علائی، ابوعبدالرحمٰن حنفی فرماتے ہیں کہ ایک بار کہمس کے گھر میں سانپ نکل آیا کہمس نے اسے مارنے کی کوشش کی لیکن وہ پہلے ہی اپنے بل میں چلا گیا کہمس نے اسے پکڑنے کے لئے بل میں ہاتھ ڈالا تو سانپ نے اسے کاٹ لیا کہمس سے ہاتھ داخل کرنے کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا خدا کی قسم والدہ کو کاٹنے کے خوف سے میں نے اس میں ہاتھ داخل کیا تھا۔

۸۳۸۲ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، ابومعاویہ غلابی، سعید بن عامر کہتے ہیں کہ فتنہ کے زمانہ میں کہمس کے نزدیک سے ایک شخص گزرا اس وقت کہمس کے ہاتھ میں پانی کا مشکیزہ تھا اس نے ان سے پانی طلب کیا تو کہمس نے کہا اگر تو ان لوگوں میں سے ہوتا تو میں تجھے کبھی پانی نہ پلاتا۔

۸۳۸۳عبداللہ بن جعفر بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم سعید بن عامر کہتے ہیں کہ کہمس بنی حنیفہ کے مرد صالح تھے وہ چونے کا کام کرتے تھے اور مؤذن بھی تھے اور والدہ کی وفات تک ان کی خدمت میں رہے اس کے بعد وفات تک مکہ میں قیام فرمایا کہمس بازار جا کر ایک دانق میں شکر خریدتے لیکن دکاندار ان سے دھوکہ کرتا کہمس اس کے باوجود بھی چشم پوشی سے کام لیتے ہوئے اسی سے خریدتے تھے

۸۳۸۴عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، حسن بن نوح بن عبدالملک بن قریب فرماتے ہیں کہ کہمس کا چونے کا مشغلہ تھا ان کی یومیہ آمدنی دو دانق ہوتی تھی شام کو انہی سے والدہ کے لئے پھل خرید کر لاتے تھے۔

۸۳۸۵عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، عبیداللہ بن محمد قرشی فرماتے ہیں کہ کہمس والدہ کے بڑے خدمت گزار تھے ایک بار ان کے پڑوس میں شادی میں مخنث بڑی عمدہ آواز میں گانا گا رہے تھے کہمس کو ان کی آواز بڑی اچھی لگی سلیمان بن علی ہاشمی نے کہمس کے پاس ہدیتاً ایک رقم بھیجی کہ وہ اس سے والدہ کے لئے ایک خادم خرید لیں تا کہ وہ کچھ وقت فارغ رہیں لیکن کہمس نے اس رقم کو قبول نہیں کیا پھر وہ رقم ان کے گھر میں ڈال کر چلا گیا کہمس نے وہ رقم اٹھا کر ان کو واپس پہنچا دی۔

۸۳۸۶ابراہیم بن عبداللہ، محمد، اسحاق، عباس بن ابی طالب، غسان بن مفضل کہتے ہیں کہ عمرو بن عبید کی اپنے ساتھیوں کے ہمراہ کہمس کے پاس آمدورفت رہتی تھی لیکن کہمس کی والدہ کو ان حضرات کی آمدورفت ناپسند تھی اس لئے ایک بار اس نے کہمس کو ان کے ساتھ مجالست سے منع فرما دیا چنانچہ اس کے بعد جب کہمس کے پاس عمرو بن عبید آئے تو کہمس نے انہیں آمدورفت سے منع کر دیا۔

۸۳۸۷ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، موسیٰ بن ہلال، ہشام بن حسان کہتے ہیں کہ ایک بار ہم مکہ میں کہمس کے پاس گئے اس وقت ان کی سکونت سلیمان بن علی کے گھر میں تھی جسے انہوں نے سلیمان سے چالیس ہزار دینار میں خریدا تھا اور اتنی ہی رقم اس کی تعمیر پر خرچ کی تھی ہم عصر کے بعد ان کے پاس پہنچے ہمارے ایک ساتھی نے گھر کی چھت کی طرف نظر اٹھا کر کہا اے عبدالملک کیا تو اس کی ملکیت اور اس کی آمدنی کھانے پر خوش ہے کہمس نے فرمایا خدا کی قسم میں اسے چار درہم کے عوض لینے کے لئے بھی تیار نہیں ہوں۔

۸۳۸۸ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین حذاء، احمد الدورقی، ابوعبدالرحمٰن، حفص بن حمید، عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں کہ ہماری موجودگی میں کہمس نے پینے کے لئے ٹھنڈا پانی منہ کے قریب کیا جب انہوں نے اس کی ٹھنڈک کو چکھا تو اسے نوش نہیں فرمایا اور فرمانے لگے اے ابوعبدالرحمٰن تجھ سے اس کا حساب ہوگا۔

۸۳۸۹ابومحمد، احمد، احمد، ابومحمد عبدالملک بن ابراہیم، موسیٰ بن ہلال عبدی فرماتے ہیں کہ کہمس نے مجھ سے مکہ میں بیان کیا کہ میرا ایک ہمسایہ میرے لئے کھجوریں خرید کر جمع کرتا تھا، لیکن اس کے انتقال کے بعد میں نے کھجوریں چھوڑ دی ہیں۔

۸۳۹۰عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم بن کثیر، حسن بن علی حنفی، یحییٰ بن کثیر بصری کہتے ہیں کہ ایک بار کہمس ایک درہم کا آٹا خرید کر اس سے کھاتے رہے کافی روز کے بعد انہوں نے اس کا وزن کیا تو اس میں کوئی کمی نہیں آئی تھی لیکن اس کے بعد کھانے سے اس میں کمی آتی گئی حتیٰ کہ وہ ختم ہو گیا۔

۸۳۹۱ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی خلف بن ولید، ابو عطاء کہتے ہیں کہ کہمس نصف شب میں اللہ سے مناجات کرتے ہوئے فرماتے تھے اے باری تعالیٰ کیا آپ میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہونے کے باوجود مجھے عذاب دیں گے۔

۸۳۹۲ابو بکر، عبداللہ بن احمد، محمد بن مثنیٰ، عبداللہ بن ثور، موسیٰ راسبی کہتے ہیں کہ ایک روز شمیط، بدیل اور کہمس جمع ہو کر کہنے لگے آؤ ہم ٹھنڈے پانی کے قریب جمع ہو کر گذشتہ گناہوں پر اللہ کے حضور گریہ کریں۔

۸۳۹۳ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، مفضل بن غسان، یحییٰ اصمعی، اسحاق بن ابراہیم کہتے ہیں کہ ایک روز ہم کہمس کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے ہمیں بارہ گلدستے پیش کئے۔

۸۳۹۴حبیب بن حسن، فارق الخطابی، ابو مسلم کشی، عبدالرحمٰن بن حماد شعبی، کہمس بن حسن، عبداللہ بن شقیق عقیلی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ سے آپ ﷺ کے بارے میں پوچھا کہ آپ چاشت کی نماز پڑھتے تھے انہوں نے فرمایا سفر سے واپسی پر آپ ﷺ پڑھتے تھے پھر میں نے ان سے آپ ﷺ کے بیٹھ کر نماز پڑھنے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا عمر کے زیادہ ہونے کے بعد آپ ﷺ نے بیٹھ کر نماز شروع کر دی تھی پھر میں نے ان سے سورتوں کے پڑھنے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا آپ ﷺ بڑی سورتیں پڑھتے تھے پھر میں نے ان سے آپ ﷺ کے روزہ کے بابت سوال کیا تو انہوں نے فرمایا وفات تک بھی کبھی آپ نے پورے ماہ افطار نہیں کیا۔

۸۳۹۵حبیب بن حسن، فارق، سلیمان، ابو مسلم کشی، عبدالرحمٰن بن حماد، کہمس بن حسن، عبداللہ بن شقیق، محجن بن اذرع کہتے ہیں کہ مجھے آپ ﷺ نے کسی کام سے بھیجا میرے مدینے سے باہر نکلنے کے بعد آپ ﷺ بھی میرے پیچھے پیچھے پہنچ گئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر چلے حتیٰ کہ ہم احد پر پہنچ گئے پھر مدینہ کی طرف متوجہ ہو کر آپ ﷺ نے فرمایا ہلاکت ہو اس بستی کے اہل اسے چھوڑ دیں گے میں نے اس کے غلات کے بارے میں آپ ﷺ سے سوال کیا تو آپ نے فرمایا پرندے اور درندے اس کے غلات کھائیں گے پھر آپ ﷺ نے فرمایا اس میں دجال داخل نہیں ہو سکے گا جب بھی وہ اس میں داخل ہونے کی کوشش کرے گا تو ایک فرشتہ اسے داخل ہونے سے روک دے گا اس کے بعد ہم مسجد کے دروازہ کے قریب پہنچے تو ایک نمازی کو دیکھ کر آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا تم اسے صادقین میں شمار کرتے ہو میں نے عرض کیا کہ اے نبی اللہ یہ اہل مدینہ میں سب سے زیادہ عمل کرنے والا اور نمازی ہے آپ ﷺ نے فرمایا اسے مت سناؤ کہیں وہ اور ہم سب ہلاک ہو جائیں۔[1]

۸۳۹۶احمد بن جعفر بن معبد، یحییٰ بن مطرف، ابو ظفر، جعفر بن سلیمان کہمس بن حسن، عبداللہ بن بریدة، حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ ایک خاتون آپ سے ملنے کے لئے آئی لیکن اس وقت آپ موجود نہیں تھے تھوڑی دیر کے بعد آپ تشریف لائے میں نے عرض کیا کہ اس عورت کو آپ سے کوئی کام ہے آپ نے اس خاتون سے کام دریافت فرمایا۔ اس نے کہا کہ میرے والد نے مجھ سے مشورہ کئے بغیر میرے چچازاد سے میرا نکاح کر دیا ہے اب کیا میرے لئے نکاح کے علاوہ کوئی راستہ ہے آپ نے فرمایا کہ کیوں نہیں اس نے عرض کیا کہ یارسول اللہ میں اپنے والد کے عقد کو ختم نہیں کرنا چاہتی لیکن یہ میں نے اس لئے کیا کہ خواتین کو معلوم ہو جائے کہ ان کو ان کے نفسوں کے بارے میں اختیار ہے۔

۸۳۹۷محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، ابو عبدالرحمٰن مقری، کہمس، مصعب بن ثابت، عبداللہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان نے

۱۔ مسند الامام أحمد ۳۳۸/۴. ۳۲/۵. والمعجم الکبیر للطبرانی ۲۳۰/۱۸. ومجمع الزوائد ۳۰۸/۳، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۱۴/۴. وفتح الباری ۹۰/۴. وکنز العمال ۳۴۸۹۸. ۳۹۶۹۰.

منبر پر خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا اے لوگو میں تمہیں ایک حدیث سناتا ہوں اور ابتک اعتراض کے خوف سے میں نے وہ حدیث تمہیں نہیں سنائی تھی چنانچہ ارشاد نبوی ہے اللہ کے راستہ میں ایک شب کی چوکیداری ہزار شب بیدار رہنے اور ہزار دن روزہ رکھنے سے افضل ہے۔[1]

۸۳۹۸ فاروق، حبیب، محمد بن سلیمان ہاشمی، ابومسلم کشی عبدالرحمٰن بن حماد، کہمس، محمد بن عمرو، سلمہ، ابی ہریرہ فرماتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے قرآن کے بارے میں نزاع کرنا کفر ہے۔[2]

۳۶۶ عطاء سلیمی

آپ خوف عظیم اور قلب سلیم کے حامل انسان تھے۔

۸۳۹۹ محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، عبداللہ بن زبیر حمیدی، سفیان بن عیینہ، بشر بن منصور کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے عطاء سلیمی سے کہا اگر آگ روشن کر کے کہا جائے کہ اس میں داخل ہونے والے کے لئے نجات کا وعدہ ہے تو آپ کیا کرو گے عطاء نے فرمایا اگر یہ بات مجھے کہی جائے تو اس میں داخل ہونے سے قبل ہی مجھے خوشی کے مارے اپنی موت کا خطرہ ہے۔

۸۴۰۰ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن عباد، سفیان بن عیینہ، بشر بن منصور فرماتے ہیں کہ اگر آگ روشن کر کے اعلان کیا جائے کہ اس میں داخل ہونے والے کے لئے نجات یقینی ہے آپ کے نزدیک کوئی اس میں داخل ہوگا انہوں نے فرمایا اگر مجھے کہا جائے تو مجھے اس میں داخل ہونے سے قبل خوشی کے مارے اپنی موت کا خطرہ ہے۔

۸۴۰۱ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوبکر بن خلاد باہلی، سفیان بن عیینہ، بشر بن منصور فرماتے ہیں کہ مجھ سے عطا نے فرمایا اگر آگ روشن کر کے مجھے کہا جائے کہ اس میں داخل ہونے والے کے لئے نجات یقینی ہے تو مجھے اس میں داخل ہونے سے قبل خوشی سے اپنی موت کا خطرہ ہے۔

۸۴۰۲ ابوبکر بن مالک، سفیان بن عیینہ، بشر بن منصور کہتے ہیں کہ میں نے عطاء سلیمی سے کہا اگر آگ روشن کر کے کسی کو کہا جائے کہ اگر تو آگ میں داخل ہوگا تو تیرے لئے نجات ہے عطا نے کہا اگر مجھے کہا جائے تو مجھے اس میں داخل ہونے سے قبل خوشی کے مارے میں اپنی موت کا خطرہ ہے۔

۸۴۰۳ احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، موسیٰ بن ہلال عبدی، بشر بن منصور فرماتے ہیں کہ ایک صبح سردی میں میں نے عطاء کے سامنے آگ روشن کی میں نے کہا اے عطاء اگر آپ سے کہا جائے کہ اگر اس آگ میں داخل ہو جائیں تو آپ آخرت میں حساب سے بری ہیں کیا آپ کو خوشی ہوگی انہوں نے فرمایا کہ رب کعبہ کی قسم مجھے خوشی کے مارے اس میں داخل ہونے سے قبل موت کا خطرہ ہے۔

۸۴۰۴ عبداللہ بن جعفر، عبداللہ بن احمد، احمد بن ابراہیم دورقی عمرو بن ابی ذرین، بشر بن منصور کہتے ہیں کہ میں ایک بار عطا کے ساتھ کسی

۱۔ مسند الامام أحمد ۳۳۸/۴، ۳۲/۵. والمعجم الكبير للطبرانی ۲۳۰/۱۸. ومجمع الزوائد ۳۰۸/۳، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱، ۱۴/۴. وفتح الباری ۹۰/۴. وكنز العمال ۳۴۸۹۸، ۳۹۶۹۰.

۲۔ سنن ابن ماجة ۲۷۷۰، ومسند الامام أحمد ۶۱/۱، ۶۵. والمستدرک ۸۱/۲. والمعجم الكبير للطبرانی ۴۸/۱. والترغيب والترهيب ۲۵۰/۲. والضعفاء للعقيلی ۱۰۳/۲. وتفسير ابن كثير ۱۷۳/۲، ۱۷۴. والدر المنثور ۲۴۷/۱.

۳۔ مسند الامام أحمد ۴۲۴/۲، ۴۸۴. والمستدرک ۲۲۳/۲. والدر المنثور ۳۴۶/۵.

گھر میں تھا اور گھر کے گوشہ میں آگ روشن تھی انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ اے بشر اگر کوئی مجھ سے کہے اگر آپ اس آگ میں داخل کئے جائیں تو آپ آخرت میں حساب سے بری ہیں یا آخرت میں آپ کو جنت یا دوزخ کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا، تو مجھے امید ہے کہ اس میں داخل ہونے سے قبل خوشی کے مارے میری موت واقع ہو جائے گی۔

۸۴۰۵ ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم دورقی، عبدالرحمٰن بن مہدی، بشر بن منصور کہتے ہیں کہ عطاء نے گذشتہ حدیث کی مثل حدیث بیان فرمائی۔

۸۴۰۶ ابو محمد بن حیان، احمد، ابو عبداللہ بن عبید، یحییٰ بن راشد، مرجا بن وداع راسبی فرماتے ہیں کہ ہم عطاء کے پاس گئے وہ ہانڈی کے تلے آگ روشن کر رہے تھے ان سے کسی نے کہا اگر آپ کو اس آگ میں جلا کر آخرت میں حساب سے بری کر دیا جائے تو آپ راضی ہوں گے؟ انہوں نے جواب میں فرمایا خدا کی قسم حساب سے بری کرنے کی شرط کے ساتھ متعدد بار مجھے جلنا پسند ہے۔

۸۴۰۷ ابو محمد بن حیان، حسن بن ہارون بن سلیمان، سلیمان بن داؤد نعیم کہتے ہیں کہ ہم عابد و زاہد عطاء کے پاس گئے تو وہ کہہ رہے تھے اے عطاء تو ہلاک ہوا اے عطاء تو ہلاک ہو کاش تیری ماں تجھے نہ جنتی ان کی مسلسل یہ کیفیت رہی حتی کہ ہم نے اسی حالت میں انہیں چھوڑ دیا وہ اپنی دعا میں فرمایا کرتے تھے اے اللہ دنیا میں موت کے وقت، قبر میں اور قیامت کے روز مجھ پر رحم فرما۔

۸۴۰۸ عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین بن نصر، احمد بن ابراہیم بن کثیر، علی بن بکار کا قول ہے میں سرحد کی طرف آتے ہوئے عطاء کو بصرہ میں چھوڑ کر آیا ہوں نیز فرمایا عطا چالیس برس تک بستر پر ہی رہے خوف الٰہی کی وجہ سے ان میں کھڑے ہونے کی سکت نہیں تھی بستر پر ہی وضو فرمایا کرتے تھے، نیز فرمایا چالیس برس کی کیا بات ہے عطا کی تو ساری زندگی ہی اطاعت الٰہی میں گزری ہے۔

۸۴۰۹ عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم عبید اللہ بن محمد قرشی، صالح کہتے ہیں کہ عطاء پر خوف الٰہی کی اس قدر غلبہ تھا کہ دعا میں فرمایا کرتے تھے اے باری تعالیٰ آپ سے غم زدہ کرنے والے اور اطاعت الٰہی کی قوت پیدا کرنے والے خوف کا طالب ہوں۔

۸۴۱۰ ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حارث، احمد بن الحواری ابو سلیمان فرماتے ہیں کہ عطاء سلیمی پر خوف الٰہی کا بہت زیادہ غلبہ تھا وہ اللہ سے جنت کے بجائے عفو کا سوال کرتے تھے۔

۸۴۱۱ ابو محمد بن حیان محمد بن یحییٰ، محمد بن مرزوق فرماتے ہیں کہ عطاء خوف الٰہی کی وجہ سے قرآن بھول گئے تھے۔

۸۴۱۲ ابی، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن عبید، محمد بن یحییٰ بن ابی حاتم جعفر بن ابی رازی، ابو جعفر سائح فرماتے ہیں کہ عطاء فرمایا کرتے تھے میرے لئے احادیث میں رخصت تلاش کرو تا کہ مجھے غم سے نجات ملے۔

۸۴۱۳ ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، نعیم بن مودع بن توبہ عنبری نے بیان کیا ہے کہ عطاء وضو کرنے کے بعد لرزہ براندام ہو جاتے ان پر شدید گریہ طاری ہو جاتا ان سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا ایک اہم رکن کی ادائیگی کے لئے اللہ کے سامنے کھڑے ہونے کے خوف کی وجہ سے میری یہ حالت ہو جاتی ہے۔

۸۴۱۴ ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، احمد بن ابراہیم ابن عبیدۃ، یحییٰ بن راشد علاء بن محمد فرماتے ہیں کہ ایک بار میں عطاء کے پاس گیا تو ان پر بیہوشی طاری تھی میں نے ان کی اہلیہ ام جعفر سے اس کی وجہ پوچھی تو انہوں نے فرمایا ہمارے پڑوس میں تنور آگ سے روشن تھا عطاء کی نظر اس پر پڑ گئی اسی وقت وہ بیہوش ہو گئے۔

۸۴۱۵ ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، احمد بن ابراہیم، ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن مہدی، عفیرۃ فرماتی ہیں کہ عطا پر جب گریہ طاری ہوتا تو مسلسل تین شب و روز تک رہتا نیز فرماتی ہیں کہ ایک بار ابراہیم محلی عطاء کے پاس آئے تو وہ گھر میں نہیں تھے، کہتے ہیں کہ میں نے

غور سے دیکھا تو گھر کے گوشے میں بیٹھے ہوئے تھے ان کے اردگرد تری تھی میں نے اسے ان کے وضو کا اثر خیال کیا لیکن ان کی اہلیہ نے فرمایا یہ ان کے آنسوؤں کا اثر ہے۔

۸۴۱۶عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین بن نصر، احمد بن ابراہیم دورقی، عمرو بن ابی زرین، عبداللہ بن سلیمان، صالح فرماتے ہیں کہ عطاء خوف الٰہی اور عبادت کی وجہ سے بہت کمزور ہو گئے تھے میں نے اکراماً ان کی کمزوری دور کرنے کے لئے ان کی خدمت کی اجازت چاہی تو انہوں نے اجازت مرحمت فرمادی، چنانچہ میں نے عمدہ گھی اور ستو خرید کر ان دونوں کو ملا کر ایک شربت تیار کیا پھر اس کا لوٹا بھر کر اپنے لڑکے کے ذریعہ ان کی خدمت میں بھیجا اور اسے تاکید کی کہ جب تک عطاء اسے نوش نہ فرمالیں اس وقت تک واپس نہ آنا چنانچہ وہ عطاء کے نوش کرنے کے بعد آیا دوسرے روز پھر اسی طرح میں نے لڑکے کے ذریعے ان کی خدمت میں لوٹا بھیجا لیکن دوسرے روز لڑکے نے آکر بتایا کہ عطاء نے اسے نوش نہیں کیا پھر میں خود عطاء کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ یہ تو طاقت کی چیز تھی اس سے آپ کو ذکر الٰہی میں مدد ملتی انہوں نے جواب میں فرمایا اے برادرم اللہ آپ کا بھلا کرے میں نے اول روز کی طرح دوسرے روز بھی اسے نوش کرنے کا ارادہ کیا تھا لیکن مجھے قرآن کی یہ آیت یاد آگئی (ترجمہ) وہ اس کو گھونٹ گھونٹ پیے گا اور گلے سے نہیں اتار سکے گا اور ہر طرف سے اسے موت آرہی ہوگی مگر وہ مرنے میں نہیں آئے گا اور اس کے پیچھے سخت عذاب ہوگا۔ (از ابراہیم ۱۷) اس کے بعد صالح پر گریہ طاری ہو گیا پھر میں نے دل میں سوچا کہ ہمارے درمیان میں ذہنی ہم آہنگی نہیں ہے۔

۸۴۱۷ابی، ابوحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن قدامہ، سعدان بن جامع مسکین بن ابی فاطمہ، صالح مری فرماتے ہیں کہ میں نے عطاء سے کہا آپ عبادت الٰہی کی وجہ سے بہت کمزور ہو گئے ہیں اگر طاقت کی کوئی چیز تیار کر کے میں آپ کی خدمت میں پیش کروں تو کیسا ہے انہوں نے فرمایا کہ بہتر ہے، چنانچہ میں نے ان کے لئے ستو تیار کیا تو انہوں نے چند روز نوش فرمانے کے بعد اسے چھوڑ دیا میں نے وجہ پوچھی تو فرمایا اے ابوبشر دوزخ کی آگ یاد آنے پر میں نے ایسا کیا۔

۸۴۱۸احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، موسیٰ بن ہلال، موسیٰ بن سعید، صالح فرماتے ہیں کہ ایک روز میں عطا کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے ان سے عرض کیا کہ آپ کو شیطان نے دھوکہ دیا ہے آپ کمزور ہو چکے ہیں اگر آپ کچھ روز ستو کا استعمال جاری رکھیں تو انشاء اللہ آپ کی طاقت عود آئے گی انہوں نے تین درہم میرے حوالے کرتے ہوئے فرمایا ستو کا انتظام کرنا تمہاری ذمہ داری ہے چنانچہ میں نے ستو خرید کر اس کا شربت تیار کر کے لڑکے کے ذریعہ ان کی خدمت میں بھیجا لیکن ایک دو روز کے بعد عطا نے اسے نوش نہیں فرمایا میں نے ان سے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا اے صالح دوزخ کے یاد آنے کے بعد اس کا نوش کرنا میری طاقت سے باہر ہو گیا، صالح فرماتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے دل میں سوچا ہمارے خیالات مختلف ہیں۔

۸۴۱۹ولید بن احمد، محمد بن احمد نضر، عبدالرحمٰن بن ابی حاتم، محمد بن یحییٰ واسطی، ابی، ابوحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، صلت بن حکیم، ابو یزید ہادی، فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نماز جمعہ ادا کر کے واپس ہو رہا تھا کہ عطاء اور عمرو بن درہم اکٹھے جا رہے تھے اور مسلسل گریہ کی وجہ سے عطاء کی بینائی بالکل کمزور ہو چکی تھی عمر عطاء سے کہنے لگے کب تک ہم لہو لعب میں مشغول رہیں گے یہ سن کر عطاء زور سے چیخ مار کر بیہوش ہو گئے اور زخمی بھی ہو گئے جس کی وجہ سے لوگ جمع ہو گئے اور عمران کے سرہانے بیٹھے رہے مغرب تک عطا کی مسلسل یہ کیفیت رہی اس کے بعد انہیں ہوش آیا۔

۸۴۲۰ابی، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد ابن سفیان، محمد بن حسین، صلت بن حکیم، بکار، سعید فرماتے ہیں کہ ایک بار میری عطاء سے ملاقات ہو گئی انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ تم کہاں سے آرہے ہو میں نے جواب دیا کہ تمہارے بھائی حسن کے پاس سے انہوں نے پوچھا کہ حسن نے کوئی بات فرمائی ہے میں نے کہا کہ انہوں نے فرمایا کہ دنیا مومن کے لئے اللہ تک وصول کی سواری ہے اسی پر مومن

سوار ہو کر اللہ تک پہنچ سکتا ہے لہذا تم اللہ تک وصول کے لئے اپنی سواری درست رکھو سعید کہتے ہیں کہ اس کے بعد عطاء بیہوش ہو کر گر پڑے۔

۸۴۲۱ ولید بن احمد، محمد بن احمد بن نصر، عبدالرحمن بن ابی حاتم، محمد بن یحییٰ، محمد بن حسین، صلت ابن حکیم، علاء بن محمد بصری فرماتے ہیں کہ میں عطاء کے ہمراہ جنازہ میں شریک ہوا نماز جنازہ سے قبل عطاء چار بار بیہوش ہوئے نماز جنازہ کے بعد قبرستان پہنچتے ہی بیہوش ہو گئے۔

۸۴۲۲ ولید بن احمد، محمد، عبدالرحمن، محمد بن یحییٰ، محمد بن حسین، صالح بن ابی فزار، ولید بن مسلم، خلید بن دعلج فرماتے ہیں کہ ہماری موجودگی میں عطاء کے سامنے ایک دمشقی کا ذکر کیا گیا کہ اس نے ایک مشت چار سو افراد قتل کئے یہ سن کر عطاء پر بیہوشی طاری ہو گئی۔

۸۴۲۳ ولید، محمد، عبدالرحمن، محمد بن حسین، بحف بن منظور، سرار ابوعبیدۃ کہتے ہیں کہ عطاء کی وفات سے تیس سال قبل ہی ان پر گریہ طاری رہتا تھا اور وہ ایک غمزدہ خاتون کی مانند رہتے تھے اور وہ اہل دنیا سے نہیں تھے۔

۸۴۲۴ ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، سیار بن حاتم بشر بن منصور کا قول ہے کہ عطاء ہر شام بعد عصر مسلسل فرماتے تھے کل آئندہ عطاء قبرستان میں ہوگا۔

۸۴۲۵ ابو محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، ابراہیم بن عبدالرحمن، ابی حماد بن زید فرماتے ہیں کہ عطاء اس بات کے علاوہ کوئی بات نہیں سمجھتے تھے کہ کل آئندہ عطاء قبر میں ہوگا۔

۸۴۲۶ ابو محمد، احمد، ابوعبداللہ بن عبیدہ، عفیرۃ فرماتی ہیں کہ عطاء چالیس برس تک مسکرائے نہیں اور نہ آسمان کی طرف سر اٹھا کر دیکھا ایک بار آسمان کی طرف دیکھا تو بیہوش ہو کر گر پڑے۔

۸۴۲۷ احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن ابراہیم، ابوعبید اللہ بن عبیدۃ، یحییٰ بن راشد، علاء بن محمد کہتے ہیں کہ عطاء عبادت الٰہی کی وجہ سے پرانی کمند کی مانند ہو گئے تھے اور میرے نزدیک عطاء دنیا سے لاتعلق تھے ایک بار میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو ان کی اہلیہ نے بتایا عطاء پر ایک شب و روز سے گریہ طاری ہے۔

۸۴۲۸ احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، احمد بن ابراہیم، ابراہیم بن عبدالرحمن، سیار، جعفر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ بصرہ میں آندھی چلی جس کی وجہ سے تاریکی چھا گئی لوگوں نے مساجد کا رخ کیا میں نے سوچا میں کس کے پاس جاؤں کچھ دیر سوچنے کے بعد میں عطاء کے پاس گیا اس وقت وہ کمرے میں کھڑے ہوئے سر پر ہاتھ رکھ کر کھڑے ہوئے کہہ رہے تھے اے رب العالمین علامت قیامت کے ظہور سے قبل ہی مجھے اپنے پاس بلا لے صبح تک ان کی یہی کیفیت رہی۔

۸۴۲۹ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن ابراہیم، ابوعبیدۃ، یحییٰ بن راشد، مرجاء بن وداع، راسبی کہتے ہیں کہ عطاء آندھی چلنے، بادل گرجنے اور بجلی چمکنے کے وقت فرماتے تھے یہ میرے معاصی کا نتیجہ ہے، اگر میں مر جاؤں تو لوگوں کو راحت مل جائے، ایک بار ہم نے ان سے مہنگائی کی شکایت کی تو فرمایا یہ میرے گناہوں کی وجہ سے تم پر مصیبت نازل ہوئی ہے۔

۸۴۳۰ احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، احمد بن ابراہیم بن عبدالرحمن بن مہدی، محمد بن صالح فرماتے ہیں کہ عطاء نے مالک بن دینار سے جنت کے بارے میں کچھ بیان کرنے کی درخواست کی تو مالک نے فرمایا جنت میں ایک حسین و جمیل حور ہے اس کے حسن پر تمام جنتی فخر کریں گے اگر اہل جنت کے بارے میں عدم موت کا فیصلہ نہ ہوتا تو تمام اہل جنت اس کے حسن کی وجہ سے مر جاتے، عطاء مالک کی اس بات کے سننے کے بعد چالیس برس تک غمزدہ رہے۔

۸۴۳۱ ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین بن نصر، احمد بن ابراہیم بن کثیر، ابوعبداللہ بن عبیدۃ، عبدالملک بن قریب اصمعی، ابویزید نے عطاء کا قول نقل کیا ہے کہ حبیب اور مالک بن دینار دنیا سے چلے گئے کاش میں بھی دنیا سے چلا جاتا۔

۸۴۳۲ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، محمد بن عمرو، معاویہ کندی فرماتے ہیں کہ عطاء ایک بار روزہ کی حالت میں گرمی کی وجہ سے پانی میں داخل ہو گئے تو کچھ سکون مل گیا لیکن فرمایا اے نفس تو راحت کا طالب ہے آج کے بعد کبھی بھی پانی میں داخل نہیں ہوں گا۔

۸۴۳۳ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، ابو عبداللہ بن عبید، خزیمہ بن زرعہ، محمد بن کثیر، ابراہیم بن ادہم فرماتے ہیں کہ عطاء شب کو اپنے جسم پر ہاتھ پھیرتے تھے اس خوف سے کہیں گناہوں کی وجہ سے میرا جسم مسخ نہ ہو جائے اور بیدار ہونے کے وقت کہتے ہائے ہلاکت عطاء کے لئے۔

۸۴۳۴ابو محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، غسان بن مفضل، بشر بن منصور سلیمی فرماتے ہیں کہ عطاء نے ساٹھ بار فرمایا میں اپنے والدین کی سب سے نکمی اولاد ہوں۔

۸۴۳۵سلیمان بن احمد، خلف بن عبداللہ، نصر بن علی، ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن ابراہیم، معتمر بن سلیمان کہتے ہیں کہ میں نے عطاء کے ہمسایہ سے کہا عطاء کے لئے وضو کا پانی کون لاتا تھا اس نے بتایا کچھ مخنث ان کے وضو کا پانی لاتے تھے میں نے ان سے سوال کیا کیا وہ عطاء کو ناپسند نہیں تھے اس نے کہا عطاء انہیں اپنے سے بہت اچھا سمجھتے تھے۔

۸۴۳۶عبداللہ بن جعفر، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، ابراہیم بن عبدالرحمٰن، عبدالخالق فرماتے ہیں کہ ایک روز ایک شخص نے عطاء سے ان کے کمزور ہونے کے بارے میں سوال کیا انہوں نے فرمایا چالیس سال قبل میں نے اپنے ہمسایہ کا کبوتر شکار کیا تھا اس کی قیمت صدقہ کرنے کے باوجود آج تک مجھے اس کا قلق ہے۔

۸۴۳۷عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، ابراہیم بن عبدالرحمٰن، عبدالخالق بن عبداللہ عبدی فرماتے ہیں کہ عطاء شب کے وقت قبرستان چلے جاتے وہاں جا کر مردوں کو خطاب کر کے کہتے اے مردو تم دنیا سے رخصت ہو چکے ہو اور اپنے اعمال کا تم نے مشاہدہ کر لیا پھر ان پر گریہ طاری ہو جاتا اور صبح تک یہی کیفیت رہتی۔

۸۴۳۸ابی، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد ابن عبید، محمد بن حسین، سلیمان بن ایوب بصری، مرجاء بن وداع فرماتے ہیں کہ عطاء فرمایا کرتے تھے میں موت کی تمنا کرتا تھا ایک شب خواب میں مجھے ایک شخص نے کہا اے عطاء تم موت کی تمنا کرتے ہو؟ میں نے کہا کہ وہ کیسی ہوتی ہے اس کا رنگ بدل گیا اس نے کہا اگر تمہیں موت کی شدت اور اس کی تکلیف معلوم ہو جائے تو تمہاری نیند اڑ جائے اور تمہاری عقل زائل ہو جائے اس کے بعد عطاء نے فرمایا زندگی سے فائدہ اٹھانے والے شخص کے لئے خوشخبری ہے، لیکن میں نے زندگی سے فائدہ نہیں اٹھایا اس کے بعد ان پر گریہ طاری ہو گیا۔

۸۴۳۹ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، احمد بن ابراہیم، ابو جعفر طباع مخلد کہتے ہیں کہ میں نے عطاء سے افضل شخص نہیں دیکھا۔

۸۴۴۰ولید بن احمد، محمد بن احمد بن نصر، عبدالرحمٰن بن ابی حاتم، محمد بن یحییٰ، محمد بن حسن، شعیب بن محمد ازدی، صالح مری کہتے ہیں کہ مجھے عطاء نے کہا اے ابو بشر میں موت کو پسند کرتا ہوں حالانکہ مجھے اپنے لئے اس میں راحت ہونا معلوم نہیں ہے۔ علاوہ ازیں مجھے معلوم ہے کہ موت انسان اور اس کے اعمال کے درمیان حائل ہو جاتی ہے اس لئے کہ انسان موت کے بعد گناہ کر کے اس پر عذاب کے مستحق ہونے سے بچ جاتا ہے اور زندہ شخص خطرہ میں رہتا ہے اور آخر کار سب نے دنیا سے جانا ہے۔

۸۴۴۱ابو بکر بن عبداللہ بن یحییٰ طلحی، حبیب بن نصر مہلبی، عبداللہ بن محمد بن عبید، شعیب بن محرز، صالح مری کہتے ہیں کہ میں نے عطاء سے ان کی خواہش کے بارے میں سوال کیا انہوں نے روتے ہوئے جواب دیا اے ابو بشر کاش میں مٹی ہوتا تاکہ قیامت کے روز اس کی ایک مٹھی بھی جمع نہ کی جاتی صالح فرماتے ہیں کہ عطاء کی بات سے مجھ پر گریہ طاری ہو گیا اور انہوں نے یہ قیامت کے روز نجات کے حصول کے لئے فرمایا۔

٨٤٤٢ سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد، عبدالاعلی ابن حماد النرسی، بشر بن منصور کہتے ہیں کہ عطاء فرمایا کرتے تھے اے باری تعالیٰ دنیا میں میری غربت، قبر میں میر[ی] [و]حدت اور قیامت کے روز میرے طویل قیام پر رحم فرما۔
٨٤٤٣ سلیمان بن احمد، احمد [بن] بن بہرام الذمی، محمد بن مرزوق، شداد بن علی الفھانی، عبدالواحد بن زید کہتے ہیں کہ ہم عطاء کے پاس ان کی وفات کے وقت حاظر ہوئے انہوں نے مجھے سانس لیتے [ہوئے] دیکھ کر فرمایا تمہیں کیا ہو گیا میں نے کہا یہ آپ کی وجہ سے ہوا ہے اس کے بعد انہوں نے فرمایا خدا کی قسم دوزخ میں داخل کئے [جا]نے کے خوف سے قیامت تک سانس کا اٹکے رہنا مجھے پسند ہے۔
٨٤٤٤ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل [...] ابراہیم، سیار مسکین ابو فاطمہ فرماتے ہیں کہ میں نے عطاء کو کہتے سنا مجھے معلوم ہوا ہے کہ شہوت اور خواہش علم عقل اور بیان پر غالب آ کر رہتی ہے۔
٨٤٤٥ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، محمد بن عباد، سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں کہ ج[ب لو]گ عطاء سے دعا کی درخواست کرتے تو یہ دعا کرتے اے باری تعالیٰ ہم سے ناراض نہ ہونا اگر آپ ناراض ہو جائیں تو ہمیں بخش دینا۔
٨٤٤٦ ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، عبدالرحمٰن بن مہدی، حماد بن زید کہتے ہیں کہ ہم ایک جنازہ [...]ی پر عطاء کے پاس گئے وہ ہماری کثرت کی وجہ سے خوف زدہ ہو گئے پھر فرمایا اے باری تعالیٰ ہم سے انتقام نہ لینا نیز فرمایا آپ[...] ایک قوم کے پاس سے گزرتے ہوئے ان کے پاس بیٹھ گیا انہوں نے اس کی تعریف کی واپسی پر اس نے اللہ کے حضور عرض کیا کہ [ا]ے باری تعالیٰ اگرچہ یہ میری حقیقت سے واقف نہیں لیکن آپ تو واقف ہیں۔
٨٤٤٧ ولید بن احمد، محمد بن نضر، عبدالرحمٰن بن ابی حاتم، محمد بن یحییٰ، محمد بن حسین، احمد بن اسحاق حضرمی، ابراہیم بن یعقوب فرماتے ہیں کہ عطاء بادلوں کی گرج سن کر کھڑے ہو جاتے پھر اپنے پیٹ کو درد زہ والی عورت کی مانند پکڑ کر بیٹھ جاتے اور فرماتے کاش میں سردی کی آمد سے قبل دنیا سے رخصت ہو جاؤں۔
٨٤٤٨ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، عبداللہ بن عمر قواریری، حماد بن زید، جعفر بن زید عبدی فرماتے ہیں کہ ایک شخص ایک قوم کے نزدیک سے گزرا تو انہوں نے اس کی تعریف کی جب وہ ان سے جدا ہوا تو اس نے آسمان کی طرف سر اٹھا کر کہا اے باری تعالیٰ اگرچہ یہ میری حقیقت سے واقف نہیں ہیں لیکن آپ تو واقف ہیں۔
٨٤٤٩ احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، نصر بن علی، نوح بن قیس، عطاء سلیمی فرماتے ہیں کہ میرے سامنے عبداللہ بن غالب اشعث کے پاس گئے وہ اس وقت لوہے کے منبر پر تشریف فرما تھے غالب کے ساتھ ان کے ساتھی بھی تھے غالب نے اشعث سے سوال کیا ہم کس چیز پر آپ کی بیعت کریں انہوں نے فرمایا قرآن وسنت پر چنانچہ ایسا ہی ہوا غالب کی وفات کے بعد ان کی قبر سے خوشبو محسوس کی گئی۔
٨٤٥٠ ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، عبداللہ بن ابی جمیل مروزی، حفص بن حمید، ابن مبارک نے عطاء سے [سوا]ل کیا کہ آپ کی حسن سے ملاقات ہوئی ہے؟ انہوں نے جواب دیا ابن عون کے ساتھ ایک بار ہوئی ہے، ابن مبارک نے فرمایا ابن ع[و]ن کے علاوہ متعدد بار ہوئی ہے۔
٨٤٥١ ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، ابوعبداللہ، اصمعی، حماد بن زید کہتے ہیں کہ میں نے عطاء سے سوال [کیا] کہ تم نے انس سے کوئی چیز روایت کی ہے انہوں نے انکار کرتے ہوئے فرمایا فلاں شیخ کے پاس چلے جاؤ۔
٨٤٥٢ حبیب بن حسن، فضل بن احمد بن عباس، محمد بن مرزوق، اسماعیل بن نصر، صالح فرماتے ہیں کہ عطاء دعا میں اللہ سے جنت کا سوال کرتے تھے میں نے ان کے سامنے ایک حدیث بیان کی کہ قیامت کے روز فرمان الٰہی ہوگا میرے بندہ کا اعمال نامہ چیک کرواگر اس

نے مجھ سے جنت کا سوال کیا ہوگا تو میں اسے جنت عطاء کروں گا، اگر دوزخ سے پناہ مانگی ہوگی تو میں اسے دوزخ سے نجات دوں گا یہ سن کر عطانے مجھ سے فرمایا دوزخ سے نجات مل جانا ہی میرے لئے کافی ہے۔

۳۶۷ عتبہ الغلام

آپ دنیا سے آزاد اور ہدایت یافتہ انسان تھے۔

۸۴۵۳ احمد بن اسحاق، جعفر بن فارس، ابراہیم بن جنید، اسحاق بن ابراہیم ثقفی کہتے ہیں کہ ایک شخص نے میرے سامنے رباح سے عتبہ الغلام نام کی وجہ پوچھی انہوں نے فرمایا ان کا نصف حصہ مردوں کے مشابہ تھا لیکن ہم ان کو مرتھن غلام کی مانند عبادت کرنے کی وجہ سے عتبہ الغلام کہتے تھے۔

۸۴۵۴ احمد، جعفر، ابراہیم، محمد بن حسین فرماتے ہیں کہ عتبہ کا نام اصل میں عتبہ بن ابان صمعہ تھا، والد کی وفات سے قبل ہی انہوں نے وفات پائی۔

۸۴۵۵ احمد بن اسحاق، جعفر بن احمد بن ابراہیم بن جنید، محمد بن حسین، شعیب بن محرز، حسین کہتے ہیں کہ عبدالواحد نے مجھ سے پوچھا عتبہ الغلام کا غم کس کے مشابہ ہے میں نے کہا کہ ان کا غم حسن کے غم کے مشابہ ہے۔

۸۴۵۶ عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین بن نصر، احمد بن ابراہیم محمد بن مسلم، سیار، ریاح القیسی کہتے ہیں کہ ایک بار عتبہ نے میرے ہاں شب گزاری، میں نے ان کو سجدہ میں کہتے سنا اے اللہ عتبہ کا پرندوں اور درندوں کے ساتھ حشر فرما۔

۸۴۵۷ عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن مہدی، مخلد بن حسین فرماتے ہیں کہ ایک روز میں عتبہ الغلام، یحیٰی واسطی اور مشمرخ خصی گھروں سے نکلے ہم نے ایک سبزہ زار میں قیام کیا رات کو میں نے خواب میں دیکھا ایک فرشتہ آسمان سے تین جنتی کفن لے کر آیا ان میں دو کفن عتبہ اور یحیٰی کو اور تیسرا کفن ایک دوسرے شخص کو پہنایا صبح ہونے کے بعد میں نے ان کو خواب سنانے کے لئے بلایا، لیکن عتبہ نے مجھے خواب بیان کرنے سے منع کر دیا اس کے ایک ماہ بعد ایک شب میں سویا ہوا تھا کہ اچانک کسی شخص نے مجھے حرکت دی میں نے اٹھ کر دیکھا تو عتبہ تھے میں نے ان سے وجہ پوچھی تو انہوں نے فرمایا وہ خواب مجھے سناؤ میں نے بیٹھ کر ان کو خواب سنایا سننے کے بعد ہاتھ بلند کر کے انہوں نے کوئی بات کی لیکن وہ میری سمجھ میں نہیں آئی، اس کے بعد وہ چلے گئے اور میں دوبارہ سو گیا پھر جب میں اٹھا تو صاحب تنور نے تنور روشن کر لیا تھا میں اپنی سواری کی زین کس کر چل پڑا میں نے دیکھا کہ عتبہ گھوڑے کی لگام پکڑ کر بیٹھے ہیں، پھر ہم چلے حتیٰ کہ جب ہم حلب سے گزرے تو عتبہ نے مجھ سے کہا میرے لئے مشرکین کو غیظ و غضب میں مبتلا کرنے والا گھوڑا خرید و ہم وہاں پر ٹھہر گئے حتیٰ کہ والی نے آکر دروازہ کھولا مشمرخ پیدل تھا ہم اندر داخل ہوئے ایک شخص دروازہ پر گھوڑا لئے یا ثوریا ثور پکار رہا تھا میں نے اس کے قریب جا کر کہا تیرے لئے یہاں ثور کہاں، راوی کہتا ہے کہ مشمرخ اس سے گھوڑا لے کر اس پر سوار ہو گیا اس کے بعد ہم وہاں سے چلے حتیٰ کہ ایک جگہ ہم نے دشمن کے نشانات محسوس کئے مجھ سے والی نے کہا کون ان لوگوں کے بارے میں معلومات کر کے ہمیں فراہم کرے گا عتبہ نے کہا میں چنانچہ وہ چند ساتھیوں کے ہمراہ ان کی تلاش میں نکلا اسی اثناء میں دشمن نے عتبہ پر حملہ کر کے ایک شخص کے علاوہ سب کو قتل کر دیا پھر ہم عتبہ کے پیچھے گئے تو سب سے پہلے میں نے عتبہ کے جسم کو دیکھا ان کے سینے پر چھ یا سات زخم تھے میں نے ہی ان کو دفن کیا مخلد کہتے ہیں کہ عتبہ کے قتل کے ایک سال بعد ایک نوجوان جو اسی موقع پر شہید ہوا تھا کو میں نے خواب میں دیکھا میں نے اس سے اس کا حال پوچھا تو اس نے کہا مجھے شہدا میں شامل کر دیا گیا پھر میں نے اس سے عتبہ اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں پوچھا اس نے کہا ان کا شمار ملکوت السمٰوات میں ہوتا ہے۔

۸۴۵۸احمد بن اسحاق، جعفر بن احمد بن فارس، ابراہیم بن جنید، عون بن عبداللہ، مخلد بن حسین، فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس عتبہ آئے میں نے ان سے آنے کی وجہ پوچھی تو انہوں نے فرمایا میں غزوہ کے لئے آیا ہوں میں نے کہا کہ آپ غزوہ میں جا رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں غزوہ میں گیا اور شہید ہو گیا چنانچہ اس غزوہ میں سب سے پہلے عتبہ ہی شہید کیے گئے۔

۸۴۵۹احمد بن اسحاق، جعفر، ابراہیم، احمد بن سہل بصری، ابو جعفر فرماتے ہیں کہ کیا آپ عتبہ کے قتل کے وقت موجود تھے انہوں نے فرمایا نہیں البتہ عتبہ حباب بستی میں قتل کیے گئے۔

۸۴۶۰احمد بن بندار، جعفر بن احمد، ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن حسین، عبید اللہ بن محمد بن حفص تیمی، ابوحسن بن یسع فرماتے ہیں کہ عبد الواحد بن زید نے حباب بستی میں سخت سردی میں عتبہ سے ملاقات کی اس وقت ان سے پسینہ ٹپک رہا تھا میں نے سخت سردی میں پسینہ کی وجہ پوچھی تو انہوں نے فرمایا اس جگہ مجھ سے ایک گناہ صادر ہو گیا تھا اس وجہ سے مجھ پر یہ حالت طاری ہے۔

۸۴۶۱احمد بن اسحاق، جعفر بن احمد، ابراہیم بن جنید، خالد بن خداش، عبدالقاہر بن عبدالرحیم فرماتے ہیں کہ ایک بار بصرہ میں سرخ آندھی چلی جس سے لوگ گھبرا گئے اور عتبہ پر سخت گریہ طاری ہو گیا۔

۸۴۶۲ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین حذاء، احمد الدورقی، ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن مہدی، عبدالسلام الزہرانی، ابو دعامہ الزہرانی کہتے ہیں کہ ایک بار عتبہ گھر میں ساتھیوں کے ساتھ رسی بانٹ رہے تھے اسی دوران تیز آندھی چل پڑی لیکن عتبہ اس سے لاعلم تھے جب میں نے ان کو اس سے مطلع کیا تو وہ فوراً اپنا کام چھوڑ کر کھڑے ہو گئے اور فرمانے لگے اے عتبہ تو اپنے خدا پر جرأت کرتے ہوئے کھجور کے خریدنے میں مصروف ہے کیوں کہ اس روز انہوں نے چند قیراط کی کھجوریں خریدی تھیں۔

۸۴۶۳احمد بن احمد بن بندار، جعفر بن احمد، ابراہیم بن عبداللہ ختلی، اسحاق بن ابراہیم ثقفی بصری رباح قیسی فرماتے ہیں کہ عتبہ الغلام میری موجودگی میں چند قیراط کے عوض کھجوریں خریدی مغرب کے وقت آندھی چل پڑی عتبہ نے کہا کہ اے رب العالمین ایک سال سے کھجور نہ کھانے کی وجہ سے کھانے کو آج دل چاہ رہا تھا لیکن آپ نے اس پر میرا مؤاخذہ کرنے کا ارادہ کیا لہٰذا میں اسے صدقہ کرتا ہوں۔

۸۴۶۴ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد الدورقی، ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن مہدی، ابی بکر کہتے ہیں کہ عتبہ الغلام آٹا گوندھ کر دھوپ میں رکھ دیتے تھے حتیٰ کہ وہ خشک ہو جاتا رات کے وقت اس سے ایک لقمہ کھا لیتے اس کے بعد دن میں دھوپ میں رکھے ہوئے مٹکے سے لوٹا بھر کر پانی نوش فرما لیتے عتبہ کی باندی نے ان سے کہا اگر آپ آٹا مجھے دیدیں تو میں آپ کے لئے روٹی اور ٹھنڈے پانی کا انتظام کر دوں عتبہ نے فرمایا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔

۸۴۶۵احمد بن اسحاق، جعفر بن احمد، ابراہیم بن جنید، محمد بن حسین، عبداللہ بن فرج عابد فرماتے ہیں کہ عتبہ آٹا گوندھ کر دھوپ میں رکھ دیتے تھے خشک ہونے کے بعد اسی سے کچھ تناول فرما لیتے اور فرماتے دنیا میں ہمارے لئے آٹا اور نمک ہے لیکن آخرت میں انشاء اللہ ہمارے لئے عمدہ کھانے تیار کیے گئے ہیں۔

۸۴۶۶احمد بن اسحاق، جعفر بن احمد، ابراہیم بن جنید، محمد بن حسین، احمد بن اسحاق حضرمی، سلمہ فراء کا قول ہے کہ عتبہ بصرہ کے عابدوں میں سے تھے اور صاحب فلق سے مشہور تھے عتبہ ہر ماہ کے شروع میں خشک آٹے کے ساٹھ ٹکڑے تیار کر لیتے تھے پھر ان میں سے ہر دن ایک شام میں اور ایک سحر کے وقت تناول فرماتے تھے عتبہ دائمی روزہ دار تھے سواحل اور صحراء پر ان کا قیام رہتا تھا۔

۸۴۶۷احمد بن احمد بن بندار، جعفر بن احمد، ابراہیم ختلی، ابو یوسف یعقوب بن اسحاق، ابو عمر بصری فرماتے ہیں کہ عتبہ کا راس المال صرف ایک پیسہ تھا اس کے عوض کھجور کے پتے خرید کر ان کو بانٹ کر تین پیسوں میں فروخت کر دیتے تھے، پھر ان میں سے ایک پیسہ صدقہ کر دیتے تھے ایک پیسہ کی افطاری خریدتے اور ایک اپنے پاس رکھ لیتے، ابو یوسف فرماتے ہیں کہ اس وقت ایک دانق تین بڑے پیسوں کے

مساوی تھا۔

۸۴۶۸عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین بن نصر، احمد بن ابراہیم بن کثیر، خالد بن خداش، محمد بن مستور کا قول ہے کہ ایک روز عتبہ ہمارے پاس سبزہ زار پر تشریف لائے میں نے شام میں ان کو مدعو کیا اور ان کے لئے ایک درہم کا گوشت خرید کر اس کا لذیز سالن تیار کروایا، لیکن نماز عشاء کے بعد عتبہ غائب تھے میں نے انہیں تلاش کروایا تو وہ ایک کمرہ میں ستو کا شربت نوش کرتے ہوئے ملے اس وقت ان پر گریہ طاری تھا انہیں دعوت یاد دلائی گئی تو انہوں نے فرمایا میرے لئے یہی کافی ہے۔

۸۴۶۹احمد بن اسحاق، جعفر بن فارس، ابراہیم بن جنید، احمد بن عمر انباری، احمد بن حاتم ابو عبداللہ بصریؒ احمد بن عطا ابو عبداللہ ہربوعی فرماتے ہیں کہ ایک بار میں نے عتبہ کو گوشت تناول نہ فرمانے پر ملامت کی تو وہ فرمانے لگے میں اپنے نفس کو ایک سال پر ٹالتا رہا حتی کہ جب سات سال گزر چکے تو میں نے ایک دوست کو ڈیڑھ دانق دیکر گوشت لانے کے لئے کہا جب اس نے گوشت خرید کر مجھے دیدیا تو مجھے ایک بچہ نظر آیا میں نے اس سے سوال کیا تو فلاں بن فلاں نہیں ہے جس کے والد کا انتقال ہو گیا ہے اس نے جواب دیا ہاں اس کے بعد مجھ پر گریہ طاری ہو گیا اور اس گوشت کے اس یتیم بچہ کے پیٹ میں چلے جانے میں مجھے اپنا فائدہ نظر آیا لہذا وہ گوشت میں نے اس یتیم بچہ کو دیدیا اور اس وقت مجھے قرآن کی یہ آیت یاد آگئی (ترجمہ) اور باوجود یکہ ان کو خود طعام کی خواہش اور حاجت ہے فقیروں اور یتیموں اور قیدیوں کو کھلاتے ہیں (از انسان ۸)

۸۴۷۰احمد بن اسحاق، جعفر بن احمد، ابراہیم بن جنید، محمد بن محمد خلال، احمد بن ثواب ابو عبداللہ مخلد بن حسین فرماتے ہیں کہ باب ہشام بن حسان کے پاس ہماری اور عتبہ کی نشست لگتی ایک روز عتبہ نے فرمایا غیر صاحب پیشہ شخص مجھے ناپسند ہے، ہم نے عرض کیا کہ آپ صاحب پیشہ ہیں انہوں نے فرمایا کہ ہاں اس لئے کہ میرے پاس ایک پیسہ ہوتا ہے اس کے عوض میں کھجور کے پتے خرید کر انہیں بانٹ کر تین پیسوں میں فروخت کر دیتا ہوں۔

۸۴۷۱احمد، جعفر بن ابراہیم، محمد بن ربیع خمی، ابو ربیعہ، فرماتے ہیں کہ ایک بار عتبہ مختصر سا توشہ لے کر واسط ایک ساتھی سے ملاقات کرنے کے لئے گئے۔

۸۴۷۲ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، خالد بن خداش اپنے بعض دوستوں کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں کہ ایک بار عتبہ اپنے بھائی سے ملنے واسط گئے اور زاد راہ کے طور پر بصرہ سے ایک جانور خرید لیا جو انہیں واسط تک کافی رہا۔

۸۴۷۳ابی، احمد بن محمد بن عمر، ابو بکر بن عبید، محمد، روح بن سلمہ، سلم العبادانی فرماتے ہیں کہ ایک بار صالح مری عتبہ الغلام، عبدالواحد بن زید اور سلم الاسواری ہمارے پاس تشریف لائے ساحل پر ان کا قیام تھا ایک شب میں نے انہیں کھانے پر مدعو کر لیا ان کے سامنے کھانا لگا دینے کے بعد ایک ندا آئی، دنیاوی کھانے تمہیں دار آخرت سے غافل کرنے والے ہیں اور نفس کی لذت غیر نافع ہے، راوی کہتے ہیں کہ عتبہ اس کی آواز سننے کے بعد چیخ مار کر بیہوش ہو گئے پوری قوم پر گریہ طاری ہو گیا ان کے سامنے سے کھانا اٹھا لیا گیا خدا کی قسم انہوں نے اس سے ایک لقمہ بھی تناول نہیں فرمایا۔

۸۴۷۴احمد بن اسحاق، جعفر بن احمد، ابراہیم بن جنید، محمد بن حسین سجف بن منظور کہتے ہیں کہ عبدالواحد نے کھانا تیار کر کے بشمول عتبہ جماعت کو اس پر مدعو کیا راوی کہتے ہیں کہ عتبہ کے علاوہ سب نے کھانا کھایا بعض ساتھیوں نے دیکھا کہ عتبہ پر سکوت طاری ہے اور ان کی آنکھیں پرنم ہیں لوگوں کے کھانے سے فارغ ہونے کے بعد ایک شخص نے عبدالواحد کو عتبہ کی صورتحال سے مطلع کیا عبدالواحد نے عتبہ سے کھانا تناول نہ فرمانے کے بارے میں سوال کیا انہوں نے جواب دیا اس وقت مجھے جنت کے کھانے یاد آگئے تھے ان کی بات سن کر عبدالواحد چیخ مار کر بے ہوش ہو کر گر پڑے سجف فرماتے ہیں کہ اس کے بعد عبدالواحد نے کبھی کسی کو کھانے پر مدعو نہیں فرمایا اور خود بھی

مکمل طور پر کبھی شکم سیر اور سیراب نہیں ہوئے اور نہ ہی کبھی مسکرائے۔

اس کے بعد عتبہ نے بھی مکمل طور پر شکم سیر نہ ہونے، سیراب نہ ہونے اور شب و روز نہ سونے پر قسم کھالی بعض ساتھیوں نے مکروہ اوقات الصلوٰۃ میں عتبہ کو سونے کا مشورہ دیا کیوں کہ اس صورت میں ان کی قسم بھی نہ ٹوٹتی، انہوں نے جواب میں فرمایا اللہ اور میرے مابین جو معاہدہ ہوا ہے اس میں حیلہ نکالنا میرے نزدیک ناجائز ہے عتبہ کپڑوں کے نیچے اون کا استعمال فرماتے تھے جمعہ کے روز اسے نکال کر عمدہ لباس زیب تن فرماتے۔

۸۴۷۵ ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن مہدی، فرماتے ہیں کہ میں نے یوسف بن عطیہ کے لباس کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے فرمایا ان کا لباس دو پرانی چادریں تھیں۔ ان میں سے ایک باندھ لیتے اور دوسری کمر پر ڈال لیتے تم انہیں دیکھ کر کاشتکار سمجھو گے لیکن ابراہیم کا قول ہے کہ عتبہ عوز قبیلہ کے عربی النسل شریف انسان تھے۔

۸۴۷۶ ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، عبداللہ بن عبیداللہ، خلیل بن عمرو نکری، ابوانس کہتے ہیں کہ عتبہ نے مجھ سے فرمایا عنقریب تم مجھے اس دنیا میں نہیں دیکھو گے میں نے سوال کیا کہ آپ سے کیا غلطی ہوگئی ہے؟ انہوں نے فرمایا قریب ہے کہ زمین مجھے نگل جائے پھر میں نے ان سے وہی سوال کیا انہوں نے پھر گزشتہ جملہ فرمایا۔

۸۴۷۷ احمد بن اسحاق، جعفر بن احمد، ابراہیم بن جنید، محمد بن حسین، ابوعمر ضریر فرماتے ہیں کہ میں نے ریاح قیسی کو کہتے سنا ہے کہ عتبہ نے مجھ سے فرمایا اے ریاح میں خواہش نفس کے خلاف چلنے کا عزم کیے ہوئے ہوں اے ریاح اگر تیرے اندر ایک چیز پیدا ہو جائے تو لوگ آپ پر رشک کریں وہ زبان کو فضولیات سے محفوظ رکھنا ہے۔

۸۴۷۸ ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، احمد بن ابراہیم زہیر مروزی فرماتے ہیں کہ ایک بار عتبہ ایک جماعت کے ہمراہ ایک چھوٹی کشتی میں سوار تھے ملاح نے کشتی کو ان میں سے بعض کے برابر کرنے کا ارادہ کیا اسے سب سے حقیر عتبہ ہی نظر آئے چنانچہ اس نے عتبہ کے پہلو پر ہاتھ مار کر انہیں سیدھا ہونے کو کہا عتبہ نے فرمایا اللہ کا شکر ہے کہ اسے میں ہی سب سے حقیر نظر آیا ہوں۔

۸۴۷۹ احمد بن بندار، جعفر بن احمد، ابراہیم بن عبید ختلی، محمد بن حسین، داؤد بن محبر، ابومحبر بن مخزم کا قول ہے کہ ایک بار سلیمان نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا ابن عتبہ پر افسوس ہے اس کی وجہ سے اہل بصرہ آفت میں مبتلا ہوئے اس کے بعد ایک بار سلیمان ایک لشکر کے ہمراہ سفر کرتے ہوئے عتبہ کے پاس سے گزرا تو ان کے سر پر کھڑا ہو گیا لیکن عتبہ کو علم ہی نہیں ہوا کیوں کہ اس وقت وہ سر نیچے کیے ہوئے زمین کرید رہے تھے، سلیمان نے سلام کیا تو عتبہ نے دیکھ کر جواب دیا پھر سلیمان نے ان سے ان کی خیریت دریافت کی عتبہ نے کہا کہ قیامت کے روز اللہ کے سامنے حاضری کی کیفیت کے بارے میں متفکر ہوں، اس کے بعد عتبہ اپنے کام میں مشغول ہوگئے سلیمان نے اس موقع پر عتبہ کو دو ہزار درہم پیش کیے لیکن انہوں نے قبول نہیں فرمائے سلیمان روتے ہوئے وہاں سے واپس ہوا اور کہہ رہا تھا کہ عتبہ کے بابت ہمارے خیالات غلط ثابت ہوئے۔

۸۴۸۰ احمد بن بندار، جعفر بن احمد، ابراہیم بن عبداللہ، عبداللہ بن عون، ابوحفص فرماتے ہیں کہ ایک بار عتبہ اپنے کسی رشتہ دار کے ہمراہ سفر کر رہے تھے راستہ میں عتبہ باتیں کر رہے تھے لیکن ان کے ساتھی خاموش تھے عتبہ نے ان سے وجہ پوچھی تو انہوں نے کہا آپ کو حاکم بصرہ جاتے ہوئے نظر نہیں آرہے؟ عتبہ نے فرمایا مجھے وہ نظر نہیں آرہے۔

۸۴۸۱ عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، ابراہیم بن عبدالرحمٰن، مضر فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے عبدالواحد سے سوال کیا کہ آپ کے علم میں ایسا کوئی شخص ہے جسے راستہ پر چلنے کے باوجود کسی کا علم نہ ہو؟ عبدالواحد نے کہا کہ ایک شخص کے علاوہ جو بھی تمہارے سامنے آنے والا ہے مجھے علم نہیں چنانچہ کچھ دیر کے بعد میں نے بازار کے راستہ سے عتبہ کو تشریف لاتے دیکھا ہے؟ عتبہ نے فرمایا میں نے

راستہ میں کسی کونہیں دیکھا۔

۸۴۸۲عبداللہ، احمد، احمد، ابراہیم، مضر، عبدالواحد فرماتے ہیں کہ عتبہ جمعہ کے روز مسجد تشریف لاتے لوگ سایہ میں کھڑے رہتے لیکن وہ دھوپ میں کنکریوں پر کھڑے ہوتے پھر رکوع، سجدہ اسی قدر طویل فرماتے عبدالواحد کا قول ہے کہ میری رائے یہ ہے کہ عتبہ کو گرمی محسوس ہی نہیں ہوتی تھی۔

۸۴۸۳احمد بن اسحاق، جعفر بن احمد، ابراہیم بن جنید، محمد بن حسین، عمار بن عثمان حلبی، ریاح ابومہاجر قیسیؒ عتبہ فرماتے ہیں کہ اگر موت کی خواہش ممنوع نہ ہوتی تو میں اس کی خواہش کرتا قیسی نے ان سے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا اس میں دو فائدے ہیں (۱) فجار کی صحبت سے چھٹکارا (۲) ابرار کی مجاورت کی امید۔ راوی کہتے ہیں کہ اس کے بعد عتبہ پر گریہ طاری ہو گیا اور استغفار پڑھتے ہوئے فرمانے لگے قیامت کے روز مجھے شیطان کے ساتھ لوہے کا طوق پہنا کر دوزخ میں ڈالے جانے کا خوف ہے اس کے بعد وہ بیہوش ہو گئے۔

۸۴۸۴ابومحمد، احمد بن اسحاق، ابوحاتم، احمد بن خالد وہبی، کہتے ہیں کہ میں نے بعض ساتھیوں کو کہتے سنا ہے کہ ایک بار عتبہ پر غشی طاری ہو گئی ہوش آنے پر فرمانے لگے اے باری تعالیٰ اس شخص پر رحم فرما جو آپ، پر جرأت کرتے ہوئے دین کھاتا ہے لوگوں نے پر قرض شدہ رقم کی جانچ پڑتال کی تو ان پر دو پیسے قرض نکلے۔

۸۴۸۵ابومحمد بن حیان، اسحاق بن ابی حسن، احمد بن ابی الحواری، جعفر بن محمد فرماتے ہیں کہ ہر شب عتبہ تین بار چیخ مارتے تھے ”سورۂ قیامہ تلاوت کر کے مراقب ہو کر سوچتے رہتے تھے ثلث شب گزرنے پر ایک چیخ مارتے اس کے بعد پھر مراقبہ فرماتے، سحری کے وقت پھر دوسری چیخ مارتے۔ احمد فرماتے ہیں کہ جب میں نے بعض بصری افراد سے اس کا تذکرہ کیا تو انہوں نے فرمایا چیخ کے بجائے ان کی دو چیخوں کے درمیانی حالت قابل غور ہے۔

۸۴۸۶احمد بن بندار، جعفر بن احمد، ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن حسین، سجف بن منظور، سلیم نحیف فرماتے ہیں کہ ایک شب عتبہ مسلسل کہتے رہے کہ اے باری تعالیٰ تو مجھے عذاب دے یا مجھ پر رحم کرے دونوں صورتوں میں میں آپ کا محبّ ہوں، راوی کہتا ہے کہ عتبہ کی صبح تک مسلسل یہی کیفیت رہی۔

۸۴۸۷عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن ابراہیم بن عامر، محمد بن فہد مدینی، فرماتے ہے کہ عتبہ شب میں طویل نماز پڑھتے، نماز سے فارغ ہو کر سر بلند کر کے عرض کرتے اے میرے سید تو مجھے عذاب دے یا معاف کر دے دونوں سورتوں میں آپ کا محبّ ہوں۔

۸۴۸۸احمد بن بندار، جعفر بن احمد، ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن حسین، عصمہ بن سلیمان، مسلم بن عرفجہ عنبریؒ عنبسہ خواص فرماتے ہیں کہ عتبہ میری زیارت کو تشریف لاتے بعض مرتبہ تو شب بھی میرے پاس ہی گزارتے، چنانچہ ایک شب میرے ہاں قیام تھا، سحری کے وقت خوب ان پر گریہ طاری ہوا، صبح ہونے کے بعد میں نے ان سے عرض کیا آپ پر اس قدر گریہ طاری کیوں جاری تھا، فرمایا اے عنبسہ قیامت کے روز اللہ کی پیشی یاد آ گئی تھی، اس کے بعد وہ گرنے کے قریب ہو گئے تو میں نے انہیں سہارا دیا اس وقت بھی ان کی آنکھیں سرخ اور پرنم تھیں پھر ان پر وہی کیفیت طاری ہونے لگی میں نے انہیں کہا عتبہ عتبہ کیا بات ہے، ہلکی آواز سے انہوں نے جواب دیا پھر فرمانے لگے قیامت کے روز کیا ہوگا، بار بار یہی جملہ دہراتے رہے اور روتے رہے فرماتے اے باری تعالیٰ اگر تو مجھے عذاب دے تو میں پھر بھی آپ کا محبّ ہوں مسلسل یہی فرماتے رہے حتیٰ کہ مجھ پر بھی گریہ طاری ہو گیا۔

۸۴۸۹عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، عبداللہ بن عیسیٰ طفاوی، ابوعبداللہ شحام فرماتے ہیں کہ عتبہ الگ کمرہ میں میرے پاس رات گزارتے تھے، عبداللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ان سے عتبہ کی عبادت کا حال پوچھا انہوں نے فرمایا عتبہ ساری شب قبلہ رخ بیٹھ کر روتے ہوئے گزار دیتے تھے، کبھی عتبہ میرے پاس آ کر افطاری کے لئے تھوڑا سا ٹھنڈا پانی اور چند کھجوریں طلب فرماتے اور فرماتے کہ

اس کے لانے والے کو میرے برابر ثواب ملے گا۔

۸۴۹۰ ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن مہدی مخلد بن حسین کا قول ہے کہ عتبہ اور ان کے دوست یحیٰ گویا انبیاء کے تربیت یافتہ تھے۔

۸۴۹۱ احمد بن اسحاق، جعفر بن احمد، ابراہیم بن جنید، عبدالرحیم بن یحیٰ دبیلی، عثمان بن عمارۃ، عتبہ فرماتے ہیں کہ محبت الٰہی سے لبریز قلب کو گرمی، سردی، ترش اور شیریں کا کوئی احساس نہیں ہوتا۔

۸۴۹۲ احمد بن جعفر، ابراہیم، محمد بن حسین، معاذ ابوعون، ابوعمران تمار، حسن بن ابی جعفر، عتبہ فرماتے ہیں کہ اللہ کی معرفت سے مطلع قلب اس کا محب ہوتا ہے اور اس کا محب اس کا مطیع ہوتا ہے اور مطیع قلب کا اللہ اکرام کرتا ہے اور پھر ایسے قلب کو جوار الٰہی نصیب ہوتا ہے، ایسا قلب قابل مبارک ہے عتبہ مسلسل یہ فرماتے رہے حتیٰ کہ بیہوش ہو گئے۔

۸۴۹۳ احمد، جعفر، ابراہیم، محمد بن حسین، داؤد بن محبر، عبدالواحد بن زید فرماتے ہیں کہ بعض مرتبہ میں عتبہ کی حالت کے بارے میں تمام شب متفکر رہتا جب میں ان سے نفس پر نرمی کے بارے میں سوال کرتا تو ان پر گریہ طاری ہو جاتا۔

۸۴۹۴ احمد، جعفر، ابراہیم، ابوطیب، ابن اسماعیل القاری فرماتے ہیں کہ بعض ساتھیوں نے عبادان میں عتبہ کو مرض کی وجہ سے علاج کا مشورہ دیا لیکن انہوں نے فرمایا میری بیماری ہی میرا علاج ہے نیز فرمایا دنیا خوش کم غمگین زیادہ کرتی ہے۔

۸۴۹۵ احمد، جعفر، ابراہیم، عبداللہ بن عون خراز، ابوحفص بصری فرماتے ہیں کہ میرا ایک دوست عتبہ کا ہمسایہ تھا اس نے ایک شب عتبہ کو کہتے سنا آسمان کے جبار پاک ہے تیری ذات تیرا محب مشقت میں ہے غیب سے ندا آئی اے عتبہ تو سچا ہے اس کے بعد عتبہ بیہوش ہو گئے

۸۴۹۶ احمد، جعفر، ابراہیم، محمد بن حسین، یحیٰ بن راشد، عبداللہ بن مبشر کہتے ہیں کہ ایک بار عتبہ نے دعا کی اے اللہ مجھے صوت حزین، مسلسل گریہ اور بلا تکلف غذا عطا فرما چنانچہ تلاوت قرآن کے وقت خود بھی روتے اور دوسروں کو بھی رلاتے اور ہمیشہ روتے گھر میں ہی رہتے کھانا غیر معلوم طریقہ پر خود ہی ان تک پہنچ جاتا۔

۸۴۹۷ احمد، جعفر، ابراہیم، احمد بن محمد فرماتے ہیں کہ میں نے ابن داؤد کو کہتے سنا مخلد بن حسین، ابراہیم بن ادہم اور عتبہ کی ہم نشینی اختیار کر ایک بار ان سے عتبہ اور ابراہیم کے افضل ہونے کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا عتبہ میرے نزدیک سب سے افضل تھے۔

۸۴۹۸ احمد، جعفر، ابراہیم حمید بن ربیع، مسلم بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ میں نے عتبہ کی زیارت کی ہے پرندے بھی ان کی باتوں کا جواب دیتے تھے۔

۸۴۹۹ ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، خالد بن خداش بعض کا قول نقل کرتے ہیں کہ عتبہ نے ایک بار پرندہ کو کہا میرے پاس آ جاؤ تمہارے لئے امان ہے چنانچہ وہ پرندہ ان کے ہاتھ پر آ کر بیٹھ گیا کچھ دیر کے بعد انہوں نے پرندہ کو چھوڑ دیا اور اس بات کو بیان کرنے سے اپنے ساتھی کو منع کر دیا۔

۸۵۰۰ ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، خلیل بن عمرو سکری فرماتے ہیں کہ میں نے مہدی کو کہتے سنا ہے کہ ایک شب میں صحراء کی طرف گیا تو وہاں عتبہ موجود تھے مجھ سے فرمایا میں نے اللہ سے تمہیں بھیجنے کی درخواست کی تھی میں نے ان سے کہا کہ اللہ سے دعا کرو کہ وہ ہمیں کھجور کھلائے چنانچہ ان کے دعا کرنے پر تازہ کھجوروں کی زنبیل ہمارے سامنے آ گئی۔

۸۵۰۱ ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، ابراہیم بن عبدالرحمٰن، عبدالخالق عبدی فرماتے ہیں کہ عتبہ کی عبادت کے لئے ایک الگ کمرہ تھا شام جاتے ہوئے اسے تالا لگا کر فرمایا میری وفات کی خبر آنے سے قبل اسے مت کھولنا چنانچہ لوگوں نے عتبہ کی وفات کے بعد اسے کھولا تو اس میں ایک قبر اور ایک لوہے کا طوق تھا۔

۸۵۰۲ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، علی بن مسلم، سیار عبداللہ بن شمیط فرماتے ہیں کہ عتبہ تمام نمازیں میرے والد کے ساتھ ادا کرتے تھے۔

۸۵۰۳ابوبکر، عبداللہ، احمد بن ابراہیم، ابراہیم بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ یوسف بن عطیہ سے عطاء سلمی کے ہدیہ قبول کرنے کے بارے میں سوال کیا گیا؟ انہوں نے فرمایا وہ صرف عتبہ کا ہدیہ قبول فرماتے تھے میں نے پوچھا کہ عتبہ کا ہدیہ کیسا ہوتا تھا فرمایا عتبہ کے ہاتھ میں چادر کے نیچے زیتون اور سرکہ سے بھری ایک چھوٹی سی صندوقچی ہوتی تھی۔

۸۵۰۴ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، ہارون بن عبداللہ علی بن مسلم، سیار، ریاح فرماتے ہیں کہ عتبہ نے مجھ سے فرمایا اے ریاح ہماری معاونت نہ کرنے والا ہمارا مخالف ہے۔

۸۵۰۵محمد بن احمد، حسن بن محمد، ابوزرعہ، ہارون، سیار، قدامہ بن ایوب عتکی فرماتے ہیں کہ میں نے عتبہ کو خواب میں دیکھا میں نے ان سے پوچھا اللہ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ اختیار کیا عتبہ نے جواب دیا اللہ نے آپ کے گھر میں لکھی ہوئی دعا کی برکت سے میری مغفرت فرمادی عتکی کہتے ہیں کہ صبح اٹھتے ہی میں نے گھر میں جاکر دیکھا تو عتبہ کے خط سے یہ دعا لکھی ہوئی تھی اے گمراہوں کو ہدایت عطا کرنے والے، اے عاصیوں پر رحم کرنے والے اے لوگوں کی لغزشوں کو معاف کرنے والے اپنے گناہ گار بندہ اور تمام مسلمانوں پر رحم فرما اور انبیاء اور صدیقین، شہداء اور صالحین کے ساتھ ہمارا حشر فرما۔

۸۵۰۶احمد بن اسحاق، جعفر بن محمد، ابراہیم بن جنید، محمد بن حسین، سعید بن عامر، فرماتے ہیں کہ ایک بصری خاتون دائمی روزہ دار افطار کے وقت دعا کرتے ہوئے کہتی اے اللہ قیامت کے روز آپ ﷺ کے حوض سے مجھے سیراب فرما کہتی ہیں کہ ایک بار خواب میں مجھے عتبہ کی زیارت ہوئی انہوں نے مجھ سے فرمایا تم دعا میں یہ بھی کہا کرو اے اللہ عتبہ کے حوض سے بھی مجھے سیراب فرما اس لئے کہ جنت میں اس کے لئے بھی ایک حوض ہے وہ خاتون عتبہ کی پڑوسن تھی۔

۸۵۰۷سعید بن محمد، احمد بن ابراہیم، خلف بن فضل، ابوقاسم مجاہد بن حاتم برکی، ابوحاتم رازی فرماتے ہیں کہ ابان بن ثعلب عتبہ کے والد تھے۔

۳۶۸ بشر بن منصور سلیمی [۱]

آپ عالم، عابد، گوشہ نشین اور ذاکر انسان تھے۔

۸۵۰۸عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین بن نصر، احمد بن ابراہیم بن کثیر، عباس بن ولید بن نصر، کہتے ہیں کہ ایک روز عصر کے بعد ہم بشر بن منصور کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ پریشانی کے عالم میں ہمارے پاس تشریف لائے ہم نے عرض کیا کہ اے ابومحمد شاید ہم نے آپ کو کسی چیز سے منع کردیا، انہوں نے انتہائی دھیمی آواز میں فرمایا میں تم سے کوئی بات خفیہ رکھنے والا نہیں ہوں اس وقت میں تلاوت قرآن کریم میں مشغول تھا اس کے بعد فرمایا میں ملاقات کے ذریعہ کسی کو نقصان پہنچانے والا نہیں ہوں۔

۸۵۰۹ابومحمد بن حیان، احمد بن نصر حذاء، احمد بن ابراہیم دورقی، عبدالرحمٰن بن مہدی فرماتے ہیں کہ بشر بن منصور مجھ سے فرمایا کرتے تھے علم کے حصول کے لئے فارغ اوقات میں بھی کوشش کرو۔

۸۵۱۰ابومحمد، احمد بن نصر، احمد، عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ میں نے ابوخصیب عبداللہ بن ثعلبہ اور بشر بن سری کے ساتھ بشر بن منصور کے پاس جانے کا پروگرام بنایا جب ہم ان کے پاس پہنچے تو انہوں نے فرمایا میں نے تمہاری آمد کے سلسلے میں استخارہ کیا تھا جس میں میرا قلبی

۱۔ التاریخ الکبیر ۲/۱/۸۴. والجرح ۱/۱/۳۶۶. والمیزان ۱/۳۲۵. وتهذیب الکمال ۷۰۸.

رجحان تمہاری غیر آمد کی طرف ہو گیا تھا، عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ ایک بار بشر بن منصور کسی کام سے میرے پاس آئے تو میں نے ان کی خدمت عالیہ میں عرض کیا کہ حضرت آپ ہمارے پاس پیغام پہنچا دیتے انشاء اللہ میں خود آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتا جواب میں فرمایا تم کو مجھ سے کام نہیں تھا بلکہ مجھے تم سے کام تھا عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ واپس تشریف لے جانے کے لئے میں نے ان کی خدمت میں سواری پیش کی تو فرمایا مجھے اس قسم کی چیزوں کا نفس کو عادی بنانا ناپسند ہے، نیز عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ عیسیٰ بن جعفر نے پانی کا حوض بنوایا تھا لیکن بشر بن منصور اس سے پانی استعمال نہیں فرمایا کرتے تھے بلکہ باندی کے ذریعہ سے نہر سے پانی کا مٹکہ منگواتے تھے۔

۸۵۱۱ عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، عمارہ بن یحییٰ ابوحمزہ فرماتے ہیں کہ ایک بار میں نے عبدالرحمٰن سے سوال کیا کہ کوئی شخص اپنے ساتھی کے اہل خانہ کو سلام بھجوا سکتا ہے؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا اور فرمایا میں نے عبدالرحمٰن کی مانند کسی کو نہ پایا جب وہ میرے پاس تشریف لاتے تھے تو میرے گھر والوں کو سلام بھجواتے تھے، راوی فرماتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمٰن سے سوال کیا کہ اگر بدعتی یا فاسق شخص ایسی جماعت کو سلام کرے جو کھانے میں مشغول ہو کیا وہ لوگ اسے کھانے کی دعوت دے سکتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا دے سکتے ہیں، نیز عبدالرحمٰن : فرمایا انسان کے لئے حرام سے اجتناب کی مانند اخلاق ذمیمہ سے بھی اجتناب لازمی ہے۔

۸۵۱۲ ابومحمد بن حیان، احمد الحذاء، دورقی، عباس بن ولید بن نصر کا قول ہے کبھی بشر بن منصور ڈاڑھی ہاتھ میں لے کر اپنے کو خطاب کر کے فرماتے اے بشر کیا تو ساٹھ سال گزرنے کے بعد بھی سرداری کا خواہاں ہے؟ حضرت عباس فرماتے ہیں کہ بشر کا قول ہے ہر شئے کے لیے بچاؤ ہوتا ہے نفس کے لئے بھی بچاؤ تلاش کرو نفس کو اپنے اوپر غالب مت ہونے دو۔

۸۵۱۳ ابومحمد، احمد، دورقی، غسان بن فضل فرماتے ہیں کہ بشر ان اولیاء اللہ میں سے تھے جنہیں دیکھ کر اللہ اور یوم آخرت یاد آجاتے تھے بشر ذکی فقیہ اور خندہ رو انسان تھے، نیز فرمایا ایک سال بشر بن منصور اور محمد بن یوسف حج پر تشریف لے گئے وہاں پر بشر نے سب کے لئے خوب دعائیں کیں فرماتے ہیں کہ ایک بار شقیق عصفری نے کہا آپ کو آپ کی ملکیت میں ایک لاکھ کی رقم کا جمع ہونا پسند ہے؟ انہوں نے فرمایا اس کے مقابلہ میں بصارت کا زائل ہو جانا مجھے پسند ہے، غسان فرماتے ہیں کہ بشر عربی النسل انسان تھے۔ انہوں نے اپنی اولاد کو رسی بٹنے کا عمل سکھایا تھا، نیز فرمایا کہ بشر کی کبھی تکبیر اولیٰ فوت نہیں ہوئی اور مسجد میں کسی سائل کو محروم نہیں لوٹنے دیتے تھے، انہوں نے اپنی تجہیز و تکفین کی مجھے وصیت کی تھی۔

۸۵۱۴ عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسن، احمد بن ابراہیم، ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن مہدی، عبدالخالق ابوہمام زہرانی، فرماتے ہیں کہ بشر بن منصور کا قول ہے حقیقت تک پہنچنے والے بہت کم لوگ ہیں۔

۸۵۱۵ سہل بن منصور فرماتے ہیں کہ ایک روز بشر نے طویل نماز ادا کی ایک شخص ان کو دیکھ رہا تھا بشر نے اس سے کہا میری نماز سے دھوکہ مت کھانا اس لئے کہ ابلیس نے فرشتوں کے ساتھ خوب اللہ کی عبادت کی ہے۔

۸۵۱۶ عبداللہ بن محمد، احمد بن حسن، احمد بن ابراہیم، عبدالرحمٰن بن مہدی کہتے ہے کہ ایک بار میں نے بشر سے کہا ہمارے لئے ایک خیر و برکت کی مجلس منعقد ہوتی ہے بشر نے فرمایا ایسی مجلس قابل سعادت ہے پھر میں نے ان سے کہا کہ لوگ ہمارے لئے مجلس منعقد نہ کریں تو ہمیں اس پر افسوس ہوتا ہے بشر نے فرمایا اس صورت میں تو اس مجلس کا منعقد نہ ہونا بہتر ہے۔

۸۵۱۷ عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، زہیر سجستانی ابوعبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ میں نے بشر کو کہتے سنا کہ جب بھی میں نے کسی کی یا کسی نے میری ہم نشینی اختیار کی تو بعد میں مجھے اس پر ندامت ہوئی۔

۸۵۱۸ عبداللہ، احمد، محمد بن عبداللہ انصاری، ایوب بن عبداللہ انصاری، فرماتے ہیں کہ بشر ہمیں حدیثیں سنایا کرتے تھے بعد میں فرماتے دوسروں کے سامنے حدیث بیان کرتے وقت میں خیر کثیر سے محروم ہو جاتا ہوں۔

۸۵۱۹ابی، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد ابن عبید، علی بن مدینی، عبدالرحمٰن بن مہدی، بشر بن منصور کا قول ہے جب کبھی میں آخرت کی یاد سے غافل کن امر میں مشغول ہوتا ہوں تو مجھے اپنی عقل زائل ہونے کا خوف پیدا ہو جاتا ہے۔

۸۵۲۰محمد بن جعفر، اسحاق بن ابراہیم بن جمیل، علی بن مسلم، سیار بشر بن مفضل کہتے ہیں کہ ایک شب مجھے خواب میں بشر بن منصور کی زیارت ہوئی میں نے عرض کیا کہ اے ابو محمد اللہ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا بشر نے جواب دیا کہ میرے خوف کے مقابلہ میں اللہ نے میرے ساتھ آسانی کا معاملہ فرمایا۔

۸۵۲۱محمد بن احمد بن عمر، ابی، ابوبکر بن عبید، محمد بن قدامہ فرماتے ہیں کہ بشر بن منصور سے وفات کے وقت قرض کے بارے میں نصیحت کی درخواست کی گئی تو فرمایا میں گناہوں کی بخشش کے بارے میں تو اللہ سے پرامید ہوں کیا میں قرض کے بارے میں اس سے امید نہ رکھوں چنانچہ ان کی وفات کے بعد ان کے کسی بھائی ان کا قرض ادا کر دیا۔

۸۵۲۲ابو محمد بن حیان، احمد بن روح، حسین بن حسن، ابن عیینہ فرماتے ہیں کہ ایک بار میں نے بشر سے وصیت کی درخواست کی انہوں نے فرمایا مردوں کا لشکر تمہاری موت کا منتظر ہے۔

۸۵۲۳عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابوبکر بن ابی عاصم، سلیمان عبداللہ بن احمد، عباس بن الولید، بشر بن منصور، سفیان، سہیل، ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا دین سراسر نصیحت کا نام ہے صحابہ کرام نے پوچھا یا رسول اللہ کس کے لئے آپ نے فرمایا اللہ اس کے رسول اس کی کتاب ائمہ المسلمین اور عام لوگوں کے لئے[1]

۸۵۲۴عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، حسین ابن حفص، وابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، عبدالاعلیٰ بن حماد، بشر بن منصور، زہیر بن محمد، سہیل، ابی، ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ ایک بار آپ ﷺ کی ایک انصاری نے دعوت کی اس موقع پر ہم بھی اس دعوت میں آپ کے ساتھ شریک ہوئے کھانے سے فارغ ہو کر ہاتھ دھو کر آپ ﷺ نے یہ دعا پڑھی، **الحمد للہ يطعم ولا يطعم من علينا فهدانا واطعمنا وسقانا وكل بلاء حسن ابلانا الحمد للہ غير مودع ربي ولا مكافي ولا مكفور ولا مستغنى عنه الحمد لله الذى اطعم من الطعام وسقى من الشراب وكسى من العرى وهدىٰ من الضلالة وبصر من العمى وفضل علىٰ كثير من خلقه تفضيلا الحمد لله رب العالمين**[2]۔

۸۵۲۵ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، اسحاق بن احمد بن علی، ابراہیم بن یوسف بن خالد، عباس بن ولید، بشر بن منصور، عمران بن عبد اللہ بن عثمان بن خثیم، سعید بن جبیر، ابن عباس فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا حجر اسود کو قیامت کے دن اس حالت میں لایا جائے گا کہ اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن کے ذریعے وہ دیکھے گا اور ایک زبان ہوگی جس کے ذریعہ وہ اپنے استلام کرنے والے کے لئے گواہی دے گا۔[3]

۸۵۲۶ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، ابراہیم بن عبداللہ بن اسحاق، محمد بن اسحاق الثقفی، عبدالاعلیٰ بن حماد، بشر بن منصور، عمر بن نبہان ابی شداد، جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ فرمان نبوی ہے ایمان لانے کے بعد تین عمل کرنے والا آخرت میں جس دروازہ سے چاہے گا

۱۔ سنن النسائی ۱۵۶/۷، ۱۵۷. والمعجم الكبير للطبرانی ۴۰/۲. ومسند الامام أحمد ۱۰۲/۴. والسنن الكبرى للبيهقی ۱۶۳/۸. ومسند أبی عوانة ۳۷/۱.

۲۔ المستدرک ۵۴۶/۱. وصحيح ابن حبان ۱۳۵۲. وعمل اليوم والليلة لابن السنی ۴۷۹. وأمالی الشجری ۲۵۳/۱. والشكر لابن أبی الدنيا ۱۷. والدر المنثور ۷/۳. واتحاف السادة المتقين ۲۲۷/۵، ۱۲۴/۷. وكنز العمال ۴۰۸۵۰.

۳۔ المعجم الكبير للطبرانی ۱۸۲/۱۱. ومجمع الزوائد ۲۴۲/۳. والترغيب والترهيب ۱۹۴/۲. وكنز العمال ۳۴۷۵۲.

جنت میں داخل ہوگا اور جس حور سے چاہے گا شادی کرے گا (۱) خفیہ طریقہ سے قرض ادا کرنے والا (۲) فرض نماز کے بعد سورۂ اخلاص دس مرتبہ پڑھنے والا (۳) قاتل کو معاف کرنے والا ابوبکر نے عرض کیا یارسول اللہ ان میں سے ایک عمل کرنے والے کے لئے بھی خوشخبری ہے آپ نے فرمایا ہاں ہے۔[1]

۳۶۹ عبدالعزیز بن سلمان

آپ حامل الخوف والرجاء انسان تھے۔

۸۵۲۷ ولید بن احمد، محمد بن احمد بن نصر، عبدالرحمٰن بن محمد بن ابراہیم محمد بن یحییٰ محمد بن حسن، یحییٰ بن بسطام اصغر ابو طارق تبان کا قول ہے عبدالعزیز بن سلمان قیامت اور موت کے ذکر کے وقت ایک غمزدہ عورت کی مانند چلاتے تھے، ان کی مجلس کے دوران مسجد کے گوشوں سے خوف الٰہی کی وجہ سے رونے کی آواز بلند ہوتی تھی بعض مرتبہ تو مسجد کے گوشہ سے ایک یا دو فرد مردہ حالت میں اٹھائے جاتے تھے۔

۸۵۲۸ ولید بن احمد، محمد بن احمد، عبدالرحمٰن بن ابی حاتم، محمد بن یحییٰ محمد بن حسین، مالک بن ضیغم، مسمع بن عاصم کہتے ہیں کہ ایک بار میں نے عبدالعزیز بن سلمان کلاب بن جری اور سلیمان اعرج کے ہمراہ ساحل سمندر پر شب گزاری کلاب پر ایسا گریہ طاری ہوا کہ ہمیں ان کی موت کا خطرہ پیدا ہوگیا اس کے بعد عبدالعزیز پھر سلیمان پر بھی گریہ طاری ہوگیا، صبح ہونے پر میں نے شب میں گریہ کے بارے میں عبدالعزیز سے سوال کیا انہوں نے جواب دیا کہ دریا کی موجوں کو دیکھ کر دوزخ کی آگ کے شعلے مجھے یاد آگئے تھے جس کی وجہ سے مجھ پر گریہ طاری ہوگیا پھر میں نے کلاب وسلمان سے سوال کیا انہوں نے بھی اسی قسم کا جواب دیا لیکن ان میں سے سب سے برا میں تھا کہ مجھے صرف ان کے گریہ کی وجہ سے گریہ طاری ہوا۔

۸۵۲۹ ابوبکر محمد بن احمد بن محمد المؤذن، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن عبید، محمد بن حسین، محمد بن عبدالعزیز بن سلمان نے اپنے والد کا قول نقل کیا ہے کہ موت کے یقین کے باوجود دنیا سے آنکھیں ٹھنڈی کرنے والے اور اس سے جی لگانے والے انسان پر مجھے تعجب ہے اس کے بعد ہائے ہائے کرتے ہوئے ہوئے عبدالعزیز بیہوش ہوگئے۔

۸۵۳۰ ابی، احمد بن محمد بن ابان، ابوبکر بن سفیان، محمد بن حسین، یحییٰ بن عیسیٰ بن ضرار سعدی، عبدالعزیز بن سلمان بن عابد، مطہر سعدی کا قول ہے میں نے ایک روز خواب دیکھا کہ میں ایک نہر کے کنارہ پر ہوں جس میں خالص مشک بہہ رہی ہے اس کے دونوں طرف موتیوں کے درخت ہیں جن کی ٹہنیاں سونے کی ہیں میرے پاس چند لڑکیاں آئیں اور وہ سب کہہ رہی تھیں جس ذات کی تسبیح ہر زبان ومکان میں جاری ہے وہ پاک ذات ہے میں نے ان سے سوال کیا کہ تم کون ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہم مخلوق خدا میں سے ہیں پھر میں نے ان سے سوال کیا یہ لوگ تمہارے ذریعے آنکھیں ٹھنڈی کرنے والے کون ہیں جواب دیا شب بیدار قرآن کی تلاوت کرنے والے لوگ ہیں۔

۸۵۳۱ ابوبکر مؤذن، احمد بن عمر، عبداللہ بن محمد ابن عبید، محمد بن حسین، ابوعقیل زید بن عقیل کہتے ہیں کہ مطرف سفری نے عبدالعزیز سے سوال کیا کہ میں نے خواب دیکھا کہ بصرہ کی مسجد کے وسط میں ایک شخص کہہ رہا ہے موت کی یاد خائفین کے قلوب کو بیدار کرنے والی ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ اس بات کے سننے کے بعد عبدالعزیز بیہوش ہوکر گر پڑے۔

---

[1] مجمع الزوائد ۶/ ۳۰۱. والمطالب العالية ۳۴۰۳. والترغيب والترهيب ۳/ ۳۰۵. واتحاف السادة المتقين ۸/ ۴۱. والدر المنثور ۶/ ۴۱۱. وتخريج الاحياء ۳/ ۱۷۹. وتفسير ابن كثير ۸/ ۵۴۵. والأحاديث الضعيفة ۶۵۴.

۸۵۳۲عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن عباس، سلمہ بن شبیب، ابراہیم بن جنید، محمد بن عبدالعزیز ابن سلمان عابد فرماتے ہیں کہ میرے والد کے تہجد پڑھنے کے وقت گھر میں زبردست شور کی آواز سنائی دیتی تھی اصل میں جن اٹھ کر وضو کر کے میرے والد کے ساتھ تہجد پڑھتے تھے۔

۸۵۳۳ابی، احمد بن محمد بن ابان، ابوبکر بن سفیان، محمد بن ادریس، احمد بن ابی الحواری کہتے ہیں کہ عبدالعزیز راسبی سے ان کی خواہش کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا میری خواہش یہ ہے کہ خیمہ میں بیٹھ کر اللہ سے خوب خلوت کروں۔

۸۵۳۴ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوموسیٰ عنبری، عبدالعزیز، مالک بن دینار، کہتے ہیں کہ میری موجودگی میں انس کے پاس ایک شیخ آئے وہ اجازت طلب کر کے کبرسنی کی وجہ سے عصا کے سہارے کھڑے ہو گئے اور انس سے وصیت کی درخواست کی انس نے فرمایا اللہ کی معیت متقین اور محسنین کو حاصل ہے۔

۳۷۰عبداللہ بن ثعلبہ

آپ کا قلب محبت الٰہی سے لبریز تھا۔

۸۵۳۵ابوبکر محمد بن احمد مؤذن، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن عبید، ابوحسن بصری، ابوعروۃ فرماتے ہیں کہ عبداللہ پر اس قدر گریہ طاری ہوتا کہ ان کے رخسار آنسوؤں سے تر ہو جاتے اور فرماتے ہر انسان کو فنا ہونے کے بعد قبرستان میں جانا ہے لوگ روز افزوں اپنی قبروں کے نزدیک ہو رہے ہیں۔

۸۵۳۶ابی، ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن سفیان، محمد بن ادریس، محمد بن علی ہاشمی، عبداللہ بن ثعلبہ کا قول ہے شام کے وقت من جانب اللہ انسان کی حفاظت ہوتی ہے لیکن صبح ہوتے ہی انسان معاصی میں مبتلا ہو جاتا ہے پھر شام ہوتے ہی اللہ کی حفاظت انسان کی طرف دوبارہ لوٹ آتی ہے۔

۸۵۳۷محمد بن احمد، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ ابن عبید، حامد بن عمر بکراوی کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن ثعلبہ کو سفیان بن عیینہ سے کہتے سنا اے ابومحمد ہائے غم کے بعد غم ہے، سفیان نے ان سے عرض کیا کہ کیا آپ کو بھی کبھی غم لاحق ہوا ہے عبداللہ نے فرمایا مجھے چھوڑو میں کبھی خوش ہوا ہی نہیں۔

۸۵۳۸ابی، احمد بن محمد، ابوبکر بن سفیان، محمد بن ادریس، عبدالصمد بن محمد، ابی، عبداللہ بن ثعلبہ فرماتے ہیں کہ الٰہی آپ کے کرم کا مقتضیٰ تو یہ ہے کہ کبھی بھی آپ کی نافرمانی نہ کی جائے لیکن اس کے باوجود آپ کی نافرمانی اس طرح کی جاتی ہے کہ گویا عاصی لوگ آپ کی دسترس سے باہر ہیں لوگوں کی کون سی گھڑی آپ کی نافرمانی سے خالی ہے لیکن پھر بھی آپ کی طرف سے ان پر رحمت کا نزول ہو رہا ہے۔

۸۵۳۹ابی، احمد، ابوبکر، علی بن محمد، یوسف بن ابی عبداللہ، عبداللہ بن ثعلبہ کا قول ہے اے انسان تو ہنسنے میں مشغول ہے ہو سکتا ہے کہ تیرا نام مردوں کی فہرست میں لکھا جا چکا ہو۔

۳۷۱مغیرہ بن حبیب

آپ زیرک، شہوات سے دور اور اللہ کا قرب حاصل کرنے والے انسان تھے۔

۸۵۴۰ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق سراج، ہارون بن عبداللہ، محمد بن جعفر بن یوسف، اسحاق بن جمیل، علی بن مسلم طوسی، سیار، جعفر بن سلیمان کہتے ہیں کہ میری موجودگی میں ایوب سختیانی نے مالک بن دینار کے داماد مغیرہ بن حبیب کو غسل دیا اس وقت ایوب نے فرمایا اے باری تعالیٰ مغیرہ کو جنت میں داخل فرما اس لئے کہ دنیا میں وہ سب سے زیادہ اس بات کا حریص تھا اس کے بعد فرمایا خدا کی قسم مغیرہ

ہمارے پاس ہمیشہ مالک بن دینار کے ہمراہ تشریف لائے۔

۸۵۴۱ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ہارون بن عبداللہ علی بن مسلم، سیار، جعفر کہتے ہیں کہ مالک بن دینار کے داماد مغیرہ بن حبیب کا قول ہے کہ ہوسکتا ہے کہ مالک بن دینار دنیا سے چلے جائیں اور میں ان کے معمولات سے بے خبر ہوں اس لئے ایک شب میں نے مالک کے ساتھ نماز عشاء ادا کی اس کے بعد گھر جا کر میں نے چادر ڈال لی پھر مالک تشریف لائے گھر میں داخل ہو کر روٹی قریب کر کے اسے کھانے لگے اس سے فارغ ہو کر نماز شروع فرمادی اور اپنی ریش مبارک کو ہاتھ میں لے کر فرمانے لگے اے اللہ اولین وآخرین کے اجتماع کے وقت دوزخ کے عذاب سے میری حفاظت فرمانا صبح تک مالک کی مسلسل یہی کیفیت رہی۔

۸۵۴۲ابی، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد ابن عبید، محمد بن حسین، صدقہ بن حر سعدی، مرجاء بن وداع راسبی، مغیرہ بن سعدی، مغیرہ بن حبیب کہتے ہیں کہ دشمن کے غالب آنے کے بعد عبداللہ بن غالب حدانی نے فرمایا اللہ کی قسم اس دنیا میں کسی گھر کو دوام نہیں ہے اگر اس دنیا میں عبادت تہجد اللہ کے حضور سجدہ ریز ہونے کی لذت مجھے حاصل نہ ہوتی تو میں موت کی خواہش کرتا، اس کے بعد عبداللہ تلوار لے کر میدان جنگ میں گھس گئے حتی کہ اسی حالت میں شہید ہوگئے، تدفین کے بعد ان کی قبر سے خوشبو محسوس کی گئی بعد میں ایک شخص کو ان کی زیارت ہوئی تو اس نے ان سے پوچھا اے ابوفراس آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا گیا انہوں نے فرمایا میرے ساتھ عمدہ سلوک کیا گیا اور مجھے جنت میں داخل کر دیا گیا اس نے پوچھا کس عمل کے عوض آپکو یہ انعام ملا؟ فرمایا کہ حسن یقین، تہجد کی پابندی اور دیگر اعمال صالحہ کی بناء پر اس نے پوچھا آپ کی قبر سے پیدا ہونے والی خوشبو کس وجہ سے ہے فرمایا تلاوت قرآن کریم کی وجہ سے آخر میں اس نے ان سے وصیت کی درخواست کی تو فرمایا وقت ضائع کرنے کے بجائے ہر وقت اعمال صالحہ میں مشغول رہو۔

۸۵۴۳ابی، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد ابن عبید، محمد بن حسین، ابراہیم بن عبدالرحمن بن مہدی، صعدی ابی الجحر فرماتے ہیں کہ ایک بار ہم مغیرہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ہم نے ان خیریت دریافت کی تو فرمایا ہم مسلسل اللہ کی نعمتوں سے فائدہ اٹھا رہے ہیں اللہ مستغنی ہونے کے باوجود ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم ہر لحہ اس کے محتاج ہونے کے باوجود اس سے دور ہیں۔

۸۵۴۴ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل علی بن مسلم، ہارون، سیار، جعفر کہتے ہیں کہ میں نے مالک کو اپنے داماد حبیب سے کہتے سنا جس ساتھی سے تجھے دینی فائدہ حاصل نہ ہو اس کی صحبت مت اختیار کر۔

۸۵۴۵ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق ثقفی، سعید بن یعقوب طالقانی، علاء بن عبدالجبار، حزم، مغیرہ بن حبیب فرماتے ہیں کہ ایک بار مالک بن دینار کے پیٹ میں درد ہوگیا طبیب نے ان کے لئے ایک مختصر سا نسخہ تجویز کیا انہوں نے انکار کرتے ہوئے اللہ کے حضور درخواست کی کہ اے باری تعالیٰ آپ کے علم میں ہے کہ پیٹ اور فرج کی خاطر دنیا میں زندہ رہنے کا متمنی نہیں ہوں۔

۸۵۴۶محمد بن جعفر، اسحاق بن ابراہیم علی بن مسلم، سیار، جعفر فرماتے ہیں کہ مالک بن دینار کی صاحبزادی اور مغیرہ کی اہلیہ کی وفات کے بعد مغیرہ کے ہمراہ مالک کے پاس گیا مغیرہ نے مالک سے کہا آپ کی صاحبزادی کا میراث سے جو حصہ نکلتا ہے اسے آپ قبول فرمالیں مالک نے انکار کرتے ہوئے فرمایا جاؤ وہ تمہارے لئے ہے۔

۸۵۴۷محمد بن احمد بن حسین، ابراہیم بن ہاشم بغوی، محمد بن منہال، یزید بن زریع، ہشام دستوائی مغیرہ بن حبیب، مالک بن دینار، انس بن مالک فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا شب معراج میں میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ ان کے ہونٹوں کو چاقو سے کاٹا جا رہا ہے میں نے جبرائیل سے ان کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا یہ آپ کی امت کے خطباء ہیں [۱]

۸۵۴۸ابوقاسم ابراہیم بن احمد بن ابی حفص، محمد بن عبداللہ حضرمی، حجاج بن یوسف، شاعر، سہل بن حماد ابوعتاب، ہشام بن ابی عبداللہ

۱۔ اتحاف السادۃ المتقین ۱/۳۶۹، ۷/۵۲۱۔

مغیرہ ختن مالک بن دینار، مالک بن دینار، ثمامہ بن عبداللہ، انس بن مالک فرماتے ہیں کہ شب معراج کے موقع پر آپ ﷺ کا ایسی جماعت پر سے بھی گزر ہوا جن کے ہونٹ کاٹے جا رہے تھے، آپ نے فرمایا اے جبرائیل یہ کون لوگ ہیں؟ جبرائیل نے کہا یہ آپ کی امت کے وہ لوگ ہیں جو دوسروں کو نیکی کا حکم کرتے تھے لیکن خود نیکی نہیں کرتے تھے۔

۸۵۴۹ ابوبکر بن خلاد، محمد بن عباد مہلبی، صالح مری، مغیرہ بن حبیب کہتے ہیں کہ میں نے ایک بار مالک کو جزیرہ جانے کے لئے کہا کچھ عرصہ وہاں سکون سے رہیں انہوں نے انکار کرتے ہوئے فرمایا مجھ سے احنف بن قیس نے ابوذر کا قول نقل کیا ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کو کہتے سنا بصرہ کا قبلہ سب سے زیادہ درست ہوگا اس میں مساجد و مؤذنین کی تعداد زیادہ ہوگی اس سے بلائیں دور کی جائیں گی۔[۱]

۳۷۲ حماد بن سلمہ[۲]

آپ عبادت الٰہی میں مشغول رہنے والے اور اپنے زمانہ کے امام تھے نیز قناعت آپ کا شیوہ تھا۔

۸۵۵۰ عبداللہ بن محمد بن جعفر، سلم بن عصام، عبدالرحمٰن بن عمر رستہ فرماتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی کو کہتے سنا اگر حماد کو کہہ دیا جائے کہ کل آپ نے اس دنیا سے جانا ہے تو ان میں عمل کی قدرت نہیں رہے۔

۸۵۵۱ ابراہیم بن عبداللہ بن اسحاق، محمد بن اسحاق ثقفی، حاتم بن لیث جوہری، عفان بن مسلم فرماتے ہیں کہ میں نے حماد بن سلمہ سے بڑا عابد تو دیکھا ہے لیکن ان سے بڑا عامل اور قاری قرآن نہیں دیکھا۔

۸۵۵۲ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، حاتم بن لیث، موسیٰ بن اسماعیل فرماتے ہیں کہ اگر یہ کہوں کہ میں نے کبھی حماد بن سلمہ کو مسکراتے نہیں دیکھا تو میں اس میں کاذب نہیں ہوں گا، ان کا وقت احادیث بیان کرنے قرآن کی تلاوت کرنے، تسبیح کرنے اور نماز پڑھنے میں صرف ہوتا تھا کیوں کہ انہوں نے ان کاموں کے کرنے پر قسم اٹھائی ہوئی تھی۔

۸۵۵۳ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، جوہری، موسیٰ بن اسماعیل، حماد بن زید فرماتے ہیں کہ ہم نے حماد سے بہت کچھ حاصل کیا۔

۸۵۵۴ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، محمد بن عبیداللہ، یونس بن محمد کا قول ہے حماد بن سلمہ کی وفات مسجد میں حالت نماز میں ہوئی۔

۸۵۵۵ ابومحمد بن حیان، اسحاق بن احمد، ابن ابی الثلج، سوار بن عبداللہ بن سوار فرماتے ہیں کہ حماد چادریں فروخت کرتے تھے وہ صبح بازار تشریف لے جاتے ایک دو پیسے کمانے کے بعد دکان بند کر کے واپس آجاتے۔

۸۵۵۶ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، سوار بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ حماد بن سلمہ بازار جاتے جب کسی چیز میں انہیں ایک یا دو پیسہ نفع ہو جاتا تو دکان بند کر کے واپس تشریف لے آتے میرے نزدیک اتنی رقم ان کے گزارہ کے لئے کافی تھی اسی لئے اس کے بعد وہ دکان بند کر دیتے تھے۔

۸۵۵۷ ابومحمد بن حیان، سلم بن عصام، عبدالرحمٰن ابن عمر رستہ، حاتم بن عبیداللہ فرماتے ہیں کہ حماد بن سلمہ بازار جانے کے بعد دو دانق نفع کما کر دکان بند کر دیتے تھے

۸۵۵۸ عبداللہ بن محمد بن جعفر، حسن بن محمد تاجر، محمد بن اسماعیل بخاری نے بعض ساتھیوں کا قول نقل کیا ہے کہ حماد بن سلمہ سفیان ثوری کے

۱۔ تنزیه الشریعة ۲/۵۸. والعلل المتناهیة ۱/۳۱۲. وکنز العمال ۳۵۱۵۱.

۲۔ طبقات ابن سعد ۷/۲۸۲. والتاریخ الکبیر ۳/ت ۸۹. والجرح ۳/ت ۶۲۳. والجمع ۱/۱۰۳. والمیزان ۱/ت ۲۲۵۱. وتهذیب الکمال ۱۴۸۲.

پاس آئے سفیان نے ان سے فرمایا اے ابوسلمہ کیا اللہ تعالیٰ مجھ جیسے عاصی کی مغفرت فرما دیں گے، حماد نے کہا کہ خدا کی قسم اگر مجھے اللہ اور اپنے والد کے سامنے حساب دینے کا اختیار دیا جائے تو میں اللہ کے سامنے حساب دینے کو پسند کروں گا کیوں کہ اللہ میرے والد کے مقابلہ میں مجھ پر زیادہ مہربان ہے۔

۸۵۵۹ ابراہیم بن محمد، محمد بن اسماعیل، ابویحییٰ محمد بن عبدالرحیم موسیٰ بن اسماعیل کہتے ہیں کہ میں نے حماد کو ایک شخص سے کہتے سنا اگر امیر تجھے سورۂ اخلاص پڑھنے کے لئے بلائے تو پھر بھی اس کے پاس مت جانا۔

۸۵۶۰ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، محمد بن اسماعیل، آدم بن ایاس فرماتے ہیں کہ میری موجودگی میں حماد کو حاکم نے بلایا لیکن حماد نے اس کی بات کا جواب دے دیا۔

۸۵۶۱ ابی، احمد بن محمد بن حسین، سلیمان بن عبدالجبار، فرماتے ہیں کہ میں نے اسحاق بن عیسیٰ کو فرماتے سنا کہ میں نے حماد کو کہتے سنا غیر اللہ کے لئے طلب حدیث کرنے والا مکار ہے۔

۸۵۶۲ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، مفضل ابن غسان، قریش بن انس، حماد بن سلمہ فرماتے ہیں کہ خواب میں ایوب سختیانی کے کہنے پر میں نے لوگوں کے سامنے احادیث بیان کرنا شروع کی۔

۸۵۶۳ ابواحمد محمد بن احمد غطریفی، عباس بن یوسف شکلی، اسحاق بن جراح، محمد بن حجاج فرماتے ہیں کہ ہمارے ساتھ ایک شخص حماد کے درس حدیث میں شریک تھا بعد میں وہ چین چلا گیا واپسی پر وہ حماد کے لئے ہدیہ لایا حماد نے اس کے سامنے حدیث بیان کرنے کے لئے ہدیہ قبول نہ کرنے کی شرط لگائی۔

۸۵۶۴ ابواحمد، عباس بن ابراہیم قراطیسی، محمد بن سفیان ابی الزرد، حکیم بن یزید، ابان بن عبدالرحمن فرماتے ہیں کہ حمام کی وفات کے بعد کسی کو خواب میں ان کی زیارت ہوئی، اس نے ان سے پوچھا کہ اللہ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا فرمایا انہوں نے جواب دیا اللہ نے میری مغفرت فرما دی پھر اس نے ان سے حماد بن سلمہ کے بارے میں پوچھا انہوں نے جواب دیا کہ وہ اس وقت اعلیٰ علیین میں ہیں۔

۸۵۶۵ عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد طیالسی، حماد بن سلمہ، قتادہ، انس فرماتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے بعض مرتبہ میں ایک کھجور پڑی ہوئی دیکھتا ہوں لیکن پھر اس خیال سے کہ کہیں وہ صدقہ کی نہ ہو اسے چھوڑ دیتا ہوں [1]

۸۵۶۶ عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، حماد بن سلمہ، انس فرماتے ہیں کہ قول رسول ﷺ ہے اے اللہ میں غیر نافع علم وعمل، نہ ڈرنے والے قلب اور نہ سنی جانے والی دعا سے آپ کی پناہ طلب کرتا ہوں [2]

۸۵۶۷ عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، حماد بن سلمہ، ثابت، انس فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اہل جنت سب سے پہلے مچھلی کی تلی تناول فرمائیں گے [3]

۸۵۶۸ عبداللہ، ابن یونس، داؤد، حماد، ثابت، انس فرماتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے سب سے پہلے لوگوں کو قیامت کے دن مشرق سے مغرب کی طرف آگ جمع کرے گی۔

۸۵۶۹ عبداللہ بن مسعود، احمد بن فرات، حجاج، حماد بن سلمہ، ثابت بنانی، انس بن مالک کا قول ہے کہ ایک شخص نے اللہ کے رسول ﷺ کی

۱۔ طبقات ابن سعد ۱/۲/۱۰۷. وكنز العمال ۱۶۵۳۹.

۲۔ صحیح مسلم ۲۰۸۸. وسنن النسائی ۸/۲۸۴. وسنن ابن ماجة ۲۵۰. ومسند الامام أحمد ۳/۲۵۵، ۲۸۳. والمستدرک ۱/۱۰۴، ۵۳۳. وصحیح ابن حبان ۲۴۴۰. والترغیب والترھیب ۱/۱۲۴، ۲/۵۴۱.

۳۔ صحیح ابن حبان ۲۲۵۳. وكنز العمال ۳۹۳۰۳.

خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ آپ ہمارے آقا و سردار ہیں آپ ہم سب سے بہترین اور بہترین کی اولاد ہیں آپ ﷺ نے فرمایا اے لوگو سوچ کر بات کہو شیطان کے دھوکہ میں نہ آؤ میں محمد بن عبد اللہ ہوں ۱

۸۵۷۰ ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، عفان، حماد بن سلمہ، ثابت، انس کہتے ہیں کہ فرمان رسول ہے میرے برابر اللہ کے راستہ میں نہ کسی کو ڈرایا گیا اور نہ ہی کسی کو اذیت دی گئی آل محمد ﷺ پر ایک ایک ماہ کا فاقہ گزرا ہے ۲

۸۵۷۱ ابوحسن علی بن ہارون بن محمد موسیٰ بن ہارون ابن عبد اللہ، سعید بن عبد الجبار حماد بن سلمہ، ثابت، انس فرماتے ہیں کہ رسول ﷺ کا ارشاد ہے جنت میں جمعہ کے روز بازار لگے گا اہل جنت اس کی سیر کیا کریں گے جنتی لوگوں کے چہروں اور کپڑوں پر شمال کی طرف سے ہوا چلے گی جس سے ان کے حسن و جمال میں اضافہ ہوگا جب وہ اپنے اہل کے پاس پہنچیں گے تو وہ ان سے کہیں گے خدا کی قسم تمہارے حسن و جمال میں اضافہ ہوگیا تو وہ کہیں گے تمہارے حسن و جمال میں بھی اضافہ ہوگیا ہے ۳

۸۵۷۲ علی بن ہارون، موسیٰ بن ہارون، شیبان بن فروخ، حماد بن سلمہ، ثابت، انس فرماتے ہیں کہ فرمان نبوی ہے میں نے حضرت یوسف کی زیارت کی انہیں حسن کا ایک حصہ عطاء کیا گیا۔

۸۵۷۳ علی بن ہارون، موسیٰ، شیبان، ہدیہ بن خالد، حماد بن سلمہ، ثابت بنانی، سلیمان تیمی، انس بن مالک کا قول ہے فرمان رسول ہے شب معراج میں سرخ ٹیلہ کے پاس میں نے حضرت موسیٰ کی زیارت کی اس وقت وہ اپنی قبر میں نماز میں مشغول تھے ۵

۸۵۷۴ علی بن ہارون، موسیٰ بن ہارون، عبد الرحمٰن بن سلام، حماد بن سلمہ، ثابت' ابی عمران جونی، انس فرماتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے چار افراد کو دوزخ سے نکال کر اللہ کے سامنے پیش کیا جائے گا پھر دوبارہ ان کے لئے دوزخ کا حکم ہوگا ان میں سے ایک کہے گا اے خدا دوزخ سے نکلتے وقت مجھے دخول جنت کی امید ہوگئی تھی اسی پر اس کی مغفرت کردی جائے گی ۔۶

۸۵۷۵ علی، موسیٰ، کامل بن طلحہ، حماد بن سلمہ، ثابت، انس فرماتے ہیں کہ فرمان نبوی ہے ایک جنتی کو بلا کر پوچھا جائے گا تو نے اپنی منزل کیسی پائی وہ عرض کرے گا اے خدا بہت اچھی ہے اس کے بعد اس سے فرمائیں گے مجھ سے کوئی سوال کرو وہ عرض کرے گا میری تمنا ہے کہ میں دس بار زندہ کیا جاؤں اور دس بار تیری راہ میں قتل کیا جاؤں اس کے بعد ایک دوزخی کو بلا کر اس سے یہی سوال کیا جائے گا وہ جواب دے گا میری منزل بری جگہ ہے پھر اللہ اس سے فرمائیں گے روئے زمین کی ساری چیزیں دیکر تم دوزخ سے چھٹکارہ چاہتے ہو؟ وہ کہے گا کیوں نہیں اللہ فرمائے گا تو جھوٹا ہے اس لئے کہ میں نے تجھ سے اس سے کم کا سوال کیا تھا لیکن تو نے اسے پورا نہیں کیا اس وجہ سے دوزخ میں ڈال دیا گیا ۔۷

۸۵۷۶ ابوعلی محمد بن حسن، علی بن محمد بن ابی الشوارب، احمد بن جعفر بن حماد، عبد اللہ بن احمد بن ابراہیم دورقی، ابوسلمہ موسیٰ بن اسماعیل

۱۔ مسند الامام أحمد ۹۹/۲، ۲۴۱/۳. والمستدرک ۱۵/۱. وصحیح ابن خزیمة ۱۵۹. وصحیح ابن حبان ۲۲۲۸. والمصنف لعبد الرزاق ۲۰۵۲۲. والأدب المفرد ۸۷۵.

۲۔ سنن الترمذی ۲۴۷۲. ومسند الامام أحمد ۲۸۶/۳. وصحیح ابن حبان ۲۵۲۸. ومشکاة المصابیح ۵۲۵۳. والترغیب والترهیب ۱۸۹/۴. والدر المنثور ۱۴۲/۵. واتحاف السادة المتقین ۸۸/۹.

۳۔ صحیح مسلم، کتاب الجنة ۱۳. وسنن الدارمی ۳۹۹/۲. والزهد لابن المبارک ۵۲۳. والترغیب والترهیب ۵۴۱/۴. ۵۴۴. ومشکاة المصابیح ۵۶۲۶. وأمالی الشجری ۱۱۳/۲.

۵۔ کتاب الفضائل ۱۶۴. ومسند الامام أحمد ۱۴۸/۳. ودلائل النبوة للبیهقی ۳۸۷/۲. وکنز العمال ۳۱۸۵۰.

۶۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان ۳۲۱. انظر مسند الامام أحمد ۲۲۱/۳. ومشکاة المصابیح ۵۵۸۸.

۷۔ مسند الامام أحمد ۲۰۸/۳. والمستدرک ۷۵/۲.

دورقی، حماد بن سلمہ، علی بن زید بن جدعان، عمار بن ابی عمار، ابوحبہ بدری کہتے ہیں کہ قرآن کی اس آیت (لم یکن الذین کفروا من اھل الکتاب) کے نزول کے بعد حضرت جبرائیل نے فرمایا اے محمد اللہ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ آپ یہ آیت ابی بن کعب کو پڑھ کر سنائیں چنانچہ آپ ﷺ نے جب یہ بات ابی بن کعب کو بتائی تو ان کی آنکھیں پرنم ہوگئیں اور عرض کیا کہ یارسول اللہ کیا میرا تذکرہ وہاں بھی ہوا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں۔

۸۵۷۷ محمد بن جعفر بن ہیثم، ابراہیم بن اسحاق حربی، موسیٰ بن اسماعیل، حماد بن سلمہ، عمرو بن دینار، سعید بن حوریث، ابن عباس فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے بیت الخلاء سے نکلنے کے بعد کھانا تناول فرمانے کا ارادہ فرمایا آپ ﷺ کو کہا گیا کہ آپ ﷺ نے وضو نہیں فرمایا؟ آپ ﷺ نے جواب میں فرمایا کہ کیا میں نماز پڑھ رہا ہوں کہ جس کی وجہ سے میں وضو کروں[۱]

۸۵۷۸ ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، حسن بن موسیٰ اشیب، حماد بن سلمہ، عاصم بن بہدلہ، زر بن حبیش، ابن عبداللہ ابن مسعود فرماتے ہیں کہ بدر کے روز ہم تین تین افراد ایک اونٹ پر باری باری سوار ہوتے تھے اس موقع پر حضرت علی اور ابولبابہ آپ کے ساتھ تھے کہتے ہیں کہ جب آپ ﷺ کی باری آتی تو وہ دونوں عرض کرتے یارسول اللہ آپ سوار ہوجائیں ہم آپ کی باری کرتے ہیں آپ فرماتے تم دونوں مجھ سے زیادہ قوی نہیں ہو اور نہ ثواب کے اعتبار سے تمہاری بہ نسبت میں مستغنی ہوں۔[۲]

۸۵۷۹ محمد بن جعفر بن ہیثم، محمد بن احمد بن ابی العوام، منصور بن صقیر ابونصر، حماد بن سلمہ، عاصم بن بھدلہ، ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ فرمان رسول ہے تین صفات کا مالک نماز وروزہ کی پابندی کرنے کے باوجود منافق ہے (۱) بات کرتے وقت دروغ گوئی سے کام لینے والا (۲) وعدہ خلاف (۳) امانت میں خیانت کرنے والا۔[۳]

۸۵۸۰ محمد بن جعفر، محمد بن احمد، یزید بن ہارون، حماد بن سلمہ، عاصم بن ابی النجود، ابی صالحؒ ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جنت میں بندہ کا درجہ بلند فرمائے گا وہ کہے گا اے اللہ یہ میرے لئے کیسے ہوگیا اللہ تعالیٰ فرمائے گا تیری اولاد نے تیرے لئے استغفار کیا ہے۔

۸۵۸۱ ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، یزید بن ہارون، حماد بن سلمہ، زبیر ابی عبدالسلام، ایوب بن عبداللہ بن مکرز، وابصہ بن معبد فرماتے ہیں کہ میں نیکی اور معاصی کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے آپ کی طرف قدم بڑھایا تو صحابہ کرام نے مجھے روکنا چاہا، میں نے کہا مجھے مت روکو اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا اے وابصہ قریب ہو جاؤ چنانچہ میں آپ کے بہت قریب ہوگیا حتیٰ کہ میرے گھٹنے آپ ﷺ کے گھٹنوں سے مل گئے آپ ﷺ نے پوچھا تم نیکی اور اثم کے بابت پوچھنے آئے ہو؟ میں نے اثبات میں جواب دیا پھر آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ میرے سینہ پر مار کر فرمایا اے وابصہ اپنے قلب ونفس سے فتویٰ طلب کرو حاصل یہ ہے کہ جس بات پر تمہیں اطمینان قلبی حاصل ہو وہ نیکی ورنہ اثم ہے[۴]

۸۵۸۲ ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، یحییٰ بن ابی بکر، حماد بن سلمہ، علی بن زید، انس بن مالک کہتے ہیں کہ فرمان رسول ہے سب

۱۔ صحیح مسلم کتاب الحیض ۱۱۹. وتفسیر ابن کثیر ۴۳/۳.

۲۔ مسند الامام أحمد ۱/۴۱۱، ۴۱۸، ۴۲۴. والمستدرک ۲۰/۳. وصحیح ابن حبان ۱۶۸۸. ومجمع الزوائد ۶۸/۶. ومشکاۃ المصابیح ۳۹۱۵.

۳۔ مسند الامام أحمد ۵۳۶/۲، والسنن الکبری للبیهقی ۵۳۶/۲. والسنن الکبری للبیهقی ۲۸۸/۶. والمصنف لابن أبی شیبۃ ۴۰۶/۸. والدر المنثور ۱۷۵/۲. ومجمع الزوائد ۱۰۸/۱. واتحاف السادۃ المتقین ۲۶۳/۶، ۵۰۷/۷، ۲۳۱/۹. والترغیب والترهیب ۵۹۴/۳، ۱۰/۴.

۴۔ مسند الامام أحمد ۲۲۸/۴. ومشکاۃ المصابیح ۲۷۷۴. واتحاف السادۃ المتقین ۱۶۰/۱.

سے پہلے دوزخی لباس ابلیس کو پہنایا جائے گا اس کے بعد اس کے متبعین اور ذریت کو پہنایا جائے گا، ابلیس یا ثبورہ اور اس کی ذریت یا ثبورہم ہائے ہلاکت ہائے ہلاکت پکار رہے ہوں گے ان سے کہا جائے گا آج ایک ہلاکت کے بجائے کئی ہلاکتوں کو پکارو[۱]

۸۵۸۳ محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حوثرہ ابن اشرس، حماد بن سلمہ، شعبہ، ہشام بن عروہ، ابی، عائشہ فرماتی ہین کہ میں اور آپ ﷺ اکٹھے غسل فرماتے تھے آپ ﷺ مجھ سے جلدی کرتے تھے۔

۸۵۸۴ عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، سلیمان بن حرب، حماد بن سلمہ، ہشام بن عروہ، ابی، عائشہ فرماتی ہیں کہ ارشاد نبوی ہے زنا اور چوری کے وقت انسان کا ایمان سلب کرلیا جاتا ہے۔

۸۵۸۵ عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، حماد بن سلمہ، عمار بن ابی عمار ابی ہریرہ فرماتے ہیں کہ قول رسول ہے تمام لوگ کان کی مثل ہیں زمانہ جاہلیت کے بہترین لوگ اسلام لانے کے بعد اگر تفقہ فی الدین حاصل کرلیں تو وہ حسب سابق بہترین ہیں[۲]

۸۵۸۶ محمد بن جعفر بن ہیثم، محمد بن احمد بن ابی العوام، منصور بن صقیر، حماد بن سلمہ، محمد بن عمرو، ابی سلمہ، ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ ابراہیم بن رسول اللہ کی وفات پر اسامہ چلانے لگے آپ ﷺ فرمانے لگے کہ اس کام کا ہم سے کوئی تعلق نہیں چلانے والے کے لئے ثواب میں کوئی حصہ نہیں ہے اس وقت ہمارا قلب غم سے نڈھال اور آنکھیں پرنم ہیں لیکن ہم چیخ و چلا کر اللہ کو ناراض کرنے والے نہیں ہیں۔

۸۵۸۷ ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، یزید بن ہارون، عبداللہ بن جعفر ابومسعود، علاء بن عبدالجبار، عبداللہ، اسماعیل بن عبداللہ، مسلم بن ابراہیم، حماد بن سلمہ، طفیل بن سخیرہ، قاسم، عائشہ فرماتی ہیں کہ ارشاد نبوی ہے کفایت شعاری سے کیا جانے والا نکاح سب سے بابرکت نکاح ہے۔

۸۵۸۸ عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، ہشام بن عبدالملک، حماد بن سلمہ، اسحاق بن سوید، ابوفاختہ، عائشہ فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ نے عثمان بن مظعون سے فرمایا ہماری طرح ایمان لاؤ انہوں نے فرمایا بالکل پھر آپ ﷺ نے فرمایا ہمارے طریقہ کو لازم پکڑو[۳]

۸۵۸۹ ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، عصمہ بن سلیمان، حماد بن سلمہ، عاصم، بہدلہ، زر بن حبیش فرماتے ہیں کہ ایک بار عبداللہ بن مسعود نے کھڑے ہوکر سو رکعت نفل ادا کی آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: اے ابن مسعود تمہارا ہر سوال پورا کیا جائے گا اس وقت انہوں نے فرمایا اے باری تعالیٰ میں آپ سے دائمی ایمان ونعمت اور جنت الخلد میں آپ کے محبوب کی رفاقت کا طالب ہوں[۴]

۸۵۹۰ محمد بن مظفر علی بن اسماعیل، ابومحذورہ بصری، داؤد بن شبیب، حماد بن زید، حماد بن سلمہ، ابوالعشراء داری، اپنے والد کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ سے ذبح کے بارے میں سوال کیا گیا کہ وہ صرف لبہ یا حلق کے ساتھ خاص ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا اگر تم جانور کی ران پر نیزہ ماردو تو یہ بھی ذبح کے لئے کافی ہے[۵]

۱۔ مسند الامام أحمد ۳/ ۲۴۹. وتاريخ بغداد ۱۱/ ۲۵۳. والدر المنثور ۵/ ۶۴.

۲۔ مسند الامام أحمد ۲/ ۲۵۷. ۲۶۰، ۳۹۱، ۴۹۸. والمستدرک ۳/ ۲۴۳. والمصنف لعبد الرزاق ۲۰۶۴۱. وأمالی الشجری ۱/ ۶۴. واتحاف السادة المتقين ۱/ ۷۴. وكشف الخفاء ۲/ ۴۳۲. ومجمع الزوائد ۱/ ۱۲۱.

۳۔ مسند الامام أحمد ۶/ ۱۰۶.

۴۔ مسند الامام أحمد ۱/ ۲۶. ۳۸، ۳۸۶، ۴۳۷، ۴۴۵. والسنن الكبرى للبيهقي ۱/ ۴۵۲، ۲/ ۱۵۳. والمستدرک ۱/ ۵۲۳. ۵۲۶، ۲/ ۲۲۷، ۳/ ۳۱۷. والمعجم الكبير للطبرانی ۹/ ۶۱. ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۱۸/ ۳۰۸، ۳۰۹، وصحيح ابن حبان ۲۴۳۶.

۵۔ سنن النسائی ۷/ ۲۲۸. وسنن أبی داؤد ۲۸۲۵. وسنن ابن ماجة ۳۱۸۳ ومسند الامام أحمد ۴/ ۳۳۴. وسنن الدارمی ۲/ ۸۲. والسنن الكبرى للبيهقي ۹/ ۲۴۶. وفتح الباری ۹/ ۶۴۱.

۳۷۳حماد بن زید۱

آپ امام رشید اور متبع شریعت انسان تھے۔ذی علم ہونے کے سبب بلند مقام کے حامل تھے،آپ نے قرآن وسنت کی روشنی میں علم حاصل کیا اور اولیاء اللہ کی صحبت اختیار فرمائی۔آپ کے قضایا اور مواعظ سے عوام الناس نے استفادہ کیا۔

۸۵۹۱اسحاق بن ابراہیم بن عبداللہ،محمد بن اسحاق ثقفی،ابوقدامہ عبیداللہ بن سعید،عبدالرحمٰن بن مہدی فرماتے ہیں کہ میں نے حماد بن زید سے بڑا عارف بالسنت نہیں دیکھا۔

۸۵۹۲ابراہیم،محمد،ابوقدامہ،عبدالرحمٰن بن مہدی کا قول ہے میرے نزدیک تمام لوگوں میں امام کا درجہ چار افراد کو حاصل ہے(۱)مالک بن انس(۲)حماد بن زید(۳)سفیان بن سعید(۴)شاید انہوں نے ابن المبارک کا نام لیا۔

۸۵۹۳ابراہیم بن اسحاق،ابوعباس سراج،اور ابن سعید دارمی،ابوعاصم کا قول ہے حماد بن زید کی وفات کے بعد زمانہ ان کی نظیر پیش کرنے سے قاصر رہا۔

۸۵۹۴سلیمان بن احمد بن علی ابار،محمد بن علی بن حسن بن شقیق،ابی،عبداللہ بن مبارک کا قول ہے(۱)اے طالب حصول علم کے لئے حماد بن زید کا رخ کر(۲)علم کو حلم کے ذریعے حاصل کر اور پھر اچھی طرح سے اسے محفوظ رکھ(۳)ثور،جہم اور عمرو بن عبید کی طرح علم حاصل مت کر۔

۸۵۹۵سلیمان بن احمد،عبداللہ بن احمد بن حنبل،احمد دورقی،سلیمان بن حرب کہتے ہیں کہ میں نے حماد کو کہتے سنا کہ جہمیہ حیلہ سے کام لیتے ہوئے کہتے ہیں کہ آسمان میں کوئی شئے نہیں ہے۔

۸۵۹۶سلیمان بن احمد،عباس اسفاطی،سلیمان بن حرب،حماد بن زید نے ایوب سختیانی سے گذشتہ قول کی مانند روایت کیا۔

۸۵۹۷سلیمان بن احمد،عبداللہ بن احمد بن حنبل،محمد بن اسحاق ساغانی،عبداللہ بن یوسف حیری،فطر بن حماد بن واقد فرماتے ہیں کہ میں نے حماد بن زید سے کہا ہمارے امام قرآن کے بارے میں مخلوق ہونے کا عقیدہ رکھتے ہیں کیا ان کے پیچھے نماز جائز ہے انہوں نے فرمایا نہیں۔

۸۵۹۸سلیمان بن احمد،طالب بن قرہ ادنی،محمد بن عیسیٰ بن طباع،اسحاق بن عیسیٰ کہتے ہیں کہ حماد بن زید کے پاس ہم نے ابوحنیفہ کے بارے میں کچھ کہا انہوں نے ہمیں سکوت کا حکم دیا۔

۸۵۹۹سلیمان بن احمد،عبداللہ بن احمد بن حنبل،منصور بن ابی مزاحم،ابوعلی عذری فرماتے ہیں کہ جب حماد بن زید کو امام ابوحنیفہ کی وفات کی خبر ملی تو انہوں نے اس پر افسوس کا اظہار کیا۔

۸۶۰۰ابراہیم بن عبداللہ،محمد بن اسحاق،حاتم بن لیث،خالد بن خداش کا قول ہے کہ حماد بن زید ذی عقل شخص تھے۔

۸۶۰۱ابراہیم بن عبداللہ،محمد بن اسحاق،عبداللہ بن محمد بن عبید،خالد بن خداش کہتے ہیں کہ میں نے حماد بن زید کو کہتے سنا اگر کوئی حضرت علی کے بارے میں حضرت عثمان سے افضل ہونے کا دعویٰ کرے گا تو میں کہوں گا کہ پھر تو صحابہ کرام معاذ اللہ خائن تھے۔

۸۶۰۲ابراہیم بن محمد بن اسحاق،محمد بن غالب،امیہ بن بسطام کہتے ہیں کہ حماد بن زید کی وفات کے روز میں نے یزید بن زریع کو کہتے سنا کہ آج سید المسلمین دنیا سے رخصت ہو گئے۔

۸۶۰۳عبداللہ بن محمد بن جعفر،عبداللہ بن محمد بن عباس،سلمہ بن شبیب سہل بن عاصم،ابوروح الفرج بن سعید صوفی،حماد بن زید فرماتے ہیں کہ

۱۔ طبقات ابن سعد :۷/۲۸۶. والتاريخ الكبير ۳/ت ۱۰۰. والجرح ۱/۱۳۶. ۳/ت۶۱۷. والكاشف ۱/۲۵۱. وتهذيب الكمال ۱۴۸۱.

ایک بار ایوب سختیانی یونس بن عبید ابن عون اور ثابت بنانی ایک کمرہ میں جمع ہوئے ثابت نے فرمایا جب کسی بندہ کی دعا اللہ قبول کر لے تو اس کے لئے کیا سبق ہے ابن عون نے فرمایا اس کے لئے اس موقع پر ایک آزمائش ہوتی ہے ثابت نے فرمایا اس وقت بندہ فعل الٰہی پر متعجب ہوتا ہے۔ اس کے بعد ایوب نے ہاتھ اٹھا کر بارگاہ الٰہی میں دعا کی کیوں کہ ایوب کو ان کے ساتھی مستجاب الدعوات سمجھتے تھے۔

۸۶۰۴ ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، سلیمان بن حرب، حماد بن زید، ثابت، انس بن مالک فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سب سے بڑے حسین، سخی اور بہادر تھے ایک شب اہل مدینہ ایک آواز سن کر گھبراتے ہوئے اس آواز کی طرف دوڑے انہوں نے آگے دیکھا تو ابی طلحہ کے گھوڑے پر سوار تلوار سونتے ہوئے آپ ﷺ تھے آپ نے انہیں دیکھ کر تسلی دیتے ہوئے فرمایا خوف مت کرو میں محمد بن عبداللہ ہوں۔[۱]

۸۶۰۵ احمد بن جعفر بن معبد، احمد بن عصام، روح بن عباد، حماد، ثابت، انس بن مالک کا قول ہے آپ ﷺ سوتے وقت یہ دعا پڑھتے تھے، الحمد للہ الذی اطعمنا و سقانا و آوانا فکم من لا کافی له و لا ماوی۔

۸۶۰۶ ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، سلیمان بن حرب، حماد بن زید، عبید اللہ بن ابی بکر بن انس، انس بن مالک فرماتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے اللہ نے ایک فرشتہ رحم مادر پر مقرر کر رکھا ہے جو مسلسل کہتا رہتا ہے یارب نطفہ یارب علقہ یارب مضغہ جب من جانب اللہ اس کی پیدائش کا فیصلہ ہو جاتا ہے تو وہ کہتا ہے اے باری تعالیٰ یا مذکر ہو گا یہ مؤنث نیک بخت ہو گا یا بدبخت اس کے رزق و زندگی کی مقدار کیا ہو گی پھر وہ حکم الٰہی کے مطابق یہ سب چیزیں اس کے پیٹ میں لکھ دیتا ہے۔[۲]

۸۶۰۷ ابو محمد بن حسن، احمد بن علی الخراز، عبدالملک بن عاصم حمانی، حماد، ثابت، حمید، انس بن مالک فرماتے ہیں کہ میں نے اس پیالہ میں رسول خدا ﷺ کو شہد نبیذ، دودھ اور پانی پلایا ہے۔

۸۶۰۸ ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، سلیمان بن حرب، حماد بن زید، حجاج الصواف، ابوزبیر جابر کی سند سے مروی ہے کہ طفیل بن عمر دوسیؓ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم آپ کی پناہ میں آسکتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے اجازت دیدی چنانچہ طفیل بن عمر نے دوس سے مدینے کی طرف ہجرت کی ان کے ساتھ ان کی قوم بھی تھی وہ مدینے میں بسنے لگے ان میں سے ایک شخص اس قدر مریض ہوا کہ اس کو اپنی زندگی عذاب محسوس ہوئی اور اس نے قینچی سے اپنے ہاتھ کی رگیں کاٹ ڈالیں۔ رگوں سے اس قدر خون بہا کہ وہ شخص مر گیا۔ طفیل بن عمر نے خواب میں اس کو بہت اچھی حالت میں پایا لیکن اس کے ہاتھوں کو پٹی سے ڈھکا ہوا پایا۔ پوچھا تیرے ساتھ رب کا کیا معاملہ ہوا؟ کہنے لگا مجھے میرے رب نے نبی ﷺ کی طرف ہجرت کرنے کی وجہ سے بخش دیا۔ طفیل نے کہا کیا بات ہے میں تیرے ہاتھوں کو ڈھکا ہوا دیکھ رہا ہوں؟ اس نے کہا: مجھے کہا گیا کہ ہم وہ چیز صحیح نہیں کریں گے جو تو نے خود خراب کی ہے۔[۳]

طفیلؓ نے یہ قصہ حضور ﷺ کی خدمت میں گوش گزار کیا۔ آپ ﷺ نے اس کے لئے دعا فرمائی: اے اللہ! اس کے ہاتھوں کی بھی مغفرت فرما۔ (صحیح مسلم کتاب الایمان باب ۱۸۴)

۸۶۰۹ احمد بن جعفر بن معبد، ابوبکر بن نعمان، ابو ربیعہ زید بن عوف، حماد، حجاج الصواف، ابی زبیر، جابر کہتے ہیں کہ فرمان رسول ہے انسان کے بستر پر لیٹنے کے وقت ایک فرشتہ اور شیطان اس کی طرف لپکتے ہیں۔ فرشتہ خاتمہ بالخیر اور شیطان خاتمہ بالشر کی دعوت دیتا ہے اس کے بعد اگر وہ ذکر الٰہی میں مشغول ہو جاتا ہے تو فرشتہ اس کی حفاظت کرتا ہے اگر وہ بیدار ہوتا ہے تو فرشتہ اسے خاتمہ بالخیر کی دعوت دیتا ہے لیکن شیطان اسے خاتمہ بالشر کی دعوت دیتا ہے اس کے بعد اگر وہ کہے تمام تعریفیں اس ذات کے لئے ہیں جس نے نیند کے بعد مجھے زندگی عطا کی (ترجمہ) خدا ہی آسمانوں اور زمین کو تھامے رکھتا ہے کہ ٹل نہ جائیں اگر وہ ٹل جائیں تو خدا کے سوا کوئی ایسا نہیں جو ان کو تھام سکے بیشک وہ

۱۔ صحیح البخاری ۱۶/۸۔ والسنن الکبری للبیہقی ۱۷۰/۹، ۲۰۰۔

۲۔ صحیح البخاری ۸۷/۱، ۱۶۴/۴۔ ومسند الامام أحمد ۱۱۶/۳۔ والسنن الکبری للبیہقی ۴۲۱/۷۔ وفتح الباری ۴۱۸/۱۔

۳۔ کتاب الایمان باب ۱۸۴۔ ومسند الامام أحمد ۳۷۱/۳۔ وفتح الباری ۱۴۲/۱۱۔

بردبار اور بخشنے والا ہے (از فاطر ۴۱)(ترجمہ) اور وہ آسمان کو تھامے رہتا ہے کہ زمین پر نہ گر پڑے مگر اس کے حکم سے بیشک خدا لوگوں پر نہایت شفقت کرنے والا اور مہربان ہے (از حج ۶۵) اس حالت میں اگر وہ چارپائی سے گر کر مر جائے تو اس کا ٹھکانہ جنت ہے۔[۱]

۸۶۱۰ احمد بن جعفر بن معبد، احمد بن مہدی، خالد بن خداش، حماد بن زید، ایوب، یونس، معلیٰ، ہشام، حسن، احنف بن قیس کہتے ہیں کہ حضرت علی کے بصرہ تشریف لانے کے بعد میں تلوار سونت کر ان کی مدد کے لئے چلا راستہ میں ابو بکرہ سے ملاقات ہوگئی انہوں نے فرمایا کہ کہاں کا ارادہ ہے میں نے عرض کیا کہ حضرت علی کی مدد کے لئے جارہا ہوں انہوں نے مجھے واپسی کا حکم دیتے ہوئے فرمایا کہ میں نے آپ ﷺ کو کہتے سنا ہے کہ جب تلوار سونت کر دو مسلمان ملاقات کریں تو وہ دونوں دوزخی ہیں۔

۸۶۱۱ قاضی ابو احمد، محمد بن احمد بن ابراہیم، محمد بن فضل بن موسیٰ، ہدبہ بن خالد، حماد بن زید، معلیٰ بن زیاد، حسن، انس فرماتے ہیں کہ فرمان رسول ہے کبھی اللہ تعالیٰ اس دین کو ذی اخلاق بدقوم کے ذریعہ قوت بخشتا ہے۔

۸۶۱۲ قاضی ابو احمد، محمد بن ایوب، عبداللہ بن حراح قہستانی، حماد بن زید، ایوب، ابو رجاء العطاری، ابن عباس فرماتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے گندم کا ایک صاع فطرہ ادا کرو۔

۸۶۱۳ قاضی ابو احمد محمد بن احمد بن ابراہیم، حسن بن علی بن متوکل ابو سعید حداد، احمد بن داؤد بن زید، عبید اللہ بن ابی یزید، ابن عباس فرماتے ہیں کہ ایک شب مجھے آپ نے اپنے اہل کے پاس بھیجا۔

۸۶۱۴ ابوبکر محمد بن جعفر بن ہیثم، جعفر بن محمد بن شاکر، فضیل بن عبدالوہاب، حماد بن زید، بدیل، عبید اللہ بن شقیق، حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ عذاب قبر اور فتنہ دجال سے پناہ طلب کرتے تھے۔[۲]

۸۶۱۵ محمد بن جعفر، جعفر صائغ، فضیل بن عبدالوہاب، حماد بن عبدالوہاب، حماد بن زید، اسحاق بن سوید، ابو قتادہ، عمران بن حصین کہتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے حیاء سراسر خیر کا نام ہے۔

۸۶۱۶ ابو بحر محمد بن حسن، محمد بن غالب بن حرب، ابو یعلیٰ معلیٰ بن مہدی، حماد بن زید، عطاء بن سائب، ابو خواص، عبداللہ مرفوعاً نقل کرتے کہ قرآن کریم کے ایک حرف تلاوت کرنے والے کو دس نیکیاں ملتی ہیں اور میں نہیں کہتا ہے کہ الف لام ایک حرف ہے بلکہ الف اور لام اور میم الگ الگ حرف ہیں گویا الف لام میم کی تلاوت پر تیس نیکیاں ملتی ہیں۔[۳]

۸۶۱۷ ابو بحر محمد بن حسن، محمد بن غالب، خالد بن ابی یزید قرنی، حماد بن زید، یحییٰ بن عتیق، عبداللہ بن عبدالرحمٰن، نہار العبدی، ابی سعید خدری کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے جس میں بکری عمدہ مال شمار ہوگی اس وقت انسان دین کی وجہ سے فتنہ سے بھاگ کر پہاڑ کے دامن میں بکری کے ساتھ سکونت اختیار کرے گا۔

۸۶۱۸ ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابو سامہ، سلیمان بن حرب، حماد بن زید، عاصم بن بہدلہ، ابو وائل، عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ نے ہمارے سامنے ایک خط کھینچ کر فرمایا یہ شیطان کے راستے ہیں جن کی طرف شیطان دعوت دیتا ہے اس کے بعد آپ ﷺ نے قول الٰہی کی تلاوت فرمائی (ترجمہ) اور یہ کہ میرا سیدھا راستہ یہی ہے تم اسی پر چلنا اور راستوں پر نہ چلنا کہ (ان پر چل کر) خدا کے راستہ سے الگ ہو جاؤ گے ان باتوں کا خدا تمہیں حکم دیتا ہے تاکہ تم پرہیزگار بنو (از انعام ۱۵۳)[۴]

۱۔ صحیح ابن حبان ۲۳۶۲. ومجمع الزوائد ۱۰/۱۲۰. والترغیب والترہیب ۱/۴۱۵.

۲۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد، سنن النسائی، کتاب الاستعاذۃ باب ۴۹. ومسند الامام أحمد ۲/۲۹۸. واتحاف السادۃ المتقین ۵/۸۵.

۳۔ سنن الترمذی ۲۹۱۰. والمصنف لابن أبی شیبۃ ۱۰/۴۶۱. والترغیب والترہیب ۲/۳۴۲. واتحاف السادۃ المتقین ۴/۴۶۵. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۸/۷۶.

۴۔ المستدرک ۲/۳۱۸. وصحیح ابن حبان ۱۷۴۱. وسنن ابن ماجۃ ۱۱. وسنن الدارمی ۱/۶۷. ومسند الامام أحمد ۳/۳۹۷. ومشکاۃ المصابیح ۱۶۶. واتحاف السادۃ المتقین ۷/۲۷۳، ۲۷۴.

۸۶۱۹ ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، سلیمان بن حرب، حماد بن زید، حبیب بن شہید، حسن، انس بن مالک کہتے ہیں کہ آپ ﷺ پرانے لباس میں ملبوس حضرت اسامہ کے سہارے گھر سے تشریف لائے اور آپ ﷺ نے صحابہ کرام کو نماز پڑھائی۔

۸۶۲۰ محمد بن احمد بن حسن، احمد بن ہارون بن روح، حسن بن علی فارسی، مؤمل بن اسماعیل، سفیان ثوری، حماد بن سلمہ، حماد بن زید بن عاصم، ابووائل، عبداللہ کہتے ہیں کہ ایک موقع پر جعرانہ مقام پر آپ ﷺ نے قبیلہ ہوازن میں غنائم کی تقسیم فرمائی اسی اثناء میں میں نے ایک انصاری کی زبان سے آپ ﷺ کے خلاف ایک کلمہ سنا عدم برداشت کی وجہ سے میں نے اللہ کے رسول کو اس سے مطلع کر دیا فوراً آپ ﷺ کا چہرہ متغیر ہو گیا حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ بعد میں مجھے اس شکایت پر افسوس ہوا آپ ﷺ نے فرمایا میرے لئے یہ چیز باعث پریشانی نہیں اس لئے کہ حضرت موسیٰ کو مجھ سے زیادہ تکلیف دی گئی لیکن انہوں نے صبر کا دامن نہیں چھوڑا نیز فرمایا ایک نبی کو ان کی قوم نے مار مار کر زخمی کر دیا اس کے باوجود بھی انہوں نے بارگاہ الٰہی میں التجا کی اے اللہ میری قوم کو ہدایت عطا فرما اس لئے کہ وہ لاعلم ہے۔

۸۶۲۱ احمد بن جعفر بن مالک، بشر بن موسیٰ، یحییٰ بن اسحاق سیلحینی، حماد بن سلمہ، حماد بن زید، عمرو بن دینار، طاؤس، ابن عباس فرماتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے مجھے سات چیزوں پر سجدہ کا حکم دیا گیا ہے (۱) ناک (۲) پیشانی (۳) دونوں ابروں (۴) ہاتھ کی انگلیوں کے پورے بھی ان ہی سات میں سے ہیں۔[۱]

۸۶۲۲ محمد بن احمد بن محمد، احمد بن عبدالرحمٰن سقطی، یزید بن ہارون، حماد بن زید، شعیب بن حجاب، انس بن مالک فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے حضرت صفیہ کو آزاد کر دیا اور ان کے عتق کو ہی ان کا مہر مقرر کیا۔

۸۶۲۳ محمد بن علی بن حبیش، حسن بن علی بن ولید فسوی، خالد بن خداش، حماد بن زید، یحییٰ بن عتیق، محمد بن سیرین، ایوب، یوسف بن ماہک حکیم بن حزام کہتے ہیں کہ مجھے اللہ کے رسول نے غیر مملوکہ مال فروخت کرنے سے منع فرمایا۔

۸۶۲۴ محمد بن احمد بن حسن، ابراہیم بن فضل، شہاب بن عباد، حماد بن زید، عمرو بن دینار، ابن عمر فرماتے ہیں کہ ہم شروع میں مخابرہ کو صحیح سمجھتے تھے لیکن بعد میں رافع بن خدیج نے بیان کیا کہ رسول ﷺ نے اس سے منع فرما دیا۔

۸۶۲۵ احمد بن ابراہیم بن یوسف، محمد بن شیرزاد، سلیمان بن حرب، حماد بن زید، یزید الرقاشی، انس بن مالک فرماتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے سب سے پہلے تمہارے دین سے نماز ختم ہوگی۔[۲]

۸۶۲۶ محمد بن علی بن حبیش، احمد بن قاسم بن مساور، خلف بن ہشام، حماد بن زید، ابوحازم، سہل بن سعد مرفوعاً بیان کرتے ہیں کہ ساٹھ سال گزرنے کے بعد انسان پر اللہ کی رحمتوں میں اضافہ ہو جاتا ہے۔[۳]

۸۶۲۷ احمد بن جعفر بن معبد، یحییٰ بن مطرف کہتے ہیں کہ ایک بار روزہ کی حالت میں عثمان بن ابی العاص کے پاس میرا جانا ہوا انہوں نے دودھ سے میری میزبانی فرمائی میں نے کہا میں تو روزہ سے ہوں انہوں نے فرمایا میں نے آپ ﷺ کو فرماتے سنا کہ روزہ انسان کے لئے معاصی سے اجتناب کی ڈھال ہے نیز فرمایا آخری دور میں آپ ﷺ نے مجھے طائف کا امیر مقرر کر کے ہدایت فرمائی عوام کا خیال رکھنا اس لئے کہ ان میں بیمار، ضعیف، بوڑھے اور حاجت مند سب ہی ہوتے ہیں۔[۴]

۱۔ صحیح البخاری ۲۰۶/۱، ۲۰۷. وصحیح مسلم، کتاب الصلاۃ ۲۲۸، ۲۳۱. وفتح الباری ۲۷۲/۲. ۲۹۹.

۲۔ المستدرک ۲۶۹/۴. والمصنف لابن أبی شیبة ۱۷۵/۱۵. وتاریخ أصبهان للمصنف ۲۱۳/۲. والتاریخ الکبیر ۱۵۸/۲. ومجمع الزوائد ۱۵۸/۲. ومسند الشهاب ۲۱۶.

۳۔ مجمع الزوائد ۲۰۶/۱۰. والمطالب العالیة ۳۰۹۱. والدر المنثور ۲۵۴/۵.

۴۔ سنن النسائی، کتاب الصیام، باب ۴۲. وسنن ابن ماجه ۱۶۳۹. ۴۲۱۰. ومسند الامام أحمد ۲۲/۴. ۲۱۷. والمصنف لابن أبی شیبة ۵/۳. والمعجم الکبیر للطبرانی ۴۱/۹. وأمالی الشجری ۲۸۴/۱. والترغیب والترهیب ۸۳/۲. ۵۴۷/۳. والدر المنثور ۱۸۰:۱. واتحاف السادة المتقین ۱۹۵/۴.

۸۶۲۸ محمد بن اسحاق بن ایوب، محمد بن جعد، عبید بن عمر، حماد بن زید، لیث، زیاد، ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ فرمان رسول ہے مہمان کا حق تین روز تک ہے اس کے بعد صدقہ ہے۔[1]

۸۶۲۹ محمد بن اسحاق بن ایوب، جعفر فریابی، مقدمی، حماد بن زید، عمرو بن دینار، سالم بن عبداللہ بن عمر اپنے باپ و دادا کے حوالہ سے آپ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ مریض کو دیکھ کر انسان کو کہنا چاہیے تمام تعریفیں مجھے اس مرض سے محفوظ رکھنے والی ذات کے لئے ہیں اور تجھ پر اور بے شمار مخلوق پر مجھے فوقیت دینے والی ذات کے لئے ہے۔[2]

۸۶۳۰ محمد بن معمر، جعفر فریابی، عبیداللہ بن عمر، حماد بن زید، ایوب ابن ابی ملیکہ، ابن عباس کا قول ہے حضرت عمر کو نیزہ لگنے کے وقت میں ان کے قریب تھا میں نے ان کے جسم کو ہاتھ لگا کر کہا اسے دوزخ چھو نہیں سکتی۔ حضرت عمر نے مجھ سے اس کی وجہ دریافت کی میں نے کہا اے امیر آپ نے صحبت رسول اختیار کی ہے اور آپ ﷺ اس دنیا سے تشریف لے جاتے وقت آپ سے راضی تھے پھر آپ مسلمانوں کے ساتھ رہے ان کے خلیفہ بنے آپ اس حالت میں اس دنیا سے جائیں گے کہ تمام لوگ آپ سے خوش ہوں گے حضرت عمر نے فرمایا اللہ نے صحبت رسول مجھے عطا کر کے مجھ پر احسان فرمایا اب اگر روئے زمین کی ساری چیزیں میری ملکیت ہوں تو میں انہیں فدیہ دے کر عذاب الٰہی سے بچنے کی کوشش کروں گا۔

۸۶۳۱ ابوحسن احمد بن یعقوب بن مہرجان معدل، حسن بن علی معمری، ام کلثوم فرماتی ہیں کہ ارشاد نبوی ہے دو مسلمانوں کے درمیان صلح کے لئے کذب اختیار کرنا صحیح ہے۔[3]

۸۶۳۲ ابوبکر بن خلاد، محمد بن فرج ازرق، محمد بن فضل ابونعمان، حماد بن زید، ابان بن ثعلب، اعمش ابوعمرو شیبانی، ابن مسعود فرماتے ہیں کہ قول رسول ہے خیر پر دلالت کرنے والا اس کے کرنے والے کے برابر ہے۔[4]

۸۶۳۳ ابوبکر، محمد بن غالب بن حرب، محمد بن فضل، حازم، علی بن مدینی، عبید بن عمر، حماد بن زید، ابان بن ثعلب، ابواسحاق، عبدالرحمٰن بن زید، عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کا تلبیہ یہ تھا لبیک اللھم لبیک لاشریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک۔

۸۶۳۴ ابوبکر اسماعیل بن اسحاق، محمد بن معاویہ نیساپوری، حماد بن زید، ایوب، یحییٰ بن ابی کثیر، عبداللہ ابی قتادہ اپنے والد کا قول نقل کرتے ہیں کہ ان کا کسی شخص پر قرض تھا، انہوں نے آکر اس سے اپنے قرض کا مطالبہ کیا مقروض اس وقت چھپ گیا پھر کچھ روز کے بعد مدیون ان سے ملا تو انہوں نے غائب ہونے کی وجہ پوچھی اس نے کہا میرے پاس قرض ادا کرنے کے لئے کچھ نہیں تھا انہوں نے مدیون سے قسم کا مطالبہ کیا تو اس نے اس پر قسم اٹھا لی اس کے بعد انہوں نے دستاویز منگوا کر اسے پھاڑ دیا اور فرمایا میں نے آپ ﷺ کو فرماتے سنا

---

[1] مسند الامام أحمد ۲/۰ ۵۱. ۵۳۴. والسنن الکبری للبیهقی ۹/۱۹۷. والمصنف لعبد الرزاق ۲۰۵۲۷.

[2] سنن الترمذی ۳۴۳۱. ۳۴۳۲. ومجمع الزوائد ۱۰/۱۳۸. وتاریخ أصبهان ۱/۲۷۱. والکامل لابن عدی ۶/۲۳۷۴. ۴/۱۴۶۱. ۵/۱۷۸۶.

[3] سنن أبی داؤد، کتاب الأدب باب ۵۷.

[4] المعجم الکبیر للطبرانی ۶/۲۳۰. ۱۷/۲۲۷. ۲۲۸. ومجمع الزوائد ۱/۱۶۶. ۳/۱۷. واتحاف السادة المتقین ۱/۱۱۵. ۴/۵۰۱. ۸/۱۷۸. ۹/۲۶۴. والمطالب العالیة ۹۰۲. وتاریخ بغداد ۷/۳۸۳. والترغیب والترهیب ۱/۱۲۰. وتاریخ أصبهان للمصنف ۱/۳۳۴. والأحادیث الصحیحة ۱۶۶۰. وقضاء الحوائج لابن أبی الدنیا ۲۷. وکشف الخفا ۱/۴۸۰. ۴۸۱. والدر المنتثرة ۸۳.

کہ قرض معاف کرنے یا اسے ہبہ کرنے والے شخص کو قیامت کے روز اللہ کے سایہ کے نیچے جگہ ملے گی۔ [1]

۸۶۳۵ محمد بن عبد الرحمٰن بن فضل، عبدان بن احمد، جبار، احمد بن زید، اسحاق بن سوید، یحییٰ بن یعمر ابن عمران کہتے ہیں کہ ایک شخص نے آپ ﷺ کو تین بار پکارا آپ ﷺ نے ہر بار جواب میں لبیک فرمایا۔

۸۶۳۶ محمد بن عبد الرحمٰن، عبدان بن احمد، جبارہ بن مغلس، حماد بن زید، عمرو بن دینار، جابر بن یزید، ابن عباس، عمرو بن دینار، ابی جعفر فرماتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے نماز کو بھول جانے والا شخص جنت کی راہ سے بھٹک جاتا ہے۔ [2]

۳۷۴ زیاد بن عبداللہ نمیری [3]

آپ شب بیدار اور روزہ دار تھے۔ موت کی فکر ہر وقت آپ کو دامن گیر رہتی تھی۔

۸۶۳۷ عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن عباس، سلمہ بن شبیب، داؤد بن محبر، صالح مری، زیاد نمیری فرماتے ہیں کہ کافی عرصہ قبل خواب میں مجھے ایک کہنے والے نے کہا اے زیاد نیند سے بیدار ہو کر تہجد پڑھ خدا کی قسم یہ تیرے لئے اس نیند سے بہتر ہے جو تیرے بدن کو کمزور کرنے والی اور تیرے قلب کو توڑنے والی ہے چنانچہ اس کے کہنے پر بیدار ہوا لیکن دوبارہ مجھ پر نیند نے حملہ کر دیا پھر دوبارہ اس نے مجھے کہا اے زیاد نیند سے بیدار ہو جا، دنیا میں عابدین کے علاوہ کسی کے لئے خیر نہیں اس کے بعد میں نیند سے بیدار ہو گیا۔

۸۶۳۸ ابوبکر محمد بن احمد مؤذن، ابوحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، عون بن عمارہ، عمارہ بن زاذان، زیاد نمیری کا قول ہے اگر مجھے اپنی موت کا وقت معلوم ہوتا تو میں طویل غم اور پریشانی کی وجہ سے کمزور ہو جاتا لیکن وقت موعود کے غیر معلوم ہونے کی صورت میں خود اندازہ کر لو کیا حال ہوگا۔

۸۶۳۹ محمد بن احمد، ابوحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، داؤد بن محبر، عبدالواحد بن خطاب کہتے ہیں کہ میں نے ایک جنازہ کے موقع پر زیاد نمیری کو کہتے سنا جو شخص دنیا سے چلا گیا تو اس کی قیامت قائم ہو گئی۔

۸۶۴۰ عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن علی خزاعی، مسلم بن ابراہیم، حبیب بن حسن، یوسف قاضی، محمد بن ابی بکر مقدمی، عدی بن ابی عمارۃ الذارع، زیاد نمیری، انس بن مالک کہتے ہیں کہ فرمان رسول ہے شیطان انسان کے قلب پر حملہ کرتا ہے اگر انسان ذکر الٰہی میں مشغول ہو جاتا ہے تو اس کے حملہ سے محفوظ ہو جاتا ہے ورنہ نہیں۔ [4]

۸۶۴۱ حبیب بن حسن، یوسف قاضی، محمد بن ابی بکر، زائدہ بن ابی الرقاد، زیاد نمیری، انس بن مالک فرماتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے جب جنت کے باغات پر تمہارا گزر ہو تو تم ان میں خوب چرو صحابہ کرام نے آپ ﷺ سے اس کی تشریح کے بارے میں سوال کیا آپ ﷺ نے

۱۔ صحیح مسلم، کتاب الزهد باب ۷۴. وسنن الترمذی ۱۳۰۶. ومسند الامام أحمد ۲/ ۳۵۹. ۳/ ۴۲۷. وسنن الدارمی ۲/ ۲۶۱. والسنن الکبری للبیهقی ۵/ ۳۵۷. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۹/ ۱۶۶. وفتح الباری ۲/ ۱۴۴.

۲۔ سنن ابن ماجة ۹۰۸. والسنن الکبری للبیهقی ۹/ ۲۸۶. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۲/ ۱۸۰. وفتح الباری ۱۱/ ۱۶۸. والکامل لابن عدی ۲/ ۷۰۳. والدر المنثور ۵/ ۲۱۸.

۳۔ التاریخ الکبیر ۳/ت ۲۱۱۵. والجرح ۳/ت ۲۴۱۹. والکاشف ۱/ ۳۳۲. والمیزان ۲/ت ۲۹۴۵. وتهذیب الکمال ۲۰۵۵.

۴۔ مجمع الزوائد ۷/ ۱۴۹. والمطالب العالیة ۳۳۸۴. والدر المنثور ۲/ ۴۲۰. واتحاف السادة المتقین ۷/ ۲۹۸. والترغیب والترهیب ۲/ ۴۰۰. وتخریج الاحیاء ۳/ ۲۷. ۴۲.

فرمایا اس سے مراد ذکر کے حلقے ہیں۔[1]

۸۶۴۲ ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، محمد بن ابی بکر، زائدہ بن ابی الرقاد، زیاد نمیری، انس بن مالک کہتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے اللہ کے فرشتوں کی ایک جماعت ذکر کے حلقوں کی تلاش میں سرگرداں رہتی ہے جب انہیں کوئی ذکر کا حلقہ نظر آجاتا ہے تو وہ پروں کے ذریعے اسے گھیر لیتے ہیں اور آسمان تک حلقہ بندی کر لیتے ہیں پھر وہ اللہ کے حضور عرض کرتے ہیں کہ آپ کے کچھ بندے حلقہ بندی کر کے آپ کی نعمتوں کی تعظیم، تلاوت قرآن آپ ﷺ پر درود پاک بھیجنے اور آپ سے دنیا و آخرت کے لئے سوال کرنے میں مشغول ہیں اللہ کی طرف سے جواب آتا ہے کہ ان پر میری رحمتوں کا نزول ہو رہا ہے۔ اور صرف اس مجلس میں شریک ہونے والے کو بھی میں محروم نہیں کروں گا۔[2]

۸۶۴۳ ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، مقدمی، زائدہ بن ابی الرقاد، زیاد نمیری، انس بن مالک کہتے ہیں کہ فرمان نبوی ہے تین چیزیں کفارہ، تین چیزیں بلندیٔ درجات، تین چیزیں نجات اور تین چیزیں ہلاکت کا ذریعہ ہیں، تین چیزیں کفارہ کا ذریعہ بننے والی یہ ہیں (۱) موسم سردی میں وضو کی تکمیل کا اہتمام (۲) ایک فرض نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار میں رہنا (۳) جمعہ کے لئے پیادہ چلنا۔ بلندی درجات کا ذریعہ بننے والی تین چیزیں یہ ہیں (۱) کھانا کھلانا (۲) سلام عام کرنا (۳) شب میں اللہ کے سامنے قیام کرنا۔ نجات کا ذریعہ بننے والی تین چیزیں یہ ہیں (۱) بوقت غصہ عدل اختیار کرنا (۲) غنیٰ اور فقر میں رضا اور میانہ روی اختیار کرنا (۳) ظاہراً و باطناً خوف الٰہی کا ہونا ہلاکت کا ذریعہ بننے والی تین چیزیں یہ ہیں (۱) بخل اختیار کرنا (۲) خواہش پرست بننا (۳) متکبر ہونا۔[3]

۸۶۴۴ ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، محمد بن ابی بکر، زائدہ بن ابی الرقاد، زیاد نمیری، انس بن مالک کہتے ہیں کہ قول رسول ہے آسمان نے آواز نکالی تو آسمان پر ہر جگہ فرشتے قیام سجود اور رکوع میں مشغول تھے۔[4]

۸۶۴۵ حبیب بن حسن، علی بن ہارون، یوسف قاضی، محمد بن ابی بکر زائدہ بن ابی الرقاد، زیاد نمیری، انس بن مالک فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ ماہ رجب کی آمد کے موقع پر یہ دعا فرماتے تھے اللھم بارک لنا فی رجب و شعبان و بلغنا رمضان۔

۳۷۵ ہشام بن حسان[5]

آپ ہر وقت متفکر اور بیدار رہتے تھے۔ دس برس تک اپنے استاذ حسن بن ابی حسن کی صحبت میں رہے۔

۸۶۴۶ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، صفوان بن عیسیٰ، ہشام بن حسان کہتے ہیں کہ میں نے حسن کو کہتے سنا خدا کی قسم میں نے ایسی قوم دیکھی ہے جس کے پاس گھر میں لپیٹنے کے لئے کپڑا پکانے کے لئے چیز اور سونے کے لئے بستر نہیں تھا اس قوم کا ایک فرزند

۱ـ: سنن الترمذی ۳۵۰۹، ۳۵۱۰۔ ومسند الامام أحمد ۱۵۰/۳۔ والسنن الکبری للبیھقی ۳۲۲/۱۔ ومشکاۃ المصابیح ۲۲۷۱، ۲۲۹۔ واتحاف السادۃ المتقین ۲۴۰/۱، ۶/۵، ۱۷۳، ۳۲۲/۸۔ والترغیب والترھیب ۱۱۲/۱۔ ومجمع الزوائد ۱۲۶/۱۔ والمعجم الکبیر للطبرانی ۹۵/۱۱۔

۲ـ: مجمع الزوائد ۷۷/۱۰۔ والترغیب والترھیب ۴۰۴/۲۔ مسند الحمیدی ۱۸۷۶۔ واتحاف السادۃ المتقین ۱۰/۵۔ والدر المنثور ۱۵۲/۱۔ وکنز العمال ۱۸۷۶۔

۳ـ مجمع الزوائد ۹۱/۱۔ والترغیب والترھیب ۲۸۶/۱۔ واتحاف السادۃ المتقین ۱۴۲۔ والأحادیث الصحیحۃ ۱۸۰۲۔

۴ـ: مسند الامام أحمد ۱۷۳/۵۔

۵ـ طبقات ابن سعد ۲۷۱/۷۔ والتاریخ الکبیر ۸/ت ۲۶۸۹۔ والجرح ۹/ت ۲۲۹۔ والکاشف ۳/ت ۶۰۵۹۔ والمیزان ۴/ت ۹۲۲۰۔ وتھذیب الکمال ۶۵۷۲۔

تمنا کرتا تھا کہ اس کے پیٹ میں جانے والا ایک لقمہ کاش اینٹ کی مانند بن جائے کیوں کہ اینٹ پانی میں تین برس تک باقی رہتی ہے۔

۸۶۴۷ابوبکر، عبداللہ، ابی، صفوان بن عیسیٰ، ہشام کہتے ہیں کہ میں نے حسن کو کہتے سنا خدا کی قسم میں نے ایسی قوم کا مشاہدہ کیا ہے کہ اس قوم کا ایک فرد بڑی محنت سے مال کمانے کے بعد اپنے بھائی سے کہتا اے میرے بھائی آپ کو معلوم ہے کہ یہ مال میرے لئے حلال ہے لیکن اس مال سے مجھے اپنے عمل کے فاسد ہونے کا خطرہ ہے اس لئے یہ مال میں آپ کو ہبہ کرتا ہوں۔

۸۶۴۸ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، روح، ہشام حسن فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم ایسی قوم میری نظروں سے گزری ہے کہ اس کا ایک فرد ناشتہ کرنے سے شکم سیر ہی نہیں ہوتا تھا حسن کہتے ہیں کہ خدا کی قسم شکم سیری کے بعد ایک لقمہ بھی پیٹ میں لے جانے سے کتے کو ڈالنا بہتر ہے۔

۸۶۴۹ابوبکر، عبداللہ، ابی، عبدالرزاق، ہشام، حسن فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم ایسی قوم بھی میں نے دیکھی ہے کہ اس کا ایک فرد اپنے بھائی کو اپنے اہل وعیال کا نائب بنا کر چلا گیا اور وہ ان پر چالیس سال تک خرچہ کرتا رہا۔

۸۶۵۰ابومحمد بن حیان، محمد بن عبدا بن رستہ، قطن بن نسیر، جعفر بن سلیمان، ہشام، حسن فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم میں نے ایسی قوم بھی دیکھی ہے کہ اس کا کوئی فرد اپنے اہل کو کھانے پکانے کا حکم نہیں دیتا تھا اگر گھر والوں نے کچھ تیار کر کے دے دیا تو کھالیا ورنہ خاموش رہا اور ان کو سردی گرمی کا احساس نہیں ہوتا تھا اور ان کے پاس کوئی بستر نہیں تھا، نیند آنے پر ہاتھ سر کے نیچے رکھ کر سو گئے پھر اٹھ کر ساری شب رکوع، سجود اور قیام کی حالت میں گزاری۔

۸۶۵۱ابی، ابوحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، احمد بن ابراہیم ابن مہدی، حماد بن زید، ہشام حسن فرماتے ہیں کہ پوری دنیا کی مثال اس شخص کی مثل ہے جس نے خواب میں اپنی محبوب چیز دیکھی پھر وہ بیدار ہو گیا۔

۸۶۵۲ابی، ابوحسن، ابوبکر، سعدویہ، اسحاق بن ابراہیم، ابومعاویہ، ہشام، حسن فرماتے ہیں کہ ابوسعید سے قمیض کے نہ دھونے کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا موت اس سے بھی قبل آنے والی ہے۔

۸۶۵۳ابومحمد بن حیان، محمد بن عبدا بن رستہ، ایوب، فضیل بن عیاض، ہشام، حسن فرماتے ہیں کہ میں نے ایک ایسی سادہ قوم بھی دیکھی ہے کہ وہ دنیا کے آنے جانے پر خوشی وغم سے خالی تھی۔

۸۶۵۴احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، علی بن حکیم، فضیل بن عیاض، ہشام، حسن کا قول ہے میرے نزدیک علم کے ایک باب کا حصول دنیا و مافیہا سے افضل ہے۔

۸۶۵۵ابومحمد بن حیان، عبداللہ بن بندار، محمد بن یحییٰ مکی، فضیل بن عیاض، ہشام، حسن کا قول ہے بستر پر لیٹنے کے بعد ذکر الٰہی میں مشغول ہونے والے شخص کے لئے وہ بستر قیامت کے روز مسجد کی شکل میں ہوگا اور عنداللہ ذاکرین میں اس کا شمار ہوگا۔

۸۶۵۶ابومحمد بن حیان، عبداللہ بن بندار، محمد بن یحییٰ، فضیل بن عیاض، ہشام، حسن، عبداللہ کا قول ہے اگر مجھے دوزخ و جنت کے درمیان کھڑا کر کے اپنے مقام سے واقف ہونے اور مٹی بننے کے درمیان اختیار دیا جائے تو میں مٹی بننے کو ترجیح دوں گا۔

۸۶۵۷ابی، احمد بن محمد، عبداللہ بن سفیان، داؤد بن عمر ضبی، فضیل بن عیاض، ہشام، حسن فرماتے ہیں کہ ایک گھڑی فکر کرنا کل شب کے قیام سے بہتر ہے۔

۸۶۵۸ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، داؤد بن عمر ضبی، فضیل بن عیاض، ہشام، حسن کہتے ہیں کہ اے لوگو تمہاری زندگی کی مدت غیر معلوم اور تمہارا ہر عمل محفوظ ہے موت تمہارے پیچھے اور نار دوزخ تمہارے سامنے ہے خدا کی قسم تمہارے سامنے جو دنیا ہے وہ فانی ہے تم شب و روز اللہ کے فیصلے کا انتظار کرو اور عالم برزخ کی تیاری کرو۔

۸۶۵۹احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلم، سیار، جعفر، ہشام بن حسان، حسن بن مسلم، سیار، جعفر، ہشام بن

حسان، حسن فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم اس دنیا میں ہر مسلمان کو پریشانی کا سامنا ہے۔

۸۶۶۰ احمد بن جعفر، اسحاق بن ابراہیم علی بن مسلم، سیار، حماد بن زید، ہشام، حسن فرماتے ہیں کہ انسان اس دنیا میں پریشان ہو کر کہے گا اے میرے گھر والو مجھے ناشتہ کرادو میرے گھر والو مجھے شام کا کھانا کھلادو۔

۸۶۶۱ ابو محمد بن حیان، ابن ابی داؤد، علی بن مسلم، عباد، ہشام، حسن کا قول ہے مؤمن صبح وشام غمگین رہتا ہے اور اسے اس دنیا میں اتنا کافی ہے جتنا بکری کے بچہ کے لئے کافی ہے۔

۸۶۶۲ محمد بن جعفر، اسحاق بن ابراہیم علی بن مسلم، سیار، جعفر، ہشام، حسن کا قول ہے میں نے ایسی قوم بھی دیکھی ہے کہ اس کا ایک فرد بقدر کفایت کھانے میں سے بھی صدقہ کرتا تھا نیز میں نے ایسی قوم بھی دیکھی ہے کہ اس کی نظر میں دنیا بے وقعت اور مٹی سے بھی کمتر تھی

۸۶۶۳ محمد بن جعفر، اسحاق بن ابراہیم علی بن مسلم، سیار، جعفر، ہشام، حسن کہتے ہیں کہ خدا کی قسم دنیا سے متأثر ہونے والے شخص کو اللہ ذلیل کرتا ہے۔

۸۶۶۴ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، یزید بن ہارون، ہشام، حسن کہتے ہیں کہ خدا کی قسم اگر کوئی شخص دنیا کے حصول کے بعد اس کے مکر وفریب میں پھنس جائے تو وہ اس کے علم میں کمی اور اس کی رائے کی کمزوری کا سبب بنتا ہے۔

۸۶۶۵ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، ابی، یزید بن ہارون، ہشام، حسن کہتے ہیں کہ آدم کے خطا میں واقع ہونے سے قبل موت ان کے سامنے اور امید ان کے پیچھے تھی لیکن خطا میں واقع ہونے کے بعد اس کا برعکس ہوگیا۔

۸۶۶۶ ابوبکر، عبداللہ، ابی، یزید بن ہارون، ہشام، حسن کا قول ہے کہ حضرت آدم نے جنت میں ایک گھڑی قیام فرمایا جو دنیا کے اعتبار سے ایک سو تیس دن کی تھی۔

۸۶۶۷ ابی، ابوحسن، ابوبکر، محمد بن عبداللہ، مخلد بن حسین، ہشام حسن فرماتے ہیں کہ انسان دنیا سے تین حسرتوں کے ساتھ جاتا ہے (۱) جمع شدہ مال سے فائدہ حاصل نہ کرسکا (۲) اس کی امیدیں پوری نہیں ہوئیں (۳) آگے کے لئے تیاری نہ کرسکا۔

۸۶۶۸ ابی، حسن، ابوبکر، محمد بن عمارۃ، محمد بن طفیل، حماد بن زید، ہشام، حسن فرماتے ہیں کہ یوسفؑ سے پوچھا گیا کہ خزانوں کے مالک ہونے کے باوجود آپ بھوکے رہتے ہیں جواب دیا تاکہ بھوکے شخص کو نہ بھولوں۔

۸۶۶۹ ابو حامد بن جبل، محمد بن اسحاق ثقفی، عبداللہ بن محمد اموی، خالد بن خداش، حماد بن زید کا قول ہے ہشام بن حسان کی مجلس سے بہتر مجلس میں نے نہیں دیکھی احادیث بیان کرنے کے وقت ان کی آنکھیں پرنم ہوتی تھیں۔

۸۶۷۰ ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، روح بن عبادہ، ہشام، محمد بن سیرین، ابی ہریرہ فرماتے ہیں کہ فرمان رسول ہے، ایک نیکی پر دس نیکیوں کا اجر ملتا ہے اللہ فرماتا ہے کہ روزہ کا بدلہ میں خود ہوں اس لئے کہ میری وجہ سے اس نے کھانا پینا ترک کیا ہے اور اس کے منہ کی بدبو میرے نزدیک عنبر کی خوشبو سے زیادہ عمدہ ہے۔[1]

۸۶۷۱ ابوبکر، حارث بن محمد، یزید بن ہارون، ہشام بن حسان محمد بن سیرین، ابوہریرہ کا قول ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا بھول کر کھانے پینے والا اپنا روزہ مکمل کرے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے کھلایا پلایا[2]

۸۶۷۲ ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، عبداللہ بن ابی بکر، ہشام بن حسان، محمد بن سیرین، ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے

۱۔ سنن النسائی، کتاب الصیام باب ۷۵. ومسند الامام أحمد ۲/۲۳۲، ۴۱۱، ۵۱۶، ۳۴۶/۴، ۱۴۸/۵. وسنن الدارمی ۳۱۴/۲. والمستدرک ۲۴۱/۴. وأمالی الشجری ۱۰۴/۲. والدر المنثور ۶۵/۳. ۲۹۴/۶.

۲۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام ۱۷۱. ومسند الامام أحمد ۴۲۵/۲ وسنن الدارمی ۱۳/۲. ومشکاۃ المصابیح ۲۰۰۳. ونصب الرایۃ ۴۴۵/۲. واتحاف السادۃ المتقین ۳۱۰/۴.

ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی آپ نے دو رکعتوں پر سلام پھیر دیا اس کے بعد آپ ﷺ مسجد کے اگلے حصے میں عصا کے سہارے کھڑے ہو گئے اس وقت ابوبکر وعمر بھی موجود تھے اس کے بعد آپ نے ذوالیدین کا واقعہ ذکر فرمایا۔

۸۶۷۳ابوبکر، حارث بن ابی اسامہ، سعید بن عامر، ہشام بن حسان، محمد بن سیرین، ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے جمعہ کے روز قبولیت کی ایک گھڑی ضرور ہوتی ہے جس میں بندہ کی ہر دعا قبول کی جاتی ہے۔

۸۶۷۴احمد بن جعفر بن معبد، یعقوب بن ابی یعقوب، محمد بن عبداللہ انصاری، ہشام بن حسان، محمد بن سیرین، ابو ہریرہ مرفوعاً بیان کرتے ہیں کہ اذان کے بعد مسجد کی طرف دوڑنے کے بجائے سکون واطمینان سے چلو جو مل جائے اسے ادا کرو جو نہ ملے تو اس کی قضا کرلو۔[۱]

۸۶۷۵عبدالرحمٰن بن محمد بن احمد المذکر، ابراہیم بن زہیر حلوانی، مکی بن ابراہیم، ہشام بن حسان، محمد بن سیرین، ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ گرمی کی شدت دوزخ کی تپش سے ہے۔[۲]

۸۶۷۶ابوبکر محمد بن احمد الوراق، احمد بن عبدالرحمٰن سقطی، یزید بن ہارون، ہشام بن حسان، محمد بن سیرین، ابو ہریرہ، محمد بن عمرو، ابوسلمہ فرماتے ہیں کہ قول نبوی ہے اللہ تعالیٰ کے ننانوے اسمائے حسنٰی ہیں انہیں یاد کرنے والا جنت میں داخل ہوگا اللہ وتر ہے اور وتر کو پسند کرتا ہے[۳]

۸۶۷۷ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، ابوعلی بشر بن سیحان، حرب بن میمون، ہشام بن حسان، محمد بن سیرین، ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ آپ ﷺ نے بلال کو بلایا بلال نے آپ ﷺ کو کھجوروں کا ایک ٹوکرا پیش کیا آپ ﷺ نے فرمایا اے بلال یہ کیا ہے؟ حضرت بلال نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ کھجوریں میں نے آپ کے لئے جمع کی تھیں آپ ﷺ نے حضرت بلال کو دوزخ کی آگ سے ڈراتے ہوئے ان کھجوروں کو خرچ کرنے کا حکم دیا اور فرمایا عرش والے سے کمی کا خوف مت کر۔

۸۶۷۸احمد بن جعفر بن معبد، ابوبکر احمد بن عمرو البزار، حسن بن یحییٰ ایلی، عاصم بن مھجع، صالح مری، ہشام بن حسان، محمد بن سیرین ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ فرمان نبوی ہے طالب عزت شخص پر اللہ کے پاس جانے کے لئے تیاری ضروری ہے۔

۸۶۷۹حسن بن اسحاق بن ابراہیم، عمرو بن محمد بن حفص معدلان، احمد بن محمد بن اسماعیل الدمشقی، موسیٰ بن عامر، عیسیٰ بن خالد یمانی صالح مری، ہشام بن حسان محمد بن سیرین، ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ فرمان رسول ہے ایک شخص کو اگر گناہ کرنے کے بعد اس کے یاد آنے پر قلق ہوتا ہے تو امید ہے کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ صرف اسی پر اس کی مغفرت کردے گا۔

۸۶۸۰احمد بن عبداللہ بن محمود، عبداللہ بن وہب، جمیل بن حسن، محمد بن مروان، ہشام بن حسان، محمد بن سیرین، ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے متقی انسان جنت میں جائے گا اس کی نعمتوں سے خوب محظوظ ہوگا ہمیشہ اس میں رہے گا اس کی جوانی کبھی فنا نہ ہوگی، اس کا لباس کبھی بوسیدہ نہ ہوگا۔[۴]

۸۶۸۱عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، ہشام، قتادہ، انس کہتے ہیں کہ قبیلہ عرینین کے کچھ لوگ مدینہ آئے آپ ﷺ نے ان کے لئے اونٹوں اور چرواہے کا حکم دیا اور انہیں اونٹوں کے دودھ اور پیشاب پینے کی اجازت دی جب وہ خوب فربہ ہوگئے تو وہ چرواہے کو قتل کر کے اونٹوں کو ساتھ لے گئے آپ ﷺ نے ان کے تعاقب کے لئے چند صحابہ کرام کو روانہ فرمایا چنانچہ انہیں پکڑ کر لایا گیا تو آپ

۱۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد ۱۵۲. ومسند الامام أحمد ۲/ ۲۶۰، ۵۲۹. والسنن الکبری للبیھقی ۳/ ۲۲۸. وصحیح ابن خزیمۃ ۱۰۶۵.

۲۔ صحیح البخاری ۴/ ۱۴۶. وصحیح مسلم، کتاب المساجد ۱۸۱.

۳۔ صحیح البخاری ۳/ ۲۵۹. وصحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء ۶. وفتح الباری ۵/ ۳۵۴، ۱۳/ ۳۷۷.

۴۔ تفسیر ابن کثیر ۷/ ۲۴۷.

ﷺ نے خلاف سے ان کے ہاتھ و پاؤں قطع کرنے کا حکم فرمایا اور ان کی آنکھوں میں سلائی بھروا کر انہیں دھوپ میں ڈلوادیا حتی کہ اسی حالت میں وہ مر گئے۔

۸۶۸۲عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، ہشام قتادہ انس کہتے ہیں کہ فرمان رسول ہے انسان کے بوڑھا ہونے کے ساتھ ساتھ اس کی دو چیزیں مال کی حرص اور عمر کی زیادتی جوان ہوتی ہیں۔[۱]

۸۶۸۳عبدالرحمٰن بن محمد، محمد بن زکریا، قطبہ بن عبداللہ، ہشام، قتادہ ابورافع، ابوہریرہ کا قول ہے شوہر کے اپنی بیوی کے چار زانوں کے درمیان بیٹھ کر دخول کی کوشش کرنے سے غسل واجب ہو جاتا ہے۔[۲]

۸۶۸۴احمد بن ابراہیم بن یوسف، محمد بن یحییٰ بن مندۃ، ابوکریب، محمد بن میمون، زعفرانی، ہشام بن حسان، عکرمہ ابن عباس کا قول ہے لوگوں کی عدم خواہش کے باوجود ان کے سامنے وعظ کرنے والے کے منہ میں سیسہ ڈال دو۔[۳]

۸۶۸۵سلیمان بن احمد، حسین بن اسحاق تستری، حسن بن محمد ذراع، حصین بن نمیر، ہشام بن حسان، عکرمہ، ابن عباس کا قول ہے فرمان رسول ہے اللہ تعالیٰ کو عزیمت پر عمل کی طرح رخصت پر عمل کرنا بھی محبوب ہے۔

۸۶۸۶حبیب بن حسن، فاروق خطابی، ابومسلم کشی، محمد بن عبداللہ انصاری، ہشام بن حسان، عبداللہ بن مفضل کا قول ہے آپ ﷺ نے روزانہ کنگھی کرنے سے منع فرمایا ہے۔

۸۶۸۷ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، سوید بن سعید، عبداللہ بن رجاء بصری، ہشام بن حسان، حسن، جابر کہتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے انسان اور کفر کے درمیان ترک صلوۃ کا فرق ہے۔[۴]

۸۶۸۸عبداللہ بن جعفر، ابومسعود، یزید بن ہارون، ہشام بن حسان، ابن سیرین، انس بن مالک کا قول ہے عرق النساء سے شفایاب ہونے کے لئے ایک عربی دنبہ کو جوش دے کر اس کے سوپ کے تین حصے کر لئے جائیں عرق النساء کا مریض ہر صبح نہار منہ اس کا ایک حصہ نوش کر لے، انس بن مالک فرماتے ہیں کہ میں نے اس نسخہ سے ایک سو سے زائد مریضوں کو صحت یاب ہوتے دیکھا ہے۔

۸۶۸۹محمد بن جعفر المکتب، محمد بن احمد بن خطاب، موسیٰ بن عبدالرحمٰن بن مہدی، ابواسامہ، ہشام بن حسان، ابن سیرین، انس بن مالک نے آپ ﷺ سے عرق النساء کے بارے میں گذشتہ علاج کی مثل روایت کیا ہے۔

۸۶۹۰ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، روح بن عبادۃ، ہشام، انس، ابن سیرین، عبدالملک بن قتادہ بن ملحان قیسی نے اپنے والد کے حوالہ سے نقل فرمایا ہے کہ آپ ﷺ نے ہمیں ہر ماہ کی ۱۳، ۱۴، ۱۵، تاریخ میں روزہ رکھنے کا حکم فرمایا کیوں کہ ان تاریخوں کا روزہ صوم الدہر کی مانند ہے۔

۸۶۹۱ابوبکر، حارث، روح، ہشام، واصل، محمد بن یعقوب، رجاء بن حیوہ، ابوامامہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ایک بار ایک غزوہ تشکیل دیا جس میں میں بھی تھا میں نے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے لئے شہادت کی دعا کیجئے آپ ﷺ نے

۱۔ اتحاف السادۃ المتقین ۱۰/۲۳۹. وبلفظ مختلف : صحیح البخاری ۸/۱۱۱. وفتح الباری ۱۱/۲۳۹. وتاریخ ابن عساکر ۳/۳۰.

۲۔ صحیح البخاری ۱/۸۰. وصحیح مسلم، کتاب الحیض، ۸۷، ۸۸. وفتح الباری ۱/۳۹۵.

۳۔ کتاب الحیض، ۸۷، ۸۸. وفتح الباری ۱/۳۹۵.

۴۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان ۱۳۴. ومسند الامام أحمد ۳/۳۸۹. والسنن الکبری للبیہقی ۳/۳۶۶. وسنن الترمذی ۲۶۱۹. ۲۶۲۰. وسنن أبی داؤد ۴۶۷۸. وسنن ابن ماجہ ۱۰۷۸.

فرمایا اے اللہ ان کو سلامتی کے ساتھ مال غنیمت عطا فرما راوی کہتے ہیں کہ چنانچہ ہم صحیح و سالم مال غنیمت حاصل کر کے واپس لوٹے پھر میں نے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ مجھے حصول شہادت کے لئے کوئی عمل بتا دیجئے ؟ آپ ﷺ نے فرمایا روزہ رکھو اس لئے کہ اس کے برابر کوئی عمل نہیں ہے۔ کچھ روز کے بعد پھر میں نے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ مجھے کوئی دوسرا عمل بتا دیجئے آپ نے فرمایا اللہ کے سامنے خوب سجدے کرو کیوں کہ ایک سجدہ کے عوض اللہ تعالیٰ ایک گناہ معاف اور ایک درجہ بلند فرماتے ہیں۔[1]

۸۶۹۲ سلیمان بن احمد، ادریس بن جعفر، یزید بن ہارون، ہشام بن حسان، محمد بن سیرین، عمران بن حصین فرماتے ہیں کہ فرمان نبوی ہے جھوٹی قسم کھانے والے کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔[2]

۸۶۹۳ احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، بشر بن سبحان بصری، حرب بن میمون، ہشام بن حسان، ہشام بن عروہ اپنے والد کے واسطے سے حضرت عائشہ کا قول نقل فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ گندم کی روٹی سے شکم سیر ہوئے بغیر اس دنیا سے تشریف لے گئے۔

۳۷۶ ہشام دستوائی[3]

آپ ذکر الٰہی میں رطب اللسان رہتے تھے نیز آپ خدا ترس انسان تھے۔

۸۶۹۴ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی سعید بن عامر، ہشام دستوائی کہتے ہیں کہ ہم طلب حدیث کے لئے ایک فقیہ کے پاس جاتے تھے لیکن طاعون کے زمانہ میں دو رکعت نفل ہمیں طلب حدیث سے زیادہ پسند تھیں۔

۸۶۹۵ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، عباس بن ابی طالب، ہدبہ بن خالد، امیہ بن خالد، کہتے ہیں کہ میں نے شعبہ کو کہتے سنا میرے نزدیک رضاء الٰہی کے خاطر ہشام دستوائی کے علاوہ حدیث کا طالب کوئی نہیں ہے، ہشام فرمایا کرتے تھے حدیث کی وجہ سے خلاصی ہو جانا ہی ہمارے لئے کافی ہے۔

۸۶۹۶ ابراہیم بن عبداللہ بن اسحاق، محمد بن غالب، مسلم بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ ہشام دستوائی کے ہاں پوری رات چراغ جلتا تھا کیوں کہ وہ فرماتے تھے دنیا کی تاریکی دیکھ کر مجھے قبر کی تاریکی یاد آجاتی ہے۔

۸۶۹۷ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، عباس بن ابی طالب، یحییٰ بن ایوب، ابوقطن عمرو بن ہیثم بن قطن کا قول ہے کہ میں نے ہشام دستوائی سے بڑھ کر موت کو یاد کرنے والے کوئی نہیں دیکھا۔

۸۶۹۸ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، محمد بن غالب، مسلم بن ابراہیم، ابویحییٰ علی بن عبداللہ، عبدالرحمن بن مہدی، کہتے ہیں کہ میں نے ہشام کو بارہا کہتے سنا تمہارے سامنے غیر معروف شخص کا حدیث بیان کرنا اپنے منہ میں مٹی ڈالنے کے مترادف ہے۔

۸۶۹۹ احمد بن محمد بن حسین، سلیمان بن عبدالجبار، ابوزید ہروی، ہشام دستوائی کا قول ہے کاش علم حدیث پانی ہوتا جسے میں تمہیں پلا دیتا۔

۸۷۰۰ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، محمد بن یونس، ابونعیم کہتے ہیں کہ میرا بصرہ جانا ہوا تو وہاں پر میں نے ہشام دستوائی اور حماد بن

۱۔ مسند الامام أحمد ۲۴۸/۵، ۲۴۹، ۲۵۵، ۲۵۸. والمعجم الكبير للطبراني ۱۰۸/۸. وصحيح ابن حبان ۹۲۹. وأمالي الشجري ۲۷۷/۱. ومجمع الزوائد ۱۸۱/۳. والمصنف لعبد الرزاق ۷۸۹۹. ودلائل النبوة للبيهقي ۲۳۴/۶.

۲۔ سنن أبي داؤد كتاب النذور باب ۱. والمستدرك ۲۹۴/۴. ۲۹۵. ۲۹۸. والمعجم الصغير للطبراني ۵۶/۱. ومجمع الزوائد ۱۷۹/۴. والترغيب والترهيب ۲۶۳/۲.

۳۔ طبقات ابن سعد ۲۷۹/۷. والتاريخ الكبير ۸/ت ۲۶۹۰. والجرح ۹/ت ۲۴۰. والجمع ۵۴۷/۲. والميزان ۴/ت ۹۲۲۹. وتهذيب الكمال ۶۵۸۲.

سلمہ سے بڑھ کر کوئی نہیں دیکھا۔

۸۷۰۱ ابی ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن زید، نعیم بن حماد، ابن مبارک کہتے ہیں کہ میں نے ہشام دستوائی کو کہتے سنا ہنسنے والے عالم دین پر مجھے تعجب ہے۔

۸۷۰۲ ابی، محمد بن ابراہیم بن حکم، یعقوب بن ابراہیم دورقی، سعید بن عامر، ہشام کہتے ہیں کہ میں نے ایک کتاب میں حضرت عیسیٰ کا کلام پڑھا جس کا حاصل یہ ہے اے لوگو تم دنیا کے لئے عمل کرتے ہو حالانکہ اس میں بلا عمل تمہیں رزق ملنے والا ہے اور تم آخرت کے لئے عمل نہیں کرتے حالانکہ وہاں پر کامیابی کا دارومدار عمل پر موقوف ہے اے علماء سوء تم اجرت لے کر عمل کو ضائع کرتے ہو عنقریب اللہ تعالیٰ تم سے عمل کا مطالبہ کرنے والا ہے، عنقریب تم قبر کی تاریکی اور اس کی تنگی کا سامنا کرنے والے ہو، اللہ تمہیں نماز و روزہ کے حکم کرنے کی مانند معاصی سے بھی اجتناب کا حکم کرنے والا ہے، رضائے الٰہی پر راضی نہ ہونے والا شخص کیونکر اہل علم میں سے ہوسکتا ہے دنیا کو آخرت پر ترجیح دینے والا شخص کیسے اہل علم ہوسکتا ہے۔ آخرت کو ترک کر کے دنیا کی طرف متوجہ ہونے والا شخص کیسے اہل علم ہوسکتا ہے۔

۸۷۰۳ ابی، ابراہیم بن محمد بن حسین، فضل بن صباح، ابوعبیدہ حداد، ہشام دستوائی کا قول ہے، حضرت عیسیٰ کا فرمان ہے اے علماء کی جماعت عدم عمل کی وجہ سے تم اس بوٹی کی مانند ہوگئے ہو جسے دیکھنے سے بہت عمدہ خوشبو آتی ہے لیکن اس کا کھانا انسان کی ہلاکت کا سبب بن جاتا ہے، تمہارا کلام ایک قسم کی دواء ہے لیکن وہ کسی کی اصلاح کا ذریعہ نہیں بنتا۔ حکیمانہ باتیں کر کے قلب کے بجائے تمہارے منہ سے نکلنے والی ہیں اس لئے وہ مؤثر نہیں ہوتیں، اے عالموں اللہ تعالیٰ نے دنیا کو تمہاری گمراہی کے بجائے تمہارے عمل کے لئے پھیلایا ہے، اے عالموں بلا عمل صرف باخبر کرنے کی نیت سے علم حاصل کرنے والے شخص کا تعلق اہل علم سے نہیں ہوسکتا علم تمہارے اوپر عمل تمہارے قدموں کے تحت ہے، عمل کے بغیر نہ آزاد انسان کریم اور نہ غلام متقی بن سکتا ہے۔

۸۷۰۴ عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، ہشام، قتادہ، انس فرماتے ہیں کہ میں تمہیں آپ ﷺ کی ایک ایسی حدیث سناتا ہوں جو میرے علاوہ تمہیں کوئی نہیں بتا سکتا چنانچہ ارشاد نبوی ہے علم کا رفع، جہل کا ظہور، شراب نوشی، زنا کا ظہور، مردوں کی قلت اور خواتین کی کثرت (حتی کہ ایک شخص پچاس خواتین پر نگران ہوگا) قیامت کی علامات میں سے ہیں۔

۸۷۰۵ عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، ہشام، قتادہ، انس کا قول ہے آپ ﷺ نے ایک ماہ تک قنوت پڑھی جس میں آپ ﷺ نے قبائل عرب میں سے ایک قبیلہ کے خلاف بددعا فرمائی۔

۸۷۰۶ محمد بن اسحاق بن ایوب، ابراہیم بن سعدان، بکر بن بکار، ہشام بن ابی عبداللہ، قتادہ، انس فرماتے ہیں کہ فرمان نبوی ہے اے لوگو رکوع سجدہ اطمینان سے کرو اور کتے کی طرح مت بیٹھو۔[1]

۸۷۰۷ محمد بن اسحاق بن ایوب، ابراہیم بن سعدان، بکر بن بکار، ہشام، قتادہ انس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ڈھال کی چوری میں ہاتھ کاٹا ہے۔

۸۷۰۸ فاروق بن عبدالکبیر خطابی، ابومسلم کشی، عبداللہ بن محمد، احمد بن علی خزاعی، مسلم بن ابراہیم، ہشام، قتادہ، انس فرماتے ہیں کہ میں آپ ﷺ کے پاس جو کی روٹی اور بکری کا بھنا ہوا بچہ لے کر گیا اور جو کی روٹی کے عوض میں نے زرہ رہن رکھوائی تھی، اس موقع پر میں نے آپ ﷺ کو فرماتے سنا کہ آل محمد پر ایک روز ایسا بھی گزرا ہے کہ اس روز ایک صاع کے علاوہ آل محمد کے ۹ گھروں میں کچھ بھی نہیں تھا۔[2]

۸۷۰۹ محمد بن احمد بن علی بن مخلد، حارث بن ابی اسامہ، عبدالعزیز بن ابان، ہشام، قتادہ، انس فرماتے ہیں کہ ایک بار آپ ﷺ نے حج و

۱۔ صحیح البخاری ۱/۱۴۱، ۷/۲۰۸. وصحیح مسلم، کتاب الصلاۃ ۲۳۳. ۲۳۳ مکرر. وفتح الباری ۲/۱۵، ۳۰۱.

۲۔ صحیح البخاری ۳/۱۸۶. وفتح الباری ۵/۱۴۰، ۱۴۱.

عمرہ کا احرام اکٹھے باندھا۔

۸۷۱۰ ابو احمد محمد بن احمد الجرجانی، عبداللہ بن محمد بن شیرویہ اسحاق بن ابراہیم، معاذ بن ہشام، ابی، قتادہ، انس کہتے ہیں کہ فرمان رسول ہے اللہ تعالیٰ ہر حاکم سے اس کے ماتحت افراد کے بارے میں سوال کرنے والا ہے حتیٰ کہ گھر کے سربراہ سے گھر والوں کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔۱

۸۷۱۱ عبداللہ بن محمد بن جعفر، علی بن عباس بجلی، عبداللہ بن ابی الحکم، حفص بن واقد، ہشام، دستوائی، قتادہ، انس کہتے ہیں کہ حضور ﷺ رمضان کے آخری عشرہ میں ساری شب عبادت الہیٰ میں مشغول رہتے تھے۔

۸۷۱۲ احمد بن جعفر بن معبد، احمد بن عصام، روح بن عبادۃ، ہشام بن ابی عبداللہ، قتادہ، سعید بن المسیب بیان کرتے ہیں کہ ایک بار حضرت علی نے کھانا تیار فرمایا آپ ﷺ تشریف لائے آپ ﷺ گھر میں ایک نظر دیکھ کر واپس تشریف لے گئے حضرت علی نے آپ ﷺ سے اس کی وجہ دریافت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا میں نے تمہارے گھر میں پردہ پر تصاویر چسپاں دیکھی اور رحمت کے فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے۔

۸۷۱۳ احمد بن جعفر، عبید بن حسن، مسلم بن ابراہیم، ابان، شعبہ، ہشام دستوائی، قتادہ، سعید بن میب، ابن عباس کہتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے ہبہ میں رجوع کرنے والا قے کر کے کھانے والے کتے کی مانند ہے۔

۸۷۱۴ ابوبکر بن خلاد، اسماعیل بن اسحاق قاضی، مسلم بن ابراہیم، ابان، شعبہ، ہشام، قتادہ مطرف بن عبداللہ بن شخیر اپنے والد کا قول نقل کرتے ہیں کہ میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ قرآنی آیت الھاکم التکاثر تلاوت فرمار ہے تھے اور فرمار ہے تھے انسان کہتا ہے کہ میرا مال میرا مال حالانکہ تیرا مال صرف وہی ہے جو تو نے کھا کر فنا کر دیا یا پہن کر بوسیدہ کر دیا یا صدقہ کر دیا۔۲

۸۷۱۵ ابوبکر محمد بن اسحاق بن ایوب، ابراہیم بن سعدان، بکر بن بکار، ہشام، قتادہ، زرارۃ بن ابی اوفی، ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ فرمان رسول ہے اللہ تعالیٰ میری امت کے وساوس جب تک وہ زبان یا عمل میں نہ آئیں سے تجاوز کرنے والا ہے۔۳

۸۷۱۶ ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، عبداللہ بن ابی بکر سہمی، عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد، فاروق خطابی ابو مسلم کشی، حجاج بن نصیر، مسلم بن ابراہیم ہشام، یحییٰ بن ابی کثیر، ابوسلمہ، ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ یہ دعا کرتے تھے اللھم انی اعوذبک من عذاب النار و عذاب القبر و فتنة المسیح الدجال و فتنة المحیا والممات.

۸۷۱۷ احمد بن سہل بن عمر، ابراہیم بن حرب عسکری، عبداللہ ابن عمر و ابوسلمہ، ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ اے لوگو میں سب سے زیادہ آپ ﷺ کی نماز سے واقف ہوں ابوہریرہ ظہر کی آخری رکعت نماز عشاء اور فجر میں تسمیع کے بعد قنوت پڑھتے تھے جس میں مؤمنین کے لئے دعا اور کفار پر لعنت کرتے تھے۔

۸۷۱۸ ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، عبدالعزیز بن ابان، ہشام، یحییٰ بن ابی کثیر، ابوسلمہ، ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے

۱۔ سنن الترمذی ۱۷۰۵. وصحیح ابن حبان ۱۵۶۲. وفتح الباری ۱۳/۱۱۳. والترغیب والترھیب ۳/۶۵، ۱۵۵. والکامل لابن عدی ۱/۳۰۷.

۲۔ سنن الترمذی ۲۳۴۲. ۳۳۵۴. وصحیح مسلم ۲۲۷۳. وسنن النسائی، کتاب الوصایا باب ۱. ومسند الامام احمد ۴/۲۴، ۲۶. والمستدرک ۲/۵۳۴، ۴/۳۲۲. والسنن الکبری للبیھقی ۴/۶۱.

۳۔ صحیح البخاری ۳/۱۹۰. ۷/۵۹. ۸/۱۶۸. وصحیح مسلم، کتاب الایمان ۲۰۱، ۲۰۲. وفتح الباری ۱۱/۳۲۸.

رمضان کی آمد سے ایک یا دو روز قبل روزہ مت رکھو البتہ عادۃً ایسے کرنے میں حرج نہیں ہے۔[۱]

۸۷۱۹ عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، محمد بن احمد بن علی بن مخلد، احمد بن ہیثم بزاز مسلم بن ابراہیم، ہشام، یحییٰ، ابی سلمہ ابوہریرہ کہتے ہیں کہ فرمان رسول ہے ایمان اور ثواب کی نیت سے روزہ رکھنے والے کے گذشتہ تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔[۲]

۸۷۲۰ عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، محمد بن احمد بن حسن، یوسف قاضی، مسلم بن ابراہیم، ہشام، یحییٰ بن ابی کثیر، ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ فرمان رسول ہے ایمان اور ثواب کی نیت سے لیلۃ القدر میں قیام کرنے والے کے گذشتہ تمام گناہ معاف کر دئے جاتے ہیں۔[۳]

۸۷۲۱ احمد بن عبداللہ بن محمود، عبداللہ بن وہب، محمد بن سکن ایلی، عبداللہ بن ہشام دستوائی، ابی، یحییٰ بن ابی کثیر، ابی سلمہ، ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے اے لوگو تم میری قبر کو سجدہ گاہ نہ بنانا انبیاء کی قبور کو مساجد بنانے والی قوم پر اللہ کی لعنت ہو تم اپنے گھروں میں نماز پڑھو ان کو قبرستان مت بناؤ۔[۴]

۸۷۲۲ ابوبکر محمد بن جعفر وراق بغدادی، عباس بن منصور نیشاپوری احمد بن حفص، ابی، ابوسعید ہشام دستوائی، یحییٰ بن ابی کثیر ابوسلمہ، ابوہریرہ کہتے ہیں کہ قول رسول ہے شادی نہ کرنے والے مخنث مردوں اور عورتوں پر اللہ نے لعنت فرمائی ہے اسی طرح تن تنہا جنگل کے سفر طے کرنے والے اور تن تنہا رات گزارنے والے پر اللہ نے لعنت فرمائی ہے۔

۸۷۲۳ عبداللہ بن جعفر، یونس، ابوداؤد، ہشام، ابی، زبیر، جابر نے بیان کیا ہے کہ ایک مرتبہ آپ ﷺ کے عہد میں شدید گرمی میں سورج گرہن ہو گیا آپ ﷺ نے نماز پڑھائی جس میں آپ ﷺ نے خوب طویل قیام فرمایا حتیٰ کہ لوگ گرنے کے قریب ہو گئے پھر آپ ﷺ نے رکوع سجدہ بھی اسی طرح طویل فرمایا اس کے بعد آپ ﷺ نے بقیہ تین رکعتیں اسی طرح طویل فرمائیں سلام پھیرنے کے بعد لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر آپ ﷺ نے فرمایا اس وقت جنت میرے اتنی قریب کر دی گئی تھی کہ میں اس سے کوئی چیز حاصل کرنے کی کوشش کرتا تو کر سکتا تھا اسی طرح دوزخ بھی میرے اتنے قریب کر دی گئی حتیٰ کہ اس کے تم تک پہنچنے کے خوف سے میں پیچھے ہٹ گیا اور میں نے دوزخ میں ایک سیاہ فام عورت عذاب میں مبتلا دیکھی کیوں کہ اس نے بلی کو کھانے پینے سے روکنے کے لئے باندھ دیا تھا اور میں نے ابو ثمامہ عمرو بن لحی کو بھی دوزخ میں دیکھا، اس وقت لوگوں کا عقیدہ تھا کہ سورج اور چاند کسی عظیم شخص کی موت پر گرہن ہوتے ہیں حالانکہ ایسا نہیں ہے بلکہ یہ دونوں اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں جسے اللہ اپنے بندوں کو دکھاتا ہے لہٰذا ان کے گرہن ہونے پر تم نماز پڑھو حتیٰ کہ وہ روشن ہو جائیں۔

۸۷۲۴ عبداللہ بن جعفر، یونس، ابوداؤد، ہشام، ابوزبیر، جابر کہتے ہیں کہ فرمان رسول ہے اے جماعت انصار تم اپنے مال کا عمریٰ نہ کرو کیوں کہ یہ غیر صحیح ہے۔[۵]

۱۔ مسند الامام أحمد ۲/ ۵۱۳. وسنن الدارمی ۲/ ۴. وفتح الباری ۴/ ۱۲۸. وسنن ابن ماجة ۱۶۵۰. وسنن الترمذی ۶۸۵.

۲۔ صحیح البخاری ۱/ ۱۶. ۳/ ۳۳. وصحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین ۱۷۵. وفتح الباری ۱/ ۹۲، ۴/ ۱۱۵. ۲۵۵.

۳۔ صحیح البخاری ۳/ ۳۳. ۵۹. وصحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین ۱۷۶. وفتح الباری ۴/ ۱۱۵. ۱. ۲۵۵.

۴۔ مسند الامام أحمد ۲/ ۳۶۷. والمصنف لابن أبی شیبة ۲/ ۳۷۵. ۳/ ۳۴۵. والمصنف لعبد الرزاق ۶۷۲۶. ومجمع الزوائد ۳/ ۴۰. والمطالب العالیة ۱۲۵۵.

۵۔ سنن النسائی ۶/ ۲۷۲. ومسند الامام أحمد ۳/ ۳۱۷. والمستدرک ۲/ ۳۳۴. والمصنف لابن أبی شیبة ۷/ ۱۴۲.

۸۷۲۵عبداللہ بن یونس، ابوداؤد، ہشام دستوائی، ابوزبیر جابر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ ایک بار آپ ﷺ میری عیادت کے لئے تشریف لائے آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا اے جابر مجھے اس مرض کی وجہ سے آپ کی موت کا خطرہ ہے لہٰذا تم اپنے بھائیوں کے لئے دوثلث وصیت کرو چنانچہ انہوں نے وصیت کی۔[1]

۸۷۲۶محمد بن احمد بن علی، علی بن محمد بن ابی الشوارب، ابومحمد حفص بن عمر، ابوزبیرؒ جابر کہتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے اے لوگو دو کپڑے پہنو بائیں ہاتھ سے مت کھاؤ ایک جوتا پہن کر مت چلو۔[2]

۸۷۲۷محمد بن احمد، علی بن محمد بن ابی الشوارب، ابوعمر حفص بن عمر، ہشام، حماد، ابراہیم، اسود، عائشہ آپ ﷺ نے حالت احرام میں سر میں خوشبو استعمال کی۔

۸۷۲۸قاضی ابواحمد محمد بن احمد محمد بن ایوب، مسلم بن ابراہیم، ہشام دستوائی، حماد، ابراہیم، اسود، عبداللہ کا قول ہے آپ ﷺ نماز کا دائیں بائیں سلام پھیرتے تھے حتیٰ آپ کا بایاں رخسار ظاہر ہو جاتا تھا۔

۸۷۲۹ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، خلیل بن زکریا، ہشام دستوائی، عاصم بن بہدلہ، زر بن حبیش، صفوان بن عسال فرماتے ہیں کہ ایک سفر میں آپ کے ساتھ تھا اسی اثناء میں ایک شخص آیا آپ ﷺ نے اسے دیکھ کر فرمایا یہ شخص بہت برا ہے لیکن جب وہ آپ ﷺ کے قریب آیا تو آپ ﷺ نے اس کے ساتھ اکرام کا معاملہ فرمایا اس کے جانے کے بعد ہم نے آپ ﷺ سے پوچھا پہلے تو آپ ﷺ نے اسے برا بتایا لیکن پھر اس کا اکرام کیا آپ نے جواب میں فرمایا یہ شخص منافق تھا پہلے میں نے اس کا نفاق ظاہر کیا لیکن پھر لوگوں کو اس کے شر سے بچانے کے لئے میں نے اس کا اکرام کیا۔

۸۷۳۰ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، خلیل بن زکریا، ہشام بن ابی عبداللہ، حسن بن ابی جعفر، عاصم بن بہدلہ، زر بن حبیش، صفوان بن عسال کہتے ہیں کہ فرشتے طالب علم کے لئے خوشی سے زمین پر پر بچھاتے ہیں زر بن حبیش کہتے ہیں کہ میں نے صفوان سے پوچھا کیا آپ نے اس بارے میں کچھ سنا ہے انہوں نے جواب میں فرمایا ہم ایک سفر میں آپ ﷺ کے ساتھ تھے ایک اعرابی آپ ﷺ کے سامنے آیا اور اس نے کہا اے محمد آپ ﷺ نے اس سے پوچھا کیا بات ہے اس نے کہا ایک شخص ایک قوم کے ساتھ صرف محبت کی حد تک ہے اس کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا قیامت کے روز انسان کا حشر اسی کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ دنیا میں وہ محبت کرے گا اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا مغرب کی طرف سے طلوع شمس سے قبل توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے اور یہ اس روز ہوگا جس روز ایمان لانا انسان کے لئے نفع بخش نہیں ہوگا پھر میں نے ان سے مسح الخفین کے بارے میں سوال کیا انہوں نے فرمایا آپ ﷺ کو جوربین پر مسح کرتے دیکھا ہے۔[3]

۸۷۳۱ابوبکر بن خلاد، حارث، خلیل بن زکریا، ہشام دستوائی، حسن بن ابی جعفر، ابوزبیر مکیؒ جابر فرماتے ہیں کہ فرمان رسول ہے اے عائشہ تمہارے پاس سالن ہے انہوں نے فرمایا کہ سرکہ ہے آپ ﷺ نے فرمایا سرکہ بہترین سالن ہے۔[4]

۸۷۳۲عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، ہشام دستوائی، یحیٰی بن ابی کثیر، ہلال بن ابی میمونہ، عطاء بن یسار

۱۔ مسند الامام أحمد ۳/۳۷۲. وتفسیر الطبری ۶/۲۸.

۲۔ سنن الترمذی ۲۷۶۷. وسنن النسائی ۸/۲۱۰. ومسند الامام أحمد ۳/۱۳. ۴۶، ۶/۳۴۹. والسنن الکبری للبیهقی ۲/۲۲۴.

۳۔ اتحاف السادۃ المتقین ۸/۷۲، ۷۳، ۹/۵۴۹. وفتح الباری ۱۰/۵۵۷، ۵۵۹، ۵۶۰.

۴۔ صحیح مسلم ۱۶۲۲. ۱۶۲۱. سنن أبی داؤد ۳۸۲۰. وسنن الترمذی ۱۸۳۹. ۱۸۴۰. ۱۸۴۲. وسنن النسائی، کتاب الایمان باب ۲۱. وسنن ابن ماجة ۳۳۱۶. ۳۳۱۷. ۳۳۱۸. ومسند الامام أحمد ۳/۳۰۱، ۳۰۴. ۳۵۳، ۳۷۱، ۳۸۹، ۳۹۰. والمستدرک ۴/۵۴. وفتح الباری ۱۰/۵۰۰. واتحاف السادۃ المتقین ۵/۲۳۶، ۷/۱۲۱.

رفاعہ، ابی عرانہ الجہنی کہتے ہیں کہ ایک بار ہم آپ ﷺ کے ساتھ جا رہے تھے جب ہم کدید یا قدید مقام پر پہنچے تو کچھ لوگوں نے اپنے گھروں پر جانے کے لئے آپ سے اجازت طلب کی آپ نے اجازت مرحمت فرمادی کچھ دیر کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا صدق دل سے کلمہ پڑھنے والے کے لئے جنتی ہونے کی گواہی دیتا ہوں نیز رسول خدا ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا مجھ سے بلاحساب و کتاب میری امت کے ستر ہزار افراد کے بارے میں جنت میں داخل کرنے کا وعدہ ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ تم کو اور تمہاری نیک ازواج و اولاد کو جنت میں داخل کرانے کے بعد خود جنت میں داخل ہوں گے۔[1]

۸۷۳۳ سلیمان بن احمد، علی بن عبد العزیز، مسلم بن ابراہیم، ہشام دستوائی، عطا بن السائب اپنے والد کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں کہ ایک روز حضرت عبداللہ بن عمر بن العاص نے آپ ﷺ سے سوال کیا ختم القرآن کتنے روز میں کیا جائے آپ ﷺ نے فرمایا سات روز میں کیا جائے حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ میں آپ ﷺ سے کمی کے بارے میں سوال کرتا رہا اور آپ کم فرماتے رہے حتیٰ کہ آپ ﷺ نے فرمایا کم از کم ایک شب و روز میں ختم کرنا ضروری ہے۔

۳۷۷ جعفر الضبعی[2]

اپنے عابدین اور زہاد کی صحبت اختیار کر کے ان سے روایات نقل فرمائیں۔ نیز آپ مالک بن دینار، ثابت بنانی، ابوعمران جونی، ابوتیاح اور فرقد سنجی وغیرہ کی صحبت میں رہے ہیں۔

۸۷۳۴ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلم، سیار، جعفر بن سلیمان کا قول ہے میں مالک بن دینار کے پاس دس اور ثابت بنانی کی خدمت میں بیس سال رہا میں نے مالک بن دینار کے پیچھے بیس سال تک نماز عشاء پڑھی مالک بن دینار مغرب میں ہمیشہ سورہ زلزال اور عادیات پڑھتے تھے۔

۸۷۳۵ عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن ابراہیم، سلیمان شاذکوانی، جعفر بن سلیمان کہتے ہیں کہ میں نے مالک بن دینار کو کہتے سنا دنیا سے ڈرو دنیا سے ڈرو اس لئے کہ وہ علماء کے قلوب پر جادو کی مانند اثر کرنے والی ہے۔

۸۷۳۶ عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن ابراہیم، سلیمان، جعفر فرماتے ہیں کہ میں نے مالک بن دینار کو کہتے سنا اللہ کی طرف سے قلوب اور ابدان کے لئے کچھ سزائیں مقرر ہیں جیسے تنگی زندگی اور عبادت میں کاہلی اور قلب کی قساوۃ مار سے بھی بڑی سزا ہے۔

۸۷۳۷ عبداللہ، محمد، سلیمان، جعفر، مالک بن دینار کا قول ہے اگر قلوب خوف الٰہی کی وجہ سے غم زدہ نہ ہوں تو وہ خالی گھر کے ویران ہونے کی مانند ویران ہو جاتے ہیں، نیز فرمایا اگر میرے قلب کی اصلاح کوڑے کرکٹ پر ہو تو اس پر بھی جا کر میں بیٹھ جاؤں گا۔

۸۷۳۸ عبداللہ، محمد بن سلیمان، جعفر، مالک بن دینار کا قول ہے باطل کی خوشی سے خوش ہونے والے انسان کے قلب پر شیطان کا تسلط مضبوط ہو جاتا ہے۔

۸۷۳۹ عبداللہ، محمد بن سلیمان، جعفر، مالک بن دینار فرماتے ہیں کہ میں نے ایک کتاب میں پڑھا ہے کہ قیامت کے روز ایک چرواہے کو بلا کر کہا جائے گا اے بکریوں کے دودھ اور گوشت استعمال کرنے والے چرواہے تو نے گمشدہ بکری کو ٹھکانہ نہیں دیا اور تو نے کمزور بکری کا خیال نہیں رکھا اور تو نے ان کے چرانے کا حق ادا نہیں کیا آج تجھ سے ان کا بدلہ لیا جائے گا۔

---

[1] مسند الامام أحمد ۴/ ۱۶. والمعجم الكبير للطبرانى ۵/ ۴۳، ۴۴، ۴۵. والترغيب والترهيب ۲/ ۴۱۴. وصحيح ابن حبان ۳۲۲.

[2] طبقات ابن سعد ۷/ ۲۸۸. والتاريخ الكبير ۲/ت ۲۱۶۲. والجرح ۲/ت ۱۹۵۷. والميزان ۱/ ۴۰۸. وتهذيب الكمال ۹۴۳.

۸۷۴۰ عبداللہ، محمد، سلیمان، جعفر، مالک بن دینار کہتے ہیں کہ غیر عامل عالم کی نصیحت لوگوں کے لئے غیر نفع مند ہے۔

۸۷۴۱ عبداللہ، محمد، سلیمان، جعفر کہتے ہیں کہ میں قساوت قلب کے وقت محمد بن واسع کے چہرے کی زیارت کر لیتا تھا کیوں کہ ان کے چہرہ پر غم کے آثار نمایاں تھے جس سے میرے قلب کی قساوت دور ہو جاتی تھی۔

۸۷۴۲ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی عبدالرحمٰن بن مہدی، جعفر بن سلیمان، مالک بن دینار کا قول ہے مؤمنین کے قلوب کو اعمال صالحہ اور فجار کے قلوب کو معاصی سے تقویت پہنچتی ہے۔

۸۷۴۳ ابوبکر، عبداللہ، ابی، زید بن حباب، جعفر کہتے ہیں کہ میں نے مالک بن دینار کو کہتے سنا صالحین کے تذکرہ کے وقت مجھے حقیر شمار کرو۔

۸۷۴۴ ابوبکر، عبداللہ، علی بن مسلم، سیار، جعفر، مالک، عبداللہ داری نے مالک بن دینار سے کہا عالم ربانی دنیا کو بالکل قبول نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ یہ ہمارے شایان شان نہیں ہے نیز فرمایا اہل علم کہتے ہیں کہ زہد دنیا میں قلب وبدن کے لئے راحت ہے اور دنیا کی رغبت و زیادتی غم کے سبب اور شکم سیری قلب کی قساوت اور بدن کے ضعف کا ذریعہ ہے۔

۸۷۴۵ محمد بن جعفر بن یوسف، اسحاق بن ابراہیم، علی بن مسلم، سیار، جعفر کہتے ہیں کہ مالک بن دینار سب سے بڑے حافظ قرآن تھے وہ ہر روز ہمیں قرآن کی ایک منزل سنایا کرتے تھے اگر کہیں بھول جاتے تھے تو فرماتے کہ یہ میرے گناہوں کے سبب ہوا ورنہ اللہ لوگوں کے لئے ظالم نہیں ہے۔

۸۷۴۶ ابوبکر محمد بن جعفر مؤدب، اسحاق بن ابراہیم، علی بن مسلم، سیار، جعفر، ثابت بنانی کا قول ہے مجھے معلوم ہوا ہے کہ اللہ نے بذریعہ وحی جبرائیل کو حکم دیا اے جبرائیل فلاں بن فلاں کی حلاوۃ ختم کر دے چنانچہ جبرائیل نے بحکم ربانی یہ کام کر دیا اور وہ شخص پریشان وغم زدہ ہو گیا اس کے بعد اللہ نے فرمایا، جبرائیل میں نے اسے آزمایا تو اسے صادق پایا اس لئے اب میں اس کی حلاوۃ میں اضافہ کر دوں گا۔

۸۷۴۷ محمد بن جعفر، اسحاق بن ابراہیم، علی بن مسلم، سیار، جعفر، ثابت بنانی نے قرآنی آیت "ان الذین قالوا ربنا اللّٰہ ثم استقاموا" (از فصلت ۳۰) کے بارے میں فرمایا روز محشر زمین کے پھٹنے کے بعد مؤمن اپنے سر پر کھڑے ہوئے دو محافظوں کو دیکھے گا وہ اسے کہیں گے اے اللہ کے ولی آج کے روز خوف وغم مت کر اور تجھے اس جنت کی بشارت ہے جس کا تجھ سے وعدہ کیا گیا تھا ہم دنیا و آخرت میں تیرے دوست ہیں اے اللہ کے ولی آج تو بے مثال چیزوں کا مشاہدہ کرے گا اس لئے آج کے امر سے خوف مت کر یہ تو تیرے علاوہ کے لئے ہے ثابت کہتے ہیں کہ اس روز مؤمن کی آنکھ جس کے ذریعے اللہ نے اسے ہدایت عطا کر کے عمل کی توفیق دی اس کے لئے سب سے بڑے سکون کا سبب بنے گی۔

۸۷۴۸ محمد بن جعفر، اسحاق بن ابراہیم، علی بن مسلم، سیار، جعفر، ثابت کہتے ہیں کہ ایک عابد کا قول ہے جب مجھے نیند آتی ہے تو میں سوتا نہیں پھر میں سونے کے لئے جاتا ہوں تو مجھے نیند نہیں آتی جعفر کہتے ہیں کہ ثابت بنانی فنافی اللہ انسان تھے۔

۸۷۴۹ عبداللہ بن جعفر، اسحاق بن ابراہیم، علی بن مسلم، سیار، جعفر کہتے ہیں کہ ہم فرقد سبخی رحمہ اللہ کے پاس آئے۔ ہم کئی نوجوان تھے۔ آپ رحمہ اللہ ہمیں تعلیم دینے لگے فرمایا: تمہارے بعد ایک سخت زمانہ آنے والا ہے، اپنی تہبند کو شکم کے درمیان مضبوطی سے باندھا کرو چھوٹے چھوٹے لقمے لیا کرو، خوب اچھی طرح چبا چبا کر کھایا کرو، پانی کو چسکی چسکی لے کر پیا کرو، جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو اپنے تہبند کو ڈھیلا نہ کرے ورنہ اس کی توند بڑھ جائے گی، جب کوئی کھانے بیٹھے تو اپنی سرینوں کے بل (اکڑوں) بیٹھ کر کھایا کرے۔ نیز اپنی رانوں کو پیٹ کے ساتھ ملا لیا کرے۔ کھانے سے فارغ ہونے کے بعد بیٹھا نہ رہے بلکہ چلے پھرے، ہلکے رہو کیونکہ تمہارے بعد ایک سخت زمانہ آنے والا ہے۔

جعفر کہتے ہیں ایک مرتبہ میں فرقد کے پاس آیا اس وقت آپ بوڑھے ہو چکے تھے۔ آپ کے سامنے کھٹا سرکہ رکھا ہوا تھا جس میں لقمہ بھگو بھگو کر کھا رہے تھے۔ میں نے عرض کیا اے ابو یعقوب! ایسا کیوں کر رہے ہیں آپ؟ فرمایا: تا کہ مجھے نکاح کی رغبت نہ رہے۔

۸۷۵۰ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، جعفر کہتے ہیں کہ فرقد وعظ میں فرماتے تھے دنیا کو دودھ اور آخرت کو ماں کی مانند خیال کرو تم بچہ کو دودھ کے لئے چلاتے نہیں دیکھتے لیکن بڑے ہونے کے بعد وہ دودھ چھوڑ دیتا ہے اے لوگو آخرت کو ماں کی مانند سمجھو۔

۸۷۵۱محمد بن جعفر، اسحاق بن ابراہیم، علی بن مسلم، سیار، جعفر کہتے ہیں کہ میں نے ابو تیاح کو کہتے سنا میرا والد یا میرے قبیلہ کا کوئی فرد جب روزہ رکھتا اور عمدہ لباس پہنتا تو کسی کو حتیٰ کہ ہمسایہ کو بھی اس کی خبر نہیں ہوتی تھی۔

۸۷۵۲محمد بن علی بن حبیش، عبداللہ بن صقر، صلت بن مسعودہ، جعفر بن سلیمان، ابوعمران جونی کہتے ہیں کہ ایک بار موسیٰ بن عمران کے وعظ میں ایک شخص نے بے حال ہو کر اپنا قمیض چاک کر لیا اللہ تعالیٰ نے موسیٰ بن عمران کو بذریعہ وحی حکم دیا کہ اسے اس کے فعل سے منع کر دو کیوں کہ میں تمام لوگوں کے احوال سے باخبر ہوں۔

۸۷۵۳محمد بن جعفر، اسحاق بن ابراہیم، علی بن مسلم، سیار، جعفر، ابوعمران جونی نے قرآنی آیت "و جعلنا جهنم للكافرين حصيرا" (از اسراء ۸) کی تشریح جیل اور مقام حساب سے فرمائی۔

۸۷۵۴ابومحمد بن حیان، محمد بن عبداللہ بن رستہ، قطن بن نسیر، جعفر بن سلیمان، ابوعمران جونی کہتے ہیں کہ نظر الٰہی جس انسان پر پڑ گئی وہ رحمت الٰہی کا مورد بن گیا اگر اللہ تعالیٰ اہل دوزخ کو دیکھ لے تو ان پر رحم فرمادے لیکن اللہ نے انہیں نہ دیکھنے کا فیصلہ کیا ہوا ہے۔

۸۷۵۵محمد بن جعفر، اسحاق بن ابراہیم، علی بن مسلم، سیار، جعفر، عنبسہ الخواص، قتادہ کہتے ہیں کہ موسیٰ بن عمران کا قول ہے اے باری تعالیٰ آپ آسمان پر اور ہم زمین پر ہیں اس عدم قربت کی وجہ سے آپ کی رضا کی علامت کیا ہوگی، اللہ نے فرمایا تم پر نیک حاکموں کا مسلط ہونا میری رضامندی اور برے حاکموں کا مسلط ہونا میری عدم رضا کا سبب ہے۔

۸۷۵۶محمد بن جعفر، اسحاق بن ابراہیم، علی بن مسلم، سیار، جعفر، شمیط کہتے ہیں کہ اللہ نے ہمیں اپنی ذات کا تعارف قرآن کی اس آیت "ان ربكم الله الذي خلق السموات والارض في ستة ايام" کے ذریعہ کروایا۔

۸۷۵۷ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، سیار، جعفر کہتے ہیں کہ حوشب نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا اے حوشب اگر تم زندہ رہے تو عنقریب تم کوئی مونس اور مرشد نہیں پاؤ گے۔

۸۷۵۸ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، ہارون، سیار، جعفر، محمد بن واسع کہتے ہیں کہ دنیا میں سب سے زیادہ لذ شئے نماز با جماعت اور دو مسلمانوں کا ملاقات کرنا ہے۔

۸۷۵۹جعفر بن محمد بن عمرو، ابوحصین محمد بن حسین، یحییٰ بن عبدالحمید، جعفر بن سلیمان، ثابت، انس فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ جب نماز میں کسی بچہ کے رونے کی آواز سن لیتے تھے تو نماز کو مختصر کر دیتے تھے[1]۔

۸۷۶۰جعفر ابوحصین محمد بن حسن، یحییٰ بن عبدالحمید، جعفر، ثابت، انس فرماتے ہیں کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ ایک راستہ پر تشریف لے جا رہے تھے اس راستہ پر ایک خاتون بھی چل رہی تھی ایک شخص نے اسے بتایا کہ یہ راستہ ہے اس نے کہا کہ وہ تو دائیں جانب ہے آپ ﷺ نے فرمایا اسے چھوڑ دو کیوں کہ یہ ضدی عادت خاتون ہے[2]۔

۸۷۶۱محمد بن بدر، حماد بن مدرک، ابوظفر عبدالسلام بن مطہر، جعفر بن سلیمان، ثابت، انس کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کے زمانہ میں ایک شخص

۱۔ صحيح مسلم، كتاب الصلاة باب ۳۷. ومسند الامام احمد ۱۵۶/۳. والسنن الكبرى للبيهقي ۳۹۳/۲. وسنن الدارقطني ۸۶/۲.

۲۔ جمع الزوائد ۹۹/۱. والمطالب العالية ۳۲۱۵. وتفسير القرطبي ۱۷۰/۸. وكنز العمال ۴۵۱۰۲.

کی وفات ہوگئی تو آپ ﷺ نے اس کی تعریف فرما کر کہا وجبت پھر کچھ روز کے بعد دوسرے شخص کی وفات ہوگئی آپ ﷺ نے اس کی مذمت فرمائی اور کہا وجبت صحابہ کرام نے اس کی وجہ دریافت فرمائی تو آپ نے فرمایا تم زمین میں اللہ کے گواہ ہو۔

۸۷۶۲ ابراہیم بن محمد، ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، جعفر بن سلیمان، ثابت، انس کہتے ہیں کہ آپ انصار کی زیارت کرتے ان کے بچوں کو سلام کر کے ان کے سروں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے ان کے لئے دعائیں کرتے تھے۔

۸۷۶۳ ابراہیم، محمد، قتیبہ، جعفر، ثابت، انس کہتے ہیں کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں بارش ہوئی آپ ﷺ اپنے کپڑے سمیٹ کر بارش میں نکلے حتیٰ کہ بارش کا پانی آپ ﷺ پر گرنے لگا ہم نے آپ ﷺ سے اس کی وجہ دریافت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا میں نے اللہ سے ایک بات کا عہد کیا ہوا ہے۔[۱]

۸۷۶۴ عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، یحییٰ بن عبدالحمید، جعفر بن سلیمان، ثابت، انس کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کے دخول مکہ کے وقت حضرت عبداللہ بن رواحہ آپ ﷺ کے آگے آگے چل رہے تھے اور یہ اشعار پڑھ رہے تھے (ا) اے کفار ہمارا راستہ نہ روکو آج کے روز ہم تمہیں کھوپڑیوں کو تن سے جدا کرنے اور دوست کو دوست سے جدا کرنے والی مار مارنے والے ہیں۔ اس موقع پر حضرت عمر نے فرمایا اے رواحہ تم آپ ﷺ کے آگے چلتے ہو اور حرم کعبہ میں ہو کر شعر کہہ رہے ہو لیکن آپ ﷺ نے فرمایا اے عمر انہیں مت روکو اس لئے کہ یہ کفار کے لئے تلوار سے بھی زیادہ سخت ہے۔[۲]

۸۷۶۵ عبداللہ بن محمد بن شبل، یحییٰ، محمد بن مظفر، عیسیٰ بن سلیمان، بصری، محمد بن ابی الشوارب، جعفر بن سلیمان، ثابت، انس کہتے ہیں کہ آپؐ ایک مریض کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے اس وقت وہ سکرات کی حالت میں تھے آپ نے پوچھا اس وقت تمہاری کیا کیفیت ہے انہوں نے عرض کیا کہ خوف اور امید کے درمیان اس کی بات سن کر آپؐ نے فرمایا ایسے شخص کی اللہ امید پوری کرتے ہیں اور جس چیز سے وہ خوف کرتا ہے اس سے اسے امن عطا کرتے ہیں۔[۳]

۸۷۶۶ عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، جعفر بن سلیمان، ثابت بنانی، ابورافع کہتے ہیں کہ حضرت عمر کو نیزہ لگنے کے وقت صہیب نے ہائے ہائے شروع کر دی حضرت عمر نے فرمایا اے صہیب تم نے یہ حدیث نہیں سنی کہ زندہ انسان کے رونے کی وجہ سے قبر میں میت کو عذاب ہوتا ہے۔[۴]

۸۷۶۷ سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، محمد بن عبداللہ رقاشی، ابراہیم بن محمد بن یحییٰ، ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، جعفر بن سلیمان، جعد بن ابی عثمان، ابورجاء، ابن عباس کہتے ہیں کہ فرمان رسول ہے اے لوگو تمہارا رب رحیم ہے صرف اچھے ارادہ پر ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے اور کرنے پر دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور پھر ان میں اضافہ کی کوئی حد نہیں ہے اور برے ارادہ پر کچھ نہیں لکھا جاتا اور کرنے پر صرف ایک برائی لکھ دی جاتی ہے اور اللہ کسی کو ہلاک کرنے والا نہیں ہے۔[۵]

۸۷۶۸ عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، سلیمان بن احمد، معاذ بن مثنیٰ، محمد بن کثیر، قاضی ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم، احمد بن سلیمان بن ایوب، محمد بن عبدالملک بن ابی الشوارب، جعفر بن سلیمان، جعد بن ابی عثمان، جابر کہتے ہیں کہ ایک بار صحابہ کرام نے آپ ﷺ سے پیاس کی شکایت کی آپ نے بڑا پیالہ منگوا کر اس میں پانی ڈالا پھر آپ نے اپنا ہاتھ پیالہ میں ڈالا اور صحابہ کرام کو پینے کا حکم دیا اور مجھے ایسا

۱۔ ۲۶۷/۳. والمستدرک ۲۸۵/۴. والمصنف لابن أبی شیبة ۵۵۵/۸. وشرح السنة ۴۲۴/۴.

۲۔ سنن الترمذی ۲۸۴۷. وسنن النسائی، کتاب الحج ۱۰۸. وفتح الباری ۵۰۲/۷. وشرح السنة ۳۷۵/۱۲.

۳۔ سنن الترمذی ۹۸۳. وسنن ابن ماجة ۴۲۶۱. وحسن الظن بالله ۳۱. وفتح الباری ۳۰۱/۱۱. والدر المنثور ۳۲۳/۵.

۴۔ سنن النسائی ۱۵/۴. وسنن ابن ماجة ۱۵۹۴. والسنن الکبری للبیهقی ۷۱/۴ وسنن الترمذی ۱۰۰۲. ۱۰۰۴. وانظر کذالک: صحیح البخاری ۱۰۲/۲. وصحیح مسلم، کتاب الجنائز ۱۷، ۱۷ امکرر.

۵۔ مسند الامام أحمد ۲۷۹/۱. وسنن الدارمی ۳۲۱/۲. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۶۱/۱۲. وتاریخ بغداد ۴۱۵/۹. وتفسیر ابن کثیر ۳۷۳/۳.

محسوس ہو رہا تھا گویا آپ ﷺ کی انگلیوں سے پانی کے چشمے پھوٹ رہے ہیں حتیٰ کہ تمام لوگوں نے سیر ہو کر پانی نوش کر لیا۔

۸۷۶۹سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، محمد بن کثیر، جعفر بن سلیمان، عوف، ابو رجاء عطاردی، عمران بن حصین کہتے ہیں کہ ایک شخص نے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر السلام علیکم کہا آپ نے اس کا جواب دیا وہ بیٹھ گیا آپ نے فرمایا دس پھر دوسرا شخص آیا اس نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپ ﷺ نے اس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا تمیں۔

۸۷۷۰ابوبکر بن حمدان، حسن بن سفیان، محمد بن ابی بکر مقدمی کا قول ہے، محمد بن کثیر نے ہم سے اسی طرح بیان کیا ہے۔

۸۷۷۱محمد بن ایوب، احمد بن زنجویہ، محمد بن المتوکل، عبدالرزاق، جعفر بن سلیمان، عوف، ابو عثمان نہدی، عمران بن حصین کہتے ہیں کہ آپ ﷺ بنی حنیفہ، مخزوم اور بنی امیہ سے ناراضگی کی حالت میں اس دنیا سے تشریف لے گئے۔

۸۷۷۲محمد بن سلیمان ہاشمی، محمد بن یحییٰ بن منذر، ابو ظفر عبدالسلام، ابی، شعیب بن محمد الذارع، اسحاق بن ابراہیم مروزی، جعفر بن سلیمان، یزید الرشک، مطرف، عمران بن حصین کہتے ہیں کہ ایک شخص نے آپ ﷺ سے سوال کیا کہ اہل جنت اہل نار کو آخرت میں پہچانیں گے آپ ﷺ نے فرمایا ہاں۔[1]

۸۷۷۳سلیمان بن احمد، معاذ بن مثنیٰ، ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، بشر بن ہلال، عبدالسلام بن عمر، جعفر بن سلیمان، یزید الرشک مطرف، عمران بن حصین کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے حضرت علی کی امارت میں ایک سریہ روانہ فرمایا وہاں پر حضرت علی نے ایک باندی اپنے لئے مخصوص کر لی صحابہ کرام کو یہ بات ناگوار گزری، چار صحابہ نے آپ ﷺ سے ملاقات کے وقت اس بات سے آپ ﷺ کو مطلع کرنے پر وعدہ کر لیا حضرت عمران بن حصین کہتے ہیں کہ صحابہ کرام سفر سے واپسی پر سب سے پہلے آپ سے ملاقات کرتے پھر اپنے گھروں کو لوٹ جاتے چنانچہ یہ سریہ بھی واپسی پر آپ ﷺ سے ملا چاروں نے باری باری آپ ﷺ سے شکایت کی آپ نے ناراض ہو کر فرمایا اے لوگو تمہارا کیا ارادہ ہے خبردار علی مجھ سے ہوں اور میں علی سے ہوں اور وہ میرے بعد ہر مؤمن کے لئے ولی ہیں۔[2]

۸۷۷۴ابراہیم بن محمد، محمد بن یحییٰ، ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، جعفر بن سلیمان، ابی ہارون عبدی، ابو سعید خدری کہتے ہیں کہ ہم انصار منافقین کو بغض علی کی وجہ سے پہچانتے تھے۔

۸۷۷۵محمد بن علی بن حبیش، عبداللہ بن صالح، اسحاق بن ابراہیم، جعفر بن سلیمان جرشی، ابو طارق سعدی، حسن، ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے کون شخص مجھ سے کلمات سیکھ کر ان پر عمل کرے گا یا دوسرے کو اس کی تعلیم دے گا؟ ابو ہریرہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اس کام کے لئے حاضر ہوں چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ان کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا محارم کے اجتناب سے تم سب سے بڑے عابد بن جاؤ گے اپنے اور تمام لوگوں کے لئے ایک ہی چیز پسند کرنے سے کامل مسلمان بن جاؤ گے، ہمسایہ کے ساتھ حسن سلوک سے تم مؤمن بن جاؤ گے اور کثرت ضحک سے تمہارا دل مردہ ہو جائے گا۔[3]

۸۷۷۶عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد، جعفر بن سلیمان، نضر بن معبد، جارود، ابو الاحوص، عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ فرمان نبوی ہے اے عبداللہ بن مسعود تم قاتل سے خوش مت ہو اس لئے کہ اللہ کے ہاں اس کی بڑی سزا ہے کسی کے مال حرام پر خوش مت ہو کیونکہ اگر وہ مال راہ خدا میں خرچ کیا جائے گا تو وہ عنداللہ قابل قبول نہیں ہوگا اگر اسے باقی رکھا جائے تو اس میں برکت نہیں ہوگی اگر وہ ورثہ میں چھوڑ کر دنیا سے گیا تو وہ اس کے لئے نار دوزخ کا سبب بنے گا۔[4]

۱۔ صحیح مسلم، کتاب القدر باب ۱. وسنن ابی داؤد ۴۷۰۹. وسنن الترمذی ۳۱۱۱. وسنن ابن ماجہ ۲۸، ۹۱. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۸/۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱. والسنۃ لابن ابی عاصم ۱/۷۲. ومجمع الزوائد ۷/۱۸۷، ۱۹۴.

۲۔ سنن الترمذی ۳۷۱۲. ومسند الامام احمد ۴/۴۳۸. وصحیح ابن حبان ۲۲۰۳. والمعجم الکبر ۱۸/۱۲۹.

۳۔ سنن الترمذی ۲۳۰۵. ومشکاۃ المصابیح ۵۱۷۱. وامالی الشجری ۲/۱۹۸.

۴۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/۱۳۱. ومجمع الزوائد ۷/۲۹۸. والمطالب العالیۃ ۱۲۷۶. والترغیب والترھیب ۲/۵۵۱.

۸۷۷۷عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، یونس بن سلیمان، نضر بن معبد، جارود، ابوالاحوص، عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے اے لوگو قریش کو گالی مت دو اس لئے کہ ان کا عالم زمین کو علم سے بھر سکتا ہے[1]

۸۷۷۸عبداللہ بن جعفر، یونس، ابوداؤد، محمد بن علی بن حبیش، احمد بن قاسم بن مساور، عبداللہ بن عمر قواریری، جعفر بن سلیمان، فرقد سنجی، عاصم بن عمرو، ابوامامہ نے آپ ﷺ کا ارشاد بیان کیا ہے کہ میری امت کا ایک گروہ اکل شرب اور لہو ولعب میں شب گزارے گا لیکن صبح ان کی شکلیں خنزیر اور بندر کی شکل میں تبدیل ہوں گی نیز انہیں خسف وقذف کا عذاب بھی ہوگا حتیٰ کہ صبح ہوتے ہی لوگ کہیں گے گزشتہ شب فلاں بن فلاں قبیلہ اور گھر زمین میں دھنس گیا نیز قوم لوط کی طرح ان پر پتھروں کی بارش ہوگی اور قوم عاد کی مثل ان پر ناموافق ہوا چلے گی اور یہ عذاب انہیں شراب نوشی، سودخوری، ریشم کے استعمال اور قطع رحمی کی وجہ سے ہوگا۔[2]

۸۷۷۹قاضی ابواحمد، احمد، احمد بن محمد بن عبداللہ الحمال، علی، یونس، ابوداؤد جعفر بن سلیمان، فرقد سنجی، قتادہ، سعید بن المسیب، ابن عباس نے حضورؐ سے ابوامامہ کی حدیث کے مانند روایت کیا ہے۔

۸۷۸۰ابواسحاق بن حمزہ، ابراہیم بن علی عمری، معلی بن مہدی، جعفر بن سلیمان، ابوعامر خزاز، عمرو بن دینار، جابر کہتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ! میں کس چیز کے ساتھ اپنے زیر پرورش یتیم کو ماروں؟ فرمایا جس چیز سے تو اپنی سگی اولاد کو مارتا ہے، نیز اس کے مال کو اپنے مال کے ساتھ ملانا اور نہ ہی اس کا مال کھانا۔[3]

۸۷۴ ۱ابن برہ

آپ قرآن وسنت کے متبع اور خوف خدار کھنے والے انسان تھے۔

۸۷۸۱ابوبکر بن احمد المؤذن، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن سفیان، محمد بن حسن، محمد بن سنان کہتے ہیں کہ میں نے ربیع بن برہ کو کہتے سنا اے انسان تو ایک بدبودار مردار ہے تیرے اندر حیاتی روح ڈال کر تیرے جسم کو خوشبودار بنایا گیا اگر تجھ سے روح نکال لی جائے تو تو بدبودار جثہ اور کھوکھلا جسم بن جائے گا اور تجھ سے لوگ وحشت زدہ ہوں گے اے انسان تجھ سے بڑا جاہل وعجیب کون ہوگا کہ دنیا کو فانی سمجھنے کے باوجود تو اس سے آنکھیں ٹھنڈی کرتا ہے کیا تو نے قرآن کی یہ آیت نہیں سنی (ترجمہ) تو ہم نے (انہیں نابود کرکے) ان کے افسانے بنادئے اور انہیں بالکل منتشر کردیا اس میں صابروشاکر کے لئے نشانیاں ہیں (از سبا ۱۹) خدا کی قسم تم ایک عظیم چیز جس کا ثواب اللہ کے پاس ہے کے سوا تم صابروشاکر نہیں بن سکتے کیا تم نے قول خداوندی نہیں سنا (ترجمہ) اگر تم شکر کرو گے میں تمہیں زیادہ دوں گا (از ابراہیم ۷) نیز یہ قول خداوندی تمہارے سامنے نہیں ہے (ترجمہ) جو صبر کرنے والے ہیں ان کو بے شمار رزق ملے گا (از الزمر ۱۰) معلوم ہوا کہ ان دونوں چیزوں پر عنداللہ بڑا ثواب ہے اے انسان دنیا میں تجھ سے بڑا غافل اور آخرت میں تجھ سے بڑا نادم کون ہوگا کہ تو صبح وشام اور دن رات نعم المولیٰ ونعم النصیر کہنے کے باوجود بھی احکامات الٰہی سے اعتراض کرتا ہے۔

۸۷۸۲محمد بن احمد المؤذن، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ محمد، محمد بن حسین، یحییٰ بن ابی کثیر، عباد بن ولید قریشی، ربیع بن برہ کا قول ہے مجھے انسانوں پر تعجب ہے ان کے قلوب کے رسولوں کی تصدیق کرنے کے باوجود کیسے انہوں نے راہ حق سے آنکھیں چرالیں علاوہ ازیں لہو

[1]۔ تاریخ أصبهان ۲/۳۶۱ والمطالب العالية ۴۱۶۷. والسنة لابن أبي عاصم ۲/۶۳۷. وكشف الخفا ۲/۶۸. والاحاديث الضعيفة ۳۹۸. وتاريخ بغداد ۲/۶.

[2]۔ المستدرك ۴/۵۱۵. والترغيب والترهيب ۳/۱۲، ۱۰۱، ۲۵۱، ۳۴۴. والدر المنثور ۲/۳۲۴. وكنز العمال ۴۴۰۱۸.

[3]۔ لسنن الكبرى للبيهقي ۶/۴. والمعجم الصغير ۱/۸۹. ومجمع الزوائد ۸/۱۶۳. والدر المنثور ۲/۱۲۲.

لعب اور غفلت کا بھی شکار ہیں، خدا کی قسم یہ غفلت اللہ کی طرف سے ان پر رحمت ونعمت ہے ورنہ تو مؤمنین کی عقول ناکارہ ہو جاتیں ان کے قلوب پھٹ جاتے اور اسی حالت میں وہ دنیا سے رخصت ہو جاتے اور ایک قوم کو میں دیکھ رہا ہوں وہ اطاعت الٰہیٰ کی وجہ سے خوش ہیں چاروں طرف سے فرشتے ان کا احاطہ کئے ہوئے ہیں اور انہیں خوشخبری سنا رہے ہیں کہ تم پر سلامتی ہو آج تم اپنے اعمال کے سبب جنت میں داخل ہو جاؤ۔

۸۷۸۳ محمد بن احمد، احمد بن محمد، عبداللہ بن محمد محمد بن حسین، داؤد بن محبر اپنے والد کا قول نقل کرتے ہیں کہ ایک بار ہم میت کو سیدھا کر رہے تھے اسی اثناء میں ربیع بن برہ ہمارے نزدیک سے گزرے انہوں نے پوچھا یہ غریب کون ہے ہم نے عرض کیا کہ یہ غریب کے بجائے حبیب کا قریب ہے اس بات پر ان کی آنکھیں پرنم ہو گئیں اور فرمانے لگے زندوں میں میت سے بڑا اجنبی کون ہوگا ان کی اس بات پر پوری قوم پر گریہ طاری ہو گیا۔

۸۷۸۴ ابی، ابوحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، محمد بن سلام جمحی، ربیع بن برہ کہتے ہیں کہ متقین کے وعیدات الٰہیہ کو سامنے رکھنے کی وجہ سے ان کے قلوب خوف الٰہی سے لبریز ہیں ان کی طبیعت دنیا میں مکدر رہتی ہے نیز انہیں من جانب اللہ اعمال صالحہ کی توفیق ہوتی ہے اسی وجہ سے ان کے قلوب کی آنکھیں اعمال صالحہ کی طرف مشتاق ہو جاتی ہیں اور وعد وعید پر یقین کی وجہ سے انہیں آخرت کا بھی دھیان رہتا ہے، حتیٰ کہ اسی حالت میں ان کا وقت موعود آجاتا ہے اور پھر باآسانی قفس عنصری سے ان کی روح پرواز کر جاتی ہے اس کے بعد مرہ پر گریہ طاری ہو گیا۔

۸۷۸۵ ابی، ابوحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین محمد بن سلام کہتے ہیں کہ میں نے ربیع بن برہ کو کہتے سنا جلد اموات کے وقوع نے ہم سے امیدوں کی غفلت قطع کر دی ہے ہم دنیا میں حیران ہیں ہم پر مسلسل غفلت چھائی ہوئی ہے خدا کی قسم اے مسلمانوں کیا تم اس حالت پر کسی عاقل کو خوش ہوتے ہوئے دیکھا ہے، خدا کی قسم اللہ کے بندے اطاعت الٰہی کی وجہ سے اسے راضی کرنے والے ہیں، اے انسان نیکی کا فائدہ اور گناہ کا نقصان تجھے ہی ہوگا اس لئے خوف وامید کے درمیان زندگی گزار انبیاء کے تشریف لانے کے بعد انسانوں کا اللہ کے ہاں کوئی عذر قابل قبول نہیں ہوگا۔

۸۷۸۶ ابی ابوحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، حکیم بن جعفر عبداللہ بن ابی نوح کہتے ہیں کہ ایک روز ساحل پر مجھے ایک شخص نے کہا کبھی ایسا ہوا ہے کہ تو نے مشکل میں اللہ کا رخ کیا اور اس نے تجھے مایوس کر دیا میں نے کہا بلکہ اس نے مجھے مایوس کے بجائے میری مدد کی اس نے کہا کبھی ایسا ہوا ہے کہ اللہ نے آپ کا سوال پورا نہیں کیا ہو میں نے نفی میں جواب دیا پھر اس نے مجھ سے سوال کیا اگر کوئی انسان تیرے یہ کام کر دے تو تو اس کا عوض ادا کر سکتا ہے میں نے کہا کہ نہیں اس نے کہا کہ پھر اللہ زیادہ شکر کا مستحق ہے کیونکہ ایک طویل زمانہ سے تجھ پر اس کی نعمتوں کی بارش ہو رہی ہے نیز بندوں سے شکر پر بہت راضی ہونے والا ہے۔

۸۷۸۷ محمد بن احمد بن عمر، ابی، عبداللہ بن محمد بن عبید، محمد بن حسین، حکیم بن جعفر، ابوعبداللہ بری کہتے ہیں کہ میں نے ایک عابد سے روتے ہوئے سنا معاصی پر ہمارے قلوب گریہ کناں ہیں اے الٰہی میری توبہ قبول کر لے اگر تو نے میری توبہ قبول نہیں کی تو میں ہلاک ہو جاؤں گا اگر تو میرے معاصی کی وجہ سے مجھ سے اعراض کر لے تو تو اس کا مستحق ہے اگر تو احسان کرے تو بہت عرصہ سے تو مجھ پر تیرے احسانات کی بارش جاری ہے، نیز میں نے ان کو کہتے سنا معاصی نے ہمارے قلوب کو سخت کر دیا جس کی وجہ سے ہم دنیا میں حیران ہیں اور ہماری عقول اللہ کی ذات سے پھر گئی ہیں۔

۸۷۸۸ ابی، ابوحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، راشد ابوسعید، عاصم خلقانی، ربیع بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ اللہ کے بندوں کے بطن حرام سے دور اور ان کی آنکھیں گناہوں سے اجتناب کرنے والی ہیں، اس کی وجہ سے ان کے قلوب روشن ہیں وہ دنیا میں اللہ کی طرف

رجوع کرنے والے ہیں ان لوگوں کے لئے دنیا کے بجائے مابعد الموت راحت ہے، اس کے بعد ان پر اس قدر گریہ طاری ہوا کہ ان کی ڈاڑھی آنسوؤں سے تر ہوگئی۔

۸۷۸۹ عبداللہ بن محمد، علی بن سعید، علی بن مسلم، عبدالصمد بن عبدالوارث، ربیع کہتے ہیں کہ حسن نے قرآنی آیت "یا ایتھا النفس المطمئنہ" کی تلاوت کر کے فرمایا نفس مطمئنہ کو اللہ سے اور اللہ کو اس سے اطمینان ہوتا ہے اور وہ لقاالٰہی کو اور اللہ اس کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اس کی روح قبض کرنے کے بعد اس کی مغفرت اور دخول جنت کا حکم دیا جاتا ہے اور اس کا شمار عباد صالحین میں ہوتا ہے۔

۸۷۹۰ عبداللہ بن محمد، مسیح بن حاتم، عکلی، عبدالجبار، مغیرہ بن شبل، ربیع، حسن کہتے ہیں کہ حضرت عمر کے زمانہ میں ایک عابد و زاہد جوان پر ایک باندی فریفتہ ہوگئی اس باندی نے اس نوجوان عابد و زاہد کو تنہائی میں برائی کی دعوت دی اس جوان نے اپنے نفس کو ملامت کرتے ہوئے کہا اے نفس تو اس کی دعوت قبول کر کے اللہ تعالیٰ کے پاس زانی بن کر جانا چاہتا ہے اس کے بعد وہ چیخ مار کر بے ہوش ہوگیا اسی حالت میں اس کا چچا اسے اٹھا کر لے گیا ہوش آنے کے بعد اس نے چچا سے کہا حضرت عمر کی خدمت میں جا کر میرا اسلام عرض کر کے ان سے اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرنے والے کی جزا کے بارے میں سوال کرو اس کے بعد وہ ایک چیخ مار کر اس دنیا سے رخصت ہوگیا اس کے بعد اس کا چچا حضرت عمر کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کا سلام و پیغام پہنچایا حضرت عمر نے فرمایا کہ اس کی جزا جنت کے باغات ہیں۔

۸۷۹۱ ابوبکر محمد بن احمد بن محمد، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد، محمد بن حسین، محمد بن سنان باہلی کہتے ہیں کہ میں نے ربیع بن برہ کو کہتے سنا دنیا میں صرف اعمال صالحہ کرنے والے شخص کی طول حیات میں خیر ہے۔

۸۷۹۲ ابی محمد بن عسلان، احمد بن محمد بن قرشی، احمد بن محمد عمی، ابوروح سعید بن دینار، ربیع حسن، انس بن مالک کہتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے راہ خدا میں تلوار کے ذریعے لڑنے کے ساتھ جہاد خاص نہیں ہے والدین کی خدمت اور اولاد کی پرورش بھی جہاد ہے لوگوں کی ایذا رسانی سے اجتناب بھی جہاد ہے۔[1]

۸۷۹۳ ابوالنضر شافع بن محمد بن ابی عوانہ، احمد بن عمرو ابن عثمان واسطی، عباس بن عبداللہ، سعید بن عبداللہ بن دینار' الربیع حسن، انس بن مالک کہتے ہیں کہ فرمان رسول ہے مسلمان کو مسلمانوں کا اکرام قبول کرنا چاہیے، کیوں کہ درحقیقت یہ من جانب اللہ اکرام ہے اس لئے تم اللہ کے اکرام کا انکار مت کرو۔[2]

۳۷۹ عوسجہ عقیلی

آپ لوگوں کو توحید، گوشہ نشینی اور امور خیر کی طرف دعوت دینے والے تھے۔

۸۷۹۴ ابو محمد بن حیان، حسن بن ہارون بن سلیمان، احمد بن ابراہیم دورقی، فضل بن حرب، عثمان بن یمان حدانی، عبدالرحمٰن بن بدیل عقیلی، عوسجہ العقیلی کا قول ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ کو بذریعہ وحی حکم دیا اے عیسیٰ اپنے اندر میری محبت پیدا کر آخرت کے لئے توشہ تیار کر نوافل کے ذریعے میرا قرب حاصل کر مجھ پر توکل کر میں تیرے لئے کافی ہو جاؤں گا ورنہ میں تجھے رسوا کروں گا مصائب پر صبر کر قضاء پر راضی رہ زبان کو میرے ذکر سے تر کر اس وجہ سے تیرے قلب میں میری محبت پیدا ہوگی جس کی وجہ سے تو غفلت اور کاہلی کا شکار نہیں ہوگا مجھ سے خوف و امید دونوں رکھ میری خشیت کے ذریعے اپنے قلب میں حیاتی پیدا کر میری رضاء کے حصول کے واسطے راتوں کو

۱۔ تاریخ ابن عساکر ۶/۱۹۰۔ وکنز العمال ۴۵۴۹۴۔

۲۔ امالی الشجری ۲/۱۳۶، وکنز العمال ۲۵۴۹۱۔ وتاریخ ابن عساکر ۶/۱۵۰۔

عبادت میں گزار، حوض کوثر پر سیرابی کے لئے دن میں روزہ رکھ میرے بندوں کو خیر خواہی کے درس دے اور ان کے درمیان عدل قائم کر اس سے تجھے شیطانی وساوس سے نجات ملے گی۔ اے عیسیٰ مؤمن متواضع انسان کو میرے ثواب کا متمنی رہنا چاہیے اور میری اطاعت اختیار کرنے تک وہ میرے عذاب سے محفوظ رہے گا اے عیسیٰ میرے خوف سے تیری آنکھیں اشکبار ہونی چاہئیں دنیا اور اس کی لذتوں کو پس پشت ڈال دے قیامت کی ہولناکیوں سے محفوظ رہنے کے لئے شب بیداری اختیار کر، بے کار لوگوں کی طرح ہنسنے کے بجائے اپنی آنکھوں کو فکر آخرت سے منور کرو، عذاب دوزخ سے ڈرنے والے کے رونے کی طرح رو، دنیا میں اگر صابر و شاکر بن کر رہو گے تو آخرت میں تمہارے لئے خوشخبری ہے۔

۳۸۰ خزیمہ ابو محمد عابد

آپ بلند اخلاق اور صفات حمیدہ کے مالک انسان تھے۔

۸۷۹۵ ابی، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن سفیان، حسین بن یحییٰ بن کثیر عنبری، خزیمہ ابو محمد کہتے ہیں کہ ایک بار قاضی یعقوب بن ابراہیم داؤد طائی کے پاس آئے داؤد نے ان سے کہا دنیا سے میری مثل کوئی خوش نہیں ہوا حتیٰ کہ آخرت سے غافل ہو کر دنیا کو مقصود بالذات بنانے والا بھی اس چیز میں میرے مساوی نہیں ہو سکتا۔

۸۷۹۶ ابی، احمد بن محمد، عبداللہ بن محمد، حسن محمد بن یحییٰ کثیر، ابو محمد خزیمہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے محمد بن واسع سے وصیت کی درخواست کی انہوں نے فرمایا زہد اختیار کرو اس سے دنیا و آخرت میں بادشاہی حاصل ہو گی۔

۸۷۹۷ محمد بن احمد بن ابان، ابی، ابوبکر بن عبید حسن بن محمد بن یحییٰ بن کثیر، خزیمہ ابو محمد کہتے ہیں کہ ایک شخص ایک زاہد کے پاس گیا انہوں نے اس سے آنے کا مقصد پوچھا انہوں نے عرض کیا کہ آپ کے زہد سے متاثر ہو کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں انہوں نے مجھ سے فرمایا آپ مجھ سے بڑے زاہد ہیں اس لئے کہ آپ جنت اور اس کی چیزوں کی طرف رغبت کی وجہ سے اور میں دنیا کے فانی و مذموم ہونے کی وجہ سے زاہد ہوں لہذا آپ تو مجھ سے بڑے زاہد بن گئے۔

۸۷۹۸ محمد بن احمد، ابی، ابوبکر، حسن بن یحییٰ، خزیمہ ابو محمد کہتے ہیں کہ بکر بن عبداللہ مزنی اپنے ملنے والوں کو فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایسا زہد عطا فرمائے کہ انسان معاصی پر قادر ہونے کے باوجود خوف الٰہی کی وجہ سے اس میں مبتلا نہ ہو۔

۸۷۹۹ ابو محمد بن حیان، جعفر بن محمد بن فارس، عبداللہ بن ابی زیاد، جعفر بن سلیمان، کہتے ہیں کہ میں نے خلیفہ عبدی کو کہتے سنا اگر عبادت کا معاملہ اللہ کی ذات کو دیکھنے کے بعد ہوتا تو کوئی بھی عبادت الٰہی میں مشغول نہ ہوتا لیکن شب و روز کی آمد و رفت آسمان و زمین کے درمیان بادلوں، ستاروں اور گرمی سردی میں غور و فکر کر کے مؤمنین کے قلوب میں اللہ کی ذات کا یقین بیٹھ گیا اب گویا وہ اللہ کو دیکھنے کے بعد اس کی عبادت کر رہے ہیں۔

۸۸۰۰ ابی، ابوالحسین بن ابان، عبداللہ بن محمد بن سفیان، محمد بن حسین، یحییٰ بن عیسیٰ بن ضرار، سعدی، ہلال بن دارم بن قیس الداری کا قول ہے خلیفہ عبدی ہمارے ہمسایہ تھے لوگوں کے سونے کے بعد وہ اللہ کے حضور عرض کرتے اے باری تعالیٰ میں آپ سے خیر کا خواستگار ہوں اس کے بعد صبح تک مسلسل نماز میں مشغول رہتے ان کے ساتھ کمرے میں ایک ضعیف العمر خاتون کا کہنا ہے وہ سجدہ میں یہ دعا کرتے تھے اے اللہ مجھے اپنی انابت عطا فرما اپنی اطاعت سے مجھے مزین فرما متقین کی آپ کی بارگاہ میں حاضری کے وقت میرے ساتھ اکرام کا معاملہ فرما آپ ہی کی ذات بہترین مقصود ہے بہترین مشکور بہترین محمود اور مشکور ہے۔

۸۸۰۱ ابی، احمد بن محمد بن عمر، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین یحییٰ بن عیسیٰ بن ضرار، ہلال بن دارم کہتے ہیں کہ خلیفہ عبدی کے ساتھ رہنے والی

ضعیف العمر خاتون نے مجھ سے بیان کیا ہے کہ خلیفہ عبدی آخری شب میں دعا میں فرمایا کرتے تھے نیک لوگوں کے ساتھ میں بھی بیدار ہو گیا ہوں اے باری تعالیٰ ہم آپ کی فیاضی کے صدقہ آپ سے معاصی پر مغفرت کے خواہاں ہیں کتنے بڑے بڑے مجرموں کو آپ نے معاف کر دیا کتنے مصیبت زدہ لوگوں سے آپ نے ان کی مصیبت دور کر دی اور کتنے حاجتمندوں کی حاجتیں آپ نے پوری فرما دیں معاصی میں مبتلا ہونے کے بعد ہم صرف آپ کے جود و سخاوت کی وجہ سے آپ سے بخشش کے طلب گار ہیں آپ ہی تمام خیروں کی امید گاہ ہیں۔

۲۷۳ ربیع بن صبیح[۱]

آپ ذی عقل و عمل انسان تھے۔

۸۸۰۲ ابوبکر بن محمد بن احمد المؤذن، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن عبید، حسن بن جہور، اسماعیل بن یحییٰ قرشی، ربیع بن صبیح کہتے ہیں کہ ہم نے حسن سے نصیحت کی درخواست کی انہوں نے فرمایا تم میں سے صحت مند انسانوں کو بیماری کے لاحق ہونے جوان کو فنا کرنے والے بوڑھاپے اور شیخ کو ہلاک کرنے والی موت سے ڈرنا چاہیے کیا لوگوں کے انجام تمہارے سامنے نہیں ہیں کیا کل موت آنے کے بعد اپنے اہل و عیال سے تم لوگوں کو جدا نہیں ہونا کیا تم کو کفن نہیں پہننا، کیا تم نے قبر میں نہیں جانا کیا کل تم اپنے دوستوں سے جدا نہیں ہو گے اے انسان موت کے بعد نہ تو قادم رہے گا نہ تو کسی کی زیارت کر سکے گا نہ تو قریبی سے بات کر سکے گا نہ تو کسی دوست کو پہچان سکے گا تو کسی کی پکار پر جواب دینے پر قادر نہیں ہوگا تیری عقل و سماعت زائل ہو جائیں گی گھر ویران ہو جائیں گے قبیلے ہلاک ہو جائیں گے اولاد یتیم ہو جائے گی تیری بصارت زائل ہو جائے گی، دانت ختم ہو جائیں گے تیرے گھٹنے کمزور ہو جائیں گے اور غیر کے پاس تیری اولاد اجنبی بن جائے گی۔

۸۸۰۳ محمد بن احمد، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد، محمد بن حسین، روح بن اسلم، ربیع، حسن کا قول ہے اگر انسان کو موت کے بعد راحت کا ملنا یقینی طور پر معلوم ہو پھر بھی موت کی ہولناکی اور اس کی سختی کی وجہ سے موت کا آنا اس پر شاق گزرے گا لیکن موت کے بعد راحت یا عذاب کے غیر معلوم ہونے کی صورت میں تو اس کے لئے موت کا آنا کس قدر شاق ہوگا اس کا اندازہ تم خود کر لو۔

۸۸۰۴ عثمان بن محمد عثمانی، احمد بن عبداللہ بن سلیمان قرشی، شیبان بن فروخ ایلی، مبارک بن فضالہ، ربیع بن صبیح کہتے ہیں کہ میں نے حسن سے کہا کچھ لوگ آپ پر اعتراض کی کوشش کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کوئی بات نہیں اس لئے کہ میں نے نفس کو دائمی جنت اور رحمن کی مجاورت کا لالچ دیا تو وہ اس میں پھنس گیا لیکن میں نے اسے لوگوں سے صحیح و سلامت رہنے کی لالچ دی تو اس نے انکار کر دیا اس لئے کہ لوگ اللہ سے خوش نہیں تو اس کی مخلوق سے کب خوش ہوں گے۔

۸۸۰۵ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، صالح بن عبداللہ ترمذی، ابو محمد بن حیان، ابو یحییٰ رازی، ہناد بن سری، ابو اسامہ، ربیع بن صبیح کہتے ہیں کہ ایک دن حسن کے وعظ میں ایک شخص پر خوب گریہ طاری ہو گیا حسن نے اسے دیکھ کر فرمایا خدا کی قسم اللہ تعالیٰ تجھ سے ضرور سوال کرے گا کہ اس رونے سے تیرا کیا مقصد تھا۔

۸۸۰۶ عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبید اللہ بن قاسم، عبداللہ بن غالب، حسن فرماتے ہیں کہ عزت اور غنیٰ توکل کی تلاش میں پھرتے رہتے ہیں جس انسان میں توکل دیکھتے ہیں اسی کو اپنی منزل بنا لیتے ہیں اس کے بعد انہوں نے چند اشعار کہے۔

(۱) غنیٰ اور عزت ہر جگہ پھرتے رہتے ہیں صاحب توکل انسان کے قلب میں اپنا ٹھکانہ بنا لیتے ہیں (۲) صاحب توکل

۱۔ طبقات ابن سعد ۲۷۷/۷، والتاریخ الکبیر ۳/ت ۹۵۲، والجرح ۳/ت ۲۰۸۴، والمیزان ۲/ت ۲۷۴۱، وتہذیب الکمال ۱۸۶۵۔

انسان کے لئے اللہ کافی ہے (۳) میرے نفس کا تقدیر الٰہی پر راضی ہونا اس کے لئے بلندی اور افضل الناس ہونے کا ذریعہ ہے۔

۸۸۰۷ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، جوہری، خلف بن ولید، ربیع بن صبیح، وابومحمد بن حیان، عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز، احمد بن زہیر غسان بن مفضل غلابی کہتے ہیں کہ مجھے ایک شخص نے بتایا کہ ایک بار ربیع ایک ساتھی کے ساتھ اہواز میں تھے ایک خاتون ان پر فریفتہ ہو گئی اور اس نے انہیں برائی کی دعوت دی شیخ پر گریہ طاری ہو گیا ان کے ساتھی نے اس کی وجہ پوچھی فرمایا اس نے ہمیں اپنی مانند بدکار سمجھنے کے بعد ہمیں برائی کی دعوت دی۔

۸۸۰۸حبیب بن حسن، عبداللہ بن محمد بن ناجیہ، رجاء بن جارود، سعید بن عمر اموی، عنبسہ، ربیع بن صبیح، حسن کہتے ہیں کہ ہم نے انس سے لیلۃ القدر کے بارے میں سوال کیا انہوں نے فرمایا آپ ﷺ رمضان کی آمد پر عبادت بھی کرتے تھے اور آرام بھی فرماتے تھے لیکن ۲۴ رمضان کے بعد ہمہ تن عبادت الٰہی میں مشغول ہو جاتے تھے۔

۸۸۰۹ابراہیم بن احمد بن ابی حصین، عبداللہ حضرمی، ابراہیم بن مرویہ بن نباد، ابی، ربیع بن صبیح، حسن، انس فرماتے ہیں کہ فرمان رسول ہے راہ خدا میں تیر لگنے کا ثواب غلام آزاد کرنے کے ثواب کے مساوی ہے اور غلام آزاد کرنا دوزخ سے خلاصی کا سبب ہے[۱]

۸۸۱۰محمد بن، سلیمان احمد، محمد بن عبداللہ حضرمی، ابراہیم بن مردویہ، ابی، ربیع بن صبیح، حسن، انس کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے مضغ عقباً فی رمضان ورصف به وتر قوسة واللہ اعلم بالصواب۔

۸۸۱۱ابوعلی محمد بن احمد، بن حسن، احمد بن ہارون بن روح، حسین بن علی فارسی، سمید بن صبیح، ربیع بن صبیح، حسن، انس کہتے ہیں کہ فرمان نبوی ہے جمعہ کے روز وضو کافی ہے لیکن غسل افضل ہے۔[۲]

۸۸۱۲احمد بن عبداللہ بن محمود، عبداللہ بن وہب، عباس بن عبداللہ ترفقی، سعید بن دینار بن عبداللہ، ربیع بن صبیح، حسن، انس کہتے ہیں میں نے حضور ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ اقامت کہی جانے کے وقت اطمینان سے اس کا جواب دو، اگر صف میں جگہ مل جائے تو فبہا اپنے بھائی مسلمان کو پریشان مت کرو، ہر نماز کو زندگی کی آخری نماز سمجھ کر ادا کرو قرأت کے وقت اتنی زور سے قرأت کرو جو تمہارے کانوں کو سن جائے پڑوسی کو ایذا مت پہنچاؤ۔[۳]

۸۸۱۳عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن عمرو بزار، اسحاق بن حاتم علاف، یحیٰی بن متوکل، ربیع بن صبیح، محمد، ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے آپ ﷺ سے ایک کپڑے میں نماز کے جواز کے بارے میں سوال کیا آپ نے فرمایا کیا تم سب کے پاس دو کپڑے ہوتے ہیں۔

۸۸۱۴ابوبکر بن خلاد، احمد بن علی خزاز، قاسم بن سعید بن میتب، محمد بن جعفر، ربیع بن صبیح محمد بن سیرین، ابوہریرہ کہتے ہیں کہ فتح خیبر کے موقع پر ہم نے کچھ یہودیوں کو روٹی پکاتے دیکھا ہم نے ان سے روٹی چھین کر آپس میں تقسیم کر لیں میرے حصے میں آنے والی روٹی کا کچھ حصہ جلا ہوا تھا مجھ سے کسی نے بیان کیا کہ روٹی کھانے سے انسان فربہ ہو جاتا ہے چنانچہ میں نے اس روٹی کے کھانے کے بعد اپنے فربہ ہونے میں غور کرنا شروع کر دیا۔

۸۸۱۵محمد بن جعفر المؤدب، احمد بن حمال، اسحاق بن سیار عون بن عمارۃ، ربیع ہشام محمد بن سیرین، ابوہریرہ کہتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے بیوی کے ساتھ اس کی پھوپھی یا خالہ کو نکاح میں جمع مت کرو عورت سے اس کی بہن کے طلاق کے بارے میں سوال مت کرو مسلمان بھائی کی بیع پر بیع اور اس کے خطبہ پر خطبہ مت دو۔[۴]

---

۱ ۔ المستدرک ۹۵/۲، ۱۲۱ ۔ ومسند الامام أحمد ۱۱۳/۴ ۔ والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۷۳/۱۸ ۔ ودلائل النبوۃ للبیهقی ۵۹/۵ والدر المنثور ۱۹۴/۳ ۔

۲ ۔ سنن أبی داؤد ۳۵۴ ۔ وسنن الترمذی ۴۹۷ ۔ وسنن النسائی ۹۴/۳ ۔ والسنن الکبری للبیهقی ۲۹۵/۱، ۲۹۶، ۱۹۰/۳ ۔ والمعجم الکبیر للطبرانی ۲۴۰/۷ ۔ ۲۶۹ ۔ ومجمع الزوائد ۱۷۵/۲ ۔ والمصنف لعبد الرزاق ۵۳۱۱ ۔ ۵۳۱۲ ۔ وکشف الخفا ۱۰۲/۱ ۔ ۳۵

۳ ۔ مجمع الزوائد ۳۳۱/۱

۴ ۔ صحیح مسلم، کتاب النکاح باب ۴ ۔ وفتح الباری ۱۶۰/۹ ۔

۸۸۱۶محمد بن احمد بن حسین، بشر بن موسیٰ، ابو عبدالرحمٰن مقری، ربیع بن صبیح یزید رقاشی، انس کہتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے جس شخص کی نیت طلب آخرت ہو اللہ تعالیٰ اس کے قلب کو غنیٰ سے بھر دیتے ہیں اسے سکون عطا فرماتے ہیں دنیا ذلیل ہو کر اس کے پاس آتی ہے جس کی نیت طلب دنیا ہو اللہ تعالیٰ اس کی دو آنکھوں کے درمیان فقر بھر دیتے ہیں وہ بے سکون رہتا ہے اور مقدر کے مطابق ہی اسے دنیا ملتی ہے۔[۱]

۸۸۱۷سلیمان بن احمد، عبداللہ بن محمد بن سعید بن ابی مریم محمد بن یوسف فریابی، سفیان ثوری، ربیع بن صبیح، یزید الرقاشی، انس بن مالک کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ایک سال کمزور سواری پر حج کیا آپ ﷺ کے نیچے تین درہم کی چادر تھی آپ ﷺ نے فرمایا اے باری تعالیٰ یہ حج ریاء و نمود سے پاک ہے۔[۲]

۸۸۱۸سلیمان بن احمد، حفص بن عمر رقی، قبیصہ بن عتبہ، سفیان ثوری، ربیع بن صبیح، یزید رقاشی، انس بن مالک کہتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ سے مشرکین کے بچوں کے بارے میں پوچھا کہ آخرت میں ان کا کیا حال ہوگا آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ اہل جنت کے خدام ہوں گے۔

۸۸۱۹احمد بن قاسم بن ریان، عبداللہ بن محمد بن سعید بن ابی مریم، فریابی، سفیان ثوری، ربیع بن صبیح، یزید بن ابی رقاشی، انس کہتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے پابند صلاۃ وصوم، پاکدامن اور شوہر کی اطاعت گزار خاتون جس دروازے سے چاہے گی جنت میں داخل ہو جائے[۳]

۸۸۲۰احمد بن قاسم، محمد بن غالب بن حرب، قبیصہ، سفیان ثوری، ربیع بن صبیح، یزید بن ابان رقاشی، انس کہتے ہیں کہ اذان کے بعد آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور دعائیں قبول کی جاتی ہیں[۴]

۸۸۲۱سلیمان بن احمد، حفص بن عمر قبیصہ، سلیمان بن احمد، عبداللہ بن محمد بن سعید بن ابی مریم محمد بن یوسف فریابی، سفیان ثوری، ربیع بن صبیح، یزید رقاشی، انس بن مالک کہتے ہیں کہ فرمان رسول ہے کہ جھوٹ، ذکر الٰہی سے غفلت اور غصہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔[۵]

۸۸۲۲عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد طیالسی، ربیع بن صبیح، یزید رقاشی، انس بن مالک کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا اے لوگو روزہ رکھو اور میری بلا اجازت افطار مت کرو چنانچہ بحکم نبوی لوگوں نے روزہ رکھا شام کو ایک شخص نے کسی عذر کی وجہ سے آپ سے افطار کی اجازت طلب کی تو آپ نے اجازت مرحمت فرمادی پھر اسی طرح دوسرے شخص کے اجازت طلب کرنے آپ نے اسے اجازت دے دی حتیٰ کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ دو نوجوان عورتیں روزہ کی وجہ سے ہلاکت کے قریب ہیں اس لئے آپ انہیں افطار کی اجازت دے دیں آپ نے ان سے اعراض فرمالیا پھر دوبارہ اس نے عرض کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا ان کا روزہ کیسے ہوا انہوں نے تو لوگوں کا کچا گوشت کھایا ہے تم جا کر انہیں قے کرنے کا حکم دو چنانچہ انہوں نے قے کی تو ہر ایک کے حلق سے کچے گوشت کے ٹکڑے نکلے جب اس نے آپ کو اس سے مطلع کیا تو آپ نے فرمایا اگر اسی حالت میں ان کی موت آجاتی تو ان کا ٹھکانہ دوزخ ہوتا۔

۸۸۲۳عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، ربیع، یزید بن انس کہتے ہیں کہ فرمان نبوی ہے ظلم کی تین قسمیں ہیں (۱) اللہ اس کا بدلہ ضرور دلوائے گا (۲) معاف کر دیا جائے گا (۳) معاف نہیں کیا جائے گا معاف نہ کیا جانے والا ظلم وہ شرک ہے جس کی اللہ کے ہاں

۱۔ صحیح مسلم، کتاب النکاح باب ۴. وفتح الباری ۹/۱۶۰.

۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۵/۱۵۸. ومجمع الزوائد ۱۰/۲۴۷. والمطالب العالیة ۳۲۷۰. ومسند الامام أحمد ۵/۱۸۳. واتحاف السادة المتقین ۱۰/۹. ومشکاة المصابیح ۵۳۲۰. ۵۳۲۱.

۳۔ :مشکاة المصابیح ۳۲۵۴.

۴۔ مجمع الزوائد ۱/۳۳۴. وأمالی الشجری ۱/۲۴۲ وکنز العمال ۲۰۹۱۴.

۵۔ مجمع الزوائد ۲/۲۶۲، ۵/۹۶. وتاریخ أصبهان للمصنف. ۲/۲۰۴. واتحاف السادة المتقین ۵/۱۸۵، ۷/۵۱۶.

معافی نہیں ہے معاف کیا جانے والا ظلم وہ اللہ اور اس کے بندوں کے درمیان ظلم ہے جس ظلم کا بدلہ دلوایا جائے گا وہ بندہ کا بندہ پر ظلم ہے چنانچہ اللہ مظلوم کو ظالم سے بدلہ دلوائے گا۔[1]

۸۸۲۴عبداللہ بن یونس، ابوداؤد، ربیع، یزید، انس کا قول ہے اپنی صفوں کو سیدھا رکھو خدا کی قسم تمہاری صفوں کے درمیان پہاڑی بکری کے بچہ کی مانند ابلیس کو دیکھتا ہوں۔[2]

۸۸۲۵ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، علی بن الجعد، ربیع بن صبیح، یزید رقاشی، انس بن مالک کہتے ہیں کہ فرمان نبوی ہے انسان عجلت میں مبتلا ہونے سے قبل خیر پر ہے آپ سے عجلت کی تشریح پوچھی گئی تو آپ نے فرمایا انسان کہنا شروع کردے میں بہت دعا کرتا ہوں لیکن عند اللہ وہ قبول نہیں ہوتی۔[3]

۸۸۲۶عبداللہ بن محمد، محمد بن علی، ابویعلی، اسحاق بن ابراہیم، حجاج بن محمد، ربیع بن صبیح، یزید رقاشی، انس بن مالک کہتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے قیامت کے روز انسان کو بکری کے بچہ کی مانند اللہ کے سامنے پیش کیا جائے گا اللہ فرمائے گا اے انسان میں بہترین قسیم ہوں اس لئے جو عمل خالص میرے لئے کیا اس کا عوض میرے ذمہ ہے اور جو عمل غیر کے لئے کیا ہے اس کا عوض اسی کے ذمے ہے۔[4]

۸۸۲۷احمد بن جعفر بن حمدان، محمد بن یونس شامی، قتیبہ بن زکین باہلی، ربیع بن صبیح، ثابت، انس کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کسی پر عیب بہتان نہیں لگاتے تھے اور نہ کسی کو تکلیف دیتے تھے۔

۳۸۳علی بن علی رفاعی[5]

مالک بن دینار آپ کو راہب العرب کہکر پکارتے تھے۔ شعبہ آپ کو سیدنا (ہمارے سید) کہہ کر پکارتے تھے۔

۸۸۲۸ابی، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن عبید، ابن اجعد، علی بن رفاعی، حسن فرماتے ہیں کہ ہمارے زمانہ کے دو مقتدی شخصوں میں سے ایک نے دوسرے سے کہا لوگوں کے مامون ہونے کے بعد کس چیز نے انہیں ہلاک کردیا اس نے جواب دیا لوگوں، معاصی اور شیطان کے کمزور ہونے کے سبب ایسا ہوا اس نے اس طرح کچھ اور مہمل باتیں بھی کیں دوسرے نے کہا اس لئے کہ اللہ نے دنیا کو آنکھوں کے سامنے اور آخرت کو آنکھوں سے غیب رکھا جس کی وجہ سے لوگ حاضر میں مشغول ہو کر آخرت سے غافل ہو گئے خدا کی قسم اگر اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت کا اقتران کر دیتا تو لوگ عدل قائم کرنے سے عاجز آجاتے۔

۸۸۲۹محمد بن علی، عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز، علی بن جعد علی بن علی رفاعی کہتے ہیں کہ حسن نے قرآنی آیت ''لقد خلقنا الانسان فی کبد'' کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا میں نے انسان سے بڑی مشقت برداشت کرنے والی کوئی مخلوق نہیں دیکھی سعید کہتے ہیں کہ انسان دنیا کی تنگی اور آخرت کی شدائد برداشت کرنے والا ہے۔

۱۔ مجمع الزوائد ۱۰/۳۴۸. والمطالب العالیة ۴۶۵۳. وکنز العمال ۱۰۳۲۶.

۲۔ صحیح البخاری ۱/۱۸۴، ۱۸۵. وسنن النسائی ۲/۹۲، ۱۰۵، ومسند الامام أحمد ۳/۱۰۳، ۱۸۱، ۱۶۳، وفتح الباری ۲/۱۲۵، ۲۰۸. والترغیب والترهیب ۱/۳۲۰. ومشکاة المصابیح ۱۰۸۶.

۳۔ مسند الامام أحمد ۳/۱۹۳، ۲۰۱. ومجمع الزوائد ۱۰/۱۹۴. والترغیب والترهیب ۲/۴۹۰. والدر المنثور ۱/۱۹۶.

۴۔ سنن الترمذی ۲۴۲۷. وسنن الدارمی ۲/۱۱۷، ۳۵۷. ومجمع الزوائد ۱۰/۲۲۱. والمطالب العالیة ۲۳۰۳. واتحاف السادة المتقین ۳/۳۰. ومشکاة المصابیح ۵۱۳۹.

۵۔ طبقات ابن سعد ۷/۲۷۵. والتاریخ الکبیر ۶/ت ۲۴۲۴. والجرح ۶/ت ۱۰۸۰. والمیزان ۳/ت ۵۸۹۵. وتهذیب الکمال ۱۰/۴۱۱.

۸۸۳۰عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، ابونعیم علی بن علی رفاعی، ابومتوکل، ابوسعید خدری کہتے ہیں کہ ایک بار آپؐ نے اپنے سامنے ایک اور اپنے پہلو کے سامنے دو لکڑیاں نصب کیں پھر آپ نے حاضرین سے ان کے بارے میں سوال کیا؟ انہوں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں آپ نے فرمایا یہ انسان ہے جو امیدوں کے حصول میں ہر وقت کوشاں رہتا ہے لیکن امیدوں کے حصول سے قبل ہی موت اسے گھیر لیتی ہے۔۱

۸۸۳۱عبداللہ بن محمد بن عبداللہ ابوعمر ضبی، محمد بن علی، عبداللہ بن محمد بغوی، شیبان بن فروخ علی ابن علی رفاعی، ابومتوکل، ابوسعید خدری کہتے ہیں کہ فرمان نبوی ہے قطع رحمی اور معاصی سے خالی کی جانے والی دعا کے عوض اللہ تین چیزیں عطا فرماتے ہیں (۱) اسی وقت اس کی دعا قبول کی جاتی ہے (۲) آخرت میں اس کا بدلہ دیا جائے گا (۳) دنیا میں نازل ہونے والی مصیبت دور کر دی جاتی ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر انسان دعا کی کثرت شروع کر دے تو پھر کیا ہوگا آپؐ نے فرمایا اللہ اس سے بھی زیادہ عطا کرنے والا ہے۔۲

۸۸۳۲ابواحمد محمد بن محمد حافظ، ابوبکر بن اسحاق بن خزیمہ، محمد بن موسیٰ حرشی، جعفر بن سلیمان، علی بن علی رفاعی، ابومتوکل، ابوسعید نے آپؐ سے گزشتہ حدیث کی مانند روایت کیا۔

۸۸۳۳محمد بن احمد بن ابان، ابی، ابوبکر بن سفیان، محمد بن علی بن شقیق، ابراہیم بن اشعث، فضیل بن عیاض، حسان بن عمران، حسن کہتے ہیں کہ ایک روز حضور ﷺ صحابہ کرام کے مجمع میں تشریف لائے آپ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کون تعلم و رہنمائی کے بغیر حصول علم و ہدایت کا طالب ہے؟ تم میں سے کون حقیقی بصارت کا متمنی ہے؟ آگاہ رہو دنیا کا راغب اور اس کے بارے میں لمبی لمبی امیدیں رکھنے والے شخص کا قلب مردہ ہو جاتا ہے، دنیا سے زہد اختیار کرنے والا شخص کو اللہ تعالیٰ تعلم و ہدایت کے بغیر علم و رہنمائی عطاء کرتا ہے تمہارے بعد عنقریب ایک ایسی قوم آنے والی ہے جو قتل و جبر کے ذریعہ حکومت، بخل و فخر کے ذریعہ غنیٰ اور اتباع خواہش کے ذریعہ صحبت حاصل کرے گی، تم میں سے اس زمانہ کو پانے والا شخص اگر عزت پر قادر ہونے کے باوجود فقر پر محض رضائے الٰہی کی خاطر صبر کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے پچاس صدیقوں کا ثواب عطا کرے گا۔۳

۳۸۴ ابراہیم بن عبداللہ

۸۸۳۴محمد بن بدر، حماد بن مدرک، یعقوب بن سفیان، محمد بن یزید ادمی، معن بن عیسیٰ، ابراہیم بن عبداللہ بن ابی الاسود کہتے ہیں کہ حسن نے عمر بن عبدالعزیز کو خط لکھا جس کا حاصل یہ تھا امابعد دنیا دار اقامت کے بجائے دار کوچ ہے حضرت آدم کو دنیا میں سزا کے طور پر بھیجا گیا اس لئے اے امیر المؤمنین اس دنیا کے بارے میں ڈرتے رہیے، دنیا کا غنی حقیقت میں فقر ہے اسے باعث عزت سمجھنے والا انسان ذلیل اور اسے جمع کرنے والا انسان فقیر بن جاتا ہے، دنیا زہر کی مانند ہے جسے ناواقف شخص کھا جاتا ہے لیکن وہی اس کی موت کا سبب بن جاتا ہے، اے امیر المؤمنین اس دنیا میں زخم کے علاج کرنے والے کی مانند رہو جو زخم کے بڑھ جانے کے خوف سے قلیل کا علاج کرتا ہے اور تکلیف میں اضافہ کے خوف سے کم تکلیف کی شدت پر صبر سے کام لیتا ہے اے امیر المؤمنین اس دنیا سے خوف کیجئے جسے دھوکہ سے مزین اور امیدوں سے اسے آراستہ کیا گیا ہے اور اس کے غرور کی وجہ سے اسے مزین کیا گیا ہے چنانچہ وہ اس میں حسین و جمیل دلہن کی

۱۔ الجامع الکبیر للسیوطی ۲/۲۵۳۔

۲۔ مسند الامام أحمد ۳/۱۸۔ ومجمع الزوائد ۱۰/۱۴۸۔ وفتح الباری ۱۱/۹۶۔ والترغیب والترہیب ۲/۴۷۸۔ ومشکاۃ المصابیح ۲۲۵۹۔

۳۔ أمالی الشجری ۲/۱۶۸۔ والدر المنثور ۱/۶۷۔

طرح ہوگئی ہے جس کی طرف آنکھیں دیکھنے والی اور قلوب مائل ہونے والے اور نفوس اس پر عاشق ہوں دنیا اپنے تمام ازواج کو قتل کرنے والی ہے، لہٰذا اس کا باقی ماضی کے مقابلہ میں اور آخر اول کے مقابلہ میں غیر معتبر ہے، عارف باللہ کی نظر میں یہ دنیا بے حقیقت ہے، اس کا عاشق اس میں کامیابی کے بعد سرکش بن جاتا ہے اور آخرت کو بھول جاتا ہے اور اپنی عقل کو اس میں مشغول کر دیتا ہے جس کی وجہ سے اس کے قدم پھسل جاتے ہیں اور اس کی ندامت بڑھ جاتی ہے اور اس کی حسرتوں میں اضافہ ہو جاتا ہے اور تکالیف کے ساتھ موت کے سکرات اس پر جمع ہو جاتے ہیں لہٰذا وہ اپنے مطلوب میں ناکام رہتا ہے اور اس کے نفس کو راحت نہیں ملتی وہ دنیا سے گمراہ ہو کر بلاتوشہ کوچ کرتا ہے اے امیر المؤمنین دنیا سے بے خوف مت ہوئیے، اس لئے کہ جب بھی انسان خوشی کے بعد اس سے مطمئن ہوتا ہے اس کے بعد ضرور تکلیف میں مبتلا ہوتا ہے آج دنیا سے نفع حاصل کرنے والا کل اس سے نقصان اٹھانے والا ہے، اس کا سرور حزن سے متصرف ہے، اس کی امیدیں جھوٹی اور باطل ہیں اس کی تعریف مکر اور اس کی زندگی تنگ ہے اگر اللہ تعالیٰ اس سے لوگوں کو باخبر نہ کرتا اور اس کی مثال بیان نہیں کرتا تو یہ سوئے ہوئے انسان کو بیدار اور غافل کو فکرمند کر دیتی، لیکن یہ محال ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر زجر وعظ ہوا ہے نیز عند اللہ یہ بے وقعت اور بے وزن ہے۔ اللہ نے اسے بنانے کے دن سے اب تک اس پر نظر شفقت نہیں فرمائی، اور حضور ﷺ پر اس کے خزانوں کی چابیاں پیش کی گئیں تو آپ ﷺ نے اس کی قبولیت سے انکار فرما دیا اللہ نے دنیا کو صالحین کے لئے باعث آزمائش اور دشمنوں کے لئے باعث اغترار بنایا ہے، صاحب دولت انسان دنیا کو اپنے لئے باعث عزت سمجھتا ہے، حالانکہ وہ اس چیز کو بھول گیا جو اللہ نے حضور ﷺ کے لئے پیٹ پر پتھر باندھنے کے دن تیار کی نیز اللہ نے حضرت موسیٰ سے فرمایا اے میرے کلیم غنی کے اپنی طرف آنے کے وقت سمجھو کہ کسی گناہ کی تمہیں دنیا ہی میں سزا مل گئی اور فقر کی آمد پر مرحبا کہو کیوں کہ وہ صالحین کا شعار ہے نیز حضرت عیسیٰ فرمایا کرتے تھے میرا اسالن بھوک، میرا شعار خوف، میرا لباس اون، میرا چراغ قمر، میری سواری پاؤں، میرا کھانا زمین کے غلاف اور پھل ہیں، میرے شب و روز فقر میں گزرتے ہیں لیکن مجھ سے بڑا غنی کوئی نہیں ہے۔

۳۸۵ معاویہ بن عبدالکریم[1]

۸۸۳۵ ابی، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد اموی، حسن بن علی، زید بن حباب، معاویہ بن عبدالکریم کہتے ہیں کہ حسن کے پاس زہد کے بابت گفتگو کے وقت بعض نے کہا ترک لباس اصل زہد ہے بعض نے کہا عدم اکل وشرب اصل زہد ہے اور بعض نے کچھ کہا لیکن حسن نے فرمایا اصل زاہد وہ ہے کہ دوسرے کو دیکھنے کے وقت اپنے سے اسکو افضل سمجھے۔

۸۸۳۶ ابوعلی محمد بن احمد بن بالویہ نیساپوری المعدل، محمد بن صالح ضمیری، نضر بن سلمہ، محمد بن الحسن زبالہ، معاویہ بن عبدالکریم ضال، جلد بن ایوب، معاویہ بن قرہ انس کہتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے کوہ طور پر اللہ کے تجلی فرمانے کے وقت عظمت الٰہی کی وجہ سے وہاں سے اڑ کر مدینہ و مکہ میں واقع ہونے والے چھ پہاڑ ہیں (۱) احد (۲) ورقان (۳) رضوی (۴) ثور (۵) ثبیر (۶) حراء[2]

۸۸۳۷ محمد بن عبداللہ بن ابراہیم، منصور ابن احمد بن ممیہ، جعفر بن کزال، ابراہیم بن بشیر مکی، معاویہ بن عبدالکریم، ابوحمزہ ابن عمر کہتے ہیں کہ فرمان رسول ہے عارف باللہ وسعت کے وقت وسعت سے اور عسرت کے وقت عسرت سے کام لیتا ہے۔

تبع وتابعین کا ذکر

مؤلف کتاب فرماتے ہیں کہ صحابہ اور تابعین کے اقوال کے ذکر کے بعد تبع تابعین جیسے مالک بن انس، سفیان بن سعید

۱۔ طبقات ابن سعد ۲۸۵/۷۔ والتاریخ الکبیر ۷/ت ۱۴۵۱۔ والجرح ۸/ت ۱۷۴۹۔ وتهذيب الكمال ۶۰۶۱۔

۲۔ اللآلی المصنوعة للسيوطی ۱۴/۱۔

شعبہ بن حجاج، مسعر بن کدام، لیث بن سعد، سفیان بن عیینہ، داؤد طائی، حسن، علی، فضیل بن عیاض وغیرہ کے اقوال زریں بیان کئے جائیں گے۔

۳۸۶ مالک بن انس[۱]

آپ امام الحرمین، حجاز وعراق کی مشہور شخصیت تھے۔ آپ کے مذہب کی مغرب ومشرق میں اشاعت ہوئی۔ آپ اشرف واعقل انسان تھے۔

۸۸۳۸ احمد بن اسحاق، ابوبکر بن محمد بن احمد بن راشد، ابوداؤد کہتے ہیں کہ جعفر بن سلیمان نے مالک بن انس کو طلاق مکرہ کے بارے میں سزا دی اور کچھ لوگوں نے بحوالہ ابن وہب مجھ سے بیان کیا کہ جب امام مالک کو سزا کے بعد حلق کر کے اونٹ پر سوار کیا گیا اور کہا گیا کہ اپنے اوپر آواز لگایئے۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا جان لو جو مجھے جانتا ہے وہ جانتا ہے اور جو نہیں جانتا وہ جان لے کہ میں مالک بن انس بن ابی عامر اصبحی ہوں اور میں کہتا ہوں کہ جس کو طلاق پر مجبور کیا گیا اس کی طلاق واقع نہیں ہوتی۔ یہ بات خلیفہ جعفر کو پہنچی تو اس نے کہا کہ ان کو نیچے اتروادو۔

۸۸۳۹ ابو محمد بن حیان، محمد بن احمد بن عمر، عبداللہ بن احمد بن کلیب، فضل بن زیاد قطان کہتے ہیں کہ میں نے احمد بن حنبل سے سوال کیا کہ مالک کو کس نے سزا دی انہوں نے فرمایا مالک کو طلاق مکرہ کے سلسلہ میں کسی حاکم نے سزا دی جس کا نام مجھے معلوم نہیں ہے۔

۸۸۴۰ محمد بن علی بن عاصم، مفضل بن محمد جندی، ابومصعب کہتے ہیں کہ میں نے مالک بن انس کو کہتے سنا میرے متعلق ستر مشائخ کے فتویٰ کے اہل ہونے کی گواہی دینے کے بعد میں نے فتویٰ دینا شروع کیا۔

۸۸۴۱ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق ثقفی، حسن بن عبدالعزیز جروی، عبداللہ بن یوسف، خلف بن عمرو کہتے ہیں کہ میں نے مالک کو کہتے سنا میں نے اپنے سے بڑے عالم کی اجازت کے بعد فتویٰ دینا شروع کیا جیسا کہ ربیعہ اور یحییٰ بن سعید کی طرف سے مجھے اس کی اجازت حاصل ہے مالک سے پوچھا گیا اگر وہ اجازت نہ دیتے تو پھر کیا ہوتا؟ فرمایا پھر میں فتویٰ نہ دیتا کیونکہ متبحر عالم کی اجازت کے بغیر کسی کے لئے بھی فتویٰ دینا جائز نہیں ہے۔ خلف کہتے ہیں کہ ایک بار میں امام مالک کے پاس گیا تو انہوں نے مجھے اپنے مصلیٰ کے نیچے پڑی ہوئی چیز دیکھنے کا حکم دیا چنانچہ میں نے دیکھا تو اس کے نیچے ایک کتاب نکلی مالک نے مجھے اس کے پڑھنے کا حکم دیا جب میں نے اسے پڑھا تو اس میں مالک کے متعلق ایک خواب کا ذکر تھا کہ ایک شخص نے خواب دیکھا کہ مسجد نبوی میں حضور ﷺ ایک مجمع میں تشریف فرما ہیں آپ نے ان سے فرمایا میں نے تمہارے لئے منبر کے نیچے خوشبو چھپا کر رکھی ہے اور میں نے مالک کو لوگوں میں اس کی تقسیم کا حکم دیا ہے اس کے بعد امام مالک پر گریہ طاری ہو گیا اور میں ان کے پاس سے واپس ہوا۔

۸۸۴۲ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، جوہری، اسحاق بن موسیٰ انصاری، اسماعیل بن مزاحم کہتے ہیں کہ ایک شب خواب میں مجھے رسالت مآب کی زیارت ہوئی تو میں نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ آپ کے بعد کس سے مسئلہ پوچھوں تو آپ نے فرمایا مالک بن انس سے۔

۸۸۴۳ عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن عبید، محمد بن حسین، مطرف ابوصعب، ابوعبداللہ کہتے ہیں کہ ایک شب مجھے خواب میں حضور ﷺ کی زیارت ہوئی کہ آپ مسجد نبوی میں تشریف فرما ہیں اور لوگ آپؐ کے ارد گرد جمع ہیں اور امام مالک آپ کے

۱۔ طبقات ابن سعد ۹/ق ۲۵۰۔ والتاریخ الکبیر ۷/ت ۱۳۲۳۔ والجرح ۸/ت ۹۰۲۔ والکاشف ۳/ت ۵۳۲۹۔ وسیر النبلاء ۸/۴۳۔ والنجوم الزاهرة ۲/۹۶۔ والجمع ۲/۴۸۰۔ وتهذيب الكمال ۵۷۲۸۔

سامنے کھڑے ہیں اور رسول اللہ کے سامنے مشک کی خوشبو رکھی ہے آپ ﷺ اس سے تھوڑا تھوڑا امام مالک کو دے رہے ہیں اور وہ اسے لوگوں میں تقسیم کر رہے ہیں مطرف کہتے ہیں کہ میں نے اس کی تعبیر علم اور اتباع سنت سے کی۔

۸۸۴۴عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن احمد بن زبیری، محمد بن عاصم، عبدالعزیز بن ابان، مثنیٰ بن سعید قصیر کہتے ہیں کہ میں نے مالک کو کہتے سنا مجھے ہر شب آپ ﷺ کی زیارت ہوتی ہے۔

۸۸۴۵محمد بن ابراہیم بن علی، محمد بن زبان بن حبیب، محمد بن رمح کہتے ہیں کہ مجھے خواب میں آپ کی زیارت ہوئی میں نے حضور ﷺ سے پوچھا کہ مالک اور لیث میں سے افضل کون ہے آپ ﷺ نے فرمایا مالک میرے علم کے وارث ہیں۔

۸۸۴۶محمد بن احمد بن حسن، جعفر فریابی، اسحاق بن موسیٰ انصاری، ابراہیم بن عبداللہ قریم انصاری کہتے ہیں کہ ایک بار مالک بن انس ابن حازم کے درس حدیث سے بلاشرکت کئے گزر گئے ان سے عدم شرکت کی وجہ دریافت کی گئی مالک نے فرمایا مجھے بیٹھنے کے لئے کوئی جگہ نظر نہیں آئی اور قیام کی حالت میں حدیث کا حصول مجھے ناپسند ہے اس وجہ سے میں نے ابن حازم کے درس میں شرکت نہیں کی۔

۸۸۴۷ابراہیم بن عبداللہ محمد بن اسحاق، جوہری، ابن ابی اویس، مالک حدیث بیان کرنے سے قبل وضو فرماتے ڈاڑھی میں کنگھی کرتے اس کے بعد پورے وقار وسکون کے ساتھ مسند حدیث پر جلوہ افروز ہو کر درس حدیث دیتے ان سے اس کی وجہ پوچھی گئی انہوں نے فرمایا میں حدیث رسول کی عظمت کی بنا پر ایسا کرتا ہوں، نیز میں ہمیشہ باوضو ہو کر مسند حدیث پر بیٹھ کر درس حدیث دیتا ہوں۔

۸۸۴۸محمد بن علی، مفضل بن محمد جندی، ابومصعب کہتے ہیں کہ امام مالک حدیث رسول کی جلالت شان کی بنا پر ہمیشہ باوضو ہو کر حدیث کا درس دیتے تھے۔

۸۸۴۹محمد بن احمد بن حسن، جعفر بن محمد فریابی، اسحاق بن موسیٰ انصاری، معین بن عیسیٰ امام مالک حدیث کے معاملہ میں بڑی احتیاط سے کام لیتے تھے۔

۸۸۵۰ابومحمد بن حیان، محمد بن احمد بن ولید، یونس بن عبدالاعلیٰ کہتے ہیں کہ امام شافعی فرماتے ہیں کہ مالک اور سفیان آپس میں ہم عصر تھے۔

۸۸۵۱ابومحمد بن حیان، ابویحییٰ، محمد بن احمد، ابوبکر طرسوسی، نعیم بن حماد، عبدالرحمٰن بن مہدی کا قول ہے مالک بن انس سب سے بڑے عامل بالحدیث تھے۔

۸۸۵۲ابومحمد بن حیان، زکریا الساجی، ابویونس مزنی، کہتے ہیں کہ مجھے ایک مدنی نے مالک کے بارے میں دو شعر سنائے (۱) امام کا جواب ان کی ہیبت کی وجہ سے رد نہیں کیا جا سکتا سائل ان کے سامنے گردن جھکائے کھڑے رہتے ہیں (۲) حاکم نہ ہونے کے باوجود ان کی اطاعت کی جاتی ہے۔

۸۸۵۳ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، محمود بن غیلان، ابوداؤد طیالسی شعبہ کہتے ہیں کہ میں نافع کی وفات کے ایک سال بعد مدینہ آیا تو وہاں پر مالک بن انس کا حلقہ درس لگا ہوا تھا۔

۸۸۵۴ابراہیم بن محمد بن یحییٰ، ابراہیم بن عبداللہ محمد بن اسحاق قتیبہ بن سعید کہتے ہیں کہ میں امام مالک کی حیات میں مدینہ آیا میں نے ایک سبزی فروش سے شراب کے سرکہ کے بارے میں سوال کیا اس نے کہا سبحان اللہ حرم رسول میں ایسی بات کرتے ہو پھر ایک بار میں امام مالک کی وفات کے بعد مدینہ آیا اور میں نے لوگوں سے شراب کے سرکہ کے بارے میں سوال کیا تو کسی نے مجھ پر نکیر نہیں کی۔

۸۸۵۵عبداللہ بن محمد بن جعفر، حسن بن علی طوسی، احمد بن یونس بن سیار، انماطی، خالد بن خداش کہتے ہیں کہ میں نے مالک بن انس سے وصیت کی درخواست کی انہوں نے مجھے تقویٰ اختیار کرنے اور اہل حدیث سے طلب حدیث کی ہدایت کی۔

۸۸۵۶عبداللہ بن محمد بن ابراہیم بن محمد بن حسن، یونس بن عبدالاعلیٰ، ابن وہب، مالک کہتے ہیں کہ علم ایک نور ہے اللہ جسے چاہتا ہے عطا کرتا

ہے۔

۸۸۵۷ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، حسن بن عبدالعزیز جروی، حارث بن مسکین، عبداللہ بن یوسف کہتے ہیں کہ مالک سے عاجز کن مرض کے بارے میں سوال کیا گیا انہوں نے فرمایا خبث فی الدین عاجز کن مرض ہے۔

۸۸۵۸ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، محمد بن حسان ازرق، ابن مہدی، رجل، مالک بن انس کہتے ہیں کہ قیامت کے روز جس چیز کے بارے میں انبیاء سے سوال کیا جائے گا اس کے بارے میں علماء سے بھی سوال کیا جائے گا۔

۸۸۵۹ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، حسن ابن عبدالعزیز، حارث بن مسکین، ابن وہب کہتے ہیں کہ مالک سے طلب علم کے بارے میں سوال کیا گیا فرمایا اس کا حصول قابل مبارک ہے لیکن اس کے حقوق کی ادائیگی بھی اس کے حاصل کرنے والے پر لازم ہے۔

۸۸۶۰ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، ابو یحییٰ، ابن قعنب کہتے ہیں کہ ایک شخص نے مالک سے کہا آپ دنیا کے بارے میں وقت ضائع کرنے والے نہیں تھے، لہٰذا دین کے بارے میں بھی وقت ضائع مت کیجئے۔

۸۸۶۱ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، حسن بن عبدالعزیز جروی، حارث بن مسکین، ابن وہب کہتے ہیں کہ مالک سے پوچھا گیا کہ ایک شخص یا سیدی کہہ کر دعا کرتا ہے انہوں نے فرمایا میرے نزدیک انبیاء کی طرح یار بنا یار بنا کہنا بہتر ہے۔

۸۸۶۲ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید، ابن وہب کہتے ہیں کہ میں نے مالک کو کہتے سنا حضرت عیسیٰ کا قول ہے میرے پاس امت محمدیہ کے علماء حکماء آئے جو فقاہت کی وجہ سے انبیاء کے مشابہ تھے امام مالک فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک وہ اس امت کے اولین مقتدیٰ تھے، امام مالک فرماتے ہیں کہ علم کے لئے وقار سکینت اور خشیت الٰہی لازم ہے، اور طالب علم خیر کا مورد ہوتا ہے کیونکہ یہ چیز من جانب اللہ اسے عطا کی جاتی ہے اور نا اہل سے علم کی بات کرنا علم کی اہانت اور تحقیر ہے، امام مالک فرماتے ہیں کہ حضرت لقمان نے اپنے صاحبزادے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا لوگ بہت سرعت سے آخرت کی طرف جانے والے ہیں اور پیدائش کے روز سے تم دنیا کو پس پشت ڈال کر آخرت کی طرف رواں دواں ہو اور تم دنیا کے مقابلہ میں آخرت کے زیادہ قریب ہو۔

۸۸۶۳عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن یحییٰ بن مندہ، عباس بن عبدالعظیم قعنبی، مالک بن انس کہتے ہیں کہ ایک شخص حصول علم کے سلسلہ میں تیس سال ایک عالم کی خدمت میں حاضر ہوتا رہا۔

۸۸۶۴عبداللہ بن محمد، محمد بن حسین بن مکرم، مجاہد بن موسیٰ، نافع بن عبداللہ کہتے ہیں کہ میں چالیس یا پینتیس سال تک امام مالک کے درس حدیث میں شریک ہوتا رہا معن بن عیسیٰ کا قول ہے میں تیس یا اس سے بھی زیادہ بار امام مالک سے حدیث سن کر اسے بیان کرتا ہوں۔

۸۸۶۵عبداللہ بن محمد، ابو علی بن ابراہیم، اسماعیل بن اسحاق، فروی، مالک کا قول ہے جب انسان خود خیر سے خالی ہوتا ہے تو لوگوں کے قلوب میں بھی اس کے لئے خیر نہیں ہوتی۔

۸۸۶۶عبداللہ بن محمد، محمد بن احمد زہری، محمد بن عیسیٰ الطرسوسی، ابراہیم حزامی، مطرف کہتے ہیں کہ مالک نے مجھ سے سوال کیا کہ لوگوں کی میرے بابت کیا رائے ہے میں نے کہا آپ کے دوست آپ کی تعریف اور دشمن آپ کی برائی کرتے ہیں امام مالک نے فرمایا ہر انسان کے کچھ دوست اور کچھ دشمن ہوتے ہیں لیکن لوگوں کی زبان درازی سے ہم اللہ کی پناہ طلب کرتے ہیں۔

۸۸۶۷ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، حسن ابن عبدالعزیز جروی، حارث بن مسکین کہتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن قاسم فرمایا کرتے تھے میں دین کے بارے میں دو شخصوں کی پیروی کرتا ہوں مالک بن انس کی علم میں اور سلیمان بن قاسم کی تقویٰ میں۔

۸۸۶۸ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، فضل بن سہل، قواریری کہتے ہیں کہ ہماری موجودگی میں حماد بن زید کے پاس امام مالک کی وفات کی خبر پہنچی انہوں نے فرمایا ابو عبداللہ پر اللہ کی رحمت ہو وہ دین کی وجہ سے ایک مقام رکھتے تھے۔

۸۸۶۹ابومحمد بن حیان، محمد بن احمد بن یزید، حسن بن عمر بن یزید، قعنبی کہتے ہیں کہ ہمارے پاس سفیان بن عیینہ تشریف لائے اس وقت ان پر غم کے اثرات تھے اوراس کا سبب مالک کی وفات تھی فرمایا اس وقت روئے زمین مالک بن انس کی مثل سے خالی ہے۔

۸۸۷۰ابومحمد بن حیان، محمد بن احمد بن یزید، علی بن رستم، عبدالرحمٰن بن عمر، یحیٰی بن سعید قطان کہتے ہیں کہ امام مالک کی حیات میں میرے نزدیک ان سے افضل کوئی نہیں تھا۔

۸۸۷۱ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن عبداللہ بن معدان، احمد بن عبدالرحمٰن بن وہب، مالک کہتے ہیں کہ میرے پاس چند احادیث ایسی ہیں کہ میں نے ان کو کسی کے سامنے بیان نہیں کیا اور نہ ہی کسی نے مجھ سے ان کی سماعت کی اور میں وفات تک ان کو کسی کے سامنے بیان نہیں کروں گا۔

۸۸۷۲احمد بن جعفر بن سلم، احمد بن علی ابار، احمد بن خالد، امام شافعی فرماتے ہیں کہ امام مالک سے پوچھا گیا کہ آپ کے پاس ابن عیینہ عن الزہری کے طریق سے کوئی حدیث نہیں ہے؟ انہوں نے جواب دیا میں لوگوں کو گمراہ کرنے کے ارادہ کے وقت اس طریق سے لوگوں کے سامنے حدیث بیان کروں گا۔

۸۸۷۳احمد بن جعفر، احمد بن علی، احمد بن ہاشم، ضمرہ کہتے ہیں کہ میں نے مالک کو کہتے سنا اگر کسی مفسر قرآن پر مجھے قدرت حاصل ہوئی تو میں اس کی گردن اڑادوں گا۔

۸۸۷۴احمد بن جعفر، احمد بن علی، ابوعمارہ کہتے ہیں کہ میں نے احمد بن حنبل سے مالک کی کتاب کے بارے میں سوال کیا انہوں نے فرمایا عمل کرنے والے کے لئے بہت عمدہ ہے۔

۸۸۷۵حسن بن سعید جعفر، بصیری، محمد بن ربیع بن سلیمان کہتے ہیں کہ میں نے شافعی کو فرماتے سنا جب امام مالک کے طریق سے کوئی حدیث تم تک پہنچے تو اسے مضبوطی سے پکڑلو۔

۸۸۷۶حسن بن سعید، محمد بن ربیع، امام شافعی فرماتے ہیں کہ مالک وسفیان کے نہ ہونے کی صورت میں حجاز کا علم ختم ہوجاتا۔

۸۸۷۷محمد بن علی عاصم، احمد بن علی بن ابی الصغیر مصری، اسحاق بن ابراہیم کناس، حرملہ، ابن وہب، سفیان بن عیینہ کہتے ہیں کہ امام مالک کا حدیث کا طریق جید تھا۔

۸۸۷۸محمد بن علی، احمد بن علی، محمد بن عمرو بن نافع، نعیم ابن مہدی کہتے ہیں کہ میرے نزدیک صحت حدیث کے اعتبار سے امام مالک سب سے فائق تھے۔

۸۸۷۹ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، حاتم بن لیث جوہری، علی بن عبداللہ، سفیان کہتے ہیں کہ مالک رجال حدیث کے معاملہ میں بڑے محطاط تھے ہر ایک سے حدیث بیان نہیں کرتے تھے علی کہتے ہیں کہ امام مالک کے تمام رجال حدیث صحیح تھے، خود امام مالک فرماتے ہیں کہ علم کے معاملہ میں ہر شخص پر اعتماد نہیں کیا جاسکتا۔

۸۸۸۰ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، ابویونس، اسحاق، مالک بن انس کہتے ہیں کہ ابن شہاب کے واسطہ سے میرے پاس کچھ احادیث ہیں جنہیں اب تک میں نے کسی کے سامنے بیان نہیں کیا میں نے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا ان کے متروک العمل ہونے کی وجہ سے میں نے انہیں ترک کردیا۔

۸۸۸۱عبداللہ بن محمد، اسحاق بن احمد، عبداللہ بن احمد بن شیرویہ، مطرف مدنی، مالک بن انس کہتے ہیں کہ کیا میں عطاف بن خلد کے طریق سے احادیث بیان کروں میں نے اس مسجد میں ستر مشائخ کی زیارت کی ہے لیکن ان میں سے کسی سے بھی میں نے حدیث روایت نہیں کی میں نے ہمیشہ حدیث ماہرین حدیث سے روایت کی ہے۔

۸۸۸۲عبداللہ بن محمد، محمد بن احمد بن معدان، ابوعباس عبداللہ بن محمد غزی، حبیب بن زریق کہتے ہیں کہ میں نے امام مالک سے توامہ کے موالی صالح، حزان بن عثمان، اور غفرہ کے مولیٰ عمر سے حدیث نہ روایت کرنے کی وجہ پوچھی تو انہوں نے فرمایا میں نے اس مسجد میں ستر مشائخ کی زیارت کی ہے لیکن ان میں سے صرف مؤمنینِ ثقات سے احادیث روایت کی ہیں۔

۸۸۸۳ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، حسن بن عبدالعزیز جروی، ابوحفص تنیسی، ابن وہب کا قول ہے کہ اگر میں اپنے دستاویزات کو امام مالکؒ کے اقوال سے بھرنا چاہوں تو میں نہیں جانتا کہ میں کر سکوں۔

۸۸۸۴ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، ابویحییٰ، علی بن عبداللہ، عبدالرحمٰن بن مہدی کہتے ہیں کہ ایک شخص نے امام مالک سے کوئی مسئلہ دریافت کیا امام مالک نے کچھ روز گزرنے کے باوجود اس کا کوئی جواب نہیں دیا، سائل نے امام مالک کو ان کے خلاف خروج کی دھمکی دیدی، امام مالک نے کچھ دیر توقف کے بعد فرمایا میں ہمیشہ خیر کی بات کرتا ہوں لیکن تمہارا سوال اس قسم کا نہیں ہے۔

۸۸۸۵ابومحمد بن حیان، محمد بن احمد بن عمر، عبداللہ بن احمد بن کلیب ابوطالب، ابوعبداللہ، ابن مہدی کہتے ہیں کہ ایک شخص نے امام مالک سے ایک مسئلہ پوچھا امام مالک نے جواب دیا کہ مکمل طور پر اس کے جواب سے عاجز ہوں اس نے کہا میں تو ایک طویل سفر طے کر کے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں اور وہاں کے باشندے آپ کے جواب کے منتظر ہیں امام مالک نے جواب دیا کہ جب تم اس شہر میں پہنچو تو ان سے میرا جواب کہہ دینا۔

۸۸۸۶ابومحمد بن حیان، موسیٰ بن ہارون، نصر بن داؤد بن طوق، سعید بن سلیمان کہتے ہیں کہ امام مالک اکثر قرآن کی اس آیت "ان نظن الاظنا وما نحن مستیقنین" کی تلاوت کرنے کے بعد فتاویٰ کے جواب دیتے تھے۔

۸۸۸۷ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، حسن بن عبدالعزیز، حارث بن مسکین، عمرو بن یزید کہتے ہیں کہ میں نے امام مالک سے کہا لوگ دور دراز کا سفر طے کر کے دینی مسائل کے جواب کے لئے آپ کے پاس آتے ہیں لیکن آپ فرماتے ہیں کہ لاادری۔ امام مالک نے جواب دیا میرے پاس مختلف شہروں کے لوگ دینی مسائل کے سلسلہ میں آتے ہیں اگر اسی وقت میں ان کے سوالات کا جواب دیدوں بعد میں ہوسکتا ہے کہ ان کے سوالوں کے سلسلہ میں میرے ذہن میں دوسری بات آجائے تو پھر ان کے واپس چلے جانے کے بعد میں ان کو کیسے مطلع کروں گا، حضرت عمرو کہتے ہیں کہ میں نے لیث بن سعد کو امام مالک کے اس جواب سے آگاہ کیا۔

۸۸۸۸محمد بن احمد بن حسن، جعفر بن محمد فریابی، حسن بن علی حلوانی، مطرف بن عبداللہ کہتے ہیں کہ زائغین فی الدین کے تذکرہ کے وقت امام مالک کو میں نے کہتے سنا کہ عمر بن عبدالعزیز کا قول ہے آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے بعد امیروں نے کچھ سنن بیان فرمائیں ہیں کہ ان پر عمل کرنا کتاب اللہ کی اتباع اور اطاعت الٰہی کے مترادف ہے، کسی کو ان میں تغیر وتبدل کی اجازت نہیں ہے ان کے ذریعہ ہدایت اور مدد کے طالب کو ہدایت و مدد ملتی ہے ان کا تارک دین سے دور اور ضال ہے۔

۸۸۸۹محمد بن احمد، جعفر بن محمد فریابی، حسن بن علی حلوانی، اسحاق بن عیسیٰ، مالک بن انس کہتے ہیں کہ جب بھی ہمارے پاس کوئی جھگڑالو شخص آیا تو اس کے نزاع کی وجہ سے ہم نے دین بیان کرنا چھوڑ دیا۔

۸۸۹۰محمد بن ابراہیم، محمد بن علی بن ابی الصغیر، یونس بن عبدالاعلیٰ، ابن وہب کہتے ہیں کہ میں نے امام مالک کو فرماتے سنا طالب علم کے لئے وقار، سکینت، خشیت الٰہی اور سلف کی اتباع لازمی ہے۔

۸۸۹۱حسن بن سعید بن جعفر، زکریا بن یحییٰ ساجی، ابوداؤد، ابوثور کہتے ہیں کہ میں نے امام شافعی سے سنا مالک بن انس بعض اہل بدعت کے آنے پر ان سے فرماتے الحمدللہ میں خدا کی طرف سے برہان اور دین پر ہوں اور تم شاکی ہو لہٰذا تم کسی شاکی سے جا کر مخاصمہ کرو نیز فرمایا کرتے تھے میرے نزدیک اصحاب رسول کو گالی دینے والے کے لئے مال غنیمت میں کوئی حصہ نہیں ہے۔

۸۸۹۲سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، منصور بن ابی مزاحم کہتے ہیں کہ مالک بن انس نے امام ابوحنیفہ کے تذکرہ کے وقت ان پر

کچھ اعتراضات کئے کہ اس نے تو دین کو برباد کیا اور ایسا شخص دین کامل کا اہل نہیں۔

۸۸۹۳سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، اسماعیل بن ابی ابراہیم ابومعمرہ، ولید بن مسلم کہتے ہیں کہ مجھ سے مالک بن انس نے سوال کیا کہ ابوحنیفہ تمہارے محلّہ میں رہتے تھے میں نے اثبات میں جواب دیا۔ تو فرمایا تمہیں تو وہاں رہنا مناسب ہی نہیں۔

۸۸۹۴سلیمان بن احمد، حسن بن اسحاق تستری، یحییٰ بن خلف بن ربیع طرسوسی کہتے ہیں کہ میری موجودگی میں امام مالک سے ایک شخص نے قرآن کے مخلوق ہونے کے بارے میں سوال کیا امام مالک نے فرمایا اس شخص کو زندیق ہونے کی وجہ سے قتل کردو اس نے کہا کہ میں نے تو آپ کے سامنے کسی کا قول نقل کیا ہے امام مالک نے فرمایا میں نے تو تجھ سے سنا ہے۔

۸۸۹۵محمد بن سلیمان بن ابراہیم ہاشمی، ابوہمام بکراوی ابومصعب کہتے ہیں کہ میں نے امام مالک کو کہتے سنا کہ قرآن اللہ کا کلام ہے جو غیر مخلوق ہے۔

۸۸۹۶ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، احمد بن محمد بن ابی بکر بن سالم عبداللہ بن عمر، ابن ابی اویس کہتے ہیں کہ میں نے مالک کو فرماتے سنا قرآن کلام الٰہی ہے جو براہ راست ذات باری تعالیٰ سے متعلق ہے اور اللہ کی کوئی چیز بھی مخلوق نہیں ہے۔

۸۸۹۷احمد بن جعفر بن مسلم، یحییٰ بن عبدالباقی، نضر بن سلمہ بن شاذان، عبداللہ بن نافع کہتے ہیں کہ میں نے مالک کو کہتے سنا اگر کوئی شخص شرک سے اجتناب کے ساتھ کبائر اور اہل ہواء وبدع سے بچتا ہے تو وہ جنتی ہے۔

۸۸۹۸محمد بن علی بن مسلم عقیلی، قاضی ابوامیہ غلابی، سلمہ بن شبیب، مہدی بن جعفر، جعفر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ ہماری موجودگی میں ایک شخص امام مالک کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے آپ سے ''الرحمٰن علی العرش استوی'' کا مطلب پوچھا امام مالک نے سکوت اختیار کرکے ایک لکڑی سے زمین کو کریدنا شروع کردیا حتیٰ کہ آپ کو پسینہ آگیا اس کے بعد امام مالک نے لکڑی پھینک دی اور نظر اٹھا کر فرمایا اس کی کیفیت غیر معقول اور استواء غیر مجہول ہے اس پر ایمان لانا واجب اور اس کے بارے میں سوال کرنا بدعت ہے اور میرے نزدیک تو بدعتی ہے اس کے بعد امام مالک نے اس کے خروج کا حکم دے دیا۔

۸۸۹۹ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، حسن بن عبدالعزیز، ابوحفص کہتے ہیں کہ میں نے مالک بن انس کو کہتے سنا کہ ایک قوم قرآنی آیت ''وجوہ یومئذ ناضرۃ الیٰ ربھا ناظرۃ'' کی تشریح ثواب سے کرتی ہے حالانکہ انہیں قرآن کی یہ آیت ''کلا انھم عن ربھم یومئذ لمحجوبون'' معلوم نہیں ہے۔

۸۹۰۰ابومحمد بن حیان، ابن ابی داؤد، احمد بن صالح، عبداللہ بن وہب کہتے ہیں کہ مالک بن انس کا قول ہے قیامت کے روز لوگ اللہ کی آنکھوں سے زیارت کریں گے۔

۸۹۰۱عبداللہ بن محمد، عبدالرحمٰن بن ابی حاتم، یونس، ابن وہب کہتے ہیں کہ میرے سامنے امام مالک نے ایک شخص سے کہا کل تم نے مجھ سے تقدیر کے بارے میں سوال کیا تھا اس نے کہا کہ ہاں امام مالک نے فرمایا اس سوال کا جواب قرآن میں موجود ہے لہٰذا تم قرآن کا مطالعہ کرو۔ ولوشئنا لآتینا کل نفس ھداھا ولکن حق القول منی لأملأن جھنم من الجنۃ والناس اجمعین (السجدہ ۱۳)

۸۹۰۲عبداللہ بن محمد، ابوبکر بن ابی عاصم، سعید بن عبدالجبار کہتے ہیں کہ میں نے مالک کو کہتے سنا قدریہ اگر توبہ کرلیں تو فبہا ورنہ انہیں قتل کردیا جائے۔

۸۹۰۳حسن بن سعید بن جعفر، زکریا ساجی، سلمہ بن شبیب، مروان بن محمد کہتے ہیں کہ امام مالک سے قدری سے شادی کرنے کے بابت سوال کیا گیا امام مالک نے جواب میں اسے قرآنی آیت ''ولعبد مؤمن خیر من مشرک ولو اعجبکم'' پڑھ کر سنائی۔

۸۹۰۴ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، عثمان بن صالح، احمد بن سعید دارمی، عثمان، عثمان کہتے ہیں کہ ایک شخص نے امام مالک سے کوئی

مسئلہ پوچھا امام مالک نے فرمایا کہ اللہ کے رسول نے اس کا یہ جواب دیا ہے اس نے کہا پھر آپ کی کیا رائے ہے امام مالک نے فرمایا آپ ﷺ کی مخالفت سے ڈرنا چاہیے کہ فرمان باری تعالیٰ ہے "فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ ان تصیبھم فتنۃ او یصیبھم عذاب الیم"۔

۸۹۰۵عبداللہ بن محمد، عبداللہ بن محمد بن عبدالکریم، حسن بن عبداللہ بن منصور، حسینی، امام مالک کا قول ہے اے لوگو اصحاب رائے سے اجتناب کرو کیونکہ وہ اہل سنت کے دشمن ہیں۔

۸۹۰۶ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، جعفر بن محمد الصائغ، سریج بن نعمان، عبداللہ بن نافع کہتے ہیں کہ امام مالک کا قول ہے ایمان قول وعمل کے مجموعہ کا نام ہے۔ جس میں کمی زیادتی ہوتی رہتی ہے۔

۸۹۰۷ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، سوار بن عبداللہ عنبری، ابی، مالک کہتے ہیں کہ اصحاب رسول کو گالی دینے والے یا ان سے بغض رکھنے والے کا مسلمانوں کے مال میں کوئی حصہ نہیں ہے، اس کے بعد انہوں نے قول باری تعالیٰ کی تلاوت فرمائی (ترجمہ) (جو مال خدا نے اپنے پیغمبر کو دیہات والوں سے دلوایا ہے وہ خدا کے اور پیغمبر کے اور (پیغمبر کے) قرابت والوں کے اور یتیموں کے اور حاجتمندوں کے اور مسافروں کے لئے ہے تاکہ جو لوگ تم میں دولتمند ہیں انہی کے ہاتھوں میں نہ پھرتا رہے سو جو چیز تم کو پیغمبر دیں وہ لے لو اور جس سے منع کریں اس سے باز رہو اور خدا سے ڈرتے رہو بیشک خدا سخت عذاب دینے والا ہے اور ان مفلسان تارک الوطن کے لئے بھی جو اپنے گھروں اور مالوں سے خارج اور جدا کر دیے گئے ہیں اور خدا کے فضل اور اس کی خوشنودی کے طلبگار اور خدا اور اس کے پیغمبر کے مددگار ہیں یہی لوگ سچے ایمان دار ہیں اور ان لوگوں کے لئے بھی جو مہاجرین سے پہلے ہجرت کے گھر یعنی مدینے میں مقیم اور ایمان میں (مستقل) رہے اور جو لوگ ہجرت کر کے ان کے پاس آتے ہیں ان سے محبت کرتے ہیں اور جو کچھ ان کو ملا اس سے اپنے دل میں کچھ خواہش (اور خلش) نہیں پاتے اور ان کو اپنی جانوں سے مقدم رکھتے ہیں خواہ ان کو احتیاج ہی ہو اور جو شخص حرص نفس سے بچایا گیا تو ایسے ہی لوگ مراد پانے والے ہیں (از حشر ۷تا۹) لہٰذا ان آیات سے معلوم ہوا کہ صحابہ کے دشمن کے لئے مال غنیمت میں کوئی حصہ نہیں ہے۔

۸۹۰۸ابو محمد بن حیان، اسحاق بن احمد، رستہ ابو عروہ کہتے ہیں کہ ہمارے سامنے امام مالک سے ایک دشمن صحابہ کا ذکر کیا گیا اس پر امام مالک نے اس آیت کی تلاوت فرمائی (ترجمہ) (محمد خدا کے پیغمبر ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کافروں کے حق میں تو سخت ہیں اور آپس میں رحم دل ہیں (اے دیکھنے والے) تو ان کو دیکھتا ہے (خدا کے آگے جھکے ہوئے) سربسجود ہیں اور خدا کا فضل اور اثر ان کی پیشانیوں پر نشان پڑے ہوئے ہیں ان کے یہی اوصاف توراۃ میں مرقوم ہیں اور یہی اوصاف انجیل میں ہیں (وہ) گویا ایک کھیتی ہیں جس نے پہلے زمین سے اپنی سوئی نکالی پھر اس کو مضبوط کیا پھر موٹی ہوئی پھر اپنی نال پر سیدھی کھڑی ہوگئی اور لگی کھیتی والوں کو خوش کرنے تاکہ کافروں کا جی جلائے جو لوگ ان میں سے ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان سے خدا نے گناہوں کی بخشش اور اجر عظیم کا وعدہ کیا ہے (از فتح ۲۹) امام مالک فرماتے ہیں کہ اصحاب رسول سے بغض وعداوت کی حالت میں صبح کرنے والا اس آیت کا مصداق ہے۔

۸۹۰۹ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، محمد بن عبدالعزیز بن ابی رزمہ، وکیع کہتے ہیں کہ میں نے مالک کو فرماتے سنا مجھے لوگوں کے جعفر کے متعلق سوال کرنے پر تعجب ہوتا ہے حالانکہ جعفر کا ابوبکر وعمر سے تعلق تھا۔

۸۹۱۰ابوبکر اجری، عبداللہ بن محمد بن عبدالحمید، ابراہیم بن جنید، یحییٰ بن بکیر، عبداللہ بن وہب، مالک بن انس کہتے ہیں کہ ایک شامی پادری نے متقدمین صحابہ کو دیکھ کر کہا خدا کی قسم حضرت عیسیٰ کے حواری اصحاب رسول کے مساوی نہیں ہو سکتے۔

۸۹۱۱ابوبکر آجری، عبداللہ بن محمد بن عبدالحمید، ابراہیم بن جنید، حارث بن مسکین، عبداللہ بن وہب کہتے ہیں کہ میں نے مالک کو کہتے سنا صالح بن علی نے شام آمد کے موقع پر لوگوں سے عمر بن عبدالعزیز کی قبر کے بارے میں پوچھا لیکن کسی سے معلوم نہیں ہوا حتی کہ پھر انہیں ایک راہب کے پاس لے جایا گیا اس نے بتایا کہ ان کی قبر فلاں کھیت میں ہے۔

۸۹۱۲ابوبکر بن خلاد، محمد بن غالب، قعنبی، مالک کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ فرمایا کرتے تھے ذکر الٰہی کے علاوہ دنیاوی باتیں کم کرو ورنہ تمہارے قلوب سخت ہو جائیں گے اور سخت دل اللہ سے دور ہو جاتا ہے اور لوگوں کی معاصی کی طرف عبد ہونے کی حیثیت سے توجہ کرو اس لئے کہ لوگوں کی دو قسمیں ہیں (۱) مصائب میں گرفتار شدگان (۲) عافیت سے زندگی بسر کرنے والے اے لوگو اہل بلاء پر رحم کھاؤ اور عافیت پر اللہ کا شکر ادا کرو۔

۸۹۱۳ابوبکر بن خلاد، محمد بن خالد، قعنبی، مالک کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ کا ارشاد ہے اے بنی اسرائیل خالص پانی، تازہ سبزی اور جو کی روٹی استعمال کرو گندم کی روٹی استعمال مت کرو کیونکہ تم اس کا شکر ادا نہیں کر سکتے ہو۔

۸۹۱۴ابوبکر، محمد، قعنبی، مالک کہتے ہیں کہ لقمان حکیم سے پوچھا گیا کہ آپ اس مقام تک کیسے پہنچے انہوں نے فرمایا سچائی، امانت کی ادائیگی اور فضول باتوں سے اجتناب کی وجہ سے میں اس مقام تک پہنچا ہوں۔

۸۹۱۵ابوبکر، محمد، قعنبی، مالک کہتے ہیں کہ عمر فاروق کا قول ہے مجھے سفید پوش قاری بہت پسند ہے۔

۸۹۱۶حسن بن محمد بن کیسان، اسماعیل قاضی، اسماعیل بن ابی اویس، مالک بن انس، ہشام بن عروہ کہتے ہیں کہ حضرت فارق اعظم نے فرمایا اے لوگو نا امیدی حقیقت میں غنیٰ ہے کیونکہ انسان کسی چیز سے نا امید ہونے کے بعد اس سے مستغنی ہو جاتا ہے۔

۸۹۱۷حسن بن محمد، اسماعیل، قاضی، اسماعیل بن ابی اویس، مالک کہتے ہیں کہ حضرت عمر نے ایک شخص کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا لایعنی کے پیچھے مت پڑ دشمن سے اجتناب اور دوست سے احتیاط کر خشیت الٰہی کی حامل قوم کا امیر بن جس قوم کے ساتھ تو عدل کر سکتا ہے اس کا امین بن بروں کی صحبت مت اختیار کر ورنہ تجھ پر بھی صحبت کا اثر ہو گا برے ساتھی پر اپنا راز فاش مت کر معاملات میں عابدین سے مشورہ کر۔

۸۹۱۸حسین بن محمد، اسماعیل بن اسحاق قاضی، اسماعیل بن ابی اویس، مالک بن یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ ایک بار عائشہ کے پاس کچھ خواتین جمع تھیں ان میں سے ایک نے کہا خدا کی قسم میں جنت میں ضرور جاؤں گی اس لئے کہ میں اسلام لانے کے بعد زنا اور چوری سے پاک ہوں رات کو اس عورت کو خواب میں کہا گیا کہ تو نے دخول جنت پر کیسے قسم اٹھالی جبکہ تو بخل اور فضول کاموں میں ملوث ہے، صبح ہونے پر اس خاتون نے گزشتہ شب کے خواب سے حضرت عائشہ کو آگاہ کیا حضرت عائشہ نے فرمایا ان تمام خواتین کو جمع کر کے انہیں بھی اس خواب سے آگاہ کرو۔

۸۹۱۹ابوزرعہ محمد بن ابراہیم بن عبداللہ استراباذی، محمد بن قارون، ابوحاتم، عبدالعزیز بن عبداللہ کہتے ہیں کہ مالک بن انس کی انگوٹھی کا نقش (حسبنا اللہ و نعم الوکیل) تھا ان سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو انہوں نے اس کے جواب میں یہ آیت پیش کی (وقالو حسبنا اللہ و نعم الوکیل فانقلبو ابنعمۃ من اللہ وفضل لم یمسسھم سوء) از عمران ۱۷۴،۱۷۳

۸۹۲۰محمد بن عبدالرحمٰن بن سہل، محمد بن یحییٰ بن آدم جوہری، محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم کہتے ہیں کہ میں نے امام شافعی کو فرماتے سنا کہ محمد بن حسن نے مجھ سے پوچھا ہمارے صاحب اور تمہارے صاحب میں سے بڑا عالم کون ہے میں نے ان سے پوچھا کہ تم انصاف چاہتے ہو یا نہیں انہوں نے فرمایا انصاف میں نے ان سے دلیل کا مطالبہ کیا انہوں نے دلیل میں قرآن، سنت اجماع اور قیاس پیش فرمائے میں نے ان کو خدا کی قسم دے کر پوچھا تمہارے اور ہمارے صاحب میں سے کتاب اللہ سے زیادہ کون واقف ہے انہوں نے جواب دیا کہ تمہارے صاحب اس کے بعد میں نے ان سے پوچھا تمہارے اور ہمارے اصحاب میں سے اصحاب رسول کے اقوال کو کون زیادہ جانتا ہے انہوں نے فرمایا تمہارے صاحب میں نے کہا اب صرف قیاس باقی رہ گیا ہے انہوں نے کہا کہ نہیں میں نے کہا کہ ہم تم سے زیادہ قیاس سے واقف ہیں اور قیاس کی شناخت اصول کے ذریعہ کی جاتی ہے راوی کہتے ہیں کہ صاحب سے امام شافعی کی مراد امام مالک تھے۔

۸۹۲۱محمد بن ابراہیم، محمد بن عبدالرحمٰن، محمد بن زبان بن حبیب، ربیع بن سلمان، کہتے ہیں کہ میں نے شافعی کو کہتے سنا کتاب اللہ کے بعد

سب سے زیادہ درست کتاب مؤطا امام مالک ہے۔

۸۹۲۲ ابو عبداللہ محمد بن مخلد، ابوبکر بن آدم جوہری، محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم، شافعی، محمد بن حسن کہتے ہیں کہ میں امام مالک کی خدمت میں تین سال سے زیادہ عرصہ رہا اور میں نے ان سے سات سو سے زائد احادیث کا لفظاً سماع کیا ہے اور حدیث کے بیان کے وقت حضرت امام مالک کی مجلس لوگوں کے ازدہام کی وجہ سے تنگ پڑ جاتی تھی اور خود میرے پاس صرف امام مالک کے حوالہ سے حدیث بیان کرنے کے وقت لوگوں کا ازدہام ہو جاتا ہے۔

۸۹۲۳ عبداللہ بن محمد بن مخلد، موسیٰ بن ہارون بن مخلد، عبداللہ بن محمد بن محمد بن یزدی، ابو یعقوب بن سہل سیوطی، ابن ابی دکین، محمد بن ادریس شافعی کہتے ہیں کہ ایک شب مکہ میں میرے چچا نے مجھ سے کہا آج رات میں نے دیکھا کہ ایک اعلان کرنے والا اعلان کر رہا ہے کہ آج شب روئے زمین کے سب سے بڑے عالم کی وفات ہوگئی، امام شافعی فرماتے ہیں کہ ہم نے حساب لگایا تو وہ امام مالک کی وفات والی شب تھی۔

۸۹۲۴ محمد بن عبدالرحمٰن بن سہل، محمد بن یحییٰ بن آدم، محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم، امام شافعی فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے امام مالک کے سامنے ایک حدیث بیان کی امام مالک نے اس سے اس کی سند معلوم کی تو وہ منقطع تھی امام مالک نے اس سے فرمایا عبدالرحمٰن بن زید کے پاس جاؤ وہ اپنے والد عن نوح کے حوالہ سے تمہیں احادیث سنائیں گے۔

۸۹۲۵ محمد بن ابراہیم طلحہ بن احمد بن سلیمان، ابن ابی مریم، خالد، مالک بن انس نے ایک قریشی جوان سے فرمایا حصول علم سے قبل ادب کی تعلیم حاصل کرو۔

۸۹۲۶ محمد بن احمد بن حسن، ابو اسماعیل ترمذی، نعیم بن حماد، ابن لمبارک کہتے ہیں کہ میں نے امام مالک جیسا انسان نہیں دیکھا وہ کثرت صلوٰۃ وصوم کے عادی نہیں تھے لیکن نیت کے صاف تھے۔

۸۹۲۷ احمد بن جعفر بن سلم، احمد بن علی بن ابار، احمد بن سنان، عبدالرحمٰن بن مہدی کا قول ہے امام مالک سے ہر سنی ہوئی بات مجھے یاد ہو جاتی تھی، ایک روز میں نے امام مالک سے کہا میں کہیں چلا گیا تھا مجھے معلوم نہیں کہ میرے بعد میرے ساتھیوں کے سامنے کون سی حدیث بیان کی گئی امام مالک میری بات سن کر مسکرا دیئے۔

۸۹۲۸ احمد بن جعفر، احمد بن علی ابار، ابراہیم بن سعید، سعید بن عبدالحمید، مالک بن انس کہتے ہیں کہ جنت کے پھل بڑے بے نظیر اور دائمی ہوں گے۔

۸۹۲۹ ابو علی حسین بن محمد بن عباس فقیہ ایلی، ابو نعیم بن عبدی، عباس بن ولید بیروتی، ابو خلید کہتے ہیں کہ میں نے امام مالک کو مؤطا امام مالک چار روز میں سنائی امام مالک نے فرمایا شیخ نے اسے دو سال میں جمع کیا اور تم نے چار روز میں اسے حاصل کر لیا تمہیں کبھی بھی اس کی حقیقت نصیب نہیں ہوگی۔

۸۹۳۰ حسین بن محمد بن عباس، عبدالرحمٰن بن ابی حاتم، یونس بن عبدالاعلیٰ ابن وہب، مالک کہتے ہیں کہ جبتک انسان پر اس علم کے حصول کے سلسلہ میں مفلسی نہ آجائے اور انسان اسے عام چیزوں پر فوقیت نہ دے اس وقت تک انسان کے لئے اس کا حصول ناممکن ہے۔

۸۹۳۱ احمد بن عبداللہ بن محمود، ابو ولید عبید اللہ بن محمد بن الفقیر، عبداللہ بن محمد بن علی قاضی، ابو زرعہ دمشقی، ابو مسہر کہتے ہیں کہ مامون نے امام مالک سے گھر کے بارے میں سوال کیا امام مالک نے فرمایا کہ میرا ذاتی گھر نہیں ہے مامون نے اس کے لئے امام مالک کو تین ہزار دینار دیئے اور کہا کہ ان کے ذریعے تم کوئی گھر خرید لو اس کے بعد مامون نے امام مالک سے کہا ہم مجتمع ہو کر ایک ملکی دورہ کرتے ہیں جس میں ہم لوگوں کو مؤطاء امام مالک کے بارے میں دعوت دیں گے جیسا کہ حضرت عثمان نے لوگوں کو قرآن کی دعوت دی تھی امام مالک نے

اسکی تردید کرتے ہوئے فرمایا آپ کی وفات کے بعد تبلیغ دین کے سلسلہ میں صحابہ دنیا کے گوشہ گوشہ میں پھیل گئے تھے اور ان کے پاس علم تھا اس وجہ سے حضرت عثمان نے قرآن کی دعوت دی تھی لیکن ہماری صورتحال اس سے مختلف ہے اس لئے کہ آپ نے فرمایا کاش لوگوں کو معلوم ہوتا کہ مدینہ ان کے لئے بہتر ہے نیز فرمان رسول ہے بھٹی کے لوہے سے زنگ دور کرنے کی مانند مدینہ قلوب سے زنگ کو دور کرتا ہے باقی رہا رقم کا معاملہ تو وہ تمہارے سامنے حاضر ہے چاہے تو رکھلو اگر چاہو تو واپس کر دو۔[1]

۸۹۳۲احمد بن عبید اللہ، ابو محمد قاضی، ابو حاتم رازی، احمد بن سنان واسطی، عبد الرحمٰن بن مہدی فرماتے ہیں کہ سفیان صرف امام فی الحدیث، اوزاعی صرف امام فی السنۃ اور امام مالک دونوں کے جامع تھے۔

۸۹۳۳سلیمان بن احمد، مقدام بن داؤد، عبد اللہ بن عبد الحکم، مالک بن انس کہتے ہیں کہ ہارون رشید نے مجھ سے تین چیزوں میں مشورہ کیا (۱) مؤطا امام مالک کو لوگوں میں ترغیب دینے کے لئے خانہ کعبہ میں لٹکایا جائے (۲) آپ کے منبر کو توڑ کر سونے چاندی کا بنادیا جائے (۳) نافع بن ابی نعیم کو مسجد نبوی کا امام بنادیا جائے اول چیز کے بارے میں میں نے ان سے کہا اصحاب رسول کا فروع کے بارے میں اختلاف تھا اور ہر ایک اپنی رائے میں مصیب تھا دوسری چیز کے بارے میں میں نے ان سے کہا آپ لوگوں کو آپؐ کے تبرکات سے محروم مت کیجئے تیسری چیز کے بارے میں میں نے ان سے کہا نافع صرف امام فی القرآن ہیں، ہارون نے کہا بہت بہتر

۸۹۳۴سلیمان بن احمد، عبد الرحمٰن بن معدان بن جمعہ لازقی، اسحاق بن محمد فروری مالک بن انس، زہری، انس فرماتے ہیں کہ آپ نے کدو اور مزفت کے برتن میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔

۸۹۳۵عمر بن احمد بن عمر القاضی، محمد بن حمید، احمد بن زکریا بن یحییٰ نیساپوری، محمد بن اسحاق بکری، یحییٰ بن یحییٰ کہتے ہیں کہ میں نے زہری عن انس کے واسطہ سے امام مالک کو حدیث سنائی کہ حضور ﷺ لہسن، بدبودار ترکاری اور پیاز استعمال نہیں فرماتے تھے کیونکہ فرشتے آپ کے پاس آتے رہتے تھے نیز حضرت جبرائیل سے بھی آپ کی گفتگو ہوتی رہتی تھی۔

۸۹۳۶ابراہیم بن محمد بن یحییٰ، ابراہیم بن عبد اللہ بن اسحاق، احمد بن محمد ازہری، محمد بن سلیمان بن ہشام، وکیع، مالک، انس فرماتے ہیں کہ فرمان رسول ہے راہ خدا میں میری جتنی تکلیف کسی کو نہیں دی گئی۔[2]

۸۹۳۷عبد اللہ بن حسین صوفی نیساپوری، احمد بن ابی عمران فرائضی، محمد بن عیسیٰ، مالک، ابن شہاب انس بن مالک فرماتے ہیں کہ ایک بار میں نے حضور ﷺ سے قلیل عمل کے ذریعہ کثرت معاصی کے بارے میں سوال کیا آپ ﷺ نے فرمایا کہ انسان خطا کا پتلا ہے لیکن صاحب عقل اور سمجھ دار شخص کے لئے معاصی کی کثرت نقصان دہ نہیں ہے میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ کیسے؟ آپ نے فرمایا کہ صاحب عقل ہر گناہ پر ایسی توبہ کر لیتا ہے کہ اس سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں مزید یہ کہ توبہ اس کے لئے دخول جنت کا سبب ہوگی پس عقل اطاعت الٰہی کا سبب اور اہل معصیت کے خلاف حجت ہے۔[3]

۸۹۳۸محمد بن اسحاق قاضی اہواز، محمد بن نعیم، ابراہیم بن حمید الطویل، شعبہ، مالک بن انس، زہری، سعید بن میسب ام سلمہ فرماتی ہیں کہ فرمان رسول ہے عید الضحیٰ کے موقع پر قربانی کرنے والا شخص قربانی سے قبل بال ناخن نہ کاٹے۔

۱۔ مسند الامام احمد ۲۴۷/۲. واتحاف السادة المتقين ۲۰۶/۱. وتخريج الاحياء ۲۸/۱.

۲۔ الكامل لابن عدى ۲۶۱۳/۷. وفتح البارى ۱۶۶/۷. وكشف الخفا ۲۵۳/۲. وميزان الاعتدال ۷۶۲۴. ۹۸۸۴. وكنز العمال ۳۲۶۱. ۵۸۱۷. ۵۸۱۸.

۳۔ مسند الامام احمد ۹۸/۲. والمصنف لابن ابى شيبة ۱۸۷/۳. واتحاف السادة المتقين ۴۷۳/۳. واللآلى المصنوعة ۶۶/۱.

۸۹۳۹سلیمان بن احمد، عبید اللہ بن محمد عمری، بکر بن عبد الوہاب، محمد بن عمر واقدی، مالک، ابن شہاب، سعید بن مسیب، ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے، عمر بن خطاب اہل جنت کے سردار ہیں۔[1]

۸۹۴۰محمد بن علی بن حبیش، احمد بن حماد بن سفیان قاضی، یزید بن عمرو بن بزاز، یزید بن مروان، مالک بن انس، زہری، سہل بن سعد کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے گوشت کی حیوان کے بدلے بیع سے منع فرمایا ہے۔[2]

۸۹۴۱سلیمان بن احمد، حسن بن اسحاق تستری، محمد بن فرج بن میسرہ، حبیب، مالک ابن شہاب اعرج، ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ فرمان نبوی ہے اللہ تعالیٰ فیاض اور بخیل کو جمع نہیں فرماتے۔

۸۹۴۲محمد بن مظفر، محمد بن حسین بن حفص، ابو سیرہ المدنی، مطرف، مالک، زہری، حمید بن عبد الرحمٰن، ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے آپ ﷺ سے وصیت کی درخواست کی آپ ﷺ نے فرمایا غصہ سے اجتناب کر۔

۸۹۴۳عبد اللہ بن محمد بن عثمان واسطی، محمد بن احمد بن سہل البرکاتی القاضی، عبد اللہ بن شبیب، محمد بن شبیب، محمد بن سلمہ، مغیرہ بن عبد الرحمٰن، مالک، ابن شہاب، سالم انس فرماتے ہیں کہ فرمان رسول ہے لوگ ایسے سو اونٹوں کی طرح ہیں جن میں ایک بھی سواری کے قابل نہیں۔[3]

۸۹۴۴ابو احمد محمد بن احمد جرجانی، یحییٰ بن محمد، احمد بن عبد الرحمٰن بن یونس سراج، عبد اللہ بن محمد بن ربیعہ مصیصی، مالک بن انس، محمد بن منکدر، جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ فرمان نبوی ہے میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے اس میں ایک سونے کا محل دیکھا میں نے پوچھا کہ یہ کس کا ہے کہا گیا کہ یہ ایک قریشی شخص کا ہے مجھے اپنے متعلق خیال آیا میں نے پوچھا اس کا نام کیا ہے انہوں نے فرمایا کہ عمر بن خطاب پھر میں نے اس میں داخل ہونے کا ارادہ کیا لیکن اے ابو حفص تیری غیرت نے مجھے اس سے منع کر دیا حضرت عمر رو کر فرمانے لگے یا رسول اللہ کیا میری وجہ سے آپ کو غیرت آ گئی۔[4]

۸۹۴۵محمد بن عبد الحمید، محمد بن محمد بن سلیمان، احمد بن عبد الرحمٰن بن یونس، عبد اللہ بن ربیعہ، مالک بن انس، محمد بن منکدر، عروۃ، عائشہ فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ نے ایک شخص اپنی طرف آتے دیکھ کر فرمایا یہ اپنے خاندان میں سب سے برا شخص ہے لیکن اس کی آمد پر آپ نے صحابہ کرام کو اس کے لئے تکیہ لگانے کا حکم دیا اس کے جانے کے بعد میں نے اس کی وجہ پوچھی آپ ﷺ نے فرمایا بعض لوگوں کے شر سے بچنے کے لئے ان کا اکرام کیا جاتا ہے۔ یہ حدیث عروہ عن عائشہ کی سند سے بالاتفاق صحیح ہے اور مالک عن محمد کی سند سے غریب اور محمد سے روایت کرنے میں عبد اللہ بن محمد منفرد ہیں

۸۹۴۶ابو بکر بن خلاد، محمد بن غالب، مالک، محمد بن حمید، عبد اللہ بن ابی داؤد، عبد الملک بن شعیب بن لیث بن سعد، ابی، جدی، یحییٰ بن ایوب، مالک، ابو زبیر، جابر کہتے ہیں کہ ہم نے حدیبیہ مقام پر آپ ﷺ کے ساتھ سات افراد کی طرف سے اونٹ کی قربانی کی۔

۸۹۴۷سلیمان بن احمد، احمد بن داؤد مکی، علی بن قتیبہ رفاعی، مالک بن انس، ابو زبیر جابر کہتے ہیں کہ فرمان رسول ہے اے لوگو اپنے آباؤ اجداد کا اکرام کرو اس سے تمہاری اولاد تمہارا اکرام کرے گی اور اپنی عورتوں کو معاف کرو۔[5]

۸۹۴۸سلیمان بن احمد، احمد بن یحییٰ بن خالد بن حیان، محمد بن سلام، یحییٰ بن بکیر، مالک، محمد بن عمرو، ابی سلمہ، ابی ہریرہ فرماتے ہیں کہ

۱: مجمع الزوائد ۹/۷۴. والكامل لابن عدى ۴/۱۵۰۷. وتذكرة الموضوعات ۹۴.

۲: سنن الدارقطنى ۳/۷۱. ومجمع الزوائد ۴/۱۰۵. والتمهيد لابن عبد البر ۴/۳۲۲.

۳: صحيح البخارى ۸/۱۳۰. وفتح البارى ۱۱/۳۳۳. ومسند الامام أحمد ۲/۷. والسنن الكبرى للبيهقى ۹/۱۹. وأمالى الشجرى ۲/۱۴۵، وسنن الترمذى ۲۸۷۲. ۲۸۷۳.

۴: صحيح البخارى ۷/۴۶. وفتح البارى ۷/۴۴.

۵: مجمع الزوائد ۸/۳۸. ۸۱، ۱۳۹. والترغيب والترهيب ۳/۴۹، ۴۹۳. وتاريخ بغداد ۶/۳۱۱. وتاريخ أصبهان للمصنف ۲/۴۸. والفوائد المجموعة ۲۰۲. ۲۵۸. والموضوعات لابن الجوزى ۳/۸۵، ۱۰۷. والمستدرك ۴/۱۵۴.

فرمان نبوی ہے بعض گناہ ایسے ہیں کہ جن کا کفارہ نماز روزہ اور حج اور عمرہ بھی نہیں ہو سکتے ،صحابہ نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ آخر ان کا کفارہ کون سی چیز بنتی ہے؟ آپ نے فرمایا طلب معیشت کے سلسلہ میں پریشان رہنا ان کا کفارہ بن جاتا ہے۔

۸۹۴۹علی بن احمد بن علی مصیصی ،احمد بن خلید حلبی ،یوسف بن یونس افطس ،مالک بن انس ،محمد بن عمرو بن طلحہ ،معبد بن کعب ،ابوقتادہ بن ربیع کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کے سامنے سے ایک جنازہ گزرا آپ نے اس کے بارے میں فرمایا یہ خود تکالیف سے آرام پانے والا ہے یا اس کی تکالیف سے لوگ آرام پانے والے ہیں صحابہ کرام نے اس کا مطلب پوچھا آپ ﷺ نے فرمایا مؤمن بندہ موت کے بعد دنیا کی مشقتوں سے آرام پا کر اللہ کے جوار رحمت میں پہنچ جاتا ہے اور کافر و فاجر کی موت کے بعد لوگ ،شہر اور شجر و دواب اس سے آرام پاتے ہیں۔[۱]

۸۹۵۰عبداللہ بن محمد بن جعفر ،عبداللہ بن زکریا ،محرز بن سلمہ محمد بن عمرو بن حلحلہ ،محمد بن عمران انصاری ،ابن عمرو کہتے ہیں کہ فرمان رسول ہے منیٰ کی مشرقی جانب ایک وادی کے نیچے ستر انبیاء مدفون ہیں۔[۲]

۸۹۵۱عبداللہ بن جعفر بن احمد ،اسحاق بن احمد ،اسحاق بن اسماعیل ،اسحاق بن سلیمان رازی ،مالک بن انس محمد بن ابی بکر ثقفی کہتے ہیں کہ ایک بار میں انس بن مالک کے ساتھ عرفہ جا رہا تھا میں نے ان سے سوال کیا تم حضور ﷺ کے ساتھ اس دن کیا کرتے تھے انہوں نے فرمایا ہم حضور ﷺ کے زمانہ میں اس دن تہلیل و تکبیر میں مشغول ہوتے تھے۔

۸۹۵۲علی بن حمید واسطی ،اسلم بن سہل واسطی ،علی بن حسن بن سلیمان واسطی کہتے ہیں کہ اسحاق بن سلیمان نے ہم سے گزشتہ روایت کی مانند بیان کیا۔

۸۹۵۳محمد بن بدر ،بکر بن سہل دمیاطی ،عبداللہ بن یوسف تنیسی ،مالک بن انس ،محمد بن یحییٰ بن حبان ،اعرج ،ابی ہریرہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے نماز فجر کے بعد طلوع شمس سے قبل نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

۸۹۵۴ابوبکر بن خلاد ،حارث بن ابی اسامہ ،محمد بن عمر واقدی ،مالک بن انس ،ابوالاسود محمد بن عبدالرحمٰن ،عروہ ،عائشہ ،اسدیہ کہتی ہیں کہ ارشاد نبوی ہے میں نے حمل کی حالت میں عورتوں کو دودھ پلانے سے منع کا ارادہ کیا لیکن میں نے دیکھا کہ ایرانی اور رومی عورتیں اس میں مشغول ہیں اور ان کی صحت کے لئے یہ مضر نہیں ہے اس وجہ سے میں نے اپنا ارادہ ترک کر دیا۔

۸۹۵۵ابوبکر بن خلاد ،حارث بن ابی اسامہ ،واقدی ،مالک بن ابی الرجال ،عمرہ ،عائشہ بیان کرتی ہیں کہ بعض مرتبہ حضور ﷺ فجر کی دو رکعتوں کو اتنا مختصر کرتے کہ مجھے آپ کے فاتحہ پڑھنے کے بارے میں شک ہونے لگتا۔

۸۹۵۶عبداللہ بن محمد ،محمد بن احمد بن سلیمان الہروی ،موسیٰ بن سہل ،اسحاق بن حنینی ،مالک ،محمد بن عجلان ،عمر کہتے ہیں کہ فرمان نبوی ہے جس گھر میں یتیم کا اکرام کیا جاتا ہو وہ بہترین گھر ہے۔[۳]

۸۹۵۷ابوبکر بن خلاد ،ابراہیم بن اسحاق حربی ،عمار بن نصر ،محمد بن ابی عثمان قرشی ،مالک بن انس ،محمد بن عبداللہ بن ابی صعصعہ ،ابی سعید قتادہ بن نعمان کہتے ہیں کہ بدر کے روز درد کی وجہ سے میری آنکھیں باہر آ گئی تھیں میں اسی حالت میں آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوا آپ نے اپنا لعاب مبارک لگا کر انہیں اپنی جگہ رکھ دیا اس کے بعد وہ بالکل صحیح ہو گئی تھیں۔

۸۹۵۸احمد بن اسحاق ،عمر بن مرداس ،عبداللہ بن نافع ،مالک ،محمد بن ابی امامہ بن سہل بن حنیف اپنے والد کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں

۱۔:تاریخ أصبهان للمصنف ۱/۲۸۷. ومجمع الزوائد ۶۳/۴. واتحاف السادة المتقین ۳۱۵/۵. والأحادیث الضعیفة ۹۲۵. والاحادیث الضعیفة ۹۲۴، ۹۲۵.

۲۔ صحیح البخاری ۱۳۳/۸. ۱۳۴. وصحیح مسلم، کتاب الجنائز ۶۱. وفتح الباری ۳۶۲/۱۱، ۳۶۵.

۳۔ سنن ابن ماجة ۳۶۷۹. والأدب المفرد ۱۳۷. والزهد لابن المبارک ۲۳۰. ومشکاة المصابیح ۴۹۷۳. واتحاف السادة المتقین ۲۹۱/۶. وشرح السنة ۴۳/۱۳. والکامل لابن عدی ۲۱۸۶/۷.

کہ سہل بن حنیف نے برہنہ ہو کر حزاز مقام پر غسل کیا اور سہل وحسین جمیل تھے، عامر بن ربیعہ نے اس حالت میں غور سے انہیں دیکھا جس کی وجہ سے سہل کو نظر لگ گئی اور وہ شدید بخار میں مبتلا ہو گئے آپ ﷺ کو اطلاع کی گئی آپ سہل کے پاس تشریف لے گئے اور بخار کی وجہ دریافت کی تو آپ کو بتایا گیا کہ ان کو عامر کی نظر لگ گئی ہے اس موقع پر آپ ﷺ نے فرمایا تم کیوں اپنے بھائی کو قتل کرتے ہو خبردار نظر برحق ہے پھر آپ نے سہل کو وضو کرانے کا حکم دیا چنانچہ انہیں وضو کرایا گیا جس کی وجہ سے نظر کا اثر جاتا رہا اور وہ بالکل صحت یاب ہو کر آپ کے ساتھ چلے گئے۔[۱]

۸۹۵۹ محمد بن بدر، بکر بن سہل، عبداللہ بن یوسف، مالک، محمد بن عمارہ، محمد بن ابراہیم، کہتے ہیں کہ ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف کی ام ولد نے آپ کی زوجہ مطہرہ ام سلمہ سے پوچھا میرا دامن طویل ہونے کی وجہ سے ناپاک زمین پر لگتا ہے اس کا کیا حکم ہے؟ ام سلمہ نے آپ کے حوالہ سے بیان کیا ہے کہ زمین کا بعد والا حصہ اسے پاک کر دیتا ہے۔[۲]

۸۹۶۰ ابوبکر بن خلاد، محمد بن غالب قعنبی، عبداللہ بن محمد، فضل بن عباس، یحییٰ بن بکیر، ابواحمد محمد بن احمد، ہیثم بن خلف، اسحاق بن موسیٰ معن، مالک بن انس اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ، انس بن مالک کہتے ہیں کہ مدینہ میں انصار میں ابوطلحہ کے سب سے زیادہ کھجور کے باغات تھے، اور ابوطلحہ کو اپنے اموال میں سب سے زیادہ بیرحا محبوب تھا جو مسجد کے سامنے تھا آپ ﷺ بھی اس میں داخل ہو کر اس کا شیریں پانی نوش فرماتے قرآن کی اس آیت ترجمہ یہ ہے (مؤمنوں) جب تک تم ان چیزوں میں سے جو تمہیں عزیز ہیں (راہ خدا میں صرف نہ کرو گے کبھی بھی نیکی حاصل نہ کر سکو گے) (از آل عمران ۹۲) کے نزول کے بعد ابوطلحہ نے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ میرے اموال میں بیرحا مجھے سب سے زیادہ پسند ہے اس وجہ سے میں نے اسے راہ خدا میں صدقہ کرنے کی نیت کر لی ہے آپ اپنی مرضی سے اسے کہیں صرف فرما دیں انشاء اللہ یہ میرے لئے ذخیرہ آخرت ہو گا آپ نے فرمایا اے ابوطلحہ میری رائے یہ ہے کہ آپ اسے اپنے اقرباء میں تقسیم کر دو ابوطلحہ نے عرض کیا کہ میں آپ کی رضا پر راضی ہوں چنانچہ آپ نے اسے ان کے اقرباء میں تقسیم فرما دیا۔[۳]

۸۹۶۱ ابوبکر بن خلاد، محمد بن غالب: ابومحمد بن حیان، احمد بن علی خزاعی، قعنبی، مالک، اسحاق بن عبداللہ، انس بن مالک کہتے ہیں کہ ایک اعرابی نے آپ سے وقوع قیامت کے وقت کے بارے میں سوال کیا؟ آپ نے اس سے سوال کیا کہ تم نے اس کے لئے کیا تیاری کی ہے؟ اس نے کہا کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں آپ نے فرمایا کہ تمہارا حشر آخرت میں ان لوگوں کے ساتھ ہو گا جن سے تم محبت کرتے ہو۔[۴]

۸۹۶۲ علی بن حمید واسطی، اسلم بن سہل، محمد بن صالح بن مہران، عبداللہ بن محمد بن عمارہ قدامی، مالک بن انس، اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ، انس کہتے ہیں کہ ایک بار ام سلیم نے میرے ذریعہ ایک بھنا ہوا پرندہ اور کچھ جو کی روٹیاں آپ کی خدمت میں بھیجی چنانچہ میں نے

۱۔ المستدرک ۴۱۱/۳. والسنن الکبری للبیهقی ۳۵۱/۹. وصحیح ابن حبان ۱۴۲۴. ۱۴۲۵.

۲۔ سنن أبی داؤد ۳۸۳. وسنن الترمذی ۱۴۳. وسنن ابن ماجة ۵۳۱. ومسند الامام أحمد ۲۹۰/۶. والسنن الکبری للبیهقی ۴۰۶/۲. وسنن الدارمی ۱۸۹/۱. والمصنف لابن أبی شیبة ۵۶/۱. ومشکاة المصابیح ۵۰۴.

۳۔ صحیح البخاری ۱۳/۴. ۴۶/۶. ۱۴۲/۷. وصحیح مسلم، کتاب الزکاة ۴۲. وفتح الباری ۴۹۳/۴. ۳۹۶. ۷۴/۱۰.

۴۔ صحیح البخاری ۱۴/۵. ۴۹/۸. ۸۱/۹. وصحیح مسلم، کتاب البر والصلة ۱۶۱. ۱۶۲. ۱۶۳، ۱۶۴. وفتح الباری ۴۲/۷. ۵۵۷/۱۰. ۵۶۰. ۱۳۱/۱۳.

لے جا کر حضور ﷺ کے سامنے رکھ دیا آپ نے فرمایا اے انس باہر سے کسی کو بلالاؤ تا کہ وہ ہمارے ساتھ کھانے میں شریک ہو نیز آپ نے یہ دعا فرمائی کہ اے اللہ اپنی مخلوق میں سے بہترین شخص کو میرے پاس بھیج دے انس کہتے ہیں کہ میں تین بار باہر گیا تو تینوں بار باہر حضرت علی کے علاوہ کوئی نہیں تھا میں نے آپ کو اس سے مطلع فرمادیا آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان کو بلالاؤ چنانچہ حضرت علی اندر آ گئے۔ا

۸۹۶۳ابوحامد بن جبلہ، محمد بن ہارون بن عبداللہ، احمد بن محمد بن انس، عبدالواہب بن نافع، مالک بن انس، اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ انس بن مالک کہتے ہیں کہ فرمان رسول ہے گناہ کا ارادہ کرنے والے شخص کی امید پوری نہیں ہوتی۔۲

۸۹۶۴محمد بن مظفر، احمد بن محمد بن سری، یوسف بن موسیٰ مروزی، اسماعیل بن محمد، حبیب، مالک، اسحاق بن عبداللہ انس بن مالک کہتے ہیں کہ فرمان رسول ہے اے لوگو سحری کرو کیوں کہ اس میں برکت ہے۔

۸۹۶۵ابوبکر بن خلاد، محمد بن غالب، قعنبی، مالک سلیمان بن احمد، مطلب بن شعیب، عبداللہ بن صالح، لیث بن سعد، یحییٰ بن ایوب، مالک، ایوب سختیانی، ابن سیرین، ام عطیہ کہتی ہیں کہ آپ ﷺ کی صاحبزادی کی وفات کے موقع پر آپ ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ نے ہمیں اپنی صاحبزادی کو تین یا پانچ بار یا اس سے بھی زیادہ غسل کا حکم دیا، اور فرمایا کہ فراغت پر مجھے مطلع کر دینا چنانچہ فراغت پر ہم نے آپ ﷺ کو مطلع کر دیا۔۳

۸۹۶۶قاضی ابواحمد محمد بن ابراہیم، عبداللہ بن محمد بن عمری، اسماعیل بن ابی اویس، مالک بن انس، حماد الطویل، انس بن مالک، کہتے ہیں کہ آپ نے پھل پکنے سے قبل کی خرید و فروخت سے منع فرمایا اور فرمایا کہ پھل نہ آنے کی صورت میں تم اپنے بھائی کے مال کو کس کے عوض لوگے۔۵

۸۹۶۷سلیمان بن احمد بن ایوب، یحییٰ بن ایوب علاف، محمد بن روح قشیری، یونس بن ہارون ازدی، ابی، مالک بن انس، عمر بن خطاب کہتے ہیں کہ فرمان نبوی ہے تین چیزیں بدن کے لئے صحت و اضافہ کا سبب ہیں (۱) خوشبو (۲) نرم کپڑا (۳) شہد کا استعمال۔۴

۸۹۶۸محمد بن حسن بن علی یقطینی، حسن بن احمد بن قنبل انطا کی، صالح بن زیاد السوسی، احمد بن یعقوب، خالد بن اسماعیل انصاری، مالک بن انس، حمید، انس کہتے ہیں کہ آپ ﷺ ایک انصاری مرد و عورت کی املاک پر تشریف لائے آپ نے پوچھا کہ تمہارا شاہد کون ہے انہوں نے آپ سے اس کا مطلب دریافت کیا آپ نے فرمایا دف چنانچہ دف لایا گیا آپ نے فرمایا اسے اپنے ساتھی پر بجاؤ اس کے بعد طشتریاں لائیں گئیں لوگوں نے خوف کی وجہ سے ان میں سے کچھ بھی تناول نہیں کیا آپ نے ان سے اس کی وجہ پوچھی انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ کیا آپ نے اس سے منع نہیں فرمایا؟ آپ نے فرمایا صرف لشکروں میں میں نے اس سے منع کیا ہے۔

۸۹۶۹ابوحسن احمد بن محمد بن مقسم، عبداللہ بن محمد بن اسحاق، احمد بن محمد بن غالب، محمد بن سلیمان تیمی، مالک بن انس، حماد بن سلمہ، ابو العشراء دارمی کہتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ سے ذبح کے بارے میں سوال کیا کہ اس کا مقام صرف لبہ یا خاصرۃ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ران پر نیزہ مار دیا تو ذبح کے لئے یہ کافی ہے۔

۸۹۷۰نافع بن محمد بن ابی عوانہ ابوالنضر، ابوعوانہ اسفرائنی علی بن زید بن منج، عمر بن ایوب، ضمرہ، مالک بن انس، ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن

ا۔ العلل المتناهية لابن الجوزی ۱/۲۲۶.

۲۔ کشف الخفا ۲/۳۲۵. وکنز العمال ۹۲۹۲۰.

۳۔ صحیح البخاری ۲/۹۳، ۹۴، ۹۵.

۴۔ العلل المتناهية ۲/۱۹۳. والاحادیث الضعیفة ۱۳۸. وتذکرة الموضوعات ۳۹۸.

۵۔ صحیح البخاری ۳/۱۰۱. ۱۰۳. وسنن النسائی ۷/۲۶۴.

،انس بن مالک کہتے ہیں کہ آپ کے صاحبزادہ ابراہیم کی وفات کے موقع پر آپ کی آنکھیں پرنم تھیں، عبدالرحمٰن نے عرض کیا کہ یارسول اللہ آپ نے تو ہمیں اس سے منع فرمایا دیا تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا میں نے تم کو اس سے منع نہیں کیا، یہ رحمت ہے جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

۸۹۷۱عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، ابوبکر بن خلاد، محمد بن یونس الشامی، محمد بن سلیمان قرشی، مالک بن انس، ربیعہ بن ابی عبد الرحمٰن، سعید بن مسیب، ابن عمر، حضرت عمر فرماتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے میرے گھر اور منبر کے درمیان والی جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔[۱]

۸۹۷۲ابو بکر محمد بن حسن بن کوثر، محمد بن سلیمان بن حارث، حبیب بن حسن، فاروق الخطابی، ابومسلم کشی، ابوعاصم نبیل، مالک بن انس زید بن اسلم، عطار بن یسار، ابن عباس کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے بکری کا گوشت تناول فرمایا اور وضو کئے بغیر نماز شروع فرمادی۔

۸۹۷۳ابوبکر طلحی، عبداللہ بن یحییٰ بن معاویہ، عبداللہ بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن البارودی، نوح بن حبیب قومسی، عبدالمجید بن عبدالعزیز بن ابی داؤد، مالک بن انس، زید بن اسلم عطاء بن یسار، ابوسعید خدری کہتے ہیں کہ فرمان رسول ہے اعمال کا مدار نیت پر ہے اور انسان کے لئے وہی کچھ ہوگا جس کی اس نے نیت کی ہے اگر اس کی ہجرت حصول دنیا کے لئے ہے یا کسی عورت سے نکاح کی طرف ہے تو اس کی ہجرت اسی کی طرف ہے جس کی طرف اس نے ہجرت کی ہے۔[۲]

۸۹۷۴ابوالحسن علی بن ہارون، جعفر فریابی، ابراہیم بن عثمان مصیصی، عبداللہ بن مبارک، بشر بن محمد بن یاسین قاضی، محمد بن اسحاق بن خزیمہ، ابراہیم بن عیسیٰ بن عبداللہ، عبداللہ بن وہب، مالک بن انس، زید بن اسلم، عطاء بن یسار، ابوسعید خدری کہتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے اللہ تعالیٰ اہل جنت کو خطاب کر کے کہے گا اے اہل جنت تم راضی ہو گئے وہ عرض کریں گے یا باری تعالیٰ اب بھی ہم خوش نہیں ہوں گے اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے اہل جنت میں خاص طور پر تمہارے لئے اعلان کر رہا ہوں کہ میں آج کے بعد کبھی بھی تم سے ناراض نہیں ہوں گا۔[۳]

۸۹۷۵محمد بن مظفر، ایوب بن یوسف بن ایوب، حبوش بن رزق اللہ، عبدالمنعم بن بشیر، مالک، عبدالرحمٰن بن زید، زید بن اسلم، عمر کہتے ہیں کہ فرمان نبوی ہے علم حاصل کرو اور علم کے لئے وقار حاصل کرو۔[۴]

۸۹۷۶ابواحمد حسین بن علی تمیمی، محمد بن مسیب ارغیانی، اسد بن محمد بن عبدالرحمٰن خشاب، ابوحاجب حاجبی، مالک، زید بن اسلم، انس بن مالک کہتے ہیں کہ فرمان رسول ہے تدبیر کے برابر کوئی عقل، محارم سے اجتناب کی مثل تقویٰ اور حسن خلق کی مانند کوئی حسب نہیں ہے۔[۵]

۸۹۷۷سلیمان بن احمد، بشیر بن علی بن بشر انطاکی، عبداللہ بن نصر انطاکی، اسحاق بن عیسیٰ بن طباع، مالک بن انس، زیاد بن مخراق، معاویہ بن قرۃ اپنے والد کا قول نقل کرتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ یارسول اللہ بکری ذبح کرتے وقت مجھے

۱۔ صحیح البخاری ۲/۷۷، ۳/۲۹، ۸/۱۵۱، ۹/۱۲۹۔ وصحیح مسلم، کتاب الحج باب ۹۲، وفتح الباری ۴/۹۹، ۱۰۰، ۱۱/۴۶۵، ۱۴/۳۰۹۔

۲۔ صحیح البخاری ۱/۲، ۸/۱۷۵، ۹/۲۹۔ وصحیح مسلم، کتاب الامارۃ باب ۱۵۵۔ وفتح الباری ۱/۹، ۱۱/۵۷۲۔

۳۔ صحیح البخاری ۸/۱۴۲، ۹/۱۸۳۔ وصحیح مسلم، کتاب الجنۃ ۹۔ وفتح الباری ۱۱/۴۱۵۔

۴۔ مجمع الزوائد ۱/۱۲۹۔ وامالی الشجری ۱/۴۶، ۶۹۔ والکامل لابن عدی ۴/۱۶۲۴۔ والترغیب والترھیب ۱/۱۱۴۔ واتحاف السادۃ المتقین ۱/۴۲۰، ۸/۲۷، ۳۲۔

۵۔ صحیح ابن حبان ۴۹۔ والکامل لابن عدی ۴/۱۴۱۳۔ واتحاف السادۃ المتقین ۷/۳۲۳، ۸/۱۶۵ وتاریخ ابن عساکر ۴/۲۲۱، ۶/۳۵۸، ۷/۳۱۳۔

اس پر رحم آجاتا ہے آپ ﷺ نے فرمایا اگر تم بکری پر رحم کھاؤ گے اللہ تم پر رحم کھائے گا۔[۱]

۸۹۷۸ قاضی ابو احمد محمد بن احمد بن ابراہیم، بکر بن سہل، محمد بن مخلد عیسیٰ، مالک بن انس، ابی، حازم، سہل بن سعد، کہتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے دو وقت آسمان کے دروازہ کھل جاتے ہیں اور ان میں ہر دعا قبول ہوتی ہے (۱) نماز کے وقت (۲) راہ خدا میں صف بندی کے وقت[۲]

۸۹۷۹ محمد بن مظفر، احمد بن عمرو بن جابر، عبید ابن احمد صنعانی، ابو مطر، مالک بن انس، ابی، حازم، سہل بن سعد کہتے ہیں کہ فرمان رسول ہے تین اوقات کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے (۱) اذان کے وقت (۲) راہ خدا میں صف بندی کے وقت (۳) نزول بارش کے وقت۔[۳]

۸۹۸۰ محمد بن مظفر، محمد بن علی، حسین بن محمد ابن حماد، محمد بن حارث، محمد بن سلمہ، ابو عبد الرحیم، زید بن ابی انیسہ، مالک، سعید بن ابی سعید ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ فرمان نبوی ہے ناحق کسی کے مال یا زمین پر ڈاکہ ڈالنے والا دنیا ہی میں اس کے مالک کو بدلہ دیدے یا اس سے معاف کرالے ورنہ آخرت میں دراہم و دنانیر نہ ہونے کی وجہ سے ظالم کی حسنات میں سے ظلم کے بقدر مظلوم کو دلوائی جائیں گی یا مظلوم کے اتنے گناہ اس ظالم کے اعمال نامہ میں ڈال دیئے جائیں گے۔[۴]

۸۹۸۱ ابوبکر بن خلاد، اسماعیل بن اسحاق قاضی، اسحاق فروی کہتے ہیں کہ مالک نے ہم سے گزشتہ روایت کی مانند بیان کیا۔

۸۹۸۲ ابو علی محمد بن احمد بن حسن، عبد اللہ بن عباس، احمد بن حفص، ابی، ابراہیم بن طہمان، سعید بن ابی سعید، ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اعلان کرے گا کہ آج کے روز مجھ سے محبت کرنے والے میرے سایہ تلے ہوں گے۔

۸۹۸۳ عبد اللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبد اللہ، عبد الاعلیٰ بن مسہر، عبد اللہ بن یوسف و قاضی ابو احمد محمد بن احمد، محمد بن ایوب، اسحاق فروری، مالک، سالم ابن النضر، عامر بن سعد کہتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ سے صرف عبد اللہ بن سلام کے بارے میں سنا دنیا میں ہی آپ نے ان کے بارے میں جنت کی گواہی دی انہی کی بابت قرآنی آیت وشهد شاهد من بنی اسرائیل علی مثله نازل ہوئی۔

۸۹۸۴ سلیمان بن احمد، حسن بن جریر صوری، عتیق بن یعقوب، مالک بن انس، ابی النضر، ابی صالح، ابی ہریرہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کا قول ہے سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے کیوں کہ اس میں انسان کے آرام اور اکل و شرب کی ترتیب بدل جاتی ہے لہذا حاجت پوری ہوتے ہی تم اپنے گھروں کو واپس آجاؤ۔[۵]

۸۹۸۵ ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، روح بن عبادہ، اسحاق بن عیسیٰ طباع، مالک بن انس، سہیل بن ابی صالح، ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے ایک شخص کو کہتے سنا کہ لوگ ہلاک ہو گئے، اسحاق کہتے ہیں کہ میں نے مالک سے اس کا مطلب پوچھا تو انہوں نے فرمایا ایک شخص نے لوگوں کی ناشکری کرتے ہوئے اپنے کو ان سے بہتر سمجھا اور ان کی تحقیر کی تو اس نے یہ بات کہہ دی لیکن ایک شخص کو لوگوں کی تکلیف پر غم ہوا اور اس نے غم کی حالت میں یہ بات کہہ دی تو اس وقت یہ بات صحیح ہے۔

۸۹۸۶ محمد بن احمد بن علی بن مخلد، عبد اللہ بن احمد بن ابراہیم دورقی، اسحاق فروی، مالک، سہیل، ابی ہریرہ کہتے ہیں کہ فرمان رسول ہے

۱۔ مسند الامام أحمد ۴۳۶/۳. ۳۴/۵. والمعجم الکبیر للطبرانی ۲۳/۱۹. ۲۴. والصغیر ۱۰۹/۱. والاحادیث الصحیحة ۲۶. والترغیب والترهیب ۲۰۴/۳.

۲۔ صحیح ابن حبان ۲۹۸. وأمالی الشجری ۲۳۵/۱. والترغیب والترهیب ۲۹۵/۲. وتلخیص الحبیر ۹۹/۴. ص: ۳۷۷.

۳۔ : کنز العمال ۳۳۵۰.

۴۔ تاریخ جرجان للسهمی ۱۰۶.

۵۔ صحیح البخاری ۱۰/۳. ۷۱/۴، ۱۰۰/۷. وصحیح مسلم، کتاب الامارة ۱۷۹. وفتح الباری ۵۵۵/۹.

جس نے کسی مسلمان سے درگزر کیا اللہ روز محشر اس سے درگزر کرے گا۔[۱]

۸۹۸۷ محمد بن مظفر، احمد بن محمد بن ہلال، حسن بن ابی الربیع، اصرم بن حوشب، مالک، سہیل، ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے کوئی لڑکا اپنے والد کے احسان کا بدلہ نہیں دے سکتا الا یہ کہ وہ اس کے غلام ہونے کی صورت میں اسے خرید کر آزاد کردے۔[۲]

۸۹۸۸ علی بن احمد بن علی مصیصی، ابوبکر بن ایوب بن سلیمان عطار، علی بن زیاد متوثی، عبدالعزیز بن ابی رجاء، مالک سہیل، ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ فرمان رسول ہے امام کے سمع اللہ لمن حمدہ کہنے کے وقت اللھم ربنا لک الحمد کہو کیونکہ جس کا جواب فرشتوں کے ساتھ مل گیا تو اس کے گزشتہ گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔

۸۹۹۰ سلیمان بن احمد، محمد بن فضل سقطی، اسحاق بن بشر کاہلی، مالک، ابوصالح، ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ فرمان رسول ہے ہر دین کے لئے ایک خلق ہے اور اسلام کے لئے خلق حیاء ہے۔[۳]

۸۹۹۱ محمد بن بدر، بکر بن سہیل، عبداللہ بن یوسف، ابو بحر محمد بن حسن، ابوعقیل ابراہیم بن علی نصیصی، عبدالملک بن زیاد مالک بن انس صالح بن کیسان عروہ، عائشہ فرماتی ہیں کہ حضر وسفر میں دو رکعت نماز فرض کی گئی تھی لیکن حضر کی نماز میں دو رکعت کا اضافہ کردیا گیا۔

۸۹۹۲ محمد بن علی بن حبیش، حسین بن محمد بن عبید عجلی زہری، مالک بن انس، صالح بن کیسان، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ، زید بن خالد جہنی کہتے ہیں کہ حضور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے، مرغ کو گالی مت دو کیونکہ وہ لوگوں کو نماز کی طرف دعوت دیتا ہے۔[۴]

۸۹۹۳ محمد بن حسن، حبیب بن حسن، فاروق الخطابی، ابومسلم کشی، ابوعاصم نبیل، مالک، طلحہ بن عبدالملک، قاسم بن محمد عائشہ کہتی ہیں کہ فرمان نبوی ہے اللہ کی اطاعت کی نذر ماننے والے پر اطاعت الٰہی لازم ہے۔[۵]

۸۹۹۴ محمد بن بدر، بکر بن سہل، عبداللہ بن یوسف، مالک، عبداللہ بن ابی بکر، عباد بن تمیم، عبداللہ بن زید مازنی نے آپ ﷺ کا فرمان نقل کیا ہے کہ میرے گھر و منبر کے درمیانی جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔

۸۹۹۵ ابوبکر بن خلاد، محمد بن غالب، قعنبی، سلیمان ابویزید قراطیسی، عبداللہ بن عبدالحکم، مالک، عبداللہ بن ابی بکر، عبداللہ بن عمرو بن عثمان ابوعمرہ انصاری، زید بن خالد جہنی کہتے ہیں کہ فرمان نبوی ہے اے لوگو کیا تم کو بہترین گواہ جس کی گواہی قبل از سوال قبول کی جائے گی یا اس کی گواہی کی خبر دی جائے گی کے بارے میں مطلع کروں۔[۶]

۸۹۹۶ ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، روح بن عبادہ مالک، عبداللہ بن دینار، ابن عمر کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کبھی مہینہ

۱۔ المستدرک ۴۵/۲. ومسند الامام أحمد ۲۵۲/۲. وسنن أبی داؤد، کتاب البیوع باب ۵۴. وسنن ابن ماجة ۲۱۹۹. والسنن الکبری للبیهقی ۲۲۸/۴، ۲۷/۶. وکشف الخفا ۳۱۶/۲. وقضاء الحوائج لابن أبی الدنیا ۹۵. وأمالی الشجری ۱۸۰/۲، ۲۱۶.

۲۔ صحیح مسلم، کتاب العتق باب ۶. وسنن أبی داؤد ۵۱۳۷. وسنن الترمذی ۱۹۰۶. وسنن ابن ماجة ۳۶۵۹. والمسند للامام أحمد ۲۳۰/۲.

۳۔ تاریخ بغداد ۴۰۸/۴. وتاریخ ابن عساکر ۲۸۷/۴. والمطالب العالیه ۲۵۹۹ وموطامالک ۹۰۵

۴۔ مسند الامام أحمد ۱۹۳/۵. وصحیح ابن حبان ۱۹۹۰. وسنن أبی داؤد ۵۱۰۱. والترغیب والترهیب ۴۷۴/۳. ومشکاة المصابیح ۴۱۳۶.

۵۔ صحیح البخاری ۱۷۷/۸. وموطأ مالک ۴۷۶. وفتح الباری ۵۷۹/۱۱، ۵۸۱، ۵۸۵، ۶۱۷.

۶۔ صحیح مسلم، کتاب الاقضیة ۱۹. وسنن أبی داؤد. کتاب الأقضیة باب ۱۳. وسنن الترمذی ۲۲۹۵. والسنن الکبری للبیهقی ۱۵۶/۱۰. والمعجم الکبیر للطبرانی ۲۶۵/۵.

انتیس کا ہوتا ہے لہٰذا تم چاند دیکھنے سے قبل روزمت رکھواور انتیس رمضان کو چاند دیکھنے سے قبل روزہ افطار مت کرو اگر آسمان ابر آلود ہو تو اندازہ کرلو نیز فرمایا شب قدر آخری سات روز میں تلاش کرو۔[۱]

۸۹۹۷ محمد بن عیسیٰ ادیب، عمر بن مرداس، عبداللہ بن نافع، مالک بن عبداللہ بن دینار، ابن عمر کہتے ہیں کہ فرمان رسول ہے مؤمن ایک آنت اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔[۲]

۸۹۹۸ سلیمان بن احمد، ابوزنباع، عمرو بن ابی طاہر السرح، عبدالعزیز بن یحییٰ، نافع، عبداللہ بن دینار ابن عمر کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے قرآنی آیت یوم یقوم الناس لرب العالمین کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا قیامت کے روز لوگ کھڑے ہوں گے حتیٰ کہ ایک شخص نصف کانوں تک پسینہ میں شرابور ہوکر کھڑا ہوگا۔[۳]

۸۹۹۹ ابوبکر بن خلاد، محمد بن غالب، قعنبی، مالک، محمد بن حمید، محمد بن سلیمان، سلیمان بن الفضل، محمد بن غزیہ حکمی، ابی، اوزاعی، مالک عبداللہ بن دینار، ابن عمر کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے مشرق کی طرف ہاتھ بلند کر کے فرمایا خبردار فتنہ اس جگہ سے رونما ہوگا خبردار فتنہ اس جگہ سے جہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا ظہور پذیر ہوگا۔[۴]

۹۰۰۰ ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نیساپوری، محمد بن فضل ابن عبداللہ، مفضل بن عبداللہ، مالک بن سلیمان ہروی، مالک بن انس عبداللہ بن دینار، ابن عمر کہتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے نماز مغرب دن کے وتر ہیں۔[۵]

۹۰۰۱ عبداللہ بن محمد بن جعفر علی بن رستم، ہیثم بن خالد، موسیٰ بن محمد موقری، مالک بن عبداللہ بن دینار، ابن عمر کہتے ہیں کہ آپ ﷺ سے عنداللہ افضل العباد کے بارے میں سوال کیا گیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا لوگوں کو نفع پہنچانے والا شخص عنداللہ سب سے افضل ہے اس کے بعد آپ ﷺ سے افضل العمل کے بابت سوال کیا گیا فرمایا مؤمن کے قلب کو راحت پہنچانا آپ سے اس کا مطلب پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا مؤمن کو شکم سیر کرنا اس کی تکلیف دور کرنا اس کا دین ادا کرنا اور مسلمان بھائی کی حاجت کی خاطر چلنے والے کے لئے ایک ماہ کے روزوں اور اعتکاف کا ثواب ہے نیز مظلوم کی مدد کے لئے چلنے والے کو اللہ تعالیٰ روز محشر ثابت قدمی عطا فرمائے گا غصہ پر قابو پانے والے کی اللہ تعالیٰ ستر پوشی فرمائے گا اور سرکہ کے شہد کو خراب کرنے کی مانند گناہ انسان کے اعمال کو خراب کر دیتے ہیں۔

۹۰۰۲ عبداللہ بن جعفر، ابومسعود بن فرات، قعنبی، مالک، ابی الزناد، اعرج، ابوہریرہ کہتے ہیں کہ فرمان رسول ہے دوغلا شخص سب انسانوں سے بدتر۔[۶]

۹۰۰۳ سلیمان بن احمد، عبیداللہ بن محمد عمری، ابومصعب مالک، ابوزناد، اعرج، ابوہریرہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا میں اور اللہ کے فرشتے مشرق اور مغرب میں مجھ پر سلام بھیجنے والے کا جواب دیتے ہیں، ایک شخص نے عرض کیا کہ یارسول اللہ اہل مدینہ کے ساتھ کیسا سلوک کیا جاتا ہے حضور ﷺ نے فرمایا کریم پڑوسی کے بارے میں کیا کہا جاسکتا ہے، باوجودیکہ اللہ نے بھی ہمسایہ

۱۔ صحیح مسلم ۸۲۳. وسنن أبی داؤد ۱۳۸۵. ومسند الامام أحمد ۱۱۳/۲. وموطأ مالک ۳۲۰. والسنن الکبری للبیهقی ۳۱۱/۴.

۲۔ صحیح البخاری ۹۲/۷. وصحیح مسلم، کتاب الأشربة ۱۸۲، ۱۸۴. ۱۸۵. وفتح الباری ۵۳۶/۹، ۵۳۸.

۳۔ مسند الامام أحمد ۷۰/۲. وتاریخ ابن عساکر ۳۸/۳. وسنن الترمذی ۲۴۲۲. وتاریخ أصبهان ۳۲۸/۱.

۴۔ صحیح البخاری ۲۲۰/۴. ۶۷/۹. وصحیح مسلم، کتاب الفتن ۴۵. وفتح الباری ۴۵/۱۳.

۵۔ المصنف لعبد الرزاق ۴۶۷۵. ۴۶۷۶. وزاد المسیر ۱۹۹/۹.

۶۔ کنز العمال ۷۹۳۶/۳.

کی حفاظت کا حکم دیا ہے۔ ۱

۹۰۰۴ علی بن احمد بن ابی غسان، جعفر بن محمد بن موسیٰ نیشاپوری، عبداللہ بن حامد اصبہانی، مکی عبدان، سہل بن عمار، ابوبکر بن عبدالرحمٰن عمری، عمری، مالک بن انس، ابی الزناد، اعرج ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے ذی احتلام شخص پر جمعہ کے روز غسل واجب ہے۔ ۲

۹۰۰۵ علی بن احمد مصیصی، احمد بن خلید حلبی، مطرف، مالک، عبدالرحمٰن بن قاسم، عائشہ کہتی ہیں کہ آپ ﷺ نے حج افراد ادا فرمایا۔

۹۰۰۶ ابونصر، شافع بن محمد بن ابی عوانہ، محمد بن عبداللہ فرغنی علی بن حرب، عبدالرحمٰن بن یحییٰ، مالک، عبدالرحمٰن بن قاسم، عائشہ فرماتی ہیں کہ فرمان رسول ہے اعراب کے لحاظ سے قرآن کی تلاوت کرنے والے کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے اگر وہ دنیا میں اس کا بدل چاہتا ہے تو دنیا میں اس کا بدل عطا فرماتا ہے ورنہ وہ اس کے لئے ذخیرہ آخرت بن جاتا ہے۔ ۳

۹۰۰۷ ابی، عبداللہ بن محمد بن عبدالکریم، عبدالرحمٰن بن محمد بن سلام، اسحاق حنینی، مالک، عبدالرحمٰن بن قاسم، ابی امامہ کہتے ہیں کہ فرمان نبوی ہے میں اور یتیم کی کفایت کرنے والا بالکل قریب ہیں۔ ۴

۹۰۰۸ سلیمان بن احمد، حبوش بن رزق اللہ مصری، عبداللہ بن یوسف، سلمہ بن عیار، مالک، اوزاعی، زہری، عروہ، عائشہ کہتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کو تمام امور میں نرمی پسند ہے۔ ۵

۹۰۰۹ عبداللہ بن حسین صوفی، محمد بن محمد، حسین بن احمد بن کامل بردعی، حسین بن عبداللہ بن خصیب، ابراہیم بن سعید کہتے ہیں کہ ایک روز مامون نے اپنے دربان سے کہا تمام امور میں نرمی اختیار کرو۔

۹۰۱۰ محمد بن عمر بن سلم، محمد بن جعفر الناقد، ابوتوبہ صالح بن دراج، عبداللہ بن نافع زبیری، مالک، ابن جریج، عطا کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر کو زرد خضاب لگاتے دیکھا۔

۹۰۱۱ محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، اسماعیل بن ابی اویس، مالک بن انس، علاء بن عبدالرحمٰن، ابو ہریرہ نے ارشاد رسول ﷺ نقل فرمایا ہے کہ دنیا مؤمن کے لئے قید خانہ اور کافر کے لئے جنت ہے۔ ۶

۹۰۱۲ سلیمان بن احمد، عباس بن فضل اسقاطی، اسماعیل بن ابی اویس، مالک بن انس، عمرو بن یحییٰ مازنی، ابوسعید خذری کہتے ہیں کہ فرمان نبوی ہے جنتیوں کے جنت اور دوزخیوں کے دوزخ میں داخل ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ اس شخص کو جس کے قلب میں زرہ بھر بھی ایمان ہوگا دوزخ سے نکالے گا وہ جل جل کر سیاہ ہو چکا ہوگا اسے نہر حیات میں ڈالا جائے گا پھر وہ کوڑے کرکٹ میں دانہ کے اگنے کی مانند اگے گا۔ ۷

۹۰۱۳ بشر بن محمد بن یاسین، ابوبکر بن خزیمہ، ابراہیم بن عیسیٰ بن عبداللہ، ابن وہب کہتے ہیں کہ مالک نے ہم سے گزشتہ حدیث کی مانند

۱۔ الاحادیث الضعیفة ۲۰۵.

۲۔ سنن أبی داؤد، کتاب الطهارة باب ۱۲۸. وسنن النسائی، کتاب الجمعة باب ۸. وسنن ابن ماجة ۱۰۸۹. ومسند الامام أحمد ۶۰/۳. وكشف الخفا ۱۰۲/۲.

۳۔ عمل اليوم والليلة لابن السنی ۵۶۵/۱. والكامل لابن عدی ۲۵۰۶/۷.

۴۔ صحيح البخاری ۶۸/۷، ۱۰/۸. وسنن أبی داؤد ۵۱۵۰. والسنن الكبرى للبيهقی ۲۸۳/۶. وفتح الباری ۴۳۹/۹. ۴۳۶/۱۰.

۵۔ صحيح البخاری ۱۴/۸. ۷۱. ۱۰۴. وصحيح مسلم، کتاب السلام ۱۰، وفتح الباری ۴۴۹/۱۰. ۴۱/۱۱، ۱۹۴.

۶۔ صحيح مسلم، کتاب الزهد ۱. وسنن الترمذی ۲۳۲۴. وسنن ابن ماجة ۴۱۱۳. ومسند الامام أحمد ۱۹۷/۲. والمستدرک ۶۰۴/۳. والمعجم الكبير للطبرانی ۲۸۹/۶.

۷۔ صحيح البخاری ۱۲/۱. وصحيح مسلم ۲۱۸۹. وفتح الباری ۴۰۶/۱۱.

روایت کیا۔

۹۰۱۴ ابو احمد بن محمد بن اسحاق انماطی، احمد بن سہل بن ایوب، اسماعیل بن ابی اویس، مالک، نافع، ابن عمر کہتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے جماعت کی نماز تنہا نماز سے ستائیس درجے افضل ہے۔[۱]

۹۰۱۵ سلیمان بن احمد، عمرو بن ابی طاہر مصری، عبدالمنعم بن بشیر انصاری، مالک، نافع، ابن عمر کہتے ہیں کہ فرمان نبوی ہے اذان کا جواب دینے والے کے لئے جواب کے کلمات کے برابر گناہ معاف کردئے جاتے ہیں۔[۲]

۹۰۱۶ عبداللہ بن محمد بن عثمان واسطی، عبداللہ بن وصیف جندی، ابوحمنہ، ابی قرۃ موسیٰ بن طارق، مالک، نافع، ابن عمر کہتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے جمعہ کے روز اللہ تعالیٰ فرشتوں کو نور کے صحیفے اور قلمیں دے کر بھیجتا ہے وہ مساجد کے دروازوں پر بیٹھ کر جمعہ کے لئے آنے والوں کے نام لکھتے رہتے ہیں حتیٰ کہ نماز کے کھڑے ہونے کے وقت وہ نام لکھنا بند کردیتے ہیں۔[۳]

۹۰۱۷ ابوبکر محمد بن حسن، ابوعقیل ابراہیم بن علی، عبدالملک بن زیاد مصیصی، مالک، نافع، ابن عمر کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ظہر، عصر مغرب، اور عشاء منیٰ میں ادا فرمائی اس کے بعد صبح صبح آپ عرفہ چلے گئے۔

۹۰۱۸ ابوبکر محمد بن حسن، شاذان جوہری، معلیٰ بن منصور، مالک، نافع ابن عمر کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے شغار سے منع فرمایا۔[۴]

۹۰۱۹ حبیب بن حسن، ابومسلم کشی، ابوعاصم نبیل، جعفر بن محمد، ابوحصین، یحییٰ حمانی، عبداللہ بن مبارک، مالک، نافع ابن عمر کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے حمل الحمل کی بیع سے منع فرمایا۔[۵]

۹۰۲۰ ابوبکر بن خلاد، احمد بن یوسف، موسیٰ بن ہارون، حباب بن جبلہ، مالک، نافع، ابن عمر کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے نجاشی کے جنازہ میں چار تکبیریں کہیں۔

۹۰۲۱ عبدالملک بن حسن معدان، یوسف قاضی، عمرو بن مرزوق، مالک، نافع، ابن عمر کہتے ہیں کہ صاحب دولت شخص کے پاس مال کے بارے میں لکھی ہوئی وصیت پوری کرنا ضروری ہے۔[۶]

۹۰۲۲ سلیمان بن احمد، علی بن سعید رازی، ابراہیم بن المستمر عروقی، عثمان بن عمر، مالک، نافع، ابن عمر کہتے ہیں کہ آپ ﷺ ایک شخص کے پاس سے گزرے جو اپنے بھائی کو حیاء کے بارے میں نصیحت کر رہا تھا آپ نے فرمایا اسے چھوڑ دو کیونکہ حیاء تو ایمان کا ایک شعبہ ہے۔[۷]

۱۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد ۲۴۹۰، وصحیح البخاری ۱۶۲۱ وفتح الباری ۲۳۱.۲.

۲۔ کنز العمال ۲۱۰۱۷

۳۔ فتح الباری ۳۶۷/۲. واتحاف السادة المتقین ۲۵۹/۳.

۴۔ :سنن الترمذی ۱۱۲۳. وسنن النسائی ۱۱۰،۱۲/۶. وسنن أبی داؤد ۲۰۷۴. وسنن ابن ماجة ۱۸۸۳، ۱۸۸۴. ومسند الامام أحمد ۱۷/۲. ۱۹. ۶۲، ۲۸۶، ۴۳۹، ۴۹۶. ۳۲۱/۳، ۳۳۹. والسنن الکبری للبیهقی ۲۰۰/۷. والمعجم الکبیر للطبرانی ۳۴۶/۱۹.

۵۔ :سنن الترمذی ۱۲۲۹. وسنن ابن ماجة ۲۱۹۷. ومسند الامام أحمد ۵۶/۱. ۵/۲. ۱۱/۶۳. ۱۰۸ ومسند الحمیدی ۶۸۹. وشرح السنة ۱۷۶/۸.

۶۔ :صحیح البخاری ۲/۴. وصحیح مسلم، کتاب الوصیة ۱،۴. وفتح الباری ۳۵۷/۷.

۷۔ :صحیح البخاری ۱۲/۱، ۳۵/۸. وسنن أبی داؤد ۴۷۹۵. وسنن النسائی ۱۲۱/۸. ومسند الامام أحمد ۵۶/۲، ۱۴۷. والترغیب والترهیب ۳۹۷/۳. وفتح الباری ۷۴/۱. ۵۲۱/۱۰.

۹۰۲۳حسن بن احمد بن صالح سبعی، عبداللہ بن صقر سکری، محمد بن مصفیٰ، ولید بن مسلم، مالک، نافع، ابن عمر کہتے ہیں کہ فرمان نبوی ہے اللہ تعالیٰ نے میری امت کے خطا اور نسیان کو معاف کر دیا ہے۔[۱]

۹۰۲۴ابوبکر محمد بن احمد بن عبدالوہاب مقری، ابوبکر بن راشد، عبداللہ بن ابی رومان، ابن وہب، مالک، نافع، ابن عمر کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مشکوک چیزوں کو غیر مشکوک چیزوں کی طرف چھوڑ دو۔[۲]

۹۰۲۵قاضی ابواحمد بن احمد بن عمر کشی، ابراہیم بن یوسف بلخی، مالک، نافع، ابن عمر کہتے کہ فرمان رسول ہے ہر نشہ آور شئے حرام ہے اور ہر نشہ آور شراب ہے[۳]

۹۰۲۶سلیمان بن احمد، محمد بن نوح بن حرب عسکری، مہاجر بن ابراہیم، عبدالوہاب بن نافع، مالک ابن عمر کا قول ہے کہ حضور ﷺ نے ابو ذر سے فرمایا: اے ابوذر دنیا مؤمن کے لئے قید خانہ قبر اس کے لئے جائے امن اور جنت اس کا مستقر ہے۔ اے ابوذر دنیا کافر کے لئے جنت، قبر اس کے لئے عذاب اور دوزخ اس کا مستقر ہے اے ابوذر مؤمن دنیا کی ذلت پر جزع فزع نہیں کرتا اور اس کی عزت پر خوش نہیں ہوتا۔[۴]

۹۰۲۷عبداللہ بن محمد بن عثمان واسطی، علی بن ابراہیم بن ہیثم، علی بن حسین بن خواص، عبداللہ بن ابراہیم بن ہیثم غفاری، مالک بن انس نافع، ابن عمر فرماتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے اپنے بھائی کی حاجت پوری کرنے والے کے میزان کے پاس میں کھڑا ہوں گا اگر اس کی نیکیوں کا ترازو غالب ہوگا تو فبہا ورنہ میں اس کی سفارش کروں گا۔[۵]

۹۰۲۸ابونصر محمد بن احمد نیساپوری، محمد بن مسیّب ارغیانی، اسحاق بن وہب، عبداللہ بن وہب، مالک، نافع، ابن عمر کہتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے سنا کیا میں تمہیں اپنی امت کے اشرف شخص کے بارے میں باخبر کروں صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ضرور کیجئے آپ ﷺ نے فرمایا جس کی عمر میں برکت کی گئی اس نے اعمال صالحہ کئے اور لوگوں کو نقصان کے بجائے اس سے فائدہ پہنچا ہو وہ شخص میری امت کا اشرف انسان ہے اور جس نے طویل عمر پائی لیکن اس میں اس نے گناہ کئے اور لوگوں کو فائدہ کے بجائے اس سے نقصان پہنچا تو وہ میری امت کا بدترین انسان ہے۔

۹۰۲۹محمد بن عمر بن سلام حافظ، محمد بن علی بن اسماعیل مروزی، محمد بن اسلم، صخر بن محمد، مالک، نافع، ابن عمر کہتے ہیں کہ فرمان نبوی ہے جس نے کسی شئے پر قسم کھائی اس کے بعد اس سے بہتر بات معلوم ہوئی تو اسے کر لے اور اس پر اللہ سے استغفار کرے۔[۶]

۹۰۳۰ابوالحسن علی بن احمد بن علی بن احمد بن عبداللہ مقدسی، محمد بن عبداللہ بن عامر، قتیبہ بن سعید، مالک، نافع، سالم، ابن عمر کہتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے جب تم جنت کے باغوں کے نزدیک سے گزرو تو ان میں چرو صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یارسول اللہ جنت کے باغات

۱۔ سنن ابن ماجة ۲۰۴۵. ونصب الراية ۲/۶۴. ۶۵. وكشف الخفا ۱/۵۲۲.

۲۔ كتاب الأشربة باب ۴۸. والمستدرك ۲/۱۳. ۴/۹۹. ومسند الامام أحمد ۱/۲۰۰، ۳/۱۱۲. ۱۵۳. والسنن الكبرى للبيهقي ۵/۳۳۵. وصحيح ابن حبان ۵۱۲. والمعجم الكبير للطبراني ۳/۷۵. والصغير ۱/۱۰۲. وكشف الخفا ۱/۴۸۹. والدر المنتثرة للسيوطي ۸۴.

۳۔ صحيح البخاري ۵/۲۰۵. ۸/۳۶. وصحيح مسلم، كتاب الأشربة باب ۷. وفتح الباري ۸/۶۲. ۱۰/۳۴. ۴۲. ۴۵. ۲۴. ۱۳/۱۶۲.

۴۔ اتحاف السادة المتقين ۸/۸۰. ۱۰/۲۳۰.

۵۔ لاحاديث الضعيفة ۷۵۱. والدر المنثور ۳/۷.

۶۔ صحيح مسلم، كتاب الايمان ۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴. وفتح الباري ۱۱/۶۱۴،۶۱۴.

سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا اس سے مراد ذکر کے حلقے ہیں۔

۹۰۳۱ احمد بن عبید اللہ بن محمود، محمد بن عمران بن جنید، ابو احمد شعیب بن محمد ہمدانی، سلیمان بن عیسٰی، مالک، ابو سہیل بن مالک ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: تم اپنے مردوں کو نیک لوگوں کے درمیان دفن کرو کیونکہ برے ہمسایہ سے میت کو تکلیف پہنچتی ہے جس طرح زندگی میں برے ہمسایہ سے تکلیف پہنچتی ہے۔[۱]

۹۰۳۲ ابو بکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، اسحاق بن عیسٰی بن طباع، مصور بن سلمہ خزاعی، مالک، ہشام بن عروہ، عائشہ کہتی ہیں کہ آپ ﷺ کو تین سفید کپڑوں میں کفن دیا گیا جن میں عمامہ اور قمیص نہیں تھے۔

۹۰۳۳ ابو بکر محمد بن اسحاق قاضی اہوازی، احمد بن ابی صلایہ، اسماعیل بن ابی اویس، مالک، ہشام بن عروہ، عائشہ فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ سے افضل غلام کے بارے میں سوال کیا گیا آپ ﷺ نے فرمایا قیمت کے اعتبار سے گراں اور آقا کے نزدیک شریف شمار ہونے والا غلام افضل ہے۔[۲]

۹۰۳۴ محمد بن اسحاق اہوازی، احمد بن ابی صلایہ، سلیمان بن احمد، علی بن سعید رازی، عبد العزیز بن یحیٰی، مالک، یحیٰی بن سعید انصاری، انس بن مالک کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں بہترین انصاری گھروں کے بارے میں مطلع کروں؟ بنو نجار، بنو عبد الاشہل، بنو الحارث بن خزرج بنو ساعدہ کے گھر انصار کے بہترین گھر ہیں۔[۳]

۹۰۳۵ ابو زید محمد بن جعفر بن علی منقری، علی بن عباس بجلی، جعفر بن محمد بن حسین زہری، عبد الملک بن یزید، مالک بن انس، یحیٰی بن سعید، سعید بن میتب، عمر بن خطاب کہتے ہیں کہ فرمان رسول ہے لذت کو توڑنے والی چیز یعنی موت کو کثرت سے یاد کرو۔[۴]

۹۰۳۶ محمد بن مظفر، جعفر بن صقر بن صلت، محمد بن کامل ابو عبد اللہ، یحیٰی بن بکیر، مالک، یحیٰی بن سعید، سعید بن میتب، عبد اللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ ہمارے اسلام اور معاتبہ کے درمیان چار ماہ کی مدت حد فاصل تھی حتیٰ کہ قرآن کی یہ آیت نازل ہوئی (ترجمہ) کیا ابھی تک مؤمنوں کے لئے اس کا وقت نہیں آیا کہ خدا کی یاد کرنے کے وقت اور قرآن جو خدائے برحق کی طرف سے نازل ہوا ہے اس کے سننے کے وقت ان کے دل نرم ہو جائیں (از حدید ۱۶)۔

۹۰۳۷ عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد سلیمان بن احمد، اسحاق بن ابراہیم، عبد الرزاق، مالک، یزید بن عبد اللہ بن قسیط محمد بن عبد الرحمٰن بن ثوبان، عائشہ کہتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا مردار کی کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے۔

۹۰۳۸ شافع بن محمد بن ابی عوانہ، احمد بن محمد بن یزید الزعفرانی، روح بن فرج، عبد الرحمٰن بن ہانی، مالک، یعلی، عطاء، عمرو بن الرشید کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ایک مجزوم قوم کو دیکھ کر فرمایا ان لوگوں کو اللہ سے عافیت طلب کرنی چاہیے۔[۵]

۱۔ کشف الخفا ۱/۷۴. والاحادیث الضعیفة ۵۶۳. ۶۱۳. وکنز العمال ۴۲۲۳۷۱.

۲۔ صحیح البخاری ۱۸۸/۳. ومسند الامام أحمد ۱۷۱/۵. ۲۶۵. والسنن الکبری للبیهقی ۲۷۳/۶. ۲۷۲/۹. ۲۷۳/۱۰. والمعجم الکبیر للطبرانی ۲۵۹/۸. وصحیح ابن خزیمة ۲۹۱۰. وفتح الباری ۱۴۸/۵.

۳۔ صحیح البخاری ۱۵۵/۲. ۶۸/۷. وسنن الترمذی ۳۹۱۰. ومسند الامام أحمد ۲۶۷/۲، ۱۰۵/۳، ۲۰۲، ۴۲۵/۵. وفتح الباری ۱۱۶/۷. ۴۳۹/۹.

۴۔ الزهد للامام أحمد ۱۷. ومجمع الزوائد ۳۸۰/۱۰. وکشف الخفا ۱۸۸/۱. وتلخیص الحبیر ۱۰۱/۲.

۵۔ مجمع الزوائد ۱۴۷/۱۰.

۳۸۷ سفیان ثوری ا

آپ متقی اور اپنے زمانہ کے امام تھے۔ آپ کے ملفوظات اور نکات سے استفادہ کیا۔

۹۰۳۹ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق السراج، ابوقدامہ عبیداللہ بن سعید، عبدالرحمن بن مہدی کا قول ہے تمام لوگوں میں میرے نزدیک امام کا درجہ چار افراد کو حاصل ہے (۱) مالک بن انس (۲) حماد بن زید (۳) سفیان بن سعید (۴) ابن المبارک۔

۹۰۴۰ سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عمرو بن محمد الناقد، ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، محمد بن عبدالملک بن زنجویہ ابوبکر بن خلف، یعقوب بن اسحاق حضرمی، شعبہ کہتے ہیں کہ سفیان ثوری امام الحدیث تھے۔

۹۰۴۱ عبداللہ بن یحییٰ، عبداللہ بن یحییٰ الطلحی، حسن بن حناش، ابوسعید اشج، ابواسامہ کہتے ہیں کہ میں سفیان ثوری کی وفات کے وقت بصرہ میں تھا سفیان ثوری کی وفات والی شب کی صبح یزید بن ابراہیم سے میری ملاقات ہوئی انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ گزشتہ شب مجھے خواب میں ایک شخص نے امیر المؤمنین کی وفات کی خبر دی۔

۹۰۴۲ محمد بن علی، عبداللہ بن بغوی، محمد بن عبدالملک بن زنجویہ، عبدالرزاق، سفیان بن عیینہ کا قول ہے اصحاب رسول کے تین افراد اپنے اپنے زمانہ میں لوگوں کے امام تھے (۱) ابن عباس (۲) شعبی (۳) سفیان ثوری۔

۹۰۴۳ احمد بن اسحاق، ابوبکر بن عاصم، سلیمان بن احمد، محمد بن عبید آدم، ابوعمیر رملی ضمرہ، سلیمان، ایوب بن سوید کہتے ہیں کہ مثنیٰ بن صباح نے سفیان ثوری کا تذکرہ کر کے فرمایا وہ اس امت کے عالم و عابد تھے۔

۹۰۴۴ احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، سلیمان بن احمد، محمد بن عبیداللہ حضرمی، حسن بن علی حلوانی، محمد بن عبید طنافسی، فرماتے ہیں کہ سفیان ثوری مفتی اور لوگوں کے تمام مسائل کا حل تھے۔

۹۰۴۵ ابوبکر طلحی، حسن بن حباش، یحییٰ بن احمد ایلی، احمد بن ابراہیم، بشر بن حارث کہتے ہیں کہ سفیان ثوری امام الناس تھے۔

۹۰۴۶ ابراہیم بن عبداللہ محمد بن اسحاق، ابوہمام سکونی، مبارک بن سعید، کہتے ہیں کہ ہمارے سامنے عاصم بن ابنۃ النجود حل مسائل کے لئے سفیان کے پاس آتے تو ان سے فرماتے! اے سفیان آپ ہمارے پاس صغر کی حالت میں آتے تھے اور ہم آپ کے پاس کبر کی حالت میں آتے ہیں۔

۹۰۴۷ قاضی ابواحمد، ابومحمد بن سفیان، ابراہیم بن عبداللہ بن محمد بن حسین، حسن بن منصور علی طنافسی، سہل یوسف بن اسباط کا قول ہے کہ سفیان ثوری کی وفات کے بعد برے لوگوں کو از راہ طعن کہا جائے گا کیا تم میں سفیان ثوری جیسا اللہ کا ولی نہیں گزرا۔

۹۰۴۸ سلیمان بن احمد، ابوزرعہ دمشقی، احمد بن یونس کہتے ہیں کہ میں نے زائدہ کو کہتے سنا کہ سفیان ثوری سب سے بڑے فقیہ تھے۔

۹۰۴۹ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، ابوہمام سکونی، محمد بن عبدالعزیز بن ابی رزمہ، علی بن حسن بن شقیق کہتے ہیں کہ میں نے ابن المبارک کو کہتے سنا میرے علم میں روئے زمین پر سفیان ثوری سے بڑا عالم کوئی نہیں ہے۔

۹۰۵۰ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، محمد بن سہل بن عسکر، عبدالرزاق کہتے ہیں کہ میں نے اوزاعی کو کہتے سنا اگر مجھ سے سوال کیا جائے کہ اس وقت سب سے بڑا قرآن وسنت کا متبع کون ہے تو میں اس کے جواب میں سفیان ثوری کا نام پیش کروں گا۔

۹۰۵۱ سلیمان بن احمد، زکریا ساجی، محمد بن زنبور، فضیل بن عیاض کہتے ہیں کہ سفیان ثوری سب سے بڑے عالم تھے۔

ا۔ طبقات ابن سعد ۶/ ۳۷۱. والتاریخ الکبیر ۴/ت ۲۰۷۷. الجرح ۴/ت ۹۷۲. وتاریخ بغداد ۹/ ۱۵۱. وتہذیب الکمال ۲۴۰۷.

۹۰۵۲سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن عبداللہ مخزومی، ابوداؤد، شعبہ، سعید بن مسروق کہتے ہیں کہ ان سے کسی نے سفیان ثوری کی شخصیت کے بابت سوال کیا تو انہوں نے جواب میں فرمایا سفیان ثوری اپنے وقت کے فقیہ تھے۔

۹۰۵۳محمد بن علی، مفضل بن محمد جندی، ابراہیم بن محمد الشافعی کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن مبارک سے سوال کیا کہ آپ کی نظر میں سفیان ثوری کا کوئی ہمسر ہے فرمایا کہ نہیں۔

۹۰۵۴احمد بن جعفر، احمد بن علی ابار، عباس بن صالح، اسود بن سالم، ابوبکر بن عیاش کا قول ہے جب کوئی سفیان ثوری کے واسطہ سے حدیث بیان کرتا ہے تو مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ گویا میری آنکھ میں تیر آکر لگا ہے۔

۹۰۵۵احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، حسن بن علی، اسود بن سالم، ابوبکر بن عیاش کہتے ہیں کہ سفیان ثوری کی صحبت اختیار کرنے سے انسان بڑا باعظمت بن جاتا ہے۔

۹۰۵۶احمد بن جعفر بن سلم، احمد بن علی ابار، احمد دورقی، بشر بن حارث، عبدالرحمٰن بن مہدی، یحییٰ قطان کہتے ہیں کہ مجھ سے عبداللہ بن مبارک نے فرمایا سفیان ثوری سے ملاقات کے وقت مسائل کے بارے میں ان سے خوب سوال کرو۔

۹۰۵۷احمد بن اسحاق، ابوالعباس حمال، حسن بن ہارون نیشاپوری کہتے ہیں کہ میں نے ابن المبارک کو کہتے سنا کہ سفیان ثوری کی مجالس مجھے بہت اچھی لگتی ہیں میں نے بیک وقت انہیں تقویٰ نماز اور فقہ کے ساتھ متصف پایا لیکن سفیان کے علاوہ دیگر مجالس کا یہ حال نہیں تھا۔

۹۰۵۸محمد بن علی، ابوالطیب احمد بن عبداللہ انطاکی، عمرو بن اسحاق بن ابراہیم بن علاء، ولید بن عتبہ مؤمل کہتے ہیں کہ میں نے سفیان ثوری سے بڑا عالم باعمل نہیں دیکھا۔

۹۰۵۹احمد بن اسحاق، ابوعمیر، ایوب بن سوید کہتے ہیں کہ ہم نے سفیان ثوری کے پاس ہر مسئلہ کو مدلل پایا۔

۹۰۶۰سلیمان بن احمد، حسین بن اسحاق تستری، محمود بن غیلان، عبدالرزاق کہتے ہیں کہ میں ایک روز ابوحنیفہ کے ساتھ خانہ کعبہ کے سامنے بیٹھا تھا ایک شخص نے امام ابوحنیفہ سے کہا کیا سفیان کا صفا پر تلبیہ کہنا قابل تعجب نہیں؟ امام ابوحنیفہ نے فرمایا تو بھی جاکر ان کی اقتدا کر کیوں کہ ان کے پاس ضرور اس کی دلیل ہوگی۔

۹۰۶۱احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، یوسف صفار کہتے ہیں کہ میں نے ابواسامہ کو کہتے سنا سفیان ثوری دلیل کا درجہ رکھتے تھے۔

۹۰۶۲سلیمان بن احمد، محمد بن صالح بن ولید سوسی، محمد بن یحییٰ ازدی کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن داؤد خریبی کو کہتے سنا میں نے سفیان ثوری سے افضل محدث نہیں دیکھا۔

۹۰۶۳ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، ابوالاحوص کہتے ہیں کہ احمد بن یونس کو میں نے کہتے سنا میں نے سفیان ثوری سے بڑا عالم متقی فقیہ اور زاہد نہیں دیکھا۔

۹۰۶۴ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، ابوقدامہ، یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ سفیان عن الاعمش کا طریق سب سے زیادہ پسند ہے۔

۹۰۶۵ابراہیم، محمد، ابن ابی رزمہ کہتے ہیں کہ میں نے ابواسامہ کو کہتے سنا جو شخص تجھ سے کہے کہ اس نے سفیان کی مانند کسی کو دیکھا ہے تو اس کی تصدیق مت کر۔

۹۰۶۶ابراہیم، محمد، حسن بن صباح بزاز، عبدالرحمٰن بن ابی نعیم، عبدالرحمٰن بن مہدی کہتے ہیں کہ میں نے مالک سے بڑا عاقل اور سفیان سے بڑا عالم نہیں دیکھا۔

۹۰۶۷ابوبکر طلحی، محمد بن محمد بن فورک اصبہانی، عبیداللہ، محمد بن یحییٰ، سہل بن عاصم کہتے ہیں کہ ثابت نے ثوری کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا اے ابوعبداللہ! اے زین الفقہا! اے سید العلماء! اے قریر العیون آپ کی وفات پر لوگوں کی آنکھیں پرنم ہیں' نیز فرمایا عمر بن خطاب کی

موت ان کے قرن کے لوگوں کے لئے ایک بہت بڑا حادثہ تھا اور آپ کی وفات ہمارے لئے بہت بڑا حادثہ ہے۔

۹۰۶۸ سہل بن عاصم، عبدالکبیر بن معافی بن عمران کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو کہتے سنا اللہ نے سفیان ثوری کے ذریعہ اہل اسلام پر ایک بہت بڑا احسان فرمایا۔

۹۰۶۹ احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، ابوبکر بن خلاد کہتے ہیں کہ یحییٰ بن سعید سے سفیان وشعبہ کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا صرف محبت کا مسئلہ نہیں ہے، اگر صرف محبت کا مسئلہ ہوتا تو ہم شعبہ کو سفیان پر ترجیح دیتے اصل بات یہ ہے کہ سفیان کا رجوع کتاب اللہ کی طرف تھا نہ کہ شعبہ کا نیز حافظہ کے اعتبار سے سفیان شعبہ پر مقدم تھے، ہم نے بارہا دیکھا کہ دونوں کے درمیان کسی مسئلہ میں نزاع کی صورت میں سفیان کا قول اقرب الصواب ہوتا تھا۔

۹۰۷۰ سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل اپنے والد کا قول نقل کرتے ہیں کہ یحییٰ بن سعید سفیان ثوری پر کسی کو ترجیح نہیں دیتے تھے۔

۹۰۷۱ احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، ابونشیط، ہیثم بن جمیل، شریک کا قول ہے زمین پر ہر وقت اولیاء اللہ میں سے کوئی نہ کوئی ولی ضرور موجود ہوتا ہے اور سفیان ثوری بھی انہی میں سے ہیں۔

۹۰۷۲ احمد بن جعفر بن سلم، احمد بن علی ابار، یحییٰ بن ایوب، ابوثنیٰ کہتے ہیں کہ میں نے مرو میں لوگوں سے سفیان ثوری کی آمد کے بارے میں سنا میں بھی ان کی زیارت کے لئے حاضر ہوا اس وقت وہ بالکل نوجوان تھے۔

۹۰۷۳ سلیمان بن احمد، یحییٰ بن عبدالباقی، ابوعمیر، ضمرہ ابن شوذب کہتے ہیں کہ میں نے ایوب سختیانی کو کہتے سنا ہمارے پاس کوفہ سے سفیان ثوری سے افضل کوئی نہیں آیا۔

۹۰۷۴ سلیمان، عبدان بن محمد مروزی، اسحاق بن راہویہ کہتے ہیں کہ عبدالرحمن بن مہدی نے سفیان، شعبہ، مالک اور ابن المبارک کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا ان میں سے سفیان سب سے بڑے عالم تھے نیز یحییٰ بن سعید کا قول ہے سفیان اسماء الرجال کی شناخت کے بارے میں بہت ماہر تھے۔

۹۰۷۵ عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن زکریا، سلمہ بن شبیب، سہل بن عاصم، سلیمان الخواص، عثمان بن زائدہ کا قول ہے میں نے سفیان کا ہمسر نہیں دیکھا وہ میرے مقتدیٰ تھے ان کی وفات پر ہماری آنکھیں اشکبار ہیں۔

۹۰۷۶ ابی، احمد بن محمد بن حسن، سلیمان بن عبدالجبار، ابوعاصم ثوری کا قول ہے ہمارے زمانہ میں لوگ عابد بننے کے بعد طلب حدیث کے لئے جایا کرتے تھے۔

۹۰۷۷ احمد بن عبیداللہ، عبداللہ بن وہب، ابوامیہ محمد بن ابراہیم، ابوعاصم، سفیان ثوری کا قول ہے ہمارے قرن کے لوگ عبادت وادب کی مشق کرنے کے بعد حدیث حاصل کرتے تھے۔

۹۰۷۸ ابوبکر محمد بن احمد بن یعقوب، ابوبکر بن ابی عاصم، حسن بن علی، ابوعاصم، سفیان ثوری کا قول ہے ہمارے زمانہ میں خوب عبادات الٰہی کرنے کے بعد حصول حدیث کا رواج تھا۔

۹۰۷۹ عبداللہ بن محمد، احمد بن خطاب، احمد بن اسحاق، ابوبکر بن عاصم، ہدیہ بن عبدالوہاب، محمد بن عبید طنافسی، سفیان ثوری کا قول ہے اے لوگو علم کو اپنے سے مزین کرنے کے بجائے اپنے کو علم سے مزین کرو۔

۹۰۸۰ سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، یحییٰ بن یمان، سفیان ثوری کہتے ہیں کہ اعمال سیئہ مرض کے مانند ہیں اور علماء اس کے معالج کے مانند ہیں جب علماء غلط ہوں گے تو پھر مرض کیسے دور ہوگا۔

۹۰۸۱ عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن عباس بن ایوب، حسن بن عبدالرحمن بن ابی عباد، سلیمان بن احمد، محمد بن عبداللہ حضرمی، احمد بن راشد

بجلی، یحییٰ بن یمان، سفیان کا قول ہے علم دین کا طبیب ہے اور درہم دین کی بیماری ہے جب طبیب خود بیمار ہو جائے گا تو وہ دوسروں کا علاج کیسے کرے گا۔

۹۰۸۲ قاضی ابواحمد محمد بن احمد، احمد بن جعفر، محمد بن سہل بن عامر بجلی، عبداللہ بن مبارک، سفیان ثوری کا قول ہے انسان عبادت میں خوف الٰہی کے بقدر ہی ترقی کر سکتا ہے۔

۹۰۸۳ قاضی ابواحمد محمد بن احمد، محمد بن ایوب، نصر بن علی، عبداللہ بن داؤد، سفیان کا قول ہے حصول علم کا مقصد تقویٰ حاصل کرنا ہے اسی وجہ سے یہ تمام اشیاء سے افضل ہے۔

۹۰۸۴ ابومحمد بن حیان، حسن بن عبدالجبار، محمد بن قدامہ، بشر بن حارث، عبداللہ بن داؤد کہتے ہیں کہ سفیان کا قول ہے علم کے ذریعہ خوف الٰہی کے پیدا ہونے کی وجہ سے تمام اشیاء پر اسے فضیلت حاصل ہے۔

۹۰۸۵ احمد بن عبیداللہ بن محمود، عبداللہ بن وہبؒ ابوصالح عمرو بن خلف ختمی، ضمرہ بن ربیعہ، سفیان ثوری کا قول ہے مشہور کہاوت ہے کہ حسنِ ادب اللہ کے غصہ کو ٹھنڈا کرنے کا سبب بنتا ہے۔

۹۰۸۶ ابوبکر طلحی، عبید بن صبیح، محمد بن عثمان، عبدالرحمٰن ابومسلم، مستملی، سفیانؒ ابونصر احمد بن حسین مروانی، محمد بن محمد بن شاذان، محمد بن یزید، قبیصہ، سفیان ثوری کا قول ہے اے لوگو اس علم کو حاصل کرو اسی پر اکتفا کرو اور اسے ہنسنے سے خلط ملط مت کرو ورنہ تمہارے قلوب سخت ہو جائیں گے۔

۹۰۸۷ سلیمان بن احمد، احمد بن علی ابار، ابوہشام رفاعی، مزاحم بن زفر، ابوبکر بن عیاش، سفیان کا قول ہے اول علم حاصل کرو اس کے بعد اسے یاد کرو پھر اس پر عمل کرو آخر میں اس کی اشاعت کرو ابوبکر فرمایا کرتے تھے سفیان نے کتنے خوبصورت جملے ارشاد فرمائے۔

۹۰۸۸ ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نیساپوری، محمد بن مسیبؒ عباد بن ولید عنبریؒ مہدی ابوعبداللہ، سفیان کا قول ہے اولاً علم کے لئے خاموشی اختیار کرو، ثانیاً اس کا سماع کرو، ثالثاً اسے یاد کرو، رابعاً اس کی نشر و اشاعت کرو۔

۹۰۸۹ ابواحمد غطریفی، قاسم بن یحییٰ بن نصر، غراب، ابوعاصم کہتے ہیں کہ میں نے ثوری کو کہتے سنا بلاضرورت حدیث بیان کرنے والا ذلیل ہوتا ہے۔

۹۰۹۰ سلیمان بن احمد، علی بن احمد بن نضر، عثمان بن ابی شیبہ وکیع بن جراح، سفیان ثوری کا قول ہے فرائض کے بعد طلب علم سے افضل کوئی شئے نہیں ہے۔

۹۰۹۱ سلیمان بن احمد، بہلول بن اسحاق بن بہلول، ابی، اسحاق بن عیسیٰ طباع، مسکین بن بکیر حرانی، سفیان ثوری کا قول ہے میں ہمیشہ طالب علم بن کر رہا ہوں۔

۹۰۹۲ سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبداللہ بن سعید کندی، یحییٰ بن یمان، کہتے ہیں کہ سفیاں ثوری کا قول ہے حدیث سونے چاندی سے زیادہ قیمتی شئے ہے اس کی حقیقت کا ادراک غیر ممکن ہے اور حدیث کا فتنہ سونے چاندی کے فتنہ سے زیادہ سخت ہے۔

۹۰۹۳ ابوالحسن احمد بن محمد بن مقسم، محمد بن اسماعیل بن بندار، ابوسعید اشج، یحییٰ بن یمان کہتے ہیں کہ میں نے سفیان کو کہتے سنا حدیث کا فتنہ سونے چاندی کے فتنہ سے زیادہ سخت ہے۔

۹۰۹۴ سلیمان بن احمد علی بن احمد بن نضر، یزید بن عبدالرحمٰن بن مصعب، اپنے والد کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں کہ علم کی زیادتی سے انسان کی ذمہ داریوں میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

۹۰۹۵ قاضی ابواحمد، محمد بن احمد بن نضر، سلیمان بن احمدؒ علی بن احمد بن نضر، یزید بن عبدالرحمٰن بن مصعب اپنے والد کے حوالہ سے سفیان

ثوری کا قول نقل کرتے ہیں کہ عالم نہ ہونے کی صورت میں میری ذمہ داری بہت کم ہوتی۔

۹۰۹۶ قاضی ابو احمد، محمد بن اسحاق، محمد ابن علی، حسن بن احمد بن قیل، محمد بن سلیمان لوین، ابوالاحوص کہتے ہیں کہ میں نے سفیان ثوری کو کہتے سنا اگر اس علم کی وجہ سے آخرت میں میری نجات ہو جائے تو یہی میرے لئے کافی ہے مجھے اس کے علاوہ کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے۔

۹۰۹۷ محمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، ابوعمیر رملی، ضمرہ کہتے ہیں کہ سفیان ثوری کو میں نے کہتے سنا کاش اس علم حدیث کی وجہ سے آخرت میں میری نجات ہو جائے۔

۹۰۹۸ قاضی ابواحمد عبدالرحمٰن بن حسن، احمد بن سنان، عبدالرحمٰن بن مہدی کہتے ہیں کہ سفیان ثوری نے ہم سے احادیث بیان کرتے ہوئے فرمایا دن میں بھی کچھ اعمال صالحہ کئے جاتے ہیں۔

۹۰۹۹ قاضی ابواحمد، محمد بن ابراہیم، عبداللہ بن محمد بغوی، شریح بن یونس، محمد بن حمید، سفیان کا قول ہے جس کا چہرہ اچھا نہیں اس کا عمل بھی اچھا نہیں۔

۹۱۰۰ احمد بن جعفر بن سلم، احمد بن علی ابار، شریح بن یونس، یحییٰ بن یمان کہتے ہیں کہ میں نے سفیان کی زبان سے کبھی بھی علم اور اہل علم کی برائی نہیں سنی۔

۹۱۰۲ احمد بن جعفر بن سلم، احمد بن علی بن ابار، علی بن خشرم، عیسیٰ بن یونس کا قول ہے، سفیان وفات سے ہلکے ہو گئے کیونکہ ان کی قمیض ایک بیگ کی مانند تھی جو کتب سے ہر وقت بھری ہوتی تھی۔

۹۱۰۳ احمد بن جعفر، احمد بن علی ابار، ابراہیم بن سعید، ابواسامہ، کہتے ہیں کہ سفیان کا قول ہے علم حدیث موت کی تیاری نہیں ہے۔

۹۱۰۴ ابوبکر احمد بن محمد بن یحییٰ ضریر مقری، عبداللہ بن عباس طیالسی، ابوبکر بن ابی نضر، ابوامامہ کہتے ہیں کہ میں نے سفیان ثوری کو کہتے سنا طلب حدیث موت کی تیاری نہیں ہے یہ تو صرف انسان کی مشغولیت کا سامان ہے۔

۹۱۰۵ محمد بن علی، سلامہ بن محمود عسقلانی، محمد بن حفص، یحییٰ بن سلام، کہتے ہیں کہ سفیان نے ہم سے فرمایا اگر علم میں شیطان کا حصہ نہ ہوتا تو تم کبھی بھی اس پر ازدہام نہ کرتے۔

۹۱۰۶ محمد بن علی، مکحول بیروتی، احمد بن فرج، بقیہ، خالد بن عبدالرحمٰن، سفیان کا قول ہے علم حدیث خوب حاصل کرو کیونکہ یہ مسلمانوں کے لئے ہتھیار ہے۔

۹۱۰۷ محمد بن علی، عبدالرحمٰن بن حسن لواق، ابراہیم بن ابی داؤد، سعید بن اسد، حماد بن دلیل کہتے ہیں کہ ہم بوسیدہ لباس میں سفیان کے درس حدیث میں شریک ہوتے تھے۔

۹۱۰۸ محمد بن ابراہیم، محمد بن برکہ، یوسف بن سعید بن مسلم، قبیصہ کا قول ہے سفیان ثوری کے درس میں اغنیاء سب سے زیادہ ذلیل اور فقراء سب سے زیادہ عزت مند ہوتے تھے۔

۹۱۰۹ محمد بن حسن بن قتیبہ، احمد بن زید خزاز، زید بن ورقاء کہتے ہیں کہ سفیان ثوری اصحاب حدیث سے فرمایا کرتے تھے اے ضعفاء کی جماعت آگے بڑھو۔

۹۱۱۰ محمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، ابوعمیر رملی، خطاب بن ایوب، سفیان کا قول ہے اے اصحاب حدیث آگے بڑھو۔

۹۱۱۱ احمد بن عبیداللہ بن محمود، عبداللہ بن وہب، محمد بن علی، ابوعروبہ، ابراہیم بن سعید جوہری، زید بن حباب کہتے ہیں کہ سفیان ثوری سے ایک شیخ نے حدیث کے بابت سوال کیا سفیان نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا شیخ نے ناراض ہو کر رونا شروع کر دیا سفیان نے کھڑے ہو

کر فرمایا اے شیخ جو علم میں نے چالیس سال میں حاصل کیا ہے اسے آپ ایک دن میں حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

۹۱۱۲ احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، حسن بن علی، خلف بن تمیم، کہتے ہیں کہ سفیان ثوری نے مکہ میں ایک بڑے اجتماع میں فرمایا لوگ میری طرف محتاج ہونے کے وقت سے ہلاک ہوگئے۔

۹۱۱۳ احمد بن اسحاق، علی بن محمد بن ابان، ابراہیم بن ایوب واسطی، جعفر بن یحییٰ، ابومنصور کہتے ہیں کہ مجھ سے سفیان ثوری نے فرمایا تم علم حاصل کرنے کے بعد کیا کرو گے میری تمنا ہے کہ تم اس کے آغاز کی طرح اس کی انتہا کرو۔

۹۱۱۴ ابوحسین محمد بن محمد بن زید جرجانی، احمد بن محمد بن عیسیٰ، حیدرۃ بن عبید، سفیان کا قول ہے جب تم کسی شیخ کو علم سے عاری پاؤ تو اسے کہو "لاجزاک اللہ عن الاسلام خیراً"۔

۹۱۱۵ محمد بن عمر بن سلم، عبداللہ بن بشر بن صالح بن زید بن اخرم، عبداللہ بن داؤد، سفیان ثوری کا قول ہے والدین پر لازم ہے کہ وہ اپنی اولاد کو طلب علم حدیث پر مجبور کریں کیونکہ آخرت میں ان سے اس کا سوال کیا جائے گا۔

۹۱۱۶ محمد بن عمر، عبداللہ بن بشر، ثوری کا قول ہے علم حدیث حصول عزت کا ذریعہ ہے جس کی نیت اس سے حصول دنیا ہوا سے دنیا حاصل ہو جائیگی اور جس کی نیت اس سے حصول آخرت ہے اسے آخرت حاصل ہو جائے گی۔

۹۱۱۷ ابومحمد بن حیان، علی بن سعید، زید بن اخرم، عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے سفیان کو کہتے سنا لوگوں کے لئے علم حدیث سب سے زیادہ نفع بخش ہے۔

۹۱۱۸ محمد بن ابراہیم، ابوعروبہ حرانی، احمد بن سلیمان، ابوداؤد سفیان کا قول ہے مجھے علم حدیث کے بارے میں اپنے دخول دوزخ کے سبب بننے کا سب سے زیادہ خطرہ ہے۔

۹۱۱۹ محمد بن ابراہیم، بکر بن محمد بن زید صوفی، ابراہیم بن سعید، توبہ، ابوخالد احمد، سفیان کا قول ہے میری خواہش ہے کہ قاری قرآن کے پاس کھڑے ہوکر صرف اس کی تلاوت سنتا رہوں۔

۹۱۲۰ ابراہیم بن احمد، بزوری مقری، جعفر بن ماہویہ، سعید بن سندی، حرانی، یعقوب بن کعب، یحییٰ بن یمان، سفیان کا قول ہے اگر اصحاب حدیث میرے پاس نہ آتے تو میں خود ان کے گھروں میں جاتا۔

۹۱۲۱ سلیمان بن احمد، ہیثم بن خلف، . قاضی ابواحمد بن علی بن جارود، ہارون بن اسحاق، محمد بن عبدالوہاب سفیان کا قول ہے اگر مجھے کسی کے بارے میں خالصۃً لوجہ اللہ تعالیٰ حصول حدیث کا علم ہوتا تو میں خود حدیث بیان کرنے کے لئے اس کے گھر جاتا۔

۹۱۲۲ ابراہیم بن عبداللہ محمد بن اسحاق، محمد بن رافع، زید بن حباب کہتے ہیں کہ میں نے متعدد بار سفیان ثوری سے گزشتہ قول کی مانند سنا۔

۹۱۲۳ ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن جعفر اشعری، موسیٰ بن عبدالرحمن بن مہدی اپنے والد کا قول نقل کرتے ہیں کہ مجھے سفیان ثوری کی خواب میں زیارت ہوئی تو میں نے ان سے سوال کیا کہ کس شئے کو آپ نے افضل پایا انہوں نے جواب دیا کہ میں نے حدیث کو افضل پایا۔

۹۱۲۴ علی بن سعید موصلی، ابومحمد بن حیان، جعفر فریابی، احمد بن ابی الحواری، محمد بن یوسف فریابی کہتے ہیں کہ میں نے سفیان کو کہتے سنا اگر نیت صحیح ہو تو میرے نزدیک طلب حدیث سب سے افضل ہے۔ احمد کہتے ہیں کہ میں نے فریابی سے نیت کی تعریف پوچھی تو انہوں نے فرمایا حصول علم حدیث سے رضائے الٰہی اور دار آخرت کا قصد صحیح نیت ہے۔

۹۱۲۵ احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، ابوعمیرہ، ولید بن کثیر، سلیمان بن حیان، کہتے ہیں کہ میں نے سفیان ثوری کی خدمت میں رہ کر ان سے تفسیر حدیث کے سلسلہ میں خوب استفادہ کیا ہے۔

۹۱۲۶ سلیمان بن احمد، محمد بن عبدوس بن کامل، احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، حجاج بن یوسف شاعر، عبدالرزاق کہتے ہیں کہ

میں نے حج کے موقع پر سفیان ثوری سے کسی شئے کے بابت سوال کیا تو انہوں نے فرمایا ٹھہر جاؤ تم خود اصحاب علم میں سے ہو۔

۹۱۲۷سلیمان بن احمد، محمد بن عبداللہ حضرمی، احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، حسن بن علی، ابواسامہ کہتے ہیں کہ سفیان کا قول ہے حصول علم سے ہمارا مقصد ثقات سے رخصت حاصل کرنا ہے ورنہ عزیمت تو ہر ایک کے نزدیک پسندیدہ ہے۔

۹۱۲۸احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، حسن بن علی، یحییٰ بن ایوب، ابوعیسیٰ حواری کہتے ہیں کہ سفیان ثوری کی بیت المقدس آمد کے موقع پر ابراہیم بن ادہم نے انہیں اپنے ہاں علم حدیث بیان کرنے کی دعوت دی ان سے اس کی وجہ دریافت کی گئی تو فرمایا اس سے میرا مقصد باعزت طریقہ پر ان کی میزبانی کرنا ہے چنانچہ سفیان ثوری حدیث بیان کرنے کے لئے ان کے گھر تشریف لے گئے۔

۹۱۲۹ابراہیم بن اسحاق، حسین بن علی محاضر، ثوری کا قول ہے علم حدیث کے مشغلہ سے دو رکعت نفل ادا کرنا مجھے زیادہ محبوب ہے۔

۹۱۳۰احمد ابوبکر، حسن بن علی، عیسیٰ ابن محمد، عبد السلام بن محمد، یوسف بن اسباط کہتے ہیں کہ مجھے خواب میں سفیان ثوری کی زیارت ہوئی میں نے ان سے افضل الاعمال کے بابت سوال کیا انہوں نے جواب میں فرمایا قرآنؑ میں نے حدیث کا ذکر کیا تو اس پر انہوں نے سکوت فرمایا۔

۹۱۳۱سلیمان بن احمد، معاذ بن مثنیٰ، معاذ بن اسد، فضل بن موسیٰ شیبانی، ثوری کا قول ہے اے لوگو رائے کے بجائے علم کو آثار کے ذریعہ حاصل کرو رائے کے ذریعہ بات کرنے والے سے کہو میری اور تمہاری رائے یکساں) ہے۔

۹۱۳۲ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، محمد بن عبدالعزیز بن ابی رزمہ، ابن مبارک سفیان ثوری کا قول ہے علم آثار سلف کا نام ہے

۹۱۳۳سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل محمد بن حاتم رومی علی بن ثابت جزری، سفیان ثوری کا قول ہے میں نے بلا نیت علم حاصل کیا لیکن بعد میں توفیق الٰہی کے ذریعہ مجھے نیت بھی حاصل ہوگئی۔

۹۱۳۴سلیمان بن احمد، احمد بن علی ابار، ابوعبید ابن ابی السفر عبداللہ بن محمد بن سالم قزاز، یحییٰ بن یمان کہتے ہیں کہ میں نے سفیان ثوری کو کہتے سنا کہ میں دس میں سے ایک حدیث بھی نہیں لکھوا تا یحیٰی کہتے ہیں اس کے باوجود ہم نے آپ سے ۲۰۰۰۰ بیس ہزار حدیثیں لکھی ہیں اور مجھے اشجعی نے بتایا ہے کہ انہوں نے آپ سے تیس ہزار حدیثیں لکھی ہیں۔ (سفیان رحمہ اللہ حدیث میں نقد و جرح اور احتیاط کی وجہ سے دس میں سے ایک حدیث بمشکل لکھواتے تھے اس کے باوجود ان سے کسی نے بیس ہزار اور کسی نے تیس ہزار حدیثیں نقل کی ہیں اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کے پاس کس قدر احادیث کا عظیم ذخیرہ تھا)۔

۹۱۳۵ابوبکر طلحی، حسن بن حباش وسلیمان بن احمد، احمد بن علی ابار، ابوہشام رفاعی، حفص بن غیاث، سفیان ثوری کا قول ہے جب تم کسی شخص کو مختلف فیہ مسئلہ میں عمل کرتے دیکھو تو اسے مت روکو۔

۹۱۳۶ابوبکر طلحی، حسن ابن حباش، ابوہشام رفاعی، یحییٰ بن یمان سفیان ثوری کہتے ہیں کہ مجھے ہر مسموع بات یاد ہو جاتی تھی حتیٰ کہ ایک روز میں نے غلط بات سنی تو اس کے یاد ہونے کے خوف سے میں نے اپنے کان بند کر لئے۔

۹۱۳۷سلیمان بن احمد، احمد بن علی، ابار ابوہشام رفاعی، سفیان کہتے ہیں کہ ایک روز نائی کے پاس سے گزرتے ہوئے میں نے اپنے کان بند کر لئے۔

۹۱۳۸ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، محمد بن یحییٰ محمد بن سہل بن عسکر، عبدالرزاق کہتے ہیں کہ میں نے سفیان کو کہتے سنا کبھی بھی میرے قلب نے مجھ سے خیانت نہیں کی۔

۹۱۳۹ابوبکر طلحی، ابویعلی محمد بن احمد بن عبداللہ مطلبی، محمد بن سہل بن عسکر، عبدالرزاق کہتے ہیں کہ سفیان نے ایک عرب سے کہا علم ضرور حاصل کرو ورنہ وہ تم سے نکل کر غیر کے پاس چلا جائے گا ہائے افسوس تم نے کیوں اس کو چھوڑ دیا حالانکہ وہ تو دنیا و آخرت میں عزت و

شرف کا باعث ہے۔

۹۱۴۰ ابوبکر، عبید بن محمد بن صبیح الزیات، محمد بن عثمان بن خالد واسطی، عبدالرحمٰن ابومسلم مستملی، سفیان کا قول ہے اے لوگو علم حدیث حاصل کرو اسی پر اکتفاء کرو لہو لعب سے اسے خلط ملط مت کرو ورنہ تمہارے قلوب سخت ہو جائیں گے۔

۹۱۴۱ ابوبکر طلحی، حسن بن حباش، محمد بن مسلم بن وارۃ علی بن غنام، سفیان کا قول ہے علم کی مثال اس طبیب کی مانند ہے جو صرف مرض کی جگہ پر دوائی رکھتا ہے۔

۹۱۴۲ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، احمد بن سعید دارمی، ابوعاصم نبیل، سفیاں ثوری کہتے ہیں کہ مجھے ایوب کے بارے میں حدیث کے علاوہ کسی اور چیز سے خطرہ نہیں ہے، نیز ابوعاصم کا قول ہے مجھے سفیان ثوری کے بارے میں سب سے زیادہ حدیث کا خطرہ ہے۔

۹۱۴۳ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، محمد بن سہل بن عسکر، فریابی، سفیان کا قول ہے اللہ تعالیٰ اصحاب حدیث کی حفاظت فرمائے کیونکہ آفات اور لوگوں کی زبانیں ان کی طرف جلد سرایت کرنے والی ہیں۔

۹۱۴۴ ابراہیم بن عبداللہ، محمد، محمد بن سہل ابن عسکر، محمد بن یوسف فریابی کہتے ہیں کہ سفیان ثوری عجمی اور ادنیٰ طبقہ لوگوں کے سامنے علم حدیث بیان کرنے سے اجتناب کرتے تھے جب ان سے اس کی وجہ دریافت کی گئی تو فرمایا ان کے علم میں خلط ملط کے خطرہ کی وجہ سے میں ایسا کرتا ہوں۔

۹۱۴۵ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، محمد بن مسعود، محمد بن رافع، عبدالرزاق، سفیان ثوری کا قول ہے، ہم آج بھی علم حدیث کو فضیلت کا ذریعہ سمجھتے ہیں کیونکہ روز اشیاء میں کمی کے باوجود اس میں اضافہ ہو رہا ہے کاش علم حدیث آخرت میں میری نجات کا ذریعہ بن جائے۔

۹۱۴۶ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، کہتے ہیں کہ ایک شخص نے سفیان سے کہا اگر آپ علم کی اشاعت کرتے تو لوگوں کو نفع ہوتا اور آپ کو اس پر اجر ملتا سفیان نے فرمایا خدا کی قسم اگر مجھے کسی کے بارے میں صحیح نیت کے ساتھ حصول علم کا علم ہو جائے تو میں خود اس کے گھر جا کر حدیث بیان کروں۔

۹۱۴۷ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، محمد بن رافع، عبدالرزاق کہتے ہیں کہ مجھ سے سفیان ثوری نے فرمایا مجھے خطرہ ہے کہ طلب حدیث اعمال بر سے نہ ہو کیونکہ تمام اعمال بر میں مجھے کمی نظر آ رہی ہے اور طلب حدیث میں روز افزوں اضافہ ہو رہا ہے۔

۹۱۴۸ احمد بن جعفر بن سلم، احمد بن علی ابار، احمد بن ہاشم، ضمرۃ بن ربیعہ کہتے ہیں کہ سفیان کبھی عسقلان میں حدیث بیان کرتے ہوئے فرماتے انفجرت العین انفجرت العین اور بعض مرتبہ حدیث بیان کرتے ہوئے کسی سے فرماتے علم حدیث تیرے لئے عسقلان کی ولایت سے بہتر ہے۔

۹۱۴۹ ابوبکر طلحی، حسن بن عباس، ابوہشام وکیع کہتے ہیں کہ سفیان نے ایک شخص سے حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا یہ تیرے حق میں ری کی ولایت سے بہتر ہے۔

۹۱۵۰ ابومحمد بن حیان، عبداللہ بن محمد بن عباس، سلمہ بن شبیب، عبدالرزاق کہتے ہیں کہ میں نے صنعاء یمن میں سفیان ثوری کو ایک بچہ کو حدیث کا املاء کراتے دیکھا۔

۹۱۵۱ ابومحمد بن حیان، ولی بن سعید یوسف بن یعقوب سدوسی، احمد بن یونس، سفیان کا قول ہے طلب علم فلاں عن فلاں کے بجائے خشیت الٰہی کا نام ہے۔

۹۱۵۲ ابراہیم بن عبداللہ محمد بن اسحاق، اسماعیل بن ابی الحارث، عبدالعزیز کہتے ہیں کہ سفیان کا قول ہے مشہور کہاوت ہے دنیا کی عدم حرص کی وجہ سے تم حافظ الحدیث بن جاؤ گے۔

۹۱۵۳ابراہیم بن عبداللہ محمد بن اسحاق، مثنیٰ بن یحییٰ، عبدالرزاق کہتے ہیں کہ ایک شخص نے سفیان سے کہا جیسے تم نے حدیث سنی ہے ویسے ہی من وعن ہمارے سامنے بیان کرو سفیان نے کہا خدا کی قسم یہ ناممکن ہے کیونکہ علم حدیث تو صرف معانی کا نام ہے۔

۹۱۵۴ابراہیم، محمد، محمد بن صباح، زید بن حباب، سفیان کا قول ہے اگر میں تم سے یہ کہوں کہ میں نے من وعن تمہارے سامنے اسی طرح حدیث بیان کی ہے جس طرح میں نے سماع کیا تو تم میری تصدیق مت کرنا۔

۹۱۵۵ابراہیم، محمد، ابوہمام، اشجعی، سفیان کا قول ہے کاذب انسان کی اس کے چہرہ سے ہی شناخت ہو جاتی ہے۔

۹۱۵۶عبدالمنعم بن عمر، احمد بن محمد بن زیاد، ابوعبدالرحمٰن بن درفش، احمد بن ابی الحواری، ابوسعید عبدالکریم موصلی، زید بن ابی الزرقاء کہتے ہیں کہ ایک روز ہم سفیان کے دروازہ پر نسخ حدیث میں مشغول تھے کہ سفیان نے ہمارے پاس سے گزرتے ہوئے فرمایا اے لوگو جلد از جلد اس علم کی برکت حاصل کرو کیونکہ اس دنیا میں تمہاری امید پوری نہیں ہو سکتیں۔

۹۱۵۷عبدالمنعم بن عمر، احمد بن محمد، محمد بن اسماعیل صائغ، حلوانی یحییٰ بن ایوب، ثوری کا قول ہے طلب علم کے وقت میں نے اللہ تعالیٰ سے معیشت کا سوال کرتے ہوئے کہا تھا کہ میں طلب علم کے لئے اپنے کو فارغ کرتا ہوں۔

۹۱۵۸عبدالمنعم احمد بن محمد، ابوبکر محمد بن عیسیٰ واسطی، ابوولید کہتے ہیں کہ میں نے سفیان کو کہتے سنا میں نے یہ علم غیر اللہ کے لئے حاصل کیا تو مجھے میرا مقصود مل گیا۔

۹۱۵۹عبدالمنعم، احمد، حضرمی، احمد بن سنان، عبدالرحمٰن بن مہدی کہتے ہیں کہ ایک بار ہمارے سامنے سفیان ثوری اس طرح کھڑے ہوئے گویا ان سے حساب لیا جا رہا ہے اس ہیئت کی وجہ سے ہم ان سے بات کرنے کی جرأت نہ کر سکے کچھ دیر کے بعد ہم نے ان کے سامنے حدیث کا تذکرہ کیا تو ان پر طاری حالت ختم ہو گئی اور انہوں نے حدیث بیان کرنا شروع کر دی۔

۹۱۶۰سلیمان بن احمد، عبداللہ بن وہب غزی، محمد بن ابی السری، ضمرہ کہتے ہیں کہ حماد بن زید نے سفیان ثوری کی وفات پر فرمایا تھا اے سفیان آج کے روز ہم کثرت حدیث کے بجائے کثرۃ عمل صالح کی وجہ سے آپ پر رشک کرتے ہیں۔

۹۱۶۱محمد بن ابراہیم، عبدان بن احمد، عمرو بن عباس، عبدالرحمٰن بن مہدی کہتے ہیں حاکم وقت کے خوف کی وجہ سے ہم نے سفیان ثوری کا جنازہ شب میں اٹھایا سفیان ثوری وفات سے قبل پیٹ کے درد میں مبتلا تھے اور بار بار فرماتے میرا کشف ستر ہو گیا میرا کشف ستر ہو گیا۔

۹۱۶۲محمد بن علی، محمد بن احمد صباحی، ابومحمد بن حیان، احمد بن حسن بغدادی حفص بن عمرو رومانی، یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ سفیان کی وفات کے بعد خواب میں مجھے ان کی زیارت ہوئی ان کے سینے پر دو جگہ قرآنی آیت فسیکفیکھم اللہ لکھی ہوئی میں نے دیکھی۔

۹۱۶۳ابوعبداللہ محمد بن عبیداللہ بن ابراہیم الشیبانی، محمد بن احمد بن عمر، عبدالرحمٰن بن عمر رستہ عبدالرحمٰن بن مہدی کہتے ہیں کہ جب میں نے سفیان ثوری کو غسل دیا تو ان کے جسم پر قرآنی آیت فسیکفیکھم اللہ لکھی ہوئی تھی۔

۹۱۶۴احمد بن جعفر بن سلم، احمد بن علی ابار، احمد بن سنان، عبدالرحمٰن بن مہدی کا قول ہے سفیان کی وفات کے بعد دوسرے روز جریر بن حازم اور حماد بن سلمہ میرے پاس آئے انہوں نے مجھ سے ساتھ چلنے کو کہا تو میں ان کے ساتھ چل دیا راستہ میں جریر بن حازم نے یہ شعر کہے سفیان کی وفات پر رونے کی مانند کسی کی وفات پر نہیں رویا گیا اس کے بعد خاموش ہو گئے پھر عبدالرحمٰن صباح نے ایک شعر کہا سفیان اگرچہ اس دنیا سے چلے گئے لیکن ان کے فضائل روشن انار کی ٹہنی کی طرح روشن ہیں۔

۹۱۶۵احمد بن جعفر سلیمان بن احمد، احمد بن علی ابار، ابراہیم بن عبداللہ محمد بن اسحاق احمد بن رباطی، ابوداؤد کہتے ہیں کہ سفیان کی بصرہ میں وفات ہوئی انہیں رات کے وقت دفن کیا گیا ہم ان کی نماز میں شریک نہیں ہو سکے صبح کو ضریر بن حازم اور سلام بن مسکین کے ساتھ ہم ان کی قبر پر حاضر ہوئے جریر نے آگے بڑھ کر ان کی غائبانہ نماز جنازہ پڑھائی پھر روتے ہوئے فرمایا اگر تم کسی میت پر شرافت کی وجہ سے رو

تو آج سفیان پر رو، اس کے بعد عبداللہ بن صباح نے ایک شعر کہا سفیان اگرچہ اس دار فانی سے کوچ کر گئے لیکن ان کے فضائل انار کی ٹہنی کے روشن ہونے کی طرح روشن ہیں۔

۹۱۶۶ قاضی ابواحمد محمد بن احمد، احمد بن حسن، عبدالملک، یعقوب بن ابراہیم، خلف بن تمیم کہتے ہیں کہ سفیان ثوری کی وفات پر ایک پورا جہاں سوگوار تھا۔

۹۱۶۷ ابوبکر طلحی، ابن ابی قماش، ابی نعیم، ہیثم خلف بن تمیم، محمد بن حمزہ کہتے ہیں کہ سفیان ثوری کی وفات کے بعد عالم ایک محدث کبیر کے وجود سے خالی ہو گیا۔

۹۱۶۸ ابوبکر طلحی، حسن بن حباش، عبداللہ بن زیاد بن بشر کہتے ہیں کہ میں نے سفیان کو کہتے سنا (۱) جب تو دنیا سے تقویٰ سے خالی جائے گا اور مرنے کے بعد متقین سے نہیں ملے گا تو اس وقت تجھے بڑی ندامت کا سامنا ہوگا لیکن اس وقت کی ندامت بے سود ہوگی۔

۹۱۶۹ ابوبکر طلحی، حسن بن حباش، ابوحسان احمد بن خلیل واسطی، ابواحمد محمد بن ابراہیم، ابوصالح اعرج عباس بن محمد بن حاتم محمد بن عبید طنافسی، سفیان کا قول ہے متقی نوجوان کے لئے خوشخبری ہے کیونکہ اس نے اپنے بیماری کو پہچان لیا۔

۹۱۷۰ ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم، اسحاق بن ابراہیم بن یعیش، حاتم رازی، عبدالرحمٰن بن ہانی، سفیان ثوری نے چند اشعار کہے۔ (۱) تیرے لئے قلیل دنیا ہی کافی ہے جس میں لوگ روٹی اور نمک کے اعتبار سے بھی بخل کرنے والے ہیں (۲) تو ماء فرات سے پانی نوش کرتا ہے اور تو اصحاب ثرید سے نزاع کرتا ہے (۳) مختلف قسم کے حلوے تناول کرنے کے بعد تو بھی ان کی طرح ڈکار لیتا ہے۔

۹۱۷۱ عبدالمنعم بن عمر، احمد بن محمد بن زیاد، ابورفاع عدوی، ابراہیم بن شارف، سفیان بن عیینہ کہتے ہیں کہ ایک بار سفیان ثوری نے تین روز تک کچھ تناول نہیں فرمایا اسی حالت میں ان کا ایک گھر سے گزر ہوا جس میں شادی ہو رہی تھی ان کے نفس نے ان کو گھر میں جانے کی دعوت دی لیکن اللہ نے ان کی حفاظت فرمائی اور اپنی صاحبزادی کے گھر چلے گئے ان کی صاحبزادی نے روٹی کا ٹکڑا ان کی خدمت میں پیش کیا سفیان نے اسے تناول فرما کر پانی نوش کر کے ڈکار لی اور اس پر اللہ کا شکر ادا کیا

۹۱۷۲ ابوبکر طلحی، ابوطیب بن حمید، محمد بن خلف تیمی، محمد بن صدقہ بن ابی زید تیمی کہتے ہیں کہ سفیان نے دو شعر کہے (۱) اگر تو اللہ سے امید کا خواہاں ہے تو اس پر قناعت کر فضل کثیر اسی کے پاس ہے (۲) کون ہے جو فاقہ برداشت کر کے اسے اپنے لئے ذخیرہ آخرت بنائے۔

۹۱۷۳ عثمان بن محمد، عبدالرحمٰن بجلی، یزید بن عبدالصمد، ابومسہر، مزاحم بن زفر کہتے ہیں کہ سفیان ثوری نے مندرجہ ذیل اشعار کہے
میں اشقیاء کو دیکھتا ہوں کہ وہ برہنہ اور بھوکے ہونے کے باوجود دنیا سے نہیں اکتاتے قلیل دنیا بھی ان کی نظر میں برسنے والے بادل کی مانند ہے۔

۹۱۷۴ عثمان بن محمد بن عثمان، عبداللہ بن جعفر، احمد بن محمد بن رشد بن سعید بن خالد بن یزید مروزی، سالم الخواص کہتے ہیں کہ ایک شخص نے سفیان ثوری سے کہا مجھے آپ پر تعجب ہے سفیان نے ان سے سوال کیا اے میرے بھائی میری کون سی شئے آپ کو عجیب لگی اس نے کہا میں دیکھتا ہوں لوگوں کا حتیٰ کہ درندوں کا بھی کوئی ٹھکانہ ضرور ہوتا ہے لیکن آپ کا کوئی مستقل مستقر نہیں ہے مجھے اس پر تعجب ہے سفیان نے کہا تم مغیرہ بن مقسم ضبی کی شخصیت سے واقف ہو اس نے کہا وہ رجل صالح تھے پھر سفیان نے ان سے سوال کیا ابراہیم نخعی کون تھا اس نے کہا رک جاؤ سفیان نے کہا علقمہ کون تھا اس نے کہا کہ اس کے بارے میں سوال مت کرو سفیان نے کہا عبداللہ بن مسعود کی شخصیت سے تم واقف ہو اس نے کہا کہ وہ ثقہ و صادق تھے اس کے بعد سفیان نے مغیرہ بن مقسم عن ابراہیم عن علقمہ کے حوالہ سے بیان کیا کہ اہل جنت کا نور اس قدر رہوگا کہ قریب ہوگا کہ وہ لوگوں کی نظروں کو اچک لے اور جنت کی حوروں کے چہرے بڑے چمکدار ہوں گے لہٰذا میں تمہاری اس بات کی وجہ سے اس خیر کثیر کو نہیں چھوڑ سکتا۔

۹۱۷۵ ابوبکر بن خلاد، محمد بن غالب بن حرب، قاضی ابواحمد، احمد بن سلیمان بن ایوب طلحی ، احمد بن محمد بن حسین عباسی، ابومحمد بن حیان، محمد بن موسیٰ حلوانی عیسیٰ بن یوسف بن طباع، حلبس بن محمد کلابی، سفیان ثوری، مغیرہ، ابراہیم، علقمہ، عبداللہ کہتے ہیں کہ فرمان رسول ہے جنت کی چھت پر ایک نور ظاہر ہوگا جنتی نظریں اٹھا کر اوپر کی طرف دیکھیں گے تو انہیں سوراخ میں ایک حور نظر آئے گی جس کے چہرہ پر مسکراہٹ ظاہر ہوگی۔

۹۱۷۶ احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، ابراہیم بن محمد شافعی کہتے ہیں کہ سفیان بن عیینہ نے، سری کو چند اشعار سنائے (۱) دنیا نے صالحین کو بھوکا مار دیا تو تیرے لئے فضیل یوسف اور ان کے صاحبزادہ کی اقتدا کافی ہے (۲) ابن سعید نیکی اور نواہی کے مقتدیٰ ہیں اور فاروق سچائی میں بے مثل ہیں (۴) یہ ہی لوگ میرے، اصحاب اور میرے، پسندیدہ ہیں ان پر اللہ کی رحمت اور سلامتی ہو۔

۹۱۷۷ عبدالمنعم بن عمر، ابوسعید ابن الاعرابی محمد بن علی الصائغ ابراہیم بن محمد شافعی کہتے ہیں کہ میں نے سری بن حیان کو کہتے سنا کہ سفیان کو گزشتہ اشعار بہت پسند آئے اور انہوں نے ان میں درج ذیل اشعار کا اضافہ کیا (۱) اہل تقویٰ کے لئے نسبت کی حقارت نقصان دہ نہیں ہے اہل تقویٰ ہمیشہ معزز ومکرم رہے ہیں (۲) ہمیشہ تقویٰ غنیٰ کی زیادتی کا سبب بنا ہے۔

۹۱۷۸ ابراہیم بن عبداللہ محمد بن اسحاق، احمد بن سعید رباطی، غیاث بن واقد، کہتے ہیں کہ ایک شب سفیان نے بہت طواف کئے بعد ازاں طویل نماز پڑھی اس کے بعد لیٹ گئے پھر پہاڑ پر اپنے مستقر کی طرف چلے راستہ میں کسی چیز نے ان کو ڈس لیا جس کی وجہ سے انہیں بخار ہو گیا اور وہ بخار کی حالت میں بستر پر لیٹ گئے۔ اف کتنا اس کا درد ہے۔ تعجب ہے جو اس سے محبت نہ رکھے۔

۹۱۷۹- عبدالمنعم بن عمر، ابوسعید بن زیاد، ابوداؤد، الرباطی، غیاث بن داؤد جو اصطخر کے باشندے اور سفیان کے تلمیذ تھے کہتے ہیں حضرت سفیانؒ کی وفات پر ایک شخص نے یہ مرثیہ کہا ہے: سفیان مر گئے اس حال میں کہ وہ قابل تعریف اور نیکوکار تھے۔ ایسے قاری سے کنارہ کش تھے جس کو خواہشات دنیا نے پچھاڑ لیا ہو۔ تم سب اس شخص پر فدا ہو جس نے اپنے دین کو محفوظ رکھا حتیٰ کہ وہ دائمی نیند سو گیا۔

۹۱۸۰- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، عبداللہ بن محمد، ذکریا بن عدی کہتے ہیں: حضرت سفیانؒ یہ اشعار پڑھا کرتے تھے: میں لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ وہ تھوڑے دین پر قانع ہو جاتے ہیں لیکن دنیا گھٹنے پر راضی نہیں ہوتے۔ پس تو اپنے دین کو لے کر بادشاہوں سے مستغنی ہو جا جو کہ اپنی دنیا کو لے کر دین سے بے نیاز ہو گئے ہیں۔

۹۱۸۱- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، عبداللہ ابن محمد، محمد بن اسحٰق الباہلی، اسحاق الباہلی کہتے ہیں میں نے حضرت سفیانؒ کو یہ اشعار پڑھتے سنا: میں نے حقیقت پالی پس تم کچھ اور گمان نہ کرو بے شک دین کی سلامتی بھی اس درہم کے ساتھ ہے۔

۹۱۸۲- ابی، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد، عبدالرحمٰن بن صالح، یحیی بن آدم کے ہم نشیں ابوبحر کہتے ہیں: حضرت سفیان ثوریؒ یہ اشعار پڑھا کرتے تھے: اکثر لوگوں کو تو پائے گا کہ جب تو ان کے ساتھ بھائی چارگی کرے گا اور ان کے حالات کی کھود کرید کرے گا تو تو (ان کے نزدیک) صاحب امانت اور صاحب تقوی اس شخص کو پائے گا جو کھلے ہاتھوں اور ٹھنڈی آنکھوں والا ہوگا پس تو اس سے عاجزی اور مسکنت کو لات مار کیونکہ تو جس قدر اس کے قریب ہوگا اسی قدر وہ تجھ سے کنارہ کرے گا۔

۹۱۸۳- قاضی ابواحمد وابومحمد بن حیان، محمد بن یحییٰ، محمد بن مہران، سعید بن ابی سعید، حفص بن عمرو ابن اخ سفیان الثوری کہتے ہیں کہ حضرت سفیان ثوریؒ نے عباد بن عباد کو خط لکھا:

اما بعد!

تم ایسے زمانے میں جی رہے ہو کہ صحابہ کرامؓ اس زمانے سے پناہ مانگا کرتے تھے۔ ان کے پاس جو علم تھا وہ ہماری وسعت سے باہر ہے۔ ان کا جو مرتبہ تھا اس کو پانے سے ہم عاجز ہیں۔ پس ہمارا کیا حال ہے جبکہ ہم

نے اس زمانہ کو قلیل علم، قلیل صبر اور نیکی پر مدد کرنے والے تھوڑے ساتھیوں کے ساتھ اس کو پایا ہے جبکہ لوگوں میں شر و فساد بڑھ گیا ہے اور دنیا کا گدلا پن خوب نکھر کر آ گیا ہے۔ پس تم پر پہلے زمانہ کی موافقت لازم ہے۔ تم اس کو مضبوطی سے تھام لو۔ یہ عاجزی اور گوشہ نشینی کا زمانہ ہے۔ لوگوں سے میل جول بالکل کم کر دو۔ کیونکہ پہلے جب لوگ ایک دوسرے سے ملا کرتے تھے تو ایک دوسرے سے دین میں فائدہ حاصل کرتے تھے لیکن آج یہ بات ختم ہو چکی ہے۔ پس موجودہ حالات میں نجات اسی میں ہے کہ ہم لوگوں سے کنارہ کر لیں۔ خبردار! امراء و حکام سے بچنا کسی کام کیلئے بھی ان سے مت ملنا جلنا خواہ تجھے کسی مظلوم کی سفارش وغیرہ کیلئے کہا جائے کیونکہ حقیقت میں وہ شیطان کی طرف سے دھوکہ ہوگا۔ اے بھائی عابد جاہل اور عالم فاجر کے فتنہ سے بھی اپنی حفاظت کرنا، کیونکہ یہ ہر مفتون کے لئے فتنہ ہے۔ اے بھائی اس بات کی خواہش مت کرو کہ لوگ تمہارے اقوال پر عمل کریں یا ان کی نشر و اشاعت کی جائے۔ اے بھائی حکومت کی تمنا مت کرو: کیونکہ ایسے لوگ بھی ہوں گے جنہیں سونے چاندی سے زیادہ حکومت پسند ہوگی۔ ریاست ایک ایسا باب ہے جسے صاحب بصیرت عالم ہی جانتا ہے۔ اے میرے بھائی ایسا زمانہ بھی آنے والا ہے جس میں انسان سلامتی کے ساتھ موت کی خواہش کرے گا والسلام۔

۹۱۸۴ ابوبکر طلحی، حسن بن حباش، محمد بن یزید رفاعی، داؤد بن یمان اپنے والد کا قول نقل کرتے ہیں کہ سفیان نے مہدی سے سوال کیا امسال تمہارے حج کے اخراجات کی مقدار کیا تھی میں نے لاعلمی کا اظہار کیا، سفیان نے فرمایا لیکن عمر بن خطاب کے حج کا کل خرچہ سولہ دینار تھا' لیکن اس کو بھی زیادہ سمجھا۔

۹۱۸۵ احمد بن جعفر بن مسلم، سلیمان بن احمد بن احمد، احمد بن علی ابار، حسن بن شجاع، ابونعیم کہتے ہیں کہ مہدی کی مکہ آمد کے وقت سفیان بھی مکہ میں تھے، سفیان نے مہدی کو بلا کر ان سے فرمایا خوف خدا کرو تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ حضرت عمر نے سولہ دینار میں حج کیا تھا۔

۹۱۸۶ سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، سفیان بن عینیہ، سفیان ثوری کا قول ہے میں مہدی کے پاس گیا اس وقت وہ حج کی تیاری میں مصروف تھے میں نے ان سے کہا یہ کیا ہے حالانکہ حضرت عمر نے سولہ دینار میں حج کیا ہے۔

۹۱۸۷ احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، ابوعمیر، فریابی، سفیان کہتے ہیں کہ میں مہدی کے پاس گیا میں نے ان سے کہا مجھے معلوم ہوا ہے کہ حضرت عمر نے بارہ دینار میں حج کیا ہے لیکن تمہارا معاملہ ان سے مختلف ہے مہدی نے ناراضگی کی حالت میں فرمایا کیا تم چاہتے ہو میں تم جیسا بن جاؤں میں نے کہا کہ آپ کوشش تو کیجئے انہوں نے کہا کہ آپ کا خط ہمیں مل چکا ہے ہم نے اسے نافذ کر دیا ہے میں نے کہا کہ خدا کی قسم میں نے تمہاری طرف کوئی چیز نہیں لکھی۔

۹۱۸۸ خضر بن سری، عبداللہ بن محمد بن عبدالکریم، فضل بن محمد بیہقی، ابوہشام رفاعی، داؤد بن یحییٰ بن یمان کہتے ہیں کہ میرے والد نے سفیان ثوری کو کہتے سنا ایک بار مہدی نے میری صحبت میں رہنے کے لئے مجھ سے فرمائش کی میں نے ان سے کہا کہ آپ کے ساتھی اس بارے میں آپ کی پیروی نہ کر سکیں گے، اس کے بعد مہدی نے مجھ سے کہا آپ نے خط کے ذریعے ہم سے کچھ مطالبات کئے تھے جنہیں ہم نے پورا کر دیا ہے سفیان نے کہا کہ خدا کی قسم میں نے تمہاری طرف کچھ نہیں لکھا پھر میں نے ان سے کہا کہ اگر آپ روٹی اور سبزی پر اکتفا کر لیں تو یہ آپ کے لئے بہتر ہوگا۔

۹۱۸۹ احمد بن اسحاق، ابوعبداللہ محمد بن یوسف، ابوحسن بن ابراہیم بیاضی کہتے ہیں کہ مجھے بتایا گیا کہ ایک بار ہارون الرشید نے زبیدہ سے دوسری شادی کی اجازت طلب کی زبیدہ نے کہا کہ یہ ناجائز ہے ہارون نے پوچھا کہ کیسے ناجائز ہے زبیدہ نے کہا اگر ہمارا فیصلہ سفیان فرمائیں تو کیسا ہے' ہارون نے کہا کہ بہت بہتر' ہارون نے سفیان سے کہا میری اہلیہ کا کہنا ہے کہ دوسری شادی میرے لئے ناجائز ہے

حالانکہ قرآن سے اس کا جواز معلوم ہوتا ہے سفیان نے کہا کہ قرآن سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اگر تم دونوں کے درمیان عدل قائم نہ کرسکو تو پھر یہ تمہارے لئے صحیح نہیں ہے، راوی کہتا ہے کہ ہارون نے سفیان کا جواب سن کران کے لئے دس ہزار درہم کا اعلان کیا لیکن سفیان نے وہ رقم قبول نہیں کی۔

۹۱۹۰ عبداللہ بن محمد بن عثمان واسط، جبیر بن احمد واسطی زکریا بن یحییٰ کوفی، قبیصہ بن عقبہ، عباد، سماک، سفیان ثوری کا قول ہے ائمہ عدل صرف پانچ ہیں (۱) ابوبکر (۲) عمر (۳) عثمان (۴) علی (۵) عمر بن عبدالعزیز ان پانچ کے علاوہ کے بارے میں عدل کا قول کرنے والا حد سے تجاوز کرنے والا ہے۔

۹۱۹۱ سلیمان بن احمد، محمد بن نصر بن حمید، محمد بن علی، عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز، یحییٰ بن ایوب مقابری، علی بن ثابت کا قول ہے میں نے سفیان کو مکہ کے راستے میں دیکھا اس وقت ان کی موجودہ تمام اشیاء کی قیمت ایک درہم اور چار دانق سے زیادہ نہیں تھی۔

۹۱۹۲ احمد بن جعفر بن مسلم، احمد بن علی ابار، ابراہیم بن ایوب حوارانی، حمزہ کہتے ہیں کہ میں نے سفیان ثوری سے یہود ونصاریٰ سے مصافحہ کے بارے میں سوال کیا انہوں نے فرمایا پاؤں سے انہیں مصافحہ کرو۔

۹۱۹۳ احمد بن جعفر، احمد بن علی ابوبکر، ابراہیم ضمرۃ کہتے ہین کہ مین نے سفیان ثوری سے سوال کیا کہ ناقوس کی آواز سننے کے وقت میں کیا کروں انہوں نے فرمایا گدھے کے ہنہنانے کے وقت جو تم کہتے ہووہی کہو۔

۹۱۹۴ احمد بن جعفر، احمد بن علی ابار، ہارون بن زید، ولید بن مسلم، سفیان ثوری کا قول ہے، حاکم وقت کو نرم انداز میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والا صاحب بصیرت عادل عالم ہی دعوت دے۔

۹۱۹۵ محمد بن ابراہیم، ابوعروبہ، مسیب بن واضح، خلف بن تمیم کہتے ہیں کہ سفیان سے پوچھا گیا اے ابوعبداللہ لوگ چلے گئے اور ہم ایک سرخ وشکست خوردہ گھوڑے پر رہ گئے ثوری نے کہا اگر وہ راستہ پر چلنے والا ہوتو بہت عمدہ ہے۔

۹۱۹۶ قاضی ابواحمد، ابراہیم بن محمد بن حسن، عبدالجبار بن علاء، سفیان بن عیینہ، سفیان ثوری کہتے ہیں کہ ایک صاحب عقل نے کہا لوگ اور ہمارے سردار چلے گئے لیکن ہم پیچھے رہ جانے والے گدھوں پر باقی رہ گئے ہیں۔ سفیان رحمہ اللہ نے اس شخص کو کہا اگر تو راستے پر ہے تو تیری حالت درست ہے۔ (خواہ تو آگے ہے یا پیچھے رہ گیا ہے)۔

۹۱۹۷ اسحٰق بن احمد بن علی، ابراہیم بن یوسف بن خالد، احمد بن ابی الحواری، محمد بن توبہ، عبداللہ بن مبارک کہتے ہیں میں نے سفیان رحمہ اللہ سے پوچھا کیا بندے کے دل میں جو برائی کا خیال آتا ہے اس پر بھی خدا پکڑ فرمائیں گے؟ فرمایا: اگر وہ اس خیال پر پختہ عمل کرنے کا ارادہ کرلے تو اس کی پکڑ ہوگی۔

۹۱۹۸ اسحٰق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، ابن ابی الحواری کہتے ہیں میں نے وکیع رحمہ اللہ کو مکہ میں یہ فرماتے ہوئے سنا کہ سفیان رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ لوگوں نے کعبۃ اللہ کے اردگرد جو عمارات بنائی ہیں ان کا کیا حکم ہے؟ فرمایا: ان کی طرف مت دیکھو وہ لوگوں نے اس لئے بنائی ہیں کہ کعبہ کو چھوڑ کر ان کی طرف دیکھا جائے۔

۹۱۹۹ قاضی ابواحمد، محمد بن حیان، الحسن ابن ابراہیم بن بشار، سلیمان بن داؤد، یحییٰ بن المتوکل کہتے ہیں میں حضرت سفیان رحمہ اللہ کے ساتھ تھا کہ آپ رحمہ اللہ کا ایسے شخص پر گزار ہوا جو مضبوط عمارت تعمیر کررہا تھا آپ رحمہ اللہ نے مجھے فرمایا اس کی طرف مت دیکھو۔ میں نے عرض کیا کیوں؟ اے ابوعبداللہ اس کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا: اس نے یہ عمارت اس لئے تعمیر کی ہے کہ لوگ اس کی شان وشوکت کو دیکھیں اگر اس کو معلوم ہو کہ کوئی گزرتا ہوا شخص اس کی طرف نظر بھی نہیں اٹھائے گا تو وہ یوں بلند عمارت نہ کھڑی کرتا۔

۹۲۰۰ اسحٰق بن احمد بن علی، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی الحواری وکیع رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے سفیان رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہر

کسی کی دعوت مت قبول کرو صرف ان لوگوں کی دعوت قبول کرو کہ جن کے کھانے کو تمہارا دل خوشی سے کھائے (اور یہ شبہ نہ ہو کہ اس کے مال میں کسی قسم کا شائبہ ہے)۔

۹۲۰۱ اسحٰق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی الحواری، اخی محمد کہتے ہیں ایک شیخ جو حضرت سفیان رحمہ اللہ کے کاتب تھے سفیان رحمہ اللہ کے پاس آئے۔ سفیان رحمہ اللہ نے ان کو فرمایا اے شیخ تو فلاں گورنر کا منشی رہا پھر وہ معزول ہوا اور دوسرا شخص گورنر بنا تو اس کا منشی بنا پھر وہ بھی معزول ہوا اور تیسرا شخص گورنر بنا تو اس کا بھی منشی بنا۔ قیامت کے دن ان سب میں تیرا برا حال ہوگا۔ قیامت کے دن پہلے شخص کو بلایا جائے گا اور اس سے باز پرس کیا جائے گی اس کے ساتھ مجھے بلایا جائے گا اور تجھ سے بھی سوال جواب ہوگا۔ ان کاموں کے بارے میں جو تو نے اس کے لئے کئے۔ پھر اس کو چھوڑ دیا جائے گا لیکن تجھے روک لیا جائے گا۔ پھر دوسرے شخص کو بلایا جائے گا اس کے ساتھ بھی تجھ سے سوال جواب ہوگا پھر اس کو چھوڑ دیا جائے گا اور تجھے روک لیا جائے گا۔ اور پھر تیسرے شخص کے ساتھ بھی تیرا یہی حال ہوگا یوں تو ان سب میں بدترین حالت والا ہوگا۔ شیخ نے کہا اے ابوعبداللہ پھر میں اپنے اہل وعیال کا کیا کروں؟ حضرت سفیان رحمہ اللہ نے فرمایا لو سنو اس شخص کی بات جب یہ اللہ کی نافرمانی کرے گا تو اس کے اہل وعیال کو رزق ملے گا لیکن جب اللہ کی فرمانبرداری کرے گا تو اس کے اہل وعیال بھوکے مرجائیں گے۔ پھر لوگوں کو مخاطب ہو کر فرمایا صاحب عیال کی اقتداء مت کرو کیوں کہ جب بھی اس سے کوئی برائی سرزد ہوتی ہے وہ اہل وعیال کا عذر لیکر رونے بیٹھ جاتا ہے۔

۹۲۰۲ اسحٰق بن ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی الحواری بشیر بن ابی سری کہتے ہیں میں سفیان اور یحیٰی بن سلیم حطیم کعبہ میں جمع ہوئے۔ یحیٰی سفیان کو ابن منکدر سے روایت کرتے ہوئے بیان کرنے لگے کہ اگر کوئی شخص قیامت کے دن اللہ وعز جل کی بارگاہ میں آئے جس نے تمام فرائض کو ادا کیا ہو لیکن وہ دنیا کی محبت میں مبتلا ہو تو اللہ تعالیٰ ایک منادی کو حکم فرمائیں گے کہ وہ تمام مخلوقات کے سامنے کھڑا ہو کر یہ نداء دے سنو اس فلاں ابن فلاں شخص نے اس چیز کو محبوب رکھا ہے جس سے اللہ نے نفرت فرمائی ہے۔

۹۲۰۳ محمد بن احمد بن علی، ابوعروبۃ، المسیب بن واضح، یوسف بن اسباط کہتے ہیں میں نے سفیان ثوری رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا ان داخل ہونے والے لوگوں میں سے اکثر لوگوں کو اہل وعیال اور ان کی حاجت لے کر آئی ہے اور اس زمانے میں جو مال اللہ کی راہ میں تیار کر لیا جائے وہ سب سے زیادہ نفع بخش ہے۔

۹۲۰۴۔ محمد بن علی، ابویعلی محمد بن سعید الحرانی، محمد بن علی المری، عیسٰی بن یونس کہتے ہیں میں سفیان ثوری رحمہ اللہ سے ملا آپ رحمہ اللہ نے مجھے فرمایا صاحب عیال کے ساتھ دھوکہ مت کھانا، ہر صاحب عیال کا معاملہ خلط ملط ہوگا۔ میں نے عرض کیا اے ابوعبداللہ مجھے پتہ چلا ہے کہ آپ کی ملکیت میں بھی دوسو دینار ہیں جنھیں آپ نے تجارت میں لگا رکھا ہے۔ عیسٰی کہتے ہیں میں جہاد سے واپس لوٹا اور آپ کے پاس حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کیا تم سمجھتے ہو کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک مرگئی تو مجھے سکون مل گیا۔ آپ رحمہ اللہ کا ایک سعید نامی بیٹا تھا جو فوت ہو گیا تھا۔

۹۲۰۵۔ محمد بن علی، حامد بن شعیب، عبداللہ بن محمد البغوی، عبداللہ بن عمر القواریری، الزبیری کہتے ہیں میں نے سفیان ثوری رحمہ اللہ کو کہتے ہوئے سنا کہ صاحب عیال کی پرواہ نہ کرنہ اس کے ساتھ دھوکہ کھا۔

۹۲۰۶۔ القاضی ابواحمد، احمد بن محمد بن محمد بن الحسین، محمد بن ابراہیم، عبدالرحمٰن بن محمد العسقلانی، عبداللہ بن خبیق، موسیٰ بن عبدالرحمٰن کی سند سے مروی ہے حذیفہ بن قتادہ مرعشی کہتے ہیں مجھے سفیان ثوری رحمہ اللہ نے فرمایا کہ میں دس ہزار درہم ایسے چھوڑ کر مروں جن کے بارے میں مجھ سے سوال کیا جائے اس سے زیادہ مجھے پسند ہے کہ میں فقیر رہوں۔

۹۲۰۷۔ محمد بن ابراہیم، محمد بن خالد بن یزید، محمد بن خلف، داؤد بن الجراح کہتے ہیں میں نے سفیان ثوری رحمہ اللہ کو کہتے ہوئے سنا گزشتہ

زمانے میں مال ایک ناپسندیدہ چیز تھی اور آج مومن کی ڈھال ہے۔

۹۲۰۸ محمد بن ابراہیم، عبدالرحمٰن بن ابی قرصافہ، عبداللہ بن خبیق، عبداللہ بن محمد الباھلی کہتے ہیں ایک شخص ثوری رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا اے ابوعبداللہ کیا آپ بھی یہ دنانیر رکھتے ہیں؟ فرمایا چپ رہ' اگر یہ دنانیر نہ ہوتے تو یہ بادشاہ لوگ ہمیں اپنے ہاتھوں کا رومال بنالیتے۔ نیز سفیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں جس شخص کے ہاتھ میں کچھ مال ہو وہ اس کو بڑھائے کیوں کہ آج وہ زمانہ ہے انسان حاجت کے وقت سب سے پہلے اپنے دین پر چھری پھیرتا ہے۔ ایک شخص آپ رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اے ابوعبداللہ میں حج کا ارادہ رکھتا ہوں فرمایا اس شخص کے ساتھ مت ہونا جو تجھ پر احسانات کرے کیوں کہ اگر تو خرچ میں اس کی برابری کرے گا تو تجھے نقصان پہنچے گا اور اگر وہ تجھ سے بڑھ گیا تو تجھے حقیر خیال کرے گا۔

۹۲۰۹۔ سلیمان بن احمد، محمد بن الحسین الانماطی، یحییٰ بن یوسف الزمی، ابوالاحوص سلام بن سلیم کہتے ہیں مجھے سفیان نے کہا بہادروں والا کام کر حلال کما اور اہل وعیال پر خرچ کر۔ آپ رحمہ اللہ جب کسی شخص کو تجارت میں کامیاب دیکھتے تو فرماتے اچھا نوجوان ہے اگر اس کو جلد صلہ ملا۔

۹۲۱۰۔ قاضی، احمد بن محمد بن مصقلہ، احمد بن محمد بن یحییٰ بن سعید، ابواحمد الزبیری کہتے ہیں میں نے سفیان ثوری رحمہ اللہ کو کہتے سنا اہل وعیال والے کے ساتھ دھوکہ مت کھا۔

۹۲۱۱ سلیمان بن احمد، محمد بن عبداللہ بن رزین الحلبی، عبید بن جناد الحلبی، عطاء بن مسلم خفاف، سفیان ثوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں بصرہ گیا اور یوسف بن عبید کے پاس بیٹھا تھا۔ کہ دیکھا ان کے پاس کچھ نوجوان ہیں وہ یوں خاموش ہیں گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں۔ میں نے کہا اے قاریوں کی جماعت اپنے سروں کو اٹھاؤ راہِ عمل تو واضح ہے۔ عمل کرو اور لوگوں پر بوجھ نہ بنو۔ یونس رحمہ اللہ نے ان نوجوانوں کی طرف سر اٹھایا اور کہا کھڑے ہو جاؤ آئندہ میں کسی کو اپنے پاس بیٹھا ہوا نہ دیکھوں جب تک کہ وہ اپنی روزی نہ کمالے چنانچہ وہ سب اٹھ کھڑے ہوئے۔ سفیان کہتے ہیں اللہ کی قسم اس کے بعد میں نے ان لوگوں کو یونس رحمہ اللہ کے پاس بیٹھا ہوا نہیں دیکھا۔

میں نے کسی کو بھی یوسف کی مجلس میں نہیں دیکھا۔

۹۲۱۲ ابوبکر طلحی، حسن بن حباش، ابوحسان احمد بن خلیل واسطی، ابن عبید طنافسی کہتے ہیں کہ سفیان نے قراء کی جماعت کو مخاطب کر کے کہا نظریں اٹھا کر دیکھو راستہ واضح ہے اللہ سے ڈرو اسی سے سوال کرو لوگوں پر وزن مت بنو۔

۹۲۱۳ ابوبکر طلحی، حبیب بن نصر مہلبی عمر بن عبدالحکیم، عبدالسلام بن عبداللہ کوفی، شعیب بن حرب کہتے ہیں کہ ثوری نے مجھ سے کہا اے ابو صالح میری تین باتیں پلے سے باندھ لے (۱) بھوک کے وقت کسی سے سوال مت کرنا (۲) نمک کے بارے میں کسی سے سوال مت کرنا (۳) پیاس کے وقت برتن کی جگہ ہاتھ استعمال کرنا۔

۹۲۱۴ قاضی ابواحمد، احمد بن محمد بن حسن، عبداللہ بن حبیق، عبداللہ بن عبدالرحمٰن، ثوری کا قول ہے حلال مال میں انسان فضول خرچی سے محفوظ رہتا ہے۔

۹۲۱۵ ابوبکر طلحی، حسن بن عیاش، ابوسعید اشج، ابواسامہ کہتے ہیں کہ سفیان ثوری کی وفات کے وقت بصرہ میں تھا، سفیان کی وفات والی شب کی صبح یزید بن ابراہیم صبیحہ سے میری ملاقات ہوئی انہوں نے فرمایا گزشتہ شب مجھے خواب کے ذریعے اطلاع دی گئی کہ آج شب امیر المومنین سفیان ثوری کی وفات ہوگئی ہے۔

۹۲۱۶ ابوبکر طلحی، محمد بن محمد بن فورک اصبہانی، عبیداللہ بن فورک، علی بن بشر کہتے ہیں کہ ابراہیم بن عیسیٰ زاہد اصبہانی نے مجھے بتایا کہ انہیں خواب میں حضور ﷺ نے فرمایا سفیان کی مجلس میں جایا کرو۔

۹۲۱۷ ابوبکر طلحی، حسن بن حباش، ابودرداء عبدالعزیز بن منیب مروزی، احمد بن سعید، یزید بن ابی حکیم کہتے ہیں کہ مجھے خواب میں حضور ﷺ کی زیارت ہوئی میں نے آپ ﷺ سے سفیان کے بارے میں سوال کیا آپ نے ان کی تعریف فرمائی پھر میں نے ان سے عرض کیا کہ یارسول اللہ سفیان کہتے ہیں کہ معراج کے موقع پر آسمان پر حضرت یوسف کو دیکھا ہے آپ نے فرمایا ان کی بات درست ہے۔

۹۲۱۸ محمد بن ابراہیم بن علی، مفضل بن محمد جندی، یونس بن صفار، یزید بن ابی حکیم کہتے ہیں کہ مجھے خواب میں آپ ﷺ کی زیارت ہوئی میں نے آپ سے سفیان کے بابت سوال کیا تو آپ نے ان کی تعریف فرمائی پھر میں نے عرض کیا کہ وہ ہم سے ابو ہارون عن ابی سعید کے واسطہ سے حدیث معراج بیان کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا ثوری، ابو ہارون اور ابوسعید نے سچ کہا۔

۹۲۱۹ ابومحمد بن حیان، عبدالرحمٰن بن ابی حاتم، احمد بن عمیر طبری محمد بن مہران، ولید بن مسلم کہتے ہیں کہ مجھے خواب میں حضور ﷺ کی زیارت ہوئی تو میں نے آپؐ سے لوگوں کے بابت سوال کیا آپ نے فرمایا سفیان کی صحبت اختیار کرو۔

۹۲۲۰ محمد بن علی، ابوبشر دولابی، ابن المقری، سفیان کا قول ہے میں نے سفیان سے خواب میں وصیت کی درخواست کی انہوں نے فرمایا لوگوں سے اختلاط کم رکھو۔

۹۲۲۱ محمد بن ابراہیم، عبداللہ بن فرج دمشقی، قاسم بن عثمان جرعی، ابراہیم بن ایوب، سفیان کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں سفیان ثوریؒ سے وصیت کی درخواست کی تو انہوں نے لوگوں سے کم اختلاط کا حکم دیا۔

۹۲۲۲ ابوبکر طلحی، حسن بن حباش، سلیمان بن احمدؒ قاسم بن زکریاؒ مطرزؒ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق سراج، ابوسعید اشج، ابراہیم بن اعین بجلی کہتے ہیں کہ ایک بار مجھے خواب میں سفیان کی سرخ ریش ہونے کی حالت میں زیارت ہوئی میں نے ان کی خیریت دریافت کی تو فرمایا میں سفرۃ کے ساتھ ہوں میں نے پوچھا سفرۃ کیا ہوتا ہے انہوں نے فرمایا شریف نیک لوگوں کے ساتھ ہوں۔

۹۲۲۳ ابوبکر طلحی، حسن بن حباش، محمد بن یوسف بغدادی، عبداللہ بن عمرؒ زائدہ بن ابی رقاد کہتے ہیں کہ سفیان ثوری کی خواب میں مجھے زیارت ہوئی میں نے ان سے دریافت کیا کہ اللہ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا، انہوں نے فرمایا اللہ نے مجھے جنت میں داخل فرما کر فراوانی سے اس کی نعمتوں سے مالا مال فرمایا اور اپنی آستین کی طرف اشارہ کر کے فرمایا میں نے صرف اس قدر دنیا حاصل کی۔

۹۲۲۴ ابوبکر، حسن بن حباش، احمد بن ابراہیم دورقی، اباح بن جراح، بدیل کہتے ہیں کہ سفیان ثوری کی مجھے خواب میں زیارت ہوئی تو میں نے ان کی خیریت دریافت کی تو انہوں نے فرمایا اللہ نے میری مغفرت فرمادی۔

۹۲۲۵ محمد بن احمد بن ابان، ابی، عبداللہ بن محمد ابن عبید، رباح بن جراح علی بن بدیل کہتے ہیں کہ سفیان ثوری کو میں نے خواب میں دیکھا تو گزشتہ روایت کی گفتگو کے مطابق میری ان سے گفتگو ہوئی۔

۹۲۲۶ قاضی ابواحمد، احمد بن محمد بن حسن، احمد بن ابراہیم دورقی، مؤمل بن اسماعیل نے بیان کیا ہے کہ ایک شب خواب میں مجھے سفیان ثوری کی زیارت ہوئی تو میں نے ان کی خیریت دریافت کی انہوں نے جواب دیا اللہ نے میری مغفرت فرمادی میں نے ان سے پوچھا اے ابوعبداللہ حضور ﷺ اور ان کی جماعت سے آپ کی ملاقات ہوئی ہے فرمایا ہاں۔

۹۲۲۷ محمد بن احمد بن ابان، ابی، ابوبکر بن عبید، رجاء سندی، مؤمل عبداللہ بن مبارک کہتے ہیں کہ سفیان ثوری کی خواب میں مجھے زیارت ہوئی میں نے ان سے حال واحوال لئے انہوں نے فرمایا آپؐ اور صحابہ کرام سے میری ملاقات ہوئی ہے۔

۹۲۲۸ قاضی ابواحمد محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، حسن بن منصور محمد بن عثمان، مہران بن زائدہ کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ جنت میں ہوں اور سفیان ایک درخت سے اڑ کر دوسرے درخت پر جا رہے ہیں (ترجمہ) وہ جو آخرت کا گھر ہے ہم نے اسے ان لوگوں کے لئے تیار کر رکھا ہے جو ملک میں ظلم اور فساد کا ارادہ نہیں رکھتے اور انجام نیک تو پرہیزگاروں ہی کا ہے۔ (از قصص ۸۳)

۹۲۲۹محمد بن احمد بن عمر، ابی، ابوبکر سفیان، محمد بن حسین، ابو ولید کلبی، حفص بن نفیل مذہبی، کہتے ہیں کہ میں نے داؤد طائی کو خواب میں دیکھا میں نے ان سے سفیان بن سعید جو خیر اور اہل خیر کو پسند کرنے والے تھے کے بارے میں پوچھا انہوں نے مسکرا کر فرمایا خیر نے ان کو اہل خیر کے درجات تک پہنچا دیا ہے۔

۹۲۳۰محمد بن احمد بن عمر، ابی، ابوبکر بن سفیان، محمد بن حسین، علی بن اسحاق، صخر بن راشد کہتے ہیں کہ عبداللہ بن مبارک کی وفات کے بعد مجھے خواب میں ان کی زیارت ہوئی تو میں نے ان سے پوچھا کہ آپ دنیا سے نہیں گئے انہوں نے اثبات میں جواب دیا پھر میں نے ان سے سوال کیا کہ اللہ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا انہوں نے فرمایا اللہ نے میرے تمام گناہ معاف فرما دیئے، پھر میں نے ان سے سفیان کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے قرآن کی آیت تلاوت فرمائی (ترجمہ) ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر خدا نے بڑا فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہید اور نیک لوگ اور ان لوگوں کی رفاقت بہت ہی خوب ہے (از النساء ۲۹)

۹۲۳۱ابومحمد بن حیان، ابوبکر بن معدان، محمد بن عبداللہ، ابولقمان، محمد بن فرات کوفی، ابواسامہ، سیف بن ہارون برجمی کہتے ہیں کہ ایک روز میں نے خواب دیکھا کہ میں ایسی جگہ پر ہوں جو دنیا میں نہیں ہیں، اسی اثناء میں میرے نزدیک سے ایک حسین وجمیل شخص گزرا میں نے ان سے پوچھا کہ آپ کون ہیں اللہ آپ پر رحم فرمائے انہوں نے فرمایا کہ میں یوسف بن یعقوب ہوں میں نے ان سے عرض کیا کہ بہت روز سے میری ایک خواہش تھی کہ آپ سے میری ملاقات ہو جائے تو میں آپ سے ایک سوال کروں انہوں نے مجھے سوال کی اجازت دے دی میں نے ان سے رافضہ اور اباضیہ کے بارے میں سوال کیا انہوں نے فرمایا دونوں کا تعلق یہود سے ہے، پھر میں نے ان سے کہا ہم سفیان ثوری اور ان کے ساتھیوں کے ساتھ رہتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ وہ اللہ کے محبوب بندے ہیں۔

۹۲۳۲سلیمان بن احمد، علان بن عبدالصمد طیالسی، قاسم بن دینار مصعب بن مقدام کہتے ہیں کہ میں نے خواب دیکھا کہ آپ ﷺ سفیان ثوری کا ہاتھ پکڑے ہوئے فرما رہے ہیں یہ اچھا طریقہ ہے۔

۹۲۳۳عبدالمنعم بن عمر، احمد بن محمد بن زیاد، ابوعباس فضل بن اشج فضل بن ولید غنوی، حسن بن سماک کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ سفیان ثوری آسمان وزمین کے درمیان معلق عرش پر ہیں میں نے ان سے خیریت دریافت کی تو فرمایا اللہ نے میری بخشش فرما دی پھر میں نے ان سے سوال کیا آپ کو کون سی شئے ناپسند ہے فرمایا انگلیوں سے اشارہ کرنا۔

۹۲۳۴عبدالمنعم بن عمر، احمد بن محمد، محمد بن عیسیٰ بن ابی قماش، مثنیٰ بن معاذ، بشر بن مفضل کہتے ہیں کہ میں نے سفیان ثوری کو خواب میں دیکھا میں نے ان سے کہا کیا آپ قدریہ کے درمیان مدفون ہیں راوی کہتے ہیں کہ اس کے بعد سفیان کی قبر میں نے تلاش کی تو وہ قدری قوم بنی حنیفہ کی مسجد کے پاس تھی۔

۹۲۳۵احمد بن جعفر بن مسلم، احمد بن ابار، ابوامیہ عمرو بن ہشام، عثمان، سفیان کہتے ہیں کہ مال کو مال اس لئے کہتے ہیں کہ وہ قلوب کو اپنی طرف مائل کرتا ہے۔

۹۲۳۶عبدالمنعم بن عمر، احمد بن محمد بن سعید، محمد بن اسماعیل صوفی اصبہانی، سلیمان شاذکونی، عبداللہ بن وہب، سفیان ثوری کہتے ہیں کہ لوگوں کی رضا اور دنیا کی طلب کی کوئی انتہا نہیں ہے۔

۹۲۳۷سلیمان بن احمد، محمد بن عبید بن آدم عسقلانی، ابوعمیر بن نحاس، وکیع کہتے ہیں کہ سفیان ثوری کا قول ہے زہد جبہ زیب تن کرنے اور سخت روٹی کھانے کے بجائے امیدوں کو توڑنے کا نام ہے۔

۹۲۳۸ابومحمد بن حیان، محمد، یحییٰ، عباس بن اسماعیل، وکیع کہتے ہیں کہ سفیان کا قول ہے سخت روٹی کھانے اور موٹا لباس پہننے کے بجائے امیدوں کے کم کرنے کا نام زہد ہے۔

۹۲۳۹ سلیمان بن احمد، احوص بن فضل بن غسان، غلابی، ابراہیم بن سعید جوہری، حسن بن عبدالملک، سفیان ثوری کا قول ہے سخت لباس و طعام کے بجائے امیدوں کو کم کرنا زہد ہے۔

۹۲۴۰ ابوبکر طلحی، حسین بن جعفر قتات، اسماعیل طلحی، وکیع کا قول ہے سفیان کہتے ہیں کہ دنیا میں امیدیں کم کرنے کا نام زہد ہے۔

۹۲۴۱ ابومحمد بن حیان، عبداللہ بن سندھ، ابوبکر مستملی، شہاب بن عباد، بکر العابد کہتے ہیں کہ میں نے سفیان کو کہتے سنا دنیا میں زہد اختیار کر کے سو جاؤ۔

۹۲۴۲ ابواحمد، محمد بن احمد، حسن بن سفیان، حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یحییٰ بن جابر ابوزکریا کہتے ہیں کہ سفیان نے اپنے بھائی کو خط کے ذریعے عمارت کی محبت سے منع کرتے ہوئے کہا اس کی محبت مال کی محبت سے بھی زیادہ سخت ہے۔

۹۲۴۳ ابومحمد بن حیان، ابوبکر بن ابی عاصم، ابوسعید، ابونعیم کہتے ہیں کہ سفیان کے سامنے جب موت کا ذکر کیا جاتا تو کچھ روز تک وہ بے حال رہتے۔

۹۲۴۴ احمد بن عبداللہ بن محمود، محمد بن ابراہیم کرابیسی، ابوصالح، یوسف بن اسباط، سفیان ثوری کا قول ہے قاری کو بادشاہ کے دروازہ پر کھڑا دیکھ کر اسے چور اور اغنیاء کے دروازہ پر دیکھ کر اسے غیر مخلص سمجھو۔

۹۲۴۵ عبداللہ بن محمد بن جعفر، جعفر بن احمد بن فارس، علی بن محمد بن عمار، محمد بن حاتم، احمد بن یونس کا قول ہے اللہ اپنے نافرمان بندوں کو اغنیاء کے دروازہ کی طرف پھینک دیتے ہیں۔

۹۲۴۶۔ عبداللہ بن محمد، عبداللہ بن محمد بن العباس، سلمۃ، عن احمد بن یونس، ابوشہاب عبدربہ کہتے ہیں میں نے سفیان ثوری رحمہ اللہ کو کہتے ہوئے سنا جب تجھے وہ بلائیں کہ تو ان کو سورۂ اخلاص پڑھ کر سنائے تو ان کے پاس مت جا ابوشہاب کہتے ہیں میں نے پوچھا یعنی سلاطین بلائیں تو فرمایا ہاں۔

۹۲۴۷۔ عبداللہ بن محمد، عبداللہ بن محمد بن العباس، سلمہ، سہل بن عاصم، کردم بن عنبسہ المصیصی کہتے ہیں سفیان رحمہ اللہ کا قول ہے اگر مجھے اختیار دیا جائے کہ یا تم نابینا ہو جاؤ گے ورنہ ایک مرتبہ نگاہیں بھر کر بادشاہوں کو دیکھ لو تو میں اندھا ہونا پسند کروں گا۔

۹۲۴۸۔ عبداللہ بن محمد، عبداللہ بن محمد بن العباس، سلمۃ بن شبیب، محمد بن ابراہیم اللیثی الکوفی، وہب بن اسماعیل کہتے ہیں: ہم ایک دن سفیان رحمہ اللہ کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ ایک شخص کا گزر ہوا جو بادشاہ کے لشکر میں ملازم تھا۔ سفیان رحمہ اللہ تعجب کے ساتھ کبھی اس کو دیکھتے اور کبھی ہمیں۔ پھر فرمایا: تمہارے پاس سے مصیبت زدہ، بے کس اور لولے لنگڑے لوگ گزرتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کی مصیبتوں پر اجر بھی دیا جاتا ہے اور تم ان کے لئے عافیت اور تندرستی کا اللہ سے سوال کرتے ہو جب کہ اس قسم کے معصیت زدہ لوگ تمہارے پاس سے گزرتے ہیں تو تم ان کے لئے اللہ سے عافیت کیوں نہیں مانگتے؟

۹۲۴۹۔ ابومحمد بن حیان، احمد بن روح الشعرانی، عبداللہ بن خبیق، بشر بن حارث کہتے ہیں سفیان ثوری رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: کیا کوئی شخص
مال کے ہوتے ہوئے بھی زاہد بن سکتا ہے فرمایا جی ہاں اگر وہ مصیبت میں مبتلا ہو تو صبر کرے اور اگر اس کو کچھ عطا کیا جائے تو وہ شکر کرے۔ ایسا شخص زاہد ہے۔

۹۲۵۰ ابومحمد بن حیان، احمد بن روح، عبداللہ بن خبیق، عبدالرحمن بن عبداللہ، سفیان ثوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کیا ہی اچھی چیز ہے مال داروں کا فقراء کے سامنے عاجزی اور مسکنت اختیار کرنا اور کیا ہی قبیح اور بری شئے ہے فقرا کا اغنیاء کے سامنے عاجزی کرنا۔

۹۲۵۱ ابومحمد بن حیان، محمود بن احمد بن الفرج، اسماعیل بن عمر البجلی، سفیان ثوری، عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کہتے ہیں دنیا کی محبت ہر برائی

کی جڑ ہے، مال میں بہت سی برائیاں جنم لیتی ہیں۔ پوچھا گیا اے روح اللہ! مال کی کیا برائی ہے فرمایا: اس کا حق ادا نہ کیا جائے۔ لوگوں نے کہا اگر مال کا حق ادا کر دیا جائے تو؟ فرمایا: پھر بھی فخر اور بڑائی سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔ لوگوں نے کہا: اگر فخر اور بڑائی سے بھی وہ محفوظ رہے تو؟ فرمایا: پھر اس کو مال میں مشغولیت اللہ کے ذکر سے روکے رکھے گی۔

۹۲۵۲ احمد بن اسحٰق، ابراہیم بن محمد بن الحسن، عصام بن رواد، عیسیٰ بن حازم کہتے ہیں ابراہیم بن ادھم، ابراہیم بن تہمان، اور سفیان ثوری طائف کی طرف نکلے ان کے ساتھ ان کا خوان بھی تھا جس میں کھانا پانی تھا۔ ایک جگہ انہوں نے دستر خوان بچھایا تا کہ کھانا کھائیں۔ دیکھا کہ کئی دیہاتی ان کے قریب آئے ہیں۔

ابراہیم بن تہمان نے کھانے کے لئے ان کو بلایا سفیان نے ابراہیم سے کہا ہم بخوشی اس کھانے میں سے کچھ کھانا ان کے پاس بھیج دیتے ہیں اور ان کو یہاں نہیں بلاتے اگر وہ شکم سیر ہو گئے تو فبہا ورنہ نقصان کی بات نہیں لیکن اگر ہم یہاں ان کو مدعو کریں تو ہو سکتا ہے کہ وہ ہمارا حصہ بھی کھالیں جس کی وجہ سے ہماری نیت میں فتور آجائے اور ہمارا اجر ضائع ہو جائے۔

۹۲۵۳ محمد بن اسحاق، احمد بن روح، عبداللہ بن خبیق، یوسف بن اسباط کہتے ہیں کہ میں سفیان ثوری کے ساتھ مسجد حرام میں تھا انہوں نے فرمایا کہ خدا کی قسم گوشہ نشینی جائز ہے۔

۹۲۵۴ عبدالرحمٰن بن محمد بن جعفر، احمد بن حسن بن عبدالملک، صالح بن زیاسوسی، محمد بن عبید طنافسی، سفیان کا قول ہے صاحب عیال انسان کے لئے عبادت بہت مشکل ہے۔

۹۲۵۵ قاضی ابواحمد محمد بن احمد، محمد بن یحیٰی بن مندۃ، ابراہیم بن محمد تیمی، مؤمل بن اسماعیل، سفیان ثوری کا قول ہے مجھے گمنام مقام پر رہنا بہت پسند ہے۔

۹۲۵۶ احمد بن عبداللہ بن محمود، عبداللہ بن وہب، حفص بن عمر ابن مہدی، سفیان کا قول ہے میری خواہش ہے کہ میں کسی گمنام جگہ میں جا کر بیٹھ جاؤں جہاں میں ذلیل نہ سمجھا جاؤں۔

۹۲۵۷ ابوحسن محمد بن محمد بن عبیداللہ، محمد بن مسیّب ارغیانی، عبداللہ بن خبیق، خلف بن تمیم کہتے ہیں کہ میں نے سفیان کو کہتے سنا لوگوں سے اختلاط کم کر اس سے تیرے عیوب کم ظاہر ہوں گے۔

۹۲۵۸ محمد بن محمد بن علی، عبدالرحمٰن بن ابی قرصافہ عسقلانی، عبداللہ بن خبیق، یوسف بن اسباط کہتے ہیں کہ میں نے سفیان کو کہتے سنا تین باتوں پر عمل کرنا صبر کے مترادف ہے (۱) اپنی تکلیف کا کسی کے سامنے اظہار نہ کرنا (۲) اپنا دکھ درد کسی کو نہ سنانا (۳) اپنے نفس کا تزکیہ نہ کرنا۔

۹۲۵۹ اسحاق بن احمد بن علی، ابراہیم بن یوسف بن خالد، احمد بن ابی الحواری، یحیٰی بن ابی ثابت کہتے ہیں کہ مسجد حرام میں سفیان ثوری کے پاس ایک مد مکی ستو جس میں ثلث ستو اور ایک ثلث شکر تھی آیا راوی کہتا ہے کہ سفیان نے اسے نوش کیا حتیٰ کہ آپ کا ازار کھل گیا پھر اسے باندھ کر دوبارہ آپ نے اسے اچھی طرح نوش کیا اور ایک مکی مد چار نبوی مد کے برابر تھا۔

۹۲۶۰ ابوبکر طلحی، حسن بن حباش، ابوعبدالرحمٰن بن سیبویہ، ابی عبدالرزاق کہتے ہیں کہ سفیان نے کھانا منگوایا اس سے فارغ ہو کر کھجور اور مکھن منگوائے اسے تناول کرنے کے بعد عصر تک نماز میں مشغول رہے۔

۹۲۶۱ اسحاق بن احمد بن علی، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی الحواری، ابومنصور واسطی کہتے ہیں کہ سفیان واسط میں میرے پاس تشریف لائے میں نے ان کی خدمت میں ثرید پیش کیا جسے انہوں نے تناول فرمایا اس کے بعد میں نے انہیں روٹیاں پیش کیں تو وہ بھی انہوں نے کھالیں پھر میں نے کھجور، انگور اور انار ان کے سامنے رکھے تو وہ بھی انہوں نے تناول فرمائے پھر انہوں نے مجھے حیران دیکھ کر فرمایا ابھی

تو میں نے ایک لقمہ کھایا ہے جب میں سارا کھانا کھالوں گا تو اس وقت شکم سیر ہوں گا۔
۹۲۶۲ ابو بکر طلحی، عبید بن محمد الزیات، محمد بن عثمان بن خالد ابو مسلم مستملی، سفیان ثوری کا قول ہے جب انسان دنیا سے زہد اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے قلب میں حکیمانہ باتیں ڈال دیتا ہے وہی حکیمانہ باتیں اس کی زبان سے نکلواتے ہیں اور دنیا کے عیوب اس پر منکشف فرما دیتے ہیں۔
۹۲۶۳ ابو بکر طلحی، حسن بن حباش، حسن بن علی حلوانی، ابو نصر، مزاحم بن داؤد، یزید بن توبہ کہتے ہیں کہ مجھ سے سفیان نے فرمایا شب کی آمد پر مجھے خوشی ہوتی ہے کیونکہ اس وقت لوگوں کے نظر نہ آنے کی وجہ سے مجھے راحت حاصل ہوتی ہے۔
۹۲۶۴ ابو بکر، حسن بن حباش، احمد بن ابراہیم علی بن حسن بن شقیق، ابن المبارک کا قول ہے سفیان ثوری فرمایا کرتے تھے اپنے نفس کی معرفت کے بعد لوگوں کی کہی ہوئی باتیں تجھے نقصان نہیں دیں گی۔
۹۲۶۵ محمد بن علی، عبداللہ بن جابر طرسوسی، عبداللہ بن خبیق، عبدالرحمٰن بن عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے سفیان ثوری کو کہتے سنا کہ ہم نے ہر دشمنی کی جڑ کمینوں کے ساتھ بھلائی کرنے میں پائی ہے۔
۹۲۶۶ محمد بن علی، عبدالرحمٰن بن سانجور، ابو سعید اشج، ابو خالد، سفیان کا قول ہے نماز کی حالت میں ایک مسکین میرے سامنے سے گزرا تو میں نے اسے چھوڑ دیا۔
۹۲۶۷ محمد بن علی، عبداللہ بن جابر طرسوسی، عبید اللہ بن خبیق، شعیب بن حرب، سفیان ثوری کا قول ہے ہم تکلیف دہ باتوں سے اعراض کرتے ہیں۔
۹۲۶۸ محمد بن علی، محمد بن بدر، عبدالرحمٰن بن یونس، عبدالرحمٰن بن یونس، مطرف بن مازن کہتے ہیں کہ سفیان کا قول ہے بھوک کی وجہ سے سوال کئے بغیر مرنے والا انسان دوزخی ہے۔
۹۲۶۹ قاضی ابو احمد، حسن بن علی، سعید بن منصور، ابو شہاب کہتے ہیں کہ میں سفیان ثوری کے ساتھ مسجد میں تھا اسی اثناء میں میں نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی سفیان نے مجھ سے فرمایا تم ریاء کے طور پر نماز پڑھتے ہو۔
۹۲۷۰ ابو احمد، جعفر بن عبداللہ بن صباح، ابن ابی رزمہ، ابو وہب، محمد بن مزاحم کہتے ہیں کہ سفیان ثوری نے تین چیزیں اپنے پر لازم کی ہوئی تھیں (۱) کسی سے خدمت نہیں لیتے تھے (۲) کپڑا ہدیہ میں قبول نہیں کرتے تھے (۳) عمارت کے لئے دراہم قبول نہیں کرتے تھے۔
۹۲۷۱ قاضی ابو احمد، عبداللہ بن سلیمان بن اشعث، مسیب بن واضح، مصعب بن ماہان، سفیان ثوری کا قول ہے یہ زمانہ خاص زمانہ ہے کیونکہ اس زمانہ میں انسان خاص اپنا خیال رکھتا ہے۔
۹۲۷۲ قاضی علی بن رستم، عبداللہ بن عمر عبدالرحمٰن بن مہدی، سفیان ثوری کا قول ہے جو روح بھی کسی جسم سے نکلتی ہے وہ مجھے اپنی روح سے زیادہ عزیز ہوتی ہے اگر میری روح میرے ہاتھ میں ہوتی تو میں اس کو چھوڑ دیتا۔
۹۲۷۳ ابو بکر عبداللہ بن محمد بن عطا، ابی محمد بن مسلم، سلمہ بن شبیب، مبارک ابو حماد کہتے ہیں کہ میں نے سفیان ثوری سے سنا کہ علی بن حسین کو بنی سلیم کے ایک شخص نے سفیان بن سعید کا خط سنایا جو انہوں نے اپنے بھائی کو لکھا تھا اور خط مواعظ اور دینی احکام پر مشتمل تھا جس کا مضمون یہ تھا اما بعد اللہ تعالیٰ ہم سب کو نار دوزخ سے محفوظ رکھے میں تمہیں تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں اور علم کے بعد جہالت اختیار کرنے دیکھنے کے باوجود ہلاک ہونے، صراط مستقیم پر مطلع ہونے کے بعد غلط راستہ اختیار کرنے اور اہل دنیا سے دھوکہ کھانے سے تمہارے بارے میں ڈرتا ہوں، کیونکہ معاملہ بڑا سخت ہے اس لئے آخرت کی تیاری ضروری ہے میں انہی چیزوں کی تمہیں نصیحت کرتا ہوں جن کی اپنے کو نصیحت کرتا ہوں اور اللہ سے توفیق کا طلب گار ہوں اور توفیق کی کنجی دعا، تضرع اور گزشتہ معاصی پر ندامت کا ہونا ہے

ان شب و روز کو ضائع مت کرو میں اپنے اور تمہارے لئے اللہ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ ہمیں ہمارے نفسوں کے حوالہ کرنے کے بجائے ہمیں ان چیزوں کا والی بنائے جن کا اس نے اپنے اولیاء کو بنایا ہے اے بھائی اپنے اعمال کو فاسد کرنے والے اسباب سے احتراز کرو جیسے ریا تمہارے اعمال کے لئے مفسد ہے حتیٰ کہ اس کی وجہ سے تم اپنے کو دوسرے مسلمان بھائی سے افضل سمجھتے ہو حالانکہ ہوسکتا ہے کہ وہ اعمال کی وجہ سے تم سے افضل ہو اور تم سے بڑا متقی ہو یا نفس کے غالب آنے کی وجہ سے تم لوگوں کی تعریف کو اپنے لئے پسند کرؤ اے بھائی تم عمل کے ذریعہ دنیا کے بجائے آخرت کا ارادہ کرو کثرت سے موت کو یاد کرنے کی وجہ سے تم زاہد بن جاؤ گے اور طول امل کی وجہ سے تم کثرت سے معاصی میں مبتلا ہو جاؤ گے، بے عمل عالم قیامت کے روز نادم و پشیمان ہوگا۔

۹۲۷۴ احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، عبداللہ بن عمر ابواسامہ کہتے ہیں کہ سفیان ثوری سب سے بڑے خداترس انسان تھے۔

۹۲۷۵ احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم یوسف صفار، ابن اسامہ کہتے ہیں کہ سفیان ثوری زمین پر حجت الٰہی تھے۔

۹۲۷۶ احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، محمد بن مثنیٰ، عبداللہ بن داؤد، سفیان کہتے ہیں کہ میں نے آج تک تعمیرات کے سلسلہ میں ایک درہم بھی نہیں خرچ کیا۔

۹۲۷۷ احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، ابوعمیر، ضمرۃ، سفیان کا قول ہے اے حاملین قرآن منفعت قرآن کو جلدی ختم نہ کرو۔

۹۲۷۸ ابوبکر طلحی، ابوحصین وداعی: قاضی ابواحمد، محمد بن ایوب، حسن بن علی بن زیاد، احمد بن عبداللہ بن یونس کہتے ہیں کہ سفیان ثوری کی زبان پر اکثر یہ کلمات جاری رہتے تھے اے اللہ ہمیں سلامتی عطا فرما یا الٰہی ہمیں خیر عطا فرما اے رب دنیا و آخرت میں ہمیں عافیت عطا فرما۔

۹۲۷۹ ابوبکر طلحی، ابوحصین، قاضی ابواحمد، حسن بن علی بن زیاد احمد بن عبداللہ بن یونس، سفیان ثوری کا قول ہے ایک شخص نے عمر بن عبد العزیز سے کہا اللہ آپ کو باقی رکھے انہوں نے فرمایا کہ اس کے بجائے میرے لئے اللہ سے اصلاح کی دعا کرو۔

۹۲۸۰ قاضی محمد بن ایوب، عبدالرحمٰن بن مسلم، یحییٰ بن ضریس، سفیان ثوری کا قول ہے اگر بہائم تمہاری طرح موت سے واقف ہوتے وہ کھانا پینا ترک کردیتے۔

۹۲۸۱ - قاضی محمد بن ایوب، محمد بن عصام ابن یزید ابوعصام بن یزید کا قول ہے بعض مرتبہ تفکر کی وجہ سے لوگ سفیان ثوری کو مجنون کہتے تھے۔

۹۲۸۲ - قاضی، محمد بن ایوب، سلمہ بن شبیب ابونضر اشجعی کہتے ہیں کہ ابوجعفر کے دور خلافت میں سفیان سے دعا کی درخواست کی گئی انہوں نے فرمایا ترک معاصی ہی حقیقتاً دعا ہے۔

۹۲۸۳ - سلیمان بن احمد، زکریا ساجی، بندار، عبداللہ بن داؤد حرشی کہتے ہیں کہ میں نے سفیان کو کہتے سنا مؤمن کی قبر میں بھی حفاظت کی جاتی ہے۔

۹۲۸۴ - سلیمان بن احمد، احمد بن علی ابار، ابوہشام رفاعی، وکیع، سفیان کا قول ہے جس دعوت میں تجھے اپنے دین کے اعتبار سے نقصان نظر آئے تو اسے مت قبول کر۔

۹۲۸۵ - سلیمان بن احمد، محمد بن عبداللہ حضرمی، احمد بن یونس کہتے ہیں کہ سفیان ثوری کھانے سے فراغت پر "الحمد للہ الذی کفانا المؤونۃ واوسع علینا فی الرزق" پڑھتے تھے۔

۹۲۸۶ - سلیمان بن احمد، محمد بن عبداللہ حضرمی، حسین بن حسن مروزی، ہیثم بن جمیل، فضیل بن عیاض، سفیان ثوری کا قول ہے بعض مرتبہ پانی نوش کرنے میں کوئی شخص آگے بڑھ کر مجھ سے سبقت کر جاتا ہے تو مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اس نے میری کوئی پسلی توڑ دی جس کی وجہ سے اس سے انتقام لینے میں مجھ میں سکت باقی نہیں رہی۔

چھٹا حصہ مکمل ہوا

عربی زبان میں مشہور کلاسیکل کتاب ''حِلیۃ الاولیاء'' جس میں صحابۂ کرام، اصحاب صفہ، اہل بیت، تابعین، تبع تابعین، ائمہ کرام اور چوتھی صدی ہجری تک کے تقریباً ۸۰۰ مشہور اور غیر مشہور بزرگ ہستیوں کا ذکر خیر ہے۔

قدیم بزرگوں کے حالات پر جتنی بھی کتابیں لکھی گئی ہیں ان کا سب سے بڑا اور بنیادی ماخذ ''حِلیۃ الاولیاء'' ہے۔ یہ بزرگوں کے احوال، کرامات، نادر اقوال اور ان سے مروی احادیث کا بے مثال خزانہ ہے۔ اویس قرنیؒ، مالک بن دینارؒ، جنید بغدادیؒ، سری سقطیؒ، عبداللہ بن مبارکؒ، بایزید بسطامیؒ، بشر حافیؒ، ذوالنون مصریؒ جیسے سینکڑوں باخدا اولیاء کے آخرت کی یاد دلانے والے عبرت انگیز واقعات نیز ان بزرگوں سے مروی احادیث رسول ﷺ کا خزانہ اور ان کے پُر اثر وعظ ونصائح اور نادر اقوال کا بے مثال مجموعہ ہے۔ اولیاء اللہ کی مستند سوانح حیات کا انسائیکلوپیڈیا جو اولیاء اللہ کے واقعات پر مشتمل بے شمار کتابوں سے بے نیاز کرتا ہے۔ ایک ہزار سال سے عربی زبان میں بار بار چھپنے والی کتاب، جس سے اردو زبان اب تک محرومی کا شکار تھی۔

بڑی محنت اور عرق ریزی کے بعد اب پہلی بار ''دارالاشاعت کراچی'' سے سلیس اردو زبان میں ترجمہ ہو کر یہ کتاب منظر عام پر آئی ہے۔ جس میں مذکور تمام احادیث کی تخریج اور ان کے حوالہ جات نقل کر کے کتاب کو مزید مستند کر دیا گیا ہے۔ عمدہ کاغذ و طباعت، حسین پائیدار جلد سے اس کی شان میں اضافہ ہو گیا۔

علماً، اساتذہ وطلباء جو اپنی زبان میں اس کا مطالعہ کرنا چاہتے تھے اس ایڈیشن کی دستیابی نے الحمدللہ ان کی بڑی ضرورت کو پورا کیا ہے۔

www.darulishaat.com.pk

E-mail : sales@darulishaat.com.pk
ishaat@cyber.net.pk
ishaat@pk.netsolir.com

حلیۃ الاولیاء